ایم اے راحت
عقاب

حالات کی گود میں پل کر جوان ہونے والے ایک آتش صفت کی سرگزشت

عقاب

ایم اے راحت

تجسس انسانی سرشت میں داخل ہے۔ اگر کوئی لاوارث انسان دنیا کے ظلم و جبر سہتے ہوئے جوان ہو جائے اور اسے پتا چلے کہ وہ تو لاوارث ہے اور اس کی چند نشانیاں ایسی ہیں جو اسے اس کے اصل کا پتا بتا سکتی ہیں تو وہ کھوج میں لگ جائے گا۔ زیر نظر سلسلے وار کہانی بھی ایک ایسے ہی نوجوان کی کہانی ہے جو دنیا کے ظلم و جبر کو برداشت کرتا رہا۔ جب اس نے محبت کرنے والوں کے بچھڑنے کے بعد گھر چھوڑا تو اسے پتا چلا کہ اس کے ساتھ چند پراسرار نشانیاں بھی تھیں جو اسے اس کے خاندان کے متعلق بتا سکتی ہیں۔ یہ پراسرار نشانیاں حاصل کرنے کے بعد وہ اپنی کھوج میں لگ گیا۔ اس دوران وہ زمانے کے سرد و گرم سے نہ صرف واقف ہو گیا تھا بلکہ ایک باکمال شخص نے اسے تمام فنون سکھا کر کندن بھی بنا دیا تھا۔ اپنی کھوج کے سلسلے میں اسے کن کن مشکلات سے گزرنا پڑا اور کیسے کیسے عجیب و غریب حالات پیش آئے۔ یہی اس کہانی کی خاصیت ہے۔

دل ہی دل میں، میں نے اس کی اس بات کو ضرور سراہا تھا کہ اس نے مجھے قاتل سمجھ لیا تھا اور یہ تک کہہ دیا تھا کہ میں نے حال ہی میں کوئی قتل کیا ہے۔ چہرہ شناسی کے تجربات کا میں قائل تھا۔ ساری زندگی ہی تجربات میں گزری تھی۔ بھانت بھانت کے لوگ اپنی صلاحیتوں کے ساتھ میرے سامنے آئے تھے۔ چنانچہ میں اس فن کو مانتا تھا اور میں نے لکشمی کی اس قیافہ شناسی کو مان لیا تھا لیکن میرے سلسلے میں وہ مار کھا گئی تھی۔ یہ انداز محبوبیت میرے سینے میں اب کوئی جگہ نہیں رکھتا تھا۔ میں نے تو اتنا کچھ دیکھا تھا کہ اب دیکھنے کی ہوس بھی نہیں رہی تھی۔

وہ چند ساعت پُرخیال انداز میں میز کی سطح کھٹکھٹاتی رہی پھر اس نے میری آنکھوں میں دیکھا اور دیر تک دیکھتی رہی پھر ایک گہری سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹک گئی۔

''تم لحہ لحہ میرے مزاج پر حاوی ہوتے جا رہے ہو۔''

''کیا یہ کمال کی بات نہیں ہے لکشمی!'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں کچھ لوگوں کو کسی پر قابو پا لینے میں کمال حاصل ہوتا ہے اور تم ان میں سے ایک ہو۔''

''میں نے کس پر قابو پا لیا۔'' میں نے سوال کیا۔

''مجھ پر۔''

''اوہ ہو...... اتنے مختصر وقت میں......؟''

''قابو پانے کے لیے ایک لحہ کافی ہوتا ہے۔'' اس نے کہا۔

''میرے لیے یہ انکشاف ہے لکشمی!''

''مذاق اڑائے جاؤ گے میرا۔ کیا سمجھتے ہو مجھے یہ بتاؤ۔''

''اوہ...... میں تمہیں قابل احترام خاتون سمجھتا ہوں اور بس۔''

''ظاہر ہے ابتدائی ملاقات میں کسی کے بارے میں صرف اتنا ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔''

''دیکھو کرن...... یہ صرف اتفاق ہے کہ یہاں جیمز کلب میں ہماری ملاقات ہو گئی۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میرے قدم اسی وجہ سے مجھے جیمز کلب لائے تھے کہ تم سے ملاقات ہو جائے۔''

''مگر محترمہ اس مختصر ملاقات میں مجھے آپ سے اور آپ کو مجھ سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔''

''بہت کچھ۔'' وہ معنی خیز انداز میں بولی۔

"تو ذرا فرما دیجئے۔"

"میری صلاحیتوں کا امتحان لینا چاہتے ہو۔ اپنے شبہے کی تصدیق کر لینے کے خواہشمند ہو۔"

"شبہ......؟"

"ہاں شبہ......!"

"کیسا شبہ؟"

"یہ میں نہیں جانتی لیکن مجھے یوں اندازہ ہوتا ہے جیسے تم میرے بارے میں کچھ سوچ رہے تھے۔" اس نے کہا اور میں تعجب سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔ میرے ذہن میں وہی خیالات آئے تھے۔ میں نے سوچا تھا کہ یہ عورت ریڈ فورس سے تعلق رکھتی ہے اور پھر جب وہ بولی تو میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"دیکھو میں جادوگر نہیں لیکن میں نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ دنیا کے مختلف علوم سیکھنے میں گزارا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ ایک کمزور عورت ہونے کی وجہ سے میں ان علوم سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکی اور اپنے طور پر ہی انہیں استعمال کرتی رہی ہوں لیکن شاید تمہیں یہ سن کر تعجب ہو کہ ان علوم کے حصول کی وجہ سے ہی مجھے اپنے تمام قیمتی سرمائے کھو دینا پڑے۔"

"دلچسپ گفتگو ہو رہی ہے......ایک کے بعد ایک نیا انکشاف کر رہی ہیں آپ۔"

میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں......کرن ہاں......تم پر یہ انکشاف نئے ہیں۔ میرے دل سے پوچھو ان کی حقیقت۔"

"دلکشی......مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔" اس بار میں نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کرن مجھے تمہارے وجود میں ایک بھٹکا ہوا انسان نظر آتا ہے۔ میں تمہارے تجربے کی زندگی کو چیلنج نہیں کر رہی لیکن جانتی ہوں تمہاری آنکھوں کا انداز تمہارے چہرے کی ایک ایک شکن بتاتی ہے کہ اس میں تجربات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں لیکن نجانے کیوں تم میری طرف سے لاپرواہی برت رہے ہو۔ تو میں کہہ رہی تھی کہ میں تمہیں ایک بھٹکا ہوا انسان سمجھتی ہوں۔ وہ جو کسی کی تلاش میں سرگرداں ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے۔ کرن انسان اس دنیا میں کسی کو کچھ نہیں دے سکتا لیکن سب ایک دوسرے کی مدد کے سہارے زندہ رہتے ہیں۔ انسانی تاریخ اٹھا کر دیکھ لو۔ یہ جذبہ یہ احساس تمہیں ہر جگہ ملے گا۔ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اتفاق سے یہ ملاقات کے لمحات میرے لیے ایک مقصد کا باعث بن گئے ہیں تو کیا تم اسے فریب کہو گے۔ مجھے بتاؤ کہ تم میرے بارے میں اپنے ذہن میں کیا شبہ رکھتے ہو۔ اگر تم اس بات کا جواب دے دو گے تو میں اس کے بعد آگے کی بات بتاؤں گی۔"

"تم نے ابھی مجھے قاتل کہا۔"

"ہاں......کہا اور اس سے کبھی بھی انحراف نہیں کروں گی۔"

''جبکہ میں قاتل نہیں ہوں۔''

''اگر تم قاتل نہیں ہو تو میں اپنے فن پر لعنت بھیجتی ہوں جس نے مجھے غلط راستوں پر بھٹکایا اور اگر ہو تو مجھ سے آگے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔''

''ابھی تم نے کہا تھا کہ میں اپنے ذہن میں وہ باتیں دہراؤں جو میں نے تمہارے بارے میں سوچی ہیں یا جو کچھ میرے ذہن میں ہے۔ کیا اندازہ لگایا اس احساس سے تم نے۔ کیا تم ٹیلی پیتھی کی ماہر ہو۔''

''نہیں قطعی نہیں۔ ٹیلی پیتھی ایک الگ فن ہے اور میرا فن اس سے مختلف ہے۔''

''مطلب؟''

''ذہن میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں..... چہرے کے عضلات ان کا اثر قبول کرتے ہیں۔ وہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو اپنے چہروں کو سپاٹ رکھنے پر قدرت حاصل کر لیتے ہیں ورنہ ذہنی سوچ کا عکس چہرے کی لکیروں پر پڑتا ہے اور میں ان ہی لکیروں کو پڑھنے کی ماہر ہوں۔''

''کیا یہ ایک نیا اور اجنبی فن نہیں ہے۔''

''ہاں..... ہے۔ ابھی دنیا اس سے قطعی روشناس نہیں ہوئی لیکن اس کی حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔''

''میں تسلیم کرتا ہوں..... بات واقعی درست ہے۔ چہرے کے تاثرات دماغی سوچ سے متعلق ہوتے ہیں۔ میرے بارے میں کیا اندازہ لگایا ہے تم نے۔''

''سنو گے تو بھڑک اٹھو گے..... میں تمہیں بھڑکانا نہیں چاہتی۔''

''چلو وعدہ لکشمی..... نہیں بھڑکوں گا۔ اب کہو۔''

''تم میرے بارے میں شکوک و شبہات رکھتے ہو..... یہاں جمبو کلب میں تم خاص مقصد سے آئے ہو..... تم اپنی زندگی کے کسی ایسے مشن میں مصروف ہو جس میں تمہیں مکمل ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔'' اس نے کہا اور اب میرے چونکنے کی باری تھی۔

''کون ہے یہ عورت کون ہے..... کتنا جانتی ہے یہ میرے بارے میں..... کیا اس کا فن اس کو سب کچھ بتا رہا ہے یا یہ صرف مجھے بے وقوف بنا رہی ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو اس بے وقوف بنانے والی عورت سے اچھی طرح نمٹنا ضروری ہو گا۔''

''نہیں..... ہرگز نہیں..... میں تمہیں بے وقوف ہرگز نہیں بنا رہی..... میں تم سے فراڈ نہیں کر رہی جس طرح چاہو آزما لو..... انتقامی کارروائی یا کوئی غلط ذہنی جذبہ رکھ کر میرے بارے میں برے انداز میں سوچنا مناسب نہیں ہو گا۔'' وہ بولی اور میں نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر لیں..... گویا میرا چہرہ اس کے سامنے کھلی کتاب کی مانند تھا اور وہ اسے پڑھ کر اس کے سامنے تفصیل دہرا رہی تھی۔

''آنکھیں بند کرنے سے کچھ نہیں ہوتا..... چہرے کی لکیریں جوں کی توں رہتی ہیں۔'' وہ بولی اور میں نے آنکھیں کھول دیں۔

''تم واقعی خطرناک عورت ہو۔''

"نہیں، ہرگز نہیں۔ مجھے آزما کر تو دیکھو۔"

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔ مجھ سے کیا چاہتی ہو۔"

"اتفاق سے مجھے اپنی پسند کا ایک شخص مل گیا ہے...... میں تم سے امداد کی خواہاں ہوں۔"

"کس سلسلے میں۔"

"ان لوگوں سے انتقام لینے کے سلسلے میں جنہوں نے میری زندگی برباد کر دی ہے۔"

"تمہاری زندگی کے ساتھ کیا گیا ہے۔"

"ایک لمحہ میں اتنی تفصیل معلوم کر لینا مناسب نہیں ہوگا...... مجھے تمہارے جیسے کسی شخص کے تحفظ کی ضرورت ہے۔"

"تمہیں یہ کیسے یقین ہو گیا کہ میں اتنا ہی فارغ ہوں۔"

"پھر وہی سوال کر رہے ہو جس کا جواب ابھی ابھی دے چکی ہوں۔"

"اوہ...... اچھا اچھا...... کیا تم یہ بھی بتا سکتی ہو کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں؟"

"نہیں...... میں نے کہا نہ لفظ بلفظ تو نہیں بتا سکتی کچھ بھی...... البتہ کوئی ایسا جذبہ کوئی ایسا احساس تمہیں یہاں لایا ہے جو انتقامی کیفیت رکھتا ہے اور جس میں تم ایک الگ انداز میں کچھ کرنا چاہتے ہو۔" اب میں نے اس عورت کو دل میں تسلیم کر لیا تھا پھر میں نے کہا۔

"میرے دل میں تمہارے بارے میں ایک خیال آیا تھا۔"

"ہاں...... وہ یہ کہ شاید میرا تعلق بھی تمہارے انہی دشمنوں سے ہے جن سے تم نبرد آزما ہو۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔ یہی سوچا تھا۔"

"میں ان میں سے نہیں ہوں۔ بس یوں سمجھ لو کہ جمبو کلب اکثر آتی رہتی ہوں۔ اپنے ان خطرناک دشمنوں کی تلاش میں جو میری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ ممکن ہے ہم دونوں مل کر اپنے اپنے دشمنوں کا خاتمہ کر لیں...... بولو کیا تم میری اس حیثیت کو قبول کر لو گے۔ کیا تم مجھ سے دوستی کر سکتے ہو؟"

"ہم دوست تو بن ہی چکے ہیں لکشمی! میرا خیال ہے یہ کافی ہے۔" میں نے کہا۔

"تم ایک بات ذہن میں رکھو میری ذات سے تمہیں کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ٹھیک ہے جمبو کلب میں، میں ایک خاص مقصد کے لیے آیا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ تم سے ملاقات کرنے کے بعد میرا کوئی اور مقصد نہیں رہا ذہن میں۔"

"تو پھر آؤ، نکلیں یہاں سے۔"

"کہاں؟"

"میری کوٹھی پر چلو۔"

''ٹھیک ہے جیسا تم پسند کرو۔ میرے پاس میری کار موجود ہے۔'' میں نے کہا۔

''میری کار کا تعاقب کرنا۔'' وہ بولی اور تھوڑی دیر بعد ہم دونوں وہاں سے اٹھ گئے۔

باہر نکل کر میں نے نینا کے بارے میں سوچا۔ نینا بے شک ایک بہترین معاون تھی لیکن ذہنی طور پر وہ اتنی برتر نہیں تھی کہ میرے قدم بہ قدم چل سکے...... میرے ذہن میں اب جو منصوبہ آیا تھا' وہ مختلف قسم کا تھا اور میں اس سلسلے میں اعلیٰ پیمانے پر کام کرنا چاہتا تھا...... نینا کے ذریعے مالی مسئلے حل ہو جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ نینا کو الگ رکھ کر میں زیادہ موثر انداز میں کام کر سکتا تھا۔ پہلے بھی میں نے اس بارے میں سوچا تھا لیکن پھر یہ سوچ کر نظرانداز کر دیا تھا کہ نینا بے چاری تنہا کہاں رہے گی لیکن اب یہ احساس ہو رہا تھا کہ لکشمی اگر واقعی میرے لیے کارآمد ہو سکتی ہے تو یہ زیادہ خطرناک عورت ثابت ہو گی اور اس کے ذریعے میں اپنے مسائل حل کر سکوں گا۔

نینا سے اس سلسلے میں معذرت کر لینا کوئی مشکل کام نہیں تھا...... اسے بس یہ بتانا کافی تھا کہ میں ریڈفورس کے راستے پر پڑ گیا ہوں اور اب اس سے علیحدگی ہی مناسب ہے...... نینا کے سینے میں انتقام کی آگ روشن ہے' جہاں بھی اس کی ضرورت پیش آئی میں اسے ضرور تکلیف دوں گا لیکن یہ نہیں بتاؤں گا کہ میں لکشمی کے ساتھ مقیم ہوں...... عورت کا معاملہ ذرا مختلف ہوتا ہے...... نینا اچھی خاصی راستے پر چل رہی ہے لیکن جب اسے معلوم ہو گا کہ میں لکشمی کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں تو شاید وہ مجھ سے برگشتہ ہو جائے...... تمام تر تجربات یہی کہتے تھے کہ ہمیشہ انسان کو ذہانت سے کام لینا چاہیے۔

لکشمی کی کوٹھی میری توقع سے کہیں زیادہ شاندار تھی...... وسیع و عریض گیٹ سے گزرنے کے بعد ہم پورچ میں پہنچ گئے...... دونوں نے کاریں روکیں اور میں لکشمی کے ساتھ اندر کی جانب چل پڑا۔ چند ملازم قسم کے لوگ نظر آ رہے تھے۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی شخصیت نہیں تھی جو لکشمی پر حاوی ہوتی...... وہ مجھ کو لیے ہوئے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئی۔

''یہ میری رہائش گاہ ہے۔''

''تمہارے ذرائع آمدنی کے بارے میں پوچھ سکتا ہوں لکشمی؟''

''ہاں...... میرے مرحوم شوہر کی چھوڑی ہوئی کروڑوں کی جائیداد میری ملکیت ہے...... لوگ مجھے ایک عیاش بیوہ سمجھتے ہیں۔ مختلف پارٹیوں اور فنکشنوں میں' میں آتی جاتی رہتی ہوں...... زندگی کے کئی روپ اپنا رکھے ہیں میں نے...... جس میں سے ایک تم نے اس وقت دیکھا۔ اگر مجھے اس حالت میں جمبو کلب جیسی بدنام جگہ دیکھ لیتا تو کبھی یقین نہ کرتا کہ میں لکشمی ہوں۔''

''لکشمی! تمہارے شوہر کا نام کیا تھا؟''

''شرجیل ورما۔'' اس نے جواب دیا۔

''گویا تم کو لکشمی شرجیل کے نام سے جانا جاتا ہو گا۔''

''ہاں تمہارا کہنا درست ہے۔''

''اور تم سماجی حلقوں کی ایک بہت بڑی شخصیت ہو گی۔''

''یہ بھی کسی حد تک ٹھیک ہے لیکن یہ سمجھ لو کہ کچھ لوگ میری زندگی کے درپے ہیں۔''

''وہ کیوں؟''

''وہ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میری طویل دشمنی چل رہی ہے اور میری زندگی کا ایک خاص مقصد ہے۔''

''اچھا اب ان لوگوں کے بارے میں بتاؤ' کون لوگ ہیں وہ۔''

''ان لوگوں کا تعلق ایک بہت بڑی تنظیم سے ہے۔''

''کیا مطلب؟'' میں چونک پڑا۔

''اور اس تنظیم کا نام ریڈ فورس ہے۔'' میں ساکت ہو گیا تھا۔ لکشمی میرے چہرے کی طرف دیکھتی رہی پھر ایکدم سے چونک پڑی۔

''ارے کیا واقعی......کیا واقعی؟''

''کیا؟'' میں نے متحیرانہ انداز میں سوال کیا۔

''گویا تمہارے اور ہمارے دشمن مشترکہ ہیں۔'' اس نے سوال کیا۔

''ایسا ہی لگتا ہے لکشمی! ایسا ہی لگتا ہے۔''

''یہ تو اور بھی اچھی بات ہے کرن......یہ تو اور بھی اچھی بات ہوئی۔ اس سے اچھی تو اور کوئی بات نہیں ہے۔''

''لکشمی! اس کا مطلب ہے تم ریڈ فورس کے بارے میں مجھ سے زیادہ ہی جانتی ہو گی۔ تمہاری ذہانت اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ تم نے اب تک اپنے کام میں نمایاں کامیابی حاصل کر لی ہو گی۔''

''نمایاں نہ کہو' بس تھوڑی بہت اس سلسلے میں کامیابی حاصل کر سکی ہوں۔ عورت ہوں نا' بے شمار راستوں پر میرے قدم رک جاتے ہیں۔ مجھے ایسے کسی مضبوط اور ٹھوس سہارے کی ضرورت تھی جو میرا اس مشن میں معاون ثابت ہو۔''

''اگر ریڈ فورس کے خلاف تمہارا مشن جاری ہے تو پھر یہ سمجھ لو کہ میں تمہارا ساتھی ہوں۔''

''تو پھر ہاتھ ملاؤ۔'' اس نے کہا اور میں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے گرمجوشی سے میرا ہاتھ بھینچ کر چھوڑ دیا۔

''اچھا تو یہ بتاؤ......لکشمی......ریڈ فورس کے سرکردہ لوگوں کے متعلق تمہاری کیا معلومات ہیں۔''

''اگر تم ریڈ فورس کے کسی ایک آدمی کو اس تنظیم کا سربراہ کہتے ہو تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ مختلف لوگ اس تنظیم میں بڑا کردار رکھتے ہیں......یہ دوسری بات ہے کہ انہیں کنٹرول کرنے والا ایک ہی شخص ہے۔''

''تم نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔''

''ابھی کچھ زیادہ نہیں لیکن بہت جلد میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں گی۔''

''اچھا یہ بتاؤ۔ شرما نامی کسی آدمی کو جانتی ہو۔'' میں نے سوال کیا اور لکشمی کا چہرہ ایک دم سرخ ہو گیا۔

''شرما۔'' اس نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں' جانتی ہوں۔ اچھی طرح جانتی ہوں۔''

''اس کا اس تنظیم سے کیا تعلق ہے؟''

''یہ شخص تنظیم کے بڑوں میں شامل ہے۔''

''کہاں رہتا ہے؟''

''کہیں نہیں۔'' لکشمی نے جواب دیا۔

''کیا مطلب؟''

''یہ بہت کم سامنے آتا ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کہاں رہتا ہے' بس اس کا نام منظر عام پر ہے۔''

''تم بھی اسے نہیں جانتیں۔''

''ہاں' میں اسے جانتی ہوں اور صرف شکل کی حد تک کہ وہ کہاں رہتا ہے' کیا کرتا ہے' اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم۔''

''ہوں' تو گویا اسے تلاش کرنا ہوگا۔''

''یقیناً اور ہم اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' لکشمی نے کہا پھر بولی۔

''کیا تم میرے ساتھ رہنا پسند کرو گے؟''

''لکشمی! اب جب یہاں تک تفصیلات ہم نے ایک دوسرے کو بتا دی ہے تو پھر میں تمہیں کچھ اور بھی بتانا چاہتا ہوں۔''

''ہاں' کہو۔'' وہ بولی اور پھر میں اسے اپنی کہانی سنانے لگا لیکن میں نے اپنی ذاتی کہانی نہیں سنائی تھی۔ یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ میرا نام فیصل ہے بلکہ میں نے اسے کرن کی حیثیت سے ہی اپنی پوری داستان سنائی تھی اور اس کے بعد میں نے اسے نینا وغیرہ کے بارے میں تفصیل بتائی اور لکشمی پُر خیال انداز میں میری شکل دیکھنے لگی پھر وہ کہنے لگی۔

''واقعی بڑی دلچسپ بات ہے...... نینا کو اگر تم چاہو تو یہیں بلا لو۔ کہیں وہ اور خطرے میں نہ پڑ جائے۔''

''نہیں' میں چاہتا ہوں کہ نینا الگ ہی رہے لیکن ہم اس کی خبر گیری کرتے رہیں۔''

''اس سلسلے میں ہمیں کیا دقت ہو سکتی ہے لیکن تم یہیں پر قیام کرو۔''

''ٹھیک ہے' میں نینا سے اس موضوع پر بات کر لوں گا اور اس کے بعد۔''

''نہیں' تم اس موضوع پر بات کرنے کے بعد فوراً یہاں واپس آ جاؤ۔ پلیز یہ میری درخواست ہے تم سے۔'' میں لکشمی کی شکل دیکھتا رہا اور پھر میں نے اس سے وعدہ کر لیا۔ نینا سے ملاقات ہونے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوئی تھی۔ وہ میری طرف دیکھتی رہی' میں نے

اسے بتایا تھا کہ جمو کلب جانے کے بعد کچھ ایسے واقعات سے واسطہ پڑا ہے جس کی مستقل چھان بین ہوگی۔اس سلسلے میں بہتر ہوگا کہ نینا مجھے تنہا چھوڑ دے اور خود کسی ایسی جگہ قیام کرے جہاں اس کا دل بھی لگ جائے۔

"میں جب تک کوئی مؤثر کارروائی نہ کرلوں' اس سلسلے میں مصروف رہوں گا۔" نینا چونکہ ہر معاملے میں مجھ سے تعاون کرتی تھی' اس لیے وہ اس بات پر بھی آمادہ ہوگئی۔اس نے کہا۔

"اس طرح تنہا کسی ہوٹل میں رہنا میرے لیے مناسب نہیں ہے...... یہاں میری بہت سی سہیلیاں ہیں جن کے ساتھ میں آرام سے رہ سکتی ہوں...... اگر تم ایسی ہی ضرورت محسوس کرتے ہو تو میں ان میں سے کسی کے ہاں چلی جاتی ہوں اور اس کے بارے میں تمہیں اطلاع دے دوں گی۔"

"شکریہ نینا...... میں اس تعاون کے لیے بے حد شکر گزار ہوں۔"

"مگر تم مجھ سے کبھی کبھی ملتے رہو گے کرن...... تم جانتے ہو۔"

"یہ کوئی کہنے کی بات ہے۔نینا! یہ تو میرا فرض ہے۔" میں نے جواب دیا۔نینا کا مسئلہ بڑی آسانی سے حل ہوگیا تھا۔چنانچہ اس کے بعد لکشمی کے پاس پہنچ گیا اور لکشمی نے میرے لیے ایک آراستہ کمرہ منتخب کردیا' جہاں میں قیام کرسکتا تھا۔

لکشمی کے بارے میں کوئی صحیح اندازہ ابھی تک قائم نہیں ہوسکا تھا۔اس نے بتایا تھا کہ اس کے شوہر کی بے پناہ دولت اس کی معاون ہے۔درحقیقت اس کی کوٹھی کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا تھا لیکن کوٹھی میں عام قسم کے ملازموں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

رات کو ہم لوگ ڈنر کے بعد دیر تک بیٹھے گفتگو کرتے رہے...... میں نے لکشمی سے پوچھا کہ اب مجھے اس کے ساتھ رہ کر کیا کرنا ہے تو وہ کہنے لگی۔

"دیکھو کرن! ریڈ فورس تنظیم بڑی خطرناک ہے۔اس کی جڑیں نجانے کہاں کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں...... ان کے بارے میں ہمیں کوئی اندازہ نہیں۔میں نے ایک چال چلی ہے جس کے تحت ریڈ فورس کے بڑے بڑے ارکان میری نگاہوں میں آسکتے ہیں...... میں ان لوگوں کو تلاش کروں گی اور تم ان کا صفایا کرو گے کیونکہ تم قتل کرنے میں وقت محسوس نہیں کرتے۔"

"گویا اب میں ایک کرائے کا قاتل ہوں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی باتیں کرتے ہو کرن! میں نے تمہیں اپنی زندگی میں اتنا بڑا مقام دیا ہے اور تم اپنے آپ کو صرف ایک کرائے کا آدمی سمجھتے ہو...... میں تمہیں کچھ دے تو نہیں رہی' یہ تو ہمارا ایک مشترکہ مشن ہے۔"

"میں نے مذاق میں کہہ دیا تھا لکشمی! تم اس چیز کو محسوس نہ کرو۔"

"میرے ذہن میں ایک بڑا منصوبہ ہے...... بہت بڑا منصوبہ مگر ابھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی...... میں نے جال پھیلا رکھے ہیں...... تم یوں سمجھو کہ میں بھی اس سلسلے میں معمولی کردار ادا نہیں کررہی...... میرے نمائندے بھی پھیلے ہوئے ہیں جو ریڈ فورس کو

پھانس پھانس کر میرے پاس لاتے ہیں لیکن ابھی مجھے ان میں کوئی کام کا آدمی نہیں ملا جس سے میں اپنا انتقام لے سکتی۔"

میں نے دلچسپ لگا ہوں سے لکشمی کو دیکھا اور کہا۔

"آئیڈیا تو بہت اچھا ہے۔ تمہارے اس طریقہ کار سے مجھے خوشی ہوئی لکشمی! میں چاہتا ہوں کہ شرما کو تلاش کیا جائے۔ یہ کوئی بہت ہی اونچی چیز ہے۔"

"مل جائے گا۔ وہ بھی مل جائے گا۔"

"لیکن تمہارے لیے کام کرنے والے؟"

"ہاں...... یہاں کے کچھ چھٹے ہوئے غنڈے ہیں جو میرے اشارے پر میرے مطلوبہ لوگوں کو اغواء کر کے یہاں لے آتے ہیں......اس کوٹھی کے پیچھے میں نے ایک ایسی جگہ بنا رکھی ہے جہاں ان لوگوں کی زبانیں کھلوائی جاتی ہیں اور پھر اسے گونگا بہرہ کر کے یہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔" میں ایک لمحہ کے لیے چونک پڑا تھا۔

"گونگا بہرہ کر کے۔"

"تا کہ کسی کو اس بارے میں کچھ نہ بتا سکیں۔"

"تو کیا تم ان کی زبانیں کاٹ دیتی ہو؟"

"نہیں۔" لکشمی مسکرائی۔

"پھر؟"

"اس کے لیے میں نے ایک خاص طریقہ کار سوچ رکھا ہے۔"

"یعنی۔"

"بس میں ان کا برین واش کر دیتی ہوں۔ ان کے ذہن سے وہ لمحات نکال دیتی ہوں جو انہوں نے میرے ساتھ گزارے ہیں۔"

"گویا...... عام حالات میں وہ اپنی اصلی حیثیت میں رہتے ہیں۔"

"ہاں، میں عام قسم کے لوگوں کو قتل کرنا پسند نہیں کرتی...... تم خود بتاؤ۔"

"میں تو ایک لمحے کے لیے خوفزدہ ہو گیا تھا۔ گونگے بہرے سے میں نے یہ ہی سمجھا تھا کہ شاید تم ان کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرتی ہو جو انسانیت سوز ہو۔"

"عام لوگوں کے ساتھ میں ایسا نہیں کرنا چاہتی۔ اگر ریڈ فورس کا کوئی نمائندہ میرے ہاتھ لگ جائے جو بہت بڑی حیثیت رکھتا ہو تو پھر میں اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتوں گی۔"

"ٹھیک ہے میں تم سے متفق ہوں۔" دوسری صبح ناشتے کی میز پر مجھے بلانے کے لیے ایک لڑکی آئی تھی۔ اس کا نام نوری تھا......

چھوٹے سے قد کی حسین لڑکی مجھے بڑی دلکش لگی......اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ چپکی رہتی تھی۔

"مالکن بلا رہی ہے صاحب جی!" اس نے کہا۔

"کون ہو تم؟"

"نوری ہیں جی ہم۔" وہ بولی۔

"اچھا اچھا تم تو واقعی نوری ہو۔ چلو ٹھیک ہے۔" میں اس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آ گیا......سفید رنگ کی ایک خوبصورت ساڑھی میں ملبوس لکشمی میرا انتظار کر رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکرائی۔ رات کی نسبت وہ مجھے اس وقت زیادہ دلکش محسوس ہوئی کیونکہ اس کا چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے بے نیاز تھا۔ آنکھوں کی گہرائیوں میں جھانکنا کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں تھا۔ ایک عجیب ہی کشش تھی اس کی آنکھوں میں؛ اس کے لمبے بال کھلے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے ایک ادا سے مخاطب کیا اور بیٹھنے کی پیشکش کی۔ میں اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کیا دیکھ رہے ہو؟"

"رات کی نسبت تمہارے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کر رہا ہوں۔"

"کل ایک آدمی ہمارے ہاتھ لگ رہا ہے۔ میرے آدمیوں نے مجھے اطلاع دی ہے۔"

"کمال کی چیز ہو تم لکشمی!"

"بس اب یہ کمال ہم دونوں مل کر کریں گے۔" وہ مسکرائی۔

بقیہ دن ہم دونوں نے ایک ساتھ گزارا۔ لکشمی کے انداز میں دلکشی تھی۔ بارہا میں نے اپنے آپ کو اس سے متاثر ہوتے پایا...... اس کی بعض باتوں سے میں پگھل جاتا تھا لیکن ایک بات اور محسوس کی تھی میں نے کہ وہ مجھے متاثر کرنے کے لیے کوئی عجیب کوشش نہیں کرتی تھی۔ اس کے کردار میں کوئی لرزش ابھی تک تو نہیں پائی تھی۔ آئندہ کے بارے میں نہیں کہہ سکتا تھا۔

شام کو ہم دونوں گھومنے کے لیے نکلے۔ لکشمی نے میرے لیے کچھ لباس منگوائے تھے اور خود ہی ان کا انتخاب کیا تھا؛ اس لیے اس نے اپنی پسند کا لباس مجھے پہنایا اور اس کے بعد میں اور لکشمی کار میں بیٹھ کر چل پڑے۔ ہم لوگ مختلف علاقوں میں سیر و تفریح کرتے رہے۔ اس کے بعد ایک کلب میں آ بیٹھے۔ تقریباً بارہ بجے تک ہم کلب میں رہے اور اس کے بعد وہاں سے واپس چل پڑے۔ لکشمی میرے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ میں ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ تب وہ آہستہ سے بولی۔

"جب کوئی مرد ڈرائیو کرتا ہے تو کتنا اچھا لگتا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"میں بھی ڈرائیونگ کر لیتی ہوں لیکن اگر کوئی ساتھ بیٹھا ہو۔ بشرطیکہ وہ ڈرائیور نہ ہو تو بہت عجیب لگتا ہے۔ ایک تحفظ کا سا احساس ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے ہم سارے کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں۔" میں نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ لکشمی کے چہرے پر

جذبات کے سائے لرز رہے تھے لیکن ان جذبات کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کوٹھی پر پہنچنے کے بعد وہ انتہائی مخلصانہ انداز میں بولی۔

"اب آرام کرو...... کل ہمیں کام کرنا ہے۔" میں جلدی سے اس کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ لکشمی کے کردار نے ذہن پر عجیب سا اثر ڈالا تھا۔ اب آہستہ آہستہ اس کے سلسلے میں میرے دل سے شکوک وشبہات ختم ہوتے جا رہے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ واقعی ایک کارآمد شخصیت ہے۔

بہرحال اس دوران خاموشی کے ساتھ وقت گزرتا رہا۔ ہم دونوں اچھے دوستوں کی طرح زندگی گزار رہے تھے۔ لکشمی کی مصروفیات میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جس کے سلسلے میں مجھے کچھ سوچنا پڑتا۔ نینا سے اس دوران ایک مرتبہ گفتگو ہوئی تھی لیکن وہ صبر کرنے والی لڑکی تھی اور درحقیقت میں اسے ان معاملات میں زیادہ ملوث بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کرن کی حیثیت سے وہ مجھے چاہتی تھی لیکن میں کرن نہیں تھا۔ حالانکہ شرما نے اسے اس بات سے آگاہ کر دیا تھا کہ میں کرن کے روپ میں کوئی اور ہوں لیکن نینا کے انداز میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی تھی یا تو وہ کرن کو کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی تھی اور یہ تسلیم کر بیٹھی تھی کہ اگر میں کرن نہیں بھی ہوں تب بھی میرا اس کی زندگی سے گہرا تعلق ہے یا پھر وہ کوئی گہرا کھیل کھیل رہی ہے لیکن اس کے انداز سے ایسا معلوم نہیں ہوتا تھا کہ جیسے وہ گہرا کھیل کھیلنے کی ماہر ہو۔

گزرے وقت کے ساتھ ساتھ اس سے میری دلچسپی کسی حد تک کم ہوتی جا رہی تھی۔ چار روز اسی انداز میں گزرے اور پھر ایک دن شام کو لکشمی نے مجھ سے کہا۔

"ایک شخص مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔ میرے لیے اجنبی ہے۔ بظاہر میرے کاروبار سے متعلق معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا نام ذرا میرے لیے قابل غور ہے۔ تم میرے ساتھ رہو گے کرن! خیال رکھنا۔"

"کون ہے وہ؟" میں نے متجسس انداز میں سوال کیا۔

"اس نے اپنا نام جوزف کرما بتایا ہے...... نام ہی ذرا تعجب خیز ہے۔"

"جوزف کرما۔" میں نے متحیرانہ انداز میں کہا۔ "یہ عیسائی ہے یا ہندو؟"

"یہ تو کچھ سامنے آنے کے بعد ہی غور کیا جا سکتا ہے۔"

"اس کا پیغام کہاں سے ملا ہے۔"

"بیرون ملک سے...... وہ بیرون ملک سے یہاں مجھ سے ملاقات کرنے آ رہا ہے۔"

"ملاقات کی کوئی وجہ تو ہوگی۔"

"اس نے کہا ہے کہ وجہ وہ وہیں آ کر بتائے گا۔" میں پُرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔

"اس نے آنے کے لیے کب کہا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اس نے کہا ہے کہ وہ بہت جلد مجھ سے ملاقات کرے گا۔ ممکن ہے آج شام ہی۔"

"اس کا مطلب ہے وہ بیرون ملک سے یہاں اس ملک میں پہنچ چکا ہے۔"

"ممکن ہے۔" بہر حال ہم انتظار کرتے رہے۔ اس شام کو وہ نہیں آیا تھا لیکن دوسرے دن صبح کو ٹیلی فون ملا کہ جوزف کرما آج دوپہر کو لکشمی سے ملنے آ رہا ہے۔

ہم دوپہر کو باقاعدہ انتظار کرنے لگے اور پھر تقریباً ایک ڈیڑھ بجے ایک شاندار کار لکشمی کی کوٹھی میں داخل ہوئی۔ لمبی اور قیمتی کار تھی...... ڈرائیور نے نیچے اتر کر دروازہ کھولا۔ دبلے پتلے جسم کا ایک آدمی سوٹ پہنے ہوئے نیچے اترا آیا لیکن یہ جوزف کرما نہیں تھا کیونکہ اس کے فوراً بعد ہی ایک طویل القامت آدمی نیچے اتر آیا۔ اس کا لباس اور حلیہ دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ کسی تھیٹر سے متعلق آدمی ہے۔ لمبے قدو قامت کا خوبصورت آدمی تھا۔ باریک تلوار مار کہ مونچھیں تھیں جو اس زمانے میں رائج نہیں ہیں۔

بہت خوبصورت سلک کا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنے ہوئے تھا۔ چال میں ایک مخصوص تمکنت تھی جسے بناوٹی چال بھی کہا جا سکتا تھا...... ہم دونوں نے مکان کے برآمدے میں اس کا استقبال کیا۔ جوزف کی آنکھیں بہت عجیب تھیں...... بڑی بڑی لیکن پیلی پتلیوں والی آنکھیں، وہ صاف اردو بول رہا تھا۔ برآمدے میں اس نے رک کر کہا۔

"کیا میں میڈم لکشمی سے مخاطب ہوں۔"

"میرا نام لکشمی ہے۔" لکشمی نے جواب دیا۔

"اور یہ۔"

"میرے سیکریٹری مسٹر کرن۔" لکشمی نے کہا۔

"میں معذرت خواہ ہوں کہ اس طرح پُر اسرار حالت میں یہاں پہنچا لیکن میڈم لکشمی! آپ سے ملنا میرے لیے انتہائی ضروری تھا۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ میں بیرون ملک سے یہاں تک کا سفر کر کے صرف اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے ملاقات کرلوں۔"

"تشریف لائیے۔" لکشمی نے پُر تکلف انداز میں کہا اور جوزف کو لے کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ میں اس شخص کو بغور دیکھ رہا تھا۔ کمبخت عجیب و غریب شخصیت کا مالک تھا۔ اس کے انداز میں بڑی شاہانہ سی کیفیت تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے قدیم دور کا کوئی بادشاہ اس دور میں آ گیا ہو۔ صوفے پر بیٹھ کر اس نے لکشمی کی طرف دیکھا اور پھر میری طرف آہستہ سے بولا۔

"کاروباری معاملات میں بے شک سیکریٹری رازدار ہوتے ہیں لیکن کیا نجی زندگی میں بھی ان کی شمولیت ضروری ہوتی ہے۔"

"ہاں، کم از کم مسٹر کرن میری زندگی میں ہر چیز سے واقفیت رکھتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے بہر طور میڈم لکشمی! میں آپ سے کرمانی کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"کرمانی۔" لکشمی نے سرسراتی آواز میں کہا۔ میں نے لکشمی کے چہرے پر چونکنے کے آثار دیکھے تھے پھر وہ سنبھل کر بولی۔

"میں سمجھی نہیں...... کرمانی کیا چیز ہے' کس جگہ کا نام ہے؟"

"ہاں' وہی جگہ۔ جہاں کوئلوں کی کانوں میں کھدائی ہو رہی تھی لیکن......" جوزف نے الفاظ ادھورے چھوڑ دیئے۔

"اوہ......اچھا اچھا۔ آپ وہاں کی بات کر رہے ہیں' کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟"

"میڈم لکشمی دراصل وہ علاقہ میری قدیم ملکیت ہے......شاید آپ کو یہ سن کر دلچسپی محسوس ہو کہ کرمانی کا علاقہ ایک انتہائی بنجر اور بیکار علاقہ تھا۔ وہاں دور دور تک آبادی نہیں تھی۔ چونکہ ساحلی علاقہ تھا' اس لیے کبھی کبھی کچھ جہاز وہاں رک جاتے تھے۔ وہیں پر ایک بحری قزاق کا نام بہت مشہور تھا۔ جو کرما کے نام سے مشہور تھا......سردار کرما بہت خونخوار تھے۔ وہ بحری قزاقی میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا لیکن ایک یورپین عورت نے اس کی زندگی بدل دی...... یہ یورپین عورت ایک تباہ شدہ جہاز سے کرما تک پہنچی تھی۔ بعد میں کرما نے اس سے شادی کر لی اور کرما نے بحری قزاقی چھوڑ کر کرمانی آباد کر لیا۔

وہ اچھا انسان بنا تو پھر اتنا اچھا بنا کہ اس کی مثالیں دی جانے لگیں۔ کرمانی کے اس علاقے میں اس نے اپنے خاندان محدود کر لیے لیکن یہ ساری زمینیں اس کی اپنی ملکیت تھیں۔ اس نے ان زمینوں کو آزاد کر دیا...... بنجر زمینیں تھیں۔ حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی......کوئی کام نہیں ہوا وہاں پر سوائے اس کے کہ کرمانی آباد رہا اور بہت سے لوگوں کی آبادی لئے وہاں رہ کر اچھی خاصی ترقی کی۔

پھر وہاں کے قبیلے اٹھنے لگے۔ ہم لوگ آج بھی وہیں آباد ہیں...... میری ماں مر چکی ہے۔ میں کرما کا بیٹا جوزف کرما ہوں...... میرا نام میرے باپ سے منسوب ہے۔ آپ سمجھ گئی ہوں گی کوئلے کی اس کان میں جس میں ہیرے برآمد ہوئے ہیں' میرا اتنا ہی حصہ ہے جتنا میڈم لکشمی! آپ کا۔"

"ہوں......تو آپ اپنا حصہ وصول کرنے آئے ہیں۔"

"ہرگز نہیں......ہرگز نہیں...... میں آپ کو اتنا بہترین تعاون پیش کرنے آیا ہوں۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں حصہ کسی طور نہیں حاصل کر سکتا۔ میرا کوئی قانونی حق نہیں ہے لیکن اگر آپ ان کانوں سے ہیرے حاصل کرنا چاہتی ہیں تو اس کے لیے آپ کو جوزف کرما کی مدد حاصل کرنا ہوگی۔ وہ لوگ جو ان کانوں میں دلچسپی لینے لگے ہیں' میں جانتا ہوں کہ ان کے مقاصد کیا ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے چند آپ کو قتل کرنے کی فکر میں سرگرداں ہو جائیں...... جوزف کرما ایک ایسی شخصیت ہے جو آپ کو ان سے بچا سکتا ہے۔

دوسری صورت میں آپ نقصان اٹھا جائیں گی...... میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہیرے میری معرفت فروخت ہوں اور میں ان کا کمیشن وصول کروں۔ میں جہاں جہاں ان ہیروں کو پہنچاؤں' آپ صرف اپنی کان کی مالک ہیں۔ ہیروں کی سیلز ایجنسی مجھے دے دی جائے۔"

جوزف کرما کی باتیں بڑی دلچسپ تھیں۔ میں نے لکشمی کی طرف دیکھا۔ لکشمی پُر خیال انداز میں گردن ہلا رہی تھی۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

"اور اگر میں اس بات سے انکار کر دوں تو؟"

"تو بھی کچھ نہیں ہوگا۔ میڈم میں مزید کوشش کرتا رہوں گا۔ میرا خیال ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کو کچھ ایسی چیزیں پیش کروں گا جو آپ کے لیے باعث دلچسپی ہوں گی۔" اس نے اپنے ساتھی کو آواز دی اور دبلے پتلے جسم کا آدمی اس کے پاس پہنچ گیا...... اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بریف کیس موجود تھا۔ جوزف کرمانے بریف کیس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ اسے کھولا اور چند لمحات کے بعد جب اس نے بریف کیس میں ہاتھ ڈالا اور پھر باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک خطرناک ریوالور تھا جس پر سائلنسر لگا ہوا تھا۔ میں حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ جوزف کرمانے یہ کام اتنی آسانی اور ہوشیاری سے کیا تھا کہ ہم لوگ تصور تک نہیں کر سکتے تھے کہ اب وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔

لکشمی ساکت رہ گئی تھی۔ ایک لمحے کے لیے اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوئے تھے لیکن پھر وہ سنبھل گئی تھی۔

"خوب خوب یہ غالباً معاہدے کے سلسلے میں پہلا قدم ہے۔"

"جو مناسب سمجھیں آپ میڈم! آپ غور کر لیں۔ میں آپ کو گولی مار کر ہلاک کر دوں اور آپ کے ساتھ یہ آپ کا سیکریٹری بھی موت کے گھاٹ اتر جائے تو آپ ہیروں کی ان کانوں سے کوئی فائدہ حاصل کر سکتی ہیں...... بس انسان اس دنیا سے گیا تو اس کے بعد باقی کیا رہ جاتا ہے۔"

"ہوں لیکن اس طرح معاہدے نہیں کیے جا سکتے۔ مسٹر جوزف کرما۔"

"یقیناً میں جانتا ہوں۔" جوزف نے کہا۔ میں اس دوران آہستہ آہستہ اپنی جگہ تبدیلی کر رہا تھا...... جوزف میری طرف بھی متوجہ تھا لیکن وہ اصل بات نہیں سمجھ پایا تھا۔ میرے پاؤں کے تھوڑے فاصلے پر ایک سائیڈ ٹیبل رکھی ہوئی تھی جو چھوٹے سائز کی تھی اور میں چاہتا تھا کہ میرا پاؤں اس کے نیچے تک پہنچ جائے۔ آہستہ آہستہ کھسک کر میں سائیڈ ٹیبل کے پاس پہنچ گیا۔ میرے دونوں ہاتھ اٹھے ہوئے تھے اور جوزف یہ دیکھ رہا تھا کہ میں کوئی جنبش تو نہیں کر رہا۔

لیکن اس بات تو وہ کیا کرتا کہ دفعتاً میرے پاؤں کے اوپر پھنسی ہوئی ٹیبل پوری قوت سے فضا میں اچھلی اور اس شاندار نشانے کے ساتھ اس کی پستول پر لگی کہ مجھے خود بھی حیرت ہوئی۔ اس کا پستول اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور اس کے حلق سے ایک ہلکی سی آواز بلند ہوئی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اپنی جگہ سے اچھلا اور پستول پر جا پڑا۔ میں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ میں یہاں چوک گیا۔ پستول اس کے سینے کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اس نے ذرا سا بدن اٹھا کر اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت میرے جوتے کی ٹھوکر اس کی پسلیوں پر پڑی اور پستول اس کے ہاتھ نہ آ سکا۔ البتہ وہ اچھلا تو میں نے جھک کر پھرتی سے پستول اٹھا لیا۔ جوزف ایک دم سیدھا ہو گیا تھا لیکن دفعتاً ایک کریہہ چیخ سنائی دی۔

دبلا پتلا سیکریٹری جو پیچھے سے مجھ پر حملہ کرنے آ رہا تھا...... لکشمی کے ہاتھ میں دبے ہوئے اس بید کا شکار ہو گیا جس کی موٹھ چاندی کی بنی ہوئی تھی۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا۔

جوزف اب کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں بے حد خوفناک نظر آ رہی تھیں۔ اس نے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے

اور پرسکون انداز میں لکشمی کی طرف رخ کر کے بولا۔

"میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو کوئی نقصان پہنچے...... یہ سب کچھ جو ہوا صرف ایک نمونہ تھا۔"

"اوہ...... سوری مسٹر جوزف میں سمجھا کہ واقعی حقیقت ہے کیونکہ ایسے نمونے میں نے اس سے قبل نہیں دیکھے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ گڈ اب ہمیں پرسکون انداز میں بیٹھ کر گفتگو کرنی چاہیے۔"

آپ تشریف رکھیے مسٹر جوزف! آپ تشریف رکھیے۔" میں نے تمسخرانہ انداز میں کہا اور جوزف مجھے گھورتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ سیکریٹری زمین پر پڑا ہوا تھا لیکن ایک بار بھی جوزف نے اس کی طرف رخ نہیں کیا تھا...... ڈرائیور باہر ہی موجود تھا۔ میں نے دلچسپ نگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھا پھر میں نے لکشمی کی طرف دیکھا۔ بہت مطمئن اور کسی حد تک مسرور نظر آ رہی تھی...... غالباً اس نے میرے سلسلے میں جو محسوس کیا تھا' میں اس کے معیار پر پورا اترا تھا۔

جوزف خاموش بیٹھا ہوا مجھے دیکھ رہا تھا اور اس میں اس کی جلد کے نیچے دوڑتے ہوئے خون کی گرمی کو اچھی طرح محسوس کر رہا تھا۔ چند لمحات خاموشی رہی پھر جوزف نے کہا۔

"ہاں مس لکشمی! میں آپ سے جو گفتگو کرنے آیا ہوں' وہ یقیناً آپ کے لیے مناسب نہیں ہوگی۔"

"اگر آپ نے یہ محسوس کیا تھا مسٹر جوزف تو پھر آپ نے یہاں آنے کی تکلیف کیوں کی۔"

"یہ ضروری تھا۔" جوزف نے جواب دیا۔

"وہ کیوں؟"

اس لیے کہ ریڈ فورس اب آپ کی غلط کارروائیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔"

"یہ بات ہوئی نا مسٹر جوزف!" لکشمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ آپ نے اپنے آپ کو ظاہر تو کیا کہ آپ کا تعلق ریڈ فورس سے ہے۔"

"اور میں بھی اس بات سے خوش ہوں کہ تم نے ریڈ فورس سے لاعلمی کا مظاہرہ نہیں کیا۔" جوزف نے کہا۔ میں البتہ کسی قدر خاموش ہو گیا تھا...... میرا خیال تھا کہ لکشمی نے ریڈ فورس کو تسلیم کر کے کچھ بہتر نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں نے اب خاموشی ہی مناسب سمجھی پھر لکشمی بولی۔

"خیر تم کیا چاہتے ہو مسٹر جوزف۔"

"ایسا کوئی درمیانی معاہدہ جو ہم دونوں کے لیے باعث سکون ہو۔"

"کیوں، کیا ایک معمولی سی عورت کی وجہ سے ریڈفورس بے سکون ہوگئی ہے۔" لکشمی نے سوال کیا اور جوزف کے ہونٹوں پر تضحیک آمیز مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ریڈفورس کے بارے میں آپ کی معلومات اس کا مطلب ہے، بہت معمولی ہیں۔"

"ہاں ایسا ہی سمجھ لیجئے۔ مسٹر جوزف! دراصل میں کسی بھی چیز کے بارے میں بہت زیادہ معلومات حاصل کرنے کی شائق نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ معلومات خود بخود چل کر مجھ تک پہنچ جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوتا اور میرا خیال ہے کہ ریڈفورس میرے سلسلے میں کچھ ایسی ہی معلومات رکھتا ہے۔"

"نہیں، یہ بات نہیں۔ اگر جوزف کریسا کی ذاتی بات ہو تو ٹھیک ہے لیکن بات اگر ریڈفورس کی ہے تو پھر معاف کیجئے گا کہ ریڈفورس کے بارے میں آپ کی معلومات بالکل ناقص ہیں۔ میں یہاں آپ کے پاس ریڈفورس کا ایک پیغام لے کر آیا تھا۔ آپ کے اس نام نہاد ساتھی نے تھوڑی سی جمناسٹک کا مظاہرہ کیا اور اپنی قوتیں دکھائیں لیکن یہ سب کچھ ریڈفورس کے نام پر نہیں ہوا تھا۔ اگر ریڈفورس کی بات کرتی ہیں تو پھر یہ لیجئے۔" اس نے کہا اور دفعتاً دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔ اسی وقت دروازے سے چار آدمی داخل ہوئے، ان میں سے دو کے ہاتھ میں سٹین گنیں دبی ہوئی تھیں۔

وہ سب کے سب اپنے چہرے چھپائے ہوئے تھے۔ تنومند اور توانا آدمی تھے۔ اندر آتے ہی انہوں نے پوزیشن سنبھال لی۔ مسٹر جوزف مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو پھر آپ دونوں ریڈفورس کے نام پر میرے ساتھ چلیے۔"

لکشمی کے چہرے پر خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ اس نے میری طرف دیکھا۔ میں بھی اس صورتحال کے لیے پوری طرح تیار نہیں ہوا تھا۔ جوزف کی پٹائی کرنے کے بعد میں نے سوچا تھا کہ اب اور کوئی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کوئی ہوتا تو اس کی مدد کے لیے ضرور آتا لیکن یہ سب کچھ اتنا ڈرامائی انداز میں اچانک ہوا تھا کہ وہ میرے لیے بھی تعجب خیز تھا۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے ہاتھ اوپر کرنے کے لیے کہا اور میں نے ہاتھ اٹھا دیئے۔ میری جیبوں کی تلاشی لی گئی اور جو کچھ میرے پاس موجود تھا، نکال لیا گیا۔ جب جوزف نے لکشمی کی طرف رخ کر کے کہا۔

"تشریف لائیے میڈم! آپ کو یقیناً اب کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور آپ بھی مسٹر۔" میں خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اس وقت کوئی احمقانہ دلیری دکھانا مناسب نہیں تھا۔ چنانچہ ہم لوگ دروازے کی سمت بڑھ گئے...... لکشمی آہستہ آہستہ چل رہی تھی...... جوزف کریسا نے چند لمحات کے بعد خوشگوار لہجے میں کہا۔

"آپ لوگ بڑے پرسکون انداز میں باہر نکلیں گے...... یہ چار آدمی جو ہیں نا...... چار سو آنکھوں کے مالک ہیں...... ذرا سی جنبش ہوئی اور آپ کے بدن میں سوراخ ہی سوراخ ہوں گے...... باہر نکل کر آپ میری گاڑی میں تشریف رکھیے گا...... کسی قسم کا تردد چہرے پر نہ پیدا ہونے پائے۔ یہ لوگ اطراف کی نگرانی کریں گے۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا۔ مسٹر...... اور آپ بھی میڈم! بہتر یہ ہوتا ہے کہ

زندگی کو اس وقت تک محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے جب تک کہ بالکل ہی موت کا سامان قریب نہ آ جائے۔"

ہم لوگوں نے اس کی بات پر عمل کیا اور ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر آگے بڑھنے لگے۔ بے ہوش سیکریٹری کو وہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن اس وقت یہ بات میری سمجھ میں آ گئی جب دونوں خالی ہاتھ نقاب پوشوں نے اسے اٹھالیا۔ اسٹین گن والے ہمارے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور پھر وہ ہم سے کافی پیچھے رہ گئے۔

ہم باہر نکل آئے۔ چوکیدار گیٹ پر تھا۔ ہم کار میں سوار ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد کار وہاں سے آگے بڑھ گئی۔ ڈرائیور پُرسکون انداز میں کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ پچھلی سیٹ اتنی کشادہ تھی کہ ہم بغیر کسی تکلیف کے بیٹھ گئے تھے۔

ڈرائیور کے چہرے سے یوں لگ رہا تھا جیسے اسے اس صورت حال سے قطعی کوئی حیرت نہ ہو تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور نہ ہی کچھ پوچھنے کی کوشش کی۔ تھوڑی دیر کے بعد گاڑی لے باہر نکل آئی۔

ہم خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری نگاہیں چاروں طرف بھٹک رہی تھیں۔ بھری پُری شہر کی سڑکیں تھیں لیکن ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ میں اطمینان سے نشست سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا کیونکہ پیچھے جو کار آ رہی تھی وہ بھی میری نگاہوں سے اوجھل نہیں تھی۔ اس میں اسٹین گن والے بیٹھے ہوئے تھے اور اگر یہاں پر میں کچھ کرنے کی کوشش کرتا تو ایک لمحے میں وہ میرے پیچھے پہنچ کر کوئی نہ کوئی کارروائی کر سکتے تھے۔

وقت گزرتا رہا کار کا سفر خاصا تیز تھا لیکن طویل ہوتا جا رہا تھا...... ہم سب بالکل خاموش ہو گئے تھے۔ انجن کی مدھم سی سرسراہٹ کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔ میں ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ سے سرکا تو جوزف نے چونک کر مجھے دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"نہیں ڈیئر! کچھ کرنے کی کوشش صرف تمہاری موت کا پیامبر ہو گی۔ چنانچہ بہتر ہے کہ تم خاموش بیٹھو۔"

"مگر ہم چل کہاں رہے ہیں؟"

"یہ پوچھنے کا حق تمہیں نہیں ہے۔"

"مجھے۔" میں نے جواب دیا۔

"بھلا وہ کیوں؟"

"اس لیے کہ میڈم لکشمی کا سیکریٹری ہوں۔"

"مگر دوست! وفاداری دکھانے کا موقع ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت تمہیں اس قسم کی کوئی بات کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور میڈم لکشمی بھی یہ جانتی ہیں کہ جب آدمی بے بس ہو جائے تو پھر بھلا وہ کیا کر سکتے ہیں۔"

میں خاموش ہو گیا...... لکشمی بھی سڑک پر نگاہیں جمائے ہوئے تھی...... ہم ایک مضافاتی علاقے کی جانب جا رہے تھے۔ کافی دور جانے کے بعد گاڑی نے مین روڈ چھوڑ دی اور ایک سائیڈ روڈ پر چل پڑی۔ کچی سڑک تھی لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک پکی سڑک سے

جاتی تھی۔

نجانے کتنی دیر تک یہ سفر جاری رہا اور پھر کار ایک تنگ اور نیم پختہ سڑک پر دوڑنے کے بعد ایک عمارت کے سامنے رک گئی۔

عمارت قدیم طرز کی بنی ہوئی تھی۔ لال لکھوری اینٹوں کا ایک قلعہ نما مکان ہمارے سامنے تھا جس پر لگے بڑے سے گیٹ میں پیتل کی کیلیں لگی ہوئی تھیں...... باہر ایک بڑا سا تالا لٹک رہا تھا۔ جوزف باہر نکل گیا۔ اس نے جیب سے چابیوں کا ایک بڑا سا گچھا نکال کر ڈرائیور کی طرف اچھال دیا اور اس نے آگے بڑھ کر گیٹ کا وہ بڑا سا تالا کھول دیا جو قدیم طرز کا تھا۔ جوزف نے ہمیں اشارہ کیا۔

بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ عمارت طویل عرصے سے ویران پڑی ہے لیکن اندر جانے کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ یہ ویران نہیں ہے۔ تمام عمارت کشادہ اور صاف ستھری تھی۔ عقبی حصے میں دالان بھی تھا...... تالا گیٹ میں لگانے کے بعد جوزف نے چابیاں جیب میں ڈالیں اور ہمیں اندر چلنے کا اشارہ کیا۔ دونوں اسٹین گن بردار ہمارے پیچھے آ رہے تھے۔ وہ دوسری کار بھی اس کار کے برابر آ کر رک گئی تھی۔

گھاس کے درمیان ایک پختہ راستے پر چلتے ہوئے ہم قدرے اونچائی پر بنی ہوئی اصل عمارت تک پہنچے لیکن جوزف یہاں بھی نہیں رکا تھا...... وہ کئی دروازوں سے گزرتا چلا گیا۔ عمارت کے ایک کونے میں پہنچ کر بے سمت کی کشادہ سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں اور ہم اس کے اشارے پر سیڑھیاں اترنے لگے۔ میں ایک لمحے کے لیے رکا تو اس نے رک کر میری طرف دیکھا اور پیچھے اشارہ کر کے بولا۔

"ان لوگوں کو ذہن میں رکھو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔"

ہم سیڑھیاں اتر کر کسی ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں چاروں طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا...... کوٹھی میں کوئی ذی روح موجود نہیں تھا...... سیڑھیوں کے اختتام پر لکڑی کا ایک دروازہ تھا...... جوزف نے دروازہ کھولا اور ہاتھ بڑھا کر کوئی سوئچ دبا دیا...... یہ ایک وسیع و عریض تہہ خانہ تھا...... انتہائی صاف اور اتنا وسیع کہ اس کی دوسری دیوار بھی نظر نہ آئے۔ شاید یہ تہہ خانہ پوری عمارت کے نیچے پھیلا ہوا تھا۔

چھت زیادہ اونچی نہیں تھی...... روشن دان کی ایک قطار تھی لیکن ان میں ایسی جالیاں لگی ہوئی تھیں کہ روشنی نہیں صرف ہوا اندر آ رہی تھی۔ البتہ اس ہوا کی وجہ سے نہایت خوشگوار خنکی پھیلی ہوئی تھی۔

وسیع و عریض تہہ خانے کے ایک حصے میں فرنیچر بھی لگا ہوا تھا اور یقیناً یہاں ضروریات زندگی کی وہ تمام چیزیں موجود تھیں جن کی ضرورت ہو سکتی تھی۔

ہم اندر آ گئے اور تیز روشنی میں یہاں کی ایک ایک چیز کو دیکھنے لگے۔ جوزف نے کہا۔

"یقیناً یہ جگہ آپ دوستوں کو پسند آئی ہو گی لیکن میڈم! یہاں آپ کو مہمان نوازی کے لیے نہیں بلایا گیا بلکہ یہاں آپ سے بہت سارے حسابات لیے جانے ہیں۔ آیئے تشریف لایئے۔" اس نے کہا اور کرسیوں کی جانب بیٹھ گیا۔ دونوں اسٹین گن بردار دروازے پر جم گئے تھے۔

میڈم نے میری طرف دیکھا اور میں گردن جھکا کر آگے بڑھ گیا...... مقصد یہ تھا کہ کوشش اس وقت میری ہدایت کے مطابق کام

کرے۔ وہ میرا مقصد سمجھ گئی تھی۔ چنانچہ ہم سب آگے بڑھ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جوزف کرما کہنے لگا۔

"میڈم لکشمی! آپ نے غالباً اس شخص کو نیا نیا ملازم رکھا ہے...... اس کی کیفیت میری سمجھ میں نہیں آئی...... یہ کون ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔"

"تم نہایت بے وقوف آدمی معلوم ہوتے ہو۔ جوزف سیکریٹریوں کا مقصد کیا ہوتا ہے۔ یہ شخص۔"

"نہیں میڈم لکشمی! آپ کے بارے میں ہم نے خاصی معلومات حاصل کی ہیں۔ آپ سیکریٹری پالنے کی عادی نہیں ہیں...... یقیناً یہ شخص اس کے علاوہ کوئی حیثیت رکھتا ہے۔ کیا آپ کا؟" جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور لکشمی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ظاہر ہے تم اس قسم کی باتیں کر سکتے ہو...... تمہیں کرنا بھی چاہیے۔ تم جیسے چھچھورے لوگ۔"

"نہیں میڈم نہیں...... دیکھیے میں نے آپ سے کوئی بدزبانی نہیں کی' اس لیے مجھے یقین ہے کہ آپ بھی کوئی ایسی بات نہیں کریں گی جو ہمارے درمیان دوستانہ فضا کو ختم کر دے۔"

"ہونہہ...... دوستانہ فضا۔" لکشمی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی طرف سے نہیں لیکن کم از کم میں اب بھی آپ کے لیے دوستانہ جذبات رکھتا ہوں...... بہتر یہ ہوگا کہ میرے ان جذبات کو ٹھیس نہ پہنچایئے۔"

"تم چاہتے کیا ہو؟"

"وہ فائل جو آپ نے بڑی چالاکی سے جگل کشور کے پاس سے غائب کی تھی۔ آپ سمجھتی ہیں کہ اس کی وجہ سے ہماری تنظیم کو کتنا عظیم نقصان پہنچ سکتا ہے...... جگل کشور تو ہلاک کر دیا گیا مگر فائل اس کے دفتر سے نہیں ملی جبکہ...... آپ کو اس کے آفس میں دیکھا گیا ہے۔"

"پاگل ہو گئے ہو تم...... میں جگل کشور سے کاروباری تعلقات رکھتی تھی' مجھے کسی فائل کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔"

"یہی تو دکھ کی بات ہے...... لوگ اس وقت تک زبان نہیں کھولتے جب تک ان کے حواس درست نہ کر دیے جائیں...... اب یہ جگہ آپ دیکھ رہی ہیں' کتنی پُرسکون' کتنی عمدہ ہے لیکن اگر آپ اس سے اس گوشے کی طرف نگاہ ڈالیں تو آپ کو کچھ عجیب چیزیں نظر آئیں گی...... آیئے آیئے میں آپ کو دکھاؤں۔ آپ کو یقیناً وہ چیزیں پسند آئیں گی۔"

"کیا فضول باتیں ہیں...... میں کہتی ہوں تم ان احمقانہ باتوں کے لیے مجھے یہاں لائے ہو۔ اگر یہ بات مجھے معلوم ہوتی تو میں تم سے ملنے کی بات ہی نہ کرتی۔"

"نہیں میڈم! جوزف کے سلسلے میں آپ کو کوئی دھوکہ نہیں ہوا...... آپ جانتی تھیں کہ میں آپ کے پاس کیوں آ رہا ہوں...... مجھے تعجب ہے کہ آپ نے میرے شایانِ شان استقبال کے انتظامات نہیں کیے۔ دراصل ان لوگوں کو میں نے باہر اس لیے چھوڑ دیا تھا کہ پہلے اطراف کا جائزہ لے لیں اور پھر مجھ سے ملیں...... میرا خیال ہے کہ آپ کو اپنے سیکریٹری پر بہت زیادہ اعتماد ہے۔ کیوں نا پھر پہلے اس کا

حساب کتاب کرلیا جائے۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ یہ آپ کا سیکریٹری نہیں باڈی گارڈ معلوم ہوتا ہے۔"

"یہ سب تمہارے اندازے ہیں۔"

"پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس باڈی گارڈ کو تھوڑا سا سبق دے دیا جائے اور اس کے بعد اور کچھ کیا جائے۔"

"مجھے سبق دینے کے لیے یہ اسٹین گنیں کافی ہیں۔" میں نے جوزف سے کہا اور وہ میری شکل دیکھنے لگا پھر بولا۔

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ان اسٹین گنوں سے تم مجھے چھلنی کرا دو اس کے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔"

"نہیں میرے دوست! ایسی بات نہیں۔ چارہ تو میرے پاس بہت سارا ہے...... تم لوگ واپس جاؤ اور خبردار حالات کچھ بھی ہوں تم اندر نہیں آؤ گے اور نہ ہی اس پر فائرنگ کرنے کی کوشش کرو گے۔"

"تو کیا تم مجھ سے مقابلہ کرو گے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں دراصل میڈم لکشمی کو یہ بتانا ہے کہ ہم لوگ اتنے نرم نہیں ہیں جتنا انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ ہماری اس تنظیم کو چھوٹے سہارے لینے کی ضرورت نہیں ہے اس کا ہر ایک شخص اپنی جگہ ایک مکمل کارکن ہے۔"

"مگر اے مکمل کارکن! تم تو میرے ہاتھوں مار کھا چکے ہو۔ کیا خیال ہے تمہارا۔"

"وہ...... میں نے تم سے کہا تھا کہ صرف نمونہ ہے۔ اصل چیز اب دیکھو گے۔"

اس نے تالی بجائی اور ہال کے ایک حصے سے دو آدمی باہر نکل آئے۔ دونوں تنومند اور طاقتور تھے۔ ان کے بدن کی بناوٹ اور انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ دونوں جوڈو کراٹے کے ماہر ہیں۔ گویا اب یہ تماشہ ہوگا۔

جوزف کے حکم پر دوسرے لوگ پہلے ہی واپس جا چکے تھے۔ اب ہم صرف پانچ آدمی تھے۔ جوزف، وہ دونوں میں اور لکشمی۔ میرے لیے آزمائشی لمحات آ چکے تھے۔ میں سوچ رہا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔ جوزف نے لکشمی کی طرف رخ کر کے کہا۔

"اگر آپ نے دس منٹ کے اندر اندر فائل کے بارے میں نہ بتایا تو سب سے پہلے آپ کے اس سیکریٹری کی مرمت کی جائے گی اور اس کے بعد آپ کو اس گوشے میں لے جایا جائے گا جہاں اذیت انسانیت کے آلات نصب ہیں اور یہ آلات مردوں کی زبان بھی کھول دیتے ہیں۔" لکشمی نے اس کی طرف دیکھا اور پھر خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر میری طرف دیکھنے لگی۔ میں نے کہا۔

"ظاہر ہے مادام...... آپ کسی فائل کے بارے میں بتانا پسند نہیں کریں گی۔"

"اوہ......وہ......" لکشمی ہچکچا کر بولی۔

"پہلے مجھے مار کھانے دیں۔اس کے بعد آپ تفصیل سے فائل کے بارے میں بات کرلیں......آؤ دوستو!" میں نے آگے بڑھ کر کہا۔جوزف کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا۔اس نے زور سے کہا۔

"ماردو اسے اچھی طرح مارو۔"

دونوں لڑاکے پینترے بدلنے لگے۔جوزف مجسمہ مجھے دیکھنے لگا۔میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوگیا اور دونوں خطرناک آدمی میرے اطراف میں چکرانے لگے۔لکشمی کا چہرہ دھواں ہو رہا تھا۔

دفعتاً دونوں نے اپنی ٹانگیں میری جانب بڑھائی۔یہ کوشش میری توقع کے مطابق تھی......میں نے نہایت پھرتی سے ان کی ٹانگیں پکڑ کر انہیں گھمادیا۔یہ داؤ ان کے لیے بالکل غیر متوقع تھا لیکن ان حالات میں میرے لیے پھرتی ہی ضروری تھی۔

گھومنے والے بری طرح چکراتے ہوئے گرے......اصولاً اس داؤ کے جواب میں اچھل کر ان سے نمٹنا چاہیے تھا لیکن ٹانگوں کو پکڑ کر گھمانا اس اصول کے خلاف تھا جس کی انہیں کوئی توقع نہیں تھی......گرنے کے بعد انہوں نے قلابازیاں کھائی تھیں لیکن اس کے بعد انہوں نے اٹھنے میں بڑی پھرتی دکھائی تھی۔

صورت حال میری نگاہوں کے سامنے واضح تھی......اگر ایک لمحے کی تاخیر کرتا تو چوٹ کھا سکتا تھا اور پھر یہ بھی جانتا تھا کہ دروازے کے باہر ہی دو اسٹین گن بردار موجود ہیں۔چنانچہ جو کچھ کرنا ہے اتنی پھرتی اور تیز رفتاری سے کیا جائے کہ دوسروں کو موقع ہی نہ مل سکے اور اسی میں میری جیت تھی۔چنانچہ میں نے فوراً کھڑے ہو کر ایک شخص کو تاکا اور پھر میری بھرپور لات اس کے منہ پر پڑی تھی۔

وہ کراہ کر الٹ گیا تھا لیکن دوسرا شخص میرے پاؤں کی ضرب سے بچ گیا تھا۔اس نے دو تین قلابازیاں کھائیں۔اب وہ بہت زیادہ خونخوار نظر آرہا تھا۔دیکھنے ہی میں وہ بہت تنومند معلوم ہوتا تھا اور پہلے شخص سے بہت زیادہ مضبوط تھا......جوزف پیچھے ہٹ گیا تھا اور مجبوراً لکشمی کو بھی پیچھے ہٹنا پڑا تھا کیونکہ جو صورت حال سامنے آئی تھی اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی کسی بھی وقت اچھل کر ان پر گر سکتا ہے۔

دوسرے لمحے دوسرے قوی ہیکل آدمی نے عقب سے مجھ پر حملہ کر دیا اور میری گردن میں دونوں پاؤں پھنسانے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ کوشش کامیاب نہ ہوسکی......میں زمین پر بیٹھ گیا اور وہ میرے اوپر سے گزرتا ہوا ایک صوفے پر جا گرا۔

صوفے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی......میں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ وہ کس طرح گرا اور اسے اٹھنے میں کتنی دیر لگے گی۔میں تو پھر اس شخص کے پاس پہنچ گیا جو زمین پر ہاتھ لگائے بیٹھا ہوا تھا۔اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔میں نے پھرتی سے اس کے منہ پر لات رسید کی۔اسی دوران دوسرا آدمی اٹھ کر کھڑا ہوگیا لیکن اس آدمی کے لات رسید کرنے کے فوراً بعد ہی میں نے سینٹر ٹیبل اٹھائی اور اس شخص پر دے ماری۔

میرا مقصد حل ہو گیا تھا..... میز بہت وزنی تھی اور پوری قوت سے اس کے سر پر لگی تھی۔ چنانچہ وہ لمبا ہو گیا۔ اب مسئلہ جوزف کا تھا۔ جوزف کو یہ تصور بھی نہیں تھا کہ ان دونوں سے نمٹنے کے بعد میں اس کی طرف بھی رخ کروں گا لیکن ایک پھرتی کے ساتھ میں نے الٹی چھلانگ لگائی اور جوزف کے اوپر جا پڑا۔

اب ہم ایک دوسرے کے سامنے تھے۔ جوزف فرش پر چت پڑا ہوا تھا اور میں اس کے نزدیک موجود تھا۔ میں نے اس کے سینے پر کراٹے کا وار کرنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ نا قابل یقین پھرتی سے اس نے میرے سینے پر لات رسید کر دی۔

میں الٹ کر پیچھے جا گرا۔ ضرب اتنی شدید تھی کہ عام آدمی شاید اسے برداشت نہ کر سکتا۔ ایک لمحے کے لیے تو میں بھی چکرا گیا تھا لیکن مجھے سنبھلنا پڑا۔ چونکہ وہ دونوں آدمی بھی بہر طور جوڈو کراٹے کے ماہر تھے اور اپنے باس کے لیے لڑ رہے تھے۔ چنانچہ وہ سنبھل کر میری سمت دوڑ پڑے تھے۔

جوزف چیتے کی پھرتی کے ساتھ اٹھا اور میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اسے ہی ڈھال بناؤں۔ چنانچہ میں نے بھرپور ہاتھ اس کے جبڑے پر رسید کیا اور اس کو عقب سے پکڑ لیا۔

جوں ہی وہ دونوں سامنے آئے میں نے جوزف کو ان پر دھکیل دیا اور جوزف بری طرح ان پر جا گرا۔ انتہائی خوفناک جنگ ہو رہی تھی..... وہ بپھرے ہوئے سانڈ کی مانند مجھ پر حملہ کر رہے تھے اور پھر ان تینوں نے بیک وقت مجھے پکڑ لیا اور کھینچتے ہوئے دیوار کی طرف لے گئے۔ دیوار کے ساتھ چپکا کر انہوں نے پوری قوت سے میری پسلیوں میں گھونسے مارنے چاہے لیکن میں ان کی گرفت سے پھسل گیا اور ان کے گھونسے دیوار سے ٹکرائے۔

یہ چوٹ اچھے بھلے آدمی کے ہاتھ بے کار کرنے کے لیے کافی تھی لیکن ان کی کیفیت اس سے بھی زیادہ خراب تھی..... ان میں سے ایک تو بالکل ہی کراہنے لگا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ پکڑا اور زمین پر بیٹھ گیا..... جوزف اور دوسرا لڑاکا مجھے مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسی وقت ایسی صورت حال ہو گئی تھی کہ جوزف کو یہ احساس بھی نہ ہوا کہ وہ اپنے دونوں اسٹین گن برداروں کو آواز دے لے۔ چونکہ صورت حال کافی خراب ہو گئی تھی..... اس نے ان دونوں کو مداخلت کے لیے منع کر دیا تھا لیکن وہ اگر خود نہیں آ وازدیتا تو ظاہر ہے وہ آنے میں دیر نہیں کر سکتے تھے۔

دفعتاً جوزف اچھلا..... اس نے میرے فلائنگ کک رسید کی جو میرے لیے بالکل ہی غیر متوقع تھا..... میں گرا اور گرتے ہی دیوار سے جا ٹکرایا..... ایک لمحے کے لیے آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا تھا لیکن اس وقت اپنے آپ کو سنبھالنا ضروری تھا ورنہ موت اس سے چند قدم کی فاصلے پر تھی۔

ایک لمحے کے لیے میرے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اگر میں اسی طرح ان لوگوں کو مارتا رہا تو جوزف مجبور ہو کر اسٹین گن برداروں کو آواز دے لے گا اور اس کے بعد صورت حال مختلف ہو جائے گی۔ چنانچہ کچھ ایسی صورت کرنی چاہیے کہ یہاں کی صورت حال

میرے کنٹرول میں رہے۔ چنانچہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر میں اس طرح زمین پر لیٹتا چلا گیا جیسے اب میرے اندر سکت نہ رہی ہو اور جوزف کے قہقہے ابل پڑے۔

لکشمی متوحش انداز میں سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی یہ خوفناک جنگ دیکھ رہی تھی جوزف میرے نزدیک آ کر جھکا اور اس نے میرا گریبان پکڑ کر مجھے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی یہ کوشش اسی پر الٹ سکتی ہے۔ میں نے اپنے بدن کو موڑا اور پھر دونوں پاؤں پوری قوت سے اس کے سینے پر رسید کیے۔ اس بار جوزف کو لطف ہی آ گیا ہوگا۔

وہ زمین پر پوری قوت سے گرا اور کلائی کر دے سے آواز پیدا ہوئی لیکن اس طرح گرا کہ پھر وہ اٹھ نہ سکا۔ دونوں لڑاکے البتہ مجھ پر ٹوٹ پڑے تھے...... میں نے اپنے آپ کو جھکائی دے کر ایک اور تماشا کیا۔ ان دونوں کی کچھ ایسی پوزیشن تھی کہ جونہی وہ مجھ پر جھکے ان کے سر پوری قوت سے آپس میں ٹکرائے اور ان کے حلق سے کریہہ آوازیں نکل گئیں۔ اس کے بعد ان میں سکت نہ تھی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے۔ دونوں ہی زمین پر گرے اور بے ہوش ہو گئے۔ جوزف کی حالت کافی خراب تھی۔

دفعتاً میں نے اس پر چھلانگ لگا دی اور اس کے قریب پہنچ گیا۔ میں نے اس کی کنپٹی پر ہلکا سا ہاتھ رسید کیا۔ یہ ہاتھ ایسی شدت رکھتا تھا کہ کم از کم تھوڑی دیر کے لیے حواس معطل ہو جائیں۔

سب سے پہلے میں اپنے آپ کو ان اسٹین گن برداروں سے محفوظ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ جوزف کی یہ کیفیت ہونے کے بعد میں سب سے پہلے پھرتی سے اس بڑے دروازے کی جانب دوڑا جس سے گزر کر ہم لوگ یہاں تہہ خانے میں آئے تھے۔

دروازہ بند کر دیا گیا تھا...... میں نے دروازے سے کان لگا کر باہر موجود اسٹین گن برداروں کی سن گن لی...... اسٹین گن برداروں کی کوئی چاپ نہیں سنائی دی تھی...... اس کے باوجود میں نے دروازہ اندر سے بند کر لیا...... مضبوط دروازہ توڑنا آسان نہیں تھا اور اس کو توڑنے کے لیے بھی ہتھیاروں اور اوزاروں کی ضرورت پیش آتی۔

چنانچہ اس طرف سے بھی کسی قدر اطمینان ہو گیا تھا...... کم از کم اس تہہ خانے میں اب فوراً ان اسٹین گن برداروں کی آمد کی امید نہیں تھی۔ جوزف اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا...... اس کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھیں۔ تب لکشمی میرے نزدیک پہنچ گئی۔

''اوہ تم نے...... تم نے ان سب کو ٹھکانے لگا دیا کرن۔'' وہ مسرت بھرے لہجے میں بولی۔

''نہیں ابھی کہاں میڈم لکشمی! ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔''

''یہ کمینہ شخص...... یہ کمینہ شخص۔'' لکشمی آگے بڑھی اور اس نے جوزف کے بال پکڑ لیے۔ وہ غضیلے انداز میں اس کے بالوں کو جھنجوڑتی ہوئی بولی۔

''کمینے کتے اب کہاں گئی تیری اکڑفوں۔'' لیکن دوسرے ہی لمحے وہ متحیرانہ انداز میں پیچھے ہٹ گئی کیونکہ بال پکڑنے سے جوزف کے چہرے سے ایک خول اتر آیا تھا۔ گویا اب تک وہ اپنے چہرے پر میک اپ ماسک لگائے ہوئے تھا۔ میں نے بھی چونک کر اس

کی شکل دیکھی۔ حالت خراب ہو چکی تھی اس شخص کی لیکن شکل وصورت سے وہ کوئی مقامی آدمی لگ رہا تھا...... لکشمی اور میں کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگے...... جوزف اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"دوست اب تمہارا وہ اذیت خانہ تمہارا ہی انتظار کر رہا ہے...... آؤ ذرا مجھے اس کی سیر کرا دو۔" میں نے اس کا گریبان پکڑ کر اسے اٹھایا...... جوزف میں اب اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ مدافعت کر سکتا...... اس کے ہاتھ پاؤں اتنے ڈھیلے ہو رہے تھے لیکن میں اس کی طرف سے غافل نہیں تھا...... میں اسے گھسیٹتا ہوا اس گوشے کی جانب چلا جہاں اذیت رسانی کے آلات موجود تھے...... بلاشبہ یہاں بڑے عجیب وغریب چیزیں تھیں۔ ایسے ایسے شکنجے اور دوسری ایسی چیزیں تھیں جن سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ جیسے اس جگہ کو باقاعدہ ایک اذیت گاہ بنا دیا گیا ہے۔

جوزف بدحواس انداز میں میری اور لکشمی کی شکل دیکھنے لگا پھر آہستہ سے بولا۔

"نہیں...... نہیں...... پلیز نہیں۔ مجھ میں اب مار کھانے کی سکت نہیں ہے۔"

"تو اب تم یہ بتاؤ کہ اصل میں تم کون ہو؟ تمہارے چہرے سے جوزف کا نقاب تو اتر چکا ہے۔"

"میرا نام شرما ہے۔" اس نے جواب دیا اور میں ایک لمحے کے لیے سناٹے میں رہ گیا۔

شرما کا نام میرے لیے اجنبی نہیں تھا لیکن مجھے تعجب تھا کہ وہ مجھے نہ پہچان سکا کیونکہ ٹینا کے خیال کے مطابق اور اس کے خاندان کے مطابق میں کرن کا ہمشکل تھا۔

مجھے اس بات پر حیرت ضرور تھی لیکن میں اس پر حیرت کا اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا...... لکشمی کے سامنے یہ تمام باتیں ٹھیک نہیں تھیں۔ البتہ میں اپنے پروگرام میں کچھ تبدیلیاں کرنا چاہتا تھا۔

پہلے میں نے یہ سوچا تھا کہ معلومات حاصل کرنے کے بعد اس شخص کو قتل کر کے نکلنے کی کوشش کروں گا لیکن اب اس کی زندگی ضروری تھی...... یہ آدمی بڑے کام کا تھا۔ اس کی تلاش کے لیے میں نے کافی کوشش کی تھی اور اس میں ناکام رہا تھا۔ لکشمی دلچسپ نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی...... میں نے جس طرح صورت حال کو تبدیل کر دیا تھا اس سے وہ بڑی خوش نظر آ رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"اب اسے مار ڈالو۔ مار ڈالو۔ اس کی زندگی ہمارے لیے خطرناک ہو سکتی ہے۔ کسی بھی لمحے یہ اپنے ساتھیوں کو آواز دے سکتا ہے۔"

"نہیں لکشمی! اس کی زندگی ہمارے لیے خطرناک نہیں بلکہ ضروری ہے۔ تم شرما کے نام پر غور نہیں کر رہیں۔"

"کیوں نہیں...... میں خود بھی اس شخص کی تلاش میں سرگرداں رہی ہوں لیکن...... لیکن موجودہ صورت حال ہمارے لیے بہتر نہیں ہے۔"

"کیسے؟"

"اس کا جواب تمہیں ابھی مل جاتا ہے۔" میں نے کہا اور پھر شرما کی طرف رخ کر کے بولا۔

"اب یہ بتاؤ شرما کہ موت کو اسی وقت گلے لگانا چاہتے ہو یا کچھ زندگی چاہتے ہو۔"

''نہیں نہیں۔ صورت حال اس وقت میرے بجائے تمہارے ہاتھ میں ہے لیکن ایک بات کو ذہن نشین کرلو کہ تم یہاں سے نکل نہیں سکتے۔''

''میں یہاں سے نکلوں گا شرما اور تمہاری مدد سے نکلوں گا۔''

''ہاں...... صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔'' شرما کی آنکھوں میں ایک چمک نظر آئی اور میرے ہونٹوں سے بے اختیار ایک قہقہہ نکل گیا۔

''خوب خوب لیکن تم جس انداز میں سوچ رہے ہو وہ مناسب نہیں ہے شرما۔''

''کیا مطلب؟''

''تم سوچ رہے ہو میں تمہیں ڈھال بنا کر یہاں سے نکلوں گا اور تم غیر محسوس انداز میں اپنے اسٹین گن برداروں کو اشارہ کردو گے اور ہم دونوں کو چھلنی کردیں گے...... یہی سوچ رہے ہو نا تم۔''

''نن...... نہیں...... میں بھی تو تمہارے ساتھ ہی ہوں گا۔''

''نہیں میرے دوست! ایسے نہیں...... ہمارے ساتھ تم ضرور ہوگے لیکن اس راستے سے ہم باہر نہیں نکلیں گے جس سے گزر کر ہم اندر آئے ہیں۔''

کیا مطلب...... یہاں اور کون سا راستہ ہے۔''

''تم بھول رہے ہو شرما! تمہارے یہ دونوں لڑکے اندرونی کمرے سے آئے تھے۔'' میں نے کہا اور شرما کا چہرہ ایک لمحے کے لیے پھر تاریک ہوگیا لیکن اس نے خود کو سنبھال کر کہا۔

''یہ اندرونی حصہ ہے۔ یہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔''

''اس کے باوجود میں تلاش کرنا چاہتا ہوں۔''

''سنو۔ میں تمہیں یہاں سے نکال سکتا ہوں اور اس کے بعد میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں بذاتِ خود تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گا...... اپنے جھگڑے کو اگر ہم اس جگہ نمٹا لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔''

''یہ ساری پیشکشیں پہلے کی تھیں شرما! اب صورت حال تبدیل ہوچکی ہے اور پھر تم سے ذرا کچھ اور حساب کتاب کرنا ہے۔ چلو اٹھو۔''

''میں اٹھ نہیں سکتا۔''

''میں اٹھا سکتا ہوں تمہیں۔'' میں نے کہا اور شرما کی جیب سے لائٹر نکال لیا۔ اس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ میری نگاہ اتفاقیہ طور پر اس لائٹر پر پڑ ہی گئی تھی...... میں نے لائٹر روشن کیا اور شرما کے بدن کے کھلے حصے پر لگا دیا...... وہ پھرتی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا تھا۔

''کیا خیال ہے شرما! اب تم کھڑے ہوسکتے ہو۔'' اس نے خوفزدہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر گہری سانس لے کر بولا۔

''آؤ'' میں اس دروازے کی جانب چل پا جدھر سے گزر کر وہ دونوں لڑاکے ادھر آئے تھے۔ میں نے شرما کو آگے رکھا تھا لیکن اس طرح اس پر نگاہ رکھی تھی کہ اگر ذرا بھی کوئی حرکت کرے تو اسے سنبھال سکوں...... ویسے وہ اتنا زخمی تھا کہ اس سے کسی قسم کی پھرتی کی توقع ذرا مشکل بن سکتی تھی۔

دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد ہم ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچے......اس کمرے میں ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا۔

''اس کی دوسری طرف کیا ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''چلو باہر چلو۔'' شرما بولا اور ہم کمرے کے دروازے سے باہر نکل آئے۔ باہر ایک پتلی سی راہداری عمارت کے عقبی حصے کی جانب گئی تھی۔ اس طرف کوئی نظر نہیں آ رہا تھا...... تھوڑا سا فاصلہ عبور کرنے کے بعد ہم ایک چھوٹی سی دیوار کے پاس پہنچ گئے۔

یہاں رک کر میں نے لکشمی کو اشارہ کیا اور لکشمی اچھل کر دیوار پر بیٹھ گئی......اس نے دیوار کی دوسری طرف کا منظر دیکھا اور پھر آہستہ سے بولی۔

''بالکل ٹھیک ہے......کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔''

میں نے شرما کو اوپر چڑھنے کا اشارہ کیا۔ لکشمی دوسری طرف کود چکی تھی......شرما بھی دوسری طرف کود پڑا۔ کودنے کے ساتھ ہی اس نے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔ یہ اور بات تھی کہ زخمی ہونے کی وجہ سے زیادہ بھاگ نہیں سکا اور تھوڑے ہی فاصلے پر میں نے اسے جا دبوچا اور پھر میرے چند گھونسوں نے اس کے حواس درست کر دیے تھے۔

''تم صرف شرافت سے چلتے رہو لیکن پیدل...... پیدل کتنی دور چلو گے تم یہاں سے؟''

''اس کا انتظام کر لیں کہ شرما! تم ذرا درختوں کے اس جھنڈ کی طرف چلو۔'' میں نے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد میں شرما اور لکشمی درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب پہنچ گئے جو یہاں سے تھوڑے فاصلے پر نظر آ رہے تھے۔ یہاں میں نے لکشمی کو دیکھا اور پھر شرما کی طرف رخ کر کے بولا۔

''اب میں اپنی کارروائی شروع کرتا ہوں۔ شرما! دیکھو کیا تماشہ دکھاتا ہوں میں۔ اس طرف دیکھو۔'' میں نے اسے اشارہ کیا اور وہ اس طرف مڑ گیا۔ اسی وقت میرا گھونسہ اس کی گدی پر پڑا اور شرما لہراتا ہوا زمین پر آ رہا...... لکشمی اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ اسے میرے اس اقدام کی توقع نہ تھی۔

''یہ کیا کیا تم نے؟''

''اسے بے ہوش کرنا ضروری تھا۔ ہوش میں رہتا تو ہمارے لیے تکلیف دہ بن جاتا۔ اب میں گاڑی کا بندوبست کرتا ہوں...... لکشمی! تم آرام سے یہاں اس کی نگرانی کرو اور دیکھو کوئی بھی حرکت کرے تو تم اس کے لیے تیار رہنا۔''

''بے فکر رہو۔'' لکشمی نے کہا۔ میں ان دونوں کو یہیں چھوڑ کر عمارت کے سامنے کی سمت پہنچ گیا...... یہاں سے میں نے عمارت

کا جائزہ لیا...... گاڑی پورچ میں کھڑی نظر آ رہی تھی۔ اب اس تک پہنچنا اور اسے اسٹارٹ کر کے یہاں تک لانا ایک اہم مسئلہ تھا...... مجھے یہ احساس تھا کہ یہاں ایسے مسلح افراد موجود ہیں جو خاصے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ان کا خیال رکھنا بھی ضروری تھا۔

میں دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا رہا اور ایسی جگہ پہنچ گیا' جہاں سے دیوار پھلانگ کر اگر میں اندر جاتا تو گاڑی تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہ پیش آتی...... میں نے یہی کیا۔ دیوار پھلانگ کر گاڑی تک پہنچا لیکن اس وقت میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اسٹین گن ہاتھوں میں لیے باہر نکل رہا تھا...... یہ انہی اسٹین گن برداروں میں سے ایک تھا جنہوں نے ہمیں کور کر رکھا تھا۔

میں گاڑی کی آڑ میں چھپ گیا...... وہ شخص باہر نکل کر گاڑی کے بالکل قریب پہنچ گیا...... پتہ نہیں کیا کام تھا' اسے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد وہ جھکا اور گاڑی سے کچھ نکالنے کی کوشش کرنے لگا...... میں نے اسی وقت اسے ناپ لیا۔ میرا گھونسہ اس کی گدی پر پڑا اور بری طرح زمین پر رگیدنے لگا...... میں نے چند ہی لمحات میں اس کے ہوش درست کر دیئے تھے اور اسٹین گن تو میرے گھونسے کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی...... اس کے بعد جلد ہی میرے گھونسوں نے اس کے حواس چھین لیے اور اس کے بعد اسے چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔

اسٹین گن اٹھا کر میں نے اپنے قبضے میں کی۔ اس وقت یہ میری اہم ترین ضرورت تھی اور پھر میں گاڑی میں جا بیٹھا...... اگنیشن میں چابی لگی ہوئی تھی...... میں نے اسے اسٹارٹ کر کے ریورس کیا اور ریکلس کرتے ہوئے گیٹ سے باہر نکال لی۔ اس کے بعد میں نے اسے پوری قوت سے اس طرف دوڑایا' جہاں درختوں کا جھنڈ تھا...... درختوں کے جھنڈ میں لکشمی شرما کے ساتھ موجود تھی۔

شرما ابھی تک بے ہوش تھا...... میرا ہاتھ اتنا اچھا چلا تھا کہ مجھے یقین تھا کہ شرما اتنی جلدی ہوش میں نہیں آ سکے گا۔ میں نے شرما کو اٹھا کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈالا پھر میں اور لکشمی گاڑی میں بیٹھ گئے...... لکشمی نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو پچھلی سیٹ پر رکھا تھا تاکہ شرما اگر ہوش میں آئے تو وہ اسے سنبھال سکے۔ ڈرائیونگ میں کر رہا تھا اور کچھ دیر کے بعد ہم لکشمی کی کوٹھی میں داخل ہو رہے تھے۔

لکشمی کی کوٹھی میں پہنچ کر ہم شرما کو اٹھا کر اندر لے گئے...... کوشش یہ تھی کہ ملازموں تک کو اس کے بارے میں صحیح معلومات نہ ہونے پائیں...... لکشمی نے میری رہنمائی بالکل اندرونی کمرے تک کی تھی اور پھر کہنے لگی۔

''اگر تم مناسب سمجھو تو اسے تہہ خانے میں لے چلو۔''

''تہہ خانہ۔'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں...... یہاں ایک ایسا تہہ خانہ موجود ہے' جہاں ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔''

''گڈ...... لکشمی! گویا تم نے ہر طرح کی آسانیاں فراہم کر لیں اپنے لیے۔'' میں نے کہا اور لکشمی نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی...... اس کے انداز میں بڑی نرمی اور محبت تھی۔ میں شرما کو شانے پر لادے ہوئے اس کے پیچھے تہہ خانے میں پہنچ گیا جو خاصا کشادہ اور وسیع تھا اور یہاں کسی کو قید کرنے والے تمام لوازمات تھے۔ لکشمی نے مجھے اس تہہ خانے کے بارے میں بتایا اور میں نے محسوس کیا کہ تہہ خانہ کافی محفوظ ہے اور کوئی یہاں سے اپنی مرضی سے نہیں نکل سکتا۔

"یہ بہترین جگہ ہے مجھے پسند آئی۔"

"میں نے سوچا تھا کہ یہاں ایک لائبریری بناؤں گی۔ایسی لائبریری بناؤں گی ایسی لائبریری جہاں کبھی میں فرصت کے لمحات میں بیٹھ کر دنیا و مافیا سے بے خبر ہو سکوں۔"

"کیا تمہیں کتابوں سے دلچسپی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"بے حد۔"

"کس قسم کی کتابیں پڑھنا پسند کرتی ہو۔"

"اب تو صرف ایک ہی کتاب میرے سامنے ہے..... کتاب انتقام۔" اس نے کہا اور میں مسکرانے لگا پھر میں نے کہا۔

"لکشمی! تم میرے بارے میں کیا کچھ جانتی ہو۔"

"اب تو کچھ جاننا نہیں چاہتی۔بس اتنا معلوم ہے کہ تم میرے ہمدرد ہو اور......" وہ خاموش ہو گئی۔

"جملہ پورا کرو لکشمی!" میں نے کہا۔

"نہیں رہنے دو۔بعض باتیں ادھوری ہی اچھی لگتی ہیں۔" وہ آہستہ سے بولی اور پھر کہنے لگی۔

"تمہیں کہیں چوٹ تو نہیں آئی۔"

"واہ...... بڑی جلدی میری چوٹوں کا خیال آ گیا۔"

"سوری ڈیئر...... سوری۔" وہ میرے بالکل نزدیک پہنچ گئی۔اس نے میرے نزدیک پہنچ کر مجھے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور میں مسکراتا رہا۔

"میرا سوال ابھی تشنہ ہے۔" میں نے کہا۔اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ بڑی اپنائیت سے مجھے دیکھ رہی تھی پھر وہ کہنے لگی۔

"تمہاری صلاحیتوں کا اندازہ تو مجھے پہلے ہی ہو چکا تھا' ورنہ میں تم تک نہ پہنچتی...... تم میرے اندازوں سے کہیں بلند ہو۔میں تمہارے بارے میں کچھ بھی جاننا نہیں چاہتی' صرف اس حد تک کہ تم کرن ہو۔"

"وہ تو میں ہوں لیکن بہر طور میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اس سلسلے میں تمہیں پریشان کروں...... ہاں اب یہ بتاؤ کہ اس شخص کے سلسلے میں کیا منصوبے ہیں تمہارے ذہن میں۔"

"ہوش میں آ جائے تو اس سے معلومات حاصل کریں گے۔" لکشمی نے کہا اور میں شرما کی طرف دیکھنے لگا۔چند لمحات دیکھتا رہا پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"ایک اور شخصیت ہے۔لکشمی! جو اس شخصیت میں بڑی دلچسپی رکھتی ہے۔"

''کون؟''

''نینا؟''

''نینا کون؟''

''میری کزن بلکہ یوں سمجھو کہ وہ میرے ساتھ زندگی گزارنے کی آس لگائے بیٹھی ہے۔'' میری اس بات پر لکشمی بری طرح چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر ایک افسردہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

''بھگوان تم دونوں کو مبارک کرے۔''

''نہیں لکشمی! یہ دعا نہ دو مجھے۔''

''کیوں؟''

''اس لیے کہ میں نینا کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا۔'' لکشمی کی آنکھوں کے بجھے ہوئے چراغ یک بیک جل اٹھے...... وہ آہستہ سے بولی۔

''مطلب...... مطلب یہ کہ تم......''

''ہاں...... وہ میری کزن ہے...... میں اس سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ اس کے مقاصد کی تکمیل چاہتا ہوں لیکن اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا تصور میں نے کبھی نہیں کیا۔''

''کیا وہ تمہیں چاہتی ہے؟''

''اس کے انداز سے یہی لگتا ہے۔ بچپن میں بزرگوں نے ہمیں ایک دوسرے سے وابستہ کر دیا تھا...... مگر میں اپنے ذہن میں اس کے لیے کبھی وہ جگہ نہ پا سکا جو وہ چاہتی ہے لیکن بہرطور وہ ایسے مصائب کا شکار ہوئی ہے کہ میں ابھی اس سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔'' لکشمی کچھ دیر سوچتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

''کسی کو دھوکے میں رکھنا اچھا نہیں ہوتا کرن۔''

''کچھ بھی ہو میں ابھی اس کو اس بارے میں نہیں بتاؤں گا...... یہ شخص شرما اس کے باپ کا قاتل ہے۔''

''کیا مطلب؟'' لکشمی چونک پڑی۔

''ہاں میرے چچا جس کو اس نے قتل کیا اور نینا اس کے انتقام کے لیے پیاسی ہو رہی ہے۔''

''تو ہم اسے نینا کے حوالے کر دیں گے۔'' لکشمی نے فراخدلی سے کہا۔ ''میں بھی کہنا چاہتا تھا لکشمی! کہ کیا ہم نینا کو یہاں بلا سکتے ہیں۔''

''اگر وہ تمہارے لیے قابل اعتماد ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔''

''لیکن ایک بات اور بھی ہے۔''

''وہ کیا؟''

''میں نہیں چاہتا کہ نینا کو ہمارے بارے میں پتہ چل سکے۔'' لکشمی کچھ دیر تک سوچتی رہی پھر گردن ہلا کر بولی۔

''تم ٹھیک کہتے ہو...... مناسب نہیں ہوگا...... واقعی مناسب نہیں ہوگا۔''

''تو پھر نینا کی شرما سے ملاقات کہاں کرائی جائے۔''

''اس کے لیے تم جو بھی فیصلہ کرو گے' مجھے منظور ہوگا...... میرے سپرد جو ذمہ داریاں کرو گے' وہ بس میں پوری ایمانداری سے انجام دوں گی۔''

''لکشمی! میں چاہتا ہوں کہ نینا کو پُراسرار ذرائع سے یہاں لایا جائے اور یہاں میری موجودگی میں شرما سے ملاقات کرے اور اس وقت تم یہاں موجود نہ ہو۔''

''میں نے کہا ناں...... میں صرف وہ کروں گی جو تم کہو گے۔''

''خیر ابھی ہمیں اس کی جلدی نہیں ہے...... پہلے یہ ہوش میں آجائے...... اس کے بعد دیکھیں گے کہ آگے ہمیں کیا کرنا ہے...... تم سے صرف میں اجازت لینا چاہتا ہوں۔''

''ایک بات سنو کرن! اب تم مجھ سے کسی بات کی اجازت مت لیا کرو' سمجھے...... میرے اور تمہارے درمیان اب اجازت کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔''

''اس اعتماد کا بہت بہت شکریہ۔'' میں نے جواب دیا اور لکشمی مسکرانے لگی پھر آہستہ سے بولی۔

''بعض اوقات انسان بہت چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اتنا چھوٹا کہ اگر وہ خود اپنے آپ پر غور کرے تو اسے اپنے آپ پر ہنسی آئے۔''

''یہ کس سلسلے میں کہہ رہی ہو۔''

''سو فیصدی اپنے بارے میں کہہ رہی ہوں لیکن ابھی بتاؤں گی نہیں کچھ۔''

''یہ عادت اچھی نہیں ہے۔''

''پلیز ویسے تم جو کچھ بھی کہو گے' میں کبھی اس سے انکار نہیں کروں گی لیکن یہ بات...... بس یہ بات میں ابھی نہیں بتاؤں گی۔'' اس نے کہا اور مسکرانے لگی۔

''جیسی تمہاری مرضی' میں مجبور نہیں کروں گا...... اب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرو۔''

''ٹھیک ہے۔'' لکشمی نے کہا اور شرما کے نزدیک پہنچ گئی۔

شرما بدستور بے ہوش تھا...... ہم نے اس کے لیے بندوبست کر لیا تھا۔ اسلحہ وغیرہ تو پہلے ہی تلاش کر لیا گیا تھا کہ کوئی گڑبڑ نہ کرنے پائے وہ...... اس کے علاوہ اسے خوفزدہ کرنے کے لیے مناسب انتظار کر لیا تھا...... چند منٹوں کے بعد ہم اس اسے ہوش میں لانے میں

کامیاب ہو گئے۔ وہ تھوڑی دیر تک زمین پر چت پڑا رہا اور پھر اٹھ کھڑا ہو گیا...... اس کی وحشت زدہ نگاہیں چاروں طرف دیکھ رہی تھیں۔ میں نے اس کے سامنے آ کر کہا۔

"شرما! تم جانتے ہو کہ بعض اوقات کھیل غیر متوقع طور پر ختم ہو جاتا ہے۔"

"یہ کون سی جگہ ہے؟" اس نے سوال کیا۔

"کم از کم وہ نہیں جہاں تم ہمیں بہلا پھسلا کر لے گئے تھے بلکہ یہ بالکل نئی اور اجنبی جگہ ہے تمہارے لیے۔"

"میں محسوس کر رہا ہوں لیکن...... لیکن......"

"لیکن یہ کہ کھیل الٹا ہو گیا ہے...... جناب شرما صاحب یا جوزف کرما! آپ نے اپنی دانست میں بہت بڑا تیر مارا تھا لیکن آپ کو اندازہ نہیں تھا کہ بعض اوقات وہ کچھ بھی ہو جاتا ہے جو انسان کبھی نہیں سوچتا۔"

"ہاں میں محسوس کر رہا ہوں۔"

"اب ضروری کام یہ ہے کہ مسٹر شرما آپ اپنے بارے میں تمام ضروری تفصیلات بتا دیں۔"

"میں...... میں...... میں تمہیں کسی حد تک بتا چکا ہوں اپنا نام بھی میں نے ہی بتایا تھا تمہیں اور یہ بھی بتا چکا ہوں کہ میرا تعلق ایک بہت بڑی تنظیم سے ہے۔"

"گڈ...... اس تنظیم کے بارے میں تفصیلات بتاؤ۔"

"یہ کوئی چھوٹی جماعت نہیں ہے بہت بڑا گروہ ہے۔ جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اسے کئی آدمی کنٹرول کرتے ہیں اور ان سب کا انچارج ایک شخص ہے۔"

"گڈ...... میں اس شخص کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"یقین کرو...... تم دنیا کے کسی حصے میں بھی چلے جاؤ...... اس شخص کے بارے میں نہیں جان سکو گے۔"

"کیا مطلب؟"

"اسے جاننے والے اس روئے زمین پر نہیں ہیں سوائے اس کے۔"

"گڈ...... گڈ...... تم ایک وفادار آدمی ہو۔ اپنے گروہ کے سربراہ کو اس طرح چھپا رہے ہو...... میں اس بات کی قدر کرتا ہوں لیکن دوست یہ بھی جانتے ہو کہ میں اس کا دشمن ہوں اور اسے ہر قیمت پر منظر عام پر لانا چاہتا ہوں۔"

"زیادہ سے زیادہ میرے ٹکڑے کر دو گے لیکن میری بات کی سچائی پر غور کرو...... میں ان لوگوں میں سے ہوں جو جب ہار جاتے ہیں تو پھر اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں جو کچھ میں نے کہا سچ کہا۔"

"چلو ٹھیک ہے مان لیتا ہوں لیکن اس تنظیم کے پروگرام کیا ہوتے ہیں؟"

''پروگراموں سے تمہاری کیا مراد ہے۔''

''میرا مطلب ہے اس کا طریقہ کار، اس کا مقصد۔''

''کوئی مقصد نہیں۔ ہم لوگ زیادہ تر منشیات کی اسمگلنگ کرتے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منشیات کا کاروبار پھیلاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں کئی ملکوں کا تعاون بھی حاصل ہے جو اپنے ہاں سے منشیات بیرون ملک بھجواتے ہیں۔ غالباً کوئی سیاسی چکر بھی اس میں شامل ہے لیکن ہم لوگوں کو اس سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمارا کام تو صرف اتنا ہوتا ہے کہ ہم اسمگلنگ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں موثر منصوبہ بندی کریں اور اس سلسلے پر عمل کریں۔''

''اسمگلنگ کے علاوہ تمہارا کوئی اور کاروبار ہے؟''

''سارے کاروبار جو ایک جرائم پیشہ گروپ کر سکتا ہے۔''

''مطلب؟''

''قتل و غارت، لوٹ مار، بلیک میلنگ تمام کام ہوتا ہے ہمارے ہاں لیکن ان کا ایک باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے اور سربراہ کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ کبھی کبھی سربراہ خود بھی حکم دے دیتا ہے کہ اب بینکوں کو لوٹا جائے اور اس سلسلے میں پوری دنیا میں کام شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے پروگرام بڑے دلچسپ اور عجیب و غریب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ہم ان پر عمل شروع کر دیتے ہیں۔''

''سربراہ رہتا کہاں ہے، یہ تو معلوم ہوگا؟''

''زمین اور آسمان کے درمیان کسی بھی جگہ...... ممکن ہے وہ زمین پر رہتا ہو، ممکن ہے اس نے آسمان پر اپنے لیے کوئی جگہ بنا رکھی ہو۔ اگر وہ انسانوں کے درمیان ہوتا تو کہیں نہ کہیں اس کا نام اور پتہ تو ملتا۔''

''دلچسپ...... بہت دلچسپ...... کیا بلیک میلنگ بھی کرتے ہو تم لوگ؟''

''ہاں...... کیوں نہیں۔''

''جیون لال کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔''

''جیون لال؟'' شرما پُر خیال انداز میں بولا۔

''ہاں، جیون لال۔''

''مجھے یاد نہیں، اس نام کا کوئی شخص......''

''نہیں شرما! میں اس جیون لال کی بات کر رہا ہوں جس کو تم نے قتل کر دیا اور جس کا تم سے تنازعہ چل رہا تھا۔''

''ہاں...... تم جیون لال کی بات کر رہے ہو جو شرجیل ورما کا بھائی تھا۔''

''یقیناً۔''

''تم......تم......ارے تمہاری شکل تو مجھے جانی پہچانی لگ رہی ہے۔تم......میرا مطلب ہے تم......''

''ہاں میں وہ ہوں جسے تم نے قتل کر دیا تھا۔''

''کرن......کرن......کرن ورما۔'' شرما کی آنکھوں میں شدید حیرت اور خوف کے آثار ابھر آئے۔

''ہاں......کرن......''

''لیکن تم اصل کرن تو نہیں ہو......یہ بات تو تم تسلیم کرو گے۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''اصل کرن تو ہمارے ہاتھوں مارا گیا تھا۔''

''نہیں شرما! تم غلط فہمی کا شکار تھے۔اصل کرن میں ہوں۔''

''میں ہرگز نہیں مان سکتا۔کیونکہ اس وقت میں بھی وہیں موجود تھا جب کرن کو قتل کیا گیا۔''

میں نے ایک قہقہہ لگایا اور لکشمی کی طرف دیکھ کر بولا۔

''تب تو پھر لکشمی ہم دونوں......میرا مطلب ہے......کم از کم میں تو زندہ نہیں ہوں۔کیا خیال ہے تمہارا۔'' لکشمی ہنس پڑی۔شرما لکشمی کو دیکھنے لگا تھا پھر اس نے کہا۔

''میں تمہارے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔تم آخر ہمارے پیچھے کیوں پڑی ہوئی ہو۔''

''یہ تم ابھی نہیں جان سکو گے۔شاید اس وقت تک نہیں جب تک میرا مقصد پورا نہ ہو جائے۔''

''تمہارا کیا مقصد ہے؟''

''یہ بھی تمہیں نہیں بتایا جا سکتا۔'' لکشمی نے جواب دیا۔

''تمہاری مرضی، بہرحال یہ بتاؤ کہ میرے سلسلے میں تم کیا کرنا چاہتی ہو۔''

''ہم ابھی تمہارے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔'' میں نے کہا۔

''میں بچپن ہی سے بگڑا ہوا آدمی ہوں۔مجھے شروع ہی سے غنڈہ گردی کی عادت تھی۔برے لوگوں کی صحبت میسر آ گئی اور میں مختلف سرگرمیوں میں مصروف ہو گیا اور ان سرگرمیوں میں، میں نے بڑی ترقی کی لیکن ان سرگرمیوں میں میری اپنی ایک لائن بن گئی......میں ایسے معروف اور ممتاز افراد کے قتل یا اغواء کے لیے مخصوص ہو کر رہ گیا جن پر عام لوگ ہاتھ ڈالتے سے ڈرتے تھے۔''

''لکشمی کے پاس تم جوزف بن کر کیوں آئے؟''

''مجھے اوپر سے حکم ملا تھا۔''

''کتنی اوپر سے؟'' میں نے ہنس کر سوال کیا۔

''جگو میرا کو جانتے ہو؟'' اس نے سوال کیا۔

''نہیں بھائی' ہمارا کسی جگو سے کوئی تعارف نہیں ہے۔'' میں نے جواب دیا۔

''یہ کام جگو نے میرے سپرد کیا تھا اور جگو ہماری تنظیم میں ایک بہت بڑی حیثیت رکھتا ہے۔''

''جگو نے یہ کام تمہارے سپرد کیوں کیا تھا؟'' میں نے پھر سوال کیا۔

''بس اس کے احکامات کو ماننا ہمارا فرض ہے...... تم جب اس تنظیم کے بارے میں معلومات حاصل کرو گے تو تمہیں پتہ چلے گا کہ یہ تنظیم کیا ہے...... عجیب سی روایات ہیں اس کی۔ ہر وہ کام یہاں کرلیا جاتا ہے جس کے بارے میں عام لوگ تو تصور بھی نہیں کر سکتے۔''

☆......☆......☆

جگو کو شاید بہت پہلے ہی سے ہدایت ملی ہوئی تھی کہ وہ لکشمی کو کسی طرح اپنے قابو میں کرے۔ لکشمی کو قتل کی دھمکی دی جانے والی تھی بلکہ اسے اغوا کر کے اسے قید کر دیا جاتا اور پھر اس سے کہا جاتا کہ فلاں کام کرے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

''یہ فلاں کام کیا ہوا؟'' میں نے سوال کیا۔

''یہ صرف جگو جانتا ہے...... میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ہمارے آدمی ہر وہ کام کر لیتے ہیں جو منافع بخش ہو۔ شاید جگو کو اس سلسلے میں کسی نے حاصل کیا ہو۔ تم سمجھتے ہونا ایسے لوگ خود کسی قسم کا کام نہیں کرنا چاہتے اور معاوضہ دے کر اپنے دشمنوں کو راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں...... ہم رابطہ کر لیتے ہیں۔ ممکن ہے جگو کو لکشمی کے سلسلے میں کوئی ٹھیکہ ملا ہو۔''

''ٹھیکہ دینے والا کون ہو سکتا ہے۔''

''یہ مجھے معلوم نہیں...... وہ کون ہے...... اس سلسلے میں صرف وہی جانتا ہوگا۔''

''جگو نے تم سے کیا کہا تھا؟''

''صرف یہی کہ لکشمی کو کسی نہ کسی طرح اپنے قابو میں کرے۔''

''اور میرے بارے میں کیا حکم تھا؟''

''تمہارے بارے میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ تمہارے بارے میں تو کسی کو علم ہی نہیں تھا کہ تم لکشمی کے سیکریٹری ہونے کے باوجود اتنے خطرناک آدمی ہو ورنہ وہ تمہاری طرف تو توجہ ضرور دیتے۔''

''لکشمی کو اس سے پہلے بھی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی؟''

''متعدد بار...... یہ کام بہت مشکلات سے گزرنے کے بعد ہی میرے سپرد کیا گیا تھا' ورنہ عام لوگ چھوٹے موٹے طریقے سے لکشمی کے بارے میں کام کرتے رہے۔ وہ تو لکشمی کی قسمت اچھی تھی' ان پر غلط وقت پر حملے ہوتے رہے اور ہر مرتبہ یہ بچ گئیں پھر سننے میں آیا کہ اس نے ایک آدمی بھی رکھ لیا ہے۔ وہ آدمی تم ہو۔ بہر طور جگو کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ تم کیا ہو۔ یہ میرا مسئلہ تھا' اب تم اس سلسلے

میں خود ہی جانتے ہو۔"

"اگر لکشمی کو اغواء کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو اس وقت اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟"

"اسے......اسے......" وہ چند لمحات کے لیے خاموش ہو گیا۔

"بولتے رہو شرما! تمہاری زبان کھلوانے کے لیے بہت عمدہ بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ وہ اگر تم پر آزمائے جائیں تو پھر ہم اس پر اعتراض نہیں کریں گے اور تمہاری خواہش پوری کریں گے۔"

"سنو تو سہی، سنو تو سہی۔ مجھ پر تشدد کرنے کی ضرورت نہیں۔ لکشمی کو تقریباً ایک ہفتہ اپنے پاس رکھتا، تمہیں ٹھکانے لگا دیتا اور اس کے بعد اسے......اسے......"

"دیکھو شرما اٹکنے کی ضرورت نہیں۔" میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس کے بعد چندر نگر پہنچا دیا جاتا...... چندر نگر میں راجہ پرکاش چندر کی شکارگاہ پھیلی ہوئی ہے اور دور دور تک اس کے علاقے سرسبز بنا لیے گئے ہیں۔ جنگلوں میں جانور دھاڑتے پھرتے ہیں۔ اس شکارگاہ میں ایک عمارت ہے جس میں لکشمی کو پہنچا دیا جاتا۔"

"چندر نگر۔" میں نے پُر خیال انداز میں لکشمی کو دیکھا۔ لکشمی کی آنکھوں میں اجنبیت کے آثار نظر آ رہے تھے پھر وہ بولی۔

"میں نے اس جگہ کا نام کبھی نہیں سنا۔"

"اور راجہ پرکاش چندر کا؟"

"میں نہیں جانتی وہ کون ہے؟" لکشمی آہستہ سے بولی۔

"ہوں۔ راجہ پرکاش چندر ویسے کہاں رہتا ہے؟"

"بھگوان کی سوگند مجھے نہیں معلوم میں نہیں جانتا لیکن شکارگاہ راجہ پرکاش چندر کے نام سے مشہور ہے۔ میں ہی نہیں بے شمار لوگ جانتے ہیں۔ چندر نگر کا پورا علاقہ ہی راجہ صاحب کی ملکیت ہے۔"

"گڈ......ویری گڈ...... اچھا یہ بتاؤ جگو اس سلسلے میں کب تم سے ملاقات کرتا؟"

"میں اسے لکشمی کے بارے میں اطلاع دیتا کہ اب وہ میرے قبضے میں ہے۔ ویسے ہمارے درمیان یہ طے ہو گیا تھا کہ ایک ہفتے تک ہم دیکھیں گے کہ لکشمی کی تلاش کے سلسلے میں کون کیا کارروائی کرتا ہے۔ اس کے بارے میں جو کچھ بھی خبریں تھیں اور جگو میری اس رہائش گاہ پر لکشمی کی آمد کے بعد پہرہ لگا دیتا۔ یہ سب اس کی ذمہ داری تھی۔ میں نے اس سے بات کر لی تھی۔"

"گویا جگو ہی پرکاش چندر تک پہنچنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔"

"پرکاش چندر کے بارے میں تمہاری کیا معلومات ہیں۔"

''راجہ پرکاش چندر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا لیکن وہ ایک عیاش طبع آدمی ہے اور اس نے اپنی اس شکارگاہ کو بڑا محفوظ بنا رکھا ہے۔ راجہ پرکاش چندر کے نام پر بہت سے کام ہوتے رہے ہیں اور اس کے بہت بہترین معاوضے تنظیم کو ملتے رہے ہیں۔ چنانچہ تمام پروگرام اسی انداز میں طے پاتے ہیں۔''

''ہوں......تو یہ سلسلہ ہے......تمہیں اس سلسلے میں جگو نے کیا دیا ہے۔''

''ایک لاکھ روپے...... مجھے ایک لاکھ روپے ایڈوانس میں دیے گئے ہیں۔'' شرما نے بتایا۔

''اچھا شرما! یہ بتاؤ کہ اگر لکشمی کو تم کامیابی سے اغواء کر لیتے تو جگو کو تم کہاں اطلاع دیتے؟''

''میں اطلاع نہیں دیتا۔ آج رات بارہ بجے وہ خود میرے پاس آنے والا تھا۔''

شرما نے بتایا اور میں پُرخیال انداز میں اس کی شکل دیکھنے لگا۔ چند لمحات میں غور کرتا رہا۔ اس سلسلے میں اب ذرا کچھ اور سوچنا تھا۔ جگو کو قابو میں کرنے کے لیے کوئی ایسی کارروائی کرنی تھی جو موثر ہوتی۔ اس کا فیصلہ میں اور لکشمی بعد میں بھی کر سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے شرما سے کہا۔

''بہرطور شرما! تمہارا ایک فرض باقی ہے۔ اس کی ادائیگی تمہیں کرنی ہے۔ اس کے بعد تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ کر لیا جائے گا۔ فی الحال تم یہاں آرام سے رہو۔ مرنا چاہو تو بہت سی چیزیں مرنے کے لیے یہاں موجود ہیں۔ باہر نکلو گے تو زبردست کرنٹ تمہارا استقبال کرے گا۔ فیصلہ کرنا خود تمہارے ہاتھ میں ہے اور فی الحال تمہیں یہاں کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہیں دی جائے گی۔ اب ہم چلتے ہیں۔'' میں نے لکشمی کو اشارہ کیا اور ہم تہہ خانے سے باہر آ گئے۔

جو کچھ میں نے کیا تھا' لکشمی اس سے مطمئن نظر آئی تھی لیکن اس کے چہرے پر عجیب و غریب آثار نظر آ رہے تھے۔ اپنے ڈرائنگ روم میں پہنچ کر وہ بولی۔

''یہ تو مسئلہ حل ہوا۔ نینا کے سلسلے میں تم نے کیا فیصلہ کیا؟''

''ابھی میں نے یہ کام ملتوی کر دیا ہے۔ شرما سے گفتگو کرنے کے بعد پہلے ذرا اس جگو کو دیکھ لیتے ہیں۔ یہ کون بے شرم ہے؟'' میں نے کہا اور لکشمی لفظ بے شرم پر ہنس پڑی۔

''لیکن جگو بارہ بجے آئے گا' اس کے لیے کیا کرو گے؟''

''یہی تم سے گفتگو کرنا تھی لکشمی!'' میں نے کہا۔

''یقیناً چالاک آدمی ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم کوئی ایسی ترکیب کریں' جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔''

''بے شک مجھے اب تمہارے ان آدمیوں کی ضرورت ہے' جن کا ابھی تم تذکرہ کر چکی ہو۔''

''وہ تمہیں مل جائیں گے۔''

"کتنے آدمی ہو سکتے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"دس' پندرہ' بیس' پچیس تم جتنے چاہو۔ تمہیں مل سکتے ہیں۔"

"گڈ......وری گڈ......اس کا مطلب ہے۔ لکشمی! ہمارے ہاتھ بھی خاصے لمبے ہیں۔"

"لمبے کرنے پڑے ہیں۔ کرن! اب تم بتاؤ' پروگرام کیا ہے تمہارے ذہن میں۔"

"ہمیں ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جس کے چہرے پر ہم میک اپ کر کے شرما کی شکل دے دیں اور اس کے ساتھ میں تمہیں لکشمی کی حیثیت سے رکھوں۔ میں خود بھی ساتھ رہوں۔ بارہ بجے تک جگو کا انتظار کریں اور اس کے بعد جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔"

"میں میک اپ کر لوں گا۔ کیا تم میک اپ کا سامان مہیا کر سکتی ہو؟"

"یقیناً کر سکتی ہوں۔ یہ کون سا مشکل کام ہے۔"

تقریباً دو گھنٹے کے بعد ہم نے ایک پُر اسرار آپریشن کیا۔ اپنے آدمی شرما کی رہائش گاہ کے اردگرد پھیلا دیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک شخص کو جو شرما کے خدوخال کا آدمی تھا شرما کی شکل دے دی گئی اور اس کے بعد ہم لکشمی کو لیے ہوئے اس کوٹھی میں داخل ہو گئے جو کچھ عرصہ قبل شرما کی ملکیت تھی لیکن اب وہاں ہمارا قبضہ تھا۔

لکشمی کے ہاتھ پشت پر باندھ کر اسے کرسی پر بٹھا دیا تھا لیکن ہاتھ اس طرح باندھے گئے تھے کہ لکشمی جب چاہے اسے کھول لے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس ایک پستول بھی موجود تھا۔ وہ شخص جو شرما کے میک اپ میں تھا' وہ آزادی سے گھوم پھر رہا تھا۔ میں نے اپنے چہرے میں تھوڑی سی تبدیلی پیدا کر لی تھی۔

میک اپ کا سامان مل چکا تھا۔ اب اس سلسلے میں کیا دقت ہو سکتی تھی اور اس کے بعد ہم انتظار کرنے لگے۔ کوٹھی کے ایک خاص حصے میں بیٹھ کر ہم جگو کے منتظر تھے۔

ٹھیک بارہ بجے ایک کار کوٹھی میں داخل ہوئی اور ہمیں اس کے بارے میں اطلاع مل گئی۔ ہم سب انتظار کرنے لگے اور چند لمحات کے بعد ایک شخص جو اچھے خاصے خدوخال کا تھا' وہ اندر داخل ہوا۔ میں نے اسے دیکھا۔ اجنبی شکل تھی' وہ اندر داخل ہو کر شرما کے ہم شکل کو دیکھنے لگا پھر اس نے لکشمی کی طرف رُخ کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کماری لکشمی کی خدمت میں آداب!" لکشمی منہ پھلائے بیٹھی رہی۔

"کماری جی! بڑی مشکل سے ہاتھ لگی ہیں آپ......راجہ صاحب آپ کے لیے پاگل ہو رہے ہیں......کیا خیال ہے راجہ صاحب سے کوئی واقفیت ہے یا نہیں۔" لکشمی نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس بات پر جگو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"خیر کوئی بات نہیں جن لوگوں سے راجہ صاحب کی واقفیت نہیں ہوتی' راجہ صاحب خود ہی ان سے اپنا تعارف کرا دیتے ہیں۔ بھئی شرما! تم نے راجہ صاحب کے لیے جو کچھ کیا ہے' اسی کے صلے میں تمہیں اتنا انعام ملنا چاہیے کہ تم خوش ہو جاؤ۔ میں اس بات کا اعلان

کرتا ہوں کہ تمہارے معاوضے کے علاوہ بھی تمہیں بہت کچھ ملے گا۔“

وہ شخص جو شرما کے میک اپ میں تھا خاموش رہا۔ تب جگو نے آگے بڑھ کر کہا۔

”اب یہ بتاؤ کہ تم خود ہی اس کا تحفظ کرو گے یا میں اسے اپنی تحویل میں لے لوں۔“ وہ چند قدم آگے بڑھا اور لکشمی کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے لکشمی کے بندھے ہوئے ہاتھ دیکھے لیکن ان ہاتھوں پر اسے کوئی شبہ نہ ہو سکا تھا۔ میں اس دوران پوزیشن سنبھال چکا تھا۔ جگو ایک دفعہ پھر شرما سے بولا۔

”کیا کہتے ہو شرما تم نے جواب نہیں دیا۔“

”جیسی تمہاری مرضی۔“ شرما کے میک اپ میں موجود شخص بولا اور جگو چونک پڑا۔ اس نے حیرت سے شرما کی طرف دیکھا‘ دیکھتا رہا پھر کماری لکشمی کے نزدیک پہنچا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

”تم..... تم.....“ اور پھر دفعتاً اس نے پیچھے ہٹ کر پستول نکال لیا۔ پستول کا رخ اس نے ایک دم شرما کی طرف کر دیا تھا۔

”شرما تمہاری آواز کو کیا ہوا۔“ اس نے کہا لیکن اب اس کا موقع نہیں تھا کہ میں مزید مہلت دیتا۔ میں نے پیچھے سے اس پر حملہ کر دیا اور میری کوشش یہی تھی کہ سب سے پہلے مرحلے پر پستول اس کے ہاتھ سے نکل جائے اور ایسا ہی ہوا۔ پستول اچھل کر اس کے ہاتھ سے دور جا پڑا۔

جگو ایک دم زمین پر بیٹھ گیا تھا اور میں اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور اس کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے آ رہا۔ جگو نے عقب سے میری گردن پکڑ لی تھی لیکن میں اسے اُٹھائے ہوئے کھڑا ہو گیا اور پھر دھوبی پاٹ کے ذریعے اسے نیچے پٹخ دیا۔ جگو بہت پھرتیلا اور جنگ وجدل کا ماہر تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے دونوں ٹانگیں اٹھا کر میرے سینے پر ماردیں اور مجھے کئی قدم پیچھے ہٹ جانا پڑا کہ جگو کوئی سہارا لیے بغیر پھرتی سے کھڑا ہو گیا۔ اب اس کی آنکھیں خون اُگل رہی تھیں۔ اس نے پستول کی طرف جھپٹا مارا لیکن شرما کے میک اپ میں جو شخص تھا وہ بھی لڑاکا ہی تھا۔ اس نے اس طرف سے جگو کو سنبھال لیا اور ایک الٹا ہاتھ اس کے منہ پر رسید کر دیا۔ جگو سنبھلا تو میں نے عقب سے اس کا سر پکڑ کر پیچھے گھسیٹ لیا اور اس کے بعد میں نے اسے اٹھنے کا موقع نہیں دیا۔ لاتوں اور گھونسوں نے اس کی حالت خراب کر دی۔

چند لمحات کے بعد ہم دونوں نے مل کر اسے بے بس کر دیا۔ لکشمی اس دوران ہاتھ کھول کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے پھرتی سے آگے بڑھ کر پستول اٹھا لیا جو جگو کے ہاتھ سے گرا تھا۔

”کھیل ختم ہو گیا مسٹر جگو۔“ میں نے کہا۔ جگو اب بھی خونخوار نگاہوں سے مجھے گھور رہا تھا پھر اس نے کہا۔

”تم کون ہو شرما کہاں ہے۔“

”شرما سے ملنا چاہتے ہو۔“ میں نے سوال کیا۔

”کیا بکواس ہے یہ سب کچھ..... تم کیا سمجھتے ہو میں اکیلا آیا ہوں یہاں۔“

''کوئی بھی تمہارے ساتھ آیا ہو جگو! اب تمہاری مدد کو نہیں آ سکے گا۔ چاہو پکار لو انہیں' ہم تمہیں اس کی اجازت دیتے ہیں۔''

''کیا مطلب؟''

''اس عمارت کے گرد ہمارے آدمی پھیلے ہوئے ہیں۔''

''مگر تم کون ہو؟''

''لکشمی کماری کا ایک ادنیٰ خادم۔'' میں نے جواب دیا۔

''اوہ...... اس کا مقصد ہے کہ سازش ہوئی ہے۔ شرما اور اس کے ساتھی کہاں مر گئے سب کے سب...... سب کے سب تمہاری تحویل میں آ سکتے ہیں۔''

''ہاں۔ مسٹر جگو! اب تمہارے آدمی بھی ہمارے قبضے میں ہوں گے۔''

''میرے ساتھ کوئی آدمی نہیں ہے۔ بدقسمتی ہے میری کہ آج میں تنہا ہی آیا ہوں۔''

''ارے...... واہ...... تب پھر تم ہمیں دھوکہ دے رہے تھے لیکن مسٹر جگو! اگر تم دھوکہ نہ بھی دیتے اور تمہارے ساتھ کچھ لوگ ہوتے تو بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ بلاوجہ بیچارے مارے جاتے۔'' میں نے کہا۔

''تم کیا چاہتے ہو؟''

''ابھی کچھ نہیں' ذرا اطمینان سے بیٹھ کر باتیں ہوں گی۔ آیئے۔'' میں نے کہا۔

''کہاں؟''

''وہاں جہاں شرما موجود ہے۔''

''تم لوگ نقصان اٹھاؤ گے۔''

''ہو سکتا ہے لیکن ہم نقصان اٹھانے کے عادی ہیں۔'' میں نے لکشمی کی طرف دیکھ کر کہا اور لکشمی مسکرا دی پھر تھوڑی دیر کے بعد جگو کو بالکل بے بس کر دیا گیا اور ہم اسے بھی ایک بند گاڑی میں لیے ہوئے لکشمی کماری کی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بھی تہہ خانے میں تھا۔ شرما نے اسے دیکھا اور ایک گہری سانس لے کر رہ گیا۔

''تم...... تم شرما...... تم یہاں......''

''ہاں مسٹر! ضروری نہیں کہ سارا کھیل ہماری مرضی کے مطابق ہو۔'' شرما نے کہا۔

''اوہ...... بیوقوف...... احمق...... تیری وجہ سے میں مارا گیا' ورنہ میں اتنی آسانی سے نہیں پھنس سکتا تھا۔''

''گالیاں دینا چاہتے ہو تو دے لو لیکن اب تو تم پھنس چکے ہو۔''

''یہ سب...... یہ سب تیرے حساب میں رہے گا شرما!''

''حساب کتاب تو ہم دونوں ہی کا ہو جائے گا جگو...... جن لوگوں نے تم جیسے آدمی کو قبضے میں کرلیا' میں بھلا ان کے آگے کیا حیثیت رکھتا ہوں۔'' اور پھر میری طرف رُخ کر کے بولا۔

''دیکھو دوستو! اب جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو کرلو لیکن تم سے میری ایک درخواست ہے کہ مجھے اس شخص کے ساتھ قید نہ کرنا۔ میں اس شخص کے ہاتھوں مرنا نہیں چاہتا۔''

''تو پھر اسے قتل کردو شرما!'' میں نے دلچسپی سے کہا۔

''کک...... کک...... کیا مطلب......'' شرما نے بوکھلا کر کہا۔

''تم دونوں تو ایک ہی جگہ ہو گئے' اگر تم چاہتے ہو کہ جگو تمہیں قتل نہ کرے تو پھر تم جگو کا کام تمام کردو اور یہی تمہاری گلوخلاصی کا ذریعہ ہے۔''

''نہیں' یہ میں نہیں کرسکتا۔''

''تو پھر جگو اس مسئلے میں آزاد ہے۔ کیوں مسٹر جگو! کیا خیال ہے تمہارا۔'' جواب میں جگو گالیاں دینے لگا۔ میں اور لکشمی ہنستی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ ہمارے ساتھ دو اور آدمی بھی اس تہہ خانے میں آئے تھے' جنہوں نے جگو کے ہاتھ اس کی پشت پر کس دیئے تھے۔ اس کے بدن سے جو کچھ مل سکا حاصل کرلیا گیا تھا۔ اب اس کے لباس میں کچھ نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے جگو سے کہا۔

''مسٹر جگو! شرما بالآخر اس بات پر مجبور ہو جائے گا کہ تمہاری ہڈیاں توڑ دے اور ہم اس کی مدد کریں گے؟ سنا شرما! اگر تم اب بھی خطرہ محسوس کرتے ہو تو جگو کو ختم کردو۔ ہمیں اس شخص کی ضرورت نہیں۔''

''میں یہ سب کچھ نہیں کرسکتا۔''

''شرما! سب کچھ تیری وجہ سے ہوا' میں تجھے چھوڑوں گا نہیں۔''

''دیکھو جگو! بلاوجہ ان لوگوں کے جال میں نہ پھنسو۔ ہم اور تم مل جل کر کچھ سوچ لیں گے لیکن اگر تم اشتعال میں آ گئے تو پھر ہم دونوں ہی کا نقصان ہوگا۔'' بات جگو کچھ کچھ سمجھ گیا تھا۔ چنانچہ وہ خاموشی سے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

''اس کے باوجود کہ تم کچھ جوڑ کرلو گے مسٹر جگو کو ہمیں بتانا ہوگا کہ پرکاش چندر کا کیا پروگرام ہے۔''

''تم احمق ہو۔ اگر تم تشدد کر کے مجھ سے کچھ معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس کی کوشش کرلو' باقی رہا پرکاش چندر کا معاملہ تو پرکاش چندر کا کوئی معاملہ نہیں۔ دُنیا جانتی ہے کہ وہ خوبصورت عورتوں کا شائق ہے اور جس طرف اس کی نگاہ اٹھ جاتی ہے' اسے ہر قیمت پر حاصل کرلینا چاہتا ہے۔ لکشمی کا بھی یہی کیس ہے۔ لکشمی اس کی نگاہوں میں آ چکی ہے اور وہ لکشمی کو اپنی شکارگاہ میں دیکھنا چاہتا ہے۔''

''ہوں......'' میں نے پُرخیال انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ لکشمی کے چہرے پر خجالت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اس نے خونی نگاہوں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

’’اور تم لوگوں نے مجھے اتنا ہی نرم چارہ سمجھا تھا‘ کیوں؟ بکواس کرتا ہے‘ یہ سب تنظیم کے آدمی ہیں اور اس تنظیم سے میری پرانی دشمنی ہے۔ وہ لوگ...... وہ لوگ جانتے ہیں کہ میں اگر زندہ رہوں گی تو ایک نہ ایک دن ان کے سربراہ تک پہنچ جاؤں گی اور ان کا سربراہ مختلف طریقوں سے مجھے نقصان پہنچانے کی فکر میں سرگرداں ہے۔ یہ ان کے لیے ممکن نہ ہوگا۔ میں کم از کم ان کے ہاتھوں نہیں مروں گی۔ یہ میرا عہد ہے۔‘‘

’’تم بالکل نہیں مرو گی ان کے ہاتھوں لکشمی! تم کیا سمجھتی ہو کہ کیا میں انہیں چھوڑ دوں گا۔‘‘

’’جگو! سربراہ کے بارے میں بتاؤ۔‘‘

’’تنظیم کے سربراہ کی بات کر رہے ہو۔‘‘

’’ہاں‘ کم از کم یہ بتاؤ کہ پرکاش چندر کا تعلق بھی اسی تنظیم سے ہے۔‘‘

’’پرکاش چندر کا تعلق اگر تنظیم سے ہے تو یہ بات تم اس سے معلوم کر سکتے ہو۔ کیا تم اس کی شکارگاہ میں جانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔‘‘ جگو نے سوال کیا۔

’’لکشمی جی! اس شخص کے تیور ذرا کچھ زیادہ اچھے نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ بہتر ہوگا کہ ہم اس کی زبان کھلوانے کے لیے کچھ کریں۔‘‘

’’جیسا تم مناسب سمجھو۔‘‘

’’ٹھیک ہے‘ مسٹر جگو! آپ کچھ دیر آرام کریں...... اس کے بعد آپ کے لیے کوئی مناسب کارروائی کر لی جائے گی۔‘‘

ہم دونوں وہاں سے واپس پلٹ پڑے۔ جگو کو وہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے رہنے دیئے گئے تھے۔ ہم نہیں چاہتے تھے کہ شرما کو اس سے کوئی نقصان پہنچ جائے۔ ہاں اگر شرما خود ہی اس کے ہاتھ کھول دے تو دوسری بات ہے۔ باہر نکل کر لکشمی نے کہا۔

’’میرا خیال ہے کہ میں چند لوگوں کو یہاں اس تہہ خانے میں آس پاس پہرے کے لیے مقرر کیے دیتی ہوں تاکہ یہ لوگ نکل کر بھاگ نہ سکیں۔‘‘

’’مناسب خیال ہے۔ ایسے اعتماد کے لوگ......‘‘

’’یہی لوگ کافی ہیں جو ہمارے تہہ خانے تک آئے ہیں۔‘‘ لکشمی نے آہستہ سے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں سے بات کرنے لگی۔ وہ لوگ لکشمی کی ہدایت پر اس کی خواہش کی تکمیل کرنے کے لیے بخوشی تیار ہو گئے تھے۔

ہم انہیں چھوڑ کر اپنے ڈرائنگ روم میں آگئے پھر ڈرائنگ روم میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

’’بہت رات ہو چکی ہے‘ کیا خیال ہے آرام کیا جائے۔‘‘

’’نیند نہیں آئے گی لکشمی! لیکن میں تمہارے چہرے پر تھکن کے آثار محسوس کر رہا ہوں۔‘‘

"ہاں بہت تھک گئی ہوں۔" لکشمی نے جواب دیا۔

"تب پھر تم آرام کرو۔" تھوڑی دیر کے بعد لکشمی اپنے کمرے میں چلی گئی اور میں اپنی رہائش گاہ میں آ گیا۔

مجھے اب اس بارے میں بہت کچھ سوچنا تھا۔ بستر پر لیٹنے کے بعد میں نے اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دیا اور میرا برق رفتار ذہن خیالات کے سمندر میں کسی ہائی اسپیڈ بوٹ کی مانند دوڑنے لگا۔

بہت کچھ سوچنا تھا' بہت کچھ کرنا تھا' کوئی فیصلہ کرنا تھا۔ اس سلسلے میں' میں نے جو مصیبتیں اپنے گلے میں پال لی تھیں' انہیں بے مقصد نہیں ہونا چاہیے۔ میں اتنے گہرے انداز میں سوچ رہا تھا کہ خود بعض اوقات اپنے آپ پر بھروسا نہیں رہتا تھا کہ میں ان مراحل کو طے کر کے اس حد تک جا سکوں گا جو میں نے اپنے لیے متعین کی ہے اور اگر میں چلا بھی جاؤں تو پھر کیا میرا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

سب سے بڑی بات یہ تھی کہ مجھے ان بلندیوں تک پہنچنے کے سلسلے میں نجانے کون کون سے مراحل سے گزرنا ہوگا۔ ہاں میرے ذہن میں ایک منصوبہ تھا۔ ایک بہت بڑا منصوبہ یہ تھا کہ اگر تنظیم کے سہارے میرے اس مقصد کی تکمیل ہو جائے تو مجھے نئے سرے سے کچھ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور اگر یہ سب کچھ نہ ہو سکا اور میں راستے ہی میں رہ گیا تو موت تو میرے لیے ایک معمولی سی بات ہے۔

راجہ پرکاش چندر کی شکار گاہ میری نگاہ میں تھی۔ لکشمی کو وہاں پہنچانے کے بعد راجہ پرکاش چندر کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے مگر میں لکشمی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا۔ خاصی رات گئے تک جاگتا رہا' منصوبے بناتا رہا' مسترد کرتا رہا اور اس کے بعد چند ٹھوس باتیں اپنے ذہن میں جمع کر لیں اور اس کے بعد سو گیا۔

دوسری صبح گیارہ بجے تک سوتا رہا۔ لکشمی نے مجھے جگانے کی کوشش نہیں کی۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے میں خود ہی تیار ہو کر باہر نکلا تو لکشمی میرے سامنے آ گئی۔ وہ شب خوابی کے لباس میں ملبوس تھی۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں' بال بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے اسے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا تو وہ مسکرانے لگی پھر بولی۔

"نہیں' اگر اپنی شکل آئینے میں بغور دیکھو تو مجھ سے مختلف نظر نہیں آؤ گے۔"

"کیا مطلب' میری شکل تم جیسی ہو گئی ہے کیا۔" میں نے سوال کیا۔

"میرا یہ مطلب نہیں۔ میرا مطلب ہے تمہاری آنکھوں میں رات کا خمار نظر آ رہا ہے۔ ظاہر ہے تم بھی نہیں سو سکے ہو گے۔"

"مجھے تو واقعی نہیں سونا چاہیے تھا لکشمی! آؤ کہیں بیٹھیں۔ چائے کے لیے کہہ دیا گیا۔"

"تمہیں دیکھنے کے لیے ہی آ رہی تھی کہ جاگے یا نہیں۔"

"میرا خیال ہے تم بھی ابھی جاگی ہو۔"

"ہاں...... بس غسل بھی نہیں کیا' منہ ہاتھ دھو کر تمہاری تلاش میں نکل آئی۔ یہ سوچ کر کہ کہیں تم بور نہ ہو رہے ہو۔ ملازموں سے پوچھا تو پتہ چلا کہ ابھی تک تم کمرے سے باہر نہیں نکلے۔ واپس جا رہی تھی کہ تم کمرے سے نکلتے ہوئے نظر آئے۔"

ہم دونوں ڈرائنگ روم میں جا بیٹھے۔ ایک ملازم نے فوراً ہی چائے کے برتن ہمارے سامنے سجا دیئے۔ لکشمی نے اسے ناشتے کے لیے بھی کہہ دیا اور ہم دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر چائے پینے لگے۔ لکشمی نے کہا۔

''ملازموں سے میں نے کہہ دیا تھا کہ باہر موجود پہریداروں کے ہاتھوں ان دونوں کے لیے ناشتہ بھجوا دیا جائے۔''

''یہ لوگ جنہیں تم نے پہریدار لگایا ہے' قابل اعتماد ہیں نا۔''

''ہاں' میرا خیال ہے کہ یہ کسی طور دغا نہیں کریں گے۔''

''گڈ......ویسے اب پروگرام کیا ہے لکشمی!''

''ایک بات کہوں کرن! کسی غلط انداز میں نہیں سوچنا پلیز۔''

''ارے نہیں' اب میں تمہاری کسی بات کو غلط انداز میں نہیں سوچ سکتا۔''

''اس اعتماد کا شکریہ۔ میں نے یہ سوچا ہے کہ اب اپنے آپ کو تمہارے حوالے کر دوں۔''

''اوہ......بڑی خطرناک بات سوچی ہے لکشمی!''

''پلیز کرن! میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ غلط انداز میں نہ سوچنا' اگر ایک عورت کی حیثیت سے تم میرا کوئی تجربہ کرنا چاہتے ہو تو سنو۔ میرے دل میں محبتوں کا وجود ضرور ہے لیکن اب ان محبتوں کو وہ رنگ کبھی نہیں مل سکتا۔'' لکشمی کا چہرہ جھک گیا۔

''کیا مطلب؟''

''میں مطلب تمہیں زندگی کے کسی حصے میں نہیں بتا سکتی۔ بس اس بات کا خیال رکھنا' میری ذات سے بس کبھی تردد پہنچے گا تمہیں۔''

''لکشمی! کیا میں ہمیشہ تمہارے وجود کی کتاب کھولنے میں ناکام رہوں گا۔''

''میرے وجود کی کتاب نہیں ہے...... میں ایک کھلی کتاب ہوں......بس یوں سمجھ لو کہ میرے ساتھ کچھ ایسی زیادتیاں ہوئی ہیں جو کہ میں عام عورتوں سے مختلف چیز بن کر رہ گئی ہوں۔''

''میں اب بھی نہیں سمجھا۔''

''میں اس سے زیادہ تمہیں سمجھا بھی نہیں سکتی۔''

''اچھا یہ بتاؤ لکشمی! کہ تمہاری اپنی زندگی کا مطمع نگاہ کیا ہے؟''

''یوں تو ہر انسان کی زندگی کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی صرف ان لوگوں سے انتقام کے لیے وقف کر دی ہے۔ یوں سمجھ لو کہ ان تنظیم والوں کے ہاتھوں مجھے کچھ ایسے نقصانات پہنچے ہیں کہ جنہیں اب میں کبھی واپس نہیں لا سکتی جو گزر گیا' سو گزر گیا۔ بس میں اب گزرتے وقت کا انتقام ہوں۔''

”تعجب ہے۔ ایسی کون سی بات ہوئی تمہارے ساتھ۔ بہر حال لکشمی! میں اس سلسلے میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ جہاں تک میرا معاملہ ہے' میں بھی تمہیں یہ بتا دوں کہ اس تنظیم کے ذریعے اپنے راستے طے کرنا چاہتا ہوں۔ ہم لوگ ایک ہی منزل کے راہی بن گئے ہیں اور ہماری منزل یکجا ہے۔“

”بھگوان کرے ہم کامیاب ہوں۔“ لکشمی نے کہا۔

”یقیناً۔“ میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر میں نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ آج میں نینا کو شرما سے ملا دوں۔ ویسے کیا خیال ہے لکشمی! یہ دونوں اب ہمارے لیے بیکار ہیں۔“

”ہاں' ہیں تو بیکار لیکن کرو گے کیا ان کا۔“

”زندگی مناسب نہیں ہوگی ان کی لکشمی! ہمیں مجبوراً انہیں قتل کرنا پڑے گا۔“

”میں بلاوجہ قتل و غارت گری سے منحرف ہوں لیکن اگر کسی بڑے مقصد کے لیے ایسا ہو تو کوئی حرج نہیں سمجھتی۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ آزاد ہو گئے تو ہمارے لیے مشکلات پیدا کر دیں گے اور اس کے بعد ہمیں نقصان پہنچے گا۔“

”ایک بات کہوں لکشمی! کچھ ایسے خطرات مول لینے کی ہمت کر سکوں گی' جس سے تمہاری زندگی بھی جا سکتی ہے۔“

”بالکل...... میں اب ایسے خطرات مول لے سکتی ہوں۔ کیوں؟“ لکشمی نے سوال کیا۔

”تو پھر اس سلسلے میں تمہیں بعد میں تفصیل سے بتاؤں گا۔ آج میرا خیال ہے نینا کو شرما کے سامنے لے آؤں تا کہ وہ اپنا حساب کتاب طے کرے۔“

”شرما مرد ہے۔“

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں نینا کی مدد کے لیے موجود رہوں گا اور اس کے ساتھ ساتھ نینا پر ایک انکشاف اور بھی کروں گا۔“

”وہ کیا؟“ لکشمی نے سوال کیا۔

”بھئی...... دیکھو اب ہمارے درمیان کچھ باتیں راز رہنا ضروری ہیں تو پھر میری بھی کچھ باتیں راز رہنے دو۔“ لکشمی نے عجیب انداز میں مجھے دیکھا اور پھر خاموش ہو گئی۔

”ٹھیک کہتے ہو تم' میں اس کا کوئی حق نہیں رکھتی۔“

ناشتے کے بعد میں تیار ہو گیا اور لکشمی کو ہدایت دے کر باہر نکل آیا۔ نینا سے ملاقات کرنے کے لیے مجھے اس کی نئی رہائش گاہ پہنچنا پڑا۔ تھوڑی سی معلومات حاصل کر کے میں بالآخر اس تک پہنچ گیا۔

نینا مجھے دیکھ کر عجیب سے انداز میں کھڑی ہو گئی۔ وہ دیر تک میری شکل دیکھتی رہی تھی پھر آہستہ سے بولی۔

”پچھلی رات سے جانے میرا دل کیوں گھبرا رہا ہے کرن!“

''کیوں' کیا بات ہے؟''

''میں نہیں کہہ سکتی۔ بس ایک عجیب سی بے کلی اور بے چینی ذہن پر سوار ہے۔''

''خود کو سنبھالو نینا! تمہیں تو ابھی اپنی زندگی کا ایک بڑا مقصد پورا کرنا ہے۔''

''ہاں' وہی مقصد تو مجھے زندہ رکھے ہوئے ہے۔ ورنہ میری زندگی میں بہت زیادہ دلکشی نہیں رہ گئی ہے۔ بہت یاد آتے ہیں سب کے سب۔'' نینا نے کہا اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

میں خاموشی سے نینا کی شکل دیکھتا رہا اور پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

''خود کو سنبھالو نینا! زندگی انہی حادثات کا نام ہے۔ یاد آنے والے تو ہمیشہ یاد آتے رہیں گے۔ تمہیں اپنے راستے نہیں کھونے چاہئیں۔''

''میں صرف انتقام چاہتی ہوں۔ میں شرما کو قتل کر دینا چاہتی ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے موت کی نیند سلا دوں۔ اس کے بعد میرے انتقام کی آگ سرد ہو جائے گی اور کرن...... اور......'' وہ جذبات بھری آواز میں خاموش ہو گئی۔

''نینا! میں تمہارے لیے ایک خوشخبری لے کر آیا ہوں۔'' میں نے کہا۔

''خوشخبری۔'' نینا نے آنکھیں اٹھا کر مجھے دیکھا۔

''کیا خوشخبری ہے' سناؤ۔'' وہ بولی۔

''میں نے شرما کو تلاش کر لیا ہے۔''

''کیا......'' نینا کے چہرے کا رنگ ایکدم بدل گیا۔

''ہاں۔''

''کہاں ہے وہ؟'' وہ غرائی ہوئی آواز میں بولی۔

''میرے قبضے میں۔''

''اوہ......اوہ...... پلیز اسے میرے حوالے کر دو۔ میں اپنی زندگی کا وہ کھیل کھیلنا چاہتی ہوں' جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کھیلا۔''

''میں تمہارے پاس اسی لیے آیا ہوں نینا! اپنے انتقام کی آگ سرد کر لو۔ چلو چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

''میں تیار ہوں۔'' اس نے کہا۔

میں نے نہایت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا تھا۔ نینا کی کہانی میں ختم کر دینا چاہتا تھا۔ ظاہر ہے میں کرن نہیں تھا اور اگر ہوتا بھی تو نینا کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ میں اب اسے اپنی حقیقت بھی بتا دینا چاہتا تھا۔

نینا میرے ساتھ چل پڑی۔ لکشمی کی طرف سے اجازت مل چکی تھی۔ میں نے اسے تمام صورت حال سمجھا دی تھی اور مجھے یقین تھا کہ لکشمی نے اس وقت تک جگو کو وہاں سے نکال لیا ہوگا اور تہہ خانے میں صرف شرما ہوگا۔

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں وہاں پہنچ گیا۔ لکشمی ہم دونوں کے سامنے نہیں آئی تھی۔ میں نے اسے منع کر دیا تھا۔ نینا کو لیے ہوئے میں اس تہہ خانے کے قریب پہنچ گیا جہاں جگو اور شرما موجود تھے۔ اس وقت تہہ خانے کے کمرے میں چار آدمی موجود تھے' جنہیں میرے بارے میں ہدایات دے دی گئی تھیں۔ مجھے دیکھتے ہی وہ مستعد ہو گئے۔ انہوں نے سلام بھی کیا تھا۔

''کیا جگو کو یہاں سے ہٹا دیا گیا؟'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں جناب!'' ان میں سے ایک نے جواب دیا اور میری ہدایت پر تہہ خانے میں اتر گئے۔ سامنے ہی شرما موجود تھا۔

نینا اسے بغور دیکھنے لگی پھر اس نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

''تم شرما ہو؟'' شرما کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے حیرت کے آثار نظر آئے۔ چند لمحات وہ سوچتا رہا پھر آہستہ سے بولا۔

''ہاں میں ہی شرما ہوں۔''

''میرے پتا کو تم نے قتل کیا تھا؟''

''تم...... تم نینا ہو نا۔'' شرما آہستہ سے بولا۔

''پہچانتے ہو مجھے۔''

''ہاں پہچانتا ہوں۔ تمہارے باپ سے میری بہت پرانی دشمنی چل رہی تھی۔ اس کا قتل کر دینا میرے لیے ضروری تھا لیکن میں تم سے ایک بات کہتا ہوں۔ مجھے کوئی بھی سزا دو اس کارروائی کی لیکن یہ آدمی...... یہ آدمی کرن ناتھ نہیں ہے۔ کرن ناتھ تو میرے ہاتھوں مارا جا چکا ہے۔ چنانچہ تم اس شخص کے ہاتھوں احمق بن رہی ہو۔'' شرما نے اپنی دانست میں میرے ساتھ ایک ایسا سلوک کیا تھا جو مجھے زندگی بھر اذیت میں مبتلا رکھے لیکن وہ احمق نہیں جانتا تھا کہ اس نے تو میری ایک بڑی مشکل آسان کر دی تھی۔

نینا نے میری طرف رُخ بھی نہیں کیا۔ وہ شرما کو گھورتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

''اب تم مجھ سے کیا توقع رکھتے ہو شرما؟''

''میں کسی سے کوئی توقع نہیں رکھتا۔ لڑکی...... بس جو کچھ میں نے تم سے کہنا تھا' وہ کہہ دیا۔ میں ہار چکا ہوں لیکن ہارنے کے باوجود میں نے ابھی اپنے آپ کو ختم نہیں سمجھا ہے۔''

''میں تمہیں ختم کر دوں گی۔'' نینا نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خونخوار بلی کی سی چمک نظر آ رہی تھی۔ شرما اس کی صورت دیکھنے لگا پھر میری طرف دیکھ کر بولا۔

''تو کیا تم مجھے اس کے ہاتھوں مروا دو گے؟''

''شرما یہ فیصلہ اسے ہی کرنا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔
''بے بس کرنے کے بعد۔کسی کے ساتھ ایسا سلوک کرنا اچھا تو نہیں ہے۔''
''تم ان شریف انسانوں میں سے نہیں ہو شرما جو اس قسم کی باتوں کا خیال رکھتے ہیں اور جو اس قسم کی اعانت کے مستحق ہوتے ہیں۔''
نینا نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنے لباس سے ایک لمبا چاقو نکال لیا۔ یہ چاقو یقیناً اس وقت اس نے اپنے پاس رکھا ہوگا۔ جب وہ مجھ سے ایک لمحے کی اجازت لے کر گئی تھی۔ چاقو کھول کر وہ اس کی دھار پر انگلی پھیرنے لگی۔ شرما کی آنکھوں سے وحشت کے آثار نظر آئے۔ وہ عجیب سے انداز میں بولا تھا۔
''سنو......اس لڑکی کو یہاں سے لے جاؤ یہ دیوانی ہو رہی ہے......میں......میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ مجھے بھی اپنی زندگی بچانے کا حق ہے۔''
''کیوں نینا کیا چاہتی ہو تو؟''
''میں......میں......اپنی اور اس کی زندگی کا فیصلہ خود کروں گی، میں تم سے استدعا کرتی ہوں، کرن کہ اس مسئلے میں نہ تو تم میری مدد کرنا اور نہ ہی میرا راستہ روکنا۔'' اس نے کہا۔
''تمہاری مرضی......چلو شروع ہو جاؤ۔'' میں نے کہا اور نینا چاقو سنبھال کر آگے بڑھنے لگی، میں نہیں جانتا تھا کہ نینا اس سلسلے میں کہاں تک کامیاب ہو سکتی تھی لیکن بہر طور میں نے اس کا اندازہ لگایا تھا کہ وہ اس وقت شدید جنون کے عالم میں ہے۔
اس نے چاقو اچھال کر دوسرے ہاتھ میں لے لیا۔ شرما پھرتی سے بستر بدل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ پھر اس نے کہا۔
''دیکھو اگر یہ لڑکی میرے ہاتھ سے ماری گئی تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہوگا، تم اسے روک لو اسے کہ یہ جا رہی ہے۔''
''یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، کرن تم اس میں داخل نہیں دو گے۔'' اس نے کہا اور پھرتی سے چاقو شرما کے پیٹ کی طرف بڑھایا۔ شرما اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن نینا سے مجھے اس پھرتی کی توقع نہیں تھی، دوسری بار وہ پوری قوت سے آگے بڑھی اور اس نے چاقو شرما کے پیٹ میں اتار دیا۔
شرما کو بھی غالباً نینا جیسی لڑکی سے اس پھرتی کی توقع نہیں تھی، ایک ایسی لڑکی جس نے اپنی زندگی میں چاقو کا کھیل کبھی نہیں کھیلا ہو۔ اس انداز میں کسی کو ہلاک کر دے معمولی بات نہیں تھی، لیکن نینا پر تو جنون طاری تھا اور اس جنون نے اسے نجانے کتنی قوتیں بخش دی تھیں۔
شرما کے پیٹ میں سے خون کا فوارہ ابل پڑا۔ اس نے پھرتی سے اپنا ایک ہاتھ پیٹ پر رکھ دیا اور دوسرے لمحے دھاڑتا ہوا نینا کی طرف بڑھا لیکن وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اب دوسرا وار کسی پھرتی سے اس کے دل کے مقام پر ہوگا۔ اس بار چاقو اس کی ہڈیوں میں گھس گیا تھا۔ نینا اسے کھینچنے کے لیے زور لگا رہی تھی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکی اور پھرتی سے پیچھے ہٹ گئی۔
چاقو شرما کے سینے میں پھنسا ہوا تھا اور شرما کی کراہیں کمرے میں گونج رہی تھیں۔ میں نے آسودہ نگاہوں سے نینا کو دیکھا۔ وہ

پیچھے ہٹ گئی تھی اور کوئی ایسی چیز تلاش کر رہی تھی جس سے شرما پر مزید حملے کر سکے۔ چاقو اس طرح پھنسا تھا کہ نکل ہی نہیں رہا تھا۔ میں خاموشی سے شرما کو دیکھتا رہا جو پیچھے ہٹتا ہٹتا دیوار سے جا لگا تھا اور اب آہستہ آہستہ نیچے بیٹھتا جا رہا تھا۔ نینا کو کسی اور چیز سے وار کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی چاقو کا وار اتنا کاری تھا کہ چند ہی لمحات کے بعد شرما نے دم توڑ دیا۔

"یہ تو کچھ نہ ہوا...... کچھ نہ ہوا...... یہ مر گیا...... کم بخت، کیا یہ مر گیا کرن۔" وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔

"ہاں نینا تم نے ایک ماہر چاقو باز کی طرح دوسرا وار اس کے دل پر کیا ہے اور دل میں پیوست ہونے والا چاقو اس کی زندگی کے خاتمے کا باعث بن گیا۔ اب مردہ جسم سے کوئی انتقام لینا عقل کی بات نہیں ہے۔ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی ہو۔"

نینا اسے دیکھنے لگی اور پھر دوسرے لمحے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"بھگوان کی سوگند زندگی میں کبھی بھی سوچا نہ تھا، لیکن میں کتنی خوش ہوں کرن...... میں کتنی خوش ہوں تم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ میں اب...... میری زندگی کا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ یہی تو چاہتی تھی بس یہی تو چاہتی تھی۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی۔ قتل کرنے کے بعد عورت کی جو کیفیت ہو سکتی تھی۔ اس وقت نینا انہی کیفیات سے گزر رہی تھی۔

میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کروں...... نینا سے مجھے اپنے بارے میں بھی انکشاف کرنا تھا۔ اس وقت اس پر جو کیفیت طاری ہو گی مجھے اس کا اندازہ تھا۔ لیکن بہر طور پر ناگوار فرض مجھے انجام دینا ہی تھا۔ میری زندگی کا مقصد کچھ اور تھا۔ میں اسے دھوکہ دینا نہیں چاہتا تھا چنانچہ میں نے اسے سہارا دے کر وہاں سے نکال دیا۔

لکشمی یا اس کے کسی ساتھی نے اس سلسلے میں کوئی مداخلت نہیں کی تھی، میں نے باہر نکل کر کہا۔

"میڈم کو اطلاع دے دینا کہ شرما قتل ہو چکا ہے۔" وہ چاروں چونک کر مجھے دیکھنے لگے۔ میں نینا کو ساتھ لیے ہوئے باہر نکل آیا تھا اور پھر میں وہاں نہ رکا۔ کار میں بیٹھ کر میں نینا کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر واپس آ گیا۔ یہ وہی رہائش گاہ تھی جو نینا کی ذاتی ملکیت تھی۔ نینا نے اس پر کوئی تعرض نہیں کیا تھا۔ رہائش گاہ میں ملازم موجود تھے ہم دونوں اندر پہنچ گئے۔ میں نے نینا سے کہا کہ وہ ملازموں سے معلوم کر لے کہ یہاں کوئی اور تبدیلی تو نہیں ہوئی۔ چنانچہ نینا نے خادمہ کو طلب کر لیا۔

خادمہ نے اسے بتایا کہ تمام معاملات جوں کے توں ہیں، کوئی خاص بات نہیں ہوئی، میں نینا کے ساتھ اس کے کمرے میں آ بیٹھا۔ نینا اب خوف کا شکار نظر آ رہی تھی۔ چند لمحات کے بعد اس نے کہا۔

"وہ کون سی جگہ تھی کرن جہاں تم مجھے لے گئے تھے۔"

"دنیا میں نے اپنی زندگی کا ایک مقصد بنایا تھا۔ اس میں سے پہلے مرحلے میں میں کامیاب ہو گیا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ تمہیں وہ دینے میں کامیاب ہو گیا جو تم چاہتی تھیں۔ نینا تم اسے میری طرف سے خراج عقیدت سمجھ لو یا کچھ ایسے لوگوں کی محبتوں کا بدلہ جنہوں نے میری مدد کی تھی۔ میں شرجیل درما جی کی بات کر رہا ہوں۔"

"کرن! شرجیل ورما جی کے بارے میں تم ایسے بات کر رہے ہو جیسے۔"

"ہاں نینا......... میں بینا خوشگوار بات تم سے اس وقت کہنا چاہتا ہوں۔"

"کیسی ناخوشگوار بات؟" نینا کسی حد تک متوحش ہو گئی تھی پھر وہ بولی۔

"میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ کون سی جگہ ہے، جہاں تم مجھے لے گئے تھے تم نے شرما کو کس طرح وہاں قید کیا تھا، اور اس کے جواب میں تم مجھے عجیب سی باتیں سنا رہے ہو تم کیا کہنا چاہتے ہو، کرن۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"

"میں کرن نہیں ہوں"

"کیا؟" نینا بری طرح اچھل گئی۔

"ہاں میں کرن نہیں ہوں...... شرما نے تم سے جو کچھ کہا تھا درست کہا تھا۔"

"کیا ہو گیا ہے تمہیں اچانک تمہیں کیا ہو گیا؟" نینا نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

"نینا یہ بات میں تمہیں بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہا ہوں۔ تم جانتی ہو کہ کرن کی حیثیت سے میں نے کبھی وہ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی جو میں با آسانی حاصل کر سکتا تھا۔ نینا دراصل اس وقت جب میں پہلی بار شرجیل ورما کو ملا اور ماتا جی سے میری ملاقات ہوئی میں اتنی بری طرح حالات کا شکار تھا کہ میری زندگی کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا، میں موت کی آغوش کے قریب تھا۔ نینا جب ماتا جی سے مجھے سہارا دیا، سینے سے لگایا۔ یہ دوسری بات تھی کہ میں ان کے بیٹے کرن کا ہمشکل تھا انہوں نے مجھے کرن سمجھا۔

میرا جی نہ چاہا نینا کہ میں انہیں دھوکا دوں، لیکن شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو میں نے صرف ان کی آنکھوں میں جلتے ہوئے چراغوں کو نہ بجھنے دینے کے لیے اپنے آپ کو کرن تسلیم کر لیا تھا۔ ہاں انسان دنیا میں سب کو دھوکا دے سکتا ہے، کسی ماں کو نہیں۔ اس وقت ایک ماں کی آرزوئیں امنگیں بول رہی تھیں۔ اور وہ بھی ایک ایسی ماں کی آرزوئیں جس کے سامنے اس کا بیٹا نہیں تھا۔ وہ بیٹے کی تلاش میں سرگرداں تھی۔

میں کون سا جگر لاتا، نینا کہ ان کا دل توڑ دیتا۔ سو میں نے اپنے آپ کو کرن مان لیا۔

یقین کرو نینا اس بات میں کوئی کھوٹ نہیں ہے، میرے دل میں ان کے ساتھ کسی بددیانتی کا تصور بھی نہیں تھا۔ میں نے صرف ایک ماں کو نراش نہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو کشٹ میں ڈال لیا تھا۔ میں نے اس ماں کا دل نہ توڑنے کے لیے خود کو کرن تسلیم کر لیا تھا۔"

"نہیں کرن پلیز نہیں...... پلیز ایسا مت کہو پلیز......" نینا ایک دلدوز چیخ کے ساتھ بولی۔

"جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے صبر و سکون کے ساتھ سنو نینا...... یہ ضروری ہے، بہت ضروری ہے۔"

"نہیں کرن نہیں...... اگر تم...... کرن نہ ہو تو میرے لیے اس سنسار میں کچھ نہیں رہ جاتا۔ تم کرن ہو، مذاق نہ کرو مجھ سے۔ کہہ دو کہ تم مذاق کر رہے ہو۔؟"

"زندگی انسان کے ساتھ ایسے مذاق اکثر کرتی رہتی ہے، نینا میں سچ مچ کرن نہیں ہوں...... یہ دوسری بات ہے کہ میں کرن کا ہمشکل ہوں...... شرما نے کرن کو قتل کر دیا تھا۔ میں صرف اس لیے کرن بن گیا کہ ایک ماں کی امنگیں اس کے ساتھ رہیں۔ میں کسی بھی قیمت پر کرن کو مرنے نہ دیتا۔ اگر میں موجود ہوتا میں اپنے آپ کو اس کی جگہ پیش کر دیتا کیونکہ نینا...... میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔"

"کون ہو تم...... پھر کون ہو تم......" نینا نے اندوہناک لہجے میں پوچھا۔

"میں کون ہوں نینا...... اس بارے میں جان کر تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا، میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حقیقتوں کی دنیا میں جینا سیکھو جو چلا گیا وہ واپس نہیں آ سکتا۔ اب تمہیں اپنے آپ کو اپنی اس نئی زندگی میں ایڈجسٹ کرنا ہے، نینا کرن موجود نہیں ہے، تمہارے پتا جی کا ایک بدترین دشمن موت کے گھاٹ اتر چکا ہے شرما کو قتل کر کے نہ صرف تم نے اپنے پتا جی بلکہ کرن کا بھی بدلہ لے لیا ہے۔ میں تمہاری بس یہ ہی خدمت کر سکتا تھا، اس سے زیادہ میرے لیے کچھ اور ممکن نہیں تھا۔ میری اپنی زندگی کسی اور راستے پر سفر کر رہی ہے۔ میں ایک دوست کی حیثیت سے بھی تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ اب تمہیں اپنے طور پر اپنی زندگی گزارنا ہوگا۔"

"نہیں کرن نہیں...... اب بھی مان جاؤ کہہ دو کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ آہ کاش یہ سب کچھ مجھے نہ بتاتے تو کیا حرج تھا۔ ایک موہوم سہارے پر زندہ تو رہتی۔ تم...... تم اب تو میرا دل تمہیں کرن کہہ کر پکارنے کو بھی نہیں چاہتا...... تم میرے کرن نہیں ہو تم میرے کرن نہیں ہو۔"

"جو حقیقتیں ہیں انہیں جھٹلایا نہیں جا سکتا۔"

"تو پھر تم یہ بتا دو کہ آخر تم کون ہو؟ کرن کے ہمشکل کیوں ہو تم۔"

"یہ اس دنیا کے کھیل ہیں نینا۔ کوئی کسی کا ہمشکل ہو کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن تم دیکھ چکی ہو میں نے تم سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا ہے...... بس اب مجھے اجازت دو۔"

"کرن...... کرن......" نینا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی لیکن میں نے اسے سہارا دینے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میں جانتا تھا کہ اس کے دل پر کیا بیت رہی ہے۔

لیکن مجھے حقیقتوں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا تھا۔ میں کسی کے لیے کچھ بھی نہیں تھا، بے چاری نینا کو میں کیا سہارا دے سکتا تھا، اس جیسی کئی لڑکیاں میری زندگی میں آ چکی تھیں۔

"میں اجازت چاہتا ہوں نینا۔" میں نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"نہیں بھگوان کے لیے نہیں۔" نینا اٹھ کر میرے قدموں سے لپٹ گئی مجبوراً مجھے جھک کر اسے سہارا دینا پڑا میں نے اسے اٹھایا۔ وہ بری طرح رو رہی تھی۔ آنسوؤں کی برسات ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھ سے میں نے اس کی پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارتے ہوئے کہا۔

''نینا میں کرن نہیں ہوں...... تم کرن کی امانت تھیں۔ تمہارے دل میں کرن ہمیشہ زندہ رہے گا...... میں تمہارے دل میں موجود کرن کو نہیں چھین سکتا۔ لیکن کیا تمہارا ضمیر اس بات کو قبول کرے گا کہ تم مجھے ایک اجنبی کو اپنی زندگی میں قبول کرو۔'' نینا ایک دم چونکی سنبھلی اور پیچھے ہٹ گئی۔

''نہیں۔'' اس نے سنجیدہ اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں تم اسی کردار کی لڑکی ہو لیکن نینا ایک مشورہ بھی دے سکتا ہوں تمہیں۔'' آہستہ آہستہ اس کے آنسو رکتے چلے گئے۔ وہ خاموش ہوگئی۔ پھر وہ تھکے تھکے سے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی۔

''میرا مشورہ ہے نینا زندگی گنوانے کی چیز نہیں ہوتی۔ ہم سے جو کچھ چھن جاتا ہے ہماری قوت اسے واپس نہیں لاسکتی۔ اگر سنسار کی بڑی سے بڑی چیز دے کر کسی کو دوبارہ حاصل کیا جاسکتا تو شاید کوئی بھی محبت کرنے والا اپنے محبوب کو حاصل کرلیتا، یہ سب کچھ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ نینا پھر ہمیں حالات سے سمجھوتا کرنا چاہیے ایک دوست کی حیثیت سے تمہیں میرا مشورہ ہے کہ اپنی زندگی کے لیے کوئی نیا......''

''خاموش ہوجاؤ، مجھے مشورے نہیں چاہیے پلیز تم جاسکتے ہو۔'' اس نے کہا اور میں عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر میں نے گردن ہلا کر کہا۔

''بہر طور نینا میں اپنے دل میں تمہارے لیے اچھی خواہشات رکھتا ہوں۔ کوئی داغ لے کر نہیں جارہا اپنے ضمیر پر، حقیقتوں سے روشناس کرانا میرا فرض تھا اگر میں چاہتا تو اپنے مشن کی تکمیل کے بعد تم سے پورا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ میرے بارے میں جب بھی سوچو تو اس بات کو ضرور یاد رکھنا......'' میں نے کہا اور پھر وہاں ایک لمحہ نہ رکا، میں برق رفتاری سے باہر نکل آیا تھا۔

دل میں بہت سے دکھ تھے...... نینا کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو قدم روک رہے تھے۔ لیکن میں تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل آیا اور اس کے بعد لکشمی کی کوٹھی پر ہی آکر دم لیا۔

لکشمی نے برآمدے میں میرا استقبال کیا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ آہستہ سے بولی۔

''میں نے شرما کی لاش ٹھکانے لگادی ہے، اور جگو کو بھی وہیں تہہ خانے میں پہنچادیا ہے، غلط تو نہیں کیا۔''

''نہیں۔ کیا جگو کو یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ شرما ختم ہوگیا۔''

''ہاں...... اسے بتادیا گیا ہے۔''

''اس نے کچھ سوالات تو کیے ہوں گے؟''

''نہیں میں براہ راست اس کے پاس نہیں گئی تھی۔ بلکہ جب اس نے میرے آدمیوں سے سوال کیا تو میں نے ان سے ہی کہلوا دیا کہ جگو کو بتادیا جائے کہ شرما اب اس دنیا میں نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے لکشمی'' میں نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

''کیا بات ہے کچھ پریشان ہو۔''

''نہیں......!'' میں نے کہا اور لکشمی کے ساتھ کمرے میں آ بیٹھا، لکشمی میری صورت دیکھ رہی تھی، پھر آہستہ سے بولی۔

''کوئی بات تو ضرور ہے۔''

''نہیں لکشمی ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ تم سے کچھ پوچھنا بھی چاہتا تھا۔''

''کیا......؟''

''اب کیا پروگرام ہے؟''

''جو تم پسند کرو۔''

''لکشمی! بات دراصل یہ ہے کہ میں تمہارا مقصد آج تک نہیں سمجھ سکا ہوں اور اب طبیعت کسی قدر الجھن کا شکار ہو گئی ہے۔؟''

''میں نہیں سمجھی؟'' لکشمی نے کہا۔

''کیا اب یہ ضروری نہیں کہ اب میں تمہارے بارے میں تفصیل جان لوں۔'' میں نے کہا۔

''دیکھو کرن، میں وقت کا انتظار کر رہی ہوں۔ اگر وقت نے ہمارا ساتھ دیا تو میں تمہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی...... یہ وعدہ کرتی ہوں کہ تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔'' اس نے کہا۔

''نہیں لکشمی اب میں کرن نہیں ہوں...... اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ میں کرن نہیں ہوں۔''

''کیا؟'' وہ تعجب سے بولی۔

''تفصیل میں بھی نہیں بتاؤں گا۔ تمہیں...... یوں سمجھ لو کہ میں جس حیثیت سے تمہیں ملا تھا، میری وہ حیثیت ختم ہو گئی۔''

''میں اب بھی کچھ نہیں سمجھ سکی۔''

''میں کچھ سمجھانا نہیں چاہتا لکشمی، میں کچھ کرنا چاہتا ہوں، کوئی ایسا کام کرنا چاہتا ہوں جس سے میں اپنے مقصد کی طرف دو چار قدم اور آگے بڑھوں۔''

''اوہ صورت حال بہت عجیب سی ہو گئی ہے، لیکن تمہاری یہ بات کہیں تم مجھ سے غلط تو نہیں کہہ رہے۔''

''ہاں...... میں کرن نہیں ہوں جس کے لیے میں کرن بنا تھا، اسے بھی میں نے کہہ دیا کہ میں کرن نہیں ہوں۔''

''کس کے لیے کرن بنے تھے؟''

''اس لڑکی کے لیے جس کے ساتھ میں یہاں آیا تھا اور جس کے ہاتھوں میں شرما کو قتل کرا دیا۔''

''اس کی کہانی کیا تھی؟'' لکشمی نے پوچھا اور میں نے اس وقت سے اب تک کی داستان اس کے سامنے دہرا دی۔ جب میں شرجیل داما کے ہاتھ لگا تھا اور مجھے کرن سمجھ لیا گیا تھا۔ لکشمی متحیرانہ انداز میں میری شکل دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ آہستہ بولی۔

"میں تم سے کسی خاص حیثیت سے نہیں ملی تھی۔ اس وقت میں نہیں جانتی تھی کہ تمہارا نام کیا ہے، لیکن آج یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کرن نہ ہو کر تم میرے لیے اجنبی سے ہو گئے ہو، کیا یہ سب کچھ عجیب نہیں ہے، کیا یہ سب کچھ عجیب نہیں ہے۔"

"کیا یہ سب کچھ عجیب نہیں ہے، لکشمی کہ میں تمہارے بارے میں کچھ جانے بوجھے بغیر تمہارے ساتھ ہوں، اور وہ سب کچھ کر رہا ہوں جو خاص اہمیت رکھتا ہے، آخر کس حساب میں، جواب دینا پسند کرو گی لکشمی کس حساب میں۔"

"اوہ...... گویا تم...... تم...... گویا تم مجھ سے اس بات کا جواب چاہتے ہو؟"

"ہاں کیوں نہیں، تم کیا سمجھتی ہو کوئی ذہنی نہوں میں، صرف اس لیے تمہارے ساتھ لگا ہوں کہ تم میرے ساتھ ہمدردی سے پیش آئی ہو، یقین کرو لکشمی نینا کے پاس اتنی دولت تھی کہ اگر میں اس کے ذریعے اپنے راستوں کو ہموار کرنا چاہتا تو مجھے کوئی دقت نہ ہوتی...... تمہارے پاس بھی جو کچھ ہے مجھے اس سے ذرہ برابر دلچسپی نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ رہ کر میں تمہارا دست نگر رہوں، لکشمی میں بالکل مختلف شخصیت کا مالک ہوں، میں ایک الگ چیز ہوں۔ لکشمی میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا نام ایک مشن ہے جس کے لیے میں عمل کر رہا ہوں، کچھ لوگوں نے مجھ پر احسان کیا تھا، جسے میں کبھی نہیں بھول سکتا، وہ سب میری آنکھوں کے سامنے مارے گئے، اور ہلاک کرنے والا شرما تھا...... میں اس خاندان کی ایک لڑکی کا وہ دلی مقصد پورا کر دیا جس کے لیے وہ بے چین تھی۔ وہ خود بھی مجھے کرن سمجھ رہی تھی...... وہ کرن کو دل و جان سے چاہتی تھی لیکن اب میں نے اسے بتا دیا ہے کہ میں وہ نہیں ہوں جو وہ مجھے سمجھ رہی ہے، یہ جان کر کہ میں کرن نہیں ہوں اسے اتنا دکھ ہوا، کہ بیان سے باہر ہے، لیکن حقیقت کو اس کے سامنے لانا ضروری تھا۔ کیونکہ ایک انتہائی برا آدمی ہونے کے باوجود میں اپنے ضمیر پر مزید داغ برداشت نہیں کر سکتا۔"

لکشمی خاموشی سے میری باتیں سن رہی تھی۔ پھر وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"میں نے طے کیا تھا کہ اپنے بارے میں کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گی، سمجھے تم اور میں جانتی ہوں کہ میری حقیقت جاننے کے بعد تم میرا ساتھ نہ دے سکو گے۔ میں اب تمہیں کرن کے نام سے مخاطب بھی نہیں کر سکتی۔

اجنبی...... نفرت تو میری تقدیر میں ہے، اور میں اپنی تقدیر کو نہیں بدل سکی...... میرے بارے میں جانے بغیر اگر میرے لیے کچھ کر سکتے تو کر دیتے، جان لو گے تو شاید میں خود بھی تمہیں اپنے ساتھ رکھنا پسند نہ کروں، کیونکہ دو ہی صورتیں ہوں گی کہ یا تو تم مجھ سے نفرت کرو گے یا ہمدردی، کوئی اچھا خیال کبھی میرے بارے میں تمہارے ذہن میں نہیں آئے گا۔ مجھے ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔

اجنبی! میں تو صرف اپنی مقصد براری چاہتی ہوں، کسی ایسے شخص کے ذریعے جو میرے بارے میں کچھ نہ جانتا ہو، سمجھے میں تمہیں اپنی کہانی سنائے دیتی ہوں، لیکن اس کے ساتھ ہی میں تم سے ایک درخواست بھی کرتی ہوں۔"

میں تعجب سے لکشمی کو دیکھ رہا تھا، اس کے چہرے پر پتھروں جیسی سختی ابھر آئی تھی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"لکشمی کیا درخواست ہے؟"

"میری کہانی سننے کے بعد یہاں نہ رکنا، چلے جانا' یقین کرو، اس کے بعد میں تمہارے ساتھ ایک لمحہ بھی نہ رہ سکوں گی، میں چاہتی تھی کہ تمہیں تالتی رہوں اور میرا کام پورا ہو جائے، لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔"

"مگر یہ بات لکشمی! تو پھر میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ اگر اتنی ہی مجبور ہو تم اپنی کہانی کے سلسلے میں تو میں تمہاری کہانی نہیں سننا چاہتا۔"

"نہیں...... جو کچھ تم کہہ چکے ہو اس کے بعد ضروری ہے کہ میں تمہیں حقیقت بتا دوں...... اب اگر تم نے میری کہانی نہ سنی تو میں اپنے ذہن میں شرمندہ رہوں گی۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم میرے بارے میں الجھن کا شکار ہو گے۔ دل سے دل کے راستے ہموار ہونا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے، اجنبی...... لیکن لیکن......"

"ٹھہرو...... لکشمی تم مجھے مسلسل اجنبی کہے جا رہی ہو۔ کرن میرا اپنا نام نہیں تھا۔ کرن میری اپنی شناخت نہیں تھی، وہ صرف ایک فرد کا نام تھا۔ ایک مقصد کا نام تھا' جو پورا ہو گیا تم اگر چاہو تو مجھے دوست کہہ سکتی ہو، باقی رہا تمہاری کہانی کا تعلق تو ٹھیک ہے میں اسی وقت کہانی سنوں گا، جب تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا۔"

"نہیں دوست نہیں اب وہ وقت گزر چکا ہے۔"

"تمہاری مرضی لکشمی' اگر یہ بات ہے تو میں تمہیں ایک لمحہ بھی پریشان نہیں کروں گا...... اجازت دو۔" میں کھڑا ہو گیا۔

لکشمی نے میرے چہرے کی جانب دیکھا...... چہرہ شناس تھی، قیاس آرائی کی ماہر تھی اور اس کی پیشن گوئیاں حرف بہ حرف صحیح ہوتی تھیں۔ اس لیے میں نے اندازہ لگا لیا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے، اور اس شکل میں مجھے تسخیر کرنا اس کے لیے ممکن نہیں وہ جلدی سے کھڑی ہو گئی، اور میرے قریب پہنچ گئی پھر بولی۔

"نہیں دوست تمہیں روکنے کا حق نہیں رکھتی میں، لیکن اس طرح نہیں جانے دوں گی، مجھے سن لو مجھے کہانی لو پھر چلے جانا۔ میں تمہیں نہیں روکوں گی۔"

"لکشمی میری اپنی زندگی دکھوں کا گھر ہے۔ خود کو زندہ رکھنے کے لیے دنیا سے لڑ سکتا ہوں، لیکن اپنے وجود کی گہرائیوں سے اٹھنے والی آوازوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ میری زندگی ایک جنگ ہے، صرف جنگ، تمہاری کہانی بھی دکھ بھری ہو گی اور کتنے دکھ اٹھاؤں رہنے دو لکشمی کوئی کہانی نہ سناؤ مجھے۔"

"میرا نام لکشمی نہیں ہے، اور میں شادی شدہ نہیں ہوں، میں کسی کی بیوہ نہیں ہوں...... میں نے اپنا ایک فرضی شوہر تخلیق کیا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔"

"لکشمی۔" میں نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"بیٹھ جاؤ۔ سن لو میری داستان سن لو۔" وہ بلک بلک کر رو پڑی۔

کائنات کو جس رنگ میں دیکھا دکھی نظر آئی...... ڈالیوں پر ہنستے ہوئے گلاب جن کی مسکراہٹ دیکھ کر دل باغ باغ ہو جائے۔

آنکھوں کو فرحت اور دل کو تازگی کا احساس ہو، اور یوں لگے جیسے یہ ہنسنے والے کبھی روئیں گے لیکن ہوا کے تیز جھونکے ان کی بکھری ہوئی پتیوں کا منظر پیش کر دیتے ہیں، اور ان کی لمحاتی زندگی پرغم کے آنسو آنکھوں میں بکھر جاتے ہیں۔

لکشمی مجھے جس انداز میں ملی تھی۔ اس کے تحت میں نے نجانے اس کے بارے میں کیا سوچا تھا۔ یہ پرعزم اور مضبوط کردار کی عورت نما لڑکی یا لڑکی نما عورت پہلے پہل مجھے بے حد خطرناک لگی تھی، لیکن رفتہ رفتہ اس کی شخصیت کے وہ نرم اور گداز پہلو میرے سامنے آئے تھے، جنھوں نے مجھے احساس دلایا کہ انسان کتنے ہی سخت خول میں بند ہو جائے اسے انداز سے ٹٹولو تو اس کے وجود کے خول میں آہوں اور سسکیوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

وہی لکشمی میرے سامنے بلک بلک کر رو رہی تھی۔ ماضی کے زخم ہرے ہو گئے تھے۔ ضبط کے بند ٹوٹ گئے تھے، اور آنسو وہ پوری داستان سینے میں نمایاں کر رہے تھے جو اس کی زندگی سے وابستہ تھی۔

آنسوؤں کی تحریر سمجھنے والا اگر کوئی ہوتا تو یہ جان لیتا کہ اوپر سے ایک سخت خول میں نظر آنے والی لڑکی کس قدر مظلوم ہے۔

میں نے اسے رونے دیا...... آنسوؤں کی یہ داستان میرے دل میں بھی تو تھی میں کسی کو کیا بتاتا کہ میں خود کون کون سی صعوبتوں سے گزر کر زندگی کے اس ماحول تک پہنچا ہوں میرے اپنے دل میں دکھوں کے کتنے انبار ہیں ابھری اپنی کہانی اتنی ہی، غم انگیز ہے، جتنی لکشمی مجھے سنانے والی تھی۔

جب وہ دل بھر کر رو چکی اور سینے کے بوجھ میں کچھ کمی ہو گئی تو اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"دل چاہ رہا ہے ایک بار پھر ماضی میں کھو جاؤں...... دل چاہ رہا ہے کہ اس خوبصورت سے گھر کے آنگن میں لگے ہوئے پیپل کے درخت کی شاخ میں لگے ہوئے جھولے پر ایک بار پھر پینگے لے لوں۔ سرمئی پھواروں کے بیچ ہم جولیوں کے گیتوں میں کھو جاؤں...... کیا یہ زندگی اتنی ہی بے رحم چیز ہوتی ہے...... انسان آرزوؤں کی آغوش میں جا گتا اور مایوسیوں کے اندھیرے میں جا سوتا ہے۔ زندگی کی کہانی اتنی ہی مختصر اور اتنی ہی بھیانک ہے۔"

"ہاں لکشمی...... زمین کے رہنے والے دکھوں کے انبار ہیں، جس کو ٹٹولو۔ اس کے سینے میں ایک زخم نظر آتا ہے۔ کون ہے جو ان زخموں سے عاری ہو"

"میرے زخم زیادہ گہرے ہیں میرے دل کی دنیا میں جس قدر ویرانی ہے۔ کاش کوئی اس میں جھانک کر دیکھ لے۔ میں وہ ہوں جس کی زندگی میں کوئی کرن نہیں ہے۔ میں تو صرف ایک انتقام ہوں، جو زندہ ہے کسی بھی وقت موت مجھے اپنی آغوش میں لے لے۔ یقین کرو، مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ مجھے تو زندگی سے گلہ ہے کیوں مجھے بار بار اپنے راستے پر لا ڈالتی ہے...... میں اس راستے پر ایک قدم نہیں بڑھانا چاہتی لیکن زندگی۔"

"ہمیں اپنی یہ سانسیں پوری کرنا ہوں گی لکشمی، ان سے فرار ممکن نہیں ہے۔"

"آہ...... یہ کیسی قید ہے، بدن کے خول میں پھڑپھڑاتا ہوا قیدی اپنی مرضی سے آزاد کیوں نہیں ہوسکتا...... میں خودکشی کرلوں گی...... میں خودکشی کرنا چاہتی ہوں۔"

"تم اپنی آرزو کی خودکشی کرچکی ہو، لکشمی...... تم نے جن الفاظ میں اپنی داستان کا آغاز کیا ہے وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے۔ کہ تمہارے وجود میں اب زندگی باقی نہیں ہے۔ بے شک میں تمہیں ایک انتقام سمجھتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم نے ٹھیک کہا، میں واقعی ایک انتقام ہوں، گھر تھا میرا، بھرا پڑا۔ سب تو تھے۔ ہمارے باپو ایک راکھشس کے ہاں کارندے تھے، اس راکھشس کا نام ونود مہرا تھا۔ وہ ایک چھوٹی سی بستی جس کا نام پھلواری تھا۔ یہاں اس پاپی کا سارا پریوار رہتا تھا بڑی سی حویلی تھی اس کی، اور پوری بستی میں اس حویلی کے گیت گائے جاتے تھے، کیونکہ ونود بڑے دیالو تھے۔

ان کے ماتا پتا جی تو اپنی بستی میں رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہی تھے بڑی زمینداری تھی ان کی، بہت بڑی آمدنی تھی، مگر اس آمدنی کا بہت بڑا حصہ میلوری کے باسیوں کے کام آتا تھا...... یہ روایت تھی اس حویلی کی، ڈیوڑھی کی جو بھی وہاں جا کر ہاتھ پھیلاتا خالی ہاتھ نہ لوٹتا۔ کنواریوں کی شادیاں کرائی جاتیں۔ بوڑھوں کی زندگی بتادی جاتی وہ جن کا کوئی سہارا نہ ہوتا، حویلی ان کا سب سے بڑا سہارا ہوتی اور اسی حویلی کے ایک سپوت ونود مہرا بھی ہے۔

ونود مہرا جوانی کی عمر ہی میں ست بن گئے تھے۔ بھگوان نے انہیں گیان دے دیا تھا، بڑے ہی دیالو بڑے ہی دھرماتما، ماتا پتا کی آنکھوں کے تارے...... شادی کے لیے کہا تو ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے، اور پھر بڑے ہی غم بھرے لہجے میں بولے۔

"ماتا جی تمہاری یہ خواہش میں کبھی پوری نہیں کرسکوں گا۔ میرا جیون سنسار کے بوجھ سے خالی ہے میں تو آکاش کی گہرائیاں جاننا چاہتا ہوں، سنسار میں بکھرے ہوئے غم نصیبوں کی زندگی سے واقف ہونا چاہتا ہوں، جو اپنے جیون کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔"

اس برہم چاری کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا، عظیم الشان حویلی کے ایک ایک بڑے حصے میں اس کے لیے ایک بڑا خوبصورت مندر بنوادیا گیا۔ اکلوتے بیٹے کی خواہش تھی، ماں باپ کوششوں کے باوجود نہ ٹال سکے، اور یہاں تک کہ مہاراج ونود مہرا سادھو بن گئے۔

"بڑے مہان سادھو ہوتے ہیں...... بڑی بڑی بپتاؤں میں بلائے جاتے۔ وہاں دان پن دیتے...... ماتا پتا نے جو کاروبار برسوں سے شروع کیا ہوا تھا بھلا وہ اسے کیسے پیچھے دیتے۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد مہاراج ونود مہرا کا ڈنکا بج گیا، لوگ دور دور سے ان کے پاس آنے لگے۔ جس کی منوکامنا ہوتی، تو مجال ہے کہ مہرا جی اسے پورا نہ کرتے لوگ کوسوں دور پیدل چل کر ان تک پہنچتے تھے، یوں بھی اکلوتے تھے مگر نہیں تین ہیں۔ دو بہنوں کی شادی ہوچکی تھی، ایک بہن ابھی چھوٹی تھی اور ونود مہرا سے چودہ سال چھوٹی تھی وہ۔"

"بہرحال ونود مہرا کی دیالو طبیعت کے باعث لوگ باگ ان کا دم بھرنے لگے۔ بستی اور بستی کے آس پاس میں چھوٹے موٹے جھگڑے تو ہوتے ہی رہتے ہیں، بہت سی داستانیں بہت سی کہانیاں وہاں بکھری ہوئی تھیں اور ان کہانیوں میں ایک کہانی سب سے نمایاں تھی۔

پھلواری کے اطراف میں ایک بستی سے ایک سونالی نامی لڑکی اپنی رہائش گاہ سے گم ہوئی اور اس کے بعد جنگل میں سے اس کی لاش ملی۔

خوبصورت سونالی کا پریمی جتندر تھا، جس نے قسم کھائی تھی کہ سونالی کے قاتلوں سے بدلہ لے کر چھوڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تگ و دو میں لگا رہا اور پھر جب ایک دن اس نے دبی زبان سے لوگوں سے کہا کہ پھلواری کا راکھشس دلو دمہرا ہے، جو اس کی پریمیکا کی موت کا باعث ہے، تو لوگوں نے مار مار کر اسے ادھ موا کر دیا، بھلا دلو دمہرا جیسے آدمی کے بارے میں یہ بات کسی کو پچتی تھی۔ اس بدنصیب نے آتما ہتھیا کر لی اور کہانی ختم ہوگئی۔

لیکن یہ کہانی ختم ہوئی تھی، بہت سی ایسی کہانیاں اس دوران جنم لیتی رہیں لیکن اس دوران کوئی یہ کہنے نہ آسکا کہ مہرا نے یہ کھیل کھیلا ہے۔

دلو دمہرا اپنے مندر میں رہتے تھے، اور زیادہ تر لوگ انہیں پوجا پاٹ ہی میں مصروف دیکھتے تھے، جہاں کہیں دان پن کا کام ہوتا' مہرا جی...... اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

یہاں تک کہ ان کے پتا جی کا دیہانت ہوگیا۔

پھر ماتا جی بھی بھگوان کو پیاری ہوگئیں، چھوٹی بہن جوانی کے قریب پہنچ گئی تھی لیکن مہرا جی کو اتنی فرصت کہاں تھی کہ وہ بہن کی طرف دیکھتے انہوں نے تو بھگوان سے لو لگائی ہوئی تھی۔

میرے پتا جی پریم ناتھ تھے' اپنے پرکھوں سے اس خاندان کے نمک خوار تھے، وہ بڑے مہاراج کی موت کے بعد بھی اپنی جگہ کام کرتے رہے۔ عہدہ ان کا ایک طرح کا مشیر جیسا تھا۔ مہرا خاندان کو ریاست کے بارے میں مشورے دیتا اس کے علاوہ ریاست کا سارا خزانہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ اور پچھلے دنوں وہ خاصے سوچ بچار میں ڈوبے ہوئے تھے۔

زمینوں کی آمدنی، جائیدادوں کی رقم، ملوں اور فیکٹریوں کا جو سرمایہ یہاں لمبے عرصے سے آرہا تھا، اب اس کی تعداد بڑھتی جارہی تھی۔ حساب کتاب اپنی جگہ تھے، لیکن کچھ ایسے کھاتے بھی کھولے گئے تھے جو اس سارے حساب کتاب سے الگ تھے، اس اکاؤنٹ میں کروڑوں روپے جمع کیے جارہے تھے۔ یہ پیسے کہاں سے آرہے تھے۔ باپو کو کچھ معلوم نہیں تھا۔

بہر طور یہ کوئی ایسی تشویش کی بات نہیں تھی جس پر باپو پریشان ہوتے، جب کوئی ضرورت ہوتی وہ دلو دمہرا کے مندر میں پہنچ جاتے، وہاں ان سے بات کرتے اور مہرا جی نرم اور پر اخلاق لہجے میں انہیں مختلف تفصیلات بتاتے رہتے تھے۔

پھر ایک مرتبہ شہر سے ایک نمائندہ بیس لاکھ کی رقم لینے آیا۔ اس نے کہا کہ اس نے یہ رقم صبح بھرنی ہے، اور اگر یہ نہ بھری گئی تو خوامخواہ بدنامی ہوگی...... جو مہرا جی جیسے مہاتما اور جہان پرش کے لیے مناسب نہیں تھی۔ کیونکہ اپنے جوگ کے باوجود انہیں اپنی ریاست کا کاروبار تو سنبھالنا ہی تھا۔

پتاجی مجبور ہو گئے کہ مہراج کے مندر میں چلے جائیں، حالانکہ اس وقت سے نہیں تھا لیکن پتاجی کی فرض شناسی انہیں اندر لے گئی۔ مندر کے باہر کوئی پہرے دار نہیں تھا۔ دروازہ پتہ نہیں کیسے بند ہونے سے رہ گیا تھا' مندر سے باہر پہرے داروں کی کیا ضرورت تھی۔ چنانچہ پتاجی اندر داخل ہو گئے۔

پورا مندر ویران اور سنسان پڑا ہوا تھا۔ پوجا کے بعد یہاں کوئی نہیں رہتا تھا، سوائے ولو دمہراج کے سو میرے باپو پریم ناتھ بدنصیبی کا شکار ہو کر ان کے کمرے میں داخل ہو گئے اور یہاں انہوں نے ایک ایسا منظر دیکھا جسے دیکھ کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور یہاں انہوں نے ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا جو اپنی زندگی کی آخری سانسیں پوری کر رہی تھی۔ اسے گردن دبا کر مار دیا گیا تھا اور اس کے ساتھ وہ وحشیانہ سلوک کیا گیا تھا جسے دیکھ کر انسانیت کانپ اٹھے اور یہ سلوک کرنے والے ولو دمہراج تھے۔

پتاجی کے پاؤں جکڑ کر رہ گئے' مہراجی نے بھی انہیں دیکھ لیا اور اس کے بعد جیسے ان کی آنکھوں میں وحشت بھر گئی۔

''تم ...... تم یہاں کیسے آ گئے۔'' انہوں نے کرخت لہجے میں پوچھا تھا۔

''مہاراج! میں ایک کام سے آیا تھا۔''

''اوہ! پریم ناتھ جی! کیا کام تھا، ہم سے آپ کو۔'' مہراجی نے وحشت زدہ انداز میں کہا۔

''وہ بیس لاکھ ...... بیس لاکھ ......'' پریم ناتھ جی ہکلا کر بولے۔

''سکون سے کہیے، اطمینان سے کہیے کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟'' مہراجی نے فوراً ہی خود کو سنبھالا تھا ...... اب ان کا لہجہ اعتدال پر آ گیا تھا۔

''وہ مہراجی ...... بیس لاکھ'' میرے باپو کی حالت اب بھی غیر تھی۔ وہ تو اس مظلوم لڑکی کو دیکھ رہے تھے جس نے بالآخر دم توڑ دیا تھا' اور اس نے آخری ہچکی ان کے سامنے ہی لی تھی۔ دم توڑتی ہوئی لڑکی کو مہراجی نے بھی دیکھ لیا تھا' لیکن وہ پرسکون ہی رہے تھے۔ پھر بولے۔

''ہاں ...... جی تو پریم ناتھ جی بیس لاکھ کی کیا بات ہے۔''

''یہ کون ہے؟'' باپو سب کچھ بھول کر بولے۔ انسانی ہمدردی ان کے سینے میں ابھر آئی تھی۔

''ایک کینا بیچاری کچھ مانگنے آئی تھی، ہم نے اسے دے دیا' پر جیون نہ دے سکے ہم اسے مر گئی بے چاری'' مہراجی نے مکاری بھرے لہجے میں کہا۔

''مگر مہاراج، مگر مگر ...... یہ تو ...... یہ تو ......''

''ہاں ...... ہاں پریم ناتھ کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''اسے آپ نے مارا ہے ولو دجی ...... اسے آپ نے مارا ہے۔؟''

"مارنا......اور جلانا تو بھگوان کا کام ہے......بس جس کی جب بھی موت آ جائے۔" ونود مہارا ہنس کر بولے۔

"یہ آپ نے پاپ کیا ہے آپ نے......آپ نے یہ کیا کیا......آپ تو بڑے مہاتما ہیں، بڑے دیالو تھے۔ آپ تو بڑے مہان لوگوں کی اولاد ہیں، آپ جیسے سنیاسی آپ جیسا دیالو، یہ پاپ کرے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔"

"ارے چھوڑو، پریم ناتھ جی کہاں کی باتیں کرتے ہو، آتما کی بھی تو بات کرو، اور آتما کی بات کرو گے تو ہم تمہیں بتا دیں گے کہ ہماری آتما یہی سب کچھ چاہتی ہے اور آتما جس لیے کچھ مانگے اس کی مانگ پوری کرنا ضروری ہوتی ہے، ہماری آتما کی یہ مانگ پوری ہوتی رہی ہے ہم تمہیں اپنے ساتھ شریک ہونے کا موقع دیتے ہیں۔"

"جن آنکھوں نے یہ سب کچھ دیکھ لیا اور جن کانوں نے یہ سب کچھ سن لیا ان کا جیون ضروری تو نہیں ہے، لیکن تم ہماری ریاست کے پرانے مشیر ہو، ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کبھی نہ کرنا، ہم جو کچھ ہیں اس کا اندازہ تمہیں بخوبی ہو گیا ہوگا' پریم ناتھ جی......ہم نہیں چاہتے کہ تم جیسے اچھے آدمی کو ہم کوئی نقصان پہنچا کیں لیکن ان کی شرط یہی ہے، کہ تمہاری زبان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جانی چاہیے۔"

"تو کیا......تو کیا......وہ لاشیں بھی آپ ہی کی درندگی کا شکار ہوئی تھیں ونود جی جو جنگلوں کنوؤں اور دوسری جگہوں پر پائی گئی ہیں۔"

میرے باپو نے چونک کر پوچھا۔

"زبان سنبھالو پریم ناتھ جی! اسے درندگی نہ کہو، وہ سب پاک استھان پر پہنچ گئیں، بھلا ہماری آغوش میں آنے کے بعد کسی کو سورگ نہ ملے یہ کیسے ممکن ہے۔"

"مگر......مگر یہ تو ہتھیا ہے، یہ نہیں ہو سکتا ونود جی آپ ابھی تک اپنے آپ کو چھپائے ہوئے ہیں، میں تو بھگوان سے ڈر رہا ہوں کتنے مہان لوگوں کی اولاد ہیں آپ اور کیسے راکھشس......اگر آپ کے مہان ماتا پتا کی آتما نہیں یہ سب کچھ معلوم ہو جائے تو ان کا کیا حال ہو۔ بھگوان آپ کو معاف کرے ونود مہاراجی بھگوان آپ کو معاف کرے۔"

"پریم ناتھ جی جیون نہیں چاہتے کیا......اپنے پریوار......اپنے کٹم کا جیون تمہیں پسند نہیں ہے کیا؟"

"نہیں مہاراج ونود مہاراج ایسا نہ کہو، بھگوان نے چاہا تو میرا پورا پریوار بچے گا، میرا جیون بھی بچ جائے گا، لیکن تم جیسے راکھشس کو میں نہیں چھوڑ سکتا۔ کس کی بیٹی ہے یہ کس کی اولاد ہے یہ۔"

"ہوں تو اس سے پہلے پریم ناتھ جی کہ تمہاری دیوانگی عروج کو پہنچے تمہارا علاج کرنا ضروری ہے۔" ونود مہارا نے پھرتی سے ایک جگہ رکھا ہوا پستول نکال لیا اور اس کا رخ پتاجی کی طرف کر دیا۔ پتاجی خاموش کھڑے ہوئے۔ ونود انہیں گھورتا رہا پھر بولا۔

"تمہیں ایک منٹ میں مار دیا جاتا۔ پریم ناتھ جی مگر پھر خیال آتا ہے، اور پھر یہی بات یہ ہے کہ جس طرح تم نے ہماری بستی کا کام سنبھال رکھا ہے اس کو بھی ہمیں سامنے رکھنا ہوتا ہے اب ہمیں نئے آدمی رکھنا پڑیں گے۔"

پتاجی اس دوران یہ اندازہ لگا چکے تھے کہ ان کا جیون یہاں محفوظ ہے، لیکن اس لڑکی کی مظلومیت ان کے رویئے میں راج

گئی تھی لیکن اس وقت عقل نے ساتھ دیا۔ انہوں نے سوچا کہ اس راکشش کو ایسے نہیں مارا جاسکتا۔ اگر ان کی کہانی اسی جگہ ختم ہو گئی تو پھر وہ تو مر جائیں گے اور کوئی نہیں جان سکے گا کہ ونود مہرا جیسا راکشس کیا کیا کرتا پھر رہا ہے، چنانچہ وہ بے اختیار مسکرا پڑے۔

"دیکھنا چاہتا تھا، ونود جی کہ میرے لیے آپ کے دل میں کتنی گنجائش ہے۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہے پریم ناتھ جی۔"

"مطلب یہ ہے کہ سب کچھ برا ہے، اچھا نہیں ہے، مگر کیا کروں تمہارے پتا جی کا نمک کھاتا رہا ہوں۔ اپنی عادت سے مجبور ہوں، تمہیں نصیحت تو کرنا ہی تھا، مگر بالک کیا ضروری تھا کہ تم اس کی ہتھیا بھی کرتے۔"

"اوہ...... اس کا مقصد ہے کہ تمہیں عقل آ گئی ہے۔"

"بس کچھ عادت سی پڑی ہے، ونود مہرا جی۔"

"نہیں ہم تو پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں، بڑا مان ہے اپ کا ہمارے من میں، مگر آپ کی باتیں ہی ایسی تھیں۔"

"بہک گیا تھا میں سنبھل گیا ہوں۔" پتا جی بولے۔

"سنبھل جانے میں جو مزہ ہے، پریم ناتھ جی بہک جانے میں نہیں ہے، ہمیں امید ہے کہ تم آئندہ کبھی نہیں بہکو گے۔"

"میرے ساتھ ایسے بات مت کرو، ونود مہرا، میں نے جیون کا ایک بڑا حصہ تمہارے ساتھ بتایا ہے، میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر یہ سب کچھ ہو بھی گیا ہے تو اس کی ہتھیا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"یہ ضروری ہے آپ سمجھتے نہیں ہے، پریم ناتھ جی، اس کے لیے ہم اپنی عزت بھینٹ نہیں چڑھا سکتے، چنانچہ ہم یہی کرتے ہیں۔"

"مگر مہاراج مجھے آپ کی اس حرکت سے اختلاف ہے۔"

"وہ کیوں؟"

"آپ اگر چاہیں تو کھلے عام بھی یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ جاگیرداروں اور راجاؤں کی حویلیوں میں تو یہی کھیل ہوتے رہتے ہیں، آپ کو کون روکے گا۔"

"رام...... رام...... رام...... ہم جیسے مہان پرش جن کے پاس لوگ اپنی اچھائیں لے کر آتے ہیں اپنی استریوں اور ناریوں کو لے کر دعائیں کرانے آتے ہیں بھلا اس سے اچھا موقع کوئی مل سکتا ہے، نہیں پریم ناتھ جی...... بوڑھے ہو گئے ہو، جوانی کے کھیلوں سے ناواقف بھلا ایسی عورتیں بھی کسی قابل نہیں ہوتی ہیں جو ویشا نہیں۔ جگہ جگہ ناچتی پھریں، ہمیں تو ان کچی کلیوں سے دلچسپی ہے، ہمیں تو بس یہی سب کچھ اچھا لگتا ہے بس یوں سمجھو یہ ہمارا کھیل ہے۔ مگر پریم ناتھ جی آپ کے لہجے کی اچانک تبدیلی ہمیں شبے کا شکار کر رہی ہے۔"

"بے کار باتیں مت کرو، ونود مہرا جی، میں اپنی زبان بند کرلوں گا۔"

میرے باپ نے مصلحت کے تحت کہا۔

"اور اگر زبان کھولی تو یہ سمجھ لیجئے کہ ہمارے ہاتھ چھوٹے نہیں ہیں۔"

"ٹھیک ہے، وڈو ٹھیک ہے، مجھے ہی دھمکیاں دے کر تم اپنی بڑائی جتا سکتے ہو"

"ارے نہیں...... پریم ناتھ جی! ہم نے تو ہمیشہ آپ کی عزت کی ہے چلیں اب یہ لاشیں بھی آپ ہی ٹھکانے لگائیں۔"

"کک...... کیا؟" باپو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں پریم ناتھ جی! اب تو آپ ہمارے کام میں شریک ہو ہی گئے ہیں۔ یہ لاش اپنے کاندھے پر لاد کر لے جائیں، کنوئیں میں ڈال دیں۔ وہ کنواں تو آپ نے دیکھا ہی ہوگا، جو بستی سے باہر نکل کر جنگل کی طرف ہے، جائیں...... جائیں جلدی کریں۔" میرے پتا جی کو جیون بچانے کے لیے یہ سب کچھ کرنا ہی تھا جو کچھ ہوا تھا۔ اس پر ان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا لیکن وڈو دھیرا سے ٹکر لینا ان کے بس کی بات نہیں تھی...... پورا پریوار چل رہا تھا، ان کے گھر سے، بھلا میرے باپو کہاں ٹھوکریں کھاتے پھرتے۔

ہاں یہ انہوں نے ضرور سوچ لیا تھا کہ کسی نہ کسی موقع پر اس بدمعاش کو بے نقاب ضرور کر دیں گے۔ مگر ایسے کہ جب وہ رنگے ہاتھوں پکڑا جائے۔ ویسے تو وہ جانتے تھے کہ اس کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو لوگ ان ہی کی بوٹیاں اڑا دیں گے، صورت حال کی نزاکت کا انہیں پورا پورا اندازہ تھا۔

انہوں نے لاش کندھے پر ڈالی اور چور دروازے سے نکل کر کنوئیں کی طرف چل پڑے لیکن ابھی وہ زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ بہت سی روشنیاں ان پر پڑنے لگیں۔ ایک کے بعد ایک روشنی کا جھماکا ہوتا۔ پتا جی اتنے بے وقوف بھی نہیں تھے کہ یہ نہ سمجھ پاتے کہ ان کی تصویریں لی جا رہی ہیں، یہ تصویریں وڈو کے اشارے پر ہی لی گئی تھیں اور اب پتا جی کی صورت حال بہت عجیب ہو گئی تھی۔ ان کا خون خشک ہو گیا تھا۔

لڑکی کی لاش ان کے کندھے پر پڑی ہوئی تھی وہ کسی سے کچھ بھی کہتے پھرتے ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوتی تھی، آخر وہ لاش کو لے کر کیوں جا رہے تھے۔؟

ان کا دل روتا رہا اور انہوں نے لاش کو اس کنوئیں میں پھینک دیا۔ یہ کنواں بہت گہرا تھا، اور اس میں گرنے والی کسی بھی چیز کا پتا نہیں چلتا تھا۔ پھینکنے سے پہلے لاش پر پتھر بھی باندھنے پڑتے تھے۔

چنانچہ پتا جی اپنا کام کرنے کے بعد گھر آ گئے مگر ہلکان ہو رہے تھے، گھر میں ماتا جی اور میری ایک بہن تھی اس کے علاوہ میرے بھائی بہن بھی ہمارے ساتھ ہی رہتے تھے۔ کارندہ ہونے کی وجہ سے میرے پتا جی کو بہت اچھی تنخواہ ملتی تھی، تھوڑی بہت زمینیں تھیں، ہماری اور یہ زمینیں انعام میں وڈو دھیرا کے پرکھوں ہی نے ہمارے خاندان کو بخشی تھیں اور اب ہمارا ان پر پورا پورا حق تھا۔

اس طرح ہمارے حالات بہت بہتر چل رہے تھے۔ مجھے تو اس بارے میں کچھ نہ معلوم ہو سکا اور نہ میری چھوٹی بہن کو لیکن پتا جی کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ انہوں نے ماتا جی کو تمام تفصیلات بتا دیں اور ماتا جی بری طرح سہم گئیں، انہوں نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہے بھگوان اب کیا ہوگا؟"

"یوں سمجھو کہ میں مر چکا ہوں، گنگا کی ماں' میرے جیون میں کچھ نہیں رہا ہے، پتا نہیں کس کی اولاد تھی وہ، میرا من مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا، میں کبھی شانت نہیں ہوں گا۔"

"خود کو سنبھالو، پریم ناتھ۔ بھلا ہم جیسے لوگ دلو دھرا جیسے آدمی سے کیسے ٹکرا سکتے ہیں۔"

"ہائے رام میں نے تو کئی بار اس کی آرتی اتاری ہے، بڑے سچے من سے، میں نے اسے اپنی اولاد کی طرح چاہا ہے وہ اتنا مورکھ اور اتنا پاپی ہے کیسے مان لوں"

"نہ مانو گنگا کی ماں تم نہ مانو گی تو کیا ہوگا...... مگر مجھے بتاؤ میں کیا کروں میرا دل چاہ رہا ہے کہ سو جاؤں اتنی گہری نیند کہ پھر کبھی نہ جاگوں لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر کل صبح میں اپنے کام پر نہ پہنچا تو دلو کو شک ہو جائے گا، اور اس کے بعد گنگا کی ماں...... نہیں نہیں...... سنو تم گنگا اور لکشمی کو اس سنسار کی نگاہوں سے چھپا کر رکھو، ہماری اس بستی میں ایک راکھشس گھس آیا ہے، اور اب کسی بہو بیٹی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔"

"لو...... ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے یہ مہاتما جن کے بارے میں ہم ہمیشہ سوچتے تھے کہ یہ بھگوان کے اوتار ہیں، اور بھگوان نے اپنے اس اوتار کو ایک ایسی جگہ اتارا ہے جہاں دولت ہی دولت ہے، لیکن دولت کے انبار رکھ کر بھی وہ اپنے بھگوان کو نہ بھول سکا، کتنا مان تھا ہمیں اس پر...... کتنا مان تھا۔"

"مگر سوچو تو سہی گنگا کی ماں سوچو تو سہی، گاؤں میں جنگلوں میں کنوؤں میں، دو چھوروں پر شہروں میں جو چھلاشیں ملتی رہتی ہیں، وہ اسی پاپی کے ہاتھوں ہلاک ہوئی ہیں۔"

"آہ...... آج اگر میں بستی کے چوک میں کھڑا ہو کر یہ بات لوگوں کو بتاؤں تو میں جانتا ہوں کہ لوگ مجھے سنگسار کر دیں گے، پتھر مار مار کر میرا پورا وجود فنا کر دیں گے لیکن کاش کوئی اس کی درندگی اپنی آنکھوں سے دیکھتا۔"

ماتا جی انہیں سمجھاتی رہیں، صبح کو پتا جی تیار ہو کر چل پڑے انہوں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا' جیون بچانے کے لیے کام پر جانا بہت ضروری تھا۔

تب ماتا جی نے رات کی باتیں مجھے بتائیں اور مجھے ہدایت کی کہ نہ تو میں خود باہر جاؤں اور نہ ہی گنگا کو جانے دوں' میں نے ماتا جی سے پوچھا۔

"ماتا جی گھروں میں قید رہنے سے کیا بہو بیٹیوں کی عزت محفوظ رہتی ہے؟ آج اس کے ہاتھ گھر سے باہر ہیں تو کل گھروں کے اندر بھی پہنچ سکتے ہیں، کیا راکھشس کو ختم کرنا ضروری نہیں ہے۔"

تب ماں نے مجھے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"بے وقوفی کی باتیں نہ کرو، جو کام ہم نہیں کر سکتے، اس کی بات ہی کیوں کی جائے۔" پر میرا من نہیں مانتا تھا، میں نے سوچا تھا کہ رات کو باپو سے بات کروں گی۔ رات کو جب باپو واپس آئے تو میں ان کا انتظار کر رہی تھی۔

ان کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے دل کے خلاف جنگ کر رہے ہیں میں ان کے سامنے جا بیٹھی تو وہ چونک پڑے اور حیرت سے مجھے دیکھنے لگے۔

"کیا بات ہے بیٹا" انہوں نے سوال کیا۔

"آپ نے یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کی باپو کہ وہ لاش کس لڑکی کی تھی؟"

"کیا مجھے...... تجھے کیسے معلوم ہوا؟"

"باپو مان کرتی تھی میں آپ پر سنسار میں آپ سے بڑا کوئی نظر نہ آتا تھا۔ مجھے لیکن یہ کیا ہوا آپ کو......اب اتنے چھوٹے کیوں ہو گئے آپ، اچانک اتنے چھوٹے ہو گئے آپ باپو۔"

"تیرا باپ بے غیرت نہیں ہے، لکشمی اتنا نردوئی نہیں ہے وہ مگر عقل کی جنگ ہاتھ پیروں کی جنگ سے زیادہ موثر ہوتی ہے، اگر نادانی کا ایک لمحہ اور گزر جاتا تو شاید تجھے اپنے باپو کی لاش بھی دیکھنا نصیب نہ ہوتی، اری پگلی یہ کیسے سوچ لیا تو نے کہ میں نے اپنی اس بچی کو بھلا دیا ہوگا۔ جس کی لاش میں اپنے کندھے پر ڈال کر کنوئیں میں پھینک آیا ہوں میں تو مرتے دم تک اسے نہیں بھول سکتا۔ میں اپنے باپ کا کچھ نہیں کر سکتا لیکن غور سے سن میں اسے چھوڑوں گا نہیں، لیکن اس کے لیے مجھے کچھ سمے چاہیے ہوگا۔

ہاں میں اس راکھیش کو اس سنسار سے مٹانے کا تہیہ کر چکا ہوں، تو میری بچی ہے لکشمی بھگوان نے مجھے کوئی اولاد نہیں دیا لیکن میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔ بھگوان کی سوگند اپنے پریوار کی سوگند میں اسے نہیں چھوڑوں گا لیکن اس کے لیے جلد بازی نہیں کروں گا، ویسا کرنا تم لوگ۔ اگر تم نے ذرا بھی ایسی ویسی بات کر دی، تو وقت سے پہلے مارے جاؤ گے، میں اپنے اس عزم کو کبھی نہیں بھلاوں گا۔"

"لیکن اس کے لیے سمے چاہیے مجھے، تمہیں وہ واقعات یاد ہوں گے جب اس کے بارے میں کسی نے زبان کھولی تھی، اور لوگوں نے اسے مار مار کر ختم کر دیا تھا۔ بڑا گہرا اثر ڈالا ہوا ہے اس نے اس کے علاوہ بیٹا! ایک بات تمہیں اور بھی بتاؤں، اس کم بخت کے پرکھے بہت اچھا وقت گزار چکے ہیں، وہ سچے اور نیک لوگ تھے، لیکن لیکن یہ بات میں جانتا ہوں کہ بے شمار روپیہ آ رہا ہے، راتوں کو عجیب عجیب لوگ آ آ کر اس سے ملتے ہیں، اور وہ کون ہیں کیوں ملتے ہیں اس سے، اور یہ کیا کرتا ہے اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں معلوم۔ میری اس سے کبھی لڑائی نہ ہوتی کیونکہ میں نے اس کے باپ دادا کا نمک کھایا ہے، اور اس کا بھی تو یونہی سر جھکا کر جیون بتا دیتا لیکن حالات یہ کہہ رہے ہیں بیٹا! کہ اب مجھے اس کے سامنے آنا ہی پڑے گا۔"

"میں زیادہ مضبوط آدمی نہیں ہوں، لیکن میرے ساتھ سچائی کی شکتی ہے، تم لوگ میرے لیے دعا کرو، ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا کہ میں جیتا رہوں، مجھے حالات معلوم ہو جائیں، اور اس کے بعد میں خاموشی اختیار کر لوں گا۔"

باپو کے الفاظ بڑے مضبوط تھے۔ میرے دل کو ڈھارس ہوگئی میں نے باپو سے کہا کہ وہ مجھے کوئی کام سونپیں مگر باپو نے کہا۔

”بیٹی تو خاموشی سے گھر بیٹھ یہ سارے کام تیرے نہیں ہیں۔“

مجھے اس بات کا بڑا افسوس تھا کہ میں باپو کا بیٹا نہ ہوتی۔

بہر طور میں نے خاموشی اختیار کی، باپو ان برائیوں کے خلاف اپنے دل میں عزم لیے کام میں لگے رہتے تھے۔ ویسے وتو دھیر ان جیسے کسی آدمی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا اس کے پاؤں بڑے مضبوط تھے۔

چنانچہ اس نے اس واقعہ کو بھی نظر انداز کر دیا اور پریم ناتھ کے بارے میں ایک بار بھی نہ سوچا لیکن میرے باپو مسلسل اس تاک میں لگے رہے وہ ان لوگوں کو جانچتے رہے جو اس سے ملنے آتے تھے اور اس کے بعد انہیں جو علم ہوا وہ بے حد خطرناک تھا۔ انہیں پتا چلا کہ وتو دھیرا محض ایک عیاش طبع آدمی ہی نہیں، بلکہ اس نے شہر شہر میں اپنے جال پھیلا رکھے ہیں۔

وہ شہریوں کو ناجائز شراب اور نشے کی دوسری چیزیں بھی فراہم کرتا ہے، اس کے علاوہ اس کے بے شمار غنڈے جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے، اور پتہ نہیں کیا کیا کاروائیاں انجام دے رہے تھے۔ ان کارروائیوں کے بارے میں بھی باپو کو تھوڑی بہت معلوم حاصل ہوگئیں۔

ملک ملک سے لڑکیاں لائی جاتی تھیں، کئی کئی غیر ملکی لڑکیوں کو بھی وتو دھیرا کے مندر میں دیکھا گیا۔ باپو کو سب سے زیادہ اس بات کا افسوس تھا کہ وہ کمبخت سادھو، سنتوں کے بھیس میں آ کر یہ تمام گناہ کر رہا تھا اور یہ بڑی افسوس ناک بات ہے۔

کم از کم اسے اپنی شکل ہی نمایاں کر دینی چاہیے تھی، بستی والوں اور گاؤں والوں کو خوش رکھنے کے لیے اس نے وہی تمام کاروائیاں کی تھیں، جو اس کے باپ دادا کرتے چلے آ رہے تھے اور وہ لوگ واقعی اس سے بہت خوش تھے کیونکہ اب دولت کی ریل پیل باہر سے بھی تھی، صرف زمینوں جائیدادوں سے کام نہیں چلایا جا رہا تھا حالانکہ ان کی کمی بھی نہیں تھی، اور ان کے ذریعے بھی کام چلایا جا سکتا تھا۔ لیکن پوری بستی کو خوش حال بنا دیا گیا تھا۔ بستی کے سارے مکانات بنتے چلے جا رہے تھے، اس کے لیے وتو دھیرا قرضے دیتے تھے۔ بستی والے ان کے نام پر مرمٹنے کو تیار رہتے تھے۔ ایسے پاپی کو زیر کرنا آسان کام نہیں تھا۔

باپو کو اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ وہ اس کے خلاف کوئی باقاعدہ محاذ نہیں بنا سکتے چنانچہ وہ تاک میں لگے رہے اور پھر ایک دفعہ انہیں باہر جانے کا موقع مل گیا۔ کسی کام سے وتو دھیرا ہی نے انہیں باہر بھیجا تھا۔ باپو دارالحکومت گئے، وہاں وتو د کے کام کے ساتھ ساتھ وہ اپنے طور پر ہی کارروائی کرنے لگے۔ انہوں نے ایک بہت بڑے پولیس آفیسر سے رابطہ قائم کیا اور ان سے ذاتی طور پر ان کے مکان پر ملاقات کی۔

پولیس آفیسر نے باپو کا استقبال وتو دھیرا کے مشیر ہی کی حیثیت سے کیا تھا۔ مختلف باتیں کرنے کے بعد باپو نے کہا۔

”صاحب! میں آپ کو ایک اہم بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں، بات یہ ہے کہ دیش بھگتی ہر شخص کے من میں ہوتی ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ صرف اس لیے جیون نہ بتائے کہ اسے روٹی کپڑا ملتا ہے، اس کے من میں کچھ اور آشائیں بھی ہوتی تھی۔ اچھائیوں اور برائیوں کی آشائیں۔“

''آپ کیا چاہتے ہیں مسٹر پریم ناتھ؟'' بڑے پولیس آفیسر نے پوچھا۔

''میں کچھ ایسی باتیں کہنا چاہتا ہوں جنہیں سن کر میرے منہ پر تھوکنا پسند کریں گے مگر میں کیا کروں، میں اپنے دل سے مجبور ہوں۔''

''نہیں، پریم ناتھ جی! آپ بزرگ آدمی ہیں۔ میں آپ کی عزت کرتا ہوں جو بات کہنا ہو دل کھول کر کہیں۔''

''مہاراج یہ خاندان جہاں اس وقت میں مشیر کی حیثیت سے نوکر ہوں میرے لیے اوتاروں اور دیوتاؤں کا خاندان رہا ہے، ان لوگوں کے ہاں میرے پرکھوں نے جیون بتایا ہے۔ ان کی برائی نمک حرامی ہے اور اس طرح انسان اپنی ہی نگاہوں میں ذلیل ہوتا ہے۔''

''بے شک' اس میں کیا شک ہے۔'' بڑے پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

''مگر میں اس خاندان کے خلاف ہی کچھ کرنا چاہتا ہوں۔''

''کیا مطلب؟'' آفیسر تعجب سے بولے۔

''ہاں، مہاراج...... جو کچھ میں بتا رہا ہوں اسے سن کر آپ مجھ پر لعنت بھیجیں گے لیکن اس سے جب آپ صورت حال کا صحیح اندازہ لگالیں۔''

''کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟'' بڑے پولیس آفیسر نے جواب طلب کیا۔

''دلو دمہرا جی اچھے راستوں کے راہی نہیں ہیں۔''

''کیا مطلب؟'' پولیس آفیسر کی آواز میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔

''مطلب یہ ہے وہ اپنے پرکھوں کی ریت سے ہٹ گئے ہیں۔ آپ پھلواری کے اطراف میں ہونے والی وارداتوں کے بارے میں سنا ہوگا۔ لڑکیوں کی لاشیں جو جگہ جگہ پائی گئیں۔''

''ہاں، سنا ہے۔''

''اوہ...... کیا راز ہے ان کا۔'' افسر صاحب دلچسپی سے آگے جھک آئے تھے۔

''انہیں ان کی آبروریزی کے بعد ختم کر دیا جاتا ہے''

''وہ تو میڈیکل رپورٹ سے بھی معلوم کر لیا گیا ہے، مگر یہ سب کون کرتا ہے؟''

''دلو دمہرا۔''

''کیا......؟'' افسر کا لہجہ چونکا ہوا تھا۔

''ہاں مہاراج اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، میں نے سادھو کے بھیس میں دلو دمہرا جی، بہت برا کر رہے ہیں، مہاراج میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے اچھا نہیں ہے، میں نے اس کے لیے جان کی بازی لگائی ہے، لیکن میری خواہش ہے کہ آپ اس کی تحقیقات کریں۔ یہی نہیں بلکہ دلو دمہرا کچی شراب اور نشے کی دوسری چیزوں کا بھی بیوپار کرتے ہیں۔ بہت سارے ملکی اور غیر ملکی لوگ یہاں آتے

رہتے ہیں اور اس کے بعد یہ سب کچھ یہاں ہوتا ہے۔" افسر صاحب تعجب بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ وہ اسی طرح مجھے دیکھتے رہتے پھر انہوں نے کہا۔

"کیا آپ نے اس سلسلے میں کسی اور پولیس آفیسر سے بات کی؟"

"نہیں مہاراج بڑا سوچ بچار کرتا رہا ہوں جس کا نمک کھاؤ اس کے خلاف سب کچھ کروں، دل یہ تسلیم نہیں کر رہا تھا لیکن وہ لاشیں جسے میرے کاندھے پر لاد کر کنوئیں میں گرایا گیا آج تک میری نگاہوں میں گھوم رہی ہیں۔ میں اسے بھول نہیں سکتا...... مہاراج وہ میری بیٹیوں کی طرح تھی۔"

"کیا مطلب؟" افسر نے پوچھا اور باپو نے انہیں پوری کہانی سنا دی۔ افسر صاحب گردن ہلاتے رہے تھے۔ پھر انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس کہانی کا کوئی ثبوت ہے، آپ کے پاس؟"

"مہاراج ثبوت تو ہزاروں مل جائیں گے، اپنے کچھ آدمیوں کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ میں انہیں دکھاؤں گا کہ حویلی میں کیا کیا ہوتا ہے؟"

"ہوں...... دیوان جی...... آپ نے یہ اطلاع دے کر بڑا اچھا کام کیا ہے، میں اس کی پوری تحقیقات کروں گا۔ آپ بالکل بے فکر رہیں، لیکن ایک بات آپ ذہن میں رکھیں اگر یہ باتیں دو چار جگہ اور کہہ دیں، تو پھر آپ کی اپنی زندگی ممکن نہ ہوگی، اگر آپ کے کہنے کے مطابق ونود مہرا جی اتنے خطرناک آدمی ہیں اور سادھو کے بھیس میں آ کر وہ یہ سب کچھ کر رہے ہیں تو پھر ان کے ہاتھ بہت لمبے ہوں گے۔ آپ کی جان جائے گی، اس لیے خاموشی سے اپنے گھر جائیے آرام سے بیٹھئے۔ آپ نے مجھے اطلاع دی ہے میں اس سلسلے میں پوری تحقیقات کروں گا اور آپ کی بات اگر سچی نکلی تو پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔"

آفیسر کا یہی کہنا کافی تھا۔ باپو مطمئن ہو گئے۔ وہ خود بھی دو ورزہ کر ہی کام کرنا چاہتے تھے۔ ان کے اپنے انداز میں بھی بڑی کشمکش تھی کیونکہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کریں، جن لوگوں کا نمک کھایا تھا ان کے خلاف کچھ کرتے ہوئے انہیں افسوس ہو رہا تھا، لیکن فرض کی ایک الگ زندگی ہوتی ہے، چنانچہ وہ پھلواری واپس آ گئے۔ باپو اپنے من کا بوجھ ہلکا کر آئے تھے۔ لیکن انہیں شانتی نہیں ملی تھی۔

دو دن اسی طرح گزر گئے باپو کی کیفیت دیکھ کر میرے اپنے دل میں بڑی عجیب کشمکش پیدا ہو گئی تھی، میں نے جو کچھ سن لیا تھا، اس کے بعد نجانے کیوں میرا دل ڈرنے لگا تھا۔

یہ تیسرے دن کی بات ہے، صبح ہی صبح ہمارے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی تو میں دروازہ کھولنے چلی گئی، ونود مہرا کو میں نے اس سے پہلے کئی بار دیکھا تھا لیکن وہ جتنی بڑی شخصیت تھے اسے سوچتے ہوئے میں کبھی بھول کر بھی نہیں خیال کر سکتی تھی کہ وہ ہمارے دروازے پر بھی آ جائیں گے۔ اس وقت وہ ہی ہمارے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے، میں ہکا بکا رہ گئی۔ ونود مہرا خود بھی مجھے

حیرت سے دیکھتے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں نے بڑی نرم اور میٹھی آواز میں کہا۔

"پریم ناتھ جی موجود ہیں۔"

"ہاں مہاراج"

"سنو تم پتری ہو ان کی؟"

"ہاں مہاراج۔" میں نے جواب دیا اور وہ عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھتے رہے، میں بھی حیران کھڑی سوچتی رہ گئی تھی اب کیا ہوگا؟

☆......☆......☆

"اکیلی بیٹی ہو" کچھ دیر کے بعد انہوں نے خود پر قابو پا کر کہا۔

"نہیں مہاراج میری ایک بہن بھی ہے۔"

"ہوں...... چھوٹی ہے تم سے......؟"

"ہاں مہاراج"

"کیا نام ہے۔ تمہارا؟"

"دلکشی۔"

"ٹھیک ہے جاؤ...... اپنے پتا جی کو اطلاع دو ہم آئے ہیں۔" میں واپس مڑ گئی لیکن مجھے وشو مہرا کی نگاہیں اپنی پشت میں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی...... مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی مجھے اندر سے ٹٹول رہا ہے...... یہ آنکھیں بڑی عجیب تھیں۔ جب تک میں ان کے سامنے سے گزرتی رہی مجھے یہ احساس رہا...... باپو کو آ کر یہ بات بتائی تو وہ حیرت سے اچھل پڑے اور پھر جلدی سے باہر نکل گئے۔ کچھ بھی تھا۔ بہرطور وشو مہرا جی ان کے مالک تھے۔ باپو بڑی عزت و احترام کے ساتھ انہیں اندر لے کر آئے...... وشو مہرا جی مسکراتے ہوئے بولے۔

"پریم ناتھ جی۔ ہم آپ کے من سے اپنے بارے میں کرودھ دور کرنا چاہتے ہیں اور اسی لئے آپ کے پاس آئے ہیں۔"

"مہاراج میرے من کو کیا ہو گیا ہے؟" باپو نے خود کو سنبھال کر کہا۔

وہ وشو مہرا سے آنکھیں نہیں ملا سکتے تھے۔ کیونکہ ان کے من میں جو کچھ تھا وہ وشو کو ابھی اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔

"نہیں پریم ناتھ جی۔ دیکھو...... ہمیں دیکھو...... ہم بڑے اور چھوٹے میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ تم ہمارے مشیر خاص ہو۔ تمام طور سے ہمارے رکھے ہوئے لوگوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں لیکن وہ کبھی کسی کے گھر نہیں گئے ہوں گے۔ ہمیں دیکھو ہم سادھو سنت آدمی ہیں۔ دنیا کے لوبھ سے بالکل دلچسپی نہیں رکھتے۔ ٹہلتے ہوئے جا رہے تھے...... تمہارے گھر کا دروازہ آیا تو یہاں آ گئے۔ ویسے پریم ناتھ جی! تم نے ہمیشہ ہم سے دوری رکھی۔"

"ہم نہیں سمجھے مہاراج"

"کبھی اپنے پریوار کے ساتھ ہمارے گھر نہیں آئے؟"

"بس مہاراج ویسے ہی۔" میرے باپو نے جواب دیا۔

"اور سناؤ تمہارے وچار کیسے ہیں؟"

"بس ٹھیک ہیں مہاراج کوئی خاص بات نہیں۔ آپ کو جل پانی......"

"نہیں پریم ناتھ! صبح صبح ہم جل پانی نہیں کرتے۔ بس ایسے ہی آگئے تھے۔ تمہارے دوار۔" ونود مہرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کی مسکراہٹ میں شیطانیت چھپی ہوئی تھی۔ جسے میں دور ہی سے محسوس کرسکتی تھی۔ میں اس شخص کو چہرہ دیکھ رہی تھی۔ سادھوؤں کے روپ میں یہ آدمی راکشس معلوم ہوتا تھا۔ خدوخال بھی بہت بھدے تھے بلکہ خوفناک نظر آتے تھے۔ بہرطور تھوڑی دیر کے بعد وہ چلا گیا لیکن باپو کو بے پناہ پریشانی کا شکار کر گیا۔ وہ پرخیال نظر انداز میں گردن ہلا رہے تھے۔ میں ان کے پاس پہنچی تو وہ چونک پڑے۔ پھر آہستہ سے بولے۔

"تو......تو کیا کررہی ہے لکشمی۔ دروازہ کھولنے تو گئی تھی۔؟"

"ہاں باپو"

"کیوں گئی تھی بے وقوف کہیں کی۔ بھلا تجھے کیا ضرورت تھی جانے کی' ہر آواز پر دروازہ کھولنے کے لئے چلی جاتی ہے۔ جب میں گھر میں موجود تھا تو تو کیوں گئی۔ نوکر بھی موجود تھے۔ رام......رام......رام پتہ نہیں کیا کرنے والی ہے۔ تو کیا کرکے دکھائے گی۔ جب سمجھا دیا ہے تو وہی کر جو میں کہتا ہوں۔"

باپو بلاوجہ مجھ پر بگڑنے لگے' میں ان کی ذہنی کیفیت کو سمجھ رہی تھی۔ بے وقوف نہیں تھی میں' حالات کا اندازہ مجھے بھی ہو چکا تھا اور جو کہانی باپو نے مجھے سنائی تھی' اس کے تحت اس بات اندازہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی کہ باپو میرے لئے کیوں پریشان ہیں۔ پھر انہوں نے کہا۔

"ونود مہرا نے تجھ سے کوئی بات کی تھی؟"

"ہاں"

"کیا بات کی تھی؟"

"بس نام پوچھا تھا میرا۔"

"اوہ...... تجھے نہیں جانا چاہئے تھا۔ تجھے نہیں جانا چاہئے تھا۔"

"ایسا کیا ہو گیا باپو......میں کوئی حلوہ تو نہیں ہوں کہ کوئی مجھے کھا جائے گا۔"

"تو نہیں سمجھتی پگلی تو نہیں سمجھتی۔"

"میں سمجھتی ہوں باپو..... آپ اس بات کا اطمینان رکھیں میری طرف سے۔"

"کیا.....؟" باپو چونک کر بولے۔

"بس باپو میں آپ کے سامنے زبان نہیں کھول سکتی۔ لیکن اس بات کو ذہن میں رکھ لیجئے کہ کوئی میری عزت سے یا میرے جیون سے نہیں کھیل سکتا۔"

"بھگوان کرے ایسا ہی ہو۔" باپو نے فکر مند لہجے میں کہا۔

روز مرہ کی طرح آج بھی وہ ضروری تیاریاں کرنے کے بعد حویلی روانہ ہو گئے' کوئی خاص بات نہ ہوئی۔ شام ہو گئی۔ رات کے تقریباً دس بجے تھے۔ جب ہمارے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ وہ دیر تک سہمی ہوئی نگاہوں سے دروازہ کے طرف تکتے رہے۔ پھر لرزتے قدموں سے دروازہ کی طرف بڑھنے لگے۔ ہمیں چونکہ انہوں نے دروازے پر جانے سے منع کر دیا تھا' اس لیے ہم میں سے کوئی دروازہ کھولنے نہیں گیا تھا۔ باپو نے دروازہ کھولا تھا اور کسی سے باتیں کرنے لگے۔ پھر انہوں نے کہا۔

"آجاؤ..... اندر آجاؤ بھائی۔" اور ایک آدمی اندر داخل ہو گیا۔ میں اسے پہچانتی تھی۔ بستی ہی کا ایک آدمی تھا۔ پہلے ہمارے محلے میں رہتا تھا پھر اپنے بال بچوں کے ساتھ شہر چلا گیا تھا۔

"کیوں بھائی کیسے حال ہیں؟"

"ٹھیک ہے۔"

"کب آئے شہر سے۔"

"ابھی ابھی آیا ہوں اور بری طرح سے بھاگا ہوا آیا ہوں۔ ابھی واپس چلا جاؤں گا۔"

"کیوں..... کیوں خیریت ابھی آئے ہو ابھی واپس چلے جاؤ گے۔"

"آپ کے پاس آیا تھا پریم ناتھ جی۔ آپ جانتے ہیں میں پولیس حوالدار ہوں۔"

"ہاں جانتا ہوں!"

"مجھے چند سوالات کے جوابات چاہئیں۔"

"کیا پولیس کی طرف سے یہ سوالات کر رہے ہیں؟"

"نہیں پریم ناتھ جی!..... میں اگر پولیس کی طرف سے کچھ سوال کر رہا ہوتا تو سادہ لباس میں نہ آتا۔ پولیس کی وردی پہن کر آتا۔"

"کہو بھئی کیا بات ہے؟"

"کیا آپ دتو دھیرا کے خلاف کوئی رپورٹ درج کروانے گئے تھے؟" اس نے کہا اور باپو بری طرح چونک پڑے۔

"میں جو پوچھ رہا ہوں مجھے اس کا جواب دیجئے۔"

"ہاں گیا تھا۔"

"بہت برا کیا آپ نے پریم ناتھ جی!...... بہت برا کیا۔ کیا آپ کو مہرا کے تعلقات کا علم ہے؟"

"تعلقات اپنی جگہ...... میں تو پولیس کو ایک جرم کی اطلاع دینے گیا تھا۔"

"جرم، کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ پریم ناتھ جی! آپ نے اتنا جیون بتا دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کوئی جرم اگر غریب کرتا ہے تو وہ جرم بن جاتی ہے اور یہی برا کام اگر کوئی بڑا آدمی کرتا ہے وہ پالیسی ہوتی ہے یا اس کے پس پشت کوئی بڑا کام ہوتا ہے۔"

"لیکن جو کام ونود مہرا کر رہا ہے کیا وہ بھی تمہاری نگاہوں میں بہت بڑا ہے؟"

"میری نگاہوں میں نہیں میرے افسروں کی نگاہوں میں...... آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کی رپورٹ کرنے کے بعد پولیس افسروں نے کیا کیا ہوگا؟"

"میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ونود مہرا کے بارے میں تحقیقات شروع کر دی ہوں گی اور یہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے کہ ان لاشوں کا راز کیا ہے اور کس نے انہیں قتل کیا ہے؟"

"نہیں مہاراج یہی تو بھول ہے آپ کی۔"

"کیا مطلب؟"

"پولیس نے سب سے پہلے ونود مہرا کو اس کے بارے میں اطلاع دی اور انہیں بتایا کہ ان کے خلاف رپورٹ درج ہو چکی ہے۔ پولیس افسر نے ونود مہرا جی سے ملاقات کر کے کہا کہ پریم ناتھ نے ان پر قتل کا الزام لگایا ہے اور ان کے خلاف ایسے گھناؤنے الزامات لگائے ہیں کہ وہ حیران ہیں۔"

"پھر ونود مہرا نے کیا کہا۔؟"

"یہ ہمیں کیا معلوم۔ ایک معمولی حوالدار کو افسروں کی باتیں کہاں معلوم ہو سکتی ہیں لیکن آپ کو ایک اطلاع دینے آیا ہوں کہ صبح ہی صبح یہاں پولیس فورس پہنچے گی آپ کو گرفتار کرنے کے لئے۔"

"مم...... مم...... مجھے کیوں؟" باپو نے خوفزدہ لہجے میں سوال کیا۔

"پریم ناتھ جی! آپ نے خود اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے۔ میں آپ کو ایک مشورہ دے سکتا ہوں۔ آپ فوراً فرار ہو جائیے۔ بستی کی بات ہے میں جانتا ہوں کہ آپ بہت نیک آدمی ہیں اور آپ نے ونود مہرا جی کے خلاف جو کچھ کیا ہے وہ اپنی نیک دلی سے متاثر ہو کر ہی کیا ہوگا لیکن آپ کو پتہ نہیں ہے کہ صورتحال کیا ہے۔ ونود مہرا جو کچھ بھی ہیں لیکن اپنی پیٹھ بڑی محفوظ رکھتے ہیں۔"

"میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔"

"یہ آپ کی مرضی ہے۔ آپ جیسے ایماندار بے وقوف اسی طرح مصیبتوں کا شکار ہوتے ہیں یہ میرا فرض تھا کہ میں آپ کو اس

بات سے آگاہ کردوں۔ حالانکہ پولیس کا آدمی ہونے کی وجہ سے مجھے یہ سب نہیں کرنا چاہیے لیکن اس بات کا مجھے اندازہ تھا کہ آپ کے خلاف جو کچھ کیا جارہا ہے وہ ونود مہرا کے کہنے پر کیا جارہا ہے اور آپ نردوش ہیں۔ میں اپنے ضمیر کو اور اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لئے چلا آیا تھا۔ آگے آپ کی اپنی مرضی ہے۔"

تھوڑی دیر بعد حوالدار چلا گیا..... باپو کا چہرہ دھواں دھواں ہورہا تھا۔ میں نے اور ماتا جی نے بھی یہ ساری باتیں سن لی تھیں۔ باپو ماتا جی کی طرف دیکھ کر پرخیال انداز میں بولے۔

"سنو..... میری ایک بات سنو۔"

"ہاں بولو....."

"تم نے سنا حوالدار کیا کہہ رہا تھا؟"

"ہاں سن لیا اچھی طرح سن لیا کیا یہ سچ ہے کہ تم ونود مہرا کے خلاف رپورٹ درج کرانے گئے تھے؟"

"ہاں یہ سچ ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ونود مہرا کیا چیز ہے میرا من نہیں مانتا۔ میں پاپ میں حصہ نہیں لے سکتا۔ میں اس کی نوکری نہیں کرسکتا۔ میں یہ مانتا ہوں کہ پرکھوں سے ہم اسی کا نمک کھاتے چلے آرہے ہیں لیکن اپنے سامنے یہ ظلم ہوتا دیکھ کر میں خود کو نہیں روک سکتا۔ مجھے یہ سب کرنا ہی تھا۔ اب کچھ بھی ہو نتیجہ کچھ بھی نکلے۔"

"تو پھر یہاں سے بھاگ چلو؟"

"کیا کہتی ہو کہاں بھاگ جاؤ کیسے بھاگ جاؤں؟"

"وہ تو ٹھیک ہے مگر ہم ونود مہرا سے کیسے ٹکرا سکتے ہیں۔ بھلا؟"

"بھگوان ہمارا ساتھی ہے۔ البتہ ایک ایسا خیال میرے ذہن میں آیا ہے۔"

"وہ کیا؟"

"بیٹی کو چناری پہنچادو..... وہاں زمان سنگھ اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ ہم صورتحال سے ابھی واقف نہیں ہیں کہ کیا ہونا ہے۔ کیا ہوگا اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔"

"مگر راتوں رات اس کو چناری کیسے پہنچادوں؟" ماتا جی نے پوچھا۔

"جیسے بھی ممکن ہوسکے کوئی اپائے کرو۔ کوئی ترکیب کرو۔"

"اگر تم کہو تو میں رام لال سے بات کروں۔ رام لال اپنی بیل گاڑی جوت لے اور لکشمی کو چناری لے جائے۔"

"ہاں..... ہاں رام لال سے بات کرلو۔ دس بیس روپے بھی دے دینا اسے..... بچوں کا یہاں رہنا اچھا نہیں اور رام لال سے یہ بھی کہہ دینا کہ خبردار کسی کو اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو۔"

''ٹھیک ہے ابھی رام لال کے گھر جا کر بات کرتی ہوں۔''

ماتا جی باہر چلی گئیں۔

میں پریشانی سے باپو کی شکل دیکھ رہی تھی۔ پھر میں نے کہا۔

''باپو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم سب ہی یہاں سے نکل جائیں۔''

''نہیں بیٹا! تو خود سوچ ایک برائی کے خلاف میں نے قدم اٹھایا ہے' میدان چھوڑ کر بھاگ نہیں سکتا۔''

''مگر پتا جی!''

''نہیں بیٹا! اگر مگر...... نہیں...... اگر تو کر سکتی ہے تو میری ایک مدد کر اپنی اور اپنی چھوٹی بہن کی حفاظت کر نا باپو رمان سنگھ کو میں خط لکھ دوں گا۔ وہ تیری اچھی طرح دیکھ بھال کریں گے۔ اپنا زیور وغیرہ سمیٹ لے' جلدی باندھ لے دیر کرنا اچھی نہیں ہوگا۔''

میں تیار ہوگئی۔ بہن کو سوتے اٹھا کر جب یہ بتایا کہ ہم چناری چل رہے ہیں تو وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ راستے میں گاڑی میں بیٹھ کر وہ مجھ سے فضول باتیں کرتی رہی۔ کہنے لگی باپو کو ہم پر دیا کیسے آ گئی۔ انہوں نے ہمیں چناری بھیجنے کا فیصلہ کیسے کیا۔ اب میں اس بے وقوف کو کیا بتاتی کہ صورتحال کیا ہے۔ بہر طور ہم چناری پہنچ گئے۔

باپو کے بارے میں ساری تفصیلات مجھے بعد میں معلوم ہوئیں......

باپو صبح تک انتظار کرتے رہے اور صبح جب کہ ابھی سورج نہیں نکلا تھا' پولیس کی گاڑی ہمارے دروازے پر آ کر رکی...... پولیس آفیسر باہر نکلا اور اس نے دروازے پر دستک دی۔ باپو نے دروازہ کھولا اور پولیس آفیسر کو دیکھ کر اچھل گئے۔

وہ حوالدار پر کوئی الزام نہیں دینا چاہتے تھے۔ پولیس آفیسر نے انہیں دیکھ کر کہا۔

''پریم ناتھ جی آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے۔''

''مگر کیوں مہاراج؟''

''یہ تو بات تھانے جا کر معلوم ہوگی۔''

''مہاراج کو میری گرفتاری کی اطلاع دے دی جائے۔'' باپو نے کہا اور پولیس آفیسر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ہاں...... ہاں...... دے دی جائے گی...... آپ چنتا نہ کریں۔ آئیے۔''

باپو کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور تھانے لے جا کر انہیں بند کر دیا گیا۔ ابھی تک باپو کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ وشو دھرا نے انہیں کس الزام میں گرفتار کروایا ہے۔ ہاں اس حوالدار نے انہیں جو کچھ بتایا تھا اس کے تحت وہ اتنا جانتے تھے کہ اس گرفتاری میں وشو دھرا کا ہاتھ ہے۔

دوسرے دن باپو کو لاک اپ سے نکال کر تھانے دار کے سامنے پہنچا دیا گیا اور تھانے دار نے انہیں بتایا کہ انہیں قتل کے الزام میں

گرفتار کیا گیا ہے۔

''قتل...... کیسا قتل؟''

''ثبوت مل چکے ہیں۔ پریم ناتھ جی۔''

''کیا مطلب میں نہیں سمجھا۔ براہ کرم مجھے سمجھا دیجئے۔''

اور جو کچھ انہیں سمجھایا گیا اس نے باپو کی آنکھیں کھول کر رکھ دیں۔ یہ کچھ تصویریں تھیں جن میں باپو ایک لاش کو اپنے کندھے پر لاد کر لے جا رہے ہیں۔ جگہ کا اندازہ بھی ہو جاتا تھا۔ باپو نے یہ فوٹو گراف فوراً ہی پہچان لئے۔ یہ وہ لاش تھی جو ونود مہرا نے ان کے حوالے کی تھی اور کہا تھا کہ اس کنویں میں پھینک آئیں۔ باپو کو روشنیوں کے وہ جھماکے بھی یاد تھے جو ان پر ہوئے تھے اور جن پر وہ غور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن یقیناً فلیش لائٹس والے کیمرے تھے۔ جن کے ذریعے باپو کی تصاویر لی گئی تھیں اور اس طرح ونود مہرا نے اپنی مکڑی کے جال میں پھانس لیا تھا۔ ان تصاویر کو دیکھ کر باپو ششدرہ گئے...... پولیس آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کہئے پریم ناتھ جی ان تصویروں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟''

''یہ سب کچھ میں نے ونود مہرا کے کہنے پر کیا تھا۔''

''بڑی اچھی بات ہے۔ گویا آپ نے ونود کے جرم چھپانے کی کوشش کی تھی۔ لاش کو لے جا کر آپ نے کنویں میں پھینک دیا تھا۔''

''مم...... مجھے...... مجھے مجبور کیا گیا تھا۔''

''کمال ہے۔ مجبوراً جرم نہیں کیا جاتا۔ آپ اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک سادہ منش انسان پر الزام لگا رہے ہیں۔ پریم ناتھ جی...... آپ بھی بال بچوں والے ہیں۔ اس کے بعد آپ پر یہ وحشت کیوں سوار ہو رہی تھی۔ آپ جیسے گھٹیا آدمی کو کتے کی موت مرنا چاہیے تھا۔''

باپو کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔ واقعی انہوں نے ونود مہرا کے خلاف رپورٹ درج کرائی تھی۔ یہی پولیس افسر تھا۔ جس سے انہوں نے ونود مہرا کے بارے میں کہا تھا اور اسی پولیس افسر نے انہیں گرفتار کر لیا تھا لیکن ٹھوس ثبوت کے ساتھ...... اور اس ثبوت کی تردید باپو کے لئے ممکن نہیں تھی۔

وہ زبانی سب کچھ کہتے رہے لیکن پولیس افسر نے کہا کہ یہ ثبوت ان کی زبان سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

یہ بات سچ ہی تھی۔ باپو کو یہ سب کہہ کر اپنی بے عزتی ہی کرائی تھی۔ کیونکہ ثبوت ان کے خلاف موجود تھے۔ باپو کو باقاعدہ جیل میں بند کر دیا گیا اور اس کے بعد ہماری بستی میں یہ خبر چاروں طرف پھیل گئی لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ پریم ناتھ جی کو نجانے کتنا برا بھلا کہا گیا۔ میری ماتا جی کو ان کے گھر سے نکال دیا گیا اور اس سلسلے میں تمام کارروائی ونود مہرا کی ہی طرف سے ہوئی تھی۔

ونود مہرا چشم دید کو نیست و نابود کر چکا تھا...... باپو کی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ماما نرمان سنگھ یہ خبریں سن کر

حیران رہ گئے۔ اخبار میں باپو کی تصویر دیکھ کر وہ ہمارے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا۔

"لکشمی...... بیٹا یہ سب کیا ہے؟"

"میں کیا بتاؤں ماماجی...... باپو کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہوئی ہے۔" میں نے کہا۔

"مگر یہ تصویریں تو سازش نہیں ہیں۔ ان میں تو کیمرہ ٹرک بھی نظر نہیں آتی۔" ماما بولے۔

"میں نہیں جانتی بھگوان کی سوگند میں نہیں جانتی۔" ماماجی پریشان ہو گئے۔ پھر ماماجی بستی پہنچے اور وہاں سے ماتاجی کو ساتھ لے آئے...... ماتاجی کی حالت پاگلوں جیسی ہو رہی تھی۔ جس وقت وہ ہمارے پاس پہنچیں وہ سخت بخار میں مبتلا تھیں اور ہذیان بک رہی تھیں۔ انہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ اب پتاجی جان نہیں بخشی جائے گی۔ ماتاجی کو کچھ ایسی بیماری لگ گئی کہ ہفتہ بھر کے اندر اندر وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو کر رہ گئیں۔ ان پر ہمیشہ غنودگی طاری رہتی تھی اور پھر اس واقعہ کے بیس دن بعد ایک صبح ماتاجی کی سانس بند ہو گئی۔

ہمارے اوپر غموں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔ ہمارے بھرے پرے گھر کو آگ لگ گئی تھی۔ میں اور گنگا بری طرح رو پیٹ رہے تھے۔ ماماجی سب کو چپ کرا رہے تھے لیکن وہ خود بھی بہت پریشان تھے۔ دن گزرتا گیا...... باپو پر مقدمہ چل رہا تھا۔ سب کو منع کر دیا گیا تھا کہ کوئی ان کی پیروی نہ کرے۔ پوری بستی میں سے کوئی بھی پتاجی کے حق میں گواہی دینے کو تیار نہ تھے۔ یہاں تک کہ ایک ہرکارہ ماماجی کے پاس پہنچ گیا اور دلو دھیرا کی طرف سے انہیں یہ پیغام دیا گیا کہ برائی کے خلاف ان کا ساتھ دینا چاہئے اور رشتے داری کی بنیاد پر ایک مجرم کو بچانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ بے چارے ماماجی ایک اسکول ماسٹر تھے۔ ان کی کیا حیثیت تھی کہ وہ باپو کی طرف سے مقدمہ لڑنے کی کوشش کرتے...... نتیجے میں باپو کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی۔

ہم دونوں نے یہ خبر سنی تو ہمارے دل دہل کر رہ گئے۔ اب اس سنسار میں کوئی تھا ہمارا...... ماماجی سخت پریشان تھے۔ سارا بوجھان پر آن پڑا تھا۔ گھر میں جو سامان تھا اس پر دلو دھیرا کا قبضہ تھا۔

نجانے کتنے دن گزر گئے۔ پھر ایک دن رام لال ہمارے پاس آیا۔ اس کی حالت خراب ہو رہی تھی اس نے آ کر ماماجی کو بتایا کہ بالآخر دلو دھیرا کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ دونوں لڑکیاں نرمان سنگھ کے پاس ہیں۔ انہوں نے کسی طرح معلوم کر لیا کہ میں نے انہیں یہاں پہنچایا ہے...... مجھے پکڑ کر حویلی بلایا گیا اور خوب مار پیٹ کی گئی تو میں نے ساری صورتحال اگل دی۔ مگر پریم ناتھ جی بہت دیالو آدمی تھے...... ہم پر بڑے احسان تھے ان کے میں زندگی کی قیمت پر آپ لوگوں کو یہ بتانے آیا ہوں کہ اب گنگا اور لکشمی یہاں محفوظ نہیں ہیں۔

"مگر دلو دھیرا کی دشمنی تو پریم ناتھ سے تھی وہ بے چارے اب اس میں نہیں رہے۔ ان کی بیٹیوں کا قصور ہے؟"

"آپ سوچ لیجئے نرمان سنگھ سب کچھ آپ پر منحصر ہے۔ میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔" رام لال نے کہا۔

"خیر رام لال جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا، جیسی بھگوان کی مرضی۔"

میں نے یہ ساری باتیں سنیں' میری ذہنی کیفیت ان دنوں بہت خراب تھی۔ ماتا جی اور باپو کے جانے کے بعد گھر اجڑ گیا تھا......ہم لاوارثوں کی طرح ماما جی کے گھر میں پڑے ہوئے تھے۔

یہ تمام چیزیں میرے دل میں آگ بھڑکاتی تھیں اور میں سوچتی تھی کہ کسی طرح مجھے ونود مہرا سے انتقام لینے کا موقع مل جائے لیکن کمزور ہستی بھلا اس کے خلاف کیا کر سکتی تھی۔ دل ہی دل میں جھلستی رہی اور سوچتی رہی کہ اب کیسے جیوں بتاؤں گی۔

گنگا کی زندگی میرے سامنے تھی۔ ماما جی بے چارے سخت پریشان تھے اور سوچتے تھے کہ اب کیا بنے گا۔ ان بچیوں کو نکالا بھی نہیں جا سکتا اور اپنی زندگی داؤ پر بھی نہیں لگائی جا سکتی۔ میں ان کی پریشانی محسوس کر رہی تھی۔ میرا دل جانتا تھا کہ ماما جی کی کیا کیفیت تھی۔

ایک دن ترکیب میرے ذہن آ گئی۔ میں نے ماما جی سے کہا۔

''ماما جی ایک بات کہوں برا تو نہیں مانیں گے؟''

''کہو......'' انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ ان دنوں ان کا رویہ ہمارے ساتھ خاصا سرد ہوتا جا رہا تھا......غالباً وہ یہ سوچ رہے تھے ان لڑکیوں سے نجات پا کر اپنی زندگی بچانا چاہیے۔ ان کا بھی چھوٹا سا خاندان تھا جو ونود مہرا کی دشمنی کی وجہ سے تباہ ہونے والا تھا۔ ایک تباہ شدہ خاندان کا حشر وہ دیکھ چکے تھے اور اپنے خاندان کے ساتھ وہ یہ سلوک نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انہیں یہ علم ہو گیا تھا کہ ونود مہرا اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ پریم ناتھ کی بیٹیاں اس گھر میں ہیں۔

بہرحال وہ میری شکل دیکھتے رہے۔ پھر میں ان سے کہا۔

''ماما جی اگر ونود مہرا کے آدمی مجھے لینے آئیں' آپ اس سلسلے میں کوئی تعرض نہ کریں۔ گنگا تو ابھی چھوٹی ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ اس کی طرف توجہ بھی نہیں دی جائے گی لیکن اگر وہ مجھے حاصل کرنے آئیں تو آپ منع نہ کریں۔'' ماما جی یہ سن کر چونک پڑے شاید ان کی غیرت جاگ اٹھی تھی......وہ آہستہ سے بولے۔

''نہیں......نہیں لکشمی یہ کیسے ہو سکتا ہے تو میری بہن کی نشانی ہے......میں کیا کروں۔ آہ......میں کیا کروں......ایک غریب اسکول ماسٹر ہوں۔ بھلا اتنے بڑے آدمی سے کیسے ٹکر لے سکتا ہوں۔ میں جاؤں بھی تو کہاں جاؤں۔ میرے حالات اتنے خراب ہیں' میں نہیں کہہ سکتا کہ ہمارا جیون کیسے گزرے گا۔''

''ماما جی جو کچھ میں کہہ رہی ہوں اس کو ذہن میں رکھیں مجھے اگر کوئی لینے آئے تو مجھے جانے دیں۔'' ماما جی خاموشی سے گردن جھکائے کچھ سوچتے لگے۔ پھر بولے۔

''میرا من نہیں مانتا دیکھو بھگوان کیا کرتا ہے۔'' ماما جی خاموش ہو گئے۔

میں نے اپنے ذہن میں کچھ منصوبے بنا رہی تھی اور اس کے لئے میں نے اپنے آپ کو آہستہ آہستہ تیار کر لیا تھا۔ میں اپنا جیون دے کر اپنے باپو اور ماتا کا بدلہ لینا چاہتی تھی۔ ایک لمبی سی چھری حاصل کر کے میں نے اپنے لباس میں چھپا لی۔ نجانے کیوں مجھے یقین تھا

کہ میرے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ زندگی اس عمر میں بھی کر تا ہیں پہچانتی تھی اور پھر یہ بات باپو سے معلوم ہو چکی تھی کہ دلو دا ایک پاپی آدمی ہے اور نوجوان لڑکیوں کا رسیا ہے۔ اس نے مجھے دیکھا تھا اور اپنے دشمن کی بیٹی کو وہ بھول نہیں سکتا تھا۔ رام لال سے اس نے معلوم کر لیا تھا کہ مجھے چناری پہنچا دیا ہے اور میرا اندازہ غلط نہیں نکلا۔

ایک دوپہر کو چند گھوڑے سوار نہال سنگھ کے مکان پر پہنچ گئے۔ ماماجی اسی وقت اسکول سے فارغ ہو کر آئے تھے۔ یہ گھوڑے سوار پھلواری سے چناری پہنچے تھے۔ ماماجی ان سے بات کر رہے تھے اور اس کے بعد میرے پاس ہانپتے کانپتے آ گئے۔

''دلو دھیرا کے آدمی آئے ہیں کشنی! کہتے ہیں پریم ناتھ، دلو دھیراجی کے ملازم تھے مر چکے ہیں...... ان کی اولاد کی پرورش کرنا مہاراجی کا کام ہے۔ چنانچہ انہوں نے دونوں بیٹیوں کو بلوایا ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں؟''

''میں پہلے کہہ رہی تھی ماماجی...... مگر دونوں کی ضرورت نہیں ہے گنگا کو حفاظت سے آپ اپنے ساتھ رکھیے...... میں چلتی ہوں۔''

''مگر وہ چاہتے ہیں دونوں۔''

''میں ان سے بات کر لیتی ہوں۔'' میں نے کہا اور گنگا کا ہاتھ چھڑا کر باہر نکل آئی۔ میں ان میں سے اس شخص کو دریافت کیا جو نمایاں حیثیت رکھتا تھا...... ان میں سے وہی شخص میرے سامنے آ گیا۔ میں نے اس سے کہا۔

''گنگا کو میں نے یہاں اسکول میں داخل کر دیا ہے۔ وہ ابھی پڑھ رہی ہے' تم دیکھ لو میں دلو دھیرا کے چرنوں میں چلی جاتی ہوں۔ میں اس سے بات کر لوں گی۔ تم اس کی چنتا مت کرو۔''

ان لوگوں نے میری بات مان لی اور مجھے ایک رتھ میں بٹھا کر لایا گیا۔ میں دل ہی دل میں رو رہی تھی۔ میں جانتی تھی کہ اب میرے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں ان کی بدسلوکی کا شکار ہوں۔ میں اپنا انتقام ان سے لینا چاہتی تھی۔ وہ لوگ مجھے لے کر دلو دھیرا کے مندر میں پہنچ گئے...... سادھو منش آدمی ایک مرگ چھالے پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ مجھے اس کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر اس نے میرے عقب میں دیکھا اور اپنے آدمیوں سے بولا۔

''اس کی بہن کو نہیں لائے تم۔''

''مہاراج وہ آٹھ سال کی بچی ہے۔ سنا ہے وہاں کے اسکول میں داخل ہو گئی ہے۔ اس لڑکی نے کہا کہ یہ آپ سے بات کرے گی۔''

''اوہ...... اچھا اچھا ٹھیک ہے کوئی بات نہیں...... ہم اس سے بات کر لیں گے۔''

وہ پھر آہستہ بولے۔

''پنڈت پریم ناتھ ہمارے مشیر خاص تھے اور بڑے اچھے انسان تھے۔ ہمیں ان کی موت کا بڑا افسوس ہے۔ سنا ہے تمہاری ماتاجی بھی مر گئیں۔'' میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دلو دھیرا تھوڑی دیر تک انتظار کرتا رہا پھر بولا۔

"بہر طور تم چنتا مت کرو...... ہم بڑے دیالو ہیں۔ کسی بھی انسان کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتے ...... تمہاری بہن اگر چناری میں پڑھ رہی ہے تو اسے پڑھنے دو۔ تم یہاں رہو۔ اس کے بعد جب وہ بڑی ہو جائے گی۔ تم ہم اسے بھی یہاں بلوا لیں گے۔"

میں نے دل ہی دل میں اس کو کوستے ہوئے کہا۔

"پاپی اس کے جوان ہونے تک تیرا جیون ہی نہ ہوگا۔ جو میری بہن کو کوئی نقصان بھی پہنچے گا۔"

"اب تم یہیں اس حویلی میں رہو گی۔ لکشمی ہم تمہیں رانیوں کی طرح رکھیں گے۔ پریم ناتھ جی برا کیا تھا کہ ہمارے خلاف رپورٹ درج کرانے گئے تھے وہ۔ تم خود سوچو ہمارا اٹھاتے تھے وہ ہمارے خلاف کیسے کام کر سکتے تھے۔" میں نے اب بھی جواب نہیں دیا۔ تو وہ کسی قدر درشت لہجے میں بولے۔

"سنو...... اگر تم مجھ سے نفرت کر رہی ہو تو یہ تمہارے حق میں برا ہوگا۔ ہمیں چاہو۔ ہم سے محبت کرو۔ ہم مہان ہیں منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ تمہارا جیون بنا دے گا اور دوسرا تمہیں اس سنسار سے مٹا دے گا۔"

"میں مہاراج کی داسی ہوں۔" میں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مکاری سے کام لینا ضروری تھا۔ جانتی تھی کہ میری طاقت اس راکھشس کے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لئے ہوشیاری سے کام لینا تھا۔ جیون دان فیصلہ کر چکی تھی تو اب ان ساری باتوں سے کیا حاصل مجھے مکاری سے کام لینا چاہیے تاکہ میں اپنا کام پورا کر سکوں۔

دلو دھیرا نے کہا کہ ابھی مجھے ان کے ساتھ یہاں مندر ہی میں رہنا ہوگا۔ اس کے بعد وہ میرے لئے حویلی میں کوئی مناسب بندوبست کر دیں گے اور میرا وظیفہ جاری ہو جائے گا اور میں عیش و عشرت سے زندگی گزار سکوں گی۔

جس حجرے میں مجھے پہنچایا گیا وہ کسی مندر کا حجرہ نہیں معلوم ہوتا تھا وہ تو ایک باقاعدہ عیش گاہ تھی۔ جہاں موٹے موٹے قالین بچھے ہوئے تھے۔ بہترین ریشمی پردے لہرا رہے تھے۔ دنیا کی ہر چیز وہاں موجود تھی۔ برتن سجے ہوئے تھے۔ عجیب و غریب مجسمے چاروں طرف رکھے ہوئے تھے جو عجیب بے حیائی اور بے شرمی کا مظہر تھے۔ ایک بڑی سی مسہری ایک طرف پڑی ہوئی تھی۔ جس پر بڑا سا موٹا سا گدا تھا۔ اوپر فانوس لگے ہوئے تھے۔ جس میں شمعیں روشن تھیں۔

میں نے اس عیش کدے کو دیکھا اور دل ہی دل میں سوچا۔ وہ لوگ پاپی جو دلو دھیرا کو ایک سادھو سمجھتے ہیں اگر یہاں آ کر یہ رہائش گاہ دیکھ لیں تو صورتحال ان پر کھل جائے لیکن اتنے بڑے آدمی پر کون یہ الزام لگا سکتا تھا۔ کون اس کی عیش گاہ تک پہنچ سکتا تھا اور پھر باپو کے کچھ اور الفاظ بھی مجھے یاد تھے۔

دلو دھیرا اپنی جگہ محدود نہیں تھا۔ اس کی زمینداری پھلواری تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ باپو کے مطابق کچھ روپیہ باہر سے بھی آتا تھا۔ لیکن کہاں سے اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں معلوم تھا۔ چنانچہ اس شخص کے بارے میں سوچتے ہوئے یہ اندازہ بخوبی ہو جاتا تھا کہ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور اسے مارنا آسان کام نہیں تھا۔ مجھے مکاری سے کام لینا ہوگا۔ تاکہ میں اس راکھشس پر قابو پا سکوں۔

میں اس حجرے میں بیٹھی وقت کا انتظار کر رہی تھی تھوڑی دیر بعد دو عورتیں آ گئیں ...... وہ اچھی خاصی قد و قامت کی تھیں۔ چہرے ہی سے فاحشائیں معلوم ہوتی تھیں۔ ان کا انداز گفتگو بڑا واہیات تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکرانے لگیں اور پھر ان میں سے ایک مجھ سے شرمناک گفتگو کرنے لگی۔

وہ مجھ سے پوچھ رہی تھیں کہ میں زندگی میں کبھی کسی لڑکے سے محبت تو نہیں کی۔ کبھی کوئی میرے بالکل قریب تو نہیں آیا۔ میں نے ان پر لعنت بھیجی اور ان سے کہا کہ وہ عورتیں ہیں عورتوں کی حیا اپنے پاس رکھیں۔ جس پر وہ دونوں میرا مذاق اڑانے لگیں پھر بولیں۔

"ہاں ہم عورتیں ہیں اور اپنی ساتھی عورتوں میں اضافہ دیکھنا چاہتی ہیں۔ چلو تمہیں دلہن بنا دیں۔"

"کیا بکواس کرتی ہو...... کیسی دلہن؟"

"آ جاؤ...... اچھے کپڑے پہن کر اچھی شکل و صورت بنا کر تم بڑی سندر لگو گی۔ ویسے بھی تم بڑی حسین ہو۔ اگر من موہ لیا دلو دیجی کا تو شاید وہ کچھ نہ ہو۔ جو ہوتا آیا ہے۔"

میں ان کی باتوں کا مطلب سمجھ رہی تھی۔ مگر انجان بن رہی تھی۔ میرے ذہن میں ایک نیا خیال آیا اور وہ یہ کہ اس چھری کو کہاں چھپاؤں۔ چنانچہ اس وقت بالکل موقع نہیں تھا۔ میں ان سے کہا کہ میں باتھ روم جانا چاہتی ہوں۔ انہوں نے مجھے اجازت دے دی۔

تھوڑے ہی فاصلے پر باتھ روم تھا...... اس سے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ کہ میں اس سے یہ چھری باتھ روم میں کسی مناسب جگہ چھپا دوں۔ کیونکہ وہ کمبخت میرا لباس تبدیل کرانے لئے بالکل تیار تھیں اور لباس تبدیل کرانے کی صورت میں چھری کا دوسروں کی نگاہوں میں آ جانا لازمی تھا...... باتھ روم پہنچ کر میں نے ایک مناسب جگہ تلاش کی اور چھری اس خلاء میں رکھ دی۔ میں اس چھری کو باآسانی دوبارہ حاصل کر سکتی تھی۔ یہاں پاس میں ہی ایک باتھ روم تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے اطمینان تھا کہ میں دوبارہ بھی یہاں آ سکتی ہوں...... بہر طور چند منٹ کے بعد میں واپس آ گئی اور انہوں نے مجھے ایک حسین لباس پہنا دیا۔ میرے چہرے پر ابٹن لگائی گئی۔ طرح طرح سے مجھے سنوارا گیا...... میں نے کوئی تعرض نہیں کیا تھا اور اس کے بعد میں دلہن بن کر بیٹھ گئی۔

میں اپنی تقدیر کو کوس رہی تھی دل میں تو نجانے کیا کیا تھا۔ لیکن تقدیر نے یہاں ایسی جگہ لا چھوڑا تھا جو ایک بن بیاہی دلہن کی خوابگاہ تھی اور پھر وہ منحوس راکھشس کمرے میں داخل ہو گیا...... منہ سے شراب کے بھبکے اٹھ رہے تھے۔ آنکھوں میں شیطنت چھائی ہوئی تھی۔ وہ میرے قریب آ کر کہنے لگا۔

"پہلی ہی نگاہ میں یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ تم کتنی سندر ہو...... واہ پریم ناتھ جی مر گئے۔ لیکن ایک انعام ہمیں دے گئے کہ انہیں عرصے تک نہیں بھول سکیں گے۔" میں نفرت بھری نگاہوں سے اس منحوس انسان کو دیکھتی رہی...... اسے بدترین سبق دینا چاہتی تھی۔ دل میں طوفان اٹھ رہے تھے لیکن ان طوفان کو دبانا ضروری تھا جلد بازی کام بگاڑ دے گی۔ چنانچہ میں نے خود کو سنبھال لیا۔

"تم اتنی سندر کیوں ہو سندری؟"

"میں کیا جانوں مہاراج؟" میں نے کہا۔

"پریم عجیب آدمی تھے...... کیا کمی تھی ہمارے ہاں۔ آرام سے جیون گزار رہے تھے...... سماج سدھار کی من میں آئی اور ہم سے بیر باندھ لی...... پچھامت کر وہ تمہیں ہیں۔ ہم تو ہیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اپنے جیتے جی تمہیں کوئی تکلیف نہ ہونے دیں گے۔ یہاں رہ کر تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔"

"نہیں مہاراج۔"

"ہماری مانتی رہو تم تو دیکھو گی سب تمہارا حکم مانیں گے۔ کوئی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔"

"میں بے سہارا رہ گئی ہوں مہاراج۔"

"ارے نہیں سندری ہم جو تمہارا سب سے بڑا سہارا ہیں۔ ہم پر پورا اعتماد کر سکتی ہو۔ ہمارے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟"

"پتا سمان ہیں آپ مہاراج...... میں آپ کو پتا کی جگہ سمجھتی ہوں۔" نجانے ایسے حالات میں بھی اپنے دل کی بھڑاس نکالنے میں کمی نہ کی...... وہ چونک کر پیچھے ہٹ گئے۔

"کیا کہتی ہو سندری ذرا غور سے دیکھو ہمیں اچھی طرح غور کرو۔ ہم تمہارے پتا تو کہیں سے نہیں لگتے۔ ہم تو تمہارے چاہنے والے ہیں' چاہتے ہیں تمہیں۔"

"آپ جو کچھ بھی کہیں مہاراج میرے ذہن میں آپ کے لئے یہی جگہ ہے۔"

"بکواس مت کرو بے وقوف لڑکی...... تمہارے یہ الفاظ تمہیں کوئی نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔"

"حقیقت تو کہنا ہی ہوگی مہاراج آپ جو کچھ بھی سوچ لیں۔"

"میں کہتا ہوں بکواس مت کرو۔ کمبخت ذلیل تو نے میرا سارا موڈ چوپٹ کر دیا ہے۔" وہ دوہرا جھلائے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

دل ہی دل میں نے سوچا کیا اس طرح سے میری زندگی بچ سکتی ہے۔ امید نہ تھی جو کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد اس کمینے آدمی کے پاس پہنچی تھی کیا یہ مجھے اتنی آسانی سے نکل جانے دے گا۔

رات گزر گئی دوسرا دن بھی خاموشی سے گزرا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی تھی جو میرے لئے تکلیف دہ ہوتی لیکن دوسری شام ایک سوکھا سڑا آدمی میرے پاس پہنچا اس کے چہرے سے خباثت ٹپک رہی تھی۔ آنکھوں میں مکاری چمک رہی تھی۔ میرے نزدیک بیٹھ کر وہ بڑے پیار سے بولا۔

"بیٹا...... لکشمی ہے نا تمہارا نام؟"

"تم کون ہو؟"

"ہمدرد ہیں تمہارے۔ کیا بتائیں۔ بے چارے پریم ناتھ سے ہماری کیسی دوستی تھی۔ بچپن کے دوست تھے ہم دونوں۔"

"کیا نام ہے تمہارا؟"

"رہنے دے بیٹی، اب کیا نام بتائیں، یہاں ایک مشورہ دیتے ہیں تجھے وشو دھرا مہاراج کی بات مان لے سکھ میں رہے گی۔"

'ہوں تو یہ بات ہے.....' میں نے کہا اور دوسرے لمحے اس مکار دشمن پر ٹوٹ پڑی۔ وہ دبلا پتلا مدقوق سا آدمی تھا۔ میں نے اسے بری طرح زخمی کر دیا۔ وہ تو بھاگ گیا لیکن میری ہمت بڑھ گئی۔ مجھے احساس ہوا کہ اب تک میں خود کو نظر انداز کرتی رہی ہوں...... میں تو بہت کچھ کر سکتی ہوں......اور میرے ذہن میں منصوبے بننے لگے۔

آخر کار وہ وقت آ گیا وشو دھرا اپنے ناپاک ارادوں کے ساتھ میرے پاس آ گیا وہ جارحیت پر آمادہ تھا۔ جب وہ اپنے ناپاک ارادوں کی آخری حدود کو چھونے لگا۔ تو میں اٹھ گئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" اس نے پوچھا۔

"باتھ روم میں۔"

"اوہ...... ہاں ضرور" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں باتھ روم میں داخل ہو گئی۔ میں چھری نکال کر لباس میں چھپائی اور باہر نکل آئی۔ اس کے بعد...... اس کے بعد...... لکشمی کی قوت برداشت جواب دے گئی۔ وہ سسک سسک کر رونے لگی اور میں طلسم سے چونک پڑا۔

وہ سسکتے ہوئے بولی "میں نے اسے ہلاک کر دیا۔ اوہ...... پھر وہاں سے نکل بھاگی۔ جرم کی دنیا میں داخل ہو چکی تھی۔ اسکے بعد سے آج تک جرم کی دلدل میں پھنس چکی ہوں۔ ہاتھ پاؤں مار رہی ہوں۔ لیکن...... لیکن" وہ خاموش ہو گئی۔

میں اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن وہ نہ بولی۔ لکشمی خود ہی تھک گئی۔ میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا عورت...... ایک حسین خواب...... بہت سے دلوں کی دھڑکن۔ اپنے نازک اور دلکش وجود پر نازاں لیکن کہیں کہیں اس قدر مظلوم اور بے بس کہ دل لرز اٹھے اور پھر ایک ایسی عورت جو صرف حالات کی چکی میں پس کر کچھ سے کچھ بن گئی ہو۔ مرد تو ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کر لیتا ہے۔ سڑکوں گلیوں بازاروں اور فٹ پاتھوں پر زندگی گزار لیتا ہے لیکن عورت...... جو داستان لکشمی مجھے سنا رہی تھی۔ وہ اپنی سچائی کا اظہار خود کرتی تھی۔ ایسے حالات میں لڑکی ذات کیا کرتی۔

بہر حال میں اس کے لئے افسردہ ہو گیا۔ میں نے خود ہی اسے روک لیا۔ بس لکشمی اس سے زیادہ میں کچھ اور نہیں سننا چاہتا...... اس نے آنسو بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور سسکی لے کر بولی۔

"یقین کرو۔ پنچھیوں کے پنجرے میں قید اس داستان کے پنچھی کو میں نہ جانے کب سے اڑانا چاہتی ہوں، لیکن آج تک اس میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ بس ایک بار، صرف ایک بار کوئی اس قیدی کو آزادی دلا دے۔ ایک بار صرف ایک بار......" اس کی سسکیاں دل نکال رہی تھیں...... میرے دماغ میں کوئی چیز چٹخنے لگی۔ ایک سرگوشی سنائی دے رہی تھی۔

''کون ہے تو...... جانتا ہے۔''

''ایک لاوارث وجود''

''دریا کی تخلیق۔''

''وہ جسے ایک ہمدرد نے ندی سے نکال کر زندگی کی سبز گھاس پر رکھ دیا تھا اور اب زندگی مجھ سے کھیل رہی تھی۔ ایک انوکھا کھیل جو ناقابل فہم تھا۔ جس کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اس کھیل میں کا اختتام کیا ہوگا۔ کھیل تو کھیل ہی ہوتا ہے میں عجیب و غریب پراسرار واقعات میں گھرا ہوا تھا۔ جیسی پوکر نے اپنے طور پر نجانے کیا کیا جال پھیلائے ہوئے تھے۔ وہ اپنی زندگی کا ایک مصرف دریافت کر چکا تھا اور اس مصرف کے ساتھ اس کا سفر جاری تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اس کا اتنا ساتھ دیا تھا کہ اس نے مجھ پر جو محنت کی تھی اسے اس کا بھرپور معاوضہ مل چکا تھا اور اب جب میں اس سے جدا ہو گیا تھا۔ تو میرا ضمیر پوری طرح مطمئن تھا کہ میں نے اس سے ناانصافی کہیں بھی نہیں کی اور اس کے لئے وہ سب کچھ کیا جو کچھ وہ چاہتا تھا اور اب باقی کام میں اپنے لئے کرنا چاہتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سمندری سفر کے دوران مجھ پر کچھ انوکھے انکشافات ہو رہے تھے۔ میرے تصور میں نہیں تھا کہ میں کس طرح نظام امری کے ذہن تک پہنچ چکا ہوں۔

نظام امری در حقیقت بہت بڑا آدمی تھا اور جس طرح تحقیقی سفر کیا وہ جارہا تھا وہ اس کے لئے صرف دلچسپی کا باعث تھا۔ ورنہ اس سے کوئی مفاد وابستہ نہیں تھا۔ جہاز مسلسل سفر کر رہا تھا اور اس پر تمام ضروری کارروائیاں جاری تھیں۔ وہ لوگ سمندر پر تحقیقات بھی کر رہے تھے اور اس کے لئے انہیں بین الاقوامی طور پر مدد حاصل تھی۔ بہت سے ممالک اس جہاز کے کسی بھی پیش آنے والے خطرے یا حادثے سے نمٹنے کے لئے اپنی خدمات پیش کر چکے تھے۔ اب اس جہاز کو نکل کر یہاں سے کافی دور جانا تھا اور بڑی ذمہ داری کے ساتھ کام کئے جارہے تھے۔ کئی اہم افراد بڑے اختیارات کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ جہاز میں خاص طور پر ایک لیبارٹری بنائی گئی تھی۔ جسے سمندری تحقیقات کے لئے استعمال کیا جارہا تھا اور یہ کام بھی مجھے کافی دلچسپ نظر آتا تھا۔

ماہرین جو سمندر کے بارے میں بڑی معلومات رکھتے تھے۔ ہر جگہ اپنی کارروائیوں کے لئے آزاد ہوا کرتے تھے۔ بہت سی ایسی اشیاء مل جاتی تھیں جن پر ریسرچ کی جاتی تھی اور ان کے نتائج کا اندازہ لگایا جاتا تھا۔ چونکہ اب میں یہاں باقاعدہ کردار کی حیثیت سے روشناس ہو چکا تھا۔ اس لئے مجھے بھی اہمیت دی جاتی تھی۔ وہ لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے اور میرے ذہن میں مختلف خیالات آتے رہتے تھے۔ میں لیلک سمورنا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جان لینا چاہتا تھا۔ جس کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ میری سرزمین ہے۔ پتہ نہیں میری یہ سرزمین کیسی ہوگی۔

میں زیادہ تو جہاز کے ایک گوشے میں ایسی جگہ بیٹھ جاتا تھا۔ جہاں سے سمندر کا نظارہ نہایت آسان ہو۔ کئی بار میں بارے میں عدیل بخشی نے نتاشا سے بات چیت کی تھی۔ اس نے کہا تھا۔

''کیا تم اس کی فطرت میں تبدیلیوں پر غور کر رہی ہو نتاشا؟'' نتاشا چونکہ مجھ سے بہت متاثر تھی۔ اس لئے اس نے کہا۔

''ہاں ...... ظاہر ہے آپ کو اس بات کا علم ہے۔ جناب! کہ اس کی شخصیت میں شدید الجھاؤ ہے۔ وہ اسی الجھاؤ کا شکار رہتا ہے۔''

''نظام امری کی آنکھیں اس تک پہنچ چکی ہیں۔''

''کیا مطلب؟'' نتاشا نے حیرت سے کہا۔

''مجھ سے پوچھ رہا تھا اس کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ اسے یہ لڑکا بہت پراسرار معلوم ہوتا ہے۔''

''کیا نظام امری کو اتنی فرصت ہے کہ وہ اس طرح کی کسی شخصیت پر غور کر سکے۔'' نتاشا نے حیرت سے کہا۔

''ہاں ...... ایک عجیب و غریب بات سنی ہے۔''

''کیا؟''

''بس وہ یہ کہتا ہے کہ یہ شخص پراسرار قوتوں کا مالک ہے۔''

''تعجب کی بات ہے۔'' نظام امری نے یہ الفاظ کہے۔ بہر حال میں ان باتوں میں بھی دلچسپی لے رہا تھا کوئی کچھ بھی کہتا رہے۔ میرا مقصد نگاہ کچھ اور ہی تھا۔ پھر ایک رات تقریباً ایک بجا تھا۔ مجھے نیند نہیں آرہی تھی چنانچہ میں ٹہلتا ہوا باہر نکل آیا اور پھر جہاز کے ایک گوشے میں جا کر سمندر کو دیکھنے لگا۔ تبھی اچانک میری نظر ایسی چمکدار چیز پر پڑی جسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ لیکن یہ دو روشنیاں اتنی تیز چمک رہی تھیں کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔ ان سے بے شک کرنیں نہیں ابھر رہی تھیں وہ یوں لگتا تھا جیسے انتہائی قیمتی اور سچے نیلم ہوں جو ایک جگہ ساکت ہوں۔ بہت دیر تک میں ان کا جائزہ لیتا رہا۔ عجیب سویا سویا انداز تھا ان روشنیوں کا۔ آخر جب مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے قریب جا کر دیکھنے کا فیصلہ کیا اور آہستہ آہستہ ان کے قریب پہنچ گیا۔ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میرا ذہن ان روشنیوں کی گرفت میں آگیا ہو اور پھر اچانک ہی مجھے اپنے عقب میں قدموں کی آہٹ سنائی دی اور مجھے یوں لگا جیسے روشنیوں کے دو بلب سوئچ بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک ہی بجھ گئے ہوں۔ میں نے اچانک ہی پلٹ کر دیکھا تو کیپٹن ہیون میرے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔

''کیا آپ نے ان روشنیوں کو دیکھا تھا۔ مسٹر کالیا۔'' کیپٹن ہیون نے سوال کیا۔

اور میں کھوئی کھوئی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔

''کچھ سمجھ نہیں آتا یہ سب کیا ہے؟''

''پتہ نہیں میں۔ میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔''

''حالانکہ مجھے لگتا ہے کہ آپ بہت کچھ جانتے ہیں مسٹر کالیا۔ لیکن بہر حال اگر کوئی ایسی بات ذہن میں ہو۔ تو آپ مجھ سے تعاون کیجئے۔ آپ مجھے کسی بھی طرح غلط انسان نہیں پائیں گے۔''

''میں سمجھا نہیں کہ آپ کیسا تعاون چاہتے ہیں۔'' کیپٹن ہیون کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر پراسرار لہجے میں بولا۔

''بات دراصل میں یہ ہے کہ میں کیپٹن شپ سے ریٹائرڈ ہو چکا ہوں اور میرے دل میں کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا۔ کہ میں دوبارہ کسی جہاز کی کپتانی کروں گا لیکن تم یقین کرو مسٹر کالیا! کہ سمندری زندگی گزارتے ہوئے مجھے ایسے ایسے پراسرار واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتا۔ بڑے بڑے انوکھے کردار میری زندگی میں آئے۔ خیر وہ ایک الگ بات ہے۔ تمہاری طرف میں اس لئے متوجہ ہوا کہ تم میرے ایک خواب کی تعبیر ہو۔ میں نظام امری کے ساتھ اس جہاز کی کپتانی کرنے کے لئے اسی لئے تیار ہوا کہ مجھے اپنے خواب کی تعبیر درکار تھی۔ جو میں نے سمندر کے پایوں یعنی لوکر لیلک سمورنا کے بارے میں دیکھا تھا۔ میرے دل میں خواہش تھی کہ میں ایک بار پھر لیلک سمورنا جاؤں اور جو خواب میں نے دیکھا تھا تم یقین کرو کہ تم اس خواب کا ایک کردار ہو۔''

''میں......''

''ہاں۔ مسٹر کالیا۔ میں یہ بات تم پر منکشف کرتے ہوئے بڑی الجھن میں تھا۔ کہ ایسا کروں یا نہ کروں۔''

''میں کچھ سمجھا نہیں ہوں جناب۔!''

''آہ...... تھوڑا سا وقت دو مجھے۔ میں تمہیں سمجھاؤں گا۔ بہت اچھی طرح سمجھاؤں گا۔''

اور پھر میری زندگی میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو گیا۔ ویسے تو کئی پراسرار کردار میرے اردگرد بکھرے ہوئے تھے لیکن کیپٹن ہیون نے مجھے اپنے کیبن میں بلا کر بعد میں جو داستان سنائی تھی۔ وہ میرے لئے بڑی حیران کن تھی۔ کیونکہ اس نے مجھے بھی اس داستان کا ایک کردار قرار دیا تھا۔

''ہاں...... اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے میرے خواب کی تعبیر ملنی چاہئے تھی کیونکہ سمندر کی اس رات جو پراسرار عورت مجھے جہاز میں نظر آئی تھی اس نے مجھے تمہارے ہی بارے میں بتایا تھا۔ سمجھ رہے ہو؟''

''آپ میرے ذہن کو شدید الجھنوں کا شکار بنا رہے ہیں۔''

''نہیں میرے دوست! لیلک سمورنا کے باشندے ہو۔ عام لوگوں سے بالکل مختلف ہو اور تم نہ صرف میری بلکہ نظام امری کی ریسرچ میں ایک بہترین کردار ثابت ہو سکتے ہو۔ اپنے خیالات کو بدل دو۔ اچھا مجھے ایک بات بتاؤ کیا تم مجھے اپنے ماضی کے بارے میں مختصر طور پر کچھ بتا سکتے ہو۔ ویسے شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو۔ کہ میں نے تمہارا ماضی دریافت کر لیا ہے اور اس سلسلے میں، میں تم سے صرف ایک لفظ کہوں گا۔'' کیپٹن ہیون تو مجھے پاگل کئے دے رہا تھا۔ میں نے بڑی دلچسپی سے کہا۔

''بتاؤ''

''سمندر میں ہونے والی اس تحقیق کے نتیجے میں جو کچھ برآمد ہو وہ سب بعد کی بات ہے۔ لیکن میں تم پر یہ منکشف کرتا ہوں۔ کہ تم لیلک سمورنا کے ایک سپوت ہو۔ جس نے سمندر کی گہرائیوں میں جنم لیا۔ سمندر کی گہرائیوں میں پرورش پائی اور پھر ایک سمندری طوفان اسے اس کی دنیا سے بہت دور لے گیا۔ وہ کہاں گیا، کیا ہوا، یہ کچھ پتہ نہیں چلتا۔ لیکن اس کی واپسی لازمی امر تھی۔ اور یقین کرو کہ میری

زندگی میں یہ مشن ایک انتہائی حیثیت کا حامل ہے۔ میں اپنے آپکو بہت زیادہ مصروف ظاہر نہیں کر رہا۔ لیکن میں پوری سچائی کے ساتھ تم سے کہہ رہا ہوں۔ کہ تم سمندر کے رہنے والے ایک انسان ہو اور تمہاری نمود سمندر ہی میں ہوئی ہے۔"

"اور یہ آپ میرے بارے میں کہہ رہے ہیں۔"

"ہاں...... اگر تم اس بات کا اعتراف کرو کہ تمہارے پاس تین چیزیں محفوظ ہیں۔ ایک چھڑی، ایک تعویز، اور ایک خنجر۔ تو پھر تم اس بات پر بھی یقین کر لو کہ تم ہی وہ شخصیت ہو جس کی بہت سے لوگوں کو تلاش تھی۔"

میں نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا تھا۔ کیپٹن ہیون کی پراسرار شخصیت نجانے میرے لئے نجانے کیا حیثیت اختیار کر چکی تھی وہ مکمل کر بات نہیں بتا رہا تھا۔ لیکن ان نے جو الفاظ کہے تھے۔ وہ نا قابل یقین تھے۔ ہو سکتا ہے عدیل بخشی نے اسے یہ بات بتا دی ہو۔ میں نے اس سے اس سلسلے میں سوال بھی کر ڈالا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم عدیل بخشی سے بہت کچھ معلوم کر چکے ہو؟"

"مجھے صرف ایک بات بتاؤ۔ کیا تمہارے پاس یہ تینوں چیزیں ہیں۔"

"آہ...... تو پھر...... تو پھر...... تو پھر......" وہ پر خیال انداز میں خاموش ہو گیا۔ بہت دیر تک یہ خاموشی طاری رہی۔ پھر اس نے گردن اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر بولا۔

"آخری بار مجھ سے تعاون کرنا۔ اگر تم اپنے ماضی سے واقفیت نہیں رکھتے۔ اگر تم کسی ایسے حادثے سے دوچار ہوئے ہو۔ جس نے تمہیں ماضی سے دور کر دیا ہے۔ تو مجھ سے رابطہ رکھنا۔ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ میں لیلک سمورنا سے گہری دلچسپی رکھتا ہوں۔ اس سے میرے مفادات وابستہ ہوں اور جیسا کہ میں نے تم سے کہا کہ مجھے دوبارہ کسی جہاز کی کپتانی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میں خود ایک دولتمند آدمی ہوں لیکن لیلک سمورنا میری امیدوں کا مرکز ہے۔ اگر ان جزائر کی تلاش میں زندگی کام آ جائے۔ تب بھی مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تم اگر چاہو تو دوبارہ مجھ سے رجوع کر سکتے ہو۔" وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھا اور واپس چل پڑا۔

میں حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔

اسی رات جب سارے جہاز پر خاموشی طاری تھی۔ صرف وہ ذمہ دار لوگ جاگ رہے تھے۔ جن کے سپرد رات کی ڈیوٹیاں ہوا کرتی ہیں، میں عرشے کے ایک گوشے میں کھڑا سمندر کر دیکھ رہا تھا۔ آسمان شفاف تھا۔ چاند کھلا ہوا تھا۔ مجھے یوں لگا جیسے سمندر کی آغوش میں ایک دنیا آباد ہو۔ اس دنیا کے نقوش میری آنکھوں میں واضح ہوتے جا رہے تھے۔ جس گاؤں جس بستی میں میں نے ہوش سنبھالا تھا۔ وہ کبھی بھی میرے لئے دلکشی کا باعث نہیں رہی تھی۔ بستی کا بیٹا تھا میں۔ پھر جیمس پوکر نے مجھے ایک نئی دنیا سے روشناس کرایا اور میں کچھ سے کچھ بن گیا۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ میں نے جیمس پوکر کی ہدایت پر عمل کر کے ہزاروں بار زندگی داؤ پر لگائی اور اس کا قرض ادا کر دیا۔

لیکن جیمس پوکر کے لئے یہ سب کچھ کرنے کے باوجود۔ اپنے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا تھا اور میری تلاش نامکمل رہی۔ میں ایک

تشنگی کا شکار رہا اور یہ تشنگی میرے وجود میں رچی ہوئی ہے۔ اور اب اس طویل ترین زندگی کے بعد مجھے میرے ماضی کے کچھ نقش نظر آرہے ہیں تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا واقعی۔ میرا تعلق سمندر کی گہرائیوں سے ہے۔ میں سمندر سے اجنبی کیوں ہوں۔ اور اس وقت یہ احساس شدت اختیار کر گیا۔ کہ میرا دل چاہا کہ میں سمندر میں اتر جاؤں۔ میری آنکھیں سمندر کی گہرائیوں میں کچھ تلاش کر رہی تھیں اور یہ بات دنیا کے لئے ناقابل یقین ہو، سو ہو۔

لیکن اس وقت یہ حقیقتیں میرے سامنے نمایاں تھیں کہ جیسے جیسے میں سمندر کی گہرائیوں کو دیکھ رہا تھا سمندر کی دنیا میری آنکھوں کے میں واضح ہوتی جا رہی تھی۔ مچھلیاں، دوسرے سمندری جانور، آبی پودے میں سمندر کی تہہ تک صاف دیکھ سکتا تھا۔ آہ سب کچھ ایک خواب کی مانند میری آنکھوں سے گزر رہا تھا اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ میں ایک انوکھی قوت سے روشناس ہو رہا ہوں۔ دفعتاً ہی مجھے قدموں کی آہٹ سنائی دی اور خیالات کا طلسم ٹوٹ گیا۔ پیچھے دیکھا تو نتاشا تھی ایک نوجوان کنواری ماں جس نے میرے اور اپنے درمیان ماں بیٹے کا تعلق قائم کر لیا تھا۔ حالانکہ یہ احساس بھی بڑا عجیب تھا۔

لیکن بہر حال ہم اس رشتے کے تقدس سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔ اس نے معمول کے مطابق مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا۔

''ہیلو مائی سن۔''

''ہیلو مم......'' میں نے بھی خوش مزاجی سے کہا۔

''تمہیں تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ نجانے کیوں میرا دل کہہ رہا تھا کہ تم بے چینی کا شکار ہو۔''

''اس قدر جذبات کو آگے نہ بڑھاؤ نتاشا۔ ہم دوست ہیں دوست ہی رہیں۔ کون جانے کس کی منزل کہاں ہے۔ بعد میں ایک دوسرے کو یاد ہی کرتے رہیں گے۔''

''کیسی باتیں کر رہے ہو۔ ہم مستقبل کا خوف کیوں کریں۔ حال میں ہم ایک دوسرے کے پاس ہیں۔''

''میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں نتاشا۔''

''ہاں...... بولو...... کیا؟''

''کیا عدیل بخشی نے جہاز کے کپتان ہیون کو میرے بارے کچھ بتایا ہے۔''

''کیوں خیریت۔؟''

''میرے سوال کا جواب دو۔''

''نہیں...... حالانکہ میں نے عدیل بخشی سے پوچھا نہیں ہے۔ لیکن میں جانتی ہوں پروفیسر مضبوط قوت ارادی کے مالک ہیں اور اپنے معاملات میں اپنے آپ تک ہی محدود رکھا کرتے ہیں۔ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ سوال تم نے مجھ سے کیوں کیا۔'' جواب میں میں نے نتاشا کو ساری تفصیل بتا دی۔ نتاشا بھی حیران رہ گئی۔ تو اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"اصل میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ نظام امری بھی سمندر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے نہیں نکلا۔ بڑی عجیب بات ہے۔ میں تم اس بات کروں ایک شخص دولتمند ہوتا ہے۔ دولت کماتا ہے۔ اتنی دولت کما لیتا ہے کہ اس کی کئی پشتیں آرام سے زندگی بسر کریں۔ لیکن اس کے بعد وہ مزید دولت کی تلاش میں گرداں رہتا ہے۔ آخر یہ دولت کے حصول کی خواہش انسان کے وجود میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اس قدر ہوس پرست کیوں ہوتا ہے۔ ارے ہماری زندگی ایک مطمئن راستے پر سفر کر رہی ہو تو ہم اس کو بہت سارے روگ کیوں لگائیں۔ مگر یا بانا قابل فہم بات ہے۔ ساری دنیا اسی رنگ میں رنگی نظر آتی ہے۔ لوگ دولت کے حصول کے لئے اپنی زندگی برباد کر لیتے ہیں۔ اب ان پراسرار جزیروں کو دیکھو جن میں دولت کے انبار لگے ہوئے ہیں اور یہ خزانوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

میں تو یہ سوچتی ہوں کالیا! ڈارلنگ کہ نظام امری بھی لیلک سمورنا کے خزانوں کی تلاش میں ہے۔ سمندری ریسرچ کا تو اس نے ڈھونگ رچایا ہے۔ تاکہ اسے دنیا بھر سے سرکاری مراعات مل سکیں۔ اور وہ اس میں کامیاب ہے لیکن سمندر کے ایک ویران گوشے کی جانب سفر اور وہ بھی زندگی کی بازی لگا کر صرف اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اسے بھی خزانوں کی تلاش ہے۔ عدیل بخشی بھی اپنی کھوج میں ہے۔ اور اس جہاز پر جتنے لوگ سفر کر رہے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ سمندر کا مزاج اگر تیز ہوا تو زندگی با آسانی ان سے چھن جائے گی۔ لیکن وہ اپنی جستجو میں سرگرداں ہیں۔ ہم کہاں سے کہاں بھٹک گئے۔ کیپٹن ہیون کا کردار پہلی بار میری نگاہوں کے سامنے آیا ہے۔ ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ نظام امری سے لے کر اس وقت تمام افراد قدرتی طور پر تمہاری طرف متوجہ ہو چکے ہیں۔

وہ تمہیں ڈسکس کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ تم ایک پراسرار شخصیت کے مالک ہو۔ خود نظام امری جو بہر حال ایک انتہائی دولتمند شخص ہے۔ تمہارے بارے میں گفتگو کرتا رہتا ہے۔ ان لوگوں نے مشترکہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں مراعات دی جائیں کیونکہ انہیں اندازہ ہے کہ تمہیں سمندر کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔"

مجھے شاک پر شاک لگ رہے تھے۔

میں کیا ہوں۔ میں جو اپنے آپ کو دریافت نہیں کر سکا۔ دوسروں کی نگاہوں میں کیسے آتا جا رہا ہوں۔ ساری باتیں حیران کن تھیں لیکن لگ رہا تھا کہ وقت مجھ سے کچھ اور چاہ رہا ہے۔ بہر حال یہ وقت گزرتا رہا اور سمندری تحقیقات کے سلسلے میں مختلف معاملات سامنے آتے رہے۔ ان کے درمیان اکثر گفتگو ہوتی رہتی تھی اور اس دن بھی گفتگو جاری تھی۔ مجھے بھی اس بارے میں علم ہو گیا۔ ایک شخص کہہ رہا تھا۔

"ہمیں ان راستوں کے نقشے ترتیب دے لینے چاہئیں۔ جن سے گزر کر ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ تاکہ واپسی کے سفر پر ہم صحیح سمت اختیار کر سکیں۔ اور سمندر میں بھٹک کر موت کا شکار نہ ہو جائیں۔"

عدیل بخشی نے نتاشا کی دیکھا۔ نتاشا نے کیپٹن ہیون کی طرف دیکھا اور بولی۔

"کیپٹن آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔ ظاہر ہے آپ سمندر کے ماہر ہیں' کیا ہمیں یہ کام کرنا چاہیے۔"

"بالکل...... بالکل سو فیصدی۔ یہ کام میری ذمہ داری پر چھوڑ دیا جائے۔ میں اس سلسلے میں فوری طور پر عمل کروں گا۔ ہم سمندر

میں ایسی جگہوں کو تلاش کریں گے جہاں سے ہم ویران سمندر کی رخ کر کے واپسی کے راستوں کا تعین کر سکیں۔"

"تب پھر ٹھیک ہے جتنا سفر ہم کر چکے ہیں اس سے آگے کے لئے اب اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہیے۔ کیپٹن ہیون" نظام امری نے اس بات کی اجازت دے دی۔ اس وقت شام کے تقریباً چار بج رہے تھے۔ تمام معاملات جوں کے توں تھے۔ جہاز میں زندگی اسی انداز میں رواں دواں تھی۔ ہر شخص ذہنی طور پر مطمئن تھا اور کوئی ایسی بات نہیں تھی جو باعث تشویش ہوتی۔

چنانچہ سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے اور میں عرشے کے ایک گوشے میں کھڑا سمندر میں جھانک رہا تھا مجھے اسی دم کچھ ایسی چیزیں نظر آئیں جو میرے لئے ناقابل یقین تھیں اور میری اندر ایک بے چینی سی پیدا ہو گئی۔ اسی وقت مجھے اپنے عقب میں کیپٹن ہیون نظر آیا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ میری بے چینی سے متاثر ہو کر یہاں تک پہنچا ہو۔ اس نے مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا اور بولا۔

"حقیقت یہی ہے کہ میں نے زندگی میں بہت سے تجربات کئے ہیں لیکن یہ تجربہ میری زندگی کا سب اہم اور سب سے دلچسپ اور دلکش تجربہ ہے اور جانتے ہو کہ وہ تجربہ کیا ہے۔؟" میں نے سوالیہ نگاہوں سے کیپٹن ہیون کو دیکھا تو وہ بولا۔

"میں نے اپنے دماغ کی لہریں تمہاری دماغ کی لہروں سے ہم آہنگ کر لی ہیں اور میں تمہاری سوچوں سے ہم آہنگ ہونا چاہتا ہوں۔ چونکہ مستقبل میں ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔ تم بتاؤ۔ تم بے چین ہو نا۔"

"ہاں...... اگر تم مناسب سمجھو کیپٹن ہیون تو جہاز کو کھلے سمندر میں لنگر انداز کرو۔ میں سمندر میں اترنا چاہتا ہوں۔"

"وجہ نہیں بتاؤ گے؟"

"وجہ میں خود نہیں جانتا۔ اگر آپ میری بات پر عمل کر لیں تو آپ یقین کریں کے کوئی نہ کوئی وجہ معلوم ہو ہی جائے گی اور میں آپ کو یہ بات بتا دوں کیپٹن ہیون کہ خود آپ نے مجھے میری صفت کی جانب متوجہ کیا ہے۔ تو اب آپ مجھ سے تعاون کیجئے۔"

"میں تم سے مکمل تعاون کروں گا۔ مائی سن۔ تم بالکل نہ سوچو اس بارے میں تمہاری کسی بات سے مجھے اختلاف کروں گا۔"

کیپٹن ہیون کو بہر حال اتنے اختیارات حاصل تھے کہ وہ یہ کارروائی کر سکتا تھا۔ انجینئر ڈیپارٹمنٹ کو اور جہاز کے انجن روم کو ہدایات جاری کی گئیں اور جہاز پر ایک پراسرار خاموشی طاری ہو گئی۔ تمام ہی لوگ جہاز اس کھلے سمندر میں رک جانے کی وجہ دریافت کرتے پھر رہے تھے۔ کیپٹن ہیون نے مائیکروفون پر یہ بات بتا کر انہیں مطمئن کر دیا۔ کہ وہ ایک خاص وجہ سے یہاں پر رکا ہے اور سب خیریت سے ہے۔ کسی قسم کی تشویش دل میں نہ لائی جائے۔ اس کے بعد میں نے اس کچھ اور فرمائشیں کیں اور اس نے مجھے ایک طرف لے جا کر کہا۔

"ڈیئر کالیا! اگر تم مناسب سمجھو تو پلیز! مجھے اس بارے میں بتا دو کہ یہ کارروائی تم نے کیوں کی ہے۔"

"میں آپ کو تفصیل سے بتانا چاہتا تھا کیپٹن کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ جب سے آپ نے مجھے یہ احساس دلایا ہے۔ کہ میرا تعلق کسی طور سمندر سے ہے میرے دل و دماغ میں عجیب و غریب کہانیاں اترنے لگی ہیں۔ مجھے واقعی یوں لگنے لگا ہے کہ جیسے سمندر سے میرا واقعی کوئی گہرا رابطہ ہے۔ میں جب چشم تصور سے سمندر کی گہرائیوں میں جھانکتا ہوں تو اس کی تہہ تک

مجھے سب کچھ نظر آنے لگتا ہے اور میں نے ایسا ہی کچھ دیکھا ہے جس کی تلاش میں میری خواہش ہے کہ ہم سمندر میں نیچے اتریں۔ آپ میرا ساتھ دیجئے۔"

کیپٹن ہیون زبردست خوبیوں کا مالک تھا۔ میرے ان الفاظ پر اس نے اس طرح آنکھیں بند کر کے یقین کیا کہ شاید میں اس طرح کسی کی بات پر یقین نہ کر پاتا۔ غوطہ خوری کے لباس میں وہ میرا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔

اور ہم دونوں سمندر کی تہہ میں اترر ہے تھے۔ پھر نجانے کتنی گہرائی میں اترنے کے بعد اچانک میرے ذہن کو جھٹکا لگا۔ میں نے چشم تصور سے جو کچھ دیکھا تھا وہ میری نگاہوں کے سامنے تھا۔ کیپٹن ہیون بھی میرے قریب پہنچ گیا اور اس نے اشارے سے اپنی حیرت کا اظہار کیا۔

ہم دونوں اس شاندار سمندری جہاز کو دیکھنے لگے۔ جو سمندر کی تہہ میں بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ کیپٹن ہیون رک گیا تھا اور میں بھی رک کر اس کا ساتھ دے رہا تھا۔ پھر اس نے گردن ہلا کر اشارہ کیا اور ہم دونوں آہستہ آہستہ جہاز کی جانب بڑھنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد ہم غرق شدہ جہاز کے قریب پہنچ گئے۔ یہ کوئی مال بردار جہاز معلوم ہوتا تھا۔ اس کی بناوٹ بتاتی تھی کہ وہ خاصا قدیم ہے۔ لیکن اب بھی وہ بالکل مضبوط نظر آ رہا تھا۔ کیپٹن ہیون چاروں طرف تیر کر اس کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے جہاز میں داخل ہونے کے لئے ایک جگہ منتخب کی اور مجھے اشارہ کر کے جہاز میں داخل ہو گیا۔

ہم لوگ تیرتے ہوئے عرشے تک پہنچے اور اس کے بعد جہاز کے مختلف حصوں کا جائزہ لینے لگے۔ جہاز میں کسی انسان کا وجود نظر نہیں آ رہا تھا لیکن کچھ دیر کے بعد جب ہم جہاز کے نچلے میں حصے میں پہنچے اور اس کے بعد جہاز کے مختلف حصوں کا جائزہ لینے لگا۔ جہاز میں کسی انسان کا وجود نظر نہیں آیا تھا۔ لیکن کچھ دیر کے بعد جب ہم جہاز کے نچلے حصے میں پہنچے تو ہمیں کیبن نظر آئے اور کیبنوں کے قریب ایک کیبن میں ہمیں کچھ انسانی جسم تیرتے ہوئے نظر آئے۔ یہ مردہ اجسام پانی میں بگڑے نہیں تھے۔ بلکہ مکمل حالت میں نظر آ رہے تھے۔ ان کے جسموں اور لباس سے ہم ان کے بارے میں اندازہ لگانے کی کوشش کرتے رہے۔

دیر تک میں اور کیپٹن ان کا جائزہ لیتے رہے۔ کیپٹن ہیون مجھ سے کسی قدر خوفزدہ نظر آ رہا تھا لیکن میرے دل میں خوف کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ سمندری زندگی میں کیپٹن نے بے شمار عجیب و غریب واقعات کا سامنا کیا ہوگا لیکن بہرطور انسان ہی تھا۔ جہاز میں ہمیں ایسے اور بھی کئی افراد نظر آئے۔ جو وہاں قید رہ گئے تھے۔ باقی لوگوں کی لاشیں یقینی طور پر سمندر میں موجود آبی جانوروں کی نذر ہو گئی ہوں گی۔ ایندھن کے کئی بڑے بڑے ڈرم تھے۔ جو وہاں کافی تعداد میں موجود تھے۔ اس کے علاوہ جہاز کے مختلف گوشوں میں ایسے کارٹن رکھے ہوئے تھے۔ جن میں خشک غذا موجود ہوگی۔

بہرحال یہ ایک زبردست خزانہ تھا جو انہیں حاصل ہوا تھا۔ ان میں موجود افراد زندگی کھو بیٹھے تھے۔ ہم دونوں کافی دیر تک اس کا جائزہ لیتے رہے اور اس کے بعد اس پراسرار جہاز سے باہر نکل آئے۔ سطح سمندر پر پہنچنے کے بعد کیپٹن ہیون نے آکسیجن ماسک اتارا

اور گہری گہری سانسیں لینے لگا ہمارا جہاز خاصے فاصلے پر تھا ہم لوگ تیرتے ہوئے اس کی جانب بڑھنے لگے۔ ابھی ہمارے درمیان یہ بات طے نہیں ہوئی تھی کہ اوپر پہنچ کر ہمیں کیا کرنا ہے۔ البتہ دور ہی سے ہم نے دیکھا کہ ہمارے جہاز کے اس حصے پر بہت سے افراد کھڑے ہوئے ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔

لازمی امر تھا کہ اس طرح جہاز کو کھلے سمندر میں لنگر انداز کر کے سمندر کی گہرائیوں میں اچانک اتر گیا تھا۔ سب ہی تجسس کا شکار ہوں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم اپنے جہاز تک پہنچ گئے اور ہمارا استقبال کیا گیا۔ نظام امری استقبال کرنے والوں میں پیش پیش تھا۔ عدیل بخشی وغیرہ تقریباً سب ہی لوگ یہاں موجود تھے۔ ہمیں بہت ہی تجسس نگاہوں سے دیکھا جا رہا تھا۔ کیپٹن ہیون نے ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے گردن ہلائی اور اس کے بعد لباس وغیرہ تبدیل کرنے چلا گیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک پراسرار شخصیت کا مالک تھا اور اس کے بارے میں صحیح طور پر مجھے بھی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ وہ درحقیقت کیا ہے۔ لباس وغیرہ تبدیل کر لئے گئے۔ نظام امری کے ایک خاص ایلچی نے مجھے اطلاع دی کہ نظام امری مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ جب میں لباس وغیرہ تبدیل کر کے اس بڑے کیبن میں پہنچا جو نظام امری کا تھا تو میں نے وہاں تقریباً تمام ہی افراد کو پایا۔ یہاں تک کہ کیپٹن ہیون بھی وہاں موجود تھا۔ اور وہ لوگ سب میری آمد کے منتظر تھے۔ کیپٹن ہیون نے مسکراتے ہوئے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نظام امری کہنے لگا۔

"نوجوان لڑکے میں عدیل بخشی سے پہلے بھی تمہارے بارے میں تفصیلات پوچھ چکا ہوں اصل میں یہ ایک بہت بڑی سچائی ہے کہ تم ایک منفرد شخصیت کے مالک ہو۔ اور کیپٹن ہیون نے یہ بتا کر تو ہم سب حیران کر دیا ہے کہ تم سمندر کے بارے میں بے پناہ صلاحیتیں رکھتے ہو اور سمندر پر تمہاری گہری نگاہ ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ تم نے ایک ایسی چیز دریافت کی ہے جو ہمارے لئے بڑی کارآمد ہو سکتی ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کیا ہے۔" میں نے کیپٹن ہیون کی طرف دیکھا' ہیون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... ہمارے اس سمندری سفر کے لئے سمندر نے جو ہمیں خزانہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بارے میں نظام امری کو بتانا بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ اس جہاز کے مالک ہیں اور ہم سب کے مفادات مشترک ہیں۔"

"جناب عالی! وہاں اجد من کے ذخائر، خشک خوراک، ایک ایسے غرق شدہ جہاز میں موجود ہیں جس کے بارے میں یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کس ملک کی ملکیت ہے۔ لیکن بہرحال وہ سمندر میں ڈوبا ہوا ہے۔ اگر ہم یہ تحقیقات کرنا چاہیں کہ وہ سمندر میں کیسے غرق ہوا۔ اس کا تعلق کہاں سے تھا۔ تو اس کے لئے ہمیں طویل وقت اور بہت سے ذرائع درکار ہوں گے۔ ہم اس سلسلے میں خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔"

"آہ...... کیا واقعی! اوہ...... میرے خدا...... کیسی عجیب و غریب بات ہے۔ قصے کہانیاں زندہ ہو رہی ہیں وہ غرق شدہ جہاز کیا اس میں انسان موجود ہیں۔"

"ہاں...... مگر بہت مختصر لوگ، باقی لوگوں کے بارے میں اندازہ ہے کہ آبی جانوروں نے انہیں ہلاک کر دیا ہوگا۔ اور کھا پی گئے

ہوں۔ بس کچھ انسانی جسم وہاں تیرتے ہوئے نظر آئے ہیں۔"

"حیران کن بے حد حیران کن...... میرے نوجوان دوست۔ تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوا؟" میں نے سوالیہ نگاہوں سے کیپٹن ہیون کی طرف دیکھا۔ کیپٹن ہیون نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔ اندازہ یہ ہوتا تھا کہ وہ اس سوال کے جواب کو میری مرضی پر چھوڑ دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ میں نے کہا۔

"آپ لوگ شاید اس بات پر یقین کرنے میں دقت محسوس کریں کہ مجھے سمندر کے خواب آتے ہیں اور میں جاگتی آنکھوں سے یہ خواب دیکھتے ہوئے بہت سے اندازے لگا لیتا ہوں۔ جس کا تجربہ اگر آپ چاہیں تو آگے چل کر بھی کر سکتے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ ایک سحر انگیز خواب مجھے نظر آیا جس میں میں نے اسی جہاز کو دیکھا۔ کیپٹن ہیون سے میں نے اس سلسلے میں درخواست کی تو انہوں نے میری پذیرائی کی۔ یہ دونوں چیزیں مل کر ہماری کامیابی کا نتیجہ ہیں۔"

"حیران کن...... حیران کن...... ویسے بھی یہ حقیقت ہے کہ جوں جوں ہم لوگ تمہارے بارے میں اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ تم پراسرار شخصیت کے مالک ہو۔ خیر...... اب سوال یہ ہوتا ہے کہ آگے کیا کیا جائے؟"

"اگر جہاز میں موجود ان تمام اشیاء کا حصول آپ کی پسند کے مطابق ہو تو اس کے لئے کوشش کی جا سکتی ہے۔"

"یار اس سے اچھی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔" عدیل بخشی اور نتاشا اس دوران خاموش رہے تھے۔ انہیں بھی میرے بارے میں خاصی تفصیلات معلوم تھیں اور میرے ان سچے خوابوں کی انہوں نے کوئی تردید نہیں کی تھی۔ یہ طے ہو گیا کہ سامان کو نکالنے کے لئے کیپٹن ہیون جہاز پر موجود وسائل سے کام لے گا۔ اور اس کے بعد یہ نشست برخاست ہو گئی لیکن نتاشا اور عدیل بخشی میرے پاس پہنچ گئے تھے۔

"میرے دوست تمہاری صلاحیتیں ہی نہیں بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ تمہارا ماضی اب تمہارے قریب آتا جا رہا ہے۔ خواب کی کیا حقیقت تھی۔"

"یوں سمجھ لیجئے کہ میں نے الفاظ بدل لئے ہیں لیکن سچائی وہی ہے جو میں بتائی۔"

"مجھے یقین ہے۔" عدیل بخشی نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد تمام انتظامات کئے گئے۔ ان میں میرا کوئی دخل نہیں تھا۔ میں تو صرف ان انتظامات کو دیکھ رہا تھا۔ اور اس کے بعد جہاز کی چیزیں اوپر لانا شروع ہو گئیں۔ سب لوگ سخت متحیر تھے۔ وہ لوگ جو خزانوں کے رسیا تھے اور جنہیں خزانوں کے تصور ہی سے گدگدی ہوتی تھی۔ اس ساری کاروائی کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ ڈیڑھ دن تک یہ کاروائی جاری رہی اور اس کے بعد وہ تمام قیمتی اشیاء جو نیچے جہاز پر موجود تھیں وصول کر لی گئیں۔ ایک انسانی جسم کو اوپر لانے کی کوشش کی گئی تو ہوا میں آتے ہی وہ اس طرح بکھر گیا جیسے راکھ ہو۔ یہ ایک انوکھا تجربہ تھا۔ سمندر کی گہرائیوں میں صحیح سالم تھا۔ اس کے اعضاء بھی برقرار تھے لیکن جونہی اسے ہوا کا پہلا جھونکا لگا۔ وہ اس طرح خشک ہو کر فضاء میں منتشر ہو گیا کہ اس کی کوئی سائنسی توجیہ بھی سمجھ میں نہیں آ سکی تھی۔

بہرحال اس کے بعد جہاز کے سفر کا دوبارہ آغاز ہو گیا لیکن اب میری حیثیت جہاز میں ایک انتہائی پراسرار شخصیت کی ہونے لگی تھی اور بہت چہرے اور بہت سی نگاہیں میری جانب نگراں رہتی تھیں۔ جن کو دیکھ کر نتاشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آہ......کاش......'' یہ جملہ ادا کر کے وہ خاموش ہو گئی لیکن بہرحال میں بھی ان جملوں کا مفہوم نہیں تلاش کر رہا تھا۔ مجھے تو بس اب اپنی دنیا کا انتظار تھا۔ لیلک سمورنا۔ جس کے انوکھے خواب میری نگاہ میں آتے رہتے تھے۔ اور اس رات میں معمول کے مطابق عرشے کے ایک گوشے میں خاموش کھڑا سمندر کو دیکھ رہا تھا کہ کافی فاصلے پر مجھے ایک انسانی جسم سمندر میں تیرتا ہوا نظر آیا اور میں چونک پڑا میں نے اس پر نگاہ پر جمادیں اور آہستہ آہستہ وہ جسم میری جانب متوجہ ہو گیا۔ تب میں نے ایک انوکھی چیز دیکھی۔ وہ ایک خوب صورت ایک حسین چہرہ تھا۔ جو آسمان پر نکلے ہوئے چاند کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

پورا انسانی جسم جو ایک حسین لڑکی کا تھا۔ پانی میں بھیگا ہوا کسی سنہری مچھلی کی طرح پانی میں لوٹیں لگاتا ہوا۔ ایک بار اس نے میری جانب دیکھا۔ فاصلہ اچھا خاصا تھا لیکن یہ چہرہ اس طرح میری نگاہوں میں نمایاں ہوا کہ میں ششدر رہ گیا۔ اتنا حسن ایسے انوکھے نقش کا مالک چہرہ میں اپنی اس طویل ترین زندگی میں کہیں نہیں دیکھا تھا۔ جس کو کرکے ساتھ وقت گزارتے ہوئے مجھے نجانے کیسے کیسے پراسرار واقعات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ سینکڑوں لڑکیاں میری نگاہوں کے سامنے سے گزری تھیں۔ لیکن شاید میری دل اور ذہن کی گہرائیوں کو نہیں چھو سکی تھیں۔ لیکن اس چہرے نے ایک عجیب سا تاثر قائم کیا تھا۔ پھر ایک پراسرار سیٹی میرے کانوں میں ابھری اور میں ایک دم سے دل مسوس کر رہ گیا۔

اس نے پانی غوطہ لگا دیا تھا۔

میری طاقتور نگاہیں اس کا جائزہ لیتی رہیں۔ میں اسے دیکھ رہا تھا اور نجانے مجھے کیا کیا نظر آ رہا تھا۔ میں سمندر کی گہرائیوں میں اتنی نیچے دیکھ رہا تھا کہ سمجھ میں بات نہ آئی۔ مجھے عجیب و غریب دیواریں نظر آ رہی تھیں۔ جو سمندر کی تہہ تک اتر گئی تھیں اور سمندر کی تہہ میں ایسے انوکھے مکانات بنے ہوئے تھے۔ جو سمندر میں نظر نہیں آتے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی باقاعدہ آبادی ہو۔ اور سمندر کے نیچے یہ پورا شہر آباد ہو۔ حیرانی کی بات تھی بڑی حیرانی کی۔ میں اس لڑکی کا پیچھا کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ سمندر کی اس آبادی میں ایک جگہ گم ہو گئی اور میں سمندر جیسے خیالات سے چونک پڑا۔

میں نے وحشت زدہ نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ یہ واقعی ایک انوکھا خواب تھا۔ اس کے بعد سمندر میں نگاہیں جمائیں تو مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ دفعتاً ہی میرے ذہن میں ایک خیال ابھرا۔

''کیا میں نے جو کچھ دیکھا وہ لیلک سمورنا تھا'' لیکن اس سوال کا جواب دینے والا میرے پاس کوئی بھی نہیں تھا۔ میں نے خود کو سنبھالا اور اپنے آپ سے سوال کیا کہ کالیا ہوش وحواس قائم رکھو اور غور کرتے رہو کہ آگے کیا کرنا ہے لیکن اچانک ہی ایک اور خیال میرے دل میں آیا تھا اور میں اس پر غور کرتا رہا تھا۔ لڑکی نے جہاز کی مخالف سمت رخ کیا تھا اور بائیں طرف ہوتے ہوئے پھر دائیں سمت آئی

تھی اور میری نگاہوں نے وہیں پر اس کا تعاقب کیا تھا یہ کیا قصہ ہے۔ کیا میرے لئے راستوں کا تعین کیا جارہا ہے اور یہ بات میرے ذہن میں پختہ ہوگئی۔ میں نے اس سلسلے میں عدیل بخشی اور نظام امری سے گفتگو کرنے کا فیصلہ کیا۔ عدیل بخشی سے میں نے یہ فرمائش کی۔

"پروفیسر میں، نظام امری اور آپ کے ساتھ ایک میٹنگ کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں حاضر ہوں۔"

"کیپٹن ہیون بھی اس میں شریک ہوں گے۔"

"ہاں بالکل ہوں گے۔ جب تم کہو۔"

"آج شام کو صحیح۔"

شام کی چائے پر نظام امری نے بڑی عزت واحترام کے ساتھ میرا استقبال کیا تھا۔

"کالیا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم باتیں کرنا چاہتے ہو۔ اصل میں تمہاری حیثیت اب ہم لوگوں کی نگاہوں میں بہت اہم ہوگئی ہے۔ بولو کیا بات ہے۔؟"

"نظام امری صاحب! میں ایک سوال کروں گا آپ سے مجھے یقین ہے کہ میری گستاخی کو نظر انداز کر کے آپ مجھے اس کا صحیح جواب دیں گے۔"

"جب یقین ہے تو سوال کرو۔" نظام امری نے کہا۔

"میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سمندر میں یہ سفرانہی تفریحی مراحل سے گزارنا چاہتے ہیں جن سے ہم لوگ گزر رہے ہیں یا براہ راست آپ لیلک سمورنا کی جانب رخ کرنے کے خواہشمند ہیں۔"

نظام امری کے چہرے پر ایک دم گہری سنجیدگی طاری ہوگئی اور پھر اس نے مستحکم لہجے میں کہا۔

"ہاں...... میں براہ راست لیلک سمورنا تک جانا چاہتا ہوں مجھے کسی اور چیز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"تب میرا خیال ہے میں آپ کو وہ راستے بتا سکتا ہوں جو لیلک سمورنا کی طرف جاتے ہیں۔" میرے ان الفاظ پر کیپٹن ہیون نے بھی میری طرف چونک کر دیکھا تھا۔

"تم جس طرح بھی کہو گے۔ ہم تمہارے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہاں کیپٹن ہیون اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔؟"

ہیون نے کچھ توقف کیا پھر بولا۔

"میرا خیال ہے کہ میں نے ہی اس نوجوان کی پراسرار صلاحیتوں کا انکشاف کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا رخ لیلک سمورنا ہی کی طرف ہوگا۔ چنانچہ مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔" بعد میں کیپٹن ہیون نے کہا۔

"مجھے تعجب ہے اپنی خواہش کا اظہار تم نے مجھ سے کرنے کے بجائے عدیل بخشی اور نظام امری کی موجودگی میں کیوں پسند کیا۔"

میرے ذہن میں ایک لمحے کے لئے ایک خشک سا تاثر ابھرا کیپٹن ہیون اگر مجھے اپنا تابع کرنا چاہتا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے۔ میں نے کہا۔

''بہر حال یہ بات میں جانتا ہوں مسٹر ہیون اور تم بھی کہ جہاز کا مالک نظام امری ہے۔'' کیپٹن ہیون ایک سنبھل گیا اور بولا۔

''ہاں کیوں نہیں۔ مجھے وہ راستے بتاؤ جن پر ہمیں سفر کرنا ہے۔'' میں کیپٹن ہیون کے ساتھ کاغذ اور قلم لے کر بیٹھ گیا اور پھر اپنے ان خوابوں کے سہارے میں نے ان راستوں کے نقشے بنانا شروع کر دیے۔

نقشے مکمل کر کے میں نے نظام امری کے حوالے کر دیئے تھے اور اس کی ہدایت پر کیپٹن ہیون نے جہاز کے راستوں میں تبدیلیاں شروع کر دی تھیں لیکن جوں جوں جہاز ان راستوں پر سفر کر رہا تھا میرے اندر تبدیلیاں ہوتی جا رہی تھیں۔ میرا ذہن کھویا کھویا رہتا تھا وہ حسین وجود میرے حواس پر مسلط رہنے لگا تھا۔ نتاشا میری واحد راز دار تھی جسے میں اپنی کیفیت سے آگاہ رکھتا تھا۔ اور نتاشا بڑی باقاعدگی سے میری تبدیلیوں اور پیش آنے والے واقعات کو رقم کر رہی تھی۔ اس نے اپنی کتاب میں لکھا۔

جہاز کے مسافر عدیل بخشی اور کیپٹن ہیون اب سمندری تبدیلیوں کو بہتر طور پر محسوس کر رہے تھے ان کے ذہنوں میں تجسس تھا۔ دلچسپی تھی ویسے یہ بات واقعی قابل داد تھی کہ ابھی تک جو لوگ جہاز میں موجود تھے انہوں نے اپنے اس طویل ترین سفر سے اکتاہٹ کا اظہار نہیں کیا تھا اور وہ خود بھی سمندر تبدیلیوں میں دلچسپی لے رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی پر اسرار قوت نے ان کے سینوں میں داخل ہو کر ان کے ذہنوں سے اپنی دنیا کا احساس مٹا دیا ہو اور وہ کسی انوکھے جذبے کے تحت جہاز کے سفر کو جاری رکھے ہوئے تھے۔

یہ واقعات رفتہ رفتہ پیش آ رہے تھے اور دوران انہیں کوئی آبادی نہیں ملی تھی۔ اندازہ یہ تھا کہ وہ پوائنٹس جو اس نے اپنی دانست میں دنیا بھر میں پھیلا رکھے تھے اس علاقے میں نہیں بنائے جا سکے تھے۔ کیونکہ ڈیڑھ ماہ کے طویل ترین سفر کے باوجود اب انہیں کوئی انسانی آبادی یا جزیرہ نظر نہیں آیا تھا۔ سمندر بس سمندر اور اس سلسلے میں اکثر وہ باتیں کرتے رہتے تھے۔ موسمی تبدیلیاں بھی رونما ہو رہی تھیں۔ اور موسم عموماً ٹھنڈا رہنے لگا تھا۔ دن بھر سورج نہیں نکلتا تھا۔ رات کو چاند کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ بس روشن دن تاریک راتیں۔ لیکن یہ دن سورج کی روشنی سے روشن نہیں ہوتے تھے بلکہ ایک عجیب سا اجالا فضا پر طاری رہتا ہے۔ جوں جوں جہاز آگے بڑھتا رہا۔ اس اجالے میں کمی واقع ہوتی گئی اور اس کی کمی کو نمایاں طور پر محسوس کیا جا رہا تھا۔ بلکہ کیپٹن ہیون اس سے کسی قدر خوفزدہ بھی تھا۔ اس نے کہا۔

''اگر ہم جہاز کا رخ کر لیں تو کیا یہ مناسب نہیں ہوگا۔ میرا مطلب ہے آگے کا ماحول کچھ عجیب سا ہوتا جا رہا ہے۔ کیا آپ یہ بات محسوس کر رہے ہیں؟''

''جہاز کا رخ اگر واپسی کے لئے تبدیل کیا جائے مسٹر ہیون تب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس موسم سے بچ نکلیں گے ورنہ دائیں اور بائیں جہاں تک آپ کی نظر کام کرتی ہے اور جہاں تک ان آلات کی نگاہ عمل کرتی ہے' موسم یہی ہے سوائے واپسی کے سفر کے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جسے باعث دلچسپی کہا جا سکے۔''

کیپٹن ہیون نے میری اس بات سے اتفاق کیا تھا۔ جہاز آگے ہی کی سمت روانہ رہا۔ لیکن اب کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ چاروں

طرف دھندلاہٹیں اترتی چلی آرہی تھیں اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ایک سرنگ میں داخل ہو رہے ہوں جس کے اوپر بادلوں کی چھت ہو۔ جہاز کی تفریحات جاری تھی۔

لیکن ان کی کلائیوں پر بندھی ہوئی گھڑیوں نے وقت کا اعلان کیا اور سب سے پہلے ہیون اپنی گھڑی دیکھ کر چونکا۔ انجن روم میں بھی کام ہو رہا تھا اور لوگ جاگ رہے تھے۔ لیکن جب انہیں یہ احساس ہوا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی تو وہ چونک پڑے۔ ہیون کے اندازے کے مطابق دن کے ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔ لیکن گہری تاریکی چاروں طرف مسلط تھی۔ ہیون اپنی گھڑی کا جائزہ لینے لگا۔ سیکنڈ بتانے والی سوئی چل رہی تھی۔ اس کا مقصد ہے کہ گھڑی غلط وقت نہیں دے رہی...... لیکن یہ اس قدر تاریکی وہ برج پر پہنچا تو اس نے یہاں موجود تمام افراد کو حیران دیکھا اور وہ ان سے تبادلہ خیال کرنے لگا۔

''سر رات ختم ہو چکی ہے۔ لیکن روشنی نہیں ہے۔ کیا اسے بادلوں کا اندھیرا کہہ سکتے ہیں؟'' ہیون نے سہمی ہوئی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا اور بولا۔

''نہیں بادل ہوں تو نظر آئیں۔ سورج بھی اس طرح نہیں چھپا ہوگا۔ اس دنیا پر جیسے یہاں چھپ گیا ہے۔ آہ۔ کہیں آگے ہمارے لئے تباہی نہ ہو۔''

''اگر آپ حکم دیں تو۔''

''نہیں ابھی نہیں۔ چلتے رہو۔'' لیکن بہت زیادہ وقت نہیں گزرا۔ جہاز پر زندگی بیدار ہو گئی۔ لیکن فضائیں اس طرح رات کا اندھیرا پیش کر رہی تھیں نہ کسی ستارے کا وجود تھا اور نہ کوئی اور چیز نظر آ رہی تھی۔ بس تاحد نگاہ ایک بیکراں خلا محسوس ہوتا تھا اور اگر جہاز کی روشنیاں نہ جل رہی ہوتیں تو وہ لوگ شاید اس تاریکی میں موت ہی کا شکار ہو جاتے۔ وہ خدشہ جو کئی دن سے محسوس کیا جا رہا تھا بالآخر سر تک پہنچ گیا تھا۔ ہیون کالیا کی تلاش میں نکلا اس کا خیال تھا کہ کالیا اپنے کیبن میں ہوگا۔ لیکن کیبن میں موجود نہیں تھا۔ عدیل بخشی اور نتاشہ البتہ اسے مل گئے۔ سب کے چہرے دھواں دھواں نظر آ رہے تھے۔ عدیل بخشی نے کہا۔

''ہیون کیا ہماری گھڑیاں غلط ہو گئی ہیں۔ یا......؟

''نہیں مسٹر بخشی جہاز اب ایسی طلسم میں داخل ہو چکا ہے جسے الفاظ تک نہیں دیئے جا سکتے۔''

''کالیا کہاں ہیں؟''

''معلوم نہیں۔''

''میں اسے لاؤڈ اسپیکر پر طلب کرتا ہوں۔''

ہیون نے کہا اور برج پر پہنچنے کے بعد اس نے کالیا کو پکارا۔ جہاز پر لگے ہوئے چھوٹے لاؤڈ اسپیکر کیپٹن ہیون کی آواز نشر کرنے لگے اور کچھ دیر کے بعد میں وہاں پہنچ گیا۔ لیکن ان کے درمیان کوئی گفتگو بھی نہیں ہوئی تھی اور ان کی سوئیاں تیز ہی ہونے لگی تھیں۔ جدید

ترین کمپاس جو سمت بتانے کا کام کرتے تھے۔ اس طرح ترمڑ گئے تھے کہ بعض کی سوئیاں بھی اپنی اصل شکل کھو چکی تھیں دوسری صورت یہ ہوئی کہ ان کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی گھڑیاں اور دوسری وہ گھڑیاں جو کہیں کیبنوں، دیواروں پر آویزاں تھیں اور کہیں کسی اور جگہ اپنا کام چھوڑ چکی تھیں۔ گویا اب وقت بھی ختم ہو گیا تھا اور سمت بھی اس دہشت انگیز تبدیلی کو انتہائی خوف کے ساتھ محسوس کیا گیا تھا۔ زبانیں بند ہو گئیں۔ ہیوِن کو اس کے ساتھی کمپاس کے بارے میں بتا رہے تھے اور وہ خاموش کھڑا ہوا تھا۔ کالیا بھی خاموش تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

''مسٹر ہیوِن ہم سمتیں کھو چکے ہیں اور یوں سمجھ لیجئے کہ ہم وقت سے آگے نکل آئے ہیں۔ یا وقت ہمارے درمیان سے گم ہو گیا ہے۔''

''اور اگر آگے چل کر ہمارا یہ جہاز کسی تاریک حادثے کا شکار ہو گیا تو۔''

''حادثے تو زندگی کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔ کیپٹن ہیوِن ہم موت کی نیند سو جائیں گے۔ اور اس کے بعد ہو سکتا ہے تاریخ کے کسی دور میں ہمارے جہاز کا انکشاف بھی اسی مانند ہو۔ جس طرح سمندر میں غرق شدہ جہاز سے ہم نے اشیاء کی ساتھ ساتھ اس کی تاریخ نکالی تھی۔ آپ خوفزدہ کیوں ہیں موت تو بہتر طور زندگی کا آخری حصہ ہوتی ہے۔''

ہیوِن خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر خاموش ہو گیا۔ عدیل بخشی نتاشا کو ساتھ لے کر لیبارٹری میں داخل ہو گیا۔ چاروں طرف ہلچل مچی ہوئی تھی۔ لیکن جہاز کو آگے بڑھنے سے نہیں روکا جا سکتا تھا اور اس کی وجہ بھی انجن روم سے تھوڑی دیر بعد معلوم ہو گئی۔ شاید انجن روم کے انجینئر اس خوف ناک کیفیت سے انجن بند کر دیتے ہیں لیکن وہاں سے یہ اطلاع ملی کہ انجن بند کرنے کے تمام سوئچ کام کرنا چھوڑ چکے ہیں اور تمام انجن خود بخود کام کر رہے ہیں۔ انہیں بند کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ صرف ایک ہی شکل میں انہیں بند کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ کہ ان کے سارے سسٹم ختم کر دیے جائیں اور جہاز میں توڑ پھوڑ کر دی جائے۔

ہیوِن بھلا یہ خطرناک قدم کیوں اٹھاتا۔ لیکن اب سب کے سب اپنے معمولات ترک کر کے ایک جگہ جمع ہو گئے تھے۔ عدیل بخشی اپنی کتاب میں اس انوکھے واقعے کو درج کر دیا تھا۔ نتاشا سہمی ہوئی کھڑی تھی۔ عدیل بخشی نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم موت سے خوف زدہ ہو۔ نتاشا......؟''

''نہیں سر...... موت سے ڈر تو لگتا ہے لیکن پھر اندر سے یہ احساس ابھرتا ہے کہ اس سے فرار کیسے ممکن ہے۔ مگر یہ سب آخر اس کی کوئی سائنسی وجہ بھی ہو گی؟''

''خدا ہی جانے...... یہ قدرتی سائنس ہے اور انسان شاید اس کی تحقیق نہ کر پائے۔'' نتاشا ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ عدیل بخشی نے اپنی کتاب میں یہ تمام تفصیلات لکھیں اور آخری جملہ لکھنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا جو یوں تھا۔

''ہم سمندر کے ایک ایسے حصے میں داخل ہو گئے ہیں جو گہرا تاریک ہے ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے ہمارے جہاز پانی کی ٹرنگ میں چل رہا ہو۔ حالانکہ اوپر سے پانی گرنے کی آواز نہیں سنائی دیتی اور نہ ہی اوپر سے گزرنے والا پانی جہاز میں گر رہا تھا۔ لیکن جو ماحول ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہ ایسا ہی ہے کہ ہم اپنے اس سفر کے اس مرحلے کو یہی نام دے سکتے ہیں اور اگر زندگی باقی رہی اور

آگے ہمیں کوئی خطرناک حادثہ نہ پیش آیا۔ تو اس سے آگے کتاب میں کچھ اور درج ہوگا۔ فی الحال مہذب دنیا کے دوستو! الوداع۔"

عدیل بخشی نے کتاب بند کی اور لیبارٹری سے باہر نکل آیا۔ انہیں موسم میں ایک پھر تبدیلی محسوس ہوئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آسمان پر بادل گرج رہے ہوں۔ گڑگڑاہٹ ایسی ہی تھیں۔ جیسی بادلوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہیں۔ سب کے سب سر اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھنے لگے۔ روشنی بھی ہونے لگی تھی۔ اسی طرح جیسے بجلی چمکتی ہے لیکن ایک اور ناقابل یقین منظر نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس چمک کا رنگ تیز سفید نہیں تھا۔ بلکہ گہرا سبز تھا۔ "سبز چمک" عدیل بخشی کے منہ سے نکلا۔

بجلیاں گرجتی رہیں۔ گڑگڑاہٹیں ہوتی رہیں اور جہاز کے سفر کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ اندازے کے مطابق انہوں نے پورا دن اس ہولناک تاریکی میں سفر کیا۔ گفتگو برابر جاری تھی۔ جیون یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیا یہ کوئی مقناطیسی عمل ہے۔ وہ کسی ایسے حصے میں داخل ہو چکے ہیں جہاں مقناطیسی زندگی ہے۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو جہاز کے فولادی آلات یقینی طور پر متاثر ہوتے۔ سب کچھ جوں کا توں تھا۔

یہاں تک کہ آکسیجن کی کمی بھی نہیں محسوس ہوئی تھی ہر چیز اپنے عمل سے گزر رہی تھی۔ انجن روم سے برابر رابطہ تھا۔ کیپٹن نے ماہر انجینیروں کو ہدایات جاری کر دی تھیں۔ کہ انجنوں میں کوئی ایسا ردعمل نہ کیا جائے۔ جس سے انہیں نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو۔ ہو سکتا ہے یہ آبی سرنگ ختم ہو جائے اور ایک بار پھر وہ روشن اجالوں میں نکل آئیں۔ چنانچہ بہت محتاط رہا جائے اور کسی چیز کو نہ چھوا جائے۔ لیکن اب ان کا ذہن ٹوٹنے لگا تھا۔ غالباً اس تاریکی میں سفر کرتے ہوئے انہیں بارہ سے لے کر چودہ گھنٹے گزر چکے تھے گھڑیاں بھی بیکار ہو گئی تھیں اور اب صرف اندازوں سے کام کیا جا سکتا تھا۔ زندگی کچھ لمحوں کے لئے سہم گئی تھی لیکن بعد میں عدیل بخشی نے اور کیپٹن نے جہاز میں موجود افراد میں زندگی کی لہر بیدار کی۔ عدیل بخشی نے کہا۔

"آپ لوگ کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں زندگی اور موت کا جو فلسفہ ہے اس پر یقین رکھتے ہیں۔ بے شک یہ سب کچھ انوکھا ہے۔ لیکن اس کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوگا۔ اپنے آپ کو ذہنی طور پر سکون کیجئے۔ میرا خیال ہے کہ جو مشاغل ہم وقت کے ساتھ تعین کرتے ہیں ان میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ جسمانی طور پر ہم بالکل درست ہیں۔ چنانچہ کھانے پینے کا عمل جاری ہے۔ بلکہ جو شخص سونا چاہے وہ آرام کی نیند سو جائے۔ خوف سے نجات مل جائے گی۔ جو جاگنے کا خواہش مند ہو اور اپنے اندر ماحول کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ وہ جاگتا رہے۔"

عدیل بخشی کے ان الفاظ نے لوگوں کو ڈھارس دی۔

چنانچہ معمولات جاری ہو گئے۔ لیکن یہ سفر غیر معمولی نہیں تھا۔ مزید کچھ وقت انہیں سبز بجلیوں اور گرجتے بادلوں کے بیچ میں گزارنا پڑا۔ اس کا کوئی تجزیہ نہیں کیا جا سکتا تھا کہ یہ کیا عمل ہے۔ لیکن اس کے بعد جب یہ وقت گزرا اور غالباً جہاز کے تمام مسافر اس طرف سے توجہ ہٹانے میں کامیاب ہو گئے۔ کچھ جاگتے رہے اور جاگنے والوں نے ان سبز روشنیوں کو ٹھہرتے ہوئے دیکھا اور انہیں یوں محسوس ہوا۔ جیسے گڑگڑاہٹ بھی ختم ہو گئی ہو اور سبز روشنی ہوتی جا رہی ہو۔

اس سبز اجالے کو حیران نگاہوں سے دیکھا گیا جو سور ہے تھے انہیں جگایا گیا اور ان میں سب ہی شامل تھے۔ عدیل بخشی، متاشہ ہیون، اور دیگر تمام اور سب ہی نے یوں محسوس کیا جیسے خوشگوار ہوائیں ان کا استقبال کر رہی ہوں اور یہ مدھم مدھم پھوٹتی ہوئی سبز روشنی زندگی کا کوئی نیا پیغام دے رہی ہو۔ سب ہی ایک جگہ جمع ہو گئے۔ جہاز ان کے کنٹرول سے باہر تھا۔ لیکن انجینئروں نے بھی اس منظر کو محسوس کیا تو نجانے کس نے جہاز کے انجن کو اپنے قابو میں کرنے کی کوشش کی اور فوراً ہی چاروں طرف سے یہ پیغام نشر ہونے لگا۔ کہ جہاز کا کنٹرول ایک بار پھر ان کے قبضے میں آ گیا ہے۔

ہیون نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے عدیل بخشی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور ایسا میں نے سمندری زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ اس کا مقصد ہے کہ ہم کچھ غیر مرئی قوتوں کے تابع آ گئے ہیں۔"

"کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" ہیون کی بات کو خاموشی سے سنا گیا۔ اطراف میں سمندر کی موجوں کا بغور جائزہ لیا جا سکتا تھا۔ بالکل یوں لگ رہا تھا جیسے روشنی طلوع ہو رہی ہو اور فرق صرف اتنا تھا کہ سورج کا رنگ سبز ہے اور وہ تیز روشنی نہیں پیدا کر رہا لیکن جوں جوں وقت گزرتا رہا اور جہاز آگے بڑھتا رہا انہیں یہ بھی احساس ہوا کہ وہ مدھم اجالا بڑھتا جا رہا ہے اور پھر انہوں نے سورج کو دیکھا۔ جس پر سبز تہہ چڑھی ہوئی تھی۔

اندازہ یہ ہوا کہ سورج مختلف نہیں ہے۔ یہ صرف جغرافیائی کیفیت ہے۔ جس کی بنا پر اس کے نیچے چھائی ہوئی دھند سبز ہے اور اس کی شعاعیں اس سبز دھند سے گزر کر نیچے آ رہی ہیں۔ عدیل بخشی کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"آہ اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک بار پھر جیتی جاگتی دنیا میں ہیں۔ گویا یہ دنیا ہمارے تصور سے بالکل الگ قصے کہانیوں سے دور کی دنیا ہے۔ لیکن یہ ہے......"

عدیل بخشی کی بات پر کسی نے تبصرہ نہیں کیا۔ سب اسی کیفیت کا شکار تھے۔ کوئی اس سلسلے میں اگر تبصرہ کرنا چاہتا تو کیا کرتا؟

لیکن پھر جہاز کے مستولوں پر چڑھنے والے خلاصیوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور ان کے زبان پر ایک ہی لفظ تھا۔

"زمین، خشکی، درخت، پہاڑ" وہ بے اختیار شور مچا رہے تھے۔ ہیون نے انہیں خبردار کیا کہ کوئی بھی خوشی کے عالم میں نیچے اترنے کی جلد بازی نہ کرے۔ کہیں موت کا شکار نہ ہو جائے۔ خلاصی جو نجانے کب اوپر چڑھ گئے تھے۔ آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگے۔ تاکہ اپنے کیپٹن کو اس بارے میں اطلاع دیں۔

ادھر برج سے بھی ہیون کو پکارنے کی آواز ابھری اور سب ہی برج کی جانب دوڑ پڑے......

ایک نئی زندگی کا پیغام ملتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ موت کے تاریک اندھیروں سے نکلنے کے بعد سب یہ سب کچھ اجنبی نہیں رہ گیا تھا۔ زندگی کا پیغام مل چکا تھا۔ برج سے بھی اس کے ماتحت اس کو دیکھنا چاہتے تھے۔ جو بڑی بڑی اور طاقتور دوربینوں کی زد میں آ چکی تھی۔

گو اس کا فاصلہ کافی تھا لیکن یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ سبز رنگ کا ایک سمندر ہے جو تاحد نگاہ بکھرا ہوا ہے۔ یقینی طور پر کوئی ایسا بڑا خطہ

زمین جس کی لمبائی چوڑائی کا شاید صحیح اندازہ بھی نہ لگایا جا سکے۔ ہیون بھی دوسروں کی مانند خوش تھا۔

وہ موسمی حالات کا جائزہ لے رہے تھے اور زندگی کے لئے جو کچھ ہنگامہ خیزیاں ضروری ہوتی ہیں۔ ان کا دوبارہ آغاز کر رہے ہیں۔ ہیون نے کالیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور تمام ہنگامی اقدامات کرنے لگا۔ جو کسی زمین پر پہنچنے کے لئے کئے جا سکتے ہیں۔ اس کا بھی کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے اس خوب صورت سرزمین پر انہیں خوفناک خطرناک لاحق ہوں اور یہاں ان کی زندگی مختلف انداز میں خطرے میں پڑ جائے۔

چنانچہ اس کے لئے باہم مشورہ ضروری تھا تاکہ پہلے سے اقدامات کر لئے جائیں۔ جہاز کے تمام افراد ہی ایک بار پھر مصروف ہو گئے تھے۔ اور کیپٹن کی ہدایت کے مطابق بھاگ دوڑ میں مصروف تھے۔ کالیا برج پر ہیون کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ ہیون نے مسکرا دیکھتے ہوئے کہا۔

''مائی ڈیئر کالیا! کہنے کو تو تم جہاز پر میرے نائب کی حیثیت سے ہو لیکن تم نے اپنی بے مثال صلاحیتوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سمندری معاملات میں تم مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتے ہو۔ چنانچہ اب اس سرزمین کو دیکھ کر میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔'' کالیا ہنس دیا پھر اس نے کہا۔

''کیپٹن آپ نے مجھ کو ہدایت کی ہے کہ میں آپ کو کیپٹن کہوں ورنہ میں آپ کو انکل کہہ کر بھی مخاطب کر سکتا ہوں۔ جہاں تک سمندری صلاحیتوں کا تعلق ہے میں آپ کو ایک تجربہ کار انسان سمجھتا ہوں اور بلاشبہ آپ کا تجربہ مجھ سے کہیں زیادہ ہے۔ بس یہ چھوٹا موٹا کام میں کر لیا کرتا ہوں اس کے بارے میں میں بعض اوقات میں خود بھی حیران رہ جاتا ہوں۔

بہرحال اس وقت یہ غرض نہیں ہے کہ آپ مجھے کیا سمجھتے ہیں اور میں آپ کو کیا سمجھتا ہوں۔ یہ اجنبی سرزمین بلاشبہ سمندر کے موجود نقشے کے مطابق اس کا وجود نامعلوم ہے۔ میرے خیال میں ہمیں بے اختیار نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ جہاز کو جس حد تک اس کے قریب لے جا سکتے ہیں لے جا کر لنگر انداز کر دیا جائے۔ اور ایک طویل وقت اس کا تجزیہ کرنے میں صرف کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ یقین ہو جائے کہ ہم اس پر اتر سکتے ہیں یا نہیں لوگوں کو کنٹرول کرنا آپ کا کام ہوگا۔ دوربینیں نصب کر لی جائیں گی اور ہم جہاز کو روک کر اس کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ بدقسمتی سے ہم وقت کی حدود سے نکل گئے ہیں۔ میرا مطلب ہے ہماری گھڑیاں فیل ہو گئی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان کی بنیادی وجہ کیا ہے۔''

''یہ بات میرے لئے بھی ناقابل یقین ہے کوئی ایسی مقناطیسی قوت بھی ہمارے سامنے نہیں آئی۔ جس کے تحت ہم یہ کہہ سکیں کہ گھڑیوں کا بند ہو جانا اس کی وجہ سے ہے۔ سوائے کمپاس اور گھڑیوں مفلوج ہوئی ہیں اور سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ میں نے یہاں کی فضاء کا بھی جائزہ لیا ہے' آکسیجن میرے خیال میں یہاں زیادہ خوشگوار ہے کیا تم اپنی اندرونی کیفیات محسوس نہیں کر سکتے۔ کم از کم میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ہم بہت ہلکی اور صاف ستھری فضاء میں سانس لے رہے ہیں۔''

"بالکل ٹھیک کیپٹن"

"تو میں تمہاری اس رائے سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ جہاز کو ہم اس سرزمین سے کافی فاصلے پر لنگر انداز کریں گے۔"

☆......☆......☆

ہیون کو درحقیقت کالیا کی یہ بات پسند آئی تھی۔ بہرحال ابھی تو کافی فاصلے تھے۔ عدیل بخشی اور ناشہ وغیرہ بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ پروفیسر جیکانہ اور نظام امری کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ بہرحال ایک سنسنی خیز باب کا آغاز ہونے والا تھا۔ اگر یہ جگہ عام جگہوں کی مانند ہوتی اور انتہائی پراسرار حالات سے تاریک تاریک دھند اور سمندر کے سرنگ سے گزر کر یہاں آنا پڑتا اور سامنے نظر آنے والا علاقہ بھورے اور سبز رنگ کا منظر پیش نہ کرتا تو شاید ان کے ذہنوں میں اس قدر سنسنی نہ ہوتی۔

لیکن ایک پراسرار اجنبی سرزمین جس کی فضاء میں سبز رنگ میں بکھرے ہوئے تھے، ان کے لئے باعث تعجب تھی۔ جہاز کی رفتار آہستہ آہستہ تیز کی جانے لگی۔ دوربینوں پر تمام ہی لوگ اس سرزمین کا جائزہ لے رہے تھے۔ نائر نے کالیا سے کہا۔

"مسٹر کالیا! یوں لگتا ہے جیسے یہ زمین نہ ہو بلکہ سبز کائی اکٹھی ہو کر سمندر کے حصے پر خشک ہو گئی ہو۔ کیا یہ ممکن ہے؟"

کالیا پر خیال میں گردن ہلانے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

"ہم کچھ اور آگے بڑھیں گے، ممکن ہے صحیح اندازہ ہو سکے۔"

جہاز کے انجن روم زندگی تیز ہو گئی تھی۔ کیپٹن ہیون کی ہدایت سے رفتار مزید تیز کی گئی اور دوربینوں سے اس سرزمین کا منظر مزید روشن کر دیا گیا۔ گو فاصلہ اب بھی خاصا تھا لیکن اب وہ صاف نظر آ رہی تھی۔ گہرا سبز رنگ تا حد نگاہ ہر شے پر مسلط تھا۔ جہاز کی فضاء بھی سبز رنگ میں نہائی ہوئی تھی۔ آسمان سمندر سبز، ہر چیز سبز نظر آ رہی تھی۔ سبز رنگ کو عموماً ٹھنڈا رنگ تصور کیا جاتا ہے اور اس وقت ان کی آنکھوں میں جو روشنی اور ٹھنڈک مل رہی تھی، وہ ان کے لئے بے حد فرحت بخش تھی۔ دوربینیں دوسری طرف کا منظر واضح کر رہی تھیں۔

نائر نے خود ہی اپنے خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"آہ مسٹر کالیا! کیا آپ نے وہاں انسانوں کو متحرک دیکھا۔ ہم ایک بار زمین کی جانب سفر کر رہے ہیں۔"

"ہاں مجھے لوگ چلتے پھرتے نظر آ رہے ہیں۔ اور ان کی تعداد اچھی خاصی ہے۔" ہیون نے بھی یہ انکشاف کیا تھا اور عدیل بخشی اور ناشہ نے بھی اس خطۂ زمین پر انسانوں کو دیکھا تھا اور انہیں بے حد خوشی ہوئی تھی۔ عدیل بخشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مقصد ہے کہ ہم خلاء میں نہیں بلکہ سمندر میں سفر کر کے ایسی نامعلوم دنیا میں پہنچ رہے ہیں۔ جس کے بارے میں شاید انسانوں کو علم نہ ہو لیکن اس بات کے امکانات کم ہیں مسٹر ہیون کہ یہ انسان عام انسانوں سے مختلف ہوں اور ہمارے لئے خطرات ثابت ہوں۔"

ہیون نے عدیل بخشی کو کالیا کی تجویز کی ہوئی باتیں بتائیں اور عدیل بخشی نے ان سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ ہمیں ان سے اتنا فاصلہ رکھنا چاہیے کہ اگر ان کے پاس ہتھیار بھی ہوں اور جہاز پر حملہ آور ہونا چاہیں تو ہم ان کی

زد میں نہ آسکیں۔ ویسے ہم اپنی طرف سے انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ بلکہ یہ کوشش کریں گے کہ ہمیں ان کی دوستی حاصل ہو جائے اور یہ دوستی ہمارے لئے انتہائی بہترین ہوگی۔"

"تاہم میری رائے ہے کہ ہتھیاروں کو بھی سنبھال لیا جائے تا کہ اگر ایسی ہی ناقابل یقین صورتحال پیش آجائے تو کم از کم ہم اپنی مدافعت کے لئے کچھ کرسکیں۔"

"بالکل کالیا! اور یہ کام تم خود ہی سرانجام دے سکتے ہو۔" ہیون نے کہا اور کالیا وہاں سے چلا گیا۔ ہیون ایک گہری سانس لی اور بولا۔

"اس کے بارے میں یقین اب ناممکن ہو گیا ہے۔ کبھی دل چاہتا ہے کہ اسے ایک بچے کی مانند محسوس کیا جائے اور کبھی اس سے خوف محسوس ہوتا ہے کہ نجانے کس کائنات کی مخلوق ہے۔" عدیل بخشی گردن جھٹک کر خاموش ہو گیا تھا۔

جہاز بالآخر اتنے فاصلے پر پہنچ گیا کہ وہاں سے سمندر کا اختتام سمجھا جا سکتا تھا۔ یعنی وہ جگہ جس سے آگے جہاز کو لے جانا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا اور اسے زمین میں دھنس جانے کا خطرہ پیدا ہو سکتا تھا۔

چنانچہ جہاز کے انجن بند کر دیئے گئے اور لنگر پانی میں ڈالے جانے لگے۔ خلاصی اور دوسرے تمام لوگ اس کام میں مصروف ہو گئے تھے۔ ہیون، عدیل بخشی، بتاشہ، اور کالیا بڑی بڑی دوربینوں سے اس خوب صورت جزیرے کا جائزہ لے رہے تھے۔ جسے قریب سے دیکھنے کے بعد ہوش وحواس کا قائم رکھنا مشکل ہوا جا رہا تھا۔ ایسا سرسبز وشاداب ایسا حسین کہ خوابوں کی بات معلوم ہو۔

چاروں طرف درخت جھول رہے تھے اور ان درختوں میں بالکل اجنبی پھل لٹک رہے تھے۔ زمین کا ایک چپہ بھی ایسا نہ تھا جو حسین اور انتہائی سبز گھاس سے مرتفع نہ ہو اور وہاں کوئی باقاعدہ بستی نظر نہیں آرہی تھی لیکن انسان چلتے پھرتے صاف نظر آرہے تھے یہ ایک ایسی دنیا کے انسان محسوس ہوتے تھے۔ جس کا تہذیب سے تعلق نہ ہو۔ ان کے جسم پتوں اور گھاس سے ڈھکے ہوئے تھے۔ لمبے لمبے سیاہ بالوں والی عورتیں چھوٹے چھوٹے تنگ دھڑنگ بچے اور پتوں سے جسموں کو چھپائے ہوئے مرد۔ سارے سارے دوڑ دوڑ کر ساحل پر جمع ہو رہے تھے۔ اور ان کی نگاہیں ہمارے جہاز کی طرف نگراں تھیں۔

جہاں نظر ڈالی جا سکتی تھی ان کی قطاریں نظر آرہی تھیں۔ وہ شدید حیران محسوس ہو رہے تھے۔ لیکن نہ تو کسی کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار تھا اور نہ ہی ان کے چہروں کے پر وحشت خیزی تھی۔ دوربینیں جہاں تک ان کے چہروں کو فوکس کر سکتی تھیں یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ حیرت وشوق سے ان لوگوں کا جائزہ لے رہے ہیں اور حیران ہیں۔ یہ اندازہ تو ہو چکا تھا کہ بہرحال یہ مہذب دنیا سے دور کی آبادی ہے۔

لوگوں کے چہرے نظر آرہے تھے اور یہ چہرے خوب صورت تھے۔ انتہائی سبک نقوش تانبے جیسی ہلکی ہلکی رنگت اور خوب صورت سیاہ آنکھوں والے یہ لوگ دور سے دیکھنے میں بالکل بے ضرر معلوم ہوتے تھے۔ تاہم ابھی جلد بازی نہیں کی جا سکتی تھی۔

بالآخر جہاز لنگر انداز ہو گیا۔ خلاصی اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے۔ انہیں بھی اس انوکھی سرزمین کو دیکھنے کا شوق تھا۔ چنانچہ یہ سارے کے سارے عرشے پر آکر جمع ہو گئے اور پھر اس انوکھی آبادی کے بارے میں تبصرہ آرائیاں ہونے لگیں۔ ہیون نے

پر تشویش انداز میں کہا۔

"میرا خیال ہے جتنے لوگ یہاں نظر آ رہے ہیں ان کی تعداد لاکھ ڈیڑھ لاکھ سے تو کم نہیں ہوگی۔ ذرا دیکھیں مسٹر عدیل بخشی تا حد نگاہ یہ لوگ بکھرے ہوئے ہیں۔ مگر ایک بات ذرا تعجب خیز ہے کوئی مکان یا جھونپڑا وغیرہ نظر نہیں آ رہا۔"

"خدا جانے ان کا طرز رہائش کیا ہے؟" عدیل بخشی نے گہری سانس لے کر کہا۔

"بے حد خوب صورت لوگ ہیں۔ آپ غور کر رہے ہیں۔"

"ہاں ......" عدیل بخشی آہستہ سے بولا۔ کیپٹن ہیون ایک بڑی سی دوربین ایک جگہ نصب کرنے لگا۔ جہاں سے ان کا مستقل جائزہ لیا جا سکے۔ جہاز پر موجود تمام افراد اس دلکش آبادی کے سلسلے میں تجسس کا شکار ضرور تھے لیکن کسی نے بھی ہیون اور کالیا کے اس خیال سے اتفاق نہیں کیا تھا کہ پہلے ان کا بھرپور جائزہ لیا جائے۔ وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا۔ آسمان پر چاند یا سورج نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ بس وہی سبز دھند آہستہ آہستہ مدھم ہوتی جا رہی تھی۔ اور وہ گہرائی سے اس کا تجزیہ کر رہے تھے۔ غالباً یہ شام ہونے کا منظر تھا۔

پھر یہ سبزہ خاصا گہرا ہو گیا اور جزیرہ نما جگہ زیادہ پراسرار جگہ مدھم ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ گہری سبز دھند اس زمین پر اتر گئی اور وہاں کا ماحول نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اندازے کے مطابق رات ہو گئی تھی۔ جہاز کے لوگوں نے اپنے اپنے معمولات پر توجہ دی۔ اب تک یہ سب ان کے لیے بہت دلکشی کا باعث بنا ہوا تھا کہ دوسرے تمام معمولات ترک کر دیئے گئے تھے لیکن بالآخر اپنا پیٹ بھرنے کا مسئلہ بھی تھا۔

چنانچہ وہ لوگ جو کہ خوراک کے منتظم تھے جہاز کے باورچی خانے میں جا کر جلدی جلدی کھانا تیار کرنے لگے۔ رات کا کھانا کھایا گیا۔ ہیون اور دوسرے تمام لوگوں نے طے کیا کہ سرزمین کا مستقل تجزیہ کرنے کے لئے جہاز کی بلندیوں پر تیز روشنیوں کا بندوبست کیا جائے اور یہ روشنیاں وہاں سرزمین پر پھینکی جائیں۔

چنانچہ یہ دلچسپ انتظامات بھی فوراً کیے جانے لگے۔ بڑی بڑی سرچ لائٹیں بلندیوں تک پہنچا دی گئیں۔ خصوصی جنریٹر چلا دیئے گئے اور اس کے بعد اچانک سمندر پر سورج نکل آیا۔ تیز سفید روشنی غالباً مقامی سرزمین کے لئے اجنبی چیز تھی۔ دفعتاً ہی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور روشنیوں نے ان دھندلے سایوں کا احاطہ کر لیا جو منتشر ہو کر ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ غالباً وہ اس روشنی سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔ ہیون نے اس کا دلچسپ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں کی سبز روشنی میں یہ سفیدی ان کے لئے باعث حیرت ہے اور وہ اس سے خوفزدہ ہو رہے ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ وہ معصوم اور ناواقف لوگ ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ واقعی تعجب ہے۔ قصے کہانیوں میں تو اس قسم کی داستانیں سنی جا سکتی ہیں۔ ادیب کے خوب صورت ذہن کی خوب صورت اختراع لیکن جو کچھ ہم اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اگر عام دنیا کے لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کر دیا تو شاید لوگ یقین نہ کر پائیں۔"

"آہ...... اگر ہمیں مہذب دنیا تک جانے کا موقع مل جائے تو خدارا عدیل بخشی اس سرزمین کا تذکرہ اس دنیا والوں سے نہ

کریں۔ کیونکہ جاہی کے متمنی لوگ دنیا کو خاک بنانے کے خواہاں اس طرف کا رخ کریں گے اور یہ پھر یہ سرزمین بھی جل کر سیاہ ہو جائے گی۔ کیونکہ تہذیب کے خوفناک سائے اس تک بھی پہنچ جائیں گے۔" ہیون کی یہ بات بڑی دکھ بھری لیکن وزن دار تھی۔ عدیل بخشی ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

ساحل پر مسلسل انتشار تھا۔ خوفزدہ چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ سرچ لائٹیں اتنی اعلیٰ تھیں کہ انہوں نے دور تک اس سرسبز زمین کا احاطہ کر لیا تھا اور بھاگتے ہوئے لوگوں کو نمایاں کر رہی تھیں۔ پھر کچھ موسمی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور آہستہ آہستہ آسمان روشن ہونے لگا۔ جو خاص بات اس روشنی میں محسوس کی گئی وہ یہ تھی کہ اس سے پہلے جو سبز اجالا پھیلا ہوا تھا۔ اس میں تندی تھی۔ گویا اسے سورج کی شعاعوں کا کسی سبز روشنی سے چھن کر زمین تک پہنچنا کہا جا سکتا تھا لیکن اس وقت جو روشنی پھیلی تھی اس میں ایک ٹھنڈک اور فرحت آمیز کیفیت تھی۔

گویا یہ چاندنی تھی سبز چاندنی..... لیکن نہ تو سورج کا گولہ نظر آ رہا تھا اور نہ رات میں چاند نظر آ رہا تھا۔ انوکھی فضا تھی۔ انوکھا ماحول تھا۔ دیکھنے والے پر سحر طاری تھا۔

تیز روشنی پھیل جانے کی وجہ سے طے یہ کیا گیا کہ جہاز کی سرچ لائٹیں بجھا دی جائیں۔ اس تیز روشنی میں ساحل کا ماحول نظر آ رہا تھا' وہ بے شمار مرد عورتیں اور بچے جو پہلے بڑی دلچسپی سے جہاز کو دیکھ رہے تھے روشنیوں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے تھے۔ بس ان کا انداز ڈرا ڈرا سا تھا اور کچھ لوگ چھپے ہوئے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ عرشے پر کھڑے ہوئے تمام افراد اس منظر کو حیرت اور دلچسپی سے دیکھ رہے تھے اور ان پر عجیب سی کیفیت طاری تھی۔

خلاصی ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے تھے۔ سب کی پسندیدہ جگہ تھی۔ عدیل بخشی، ہیون کا ساتھی، اور کالیا ساتھ ساتھ کھڑے تھے کہ عدیل بخشی نے کہا۔

"سمندر کے بارے میں، میں کچھ کہنے سے گریز کرتا ہوں لیکن مہم جوئی میری زندگی رہی ہے اور میں نے اپنی مہم جوئی کے دوران بے شمار ایسے خطے دریافت کیے ہیں جہاں انسانی آبادی ہوتی ہے۔ لیکن وہاں کے لوگ تہذیبی دنیا سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض جگہ تہذیب سے کچھ اس قسم کی آشنائی پائی گئی کہ وہاں کے رہنے والے تہذیب کے دشمن بن گئے اور مہذب دنیا سے آنے والوں کے خلاف شدید ترین کاروائی سے نہیں چوکے۔

لیکن بعض علاقے ایسے بھی تھے جہاں صرف محبت کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا یہ لوگ اپنے مخصوص انداز میں مجھے بے ضرر معلوم ہوئے تھے۔ تاہم میرا مطلب یہ نہیں کہ فوراً ان پر اعتماد کر لیا جائے خطہ زمین کی نوعیت چونکہ دنیا سے مختلف اور سمندری حیثیت رکھتی ہے اس لئے میں دعوے سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"تاہم ہمیں اس سرزمین پر قدم رکھتے ہی اس حسین جگہ کا تجربہ ہمارے لئے زندگی بخش ثابت ہوگا۔ بس تھوڑی سی احتیاط

ضروری ہے۔"

جہاز کی روشنیاں بجھ گئیں تو وہ لوگ پھر اسی انداز میں ساحل پر اکٹھے ہونے لگے۔ وہ اپنی دلچسپی وتجسس کو نہیں چھپا پا رہے تھے اور تجزیہ نگار تجزیہ کر کے یہی کہہ رہے تھے کہ یہ معصوم لوگ جہاز کو دیکھ کر حیران ہو گئے ہیں اور ان کا یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے گا۔

کالیا نے حیران کن طریقے سے عدیل بخشی کی بات قبول کر لی تھی اور اسے جہاز پر ہی پایا گیا تھا۔ یہ لوگ تھک گئے مگر ساحل والے نہیں تھکے ان کی تعداد کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ اگر اتنے ہی افراد اس جزیرے پر ہیں تو تقریباً ڈیڑھ لاکھ کی آبادی تھی۔ یہ بہت دور تک انسان مرد، عورتیں، اور بچوں کی شکل میں بکھرے ہوئے تھے۔ یقینی طور پر خطے کی پوری آبادی ہی سمت آئی ہوگی۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ دور دراز کے رہنے والوں کو اس انوکھی شے کی یہاں آمد کا علم نہیں ہوا ہو۔

آدھی رات کے قریب چند لوگ کی ڈیوٹی لگائی گئی اور باقی لوگ آرام کرنے چلے گئے۔ یہ آدھی رات بس اندازے کے مطابق تعین کی گئی تھی۔ ان کی گھڑیاں تو ایسی تباہ ہوئی تھیں کہ کسی کام کی ہی نہ رہی تھیں اور ایک انوکھا تجربہ ہوا تھا انہیں وقت کا اندازہ لگانا انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے اس کا اندازہ انہیں گھڑیاں بند ہو جانے کے بعد ہوا تھا۔

بعض چیزوں کو ہم نے اتنا معمولی سمجھ لیا ہے کہ غور ہی نہیں کرتے لیکن سچائی یہی ہے کہ وہ ہماری زندگی میں ایک اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ غرض یہ کہ باقی آدھی رات بھی اپنے اندازوں کے مطابق گزارنے کے بعد وہ سب جاگ گئے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق صبح کا ناشتہ کیا گیا' خوراک کے ذخائر میں اور دوسری چیزیں تمام اشیاء اتنی مقدار میں یہاں موجود تھی کہ اس طرف سے انہیں بالکل فکر نہیں تھی۔ ایک لائحہ عمل بھی طے کیا جانا تھا۔

چنانچہ صبح کے ناشتے کے بعد جہاں ساحل پر نگاہ دوڑانے والوں نے ان بچوں اور عورتوں کو اور مردوں کو نہیں پایا تھا۔ وہیں یہ بھی طے کیا جانا تھا کہ اب آئندہ اقدامات کیا ہوں گے اور نہایت سنجیدگی سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ زمین کی اس خطے کو یا سمندروں کے اس دنیا کو آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہاں کچھ وقت گزار کر سمندری حالات اور اس انوکھی سرزمین کا تجزیہ انتہائی ضروری ہے۔

چنانچہ جہاز پر ایک طریقہ کار متعین کیا جائے جس کے تحت زندگی کے معمولات جاری رہیں۔ اگر اس سرزمین پر قدم رکھے بھی جائیں تب بھی جہاز سے رابطہ ایک لمحے کے لئے بھی ختم نہ ہو۔ بلکہ جانے والے وہاں جائیں اور مقررہ وقت تک جہاز پر واپس آ جائیں۔ بشرطیکہ وہاں کی زندگی جہاز والوں کے لئے سازگار ہو اور مقامی باشندے ان سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ دن کی روشنی میں اور بھی مناظر دیکھنے میں آئے۔ ہرنوں کی ڈاریں، نیلی گائے، پرندے جو اپنے رنگوں میں بالکل مختلف تھے۔ بھاگتے دوڑتے نظر آ رہے تھے ہرنوں کے غول کے غول انسانوں کے درمیان سے گزر جاتے اور انہیں بھاگنے کی جگہ دی جاتی۔

یوں لگتا تھا جیسے وہ انسانوں سے بالکل خوفزدہ نہ ہوں اور اس بات کو محسوس کرنے والوں نے ذرا مختلف انداز میں محسوس کیا تھا اور اس پر تبصرے بھی کئے جا رہے تھے کہ شاید یہ لوگ جانوروں کو بھی ضرر نہیں پہنچاتے۔

اتنا طویل تجزیہ ہو چکا تھا لیکن اس کے باوجود ابھی ہی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا کہ لوگ وہاں پہنچ جائیں جلدی بھی نہیں تھی۔ ان لوگوں کی دلچسپی مسلسل برقرار تھی اور وہ لوگ اپنے اپنے معمولات چھوڑ کر ساحل پر جمع ہو گئے تھے۔ پتہ نہیں کہ ان کی زندگی گزارنے کے مشاغل کیا ہیں۔ تب عدیل بخشی نے کالیا سے کہا۔

''کالیا رات کو اس سرزمین پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا اور میں نے تمہیں منع کر دیا تھا۔''

''جی پروفیسر''

''تمہارے دل میں اب بھی یہ تصور ہے کہ تم اس زمین پر جاؤ؟''

''پروفیسر سب کے دل میں یہ خیال موجود ہے۔''

''تو پھر ہمت کر و بیٹے لیکن احتیاط سے۔ میری خواہش ہے کہ تم لاابالی انداز نہ اختیار نہ کرو۔ بلکہ انتہائی محتاط انداز میں وہاں جاؤ۔ اپنے ساتھ پستول بھی رکھو اور ایسی اشیاء بھی جس سے کسی خطرے کے وقت تم جہاز کو اطلاع دے سکو۔'' کالیا نے سرد نگاہوں سے عدیل بخشی کو دیکھا اور بولا۔

''ٹھیک ہے پروفیسر آپ حکم دیتے ہیں تو میں ایسا کر لوں گا لیکن میں آپ سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں جسے اپنے ذہن میں محفوظ رکھئے۔ اگر میں تنہا ہوتا ہوتا اپنی زندگی کا تحفظ ہر طرح کے حالات میں کر لیا کرتا ہوں۔''

''اوہو...... تمہارا مطلب ہے کہ......''

''جی پروفیسر...... میرا یہی مطلب ہے۔'' عدیل بخشی نے ایک گہری سانس لی اور خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد آہستہ سے بولا۔

''اس کے باوجود میں اسی خواہش کا اظہار دوبارہ کروں گا۔''

کالیا نے خاموشی سے گردن ہلا دی اور اس کے بعد وہ وہاں سے واپس مڑ گیا۔ تاشا اس کے ساتھ ساتھ کیبن تک آئی تھی۔ کالیا نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور بولا۔

''آپ کا خیال ہے۔ کیا میں پروفیسر صاحب کی بات کا برا مان گیا؟''

''ہرگز نہیں تم اس قسم کے آدمی نہیں ہو۔ ویسے میرے اور تمہارے درمیان کچھ ایسے معاملات ہیں جن کا تعلق کسی اور سے نہیں۔'' کالیا مسکرا دیا اور بولا۔

''میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس گفتگو کی آڑ میں آپ مجھ سے کوئی اور سوال کرنا چاہتی ہیں۔''

''ہاں میں تم سے ذاتی طور پر یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس سرزمین کے بارے میں تمہارا اپنا کوئی اندازہ ہے۔''

''نکولیا......'' کالیا نے جواب دیا اور تاشا حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

''کیا مطلب؟''

"ہاں...... یہ آغاز ہے اور آغاز کولیا سے ہوتا ہے۔"

لاشہ خاموش ہو گئی اچانک ہی اسے بڑی پراسراری سی کیفیت کا احساس ہوا تھا۔ گویا کالیا جانتا ہے کہ کالیا بہت کچھ جانتا ہے...... آہ...... کیسا انوکھا انسان ہے یہ اور کیسی انوکھی بات ہے کہ اس کا تعلق لاشہ کے دل کی گہرائیوں سے ہے۔ ان دونوں کے درمیان محبت کا وہ رشتہ ہے جس کی بناء پر کالیا کہتا ہے کہ اعتماد دوسرے پر نہیں بلکہ آپ پر ہے لیکن یہ اپنا آپ ایک دوسرے سے کتنا اجنبی ہے۔ تاہم یہ باتیں لاشہ صرف سوچ سکتی تھی۔ اس نے کالیا کو لباس اتارتے ہوئے دیکھا کالیا نے اپنے زیریں جسم پر چمڑے کا ایک مخصوص لباس رہنے دیا تھا۔ باقی لباس اتار دیا تھا۔ اس کا خوب صورت بدن آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر رہا تھا۔

لاشہ نے رخ تبدیل کر لیا کہ کہیں اس کی نظر اس کے جسم کو نہ لگ جائے جسے دیکھ کر انسانی ذہن عجیب کیفیت کا شکار ہو جاتا ہے۔

"اور یہ بے نیازی ہر حالت میں فائدہ مند ہوتی ہے۔ تو اب میں جاؤں؟" کالیا نے سوالیہ انداز میں لاشہ سے پوچھا۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں خدا حافظ کہتی ہوں۔" وہ کالیا کے ساتھ ساتھ ہی باہر نکل آئی۔ کالیا بجلی کی طرح تڑپ کر ایک سمت دوڑا اور کوئی اس پر نگاہ نہ جما سکا۔ لاشہ بھلا اس کی رفتار کا کہاں ساتھ دے سکتی تھی۔ ایک عرصے کے لئے وہ تڑپ کر عرشے کے اوپری حصے پر نظر آیا اور دوسرے لمحے سمندر کی گہرائیوں میں غروب ہو گیا۔ لاشہ نے انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کیا تھا لیکن جب وہ عرشے تک پہنچی تو کالیا نگاہوں سے اوجھل تھا۔ اس کا کوئی پتہ نہیں تھا۔

وہ پانی کے نیچے تیرتا ہوا کافی فاصلے جا رہا تھا۔ اس کی ذہانت بے مثال تھی اور اس نے اپنے طور پر جو تجزیہ کیا تھا اسی کے تحت عمل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ اس جزیرے کے باشندوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کا پھیلاؤ کہاں تک ہے۔ جہاز کی بلندیوں سے تو لوگوں نے تو ان کے حسن و جمال کو دیکھا تھا۔ سرزمین کو دیکھا تھا۔ اس کی خوب صورتی دیکھی تھی پرندوں کی ڈاریں دیکھی تھیں۔ جانور دیکھے تھے۔ لیکن کالیا کی نگاہوں نے بہت دور تک کا تجزیہ کر کے کام کی باتیں دیکھی تھیں اور اسے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ کتنے فاصلے تک تیرنے کے بعد وہ ان کے عقب میں پہنچ سکتا ہے اور بھلا یہ اس کے لئے کیا مشکل تھا کہ سمندری گہرائیوں میں اپنا محبوب مشغلہ جاری رکھے اور تیرتا ہوا اتنے فاصلے تک پہنچ جائے کہ عام آدمی شدید تھکن محسوس کرنے لگے۔

اس کی رفتار بہت تیز تھی اور سمندر کے نیچے وہ ایک برق رفتار مچھلی کی طرح اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ جب اسے اندازہ ہو گیا کہ اب اتنا سفر طے ہو چکا ہے کہ اگر وہ ساحل کا رخ کرے تو ان لوگوں سے کافی فاصلے پر نکل سکتا ہے۔ سو اس نے سطح سمندر پر گردن اٹھائی اور اپنا اندازہ درست دیکھنے کے بعد ساحل کی جانب بڑھنے لگا۔ انوکھی سرزمین اس کے لئے بھی اجنبی تھی لیکن نجانے کیوں اس کے منہ سے کولیا کا نام نکل گیا تھا۔ حالانکہ وہ ان تمام چہروں کا شناسا نہیں تھا۔ اس نے تو بچپن کی معصوم آغوش میں جو آنکھ کھولی تھی تو اپنے آپ کو مختلف دنیا میں پایا تھا اور انوکھی سرسبز و شاداب زمین پتھریلی اور سخت تھی۔

عام زمینوں کی مانند بس اسی پر اگی ہوئی گھاس خاصی نرم اور فرحت بخش تھی۔ وہ پھرتی سے اوپر چڑھا اور برق رفتاری سے

دوڑنے لگا۔ اس کی آنکھیں زمین کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ کسی درخت کے قریب پہنچ جانا چاہتا تھا کہ اگر آس پاس کوئی ہو بھی تو اسے دیکھنے نہ پائے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک درخت کے تنے کے قریب پہنچ گیا۔ درخت بہت خوب صورت اور اوپر سے بے حد گھنا تھا۔ اس میں جڑی ہوئی لاتعداد شاخیں تھیں۔ اس کے سبز رنگ پتوں کے سیب جیسے پھل لٹکے ہوئے تھے۔

اتنا ذرخیز تھا وہ درخت کہ پھلوں سے جھکا پڑ رہا تھا' نجانے ان پھلوں کی نوعیت کیا ہے۔ لیکن چونکہ کالیا یہاں یہی معلوم کرنے آیا تھا کہ اس سرزمین کی کیفیت کیسی ہے۔ چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک پھل توڑا اور اسے دانتوں سے کترنے لگا۔ سیب اس کے آگے بے حقیقت تھا۔ رنگ گہرا سبز لیکن اتنی مٹھاس اور اتنا لذیذ کہ کالیا اسے ایک لمحے میں کھا گیا۔ پھر اس نے مسکراتی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا پھر اس نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔

اس کا کام یہی تھا کہ ان لوگوں کا تعین کرے۔ جگہ جگہ جھاڑیاں اور درخت اگے ہوئے تھے لیکن سب کے سب ہلکے پھلکے نرم و لطیف۔ ایک جگہ اس نے بڑے بڑے چوڑے پتوں والے جھنڈ دیکھے۔ یہ پتے ایسے ہی تھے جن سے وہ لوگ اپنے جسموں کو چھپائے ہوئے تھے۔ کالیا کو نجانے کیا سوجھی کہ وہاں رک کر اس نے بہت سے پتے توڑے طویل تجزیہ کر چکا تھا ان لوگوں کا چنانچہ اس نے ان پتوں کو اپنے جسم پر انہی کے سے انداز میں سجایا اور سر پر بھی ویسے ہی پتے لپیٹ لئے۔ اب کوئی بھی اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اس سرزمین کا باشندہ نہیں ہے۔

قد پہلے ہی ننھے تھے چنانچہ وہ مکمل اسی سرزمین کا باشندہ بن گیا اب اسے اس طرح گھومنے پھرنے میں قدرے آسانی ہو گئی تھی۔ ویسے بھی آس پاس اسے مقامی انسان نظر نہیں آ رہے تھے۔ تقریباً دو گھنٹے تک اس نے اس علاقے کے مختلف حصوں کو دیکھا۔ خوشنما، پھولوں درختوں، اور گھاس کے جھنڈ کے جھنڈ اس کے علاوہ یہاں کوئی اور چیز نہیں دیکھی گئی تھی۔

کالیا اپنے طور پر بھی تمام تجزیے کر رہا تھا۔ اسے اس بات پر حیرت تھی کہ ان لوگوں کی رہائش گاہیں کہاں ہیں اور یہ لوگ کہاں رہتے ہیں، کیا کھاتے ہیں، کیا پیتے ہیں، کیا پہنتے ہیں۔ البتہ اس نے اس دوران ہرن، نیل گائے، اور اسی قسم کے دوسرے جانور اتنی تعداد میں دیکھے تھے کہ اسے حیرت ہوئی تھی۔

اگر یہ جانور شکار کئے جائیں تو صدیوں تک اسی کا گوشت اس مقامی آبادی کے لئے ختم نہ ہو۔ وہ بڑی بے فکری سے پھر رہے تھے۔ پرندوں کے مختلف رنگ بھی بے حد حسین لگ رہے تھے۔ کالیا کو اس دنیا پر رشک آنے لگا۔ بیرونی دنیا سے کس قدر مختلف ہے۔ وہاں ہنگامہ، شور، اور یہاں سکون کا لامتناہی سمندر۔ لیکن یہ مکمل تجزیہ نہیں تھا۔ وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اگر یہ لوگ جنگ جو ہیں تو کس طرح کے ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ آتشی ہتھیاروں سے ان کی کیا واقفیت ہے اور جب یہ معلوم ہو سکتا تھا جب وہ ان کی رہائشگاہوں کو پا لیتا۔ اس نے یہی محسوس کیا تھا کہ وہ سارے کے سارے اپنے معمولات چھوڑ کر ساحل پر جمع ہو گئے ہیں۔

اور جہاز ان کے لئے ایک ایسی انوکھی چیز ہے کہ وہ اس سے دور ہٹنا نہیں چاہتے۔ کالیا نے مزید سفر کیا اور اپنے اندازے کے

مطابق میلوں دور نکل آیا لیکن میلوں دور آنے کے باوجود اسے نہ تو کوئی انسان نظر آیا اور ان کی رہائش گاہیں۔ یہ بات واقعی بڑی تعجب خیز تھی۔ جہاں تک اس سے ممکن ہو سکا وہ کوشش کرتا رہا۔ اسے اکا دکا انسان نظر آنے لگے۔ غالباً وہ لوگ بھی جہاز سے تھک کر اپنی اپنی رہائش گاہوں کو آ گئے تھے اور دفعتاً ہی کالیا کے ذہن میں ایک تصور پیدا ہوا۔ اس نے ان میں ایک شخص کو دیکھا تقریباً بیس بائیس سال کی عمر کا نوجوان آدمی تھا۔ کسی خیال میں ڈوبا خاموشی سے ایک سمت چلا جا رہا تھا۔ کالیا اس کا تعاقب کرنے لگا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اب یہ شخص کہاں جاتا ہے۔

کافی فاصلے طے کرنے کے بعد نوجوان ایک درخت کے نیچے رک گیا۔ یہ درخت بھی بڑے بڑے اور عجیب و غریب قسم کے پھلوں سے لدا ہوا تھا۔ نوجوان نے اچھل کر ایک پھل دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اسے ساتھ لئے ہوئے زمین پر آ رہا۔ اس کا اچھلنا بھی بڑا عجیب تھا۔ بس ایسا ہی لگا تھا جیسے کسی شکاری جانور نے چھلانگ لگائی ہو اور اپنے شکار کو دبوچ لیا ہو۔ نوجوان زمین پر بیٹھ کر پھل کو چھلکوں سمیت کھانے لگا۔ اس کے کھانے کے انداز میں بڑی معصومیت اور سادگی تھی جسے وحشت نہیں کہا جا سکتا تھا۔ پورا پھل کھانے کے بعد جیسے نوجوان آسودہ ہو گیا اور وہیں اس زمین پر لیٹ گیا۔ یعنی درخت کے نیچے۔ کالیا کو پریشانی ہوئی تھی۔ اس کا تو خیال تھا کہ نوجوان کا تعاقب کر کے کم از کم وہ اس کے گھر تک پہنچ سکتا ہے اور اس طرح اس کو ان لوگوں کی رہائش گاہوں کا کچھ پتہ چل جائے گا لیکن نوجوان وہاں گہری نیند سو گیا تھا۔

کالیا نے گردن جھٹکی، اور وہاں سے بھی آگے بڑھ گیا۔ پھر اس نے اسی طرح کئی لوگوں کا تعاقب کیا۔ وہ اپنے پیٹ بھرنے میں مصروف ہوئے تھے۔ ایک آدمی کا پیچھا کرتا ہوا وہ ساحل تک پہنچا۔ ساحل پر وہی مجمع لگا ہوا تھا اور وہ سب کے سب جہاز کو دیکھنے میں سرگرداں تھے۔ کالیا سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہئے اور اس کے بعد اس نے ایک اور آخری فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے بعد ہی صحیح قدم اٹھایا جا سکتا تھا۔

چنانچہ اس نے پھر ایک ایسے شخص کا تعاقب کیا جو عمر رسیدہ تھا اور ایک سمت جا رہا تھا' کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد اس شخص نے بھی وہی حرکت کی۔ یعنی درخت کا ایک پھل توڑا اور اسے کھانے لگا۔

کالیا اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس شخص نے کالیا کو دیکھا۔ بس ایک نگاہ کالیا پر ڈالنے کے بعد وہ پھل کھانے میں مصروف ہو گیا کالیا اس کے سامنے جا بیٹھا۔ جیسے ہی کالیا بیٹھا اس شخص نے پھر سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔ جیسے پوچھ رہا ہو کہ وہ اس سے کیا چاہتا ہے۔ کالیا اس بات کی توقع کر رہا تھا کہ وہ شخص اس سے کوئی گفتگو کرے گا لیکن وہ صرف نگاہوں ہی سے کام چلا رہا تھا۔ کالیا خاموش بیٹھا رہا تو اس نے گردن جھٹکی اور پھر پھل کھانے میں مصروف ہو گیا۔ تب کالیا کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی۔

''میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔'' اس شخص نے پھر چونک کر کالیا کو دیکھا۔ دیکھتا رہا۔ چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہوئے اور اس کے بعد وہ اسی انداز میں گردن جھٹک کر پھل کھانے میں مصروف ہو گیا۔ جیسے کالیا کی بات نہ سمجھ سکا ہو۔ کالیا نے مختلف زبانوں میں

اس سے بہت سی باتیں کیں اور آخر میں اس نے ایک لفظ دہرایا۔

''کالولیا......لیکن اس شخص کے انداز میں اس لفظ سے بھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ کالیا ٹھنڈی سانس لے کر اٹھ گیا اور اس نے یہی تجزیہ کیا کہ یہ لوگ زبان استعمال نہیں کرتے۔ صرف اشاروں سے گفتگو کرتے ہیں۔ اب اندازے کے مطابق رات ہونے والی تھی۔

چنانچہ کالیا کو جہاز پر پہنچنا ضروری تھا۔ اس نے ساحل کی جانب رخ کیا۔ اب بھی اس نے لوگوں کے مجمع میں گھسنا پسند نہیں کیا اور ایسی جگہ سے سمندر میں داخل ہوا تھا جو انسانوں سے خالی تھا۔

گو اسے جہاز پر پہنچنے کے لئے یہاں سے طویل فاصلہ طے کرنا تھا۔ لیکن کالیا کو اپنے محبوب مشغلے سے کوئی دقت نہیں محسوس ہوتی تھی۔ چنانچہ وہ سمندر میں تیرتا ہوا جہاز کی جانب بڑھنے لگا۔

جہاز پر اس کا بے چینی سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ جب وہ عرشے پر نمودار ہوا تو ملازموں نے عدیل بخشی کو اطلاع دی اور کچھ دیر کے بعد وہ سب اس کے اردگرد جمع ہو گئے۔ سب نے اسے دلچسپ نظروں سے دیکھا تھا۔ کالیا نے مسکرا کر کہا۔

''اس طرح مجھے ان کا سامنا کرنے میں دقت پیدا نہیں ہوئی تھی۔''

عدیل بخشی نے ایک چوڑا پتہ کالیا کے جسم سے حاصل کرنے کے بعد اسے غور سے دیکھا اور پھر کہا۔

''اس میں ربر کے جیسی لچک پائی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اسے درمیان میں سے آسانی سے نہیں توڑا جا سکتا۔'' اس نے یہ کیپٹن ہیون کو دیکھتے ہوئے کہا اور ہیون اس کا جائزہ لینے لگا۔

''مجھے لباس تبدیل کرنے کی اجازت ہے۔ پروفیسر!'' کالیا نے مسکرا کر پوچھا۔

''ضرور اس کے بعد تم کیبن میں آجاؤ۔ یقیناً بھوکے پیاسے ہو گے۔ ہم وہاں تمہارے لئے کھانے کافی اور دوسری چیزوں کا بندوبست کرتے ہیں۔'' کالیا اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر کے وہ اس جگہ پہنچا جہاں تمام لوگ جمع ہو گئے تھے۔ انتظام کرنے والوں نے کافی اور دوسرے لوازمات سامنے رکھ دیئے۔ کالیا نے کہا۔

''یہ معصوم انسانوں اور جانوروں کی ایک دلچسپ آبادی ہے۔ جہاں کے لوگ زمانہ قدیم کے انسانوں جیسے ہیں جیسا کہ تہذیب کی تجزیہ نگار کتابوں میں درج ہے۔

''زمین کی کیا نوعیت ہے؟'' کیپٹن نے پوچھا۔

''سخت۔ ٹھوس پتھروں کا رنگ کائی جیسا سبز ہے مگر اس کا ایک انچ کا ٹکڑا بھی سبزے سے خالی نہیں ہے۔''

''لوگوں کا طرز زندگی؟'' تاشہ بولی۔

''وہ بھی زمانہ قدیم جیسا یہ لوگ گھر نہیں بناتے۔''

''رہتے کہاں ہیں؟''

''زمین پر۔''

''ان کے پاس سازوسامان نہیں؟''

''قطعی نہیں۔''

''ہتھیار؟''

''ان کے پاس لکڑی بھی نہیں دیکھی گئی۔''

''تم نے کتنا سفر طے کیا؟''

''کوئی چار پانچ میل پیچھے تک دیکھا۔ وہاں سرسبز و شاداب درخت ہیں جو پھلوں سے لدے ہوئے ہیں۔ زمردیں گھاس، حسین رنگوں کے پھول اور ان کے درمیان جانوروں کی ڈاریں پھیلی ہوئی ہیں۔''

''ہوسکتا ہے کہ ان کی رہائش گاہیں بہت دور ہوں یا وہ زیرزمین رہتے ہوں۔''

''زیرزمین کوئی جگہ نظر نہیں آئی۔ ساحل سے چھ میل دور تک ان کی کوئی رہائش گاہ نہیں ہے۔'' کالیا نے کہا۔

''تمہاری کیا رائے ہے کالیا اس سرزمین پر اترا جائے۔'' صدیقی نے پوچھا۔

''ہاں پروفیسر کیوں نہیں یہ زمین بہت خوب صورت ہے۔''

''ایک بات تو تم نے بتائی نہیں کالیا۔'' لتاشہ بولی۔

''کیا؟''

''وہ کون سی زبان بولتے ہیں؟''

''میرا خیال ہے صرف قدرتی۔''

''کیا مطلب؟''

''وہ صرف اشاروں کی زبان جانتے ہیں۔''

''نہیں۔''

''میرا تجزیہ غلط بھی ہوسکتا ہے۔''

''بہرحال کچھ بھی ہے ہم اس انوکھی دنیا کو نظرانداز نہیں کرسکتے۔ نامعلوم سمندروں کی یہ پہلی آبادی ہے اس کا تجزیہ ہمیں بہت تجربات سے روشناس کرائے گا۔''

''تو پھر کیا پروگرام ہے؟''

''سب لوگ رائے دیں۔''

''اب کچھ دیر بعد رات ہو جائے گی۔کل صبح ہمارا پہلا گروپ ساحل پر جائے گا۔طے یہ کرنا ہے کہ اس پہلے گروپ میں کتنے افراد شامل ہوں گے۔اور انہیں اپنے ساتھ کیا کیا لے کر جانا ہے۔ابھی تک ہم نے جو جائزہ لیا ہے اس کے مطابق یہ لوگ بے ضرر نظر آتے ہیں لیکن ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اگر شرارت پر آمادہ ہو گئے تو جہاز کے تمام افراد ان کے لئے بڑی معمولی سے حیثیت رکھتے ہیں۔پہلے گروپ جو لوگ جائیں گے' وہ ہتھیاروں سے مسلح ہوں گے لیکن یہی کافی نہیں ہے۔بلکہ ہتھیاروں کا رخ بھی ساحل کی طرف کر دینا چاہیے۔اس کے لئے کچھ اشارے مقرر کر لئے جائیں اگر صورتحال ایسی ہی پیش آ جائے کہ بڑے ہتھیاروں کو استعمال کرنا پڑے تو پھر ان اشاروں کو کام میں لایا جائے اور اگر ان کی تعداد کو نقصانوں کو ہلکے ہتھیاروں سے خوفزدہ کیا جا سکے تو پھر بڑے ہتھیاروں کو استعمال نہ کیا جائے۔تو پہلا گروپ ساحل پر قدم رکھے گا تو اس سے اندازہ ہو جائے گا اس کے ساتھ ان لوگوں کا رویہ کیسا ہوتا ہے اور اس کے بعد مناسب فیصلے کر لئے جائیں گے۔''

مزید گفتگو کے بعد پہلا گروپ یوں تشکیل پایا کہ عدیل بخشی، نادر اور لاشا تھ میں آٹھ غلامی ساحل پر جائیں گے۔لاشہ نے خود بھی عدیل بخشی کے ساتھ جانے کی فرمائش کی تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے معذرت کر لی اور کہا۔

''سوری لاشا ابھی نہیں تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔'' لیکن کالیا نے فوراً کہا۔

''پروفیسر آپ مجھ سے انتظار کرنے کے لئے نہیں کہیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی اپنے طور پر کچھ اور خواہشات رکھتا ہوں۔''

''کیا؟''

''جن اشاروں کا تعین کیا گیا ہے بڑے ہتھیاروں کے استعمال کے لئے وہ اس وقت تک نہ دیئے جائیں جب تک کہ میں ان کے بارے میں نہ کہوں اول تو اس بات کے امکانات نہیں ہیں کہ وہ لوگ وہاں ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تو ہم ان کا جانی نقصان کئے بغیر اپنے آپ کو محفوظ کرنے کی کوشش کریں گے۔بعد میں اگر یہ بات ناگزیر ہو گئی تو مزید فیصلے کر لئے جائیں گے۔''

''نہیں کالیا! ہمیں خود معصوم انسانوں کی زندگی سے کھیلنے سے دلچسپی نہیں ہے یہ تو صرف آخری حالات کی بات ہے۔اگر ایسی ہی نوبت آ جائے تو......'' عدیل بخشی نے کہا اور پھر مسکرا کر بولا۔

''اور تمہارا شمار تو رہبروں میں ہوتا ہے اسی لئے باقاعدہ تمہارا نام نہیں لیا گیا۔''

غلاموں کو باقاعدہ اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی گئیں اور سختی سے منع کر دیا گیا کہ وہ اپنے طور پر ہتھیار کا استعمال نہ کریں اگر ان میں سے کوئی پھنس جائے تو دوسروں کی طرف سے امداد وصول کرنے کا انتظار کرے یہاں تک کہ اس کی جان پر ہی نہ بن جائے تب الگ بات ہے۔رات بڑی بے صبری سے گزاری گئی۔دوسری طرف اگر ساحل پر ان لوگوں کے ہجوم میں اسی طرح میلہ لگائے ہوئے تھے تو ادھر جہاز پر موجود لوگوں کے دلوں میں بھی انتہائی تجسس موجود تھا اور وہ ان کے قریب پہنچنا چاہتے تھے۔

بالآخر سبز صبح ہوئی۔ بڑا اسٹیمر تیار کیا گیا تھا۔ ابھی ان لوگوں کے لئے تحفے تحائف بھی لئے گئے تھے یہ تو اس وقت کی بات تھی جب ان سے دوستانہ مراسم کا آغاز ہو جائے۔ اسٹیمر جہاز سے نیچے اتارا گیا اور اس کے بعد دھڑکتے دل کے ساتھ اس کا سفر ساحل کی جانب شروع ہو گیا۔ اسٹیمر پر موجود افراد اور دور بینوں پر جہاز پر موجود لوگ انتہائی باریک بینی سے اس نئی دنیا اور اس میں رہنے والوں کا تجزیہ کر رہے تھے۔ جوں جوں اسٹیمر ساحل کے قریب ہوتا جا رہا تھا ساحل پر موجود افراد میں خوف کا احساس ہونے لگا تھا۔

عدیل بخشی اور کالیا ساتھ ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور ان کی کیفیات کی جائزہ لے رہے تھے۔ مرد، عورتیں اور بچے کس قدر سہمے سہمے نظر آ رہے تھے۔ اسٹیمر آخری حد تک پہنچنے کے بعد رک گیا۔ اور یہ لوگ پانی میں اتر گئے انہوں نے دیکھا کہ ساحل پر موجود لوگ رفتہ رفتہ پیچھے ہٹ رہے ہیں اس کے چہروں پر پھیلے ہوئے خوف کے آثار گہرے ہوتے جا رہے تھے اور ان میں اچھا خاصا انتشار برپا ہو گیا تھا۔

جونہی یہ گروپ خشکی پر پہنچا وہ گھبرا گھبرا کر پیچھے دوڑ پڑے عورتوں نے اپنے بچوں کو سینوں سے چمٹا لیا اور دور دور تک وہ لوگ دوڑتے چلے گئے تھے۔ عدیل بخشی اور دوسرے لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کر دیا تھا اور منہ سے آوازیں نکال نکال کر انہیں روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن خوفزدہ لوگ ان سے کافی پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اور اب ان کا اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک فرلانگ کا ہو گیا تھا۔ یہی نہیں جہاں سے یہ لوگ ساحل پر پہنچے تھے وہیں سے یہی لوگ پیچھے ہٹ جاتے تھے بلکہ ان کی فوج کی فوج دور دور تک پیچھے ہٹ گئی تھی اور یہ اس بات کا اظہار تھا کہ وہ ان سے خوفزدہ ہیں۔

لیکن انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تھے۔ تمام لوگ رک گئے اور اس کے بعد پھر فیصلہ کر کے وہاں سے آگے بڑھا گیا لیکن صورتحال وہی رہی۔ یہ چار قدم آگے بڑھتے تو وہ بیس قدم پیچھے ہٹ جاتے۔ لیکن رک ضرور جاتے تھے۔ ابھی تک انہوں نے بالکل ہی ان کے سامنے سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ یہ ان کی معصومیت کا اظہار تھا۔ عدیل بخشی نے آہستہ سے کہا۔

”اور اپنی ہم جو یانہ زندگی کے ہزار تجربوں کے ساتھ ساتھ میں یہ بات دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ خطرناک نہیں ہیں اور ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ درحقیقت یہ ایک انوکھی دنیا ہے۔ ہماری دنیا سے بالکل مختلف اگر ہم کسی خلائی جہاز سے خلاء میں سفر کر رہے ہوتے تو ہم اسے ایک اجنبی سیارہ کہہ سکتے تھے لیکن اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جس طرح بیکراں خلاء میں ہزاروں سیاروں میں آبادی موجود ہے۔ اس طرح اس کائنات میں پھیلے ہوئے بیکراں سمندروں میں بھی جگہ جگہ ایسی دنیائیں آباد ہیں۔ جہاں رہنے والے تہذیب کی دنیا سے نا آشنا ہیں اور صحیح معنوں میں ان کی تاریخ کا تجزیہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تاریخ کا ارتقاء جن علاقوں میں ہوا ہے اب وہ تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہے ہیں۔

یوں ہم اسے ایک خوش نصیب دنیا کہہ سکتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اس دنیا کا اصل رنگ نظر آ رہا ہے۔ مہذب آبادیوں سے دور یہ دنیا جس قدر سرسبز و شاداب ہے ہو سکتا ہے اگر خدا کی بنائی ہوئی اس کائنات کا وہ حصہ بھی برائیوں سے محفوظ رہتا تو اس کی پھلواریاں اسی جیسی ہوتیں۔ ہم نے اپنے دل کی آلودگی اپنی دنیا کی فضاء پر مسلط کر دی ہے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کے جذبات ختم کر کے صرف اپنی

ذات کے لئے جینا شروع کر کے ہم نے اس ماحول کو اس قدر آلودہ کر دیا ہے۔ کہ اب اس میں ہماری خود سانس گھٹتی ہیں دیکھ رہے ہو کالیا یہ سب کتنے سرسبز و شاداب ماحول میں سانس لے رہے ہیں۔ جب کہ آج ہماری دنیا، آلودگی، آلودگی چیخ رہی ہے۔ اور آلودگی کا ہولناک جن ان کی گردن پر انگوٹھا جما چکا ہے۔

آہ...... کاش تخریب کے بجائے تعمیر کو انسان کی معراج سمجھا جاتا۔ جس کا درس دوسرے مذاہب دیتے رہے ہیں اور جس کے لئے کائنات میں رنگینیاں پیدا کی گئی ہیں۔ عدیل بخشی خاموش ہو گیا۔ کچھ دور مزید چلنے کے بعد اس نے کہا۔

"اندازہ ہو گیا ہے کہ جوں جوں ہم لوگ آگے بڑھ رہے ہیں یہ پیچھے ہٹتے رہیں گے۔ چنانچہ بہت زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس تھوڑا سا فاصلہ طے کر لیا جائے اور اس کے بعد ہم یہاں رک کر اپنے تجربات کا آغاز کریں گے۔ میرا خیال ہے ایک دن ایک رات ہمیں یہاں گزارنا چاہئے۔ ان لوگوں کا انداز دیکھنا چاہئے اگر ان کی طرف سے کوئی ایسا عمل ہوتا ہے جو تکلیف دہ ہو تو پھر ہم واپس جائیں گے اور یہ فیصلہ کریں گے کہ یہاں جگہ بنانے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے اور اگر یہ معصوم لوگ اسی طرح ہم سے دور ہٹتے گئے تو پھر بہتر یہ ہی ہوگا کہ ہم ساحل سے کچھ فاصلے پر اپنے لئے قیام گاہ بنالیں۔ اور رک کر یہ فیصلہ کریں کہ ہمارے آئندہ اقدامات کیا ہوں؟"

کالیا اس سلسلے میں عدیل بخشی کو کوئی مشورہ تو دے نہیں سکتا تھا اور پھر ویسے بھی عدیل بخشی کا یہ منصوبہ اس کے لئے ناقابل قبول نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے بھی آمادگی کا اظہار کر دیا۔ انداز وہی رہا یہ تھوڑے سے لوگ جن کی تعداد اوس گیارہ تھی۔ جتنا آگے بڑھتے وہ لوگ اتنا ہی پیچھے ہٹ جاتے ان کے قریب پہنچ کر ان کا خوف دور کرنے کا کوئی ایسا عمل فی الحال ذہن میں نہیں آیا تھا۔ جسے فوری طور پر کیا جا سکے۔ چنانچہ یہ ہی محسوس ہوا کہ انتظار کیا جائے اور جب وہ لوگ قریب آئیں تو ان سے دوستی کا اظہار کر کے اس سرزمین پر محبت کی وہی بنیاد رکھی جائے جو یہاں کی خصوصیت ہے۔ ساحل بہت پیچھے رہ گیا تھا۔

جہاز کی دوربینیں البتہ ان لوگوں کا احاطہ کر سکتی تھیں۔ کیونکہ ان کی رینج بہت زیادہ تھی اور ایسی جگہ تک نہیں پہنچا جا سکتا تھا جہاں سے جہاز کی مدد لینے میں ناکامی ہو۔ ایک مخصوص زاویہ طے کر لیا گیا اور بالآخر انہوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے سامان کے تھیلے زمین پر ڈال دیئے اور وہاں پڑاؤ اختیار کر لیا۔ قرب و جوار میں پھلوں کے درختوں سے پھیلنے والی خوشبو دماغ کو معطر کر رہی تھی۔ ہر طرف رنگین پھول کھلے ہوئے تھے جو آنکھوں کو اتنے بھلے لگ رہے تھے کہ سو جانے کو جی چاہا۔ فضاء میں ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ ہوا اتنی ہلکی اور نرم تھی کہ چہروں کو چھو کر گزرتی تو ایسا محسوس ہوتا جیسے کسی کی سانس چہرے سے ٹکرا گئی ہو۔

ماحول کے اس حسن کو صحیح معنوں میں اس کے شایان شان الفاظ نہیں دیئے جا سکتے تھے۔ ہتھیار رکھ دیئے تھے اور وہ لوگ ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔ آبادی والوں کا اندازہ یہی تھا ان کے پرے پرے تاحد نگاہ پھیلے ہوئے تھے۔ عجیب معصوم لوگ تھے بھاگ بھی سکتے تھے لیکن بھاگ نہیں رہے۔ ان کا تجسس انہیں قدم جمائے رکھنے پر مجبور کر رہا تھا۔ عدیل بخشی کو انتظار تھا کہ شاید ان میں سے کچھ لوگ ہمت کریں۔ اور ان کے قریب پہنچ کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں لیکن ایسا بھی نہیں ہوا تھا۔

یہ ان کی ناسمجھی ہی تھی۔ چنانچہ خلاصیوں کو اس بات پر تیار کرلیا گیا کہ وہ بلندیوں پر پہنچ کر اور ایسی جگہوں سے ان پر نظر رکھیں جہاں سے چاروں طرف دیکھا جاسکے۔ اس کے بعد یہاں رک کر درختوں اور گھاس پھوس وغیرہ کا تجزیہ کیا جاسکے۔ اب اس کے علاوہ یہ لوگ اور کیا کرسکتے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ تو قریب ہی نہیں آئے تھے۔ ان لوگوں کو نظرانداز کرکے عدیل بخشی کالیا کے ساتھ اور نازک کو ساتھ لے کر وہاں کے گھاس پتے اور پھول دیکھنے لگا۔ گھاس میں اتنا پانی تھا کہ پتے نرم اور تر تھے۔ پھول نازک اور خوشگوار تھے۔ بس ایک ہلکی سی انوکھی لچک ان میں پائی جاتی تھی۔

یہاں تک کہ پھولوں کی پتیوں کو بھی توڑا جاتا تو اس میں خاصی طاقت صرف کرنا پڑتی۔ بس یہ تبدیلی تھی دوسری دنیا اور اس دنیا کی ان سب چیزوں میں جانور البتہ انسانوں کی طرح سمجھدار نہیں تھے چنانچہ اس وقت یہ لوگ حیران رہ گئے جب خوب صورت ہرنوں کی ایک ڈار ان کے قریب سے ہوکر گزر گئی۔ دو ہرن ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوگئے تھے۔ اور اپنی معصوم نیلی چمکیلی آنکھوں سے ان کا تجزیہ کررہے تھے۔ ان کے چہروں پر خوف نہیں تھا۔ عدیل بخشی نے کہا۔

''کیا خیال ہے کالیا شکار کیا جائے؟'' کالیا جیسے تڑپ اٹھا اس نے جلدی سے کہا۔

''نہیں پروفیسر انہیں کیسی باتیں کررہے ہیں آپ؟''

''اوہو...... بھئی معاف کرنا مطلب نہیں سمجھا میں۔''

''نہیں پروفیسر! ان معصوم جانوروں کا شکار نہیں کیا جائے گا۔''

لیکن وہ خلاصی جو بلندیوں پر پہرہ دے رہے تھے شاید اپنے نشانہ کا کمال دکھانا چاہتے تھے بھلا اتنے قریب ایک جانور آجائے اور اسے شکار نہ کیا جائے خصوصاً ایسی حالت میں جب ان کے پاس ہتھیار بھی ہوں۔ شاید اس خلاصی نے شکار کی اجازت لینا ضروری نہیں سمجھی تھی۔ چنانچہ دھماکے کی آواز پر عدیل بخشی اور کالیا بھی اچھل پڑے تھے۔

خوفناک دھماکے کی آواز فضاء میں ضرورت سے زیادہ ہی بلند ہوئی تھی اور اس کے ساتھ معصوم ہرن خون اگلتا ہوا زمین پر ڈھیر ہوگیا۔ دوسرا ہرن اب بھی کچھ فاصلے پر حیرانی سے گردن اٹھائے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر شاید اس کی نظر اپنے زخمی ساتھی پر پڑی اور وہ دوڑ کر اس کے قریب آگیا۔ عدیل بخشی اور کالیا ساکت رہ گئے تھے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ دلدوز منظر دیکھ رہے تھے ہرن کے جسم سے بہنے والا خون سرخ ہی تھا۔ اس کا ساتھی ہرن بے چینی سے اس کے اردگرد چکر لگا رہا تھا۔ وہ پریشان تھا کہ آخر اس کے ساتھی کو کیا ہوگیا وہ اٹھتا کیوں نہیں ہے۔ وہ بار بار اپنی تھوتنی اس کے جسم سے رگڑ رہا تھا۔ پھر ایک دوسرا واقعہ ہوا بہت دور جمع ہونے والے مقامی باشندوں میں پھر چیخیں بلند ہوئیں۔ اسی طرح جیسے وہ اس وقت خوفزدہ ہوگئے تھے۔ جب جہاز پر روشنیاں جلائی گئی تھیں۔ انہیں پھر بھاگتے ہوئے دیکھا گیا۔

عدیل بخشی اور کالیا نے یہ منظر بھی دیکھا وہ لوگ اس بار نگاہوں سے بالکل اوجھل ہوگئے تھے ہرن کو شکار کرنے والا پہرہ دار اپنی جگہ سے نیچے آگیا اور چاقو نکال کر ہرن کی طرف بڑھا۔ دوسرا معصوم ہرن اب بھی اپنے ساتھی کے پاس سے نہیں ہٹا تھا۔ وہ جانتا ہی نہیں تھا

کہ قدرتی موت کے علاوہ کوئی اور موت بھی ہوتی ہے۔ دوسرا آدمی جو قریب تھا اس دوسرے ہرن کو دیکھ کر آ گیا۔ غالباً وہ اسے بھی شکار کرنا چاہتا تھا۔ یہ دیکھ کر کالیا نے تڑپ کر چھلانگ لگائی۔

دوسرے خلاصی نے چاقو نکال لیا تھا اور اپنے ساتھی کی موت پر افسردہ کھڑے ہرن پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا کالیا کی لات اس کی کمر پر پڑی اور وہ اچھل کر دور جا گرا اور پہلا شکاری اپنے شکار کی گردن پر چاقو پھیر چکا تھا۔ کالیا نے وحشیانہ انداز میں اسے گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور زمین پر دے مارا۔ اس نے خلاصی کے ہاتھ سے چاقو چھین لیا اور پھر جھک کر اس کے نرخرے کی کھال پکڑ لی۔

"کیا کہتے ہو؟" وہ غرایا۔ عدیل بخشی یہ منظر دیکھ کر دوڑا اور ان کے قریب پہنچ گیا۔

"کالیا!" اس کے منہ سے کپکپاتی آواز نکلی۔

"کس کی اجازت سے پروفیسر۔ کس کی اجازت سے انہوں نے یہاں شکار کھیلنا شروع کر دیا۔"

"ان سے جواب طلب کیا جائے گا۔" عدیل بخشی بولا۔ اتنی دیر میں وہ خلاصی اٹھ کر قریب آ گیا جس کی کمر پر لات پڑی تھی۔ اس نے کالیا کے الفاظ سن لئے تھے۔

"یہ جنگل کس کے باپ کا ہے؟" اس نے غرا کر پوچھا۔ چاقو اس کے ہاتھ میں لہرا رہا تھا۔ عدیل بخشی نے چونک کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں خون کے آثار تھے۔ عدیل کی مداخلت پر کالیا نے نیچے گرے ہوئے خلاصی کو چھوڑ دیا تھا۔

"کس کے باپ کا ہے یہ جنگل؟" خلاصی کہہ رہا تھا۔ "تمہیں یہاں کی ذمہ داری دی گئی تھی، تم میں سے کوئی چڑیا کے بچے کو بھی نہیں مار سکتا۔" کالیا غرایا۔

"کون روکے گا ہمیں۔" خلاصی نے چاقو سیدھا کر لیا۔ مگر کالیا نے جو کچھ کیا اس کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس نے ایک دم اپنے جسم کو دوسری سمت موڑا اور اس کی داہنی لات پلٹ کر خلاصی کے جبڑے پر پڑی۔ خلاصی بلا مبالغہ چار فٹ اونچا اچھل کر سات فٹ کے فاصلے پر جا پڑا اور شاید بے ہوش ہو گیا۔

"کوئی چڑیا کے بچے کو بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔" کالیا نے دوسرے ہاتھ سے خلاصی کو گریبان سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا...... ایسا ہی ہوگا" خلاصی نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اسے دیکھو۔" کالیا نے اسے چھوڑ دیا۔ دوسرے لوگ بھی پہنچ گئے لیکن انہوں نے شکار کرنے والے کو ہی لعن طعن کی تھی۔ عدیل بخشی نے پہلی بار ہنسنے اور مسکرانے والے سعادت مند کالیا کا یہ روپ دیکھا تھا اور دنگ رہ گیا تھا اور اس نے ایک بار پھر ان لوگوں سے کہا تھا۔

"کوئی عمل اس وقت تک اپنی مرضی سے نہ کیا جائے جب تک اجازت نہ ملے۔"

"خیال رکھا جائے۔"

بے ہوش خلاصی کو ہوش میں لانے کی کوشش کی جانے لگیں۔ ہرن کو وہاں سے ہٹا کر پانی میں پھینک دیا گیا اور اس کے گوشت کو

استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔تا کہ یہ عادت نہ بن جائے!

جہاز والے بے چین تھے اور سب آنا چاہتے تھے۔انہیں زیادہ دیر روکے رکھنا ممکن نہیں تھا۔چنانچہ یہ طے کیا گیا کہ پہلے کچھ وقت انہیں پوری آزادی دی جائے اور عدیل بخشی نائر کے ساتھ جہاز پر اس کی نگرانی کے لئے رہے۔پھر اس کے بعد صرف دو، دو افراد کی ڈیوٹی لگادی جائے۔کھلا سمندر سامنے تھا۔اور جہاز کے ساحل سے بھی نگرانی کی جا سکتی تھی۔صرف راتوں کو محتاط رہنا پڑے گا۔فی الحال سب کو آنے کی اجازت دے دی جائے۔

چنانچہ اس کے لئے کارروائی کی جانے لگی۔اور عدیل بخشی اسٹیمر لے کر جہاز کی طرف چل پڑا۔نائر اس کے ساتھ ساتھ تھا۔کالیا کو وہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔وہ انتظار کرنے لگا۔اس بار کئی اسٹیمر ساحل پر آئے تھے۔کیپٹن ہیون سیدھا کالیا کے پاس آیا تھا۔

''ہیلو سند باد، کہو تمہاری دنیا کیسی ہے؟''

''آپ نے یہ انوکھا نام لیا کیپٹن!'' کالیا مسکرا کر بولا۔

''اوہو۔میرے خیال میں میڈم اس بارے میں زیادہ بہتر بتا سکتی ہیں۔کیونکہ یہ نام تمہارے کلاسکس میں ہے۔''

''مگر یورپ نے اس نام کو ہم سے زیادہ استعمال کیا ہے۔'' شالنی بولی۔

''ہم ہر دلچسپ چیز کی پذیرائی کرتے ہیں۔میڈم مگر حیرت ہے مسٹر کالیا اس کے بارے میں نہیں جانتے۔''

''ہاں اتفاق ہے۔''

''میڈم یہ سند باد کون ہے مجھے بتایئے۔'' کالیا بچوں جیسے انداز میں بولا۔

''اس وقت تو یوں سمجھ لو کہ ہم میں ہر شخص سند باد ہے۔''

''میڈم میرا اندازہ درست ہے۔یہ لوگ بے حد معصوم ہیں۔آتشیں ہتھیار ہی نہیں۔یہ تو ہتھیار نام کی کسی شے کو نہیں جانتے۔جب کہ زمانہ قدیم کے لوگ تک پتھروں اور لکڑیوں کو ہتھیار بنا لیتے تھے۔مگر یہ بے چارے اس سے بھی دور ہیں۔''

''تعجب ہے۔''

''ایک خلاصی نے ایک ناخوشگوار عمل کر کے ہمیں ان کی دوستی سے محروم کر دیا ہے۔اب ان کے قریب ہونا مشکل ہوگا۔''

''ہاں...... مسٹر عدیل بخشی نے بتایا ہے اس نے واقعی احمقانہ عمل کیا مگر مسٹر ہیون اس بار انتظام کر کے آئے ہیں۔''

''کیا؟'' کالیا نے پوچھا۔

''ہتھیار ساتھ لانا اس لیے ضروری تھا کہ کسی ناگہانی آفت کا مقابلہ کر سکے فرض کر و وہ مشتعل ہو کر ہم پر آ پڑیں تو انہیں روکا جاسکے۔مگر میں چند خیمے ساتھ لایا ہوں۔''

''خیمے۔''

''تمام ہتھیار ان خیموں میں محفوظ کر کے یہاں پہرہ لگا دیا جائے گا اور انتہائی مجبوری کی حالت میں انھیں نکالا جائے گا۔ میں نے بریفنگ دے دی ہے۔ تمام لوگ محتاط رہیں گے۔''

''یہ خطہ امن ہے یہاں جانور بھی انسان کا شکار نہیں ہوتے۔ ہمیں اس خطے کے اصولوں سے تعاون کرنا ہوگا۔ گوشت کے لئے مسٹر عدیل بخشی نے صرف اتنی اجازت دی ہے کہ جہاز میں آ کر صرف مچھلیاں شکار کی جاسکتی ہیں۔ یہاں کے کسی ساحل پر ان کے لئے بھی ممانعت ہے۔'' تاشہ نے کہا۔

''بہت مناسب فیصلہ کیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ہم اس معصوم دنیا کو داغدار نہیں کریں گے۔''

''اچھا یہ بتاؤ اور کوئی بات معلوم ہوئی۔''

''وہ لوگ اس دھماکے سے مزید خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اب کوئی بھولا بھٹکا بھی نظر نہیں آ رہا۔''

''اس کا مطلب ہے انتظار کیا جائے۔''

''آپ اس دنیا کے عجائبات دیکھئے۔ خوب صورت پرندوں کی اس ڈار کو دیکھیے۔''

سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آدھے سرخ اور آدھے سفید رنگ کی چیل کے برابر کے سینکڑوں پرندے اندرونی فضاء سے پرواز کرتے ہوئے اٹھے اور یہاں سے چند گز کے فاصلے پر زمین پر بیٹھ گئے۔ حالانکہ یہ لوگ متحرک تھے۔ مگر پرندے ان کی موجودگی سے بالکل خوفزدہ نہیں تھے۔ بلکہ بڑے اطمینان سے وہ گھاس پر پھیل کر دانہ دنکا چگ رہے تھے۔ پتا نہیں ان کی غذا کیا تھی۔ یہ لوگ دور سے ہی ان کا تجزیہ کرتے رہے' کالیا نے مسکراتے ہوئے ہیون سے کہا۔

''آپ دیکھ رہے ہیں مسٹر ہیون یہ بالکل خوفزدہ نہیں ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے اس خطہ زمین پر خوف نام کی کوئی شے نہیں ہے۔ یا پھر اگر ہے بھی تو صرف ایسی اجنبی چیزوں سے جیسے جہاز یا اس پر نظر آنے والی روشنیاں یا پھر ہم لوگ جو اجنبی لباسوں میں ملبوس ان کے درمیان آئے ہیں۔ پرندے اس بات سے بے نیاز ہیں کہ ہمارے جسموں پر لباس کیسے ہیں۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو ایک تجربہ کر کے دکھاؤں۔''

''وہ کیسے۔'' کیپٹن ہیون بچوں کی طرح کہنے لگا۔

''میرا خیال ہے میرا اندازہ غلط نہیں ہوگا۔'' کالیا نے کہا اور پھر آہستہ آہستہ پرندوں کی جانب بڑھنے لگا۔ سب لوگ یہ دلچسپ تجربے سے لطف اندوز ہو رہے تھے' وہ پرندوں کے درمیان پہنچ گیا۔ اور پھر ان کے دوسرے جانب نکل گیا لیکن ہر پرندہ اپنے کام میں معروف رہا تھا۔ ایک نے بھی پر نہیں پھڑ پھڑائے تھے۔ کالیا ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس آ گیا۔ ہیون عجیب سی نگاہوں سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

''ابھی تک میں جہاز سے یہاں کے حالات کا جائزہ لیا ہے یا پھر عدیل بخشی کا ہرن کا بتایا ہوا واقعہ سنا ہے لیکن یہ قابل رشک سرزمین ہے اور ایک مثالی حیثیت کی حامل ہے۔'' وہ گفتگو کرتے رہے۔ تاشہ بھی اس انوکھے ماحول سے سحر زدہ تھی ایک ایک چیز کو چھو کر

دیکھ رہی تھی۔ اس نے کالیا سے کہا۔

''ذرا میرے ساتھ آگے تو آؤ۔ یہ درختوں پر لٹکے ہوئے پھل کتنے خوب صورت ہیں۔''

''اور اتنے ہی لذیذ بھی۔''

''ہاں تم نے بتایا تھا کہ تم نے درخت سے ایک پھل توڑ کر کھایا تھا۔''

''آپ یقین کیجیے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے قدرت نے یہاں موجود جانداروں کے لئے اپنے خزانے کھول دیئے ہوں اور وہ تمام شیرینی یہاں تقسیم کردی ہو جو اس نے انسانوں کے لئے مخصوص کی تھی۔ ٹھہریئے۔ میں آپ کو ایک پھل توڑ کر دیتا ہوں۔'' کالیا نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی۔ پھلوں کے ایک درخت کے قریب پہنچا اور سیب نما پھل توڑ کر تاشہ کو دیا۔ تاشہ پھل کھانے لگی پھر اس نے کہا۔

''اگر اس خطہ زمین کو مستقل اپنی رہائش گاہ بنا لیا جائے تو میرے خیال میں زندگی میں کسی اور چیز کی حاجت نہ رہے' مصنوعی ماحول سے اکتانے کے بعد انسان کو ایسی کوئی جگہ نظر آجائے تو اسے اپنی سوچ کے مطابق نجانے کیا کیا نام دیئے جاسکتے ہیں لیکن کالیا اب کیا کرنا ہے۔''

''میڈم ہم سمندری دنیا کی سیر کرنے نکلے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پہلے سمندری بستی نے ہمیں خوش آمدید کہا ہے بشرطیکہ یہاں اس منحوس خلاصی جیسی کوئی حرکت نہ دہرائی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جگہ ہم سب کے لئے ایسی ہے کہ ہم یہاں کافی وقت گزار سکتے ہیں۔''

''ہاں بشرطیکہ ہدیل بخشی کے کام میں یہاں آگے بڑھنے کی کوئی گنجائش ہو۔'' کالیا پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔

''میڈم میں سمجھتا ہوں کہ یہاں انسانی قدم نہیں پہنچے ہر چیز اپنی اصلی حالت میں ہے۔ اس خشک جگہ پر بھی اور اس سمندر بھی ہم یہاں کافی عرصے رک کر کام کر سکتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کافی رخنہ اندازی بھی نہیں ہوگی۔''

''تمہاری اس گفتگو سے مجھے اندازہ ضرور ہو گیا ہے کہ کم از کم یہاں تم طویل عرصے تک رہنے کے خواہش مند ہو۔''

''میری بات نہ کریں میڈم! میرے لئے تو یہ ساری دنیا ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ میری پسندیدہ چیز یہ سمندر اور ساتھ ساتھ ہی یہ خشک علاقہ میں سمجھتا ہوں اگر مجھے زندگی بھر یہاں رکنے کی اجازت دے دی جائے تو میں یہاں بخوشی قیام کرلوں گا۔''

''اس کے بغیر۔'' تاشہ نے سوال کیا۔

''کس کے بغیر میڈم''

''وہی تمہاری سمندری رانی۔'' تاشہ نے ہنس کر کہا اور کالیا ایک دم خاموش ہو گیا اور سنجیدہ ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ تاشہ بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی پھر اس نے کہا۔

''سوری کالیا! کوئی غلط بات تو نہیں کہہ گئی۔''

''اوہ نہیں میڈم! میں کچھ اور سوچنے لگا تھا۔ درحقیقت زیر سمندر مجھے صرف وہ جگہ نظر آجائے میں وہاں اس کا سراغ لگا لوں گا۔''

"تمہیں یقین ہے کالیا کروہ مجسم ہے۔"

"ہاں مجھے بھرپور یقین ہے۔لیکن اگر آپ مجھ سے اس یقین کی وجہ پوچھیں تو میں نہیں بتا سکوں گا۔لیکن یہ ایک سچ ہے کہ وہ سمندر کی اس دنیا میں ضرور موجود ہے اور بالآخر میں اسے تلاش کرلوں گا۔"

"چلو پھر تو تمہاری زندگی کا ایک مقصد ہو گیا۔وہ یہ کہ تم سمندر میں اپنے مطلوب کو تلاش کرو۔"

"نہیں میڈم! میں دوسرے فرائض بھی تو اسی طرح انجام دے رہا ہوں۔جس طرح میری ذمہ داری بنتی ہے۔"

"بھئی سنجیدہ نہ ہوا کرو۔اب میں تم سے مذاق نہ کروں تو وہ لوگ کہاں سے لاؤں جو تم سے مذاق کریں۔یا مجھ سے مذاق کریں۔"

"نہیں میڈم! آپ یقین کریں میں کسی بات کا برا نہیں مانتا۔اچھا آپ ایک بات بتائیے۔"

"کیا؟"

"ہمیں یہاں محدود نہیں رہنا مجھے اجازت دے دیجئے اور اجازت دلوا دیجئے کہ میں اس خشک زمین کی اندرونی دنیا میں جا کر ان کا جائزہ لوں۔ظاہر ہے وہ اپنی آبادیاں تو چھوڑ کر نہیں بھاگ جائیں گے۔میڈم! سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے رہنے کے لئے گھر نہیں بنائے۔کیا انسان ایسے بھی رہ سکتے ہیں۔"

"جو کچھ یہاں نظر آ رہا ہے کالیا...... اس کے تحت ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ بظاہر یہ تہذیب نا آشنا لوگ زمانہ قدیم سے انسانوں کی مانند رہتے ہیں۔میں نے بظاہر کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ موجودہ تہذیب نے جو ماحول پیدا کر دیا ہے اسے تہذیب تو کہا جا سکتا ہے بلکہ ماحول تو تہذیب کے نام پر ایک دھبہ ہے۔ہر شخص برائیوں کا مرکز بن چکا ہے۔کہاں تک اس کا رونا رویا جائے۔بات ان لوگوں کی ہو رہی تھی۔ان لوگوں نے گھر کی ضرورت ہی نہ محسوس کی ہوگی۔"

"مگر اتنے سارے افراد آپ نے ساحل پر ان کا مجمع دیکھا تھا۔میں تو صحیح طور پر انہیں گن بھی نہیں پایا تھا۔آخر کہیں نہ کہیں تو آپ اپنے آپ کو سموئیں گے۔"

"ہاں...... ہاں کیوں نہیں۔مگر کیا تم تنہا؟"

"ہاں میڈم کسی کو ساتھ لے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم حقیقت سے دور ہوتے چلے جائیں۔میں ان کی حقیقتیں تلاش کروں گا۔میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ یہاں ہر طرح کا تحفظ رہے۔بظاہر ہم سے کوئی ایسا نہیں ہے جو بغاوت کر سکے لیکن کوئی ایسا نظام قائم کر لیا جائے کہ جتنے بھی ہمارے ساتھ ہیں وہ ہمارے کنٹرول میں رہیں ہم کسی پر کوئی اجارہ داری نہیں چاہتے لیکن اتنا ضرور ہونا چاہئے کہ کوئی اس پیاری پیاری سرزمین پر کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے جس سے یہاں رہنے والوں کو تکلیف ہو۔"

"میرا خیال ہے ایسا نہیں ہوگا۔کیپٹن ہیون بذات خود نفیس شخصیت کے انسان ہیں اور عدیل بخشی کو تو تم جانتے ہی ہو۔مگر جہاں

تک تمہاری اجازت کا معاملہ ہے ویسے مسٹر ہیون اپنے ٹرانسمٹر زبھی لائے ہیں۔ وہ چھوٹے ٹرانسمٹر جن سے ایک مخصوص فاصلے تک رابطہ رہتا ہے۔ جہاز کے رابطے کے لئے یہ ٹرانسمٹر استعمال کئے جائیں گے۔''

''واہ...... تو پھر آپ پروفیسر سے میرے لئے اجازت طلب کر سکتی ہیں۔''

''ہاں! ابھی تک تم نہایت کارآمد شخصیت ثابت ہوئے ہو۔ کوئی ایسی مشکل نہیں پیش آئی۔ تمہاری وجہ سے جس کی وجہ سے مسٹر عدیل بخشی تمہیں اس تحقیق سے روکیں۔''

''تو پھر آپ ان سے بات کریں۔ میڈم! یہاں کا ماحول تو آپ نے دیکھ ہی لیا ہے۔ یہ سرسبز و شاداب پھلوں سے بھرے ہوئے درخت میرے خیال میں ہمارے غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہیں۔ جہاز میں جو غذائی اشیاء موجود ہیں انہیں بطور ذخیرہ محفوظ رکھا جائے اور ہم اس سرزمین کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں ہر چند کہ ان لوگوں کے ساتھ حصہ داری ہے لیکن ہم اپنے آپ کو ان کا مہمان بھی سمجھ سکتے ہیں۔'' ثاشہ کالیا کی بات پر دوبارہ ہنس پڑی۔ پھر بولی۔

''اسے کہتے ہیں زبردستی کے مہمان......''

''اب جو کچھ بھی ہے میڈم بہر طور بیرونی دنیا سے اپنے ساتھ ہم کچھ جارحانہ کیفیتیں تو لائے ہی ہیں۔ اتنا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور قدرت نے جس طرح اپنی نعمتوں سے ان درختوں کو نوازا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ان لوگوں کے لئے کوئی کمی نہیں ہوگی۔ آہ...... کاش ہمیں یہاں کے بارے میں کچھ بتانے کے لئے کوئی ایسا شخص مل جائے جس کے پاس زبان ہو۔''

''کیا یہ لوگ بولتے نہیں۔''

''میں نے آپ کو بتایا تو تھا میڈم!''

''ہاں...... ہو سکتا ہے جس سے تمہاری ملاقات ہوئی ہو وہ کوئی ایسا بولتا ہو جو ہم لوگ نہ سمجھ پائیں۔ ان کی آواز تو کم از کم سننے کو ملے۔''

''ان کی آواز تو ہم اس وقت سن چکی تھی میڈم جب جہاز پر روشنیاں بھی تھیں۔ وہ چیخ چلا کر خوفزدہ ہو کر پیچھے بھاگ گئے تھے۔''

''بڑا انوکھا ماحول ہے۔ واقعی بڑا انوکھا۔ اس جگہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے زبان نہیں تھکتی تھی۔ ایک ایک چیز کو وہ تحسین کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ خلاصی بھی تعاون کر رہے تھے۔ ہر شخص یہاں کے بارے میں جان لینا چاہتا تھا۔ ثاشہ نے کیپٹن سے ٹرانسمٹر لے کر عدیل بخشی سے رابطہ قائم کیا اور کالیا کی خواہش کے بارے میں عدیل بخشی کو بتایا عدیل بخشی نے جواب میں کہا۔

''ثاشہ سچی بات تو یہ ہے کہ کالیا اس وقت ہم لوگوں کی رہنمائی کر رہا ہے وہ فطرتاً نیک انسان ہے اور اپنے آپ کو ہمارے سامنے سعادتمند بنائے ہوئے۔ بہر طور میں سمجھتا ہوں اسے اجازت نہ دینا ہمارے لئے حماقت کی بات ہے اسے جانے دو بلکہ یوں کرو ہیون سے ایک ٹرانسمٹر لے کر اس کے حوالے کر دو اور اس سے کہو کہ یہ ٹرانسمٹر اپنے پاس چھپائے رکھے اور جب بھی کوئی خاص بات ہو وہ اطلاع دے۔''

نا صرف اطلاع دے مسٹر بخشی بلکہ ہر نئی معلومات سے آگاہ کرتا ہے۔"

"ہاں...... بالکل میں بھی اسے اپنے ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھوں گا۔ ہیون کے پاس کئی ٹرانسمیٹر موجود ہیں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر عدیل بخشی تو آپ کی اجازت ہے۔"

"ہاں ہاں کوئی حرج نہیں۔" عدیل بخشی نے جواب دیا اور یہ خوش خبری کالیا کو سنادی گئی۔

ہیون نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ "نائب کپتان تم ہمیشہ کپتان سے بازی لے جاتے ہو۔ زیر سمندر ہم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اب تم نے خشکی پر بھی قبضہ جمالیا۔ کاش ہم جہاز کے کپتان نہ ہوتے اور تمہارے دوست ہوتے تو اس وقت تم سے یہ فرمائش کرتے کہ تم ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ اس دنیا کے وہ حسین وہ مناظر جو ہم سے پہلے تم دیکھو گے۔ ہم اس سے نجانے کب تک محروم رہیں گے۔"

"آپ فکر کیوں کرتے ہیں سر! میں سب سے پہلے آپ ہی سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کر کے کسی بھی نئی آنے والی چیز کی اطلاع دوں گا۔"

"ٹھیک پھر ہم تمہاری رہنمائی میں اس سرزمین میں آگے بڑھتے رہیں گے۔ واقعی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دنیا کا سب سے عجیب وغریب خطہ ہے اور ہم اسے کسی سیارے کی حسین ترین زمین لے حسین کہہ سکتے ہیں۔" کالیا نے ایک بار پھر وہی انداز اختیار کیا تھا اور اپنے جسم کا زیریں حصہ چمڑے ایک مخصوص لباس سے ڈھکنے کے بعد ان لوگوں کے پاس سے رخصت ہو گیا تھا۔ سب سے پہلے اس نے یہی کرنا تھا کہ اپنے جسم کو انہی لوگوں کی مانند پتوں سے ڈھک لیا تھا اور اس کے بعد آگے بڑھے۔ یہ اندازہ تو نہیں ہو چکا تھا کہ وہ لوگ ایسے کسی شخص کو اجنبی نہیں سمجھتے۔ اس کی کچھ وجوہات بھی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے سب ایک دوسرے کے شناسا نہ ہوں۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شناسائی کا تصور ہی ان کے ذہن میں نہ ہو۔

بہر حال یہ سب کچھ کالیا کے لئے بہت دلکش تھا۔ کچھ فاصلے پر جا کر اس نے اپنے جسم کو اسی مخصوص انداز میں پتوں سے ڈھکا' گلے اور سر پر پتے لپیٹے۔ اور اس بار زیادہ طویل عرصے کے لئے جانے کا فیصلہ کر کے وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ ٹرانسمیٹر کو اس نے انتہائی احتیاط سے مضبوط چمڑے کے تسمے سے کس کر اپنے جسم کے ایک ایسے حصے پر باندھ لیا تھا۔ جہاں سے وہ پتوں میں چھپ جائے اور با آسانی نظر نہ آسکے۔

حسین علاقے کے بے شمار مناظر دیکھ چکا تھا۔ اب اس سے آگے جا رہا تھا اور اسے احساس تھا کہ اس سے آگے کی دنیا اس سے بھی زیادہ حسین ہے۔ اس جگہ پہنچا جہاں دوست کر جمع ہوئے تھے اور خلاصی کی حرکت کے بعد وہاں سے بھی فرار ہو گئے تھے۔ وہاں اب کوئی نہ تھا کالیا کو افسوس ہونے لگا' اب وہ زیادہ خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ بہر حال اسے وقت مل گیا تھا' ٹرانسمیٹر کی وجہ سے اس کا رابطہ اپنے ساتھیوں سے ابھی نہیں ٹوٹا تھا۔

چنانچہ وہ اطمینان سے آگے بڑھتا گیا۔ کافی دور نکل جانے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اب کچھ تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں مثلاً

درخت گھنے اور قریب قریب اُگے ہوئے ہیں اور آگے جا کر گھنے جنگل کی شکل اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ بہت کم ایسے درخت تھے جن پر پھل نہ ہوں۔ طرح طرح کے پھل تھے۔ جن کی خوشبو سے فضاء مست ہو گئی تھی۔ عجیب جگہ تھی جس کے بارے میں انسان سوچ بھی نہ سکے۔ مگر وہ لوگ کہاں جا پہنچے تھے۔ کالیا کوشش کے باوجود کسی کو تلاش نہ کر سکا۔ یہاں کے ماحول کے مطابق شام ہو گئی تھی۔ گھنے درختوں کے نیچے ویسے بھی ماحول مدہم ہو گیا تھا۔ کالیا! کافی طویل فاصلہ طے کر چکا تھا۔ رات کے تصور کے ساتھ بالآخر اس نے قیام کا فیصلہ کیا اور ایک جگہ منتخب کر لی۔ ابھی وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا فوراً اس نے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ کالیا!'' دوسری طرف سے عدیل بخشی کی آواز سنائی دی۔

''جی پروفیسر!''

''تم نے رابطہ نہیں کیا''

''کوئی اہم بات نہیں ہوئی۔ پروفیسر!''

''کتنا فاصلہ طے کر چکے ہو۔''

''اندازاً چھ میل۔''

''بہت آگے چلے گئے کالیا!'' عدیل بخشی کے لہجے میں تشویش ابھر آئی تھی۔

''اس کی مجھے اجازت مل گئی ہے، پروفیسر۔''

''وہ تو ٹھیک ہے میں بھی یہی سوچتا ہوں کہ خدانخواستہ تمہیں کوئی خطرہ نہ پیش آ جائے۔ ایسا ہوا تو تم اکیلے پڑ جاؤ گے۔''

''میرا اندازہ ہے پروفیسر یہاں خطرہ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔''

''پھر بھی امکان کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔''

''آپ اطمینان رکھیں، میں خطرات سے نمٹنا جانتا ہوں۔''

''آگے کی تفصیل بتاؤ؟''

''علاقہ خوب صورت ترین ہے، جنگل شروع ہو چکا ہے۔''

''جنگل؟''

''ہاں...... آپ اسے پھلوں کا باغ بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر قدرتی باغ پھلوں سے لدے ہوئے یہ باغ کاشت نہیں کئے گئے۔ بلکہ یہ انسان کے لئے تحفۂ قدرت ہیں۔ بہت گھنے اور پھیلے ہوئے ایک خاص بات میں نے محسوس کی ہے پروفیسر۔''

''وہ کیا؟''

''درخت ہلکے اور قدرتی پھلوں سے لدے ہوئے ہیں۔ وہ جھک گئے ہیں مگر یہ پھل ٹوٹ کر نہیں گرتے۔ اس کے علاوہ شاید وہ

اس وقت تک شاداب رہتے ہیں، جب تک استعمال نہ ہو جائیں۔"

"خدا کی پناہ، انوکھا تجربہ ہے۔ بڑا اثر انگیز۔ اس سے کچھ اندازہ ہوتا ہے کالیا۔"

"میں تو بہت کم علم ہوں پروفیسر!"

"اچھا یہ بتاؤ وہ لوگ نظر آئے۔"

"بالکل نہیں دھماکے نے ان سے نگاہ تجسس چھین لیا وہ مایوس اور خوفزدہ ہو گئے ہیں اور شاید بہت دور اپنی پناہ گاہوں میں چلے گئے ہیں۔" کالیا نے جواب دیا۔

"کوئی نظر نہیں آیا۔"

"بالکل نہیں۔"

"تم کتنی دور آگے جاؤ گے؟"

"پروفیسر اگر کوئی پابندی نہ ہو تو زیادہ دور تک......"

"نہیں پابندی ہے۔ تمہیں تنہا نہیں چھوڑا جا سکتا۔"

"میری خواہش ہے پروفیسر کہ مجھے کچھ معلوم کرنے دیجئے۔ ورنہ ہم یہاں بے مقصد ہو کر رہ جائیں گے۔ اگر ہم اس خطۂ زمین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو ہمیں یہاں کام کرنے میں بہت سی آسانیاں حاصل ہو جائیں گی۔"

"بیٹے میں صرف تمہاری حفاظت چاہتا ہوں۔"

"ایک بار پھر آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ محفوظ رہوں گا۔"

"اگر تم سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے۔"

"ٹرانسمیٹر پر آپ سے رابطہ تو رہے گا۔"

"ہاں اتنا ضرور چاہتا ہوں اس کی رینج سے نہ نکل جانا۔"

"اوکے پروفیسر۔" کالیا نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ معمول کے مطابق مطمئن تھا۔ تجسس کا جذبہ اس کے دل میں بھی تھا، وہ اس دنیا کے لوگوں کے بارے میں بہت کچھ جاننا چاہتا تھا حالانکہ پورا دن گزر چکا تھا مگر اسے کوئی تھکن نہیں تھی۔ البتہ بھوک لگ رہی تھی۔ اس نے اپنے اوپر جھکے ہوئے درخت کو دیکھا، بڑے بڑے اناس کی شکل کے پھل لگے ہوئے تھے۔ اتنے جھک آئے تھے کہ اٹھ کر انہیں بآسانی توڑا جا سکتا تھا۔ اس نے دو پھل توڑے اور اس کے چھلکے وغیرہ کا جائزہ لیا اور پھر اسے کھانے لگا۔

دل خوش ہو گیا تھا۔ نہایت شیریں اور لذیذ پھل تھا۔ شکم سیر ہونے کے بعد اس نے سوچا کہ اب خوب آرام کیا جائے۔ عدیل بخشی کی طرف سے اجازت مل گئی تھی۔

چنانچہ اب اسے کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ وہیں لیٹ گیا۔ جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ نیند بھلا کیوں نہ آتی۔ سو گیا اور اسی وقت جاگا جب مست نیند پوری ہو گئی۔ یہاں کے ماحول کے مطابق صبح ہو گئی تھی۔ جس کا اندازہ روشنی سے ہو رہا تھا۔ ابھی وہ زمین پر لیٹا انگڑائیاں لے رہا تھا کہ اسے کچھ سرسراہٹیں سنائی دیں۔

کالیا چوکنے چیتے کی طرح ادھر ادھر نگاہیں دوڑانے لگا اور دفعتاً ہی اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا بغلی حصے سے ایک چوڑے درخت کے تنے کی آڑ سے اس نے ایک خونخوار شیر کو نمودار ہوتے دیکھا تھا۔ تندرست و توانا بہت لمبا شیر تھا جو اپنی سرخ اور خونی نگاہوں سے گھورتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ صرف ایک ہی خیال میں اس کے ذہن میں آیا تھا۔ زندگی بچانے کا وہ یہ کہ اس درخت پر چڑھ جائے جس کے نیچے کھڑا ہوا تھا اور اس میں کالیا نے دیر نہیں کی۔

دوسرے ہی لمحے وہ برق رفتاری سے اچھلا درخت کی ایک نیچی شاخ کو تھاما اور اپنے پھرتیلے بدن کو موڑ کر درخت پر جا پہنچا۔ یہاں سے چھلانگ لگا کر دوسری شاخ پر اور پھر اس سے اونچی شاخ پر یہاں رک کر اس نے شیر کا جائزہ لیا۔ یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ خونخوار شیر نے اسے دیکھ لیا ہے یا نہیں۔

ویسے اسے پورا پورا اندازہ ہو چکا تھا کہ شیر اسے دیکھ چکا ہے۔ اس درخت پر جا تو نہیں وہ شیر سے محفوظ رہ سکے گا یا پھر یا پھر...... اس کی نگاہیں شیر کا جائزہ لینے لگیں۔ شیر درخت کے عین نیچے آ کر اسے گردن اٹھا کر دیکھنے لگا تھا۔ غالباً اسے اپنے شکار کے اس طرح نکل جانے کا افسوس تھا۔

کالیا اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا لیکن نجانے کیوں اسے یہ احساس ہوا کہ شیر کی آنکھوں میں وہ بھوکا پن نہیں ہے۔ جو اس کی خاصیت کا تصور کیا جاتا ہے بلکہ ایک عجیب سا نرم انداز تھا۔ وہ بیٹھا بھی اسی طرح ہوا تھا۔ جیسے بہت مطمئن اور پرسکون ہو۔ کالیا نے دل میں سوچا کہ شیر کا خیال ہے کہ اس کا شکار کب تک اس درخت پر رہے گا" وہ نیچے اس کا انتظار کرے گا۔ کالیا عجیب الجھن میں پھنس گیا تھا۔ کسی کو مدد کے لیے بھی طلب نہیں کر سکتا تھا۔ حالانکہ ٹرانسمیٹر موجود تھا اس کے پاس لیکن ظاہر ہے اتنا طویل فاصلہ اور پھر صحیح نشاندہی تقریباً ناممکن ہی ہو جائے گی۔

عجیب مصیبت آ گئی تھی۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلا اور کوئی ایسا حل تلاش کرنے لگا۔ جس کے ذریعے اس شیر سے بچاؤ ممکن ہو سکے۔ وہ شیر کی توانائی کا جائزہ لے رہا تھا۔ شیر کے اندر وہ دھاڑ وہ گرج نہیں تھی جو شیروں میں ہوا کرتی ہے۔ بلکہ ایک عجیب سا انداز تھا۔

کالیا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کا ذہن دوسری سوچوں کی جانب مبذول ہو گیا۔ وہ اپنے آپ کو ذہنی طور پر اس خوف سے نجات دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے بازو درخت کی شاخوں کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے لیکن پھر اس نے سوچا کہ کوئی ایسی محفوظ جگہ ہونی چاہیے۔ جہاں دیر تک اطمینان سے اور آزادی سے بیٹھ سکے۔

چنانچہ اس نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں پھر ایک شاخ منتخب کر کے آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھنے لگا۔ اسی کوشش میں درخت میں لگے ہوئے ایک بڑے پھل سے اس کا شانہ کافی زور سے رگڑا۔ اور پھل ٹوٹ کر نیچے جا گرا۔

کالیا نے چونک کر ادھر دیکھا۔ وہ ادھر کا جائزہ لینا چاہتا تھا کہ پھل کے نیچے گرنے سے شیر کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور پھر اس نے ایک حیرت ناک منظر دیکھا شیر اپنی جگہ سے اٹھا پھل کے قریب پہنچ گیا اسے سونگھ کر دیکھا پھر وہیں بیٹھ گیا اور پھل کو اپنے دونوں پنجوں میں دبا کر اس میں دانت گاڑ دیئے۔ یہ منظر اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھنے میں آیا تھا۔ نہ ہی کوئی ایسی کہانی سنی تھی۔ شیر نے چند ہی لمحوں میں وہ پھل توڑ کر کھا لیا اور اس کے بعد منتظر نگاہوں سے اوپر دیکھنے لگا۔

کالیا کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار تھے۔ اس تجربے کو مزید مستحکم کرنے کے لئے اس نے ایک بار پھر ایک اور بڑا پھل توڑا اور شیر کے بالکل نزدیک پھینک دیا۔ شیر بھی جیسے اس بات کا منتظر تھا۔ اس نے یہ پھل بھی اپنے پنجوں میں دبایا اور اسے کھانے لگا۔ اس کے بعد وہی انداز..... کالیا نے تیسرا پھل بھی اس کے پاس پھینکا اور شیر وہ پھل بھی چٹ کر گیا۔

اس کے بعد وہ اطمینان سے اٹھا اور سر جھکائے ایک جانب بڑھ گیا۔ کالیا کی آنکھیں شدید حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کا مقصد ہے کہ شیر اس کا شکار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ واقعہ دوسرے واقعات سے منسلک کیا جاتا تو یہ اندازہ ہوتا کہ اس حسین دنیا میں اس معصوم اور پرمحبت دنیا میں خونخوار جانور بھی خونخوار نہیں ہیں۔ ہرنوں اور دوسرے جانوروں کو تو وہ دیکھ ہی چکے تھے کہ وہ انسانوں کے پاس آسانی سے آ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ بلکہ غلاصی کے ہرن کے شکار پر ہرن کے ساتھی کو اس کی موت پر شدید حیرت ہوئی تھی۔ اور وہ بڑی بے چینی سے اپنے ساتھی کو دیکھتا رہا تھا۔ غالباً اس کے لئے یہ تجربہ نیا اور انوکھا تھا۔ کالیا بے حد متاثر ہوا۔

شیر یقینی طور پر بے ضرر تھا۔ اپنی فطرت کے مطابق وہ گوشت پر نہیں بلکہ پھلوں پر گزارا کرتا تھا۔ یہ تجربہ بھی کالیا کے لئے زندگی کا انوکھا تجربہ تھا۔ وہ اب بھی نیچے نہ اترا بہر طور خوف تو تھا۔ شیر تو شیر ہوتا ہے۔ کیا پتا ذائقہ تبدیل کرنے کا خیال دل میں آ جائے اور وہ کالیا کو چپکے سے چھاپ لے لیکن اس وقت کالیا کو بہت زیادہ ذہنی جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جب اچانک ہی جس شاخ پر وہ بیٹھا ہوا تھا اس کی اوپر شاخ سے دو پاؤں نیچے لٹکے اور اس کے چہرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے دوسری شاخ پر پہنچ گئے۔ کالیا اس طرح سے اچھلا کہ گرتے گرتے بچا۔

وہ ایک مقامی آدمی تھا جو درخت کی اوپری شاخ سے نیچے اترا تھا۔ کالیا کو اس سے پہلے اس کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ زمین پر کود گیا اور اس کے بعد درخت کی شاخوں کے مختلف حصوں سے دو افراد نیچے اترے اور کالیا کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک جانب چل پڑے کالیا نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے بعد شاخ پر اپنے جسم کو سنبھال کر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

آس پاس کے درختوں کی شاخوں سے بے شمار انسان چمٹے ہوئے تھے۔ وہی مقامی باشندے اور یہاں کے رہنے والے۔ شاخوں پر ان کا بسیرا تھا۔ پرندوں اور جانوروں کی طرح وہ اس علاقے میں بکھرے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے ان کی موجودگی کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکا تھا لیکن اب کالیا انہیں دیکھ رہا تھا۔ بڑے اطمینان سے درختوں کی شاخوں پر اپنے معمولات میں مصروف ہیں اور دن کے آغاز

کے ساتھ ساتھ نیچے اتر رہے ہیں اور ادھر ادھر روانہ ہو گئے ہیں۔ کالیا بہت کچھ سمجھتا جا رہا تھا۔ یہاں کا طرز زندگی ان لوگوں کے رہن سہن کا انداز اب اس کی سمجھ میں آ رہا تھا اور وہ یہ بھی اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ زمانہ قدیم کے غیر مہذب انسانوں کی طرح درختوں، شاخوں، اور یقینی طور پر زمین کے گڑھوں میں رہتے ہوں گے۔ اس لئے نہ ان کی بستیاں آباد ہیں اور نہ انہوں نے جھونپڑے اور مکان بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ انوکھا واقعہ تھا یا انوکھا انکشاف تھا۔

زمانہ قدیم کی تاریخ میں قدیم انسانوں کی جو کہانیاں درج تھیں۔ وہ نگاہوں کے سامنے آ چکی تھیں۔ کون لوگ ہیں یہ۔ سمندر کی دور دراز دنیا میں یہ ابھی تک اسی دور میں بس رہے ہیں۔ جہاں سے انسان نے اپنے سفر کا آغاز کیا تھا۔

اس کا مقصد ہے کہ ابھی ایسی اور بھی بہت سی آبادیاں ہوں گی جو تحریک کی لعنتوں سے محفوظ ہیں۔ تہذیب کے عطیے نے ان تک نہیں پہنچ سکے ہیں۔ بے شک انسانوں نے جب اپنے آپ کو دریافت کیا تو انہوں نے بہترین اصول تراشے۔ آسمان سے انہیں بہترین زندگی گزارنے کی ہدایات دی گئیں۔ ان ہدایتوں پر عمل بھی کیا گیا لیکن تہذیب اس نقطے پر پہنچ گئی کہ جہاں اسے حد سے بدترین کہا جا سکتا تھا۔ تہذیب میں تو یہ سب نہیں تھا لیکن تہذیب اپنانے والوں نے اس تہذیب کو مسخ کر دیا تھا۔

مگر یہ تمام لوگ ان تمام ہنگامہ خیزیوں سے دور تھے۔ آج بھی اسی انداز میں زندگی گزار رہے تھے۔ جس انداز میں زمانہ قدیم کی کہانیاں اپنی زندگی کی روایات دہراتی ہیں۔ کالیا سوچنے لگا کہ زندگی گزارنے کا کون سا انداز درست ہے۔ وہ...... یا...... خیر تہذیب نے جو انسانوں کو جو اخلاق اور اقدار کے عطیے دیئے تھے وہاں تو اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا۔

لیکن جہاں اس کا چہرہ مسخ ہوا وہاں ایسے ایسے سامنے آئے کہ تہذیب سے نفرت ہونے لگی۔ یہ لوگ تو زمانہ قدیم کے ان وحشیوں سے بھی زیادہ معصوم ہیں جو جانوروں کا شکار کر کے شکم سیری کیا کرتے تھے۔ یہاں اگر غور کیا جائے تو قدرت کی بے پناہ عنایات ان کے لئے موجود تھیں۔ یہ سرسبز و شاداب درخت جو پھلوں سے لدے ہوئے تھے اور یہ معصوم لوگ ان درختوں کی کاشت کرنا بھی جانتے تھے اس کا مطلب ہے کہ من و سلویٰ کا دور ہے۔ اور قدرت کی طرف سے انہیں زندگی گزارنے کے تمام عطیات فراہم کر دیئے گئے۔

یہی زندگی قدرت نے دنیا کے تمام انسانوں کو دینا چاہتی تھی لیکن بد فطرت انسانوں نے برائیوں کا آغاز کر کے قدرت کے یہ عطیات واپس کر دیئے تھے اور زندگی کو مشکل ترین بنا دیا تھا مگر جہاں اس معصومیت کو فروغ دیا گیا وہاں قدرت کی عنایات کی بارشیں آج اسی طرح موجود تھیں۔ غور کرنے کا مقام تھا کہ یہاں کم از کم اس انداز کا خوف نہیں تھا کہ کوئی اپنا کسی اپنے کو نقصان پہنچائے گا۔ جانور تک بے فکری سے زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ اپنی خونخوار فطرت کو چھوڑ کر دم ہلاتے چلے جاتے تھے۔

کالیا کے لئے بہترین تجرباتی مشغلہ تھا۔ وہ اب زیادہ پر اطمینان ہو کر درخت سے نیچے اتر آیا اور اس کے بعد ان انسانوں میں شامل ہو گیا۔ اب کوئی خوف نہیں تھا۔ وہ سب اتنے چالاک نہیں تھے کہ ایک ایسے انسان پر غور کرتے جن کا تعلق ان سے نہیں تھا۔ لیکن جوان جیسا ہی نظر آ رہا تھا۔

کالیا نے حسین ترین نوخیز اور نوجوان لڑکیوں کو دیکھا' معصومیت سے بھرپور مسکراہٹوں سے معمور، قہقہے، لگاتیں، شوخی اور شرارتیں کرتیں اٹھکیلیاں کرتیں پھر رہی تھیں۔ کہیں خوف کا کوئی نشان نہیں تھا۔ وہ سب ایک دوسرے پر اعتماد کرتے تھے۔ کالیا وہاں سے کافی آگے بڑھ گیا۔ قدرت کی ان نعمتوں سے ایک اجنبی کو لذت حاصل کرنے کا موقع ملا تھا۔ کالیا اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہا تھا۔ پورا دن اسے لوگوں کا تجزیہ کرتے گزرا۔ اب اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس دھماکے کے بعد ان لوگوں نے وہ جگہ خطرناک سمجھ کر چھوڑ دی ہے اب یہاں آ گئے ہیں ان کے لئے کوئی جگہ اجنبی نہیں ہے۔ یہ سارا دیس ان کا ہے۔

لیکن ان بدیسیوں کے لئے ہو سکتا ہے ان کے دل میں تجسس ہو۔ مگر یہ تجسس الفاظ کی شکل نہیں ڈھل سکتا۔ وہ بات کرنا نہیں جانتے تھے۔ انہوں نے زبان کا استعمال نہیں سیکھا تھا البتہ کالیا نے یہ ضرور دیکھا تھا کہ وہ اپنی ضرورتیں اشاروں سے پوری کر لیتے ہیں اور تب اس نے یہ سوچا اگر زبان ایجاد نہ ہوتی تو کیا انسان بہت زیادہ مجبور ہوتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر خطہ زمین کے رہنے والوں نے اپنی اپنی زبان ایجاد کر کے ایک دوسرے سے رابطے کا ذریعہ بنایا تھا لیکن یہ جگہ بھی تو تھی جہاں زبان ایجاد نہیں ہوئی تھی۔

لیکن یوں لگتا تھا جیسے ان کے اپنے مشاغل میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہوئی ہو۔ وہ مکمل مل کر بھی رہنا جانتے تھے ایک دوسرے کے ساتھی اور شریک بھی تھے لیکن ان کے اشاروں کی زبان کے لئے بھرپور تھی اور شاید انہیں کوئی انہیں کوئی کمی نہ محسوس ہوتی ہو۔ کالیا کا جی چاہ رہا تھا کہ ان لوگوں پر اتنی تحقیات کرے کہ ساری باتیں اسے معلوم ہو جائیں لیکن وہ خود نہیں بولتے تھے۔ تو کسی بولنے والوں کو کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ کالیا اگر کسی سے بات کرنے کی کوشش کرتا اور زبان استعمال کرتا تو جانے ان لوگوں پر کیا ردعمل ہوتا۔ اس لیے وہ یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ البتہ اسے یہ اطمینان ضرور ہو گیا تھا کہ ان کے درمیان کتنی ہی دوریاں نکل جائے۔ نہ تو وہ اس کے بارے میں سوچیں گے۔ اور نہ اسے کوئی دقت پیش آئے گی۔ ابتدائی طور پر بس اتنی ہی معلومات حاصل کرنا تھیں۔

چنانچہ اس نے اپنے یہ معمولات جاری رکھے۔ وہاں سے بھی آگے بڑھ گیا اور جگہ جگہ اب اسے انسانی غول نظر آنے لگے۔ حسین لڑکیاں قابل دید شکلیں رکھتی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی نوجوان مرد نجانے ان کے آپس کے تعلقات کس انداز کے ہوتے ہوں گے۔ یہ ساری چیزیں لمحات میں نہیں معلوم ہوں گی۔ پھر وہ اس وقت ایک ایسی جگہ موجود تھا' جہاں چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں گھاس بچھا کر بچوں کو لٹا دیا گیا تھا۔ ان کی مائیں ان کے قریب موجود تھیں۔ باپ نام کی کوئی چیز ان کے پاس نہیں تھی۔ بس بچے ماں کی آغوش میں ہی لیٹے رہا کرتے تھے۔ ان میں شیر خوار بھی ہوا کرتے تھے اور بڑے بھی ہوتے تھے۔ ہر عمر کے بچے ہوتے تھے۔

کالیا اندازے لگا رہا تھا کہ یہاں زندگی گزارنے کے لئے تعین کیا کیا جاتا ہے۔ کہ اسے اپنے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس بار تاشہ نے اسے مخاطب کیا تھا۔

"ہاں میڈم بول رہا ہوں۔"

"کہاں چلے گئے ہو تم اور کب تک واپس آؤ گے' آخر واپس تو آنا ہے نا تمہیں۔"

''جب حکم دیں گے حاضر ہو جاؤں گا۔'' کالیا نے جواب دیا۔

''کوئی خطرہ تو پیش نہیں آیا تمہیں۔''

''نہیں۔''

''وہ لوگ نظر آئے۔''

''ہاں میں ان ہی کے درمیان ہوں۔''

''کیا؟'' لتاشہ نے پوچھا۔

''انہی کے درمیان ہوں میں میڈم!''

''ت..... تو انہوں نے تمہیں قبول کر لیا۔''

''ہاں..... پتہ نہیں کیوں میڈم! وہ سب میرے ارد گرد بکھرے ہوئے تھے لیکن کسی نے مجھ پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔''

''تعجب ہے لیکن خیر یہ ایک الگ بات ہے مجھے بس تم یہ بتاؤ کہ تم واپس کب آ رہے ہو۔ میں بے چین ہوں۔''

''میڈم! بہت جلد۔ بس تھوڑی سی مہلت اور دے دیجئے۔ میں جانتا ہوں کہ اس مختصر سے وقت میں میں ان کے بارے میں سب کچھ نہیں معلوم کر سکتا لیکن جو معلومات میں لے کر آؤں گا آپ ان پر یقین نہیں کر پائیں گی۔''

''اگر تم جلدی آ جاؤ گے تو یقین کر لوں گی۔'' لتاشہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بس تو آپ مجھے یہ ایک رات اور کل کا آدھا دن اور دے دیجئے۔''

''اتنا وقت۔'' لتاشہ نے کہا۔

''ہاں میڈم!...... چاہتا تو یہی ہوں ورنہ آپ حکم دیں تو یہ ٹرانسمیٹر بند کر کے فوری طور پر واپسی کا سفر طے کروں۔''

''نہیں ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔ بس مجھے تمہاری خیریت درکار تھی۔''

''یہاں سب خیریت ہے میڈم باقی باتیں میں آپ کو آپ کے قریب پہنچ کر ہی بتاؤں گا۔''

ٹرانسمیٹر بند کرنے کے بعد کالیا اپنی جگہ سے ہٹ گیا پھر اس نے تقریباً آٹھ یا دس میل کے درمیانی حصے کا مکمل طور پر جائزہ لیا۔ ان لوگوں کو اچھی طرح سمجھتا رہا کچھ اور بھی ایسے چھوٹے موٹے واقعات پیش آئے تھے جو دلچسپ تھے۔ مثلاً یہ کہ ایک نوجوان لڑکی نے اسے دیکھا تھا۔ ایک جگہ دیکھتی رہی تھی کچھ مضمحل سی ہو گئی تھی اور اس کے بعد گردن جھٹک کر وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی۔

کالیا اس کے انداز کو سمجھ نہیں پایا تھا اور سمجھنے کی کوشش کرتا رہا تھا لیکن شاید سمجھ نہیں سکا۔ بہر طور پر یہ ساری باتیں بعد میں بھی جا سکتی تھیں۔ پہلے اسے اپنے معاملات سرانجام دینے تھے۔ مقررہ وقت پر اس نے واپسی کا فیصلہ کیا اور پھر راستوں کا تعین کر کے چل پڑا۔ اب تک تجسس اسے ہر چیز کو دلچسپی سے دیکھنے پر مجبور کرتا رہا تھا۔ اور ہر شے اس کے لئے دلکشی کا باعث تھی۔ چنانچہ راستے ذہن میں نہیں

محفوظ کر پایا تھا۔ کئی گھنٹے سفر کے باوجود اسے ساحل نظر نہیں آیا اور نہ ہی وہ راستہ جہاں سے وہ اپنے ساتھیوں تک پہنچ سکتا تھا کئی جگہ وہ بھٹکا اور اس کے بعد کسی قدر پریشان سا ہو گیا۔ یہ تو بہتر نہیں تھا وہ جن راستوں سے گزر کر آیا تھا۔ ان راستوں سے واپسی مشکل ہی نظر آ رہی تھی۔ اس سے قبل کہ رات گہری ہو جائے اور ساحل پر موجود لوگ اس کے لئے پریشان ہونے لگیں کوئی ایسا طریقہ کار منتخب کر لینا چاہیے جس سے وہ اپنی منزل پر پہنچ سکے۔ اور اس کے لئے اس نے ایک ہی فیصلہ کیا ایک بلند درخت کی شاخ پر پہنچنے کے بعد اس نے دور دور تک نظریں دوڑائیں اور اسے سمندر نظر آ گیا لیکن یہ ساحل کا وہ حصہ نہیں تھا۔ جہاں سے جہاز کو دیکھا جا سکے۔

البتہ بس اتنا ہی کافی تھا کہ سمندر اسے نظر آ گیا تھا۔ چنانچہ اس نے سمندر کی سیدھ اختیار کی۔ اور اس کے بعد پانی داخل ہو گیا۔ پانی میں پہنچ کر اپنی منزل تلاش کر لینا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ چنانچہ وہ پانی میں تیرنے لگا۔ کافی دور پہنچنے کے بعد اس نے سطح پر گردن اٹھائی اور بہت دور اسے جہاز کا ہیولا نظر آ گیا۔ چنانچہ سمت اختیار کرنے کے بعد وہ جہاز کی جانب چل پڑا۔ جو کچھ بھی ہے جہاز پر پہنچنے کے بعد سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔ جہاز پر پہنچا تو اچھا خاصہ وقت ہو چکا تھا اور اتفاق کی بات تھی کہ عدیل بخشی نائر کے ساتھ اسی سمت کھڑا دوربین سے چاروں طرف نگاہیں دوڑا رہا تھا۔ اس نے کالیا کو دیکھ لیا اور اس کی دوربین نے کالیا کو فوکس کر لیا۔

عدیل بخشی کو یقینی طور پر حیرانی ہوئی ہوگی۔ لیکن کالیا اس سے آسانی ہوئی کیونکہ جہاز سے فوراً ہی رسی سیڑھی لٹکا دی گئی۔ جس کے ذریعے کالیا کو اوپر پہنچنا آسان ہو گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد عدیل بخشی اور نائر کے پاس تھا۔ عدیل بخشی نے حیران نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم تو وہاں جنگل میں......“

”ہاں پروفیسر میں راستہ بھٹک گیا تھا اور پھر سمندر کے راستے یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکا۔“

”اوہو...... یہ تو بہت اچھا ہوا۔ اگر تم یہ راستہ اختیار نہ کرتے تو نجانے کہاں سے کہاں نکل جاتے۔“

”ہاں اس بات کے امکانات تھے۔“

”چلو خیر لباس تبدیل کر لو۔ اس کے بعد بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ کیا ان لوگوں کو تم نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دی ہے کہ تم راستہ بھٹک گئے ہو۔“

”نہیں پروفیسر ابھی تک نہیں۔“

”تاشہ تمہارے لئے پریشان تھی۔ تاہم میں اسے اطلاع دے دوں گا۔ کہ تم جہاز پر پہنچ چکے ہو۔“

”آپ میڈم کو اطلاع دے دیجئے پروفیسر اس کے بعد ہم لوگ باتیں کریں گے۔“

کالیا نے کہا اور پھر اس نے اپنے کیبن میں جا کر لباس تبدیل کیا۔ نائر اور عدیل بخشی تنہا جہاز پر تھے اور جہاز پر گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔

☆......☆......☆

اس دوران غالباً عدیل بخشی نے ثناشہ کو اور کیپٹن ہیون کو یہ اطلاع دے دی تھی کہ کالیا سمندر کے راستے جہاز پر پہنچ چکا ہے۔ تاڑ نے چائے تیار کرلی تھی۔ یہاں سب رضا کارانہ طور پر کام کرتے تھے۔ چائے پیتے ہوئے عدیل بخشی نے کہا۔

''اوہ یہ دلچسپ بات ہے کہ میں سب سے پہلے تم سے علاقے کے بارے میں تمہاری معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ جب کہ کیپٹن ہیون اپنے طور پر تمہارا انتظار کر رہا تھا۔''

''پروفیسر یہ اس کائنات کا سب سے انوکھا خطہ ہے۔ میں بہت دور تک ان لوگوں کا جائزہ لے رہا ہوں اور آپ سے یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ جو کچھ کتابوں میں درج ہے یہاں پہنچنے کے بعد وہ غلط ثابت ہو جاتا ہے۔''

''گڈ..... تمہاری یہ معلومات یقینی طور پر انتہائی اہمیت کے حامل ہوں گی۔ ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس انوکھی سرزمین پر پہنچنے کے بعد مجھے اپنی کتاب کی تکمیل کے لیے بڑا حوصلہ مل رہا ہے۔ تاہم میں تمہاری کہانی سننا پسند کروں گا۔''

''میری کوئی کہانی نہیں ہے۔ بس یہ ہے کہ میں ان سہمے ہوئے لوگوں کے قریب پہنچ گیا ہوں۔''

''سہمے ہوئے لوگ......؟''

''ہاں...... یہ بظاہر ایک دوسرے سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ بلکہ امن و امان کی ایسی مثال اس علاقے میں پائی جاتی ہے جسے صرف کہانی کی باتیں تصور کیا جا سکتا ہے اور اگر ہم کسی کو یہ کہانی سنانے بیٹھیں تو وہ اسے صرف ہماری ذہنی اختراع سمجھے گا اور اس پر یقین نہیں کرے گا لیکن یہ ایک انوکھا سچ ہے کہ یہاں انسان زمانہ قدیم کے ان انسانوں کی مانند رہتے ہیں جو تہذیب سے بہت پہلے کے انسان تصور کیے جاتے ہیں۔ یعنی پتھروں پہاڑوں کے دور کے انسان جو تہذیب کے ابجد سے واقف نہیں تھے۔

لیکن ان انسانوں کی نسبت ان لوگوں کی روایات بہت حسین ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے نہیں ہیں۔ یہاں کوئی ہتھیار نہیں ہے جو جائیدادوں کو نقصان پہنچائے۔ سب کے سب درختوں پر لگے ہوئے پھلوں اور قدرت کی طرف سے عطا کیے ہوئے پانی پر گزارا کرتے ہیں۔

انہیں جسم ڈھکنے کے لئے پتوں کے استعمال کا طریقہ تو آ گیا لیکن اس کے علاوہ انہوں نے اور کچھ نہیں سیکھا۔ ان کے پاس زبان ہے لیکن وہ اس کا استعمال نہیں جانتے لیکن اشاروں میں ان کی پوری زندگی با آسانی گزر رہی ہے اور وہ اشاروں کی زبان سے ایک دوسرے کا مفہوم سمجھ لیتے ہیں اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ پھلوں پر انسان ہی نہیں جانور بھی گزارا کرتے ہیں۔ میں آپ کو انوکھی بات بتا رہا ہوں۔''

کالیا نے عدیل بخشی اور ہیون کو شیر کا واقعہ سنایا اور وہ دونوں شدت حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گئے۔

''پروفیسر یہاں انسان کی ریسرچ غلط ہو جاتی ہے۔ ان جانوروں کو خونخوار جانور کہا گیا ہے لیکن یہ وہ خطہ زمین ہے۔ جہاں درندے تک نہیں ہیں بلکہ جہاں انسانی ضرورت محسوس ہوتی ہے وہاں وہ مفہوم نگاہوں کی زبان سے استعمال کرتے ہیں اور اس مفہوم کا مقصد کا بھی پا لیتے ہیں۔

غذا کے طور پر یہاں قدرت کی طرف سے درخت اگائے گئے ہیں اور اس طرح من سلویٰ کا تصور یہاں ایک بار پھر حقیقتوں کی شکل میں ڈھلا ہوا نظر آتا ہے۔ صدیوں کے تجربات یہاں آ کر ناقص ہو جاتے ہیں اور یہ علاقہ ایک بار پھر انسانی معلومات کو چیلنج کرتا ہے۔ انسان نے تجربے کئے۔ صدیاں برس گزرے ان تجربوں میں اور اس کے بعد کتابیں لکھی گئیں اور یہی کتابیں تہذیب کے ارتقاء میں معاون ثابت ہوئیں لیکن اس خطہ زمین میں ان کتابوں میں درج بہت سی ایسی باتیں غلط ثابت ہو گئیں۔ جنہیں آخری شکل دے دی گئی تھی۔

اور اس کے بعد ایک ہی نظریہ رہ جاتا ہے۔ یعنی خدا کی بنائی ہوئی مخلوق ایک دوسرے سے محبت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنا انسان کے لئے بہت ضروری ہے اور یہی دستور فطرت ہے۔ پروفیسر ہم یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ علاقہ فطرت کے دستور کا عکاس ہے۔ آپ بتائیے کہ کیا ایک بار پھر ہمیں ان درندوں کی فطرت پر ریسرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

انہیں خونخوار کہا جاتا ہے لیکن یہاں اس خطہ زمین پر موجود وہ ساری درندوں کی نسلیں خونخوار نہیں ہیں۔ بلکہ پھل خور ہیں۔ وہ صرف قدرت کے دیئے ہوئے عطیات پر گزارا کرتے ہیں۔ خوش وخرم تندرست وتوانا اور طاقتور ہیں۔ ان کے اندر وہ تمام چیزیں موجود ہیں۔ جنہیں دیکھ کر خوف کھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً شیر کے لمبے لمبے دانت لمبے لمبے ناخن لیکن ان کی آنکھوں میں وہ وحشت وہ درندگی نہیں ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ ہمیں بنیادی طور پر شیر کی اس کیفیت کے عوامل پر غور کرنا ہوگا۔ وہ خونخوار کیوں ہو جاتا ہے۔ گوشت پسند ہوتا ہے۔ اگر اس فطرت میں کوئی ایسی نمایاں تبدیلی پیدا کی جائے۔ جس سے اس کی قدرتی حیثیت برقرار رہے تو وہ نہ گوشت خور ہوگا بلکہ جانور عام جانوروں کی مانند بے ضرر ہوگا اور یقینی طور پر یہ تجربہ تاریخ کے لئے ایک تاریخی حیثیت ہی اختیار کر سکتا ہے۔"

عدیل بخشی اور ہیون بہت زیادہ متاثر نظر آ رہے تھے۔ بہت دیر تک ان کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ پھر عدیل بخشی نے گہری سانس لے کر کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سب کچھ انوکھا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے دل میں اس خطے میں ایک طویل عرصہ قیام کرنے کا تصور جاگتا ہے۔ بے شک میں ایک مہم جو تھا اور اس کے بعد میں نے ایک نظریہ حیات اختیار کیا۔ ایک تصور میں نے اپنے ذہن میں قائم کیا ہے۔ انسانی فلاح کے لئے میں نے اس پر کام کا آغاز کیا اور نکل کھڑا ہوا۔ میرے ساتھ جو لوگ بھی ہیں وہ بھی سب متفق ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ذہنوں میں تجسس نام کی جو شے ہے وہ ہمیں ان چیزوں کے بارے میں معلومات کرنے سے کیسے روک سکتی ہے کیا تمہارے خیال میں کالیا یہاں ہم ایک ایسا کیمپ بنا سکتے ہیں جس میں کچھ عرصہ قیام کر کے ہم اس خطہ زمین میں انسانی اور حیوانی فطرت کا تجربہ کر سکیں۔"

"آپ کو اس سے کون روکے گا پروفیسر...... اور میرے خیال میں فوری طور پر یہ لوگ بھی یہاں سے جانے کے حق میں نہ ہوں گے۔ ہمارا مقصد بہر طور پوری دنیا کی سیر ہے۔ سمندروں کے عجائبات کے بارے میں میں آپ سے اور عرض کروں کہ پروفیسر اس جگہ کیمپ قائم کرنے کے بعد ہم سمندر کی گہرائیوں کا جائزہ بھی لے سکتے ہیں تو یقینی طور پر ہمیں وہ نادر اشیاء حاصل ہو جائیں گی جو عام سمندروں

میں اس لئے نہیں مل سکتیں کہ وہاں انسانی قدم پہنچ چکے ہیں۔"

عدیل بخشی پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ ہیون نے کالیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ونڈر بوائے تم ہمیشہ میرے لئے ایک حیرت ناک انسان رہے ہو لیکن تمہاری نگاہ اتنی گہری ہے اس کا اندازہ مجھے آج ہی ہوا ہے۔ حقیقتاً ایسی ساحرانہ قوتوں کے مالک ہو جو لمحہ بہ لمحہ دل میں اترتی چلی جاتی ہیں۔"

"اب کیا ارادہ ہے کالیا۔ کیا کیپٹن ہیون کے پاس جاؤ گے۔ یا...... یا......"

"پروفیسر! جیسا آپ حکم دیں" کالیا نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں مائی ڈیئر نائر کہ جب ہمیں اس قدر معلومات حاصل ہو گئی ہیں اور یہ آج تک کی تاریخ ہے کہ کالیا نے جس چیز کے بارے میں وثوق کے ساتھ اظہار کیا ہے وہ سچ اور حق نکلی ہے تو پھر ہم جہاز کی طرف سے خوف کا احساس ختم ہی کر سکتے ہیں اور مل جل کسی بھی جگہ بیٹھ سکتے ہیں۔ سمندری جہاز کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے اور پھر ہم ساحل سے زیادہ دور نہیں ہیں اور جہاز پر دور سے بھی نگاہ رکھ سکتے ہیں۔

چنانچہ کیوں نہ ایسا کریں کہ میں اور تم بھی یہاں سے کالیا کے ساتھ ساحل پر چلیں اور اس کے بعد کیپٹن ہیون سے مل کر یہ طے کر لیا جائے کہ اس مقام پر ہمیں ایک کیمپ لگانا چاہئے اور یہاں ہم ایک بہت بڑا ریسرچ سینٹر قائم کر کے سمندری معلومات حاصل کریں گے۔ جب ہمارا دل یہاں سے بھر جائے گا تو پھر یہاں سے آگے بڑھ جائیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہی جگہ ہماری واپسی کا راستہ بھی بن جائے۔"

"میں سمجھا نہیں مسٹر عدیل بخشی۔"

"یہاں ایک طویل عرصہ گزارنے کے بعد ہم یقینی طور پر اپنا مقصد پالیں گے جس کے لئے ہم نے اتنا طویل سفر اختیار کیا ہے اور اس کے بعد ہم یہاں سے سیر ہو کر واپس جائیں گے اور معلومات کا وہ بیش بہا خزانہ لے جائیں گے جو بنی نوع انسان کے لئے بہترین ثابت ہوگا۔"

"آپ جیسا فیصلہ کریں عدیل بخشی صاحب! میں اس میں مداخلت کی کہاں جرأت رکھتا ہوں۔"

عدیل بخشی نائر اور کالیا نے مل کر یہ طے کیا کہ ایک اسٹیمر کے ذریعے وہ واپس ساحل پر پہنچ جائیں گے اور اس کے بعد ہی دنیا سے لطف اندوز ہونے کے تمام انتظامات کریں گے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد تمام انتظامات کریں گے۔

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ اسٹیمر سمندر میں اتار دیا گیا اور اس کے بعد یہ تینوں سمندر میں بیٹھ کر ساحل کی جانب چل پڑے۔

ساحل پر زندگی پر سکون تھی۔ جو انتظامات یہاں کئے گئے تھے عارضی طور پر ان سب کے لئے اطمینان بخش تھے۔ ہیون اور تاشہ وغیرہ نے عدیل بخشی اور دوسرے لوگوں کی واپسی کو حیران نگاہوں سے دیکھا اور جب ان کے ساتھ کالیا کو دیکھا گیا تو سب ہی حیران

ہو گئے۔ یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ کوئی اہم اور خاص بات ہے۔ ورنہ جہاز کو نہ چھوڑا جاتا۔

بہر حال یہ تجسس کچھ دیر بعد ختم ہو گیا۔ جب عدیل بخشی نے تمام تفصیلات ان لوگوں کو بتائیں۔ تو ہیون اور دوسرے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی بد دلی بھی پیدا ہو گئی تھی۔ انہیں اس سمندر میں جو واقعات پیش آئے تھے وہ ایسے انوکھے تھے کہ بعض جگہوں پر انہیں خاص ذہنی کوفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ہیون نے کہا۔

"میں اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ ہم اس پرسکون خطے میں رہ کر اپنا کام جس حد تک ممکن ہو سکے سرانجام دیں اور اس کے بعد جب ہمارے پاس ذخائر جمع ہو جائیں تو اپنی دنیا کی طرف روانہ ہو جائیں۔ سمندر حسین ہے اور اس میں تمام عجائب بجے ہوئے ہیں لیکن ہم اپنی مختصر عمر میں اس دنیا سے تین بڑے سمندر کے بارے میں مکمل معلومات نہیں کر سکتے۔ یہاں کم از کم ہمیں کام کرنے کی آزادی ہو گی جہاں تک کالیا کی اطلاع کے مطابق مقامی لوگوں کا سوال ہے تو عدیل بخشی میری رائے ہے کہ ان لوگوں کو مہذب دنیا کی برائیوں سے بہرہ ور نہ کیا جائے۔

بلکہ انہیں...... اپنی انداز میں مست رہنے دیا جائے۔ بے چارے پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کی زندگی میں کوئی ہلچل نہ مچائی جائے۔"

"آپ کا کیا خیال ہے۔ ہیون کیا ہم ان سے الگ رہ کر خوش رہ سکتے ہیں؟"

"ہرگز نہیں۔ بلکہ انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ ہم کسی طور ان کے لئے نقصان ثابت نہیں ہو سکتے۔"

"اس کے لیے ضروری ہے۔ یہاں سے ہتھیار بالکل ہٹا دیئے جائیں اور انہیں جہاز پر محفوظ کر دیئے جائیں۔ یہ اندازہ ہو چکا ہے کہ اس معصوم آبادی میں ہمیں ہتھیاروں کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ خلاصیوں کو بھی اس بات سے آگاہ کر دیا جائے اور ساری صورتحال بتا کر یہ کہہ دیا جائے کہ جہاز پر اب کوئی نہیں جائے گا اور یہیں زندگی گزاری جائے گی۔ اور ایک مختصر وقت کے بعد یہاں سے واپسی کا سفر اختیار کیا جائے گا۔"

تمام ان منصوبوں پر بحث کرتے رہے اور یہ بات طے کر لی گئی کہ اب اسی انداز میں کام شروع کرنا ہے۔ ہیون نے جہاز پر آنے والے تمام افراد کو ایک جگہ جمع کر کے انہیں بتایا کہ یہاں زندگی کیا ہے۔ اس نے کہا۔

"معزز دوستو! جہاز آپ لوگوں کے لئے وجود اتنا ہی اہم ہے جتنا کی حیثیت سے میرا۔ ہم ایک مشن لے کر نکلے ہیں اور ایک ایسی جگہ مل گئی ہے۔ جہاں ہم اس مشن کو آخری شکل دے سکیں۔

چنانچہ یہ طے کیا گیا ہے کہ اس حسین اور دنیا کے اجنبی خطے میں ہم اپنی تحقیقات از سر نو شروع کر سکیں اور یہاں سے جو کچھ بھی مل سکے اس پر قناعت کر کے یہاں سے واپسی کا سفر اختیار کریں۔ اس دوران ہمیں پرسکون رہنا ہے۔ چیونٹی بھی دبتی ہے تو کاٹ لیتی ہے۔ اسی طرح ہمیں یہ خیال رکھنا ہے کہ اس سرزمین کے باشندے بالکل بے ضرر نہیں ہوں گے۔

کالیانے ان کے سلسلے میں جو معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ وہ محبت اور پیار کرنے والے اور معصوم بے ضرر انسان ہیں۔ انہیں کسی سے کوئی پرخاش نہیں ہے۔ ان کی عورتیں بہت حسین ہیں۔ اور یہ حسن اس لئے قائم ہے کہ وہ تخریب کاری سے واقف نہیں۔ یہاں وحشی درندے بھی ہیں لیکن ان میں وحشت نہیں ہے۔ بلکہ اس پرسکون آبادی میں پرسکون رہنے کا وہ جینے نیا انداز رکھتے ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی کو کسی ذات سے نقصان پہنچنے کا تصور نہ کیا جائے اور ہر شخص نقصان پہنچانے سے بھی گریز کرے۔ اگر کسی نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو اس کے لئے بدترین سزا ہوگی۔ یہ میرا قانون اور حکم ہے۔"

خلاصیوں نے بڑی خاموشی سے اس قانون کو قبول کرلیا اور اس کے بعد یہاں مجوزہ ریسرچ سنٹر کی کاروائیوں کا آغاز ہو گیا تھا اور ہر شخص اس میں حصہ لے رہا تھا۔ اس کے بعد پہلی مہم کا آغاز ہوا اور اس کی رہنمائی کالیانے ہی کی تھی۔

اس نئی اور حسین دنیا میں کوئی شخص غیر مطمئن نہیں تھا۔ ہیون اور عدیل بخشی نے جب یہ دیکھا کہ لوگ اپنا اپنا کام بخوشی انجام دے رہے ہیں تو اس نے تھوڑی تھوڑی آزادی دینا شروع کر دی۔

خلاصی اور دوسرے افراد اپنے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد جنگل کے اندرونی حصوں میں جانے لگے اور وہاں کی زندگی سے لطف اندوز ہونے لگے۔ ایک ٹھہراؤ پیدا ہو گیا تھا۔ اپنی آسائشوں کے لئے انہوں نے معقول انتظامات کر لئے تھے۔ آبادی دور ہٹ گئی تھی اور اب اس طرف لوگ نظر نہیں آتے تھے۔

لیکن اس وقت انہیں پہلی حیرانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب ایک دن پانچ خلاصی واپس نہیں آئے۔ ان کی تلاش کے لئے کوششیں کی گئیں۔ یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ یہاں انسانی زندگی کو فطری خطرہ لاحق ہو سکتا ہے ورنہ اور کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پھر ان خلاصیوں کی غیر موجودگی کیا معنی رکھتی ہے۔ رفتہ رفتہ اور بھی خلاصی ہونے لگے تو ہیون اور عدیل بخشی اور دوسرے لوگ پریشان ہو گئے۔

بہت جدوجہد کے بعد ایک ایسا خلاصی ہاتھ لگ گیا جو گم ہو گیا تھا لیکن وہیں قرب وجوار میں بھٹکتا ہوا پایا گیا تھا اور اس نے جو انکشاف کیا وہ حیرت ناک بھی تھا اور قہقہہ بار بھی اس نے بتایا کہ کسی خلاصی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ بلکہ اس دوران وہ لوگ علاقے کے باشندوں سے ملنے جلنے لگے ہیں اور علاقے کے باشندوں کو جب اس بات کا علم ہوا کہ وہ ان کے لئے نقصان دہ نہیں ہیں تو انہوں نے بھی ان سے دوستی کر لی۔ اس علاقے کی لڑکیاں بھی بہت حسین ہیں اور ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ خلاصیوں نے اپنے لئے بیویوں کا انتخاب کر لیا ہے۔ اور ان ہی کے درمیان گم ہو گئے ہیں۔ قہقہے بھی لگائے تھے اور تشویش کا بھی اظہار کیا گیا تھا۔ ہیون نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک دلچسپ بات ہے۔ بے شک ان لوگوں نے زندگی گزارنے کے لئے اچھا انتظام کر لیا ہے۔ اور اب ان پر سختی نہ کی جائے بہتر ہے۔ کیوں کہ یہ سختی انہیں روپوش ہونے پر مجبور کر دے گی۔ البتہ یہ پیغام ان تک پہنچا دیا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ وہ اپنا کام سرانجام دینے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہیں۔ اس پیغام کے پہنچنے کے بعد بارہ خلاصیوں نے واپس آکر ان لوگوں سے رابطے قائم کئے اور اپنی حماقتوں کا اعتراف کیا ان میں سے ایک نے کہا۔

''اس میں شک نہیں کہ وہ عورتیں جنہیں ہماری زندگی میں شامل کردیا گیا ہے بے حد وفادار بہت دلکش اور شوہر پرست ہیں لیکن ہماری آرزو بھی ہے کہ انہیں اپنی مہذب دنیا میں لے جائیں اور وہاں ان کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ اگر ہمیں یہ یقین دلایا جائے کہ جب یہاں سے ریسرچ سینٹر ختم کیا جائے گا اور واپسی کا ارادہ کیا جائے گا تو ہمارے ساتھ ہماری بیویوں کو بھی جانے کی اجازت دی جائے گی تو ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ یہاں کام بھی کریں گے اور تمام ضرورتیں پوری کریں گے۔ ان سے یہ وعدہ کرلیا گیا تھا۔

اس طرح طویل عرصے کے بعد یہاں کی حالت بے حال ہوگئی تھی۔ کالیا، ثاشہ، عدیل بخشی، بیون وغیرہ بے حد خوش گوار زندگی گزار رہے تھے۔

کالیا زیادہ تو زیر سمندر ہی رہتا تھا۔ کام جاری تھا اور کبھی کبھی دور نکل جاتا تھا۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ کالیا نے عدیل بخشی سے اجازت لے لی تھی۔ اور وہ سمندری راستے سے اس علاقے کے انتہائی دور دراز حصوں کی جانب نکل پڑا۔ سمندر میں اس کے سفر کی رفتار اتنی تیز معلوم ہوتی تھی کہ عام سمندری ذرائع تک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اور کالیا واحد شخصیت تھی جو اس علاقے میں دور دور تک نکل سکتی تھی۔

کالیا نے جس سمت کا رخ کیا تھا۔ وہ بالکل نئی اور اجنبی تھی۔ خود اس کے اپنے دل میں اس علاقے کے بارے میں انتہائی تجسس تھا اور اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرلینا چاہتا تھا۔ اس بار طویل تین سمندری سفر اختیار کرنے کے بعد وہ جس علاقے میں ساحل پر نکلا تھا' وہاں پیلے رنگ کے خوب صورت پہاڑ بکھرے ہوئے تھے۔ ان پہاڑوں پر سبزہ نظر آرہا تھا۔ عظیم الشان چٹانیں فلک بوس پہاڑی چوٹیاں یہ جگہ کالیا کے لئے بالکل اجنبی تھی۔ پہاڑوں کے دامن میں حسین جنگل بکھرا ہوا تھا اور اس جنگل میں ہر قسم کے جانور نظر آرہے تھے۔

دلچسپ بات یہ تھی کہ ان کے درمیان بھی کہیں کہیں اکا دکا انسان چلتے پھرتے نظر آجاتے تھے۔ اور کالیا نے اس منظر کو انتہائی دلچسپی سے دیکھا۔ جس میں ایک حسین لڑکی زیبرے کی پشت پر سوار برق رفتاری سے سفر کررہی تھی۔ زیبرا جان توڑ کر بھاگ رہا تھا لیکن لڑکی جیسے اس پشت پر جمی ہوئی تھی۔ اس کے لمبے سیاہ بال اڑ رہے تھے اور بادلوں کی چھاؤں کے پس منظر میں وہ بہت حسین نظر آرہی تھی۔

کالیا اسے دیکھتا رہا۔ لڑکی بے تحاشہ قہقہے لگا رہی تھی۔ گویا اس کے اور زیبرا کے درمیان مقابلہ ہورہا تھا۔ زیبرا بار بار اچھل رہا تھا اور لڑکی کو اپنی پشت سے گرا دینے کی فکر میں تھا لیکن سوار بھی بے نظیر تھا اور زیبرے کی پشت نہیں چھوڑ رہا تھا۔ یہاں تک کہ ایک لمبا چکر کاٹنے کے بعد اچانک ہی وہ کالیا کے سامنے آگیا اور لڑکی نے غالباً اسے دیکھ لیا۔ بس یہی ایک لمحہ تھا جب اس کی توجہ زیبرے پر سے ہٹی تھی اور وہی لمحہ زیبرے کے لئے کارآمد بن گیا اور وہ لڑکی کو اپنی پشت پر سے گرانے میں کامیاب ہوگیا۔ لڑکی نے کئی قلابازیاں کھائیں اور زیبرا بھاگتا چلا گیا۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ یہ بھی ایک انداز تھا۔ ورنہ اس قدر برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے زیبرے کی پشت سے کوئی عام آدمی گر جاتا تو اس کی ہڈیاں پسلیاں ہی چکنا چور ہوگئی ہوتیں لیکن لڑکی شاید پہلے سے اس کے لئے تیار تھی اور اس انداز سے اپنے جسم کو نیچے گرایا تھا کہ ٹوٹ پھوٹ نہیں ہوسکی تھی۔

کالیا اس لیے آگے دوڑا کہ کہیں اسے کوئی چوٹ تو نہیں لگی۔ وہ لڑکی کے قریب پہنچ گیا۔ لڑکی نے کالیا کو دیکھ لیا تھا اور کالیا چونک اس وقت صرف اس ساحلی لباس میں تھا۔ جو اس کے زیریں جسم پر تھا۔ باقی جسم کا حصہ کھلا ہوا ہی تھا۔ اس نے ابھی تک جسم پہ باقی مقامی لوگوں کی مانند پتے لپیٹے ہوئے تھے اور یوں زیریں لباس لڑکی کی نظر میں آ گیا تھا۔

اور شاید وہ حیران تھا لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ کالیا! گھٹنوں کے بل لڑکی کے پاس بیٹھ گیا اور اس نے لڑکی کے بازو پر ہاتھ رکھ دیا۔

لڑکی نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ بلکہ عجیب نگاہوں سے کالیا کو دیکھتی رہی تھی۔ کالیا نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کی سادہ اور معصوم آنکھوں میں وہ حالت تھی جو مقامی باشندوں کی آنکھوں میں ہوا کرتی تھی۔ کالیا کا جی چاہا کہ اس سے اس کے بارے میں پوچھے لیکن جانتا تھا کہ زبان کا استعمال اسے بھڑکا دے گا۔

لڑکی بیٹھ کر اسے دیکھتی رہی۔ پھر دفعتاً اسے کوئی خیال آ گیا۔ وہ پھرتی سے اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑی ہو گئی اور اس کے بعد اس نے اتنی لمبی چھلانگ لگائی کہ کالیا اس چھلانگ کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لڑکی ایک جگہ رکی اور اس کے بعد دوڑنا شروع کر دیا کچھ ہی دیر بعد وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ کالیا نے ایک گہری سانس لی۔

لڑکی سے اسے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ بس وہ اس کی سرمستیاں دیکھتا رہا تھا۔ اور اسے یہ احساس ہوا تھا کہ جنگل کی رہنے والی یہ لڑکی بہت مضبوط جسم کی مالک ہے۔

اس نے اسے اپنے ذہن سے جھٹک دیا۔ یہاں کے مناظر ہر لمحہ ایک نئی کیفیت سے روشناس کراتے تھے۔ کالیا نے اس شام ایک جگہ قیام کیا' کہہ کر آیا تھا کہ جلدی واپس نہیں آئے گا۔ اس لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں تھی۔ وہ اپنے لئے کھانے کے لئے جگہ تلاش کرنے لگا۔ غذا کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ جگہ جگہ قدرت نے انسانی ضروریات پوری کرنے کے لئے انتظامات کر دیئے تھے۔

شام کے جھٹ پٹے رات کی سیاہیوں میں تبدیل ہونے لگے۔ دفعتاً کالیا کو اپنے عین سامنے جھاڑی ہلتی ہوئی نظر آئی۔ اس کی تیز نگاہوں نے جائزہ لیا تو اسے دو آنکھیں نظر آئیں جو ان جھاڑیوں کے پیچھے روشن تھیں۔

کالیا چونک پڑا۔

یہ کیا ہو سکتا ہے؟ پھر اسے احساس ہوا کہ اگر کوئی درندہ بھی ہے تو اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بلکہ درندے کی دوستی دیکھ چکا تھا۔ انہوں نے وہی فطرت اختیار کی تھی جو مقامی لوگوں کی تھی البتہ اسے اس وقت شدید حیرانی ہوئی جب اچانک اس نے اس درندے کو جھاڑی کے پیچھے سے نکل کر بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ درندہ نہیں تھا بلکہ وہی لڑکی تھی جو ذیرے پر اسے پہلی بار نظر آئی تھی۔ اس وقت وہ چھلانگیں مارتی ہوئی جا رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ رات کی تاریکیوں میں گم ہو گئی۔ کالیا نے گردن جھٹکی اور مسکرانے لگا۔ لڑکی کے دل میں اس کے لئے تجسس پیدا ہو گیا تھا۔

دوسری صبح جب کالیا پھلوں کا ناشتہ کرنے کے بعد اس علاقے میں کافی دور فاصلے پر نکل گیا تو ایک جگہ اسے سرسراہٹ سے محسوس ہوئی۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا لیکن فوراً ہی اسے یہ احساس ہو گیا کہ یہ سرسراہٹ زمین پر نہیں بلکہ اوپر کی طرف سے ہے۔ تب اس نے درخت پر اس لڑکی کو دیکھا۔

کالیا ہنسنے لگا۔

اب وہ بھاگ نہیں سکتی تھی۔ لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔ جیسے ہی وہ درخت کے قریب پہنچا لڑکی نے درخت سے نیچے چھلانگ لگا دی۔

کالیا کے حلق سے آواز نکل گئی تھی۔ اچھی خاصی بلندی سے وہ لڑکی کودی تھی اور اس میں اسے چوٹ لگ جانے کا خطرہ بھی تھا لیکن دوسرے ہی لمحے کالیا نے دیکھا کہ زمین پر قدم جماتے ہی اس نے پھر لمبی لمبی چھلانگیں لگانا شروع کر دیں۔ تب کالیا تعجب کا شکار ہو گیا تھا۔ اتنے وقت سے یہ لڑکی اس کا تعاقب کر رہی ہے کیوں آخر کیوں؟

اسے اپنے دل میں کچھ آوازیں سنائی دیں۔ اور اس نے ان آوازوں پر غور کیا۔ دل اس سے کہہ رہا تھا کہ تو بھی ایک تصویر چھپائے پھرتا ہے ساری دنیا سے الگ اسے اپنی تنہائیوں میں دیکھتا ہے اور وہ تصویر اس وقت بھی تیرے دل کے قریب موجود ہے کالیا نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور واپسی کا سفر شروع کر دیا۔ کالیا سوچنے لگا کہ پہاڑوں کے دامن میں سفر کرتے ہوئے وہ سمندر کے قریب پہنچے تو نیا راستہ بھی دریافت ہو جائے گا اور اسے آسانی بھی ہو جائے گی۔

چنانچہ اس نے وہی رخ اختیار کیا۔ خاصا سفر طے کرنے کے بعد جب اسے بھوک لگنے لگی تو وہ ایک درخت کے قریب پہنچا اور اس کے بعد پھل توڑے۔ پھل کھانے کے بعد وہ کچھ دیر آرام کے لئے لیٹ گیا۔

تب ہی درخت کے پیچھے سے دو پیر نظر آئے۔ اس بار بھی کالیا کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی۔ یہ وہی لڑکی تھی۔ کالیا پھرتی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس سے نہ رہا گیا تھا۔ لڑکی نے اسے کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا تو چھلانگ لگائی لیکن اب کالیا بھی اپنی برق رفتاری کا مظاہرہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔

لڑکی اس بار کسی قدر دہشت زدہ ہو گئی تھی۔ غالباً اسے اپنی تیز رفتار پر بہت ناز تھا۔ لیکن بھی کسی سے کم نہیں تھا۔ اس جنگلی گھوڑے کو ابھی تک کسی نے پچھاڑا بھی نہیں تھا۔ فاصلہ کم ہونے لگا' لڑکی کی رفتار نا قابل یقین تھی لیکن کالیا بھی اس وقت جسم کی پوری قوت سے دوڑ رہا تھا۔ اگر یہ کوئی سمندری جگہ ہوتی تو شائد کالیا اب تک اس لڑکی کو دس بار پکڑ چکا ہوتا اور یہ بھی صرف اتفاق ہی تھا کہ سمندر کا ذہن میں آتے ہی سامنے سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آ گیا۔ پہاڑی دیوار ایک دم ختم ہو گئی اور آگے سمندر تھا لیکن لڑکی نے یہی سوچا کہ تعاقب کرنے والا اسے سمندر میں نہ پکڑ سکے گا۔

چنانچہ اس نے ایک بار پھر بدن کی پوری طاقت سمیٹ کر لمبی چھلانگ لگائی اور پانی میں دوڑتی چلی گئی۔ کالیا کے ہونٹوں پر

مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ لڑکی پانی میں اتر گئی اور کالیا بھی آہستہ آہستہ سمندر کی جانب بڑھنے لگا۔ اب اس نے اپنی رفتار کم کر دی تھی۔

لڑکی نے ایک بار سطح سے گردن اٹھا کر کالیا کو دیکھا اور اس کے بعد سمندر میں غوطہ لگا گئی۔ کالیا گہرے پانی میں داخل ہو گیا اور اس نے برق رفتاری اس سمت کا رخ اختیار کیا۔ جہاں لڑکی پانی کی سطح پر نظر آئی تھی اور چشم زدن میں وہ لڑکی کے قریب پہنچ گیا۔

لڑکی جس رفتار سے تیر رہی تھی وہ بھی معمولی نہیں تھی لیکن بے چاری کیا جانتی تھی کہ ایک آبی جانور ہی نزدیک موجود ہے۔ کالیا نے اسے پانی میں دبوچ لیا اور بے بس کر دیا۔ لڑکی نے اس کی گرفت سے نکلنے کے لئے بہت زور لگایا تھا لیکن کالیا اسے سنبھالے ہوئے سطح پر آ گیا اور اس نے ساحل کی جانب تیرنا شروع کر دیا۔ لڑکی اب بھی اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ایک بار پھر اس نے اپنی پوری قوت سے کالیا کے سینے پر لاتیں رسید کیں اور اس کی گرفت سے نکلنا چاہا لیکن اب کالیا نے بھی اس کے گرد اپنا بازو کا حلقہ تنگ کر دیا اور اسے لے کر سطح پر آ گیا۔ لڑکی اس کے بازو سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ پھر اس نے بے اختیار کہا۔

''آہ..... میری پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔'' اور دوسرے ہی لمحے کالیا کی گرفت سے نکل گئی۔ ان الفاظ کو سنتے ہی کالیا پر حیرت کا اتنا شدید حملہ ہوا تھا کہ وہ بازو کی گرفت بھول گیا تھا۔

''بالکل ناقابل یقین......؟ کیا وہ بول سکتی ہے؟'' دوسرے ہی لمحے اس نے جب لڑکی کی جانب دیکھا تو وہ ساحل کے قریب پہنچ چکی تھی۔

کالیا کے لئے اب ناممکن تھا کہ وہ لڑکی کو چھوڑ دے۔ چنانچہ ساحل تک پہنچنا تو اس کے لئے کوئی مسئلہ ہی ثابت نہ ہوا۔ البتہ اس کے بعد کافی بھاگ دوڑ کرنا پڑی۔ لڑکی ہانپ گئی تھی۔ کالیا اس کے قریب ہوتا جا رہا تھا اور پھر اس کے قریب پہنچ گیا۔ لڑکی زمین بیٹھ گئی اور بری طرح ہانپنے لگی۔ کالیا نرم نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

''میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ اس کا وعدہ کرتا ہوں۔'' اس بار لڑکی کی حالت بھی کالیا سے مختلف نہیں تھی۔ اس کے حلق سے ایک عجیب سی آواز نکلی اور وہ پلٹ کر زمین پر گر پڑی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کالیا کو دیکھ رہی تھی اور کالیا مسکرا رہا تھا۔

''تم ہماری طرح بولنا جانتی ہو۔ تم انسانوں کی طرح بول سکتی ہو۔ الفاظ تراش سکتی ہو اور میرے بارے میں تمہیں اندازہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اب ہم اس خاموشی کو ترک کر کے ایک دوسرے سے گفتگو کریں۔''

لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ متوحش نگاہوں سے کالیا کو دیکھتی رہی۔ کالیا اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر کہا۔

''لڑکی کیا تم اپنے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گی۔'' لڑکی نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی۔

''تم بول سکتی ہو تم نے جو الفاظ مجھ سے کہے ہیں۔ ان کے بولنے کے انداز میں کوئی کمزوری نہیں تھی۔ کوئی کمی نہیں تھی لیکن اگر تم بولنا نہیں چاہتی تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔'' لڑکی نے پھر خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور کالیا کے انداز میں کسی قدر جھلاہٹ پیدا ہو گئی۔

''تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں نے ایک بار بھی تمہارا تعاقب نہیں کیا۔ میں تمہارے پیچھے نہیں دوڑا۔ جب کہ تم مجھے جگہ جگہ ملتی رہی ہو۔ مجھے دیکھتی رہی ہو۔ میرے دل میں یہ احساس بھی ہے کہ اس کی وجہ دریافت کروں لیکن اگر تم نہیں بتانا نہیں چاہتی تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔'' لڑکی خاموش رہی۔ البتہ وہ آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے کھسک رہی تھی اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ کالیا نے محسوس کیا کہ وہ بھاگ جانے کے چکر میں ہے۔ اس نے کسی قدر بے زاری سے کہا۔

''راستہ کھلا ہے۔ دراصل مجھے صرف اتنا تجسس تھا کہ تم میرے پیچھے کیوں بھاگ رہی ہو۔ اس لئے میں تمہارے پیچھے لپکا تھا۔ کتنی ہی تم میرے سامنے آئیں۔ مگر میں نے تمہیں پریشان کرنے کی کوشش نہیں کی۔ میرے ذہن میں یہ تجسس تھا کہ تم میرا تعاقب کیوں کررہی ہو۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ یا یہ صرف ایک اتفاق ہے۔ تاہم اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ میں اس بھاگ دوڑ کے بعد تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کروں گا تو تم جا سکتی ہو۔ مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔''

اس بار لڑکی نے اپنے چہرے کے تاثرات میں کچھ تبدیلی کی تھی۔ لیکن کالیا اسے نہ جانے دیکھ کر خود ہی وہاں سے پلٹ پڑا تھا۔ جہنم میں جائے اسے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس نے ابھی اس نے دو قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ عقب سے آواز آئی۔

''ٹھہرو...... رکو...... پلیز رک جاؤ'' کالیا رک گیا۔ البتہ اس کی حیرت اب بھی اچھا کو بھی ہوئی تھی کیا ان آبادیوں کے رہنے تمام لوگ بول سکتے ہیں۔ یا اس لڑکی میں کوئی خاص بات ہے۔ یہ ان سے مختلف نہیں تھی۔ ابھی تک آبادی بے شمار افراد نظر آئے تھے۔ لیکن کالیا نے ابھی تک کسی تک آواز نہیں سنی تھی۔

جب کہ یہ لڑکی...... یہ لڑکی وہ رک گیا۔ لڑکی اپنی جگہ سے اٹھی اور آہستہ آہستہ اس کے قریب پہنچ گئی۔

''سوری...... ویری سوری......'' اس نے کہا اور کالیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ایک بار پھر میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں اور میری ذات سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔''

''میں جانتی ہوں...... میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ مگر...... تم کون ہو؟''

''شائد تمہیں اس بات کا علم ہو کہ میں تمہاری اس آبادی کے ساحل پر ایک جہاز آیا ہے۔ میں اسی جہاز کا باشندہ ہوں۔''

''اوہ...... مگر ایسے...... اس طرح......''

''ہاں...... میں سمندر میں تیرتا ہوا اس طرف آیا تھا۔ لباس جہاز پر ہی چھوڑنا پڑا تھا۔''

''مگر...... مگر تم تو بہت تیز دوڑتے ہو۔ میرا خیال ہے کہ اس سرزمین پر مجھ سے تیز دوڑنے والا کوئی نہیں ہے لیکن لیکن تم نے خوفزدہ کر دیا۔ تم مجھ سے زیادہ تیز رفتار ہو اور پانی میں تم نہ جانے کس طرح میرے قریب پہنچ گئے تھے۔'' کالیا ہنسنے لگا پھر بولا۔

''خیر میں تو تمہیں اپنے بارے میں بتا چکا ہوں کہ سمندری جہاز کا مسافر ہوں اور تمہاری اس دنیا میں مہمان کی حیثیت سے آیا ہوں لیکن کیا تم مجھے اپنے بارے میں بتانا پسند نہیں کرو گی۔''

''میرا نام ایکانہ ہے۔'' اس نے جواب دیا۔

''خوب صورت نام ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ ایکانہ لیکن یہ بتاؤ یہاں آبادی میں جتنے لوگ رہتے ہیں کیا یہ سب تمہاری طرح بولنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔'' وہ ہنس پڑی۔ پھر بولی۔

''نہیں''

''کیا مطلب؟'' کالیا تعجب سے بولا۔

''صرف میں بول سکتی ہوں۔ یا میرے پپا بول سکتے ہیں۔''

''پپا...... تمہارے پپا کہاں ہیں؟''

''وہاں پہاڑ کی بلندیوں پر وہ اس جگہ۔''

''کدھر۔'' کالیا نے اس طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ جو تمہیں ایک تنہا درخت نظر آ رہا ہے۔ بس اس درخت کے عقب میں میرے پپا رہتے ہیں۔''

''تنہا؟''

''میرے ساتھ۔'' اس نے جواب دیا۔

''کیا میں تمہارے پپا سے مل سکتا ہوں۔'' کالیا نے پوچھا اور وہ کسی سوچ میں ڈوب گئی۔ پھر اس نے کہا۔

''ہاں چلو میرے پپا سے مل لو۔ میں انہیں بتاؤں گی کہ تم ایک اچھے انسان ہو۔''

''مگر تم اپنے گھر نہیں گئیں؟''

''گئی تھی۔''

''میں نے تمہیں اپنے قریب ہی دیکھا ہے۔''

''بس مجھے یوں لگا تھا جیسے تم اس آبادی کے باشندے نہیں ہو۔ مجھے شبہ ہوا تھا تم پر اور میرا شبہ سچ نکلا'' اس نے کہا اور ہنس پڑی۔

''مجھ سے خوفزدہ کیوں تھی؟'' کالیا نے سوال کیا۔

''بس تھی...... یہ کیوں بتاؤں۔''

''ہوں...... میں تمہارے پپا سے مل سکتا ہوں۔''

''آؤ...... لیکن ہو سکتا ہے کہ پپا ناراض ہو جائیں۔''

''میں انہیں منا لوں گا۔'' کالیا دلچسپی سے بولا۔ حقیقت یہ تھی کہ اس لڑکی اور اس کے پپا کی موجودگی پر حیرت ہوئی تھی۔ وہ صرف اس حیرت کا شکار تھا کہ یہ لوگ بول سکتے ہیں جب کہ لڑکی صورت شکل سے بالکل مقامی باشندوں جیسی تھی۔ لڑکی خاصی بے جگر تھی۔ پہاڑ کی

بلندیوں پر بھی اس نے دوڑنے کی رفتار برقرار رکھی تھی اور کالیا بھی اس کا ساتھ دے رہا تھا۔ تجسس اسے اس جانب لے جا رہا تھا۔ یہ درخت ایسی سپاٹ جگہ پر تھا۔ جہاں آسانی سے نہیں چڑھا جا سکتا تھا۔ غالباً کالیا کے علاوہ اور کوئی بھی ہوتا اسے بہت دقت پیش آتی۔
لیکن کالیا غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک تھا۔ کچھ دیر کے بعد وہ درخت پہنچ گئے۔ درخت کے عقب میں ایک گول سوراخ بنا ہوا تھا۔ جو یقیناً کسی غار کا دہانہ تھا۔ البتہ کالیا نے یہ اندازہ با آسانی لگا لیا تھا کہ یہ سوراخ انسانوں کی تراش ہے۔ پہاڑوں پر غار کی موجودگی کوئی حیران کن بات نہیں تھی۔ لیکن یہ راستہ؟ لڑکی سوراخ کے قریب پہنچی اور اس نے آواز دی۔

"چاچا......" اور کچھ دیر بعد ایک بوڑھا آدمی باہر نکل آیا۔ بڑا تندرست اور توانا تھا اور مقامی باشندوں کی طرح اس کے جسم پر بھی مختصر ساز یریں لباس تھا لیکن لڑکی کے ساتھ کالیا کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے سوالیہ نظروں سے لڑکی کو دیکھا تو لڑکی نے کہا۔

"چاچا یہ بھی بول سکتا ہے۔" بوڑھے نے کسی قدر پریشان نگاہوں سے کالیا کو دیکھا تو کالیا نے کہا۔

"اس سے پہلے آپ میرے بارے میں پریشانی کا شکار ہوں جناب میں آپ کو اپنے بارے میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ میں اس جہاز کا باشندہ ہوں جس کے بارے میں شائد آپ کو اطلاع ملی ہو کہ وہ ساحل سے آلگا ہے۔" بوڑھے نے کسی قدر ناخوش گوار نگاہوں سے لڑکی کو دیکھا تو لڑکی کہنے لگی۔

"چاچا یہ اچھے آدمی ہیں اور بالکل مجبوری کے عالم میں مجھے ان سے بولنا پڑا۔ حالانکہ تم نے مجھ سے اس کے لئے منع کر دیا تھا۔"

"کیا تم اندر آنا پسند کرو گے؟" بوڑھا بولا۔

"کیوں نہیں جناب!" کالیا نے جواب دیا۔ اور بوڑھا اسے لئے ہوئے غار میں داخل ہو گیا۔ اندر سے غار بے حد کشادہ تھا اور جگہ جگہ ہوا کے داخلے کے لئے بھی سوراخ رکھے گئے تھے۔ یہاں کوئی سامان نہیں تھا۔ زمین پر دو بستر بچھے ہوئے تھے۔ اور ایک طرف پھلوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور اس کے علاوہ غار کی ننگی دیواریں تھیں۔ غالباً یہ قدرتی غار تھا بس اس میں یہ دروازہ تراشا گیا تھا۔ کالیا نے غار کا جائزہ لیا۔ بوڑھا متجسس نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"آؤ...... میرا تجربہ کہتا ہے تم ایک انسان ہو۔ مگر ایکانہ تمہیں کہاں ملی؟"

"یہیں ان آبادیوں میں۔"

"میرے دل میں بھی یہ تصور پیدا ہوا تھا کہ کاش میں جہاز والوں سے ملاقات کر سکتا۔"

"میں آپ کو کس نام سے پکاروں؟"

"صرف بابا کہہ لو...... میرا اب کوئی نام نہیں رہا اور...... اور بھی کوئی نام تھا تو میں اسے بھول چکا ہوں۔" بوڑھے نے گہری سانس لے کر کہا اور پھر بولا۔

"بیٹھ جاؤ...... کیا غار کی پتھریلی زمین پر بیٹھنا تمہیں ناگوار ہو گا؟"

''ہرگز نہیں۔'' کالیا نے کہا اور زمین پر بیٹھ گیا۔ بوڑھا اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔ ایکانہ تھوڑے فاصلے پر کھڑی مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔ وہ خوش نظر آ رہی تھی کہ اس نے ایک دریافت کی اور اس کی یہ دریافت اس کے باپ کو بھی پسند آ گئی تھی۔

''تمہارے ساتھ میں بہت سے لوگ ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے مقامی باشندوں کے ساتھ گھل مل کر رہنا شروع کر دیا ہے۔''

''ہاں ایسا ہوا ہے۔''

''کیا تم طویل زندگی یہاں گزارنا چاہتے ہو؟''

''نہیں بہت طویل نہیں لیکن ایک اچھا عرصہ ہم یہاں گزاریں گے۔''

''تمہیں یہاں کے باشندوں سے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا؟''

''نہیں بالکل نہیں۔''

''کیا میں ان کے بعد تمہارے ذریعے لوگوں تک یہ پیغام پہنچانے میں حق بجانب ہوں کہ ان معصوم باشندوں کو کوئی جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرنا۔ یہ فاختاؤں کی طرح معصوم اور سیدھے سادے لوگ ہیں اور ان کے ذہنوں میں کسی کو نقصان پہنچانے کا کوئی تصور نہیں ہے۔''

''پہلی بات تو یہ رہ جاتی ہے کہ مجھے آپ کو کس نام سے مخاطب کرنا ہوگا۔ میرے صرف بابا لفظ کافی نہیں ہے۔''

''جتنی تمہاری عمر ہے نوجوان اس سے مجھے یہ اندازہ ہوتا ہے کم از کم تم میری اصلیت سے واقف نہیں ہو گے۔ چنانچہ اس بات کا یقین کرنے کے بعد اگر میں تمہیں اپنا نام ایراکن بتا دوں تو کیا تم اس نام سے شناسائی کا اظہار کرو گے۔''

''نہیں، میرے لئے یہ نام اجنبی ہے۔ مگر کیا بہت لوگ اس نام کو جانتے ہیں؟''

''اب نہیں جانتے ہوں گے۔ بات بہت پرانی ہو گئی ہے۔ کم از کم چوبیس سال پرانی اور یقینی طور پر چوبیس سال میں انسان ہر شخص کو بھلا دیتا ہے۔''

''کیا آپ کا تعلق مہذب دنیا سے ہے۔''

''تھا۔'' ایراکن نے جواب دیا۔

''اور آپ نے وہ مہذب دنیا چھوڑ دی۔''

''ہاں اس کے پس پشت ایک کہانی ہے۔'' ایراکن کہنے لگا اور کالیا کے چہرے پر دلچسپی کے آثار پیدا ہو گئے۔

''میرے دل میں انتہائی خواہش ہے ایراکن کہ میں آپ کے بارے میں معلومات حاصل کروں اور میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ اس خطے میں کم از کم مجھے ایک بولنے والا شخص ملا۔ میں اپنی مسرت کا اظہار نہیں کر سکتا۔''

''ہاں مگر میں پریشان ہوں اس تصور کے ساتھ کہ کہیں تمہارا ذہن تبدیل نہ ہو جائے اور یہ محبتوں اور پاکیزگی سے مالا مال ہے۔ داغدار ہو جائے۔''

''جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ہم لوگ صرف سمندری تحقیقات کے لئے نکلے ہیں۔ کسی انسان تو انسان جانور کو بھی نقصان نہیں پہنچانا ہمارے لئے بدترین فعل ہوگا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ ہم کچھ عرصہ یہاں قیام کریں گے اور اس کے بعد اپنی دنیا کا رخ اختیار کرلیں گے۔''

''تب میں اسے اپنی خوش بختی سمجھتا ہوں کہ میری ملاقات تم سے ہوئی۔'' ایرا کن نے جواب دیا اور پھر لڑکی کی طرف رخ کر کے بولا۔

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے مہذب دنیا کی روایات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھلا دیا ہے لیکن اس کے باوجود آج ایک بار پھر میرے ذہن میں اپنی دنیا تازہ ہوگئی ہے۔ چنانچہ ایکانہ تم ایسا کرو کہ تھوڑے سے پھل لے کر آؤ تا کہ میں اپنے اس مہمان کی خاطر مدارات کرسکوں۔''

ایکانہ ان پھلوں کی جانب بڑھ گئی تھی اور کالیا مسکراتی نگاہوں سے ایرا کن کو دیکھ رہا تھا۔ ایکانہ کے لائے ہوئے پھلوں میں سے ایک پھل اٹھا کر دانتوں سے کاٹتے ہوئے بالآخر کالیا نے کہا۔

''ایرا کن میں آپ کے بارے میں تفصیلات جاننا چاہتا ہوں اور آپ سے اس خطے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنے کا خواہش مند ہوں۔'' ایرا کن نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی اور بولا۔

''ہاں جیسا کہ میں کہا کہ اپنی زبان بولنے والے ایک شخص کو سامنے دیکھ کر میرے دل میں بھی بہت سی محبتیں بہت سے تصورات ابھر آئے ہیں۔ چوبیس سال پہلے کے وہ تمام تصورات جب ایرا کن ایک بحری قزاق تھا۔'' ایرا کن کے چہرے پر ماضی کی دھند چھا گئی اور اس دھند میں اسے بے شمار منظر نظر آنے لگے۔ اس کی مدھم آواز ابھری۔

''میری اس کہانی سے تمہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ جس میں صرف میری ذات ملوث ہے۔ میں نے کہاں جنم لیا۔ کس طرح پرورش پائی۔ کیسے جوان ہوا۔ وہ کون سے حالات تھے۔ جنہوں نے مجھے سمندر کا راستہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ بہت طویل داستان ہے اور اس داستان میں کوئی ایسی ندرت نہیں ہے۔ جس میں تمہیں دلچسپی ہو۔

بس یوں سمجھ لو میں ایک مچھیرے کا بیٹا تھا۔ مچھیروں کی بستی میں رہتا تھا۔ مچھلیاں پکڑ کر زندگی کی گاڑی کو دھکیل رہے تھے اور ان لوگوں کے مظالم کا شکار تھے جنہوں نے اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی تھی۔ اور ہاتھ پاؤں بندھے مچھیروں سے اپنا حصہ وصول کرلیا کرتے تھے۔ اتنا کہ مچھیرے خود اتنی رقم اپنے مصرف میں نہیں لا سکتے تھے۔ شاید یہ میری سرکشی ہی تھی کہ میں نے ان کی اس حرکت سے ہمیشہ نفرت ہی کی۔ جب کہ مچھیروں کی بستی کا ہر شخص اس بات پر متفق تھا کہ ان ٹھیکیداروں کو خراج ادا کرائے جو بقول ان کے ان کا تحفظ کرتے ہیں اور جن کے بغیر سمندر مچھلیاں نہیں اگلتے۔ میں اس سرکشی میں مشہور ہو گیا اور ٹھیکیدار میرے اس بغاوت کو کچلنے کے لئے سربستہ ہو گئے۔

سو میرے اور ان کے درمیان ٹھن گئی اور میں نوجوانوں کا ایسا گروہ بنالیا۔ جو میرا ہم خیال تھا اور ان ٹھیکیداروں کا مخالف۔ ٹھیکیداروں نے ہم سے باقاعدہ جنگ کا آغاز کر دیا۔ جس کے نتیجے میں ان کے بہت سے افراد ہمارے گروہ کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔

اور پھر...... وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔ یعنی قانون نے ہمیں طلب کر لیا۔ مگر ہم قانون کے قبضے میں نہیں آئے۔ سمندر ہماری جاگیر تھا اور ہم نے بچپن ہی سے سمندر کی آغوش میں پناہ لی تھی۔ وہ ہمارا کھلونا تھا۔ وہی ہمارے لئے آغوش مادر۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنی کشتیوں میں ہمارا تعاقب نہیں کر سکے۔ ہم نے انہیں سمندر میں ایسے ایسے کھیل دکھائے کہ وہ تنگ آ گئے۔ لیکن نتیجے میں ہماری ساری بستی تباہی کا شکار ہو گئی اور ہم جیسے مجرموں کی وجہ سے اس بستی کو اجاڑ دیا گیا' ہم ان سے انتقام لینے کے لئے کمربستہ ہو گئے اور یوں ہمارے اور قانون نافذ کرنے والوں کے درمیان ٹھن گئی۔ جس کے نتیجے میں بڑی خون ریزی ہوئی۔

پھر بھلا ان آبادیوں میں ہمارے لئے کیا گنجائش تھی۔ جب ہم ان لوگوں کا قتل عام کرتے کرتے تھک گئے تو ہم نے سوچا اب ہمیں اپنے آئندہ کے لئے مستقبل کا بھی فیصلہ کرنا ہے۔ اور مستقبل سمندر ہی سے وابستہ تھا۔ چنانچہ کچھ لوگ ایسے لوگوں کو جو دولت مند تھے۔ اپنے قبضے میں کرنے کے بعد ہم نے ایک بحری جہاز خریدا اور اس کے ذریعے سمندر میں دور تک نکل گئے۔ ہمیں ان ویران جزیروں کی ضرورت تھی۔ جہاں ہم اپنا مسکن بنا سکتے اور یوں بحری قزاقوں کا گروہ وجود میں آیا۔ جس کا سربراہ صلاحیتوں کی بنیاد پر مجھے مقرر کیا گیا۔

اور پھر ہم نے اپنے فن میں ترقی حاصل کر لی۔ ہم مختلف ذرائع سے قوت حاصل کرنے لگے۔ اور ہمارے بحری جہازوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

اور پھر میرا کن مشہور ہو گیا اور ہم بحری قزاقی کرنے لگے۔ زندگی کا ایک خاصہ بڑا حصہ میں نے اس عمل میں گزارا لیکن وقت تبدیلی لاتا رہتا ہے۔ اور میری زندگی میں تبدیلی رونما ہوئی۔ جو قتل و غارت اور خون ریزی میں نے کی تھی۔ اس کی دھند میرے دماغ میں چھائی ہوئی تھی اور جب میں انسانیت کے راستوں پر ہوتا تو مجھے یہ احساس ہوتا کہ میں نے اس دنیا کے ساتھ بڑا وحشیانہ سلوک کیا ہے۔ ایسے ایسے مناظر نگاہوں کے سامنے آتے۔ جو میرے وجود میں لرزش کو پیدا کر دیتے۔ مجھے اپنے آپ سے نفرت کرنے لگتی لیکن جب ان سب کا خیال آتا جو میرے اس راستے کے رہبر بنے تھے۔ میں اپنے آپ کو تسلیاں دے لیتا لیکن وہ واحد شخصیت میری تھی جو اس کشمکش کا شکار تھی۔

پھر یوں ہوا کہ ہم ایک بار بحری قزاقی کے لئے نکلے۔ ہم نے ایک بحری جہاز پر دھاوا بول دیا اور جو کچھ ہم کیا کرتے تھے لیکن شائد کسی کی آہ...... کارگر ہو گئی۔ موسم حالانکہ سمندری قزاقی کے لئے بالکل سازگار تھا لیکن جب ہماری کشتیاں واپسی کے لئے تیار ہوئیں تو اچانک ہی طوفان کے آثار نمودار ہوئے۔ اور ہم شدید بدترین طوفان میں گھر گئے۔ ایسا طوفان تھا کہ شائد کسی انسانی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو۔ کشتیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ میرا شیرازہ منتشر ہو گیا اور نجانے وہ لکڑی کا تختہ کہاں سے میرے ہاتھ لگ گیا۔ جس نے سمندر میں میری

زندگی تو بچالی لیکن مجھے مہذب دنیا سے انتہائی دور پھینکا۔

یہ تختہ بہتا رہا۔ بھوکا پیاسا زندگی سے عاری میں سفر کرتا رہا اور نجانے کتنے عرصے کے بعد میں نے سورج دیکھا۔ کتنے عرصے کے بعد میں نے اپنے آپ کو سلامت محسوس کیا۔ یہ یہی سرزمین تھی۔ جہاں میں اس وقت موجود ہوں اور اس سرزمین کے معصوم اور نیک باشندوں نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ مجھے انسانی ہمدردی کے تحت نئی زندگی سے روشناس کیا۔ حالانکہ میں ان میں سے نہیں تھا۔ یہ لوگ تو بالکل مہذب دنیا سے کٹے ہوئے اور شائد ایسے لوگ ہیں جہاں کی تاریخ کی ہوائیں بھی نہیں پہنچتیں۔ ہاں اگر تحقیقی اسکالر ادھر کا رخ کریں اور یہاں کے بارے میں تحقیقات کریں تو ایک انوکھی کہانی یہاں سے لے کر جائیں گے۔

تہذیب کا آغاز کہاں سے ہوا اور اس نے کیسے کیسے مدارج طے کئے یہ ایک باقاعدہ تاریخ ہے۔ لیکن اس خطے کی تاریخ بتاتی ہے کہ اگر یہاں ہمیشہ ہی سے آبادی تو اس آبادی نے تہذیب کی جانب رخ نہیں کیا۔ لیکن جو کچھ وقت سکھاتا ہے وہ انہوں نے ضرور سیکھ لیا۔ جیسے جسم پوشی اور ان جسموں کو محفوظ رکھنے کا تصور جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور یقینی طور پر تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہوگا کہ ان نگاہوں میں شرم وحیا کا وہی تصور ہے جو مہذب آبادیوں کی انتہائی مہذب علاقوں میں ہوتا ہے۔ اور مذاہب نے اس کی تلقین کی ہے۔ لیکن ان کے ذہنوں میں وہ تمام چیزیں ابھی تک نہیں پہنچیں۔ جو مہذب دنیا کی تخریب کاری کا حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے میرے دوست کہ یہاں جانور درندے اور وہ تمام انسان جو بعض جگہ درندوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ اتنے معصوم ہیں جتنے شائد قبل از تاریخ یا تہذیب کے آغاز سے پہلے اور جب ان معصوم انسانوں نے مجھے اپنے درمیان جگہ دی اور بے لوث جذبوں کے تحت میری خاطر مدارات کی اور میں نے یہاں کے ماحول کو دیکھ کر اپنے ماحول کے بارے میں اندازہ لگایا تو اپنی دنیا مجھے بدترین محسوس ہونے لگی۔

میں نے سوچا کہ شائد تقدیر نے مجھے ایک موقع دیا ہے اپنی سابقہ برائیوں کو ختم کرنے کا۔ تو کیوں نہ یہیں رہ جاؤں اور اس سے بہتر میرے ذہن میں اور کوئی نہ آسکا۔ بے شک زبان کا رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے میں ان لوگوں سے تھوڑا سا بددل ہوا تھا لیکن اشاروں کی زبان تو دنیا کے ہر خطے میں رائج ہے اور وہ ضرورتیں پوری ہوسکتی ہیں۔ جو انسانی ضرورتوں میں تصور کی جاتی ہیں اور سو یہی ہوا اور پھر ایک ایسی لڑکی میری زندگی میں شامل ہوگئی جو انہی میں سے ایک تھی اور اس سے میرا تمام تر ذہنی اور جسمانی رشتہ قائم ہوگیا۔ جس کے نتیجے میں ایکانہ وجود میں آئی۔

وہ لڑکی میرا زیادہ عرصے تک ساتھ نہ دے سکی۔ لیکن ایکانہ کو میری آغوش میں چھوڑ گئی تھی۔ سمندر کی ہی ایک لہر نے اپنے آپ میں جذب کرلیا تھا اور اس کے بعد زندہ واپس نہ آسکی۔

ایکانہ میری زندگی کا سرمایہ بن گئی۔ جس کے بعد مجھے کسی اور شے کی طلب نہ رہی۔ میں نے اس کی پرورش میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کیں اور ان لوگوں سے رہنے کا تھوڑا سا مختلف انداز اپنایا جس کا انہیں کوئی احساس نہیں ہوا۔ یہ سوچنے کے معاملے میں بہت معصوم ہیں اور ان کے سوچنے کا انداز بالکل مختلف ہے۔ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں' کسی کے دشمن نہیں ہیں اور نہایت پرسکون انداز میں

زندگی بسر کرتے ہیں۔ نہ ان کے لئے کسی گھر کی ضرورت ہے۔ اور نہ ضرورت سے زیادہ لباس کی جہاں شام ہوجائے وہیں پرندوں کی مانند بسیرا کر لیتے ہیں۔

زمین پر جھاڑیوں میں گھاس میں یا درختوں کی بلندیوں پر شاخوں اور پتوں میں کھانے پینے کے لئے قدرت نے یہاں اتنا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوگا اور شائد یہ وہ مہربانی ہے آسمان پر رہنے والے کی جو اس نے اپنے بندوں کے لئے ہمیشہ قائم رکھی تھی لیکن بدکاریوں نے ان سے وہ سب کچھ چھین لیا اور جنہوں نے اس کی نافرمانی نہیں کی انہیں دیکھو تو تم اپنی آنکھوں سے کہ اتنا دے رکھا ہے کہ نجانے ان کی تاریخ اتنی طویل اور یہ اسی سے گزارہ کرتے چلے آئے ہیں نہ یہاں شکار کا تصور ہے اور نہ گوشت کھانے کا۔ یہاں تک کہ سمندری مچھلیاں بھی ان کے لئے ایک بے مقصد چیز ہے۔ گھاس پھوس پتے اور یہ پھل، یہ ساری چیزیں یہ جانوروں کی مانند کھا لیتے ہیں اور تندرست رہتے ہیں۔ شائد تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ ان آبادیوں میں میں نے کبھی کسی شخص کو بیمار نہیں دیکھا۔ اپنی زندگی کا یہ طویل عرصہ گزارتے ہیں۔ اس کے بعد یہ طبعی موت مر جاتے ہیں۔

یہ ہے اس علاقے کی حیرت ناک زندگی۔ البتہ ایکانہ کو میں نے مہذب دنیا سے ناواقف نہیں رکھا۔ جب یہ سمجھنے کے قابل ہوگئی تو میں نے اسے زبان سکھائی یہ بول سکتی ہے۔ وہ تمام زبانیں اچھی طرح بول سکتی ہے جو میں جانتا ہوں۔ یہ ان سے ذہنی طور پر بہتر ہے لیکن چونکہ تعلق انہی سے ہے اس لئے انہی کی طرح زندگی بسر کرتی ہے اور میں یہاں اس پہاڑی غار میں اپنی طبعی موت کا انتظار کر رہا ہوں۔

مجھے علم ہوا تھا کہ ایک سمندری جہاز جو عظیم الشان ہے یہاں آ کر ساحل سے لگا ہے اور مہذب آبادیوں کے لوگ۔ یہاں اتر رہے ہیں۔ یہ اطلاع مجھے ایکانہ نے ہی دی تھی۔ باقی لوگوں سے میرے بس اتنے ہی روابط ہیں اگر سربراہان سے ملاقات ہوجائے یا کوئی اس سمت آنکلے اور مجھ سے اس کی کوئی ضرورت ہو تو میں کر دیتا ہوں۔ یہ ہے میری کہانی۔ معزز نوجوان!“

”آپ نے اس خطے کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اپنی زندگی کی جو کہانی سنائی ہے میں ان سے بہت زیادہ متاثر ہوں۔ معزز ایما کن کیا ان آبادیوں میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ان کے لئے باعث تردد ہو۔“

”بظاہر کوئی ایسی چیز نہیں ہے اور شائد یہ تردد کو اپنے ذہن تک پہنچنے ہی نہیں دیتے۔ شائد تمہارے ہاں کوئی دھماکہ ہوا تھا۔ جنہوں نے انہیں خوفزدہ کر دیا تھا اور یہ وہاں سے دور ہوگئے لیکن ان کی سوچ ان معصوم جانوروں سے مختلف نہیں ہے جو شیر کے سامنے بھاگ جاتے ہیں اور تھوڑے فاصلے پر جا کر گھاس چرنے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ البتہ ان پہاڑوں کے دوسری طرف کا جغرافیائی ماحول بھی ذرا مختلف ہے۔ مگر اس کے لئے تھوڑا سا فاصلہ درکار ہوتے ہیں۔

راستے میں سمندری کھاڑی پڑتی ہے جو اوپر سے نظر نہیں آتی۔ کیوں کہ اس پر عجیب وغریب گھاس پھوس کی بیلیں چھائی رہتی ہیں لیکن کھاڑی کی دوسری جانب جو لوگ رہتے ہیں وہ کسی قدر کینہ پرور اور پستہ قد ہیں ان کے خدوخال بھی ان جیسے نہیں اور ان کا رہن سہن بھی ان سے تھوڑا سا مختلف ہے۔ شائد تمہیں اس بات کا یقین نہ آئے کہ میں خود بھی اس کھاڑی کو عبور کر کے ان لوگوں کے علاقے تک نہیں پہنچا۔

لیکن وہ جب یہاں آتے ہیں تو کچھ ایسی حرکات کرتے ہیں جو یقینی طور پر ان کی شخصیت کی غماز ہوتی ہیں کئی بار یہاں سے لڑکیوں کو اٹھا لیا گیا لیکن معصوم بے ضرر لوگ انتقام کا جذبہ اپنے دل میں نہیں رکھتے۔ بعض اوقات ان کے کچھ گروہ کھاڑی عبور کر کے اس سمت نکل آتے ہیں تو قتل و غارت گری بھی کرتے ہیں اور بیکار خبریاں کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر یہ لوگ صرف چھپ جانے میں عافیت سمجھتے ہیں۔"

"اوہو...... اس کا مطلب ہے کہ وہ ذہنی طور پر ان سے بدتر ہیں۔"

"یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ ان کے جسم بھی ان لوگوں کی طرح بے لباس ہوتے ہیں لیکن ان کے چہروں پر کینہ پروری کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور وہ ہتھیار بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہر چند وہ ہتھیار لکڑی کے ٹکڑوں اور انہی لکڑیوں میں بنائی جانے والی نوکوں سے زیادہ نہیں ہوتے لیکن ان جیسے لوگوں کے لئے تو ہی کافی ہوتے ہیں۔

میں چونکہ مہذب دنیا سے آیا ہوا ایک انسان تھا۔ میں اگر چاہتا تو ان لوگوں کو بھی تخریب کاری پر آمادہ کر سکتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ پھر وہی بات ہوگی یہاں پر بھی مہذب دنیا جیسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ ادھر سے کاروائی ہوتی ہے۔ ادھر سے بچاؤ ہوتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ بھی زندگی گزار لیتے ہیں۔

چنانچہ میں نے ان کے دلوں میں انتقامی جذبہ بیدار نہیں ہونے دیا۔ اب یہ میری سوچ ہے اس میں غلط بات ہو یا درست اس کا میں خود فیصلہ نہیں کر سکتا لیکن گزر رہی ہے۔ طویل عرصہ ہو گیا ہے اس علاقے میں اور میں نہیں جانتا کتنی زندگی باقی ہے میری......

ایکانہ آزاد ہے وہ مہذب دنیا کی روایتوں سے واقف ہو چکی ہے لیکن اس رنگوں میں بھی یہیں کا خون دوڑتا ہے چنانچہ میں نے اسے ان لوگوں سے مختلف کرنے کی کوشش نہیں کی اور وہ ان ہی کی مانند پروان چڑھ رہی ہے۔ میں جانتا ہوں کوئی بھی دن اس کی زندگی کا ایسا دن ہوگا جب وہ اپنے لئے بھی کسی کو منتخب کرے گی اور شاید میرے مرنے کے بعد وہ اسی انداز میں زندگی گزارے گی جیسے یہاں کے لوگ ہیں میں اس میں کوئی اختلاف پیدا بھی نہیں کرتا۔ ہاں...... یہ پہلا انوکھا موقع ہے جب تم میرے سامنے آئے ہو۔" ایراکن خاموش ہو کر کالیا کی صورت دیکھنے لگا۔

کالیا کو اس عجیب و غریب داستان میں بہت لطف آ رہا تھا۔ ایکانہ بھی خاموش بیٹھی اپنے باپ کی داستان سن رہی تھی۔ جس سے یقینی طور پر پہلے سے واقف تھی۔ کیوں کہ اس کے چہرے پر کسی قسم کی اجنبیت کے آثار نہیں تھے۔ نہ ہی اس کی نگاہوں میں کالیا نے اپنے لئے کوئی جذبہ تڑپتا ہوا دیکھا۔ جس کی توقع کی جا سکتی تھی۔

ایراکن نے کالیا سے بہت باتیں کیں۔ اس سے اس کے بارے میں پوچھا اور یہ معلوم کیا جس جہاز سے سفر کر کے وہ یہاں تک آئے ہیں وہ کس نوعیت کا ہے۔ ایراکن کہنے لگا۔

"میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں۔ میرے اندر اتنی سکت نہیں ہے کہ اتنا فاصلہ طے کر کے ساحل تک جاؤں اور تمہارے شناساؤں

اور دوستوں سے ملوں۔ لیکن میرے بچے اگر کبھی ادھر سے گزر ہو تو اس بوڑھے شخص کے پاس بھی چند لمحات گزار لیا کرو۔ مجھے خوشی ہوگی۔"

"کیا تم لوگ یہاں طویل عرصے تک قیام کرو گے؟"

"ہاں...... ان لوگوں کا یہی ارادہ ہے۔"

"بہر حال اس گزارش کو زیرِ نگاہ رکھنا۔" کالیا وہاں سے رخصت ہوا تو ایراکن نے ایکانہ سے کہا۔

"تو اس کی رہنمائی کرے یقینی طور پر ان مختصر راستوں سے تو اسے اس کے گروہ تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گی جو تو جانتی ہے جب اسے دشواریاں پیش آئیں گی۔"

"کیا ایسے راستے موجود ہیں؟" کالیا نے پوچھا۔

"ہاں یقیناً وہ اسی علاقے میں پیدا ہوئی ہے۔ اور ساحل تک جانا اس کے لئے مشکل کام نہیں ہے۔ اس نے ساحل پر آنے والوں کی اطلاع مجھے دی تھی۔"

"تب میں ایکانہ کی رہنمائی ضرور چاہوں گا۔" اور کالیا وہاں سے رخصت ہوا۔ ایکانہ نے بلاشبہ ایسے راستے اختیار کئے تھے۔ جو کالیا کے علم میں نہیں تھے ورنہ ساحل تک پہنچنے کے لئے اسے سمندر کا طویل سفر اختیار کرنا پڑتا۔

گو سمندری راستے سے کالیا کو جہاز تک پہنچنا ساحل پر اس جگہ تک جانا آسان تھا۔ جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

لیکن ایکانہ نے جو راستے اسے دکھائے وہ مختصر ترین تھے اور کچھ ہی دیر بعد اس اپنے گروہ کو دیکھا جو کاموں میں مصروف تھے۔ خلاصیوں کو عیش کی اجازت مل گئی تھی۔ چنانچہ وہ اپنی عیش کوشی میں مصروف تھے اور انہیں کسی بات سے کوئی غرض نہیں تھی۔ ویسے بھی یہاں جہاز سے رابطہ رکھنا بہت ضروری نہیں تھا۔ جب کالیا ایکانہ کو رخصت کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا تو سب سے پہلے لتاشہ نے ہی اس کا استقبال کیا۔

"کہو کولمبس کون سی نئی دریافت کر کے واپس آئے ہو۔" لتاشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حقیقت یہی ہے میڈم میں نئی دریافت کر کے آیا ہوں۔"

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس ماحول میں رہنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ زندگی کے بقیہ لمحات یہیں پر گزار دیئے جائیں لیکن ہم مہذب چوہے ہیں اور اپنی آبادیوں میں رہنا ہی پسند کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہاں خاصا وقت گزاریں گے اور تم جب بھی آتے ہو نئی کہانیاں لے کر آتے ہو۔ سو اس بار کی کہانی کیا ہے۔"

"سر اعدیل بخشی اور کیپٹن جیون کے سامنے ہی سناؤں گا اور سب جمع ہوں گے۔"

اور سب نے لتاشہ سے ملتے جلتے الفاظ کہے تو کالیا نے مسکراتے ہوئے انہیں بتایا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اب ہم جس خطے میں رہنے والوں کے بارے میں سب کچھ جان چکے ہیں۔ لیکن اگران کی داستان

کوئی ایسا شخص سنائے جو ہماری زبان بول سکتا ہو اور مہذب دنیا سے تعلق رکھتا ہو اور اس کی طویل ریسرچ ہو۔ اس علاقے پر تو یقینی طور پر وہ سب کچھ آپ کے لئے بھی باعث دلچسپی ہوگا۔"

"آہ..... تو کیا تم ایسا کوئی شخص تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔" کیپٹن ہیون نے پرتجسس انداز میں پوچھا۔

"ہاں..... اور یقینی طور پر وہ شخص بڑی دلچسپی کا باعث ہے۔ کم از کم میرے لئے اور ہو سکتا ہے آپ کے لئے بھی ہو۔"

"کون ہے۔ وہ؟" عدیل بخشی نے پوچھا۔

"اس کا تعلق کہاں سے ہے اس کا اس نے کوئی تذکرہ نہیں کیا اور نہ میں نے اس سے کریدا لیکن کسی زمانے وہ ایک عظیم بحری قزاق رہ چکا ہے۔"

"کیا نام ہے اس کا؟" کیپٹن ہیون نے پوچھا۔

"ایرا کن۔"

"ایرا کن..... ایرا کن..... " کیپٹن نے یہ نام بار بار دہرایا اور پھر گردن ہلا کر بولا۔

"یقینی طور پر اس کا تعلق میری سمندری زندگی سے پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔ اس نام سے کان آشنا ہے۔ دراصل جب ہمیں تربیت دی جاتی ہے تو ایسے تمام رموز سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ جن کا سمندر سے ہوتا ہے اور سمندری قزاقوں کی کہانیاں بھی ہمیں سنائی جاتی ہیں اور اس کے لئے باقاعدہ ایک تربیت گاہ ہے اور یقینی طور پر اس تربیت گاہ میں ایرا کن کا نام بحری قزاق کی حیثیت سے موجود تھا۔ مگر کیا ایرا کن یہاں موجود ہے؟"

"ہاں..... وہ طویل عرصے قبل یہاں آیا تھا۔ غالباً اس عرصے کا یقین چوبیس سال ہے۔ جیسا کہ اس نے بتایا اور یہاں آ کر اس نے اپنی خوشی سے مقامی زندگی اختیار کر لی تھی اور اب وہ انہی میں سے ایک ہے۔ ایک پہاڑ میں سوراخ بنا کر رہتا ہے۔ اس کی ایک بیٹی ہے۔ جس کا نام ایکانہ ہے۔ اور وہ مقامی عورت کی اولاد ہے۔

لیکن زندگی کے آخری ایام تک بڑی خوشی سے یہاں گزار دینا چاہتا ہے۔ بقول اس کے چوبیس سال کے بعد اسے کوئی ایسی شخصیت ملی ہے جس کا تعلق بیرونی دنیا سے ہے۔ اور وہ اس کی زبان بول سکتی ہے۔" کالیا نے ایرا کن سے ملاقات کی ساری کہانی ان لوگوں کو سنائی تو ہیون نے دلچسپی سے کہا۔

"کسی بحری قزاق سے ہماری ملاقات واقعی بڑی دلچسپ رہے گی۔ کسی بھی مناسب وقت اس سے ملیں گے لیکن جہاں اس کا قیام ہے وہاں تک کا فاصلہ کتنا ہے۔" کالیا اس کے بارے میں تفصیلات بتانے لگا۔ عدیل بخشی نے کہا۔

"اس کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کریں گے؟" کالیا نے پہاڑیوں سے پار رہنے والوں کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اس بات کو سن کر ان لوگوں کو خاصی دلچسپی پیدا ہوئی۔

''اس کا مطلب ہے یہاں دوقوتیں آباد ہیں۔ ہوسکتا ہے کھاڑی کے دوسری طرف رہنے والے کسی اور ذہنیت کے مالک ہوں۔ بشرطیکہ انہیں دیکھا جاسکے۔''

''خیر ہم ان تمام چیزوں سے دلچسپی نہیں رکھنی چاہیے۔'' عدیل بخشی نے کہا۔ ہیون گردن ہلا کر بولا۔

''بس یہاں کی کہانیاں سننے سے دلچسپی ہے ہمیں......''

کالیا سب بھول گیا۔ تاشہ کی فرمائش پر اس نے یہاں قیام کرنے کا منصوبہ کیا اور یہ وعدہ کیا کہ اب وہ طویل عرصے تک کہیں نہیں جائے گا لیکن سمندر میں اترنا اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ یوں تقریباً بیس دن گزرے اور کوئی ایسا واقعہ رونما نہ ہوا جو قابل ذکر ہوتا۔

پھر ایک دن عدیل بخشی اور ہیون، تاشہ کے ساتھ مل کر کالیا کے ہمراہ ایراکن سے ملنے گئے۔ نائرا اور یہاں کے دوسرے افراد کو یہاں کی ذمہ داریاں سونپ دی گئی تھیں۔ اس طویل عرصے کے قیام میں انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ یہاں ان کے مسائل موجود نہیں ہیں اور اوشین ٹریڈر کے نمائندوں کے فرشتے بھی یہاں کا رخ نہیں کر سکتے۔

بہر طور ایک دلکش بات بھی تھی اور کبھی کبھی جب تنہائیوں میں سوچنے کا موقع ملتا تو خوفناک بھی محسوس ہوتی تھیں کہ مہذب دنیا سے اتنے فاصلے پر وہ اپنے تمام تر اختیارات ختم کر کے یہاں مقیم ہیں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ واپسی کا سفر کامیاب سفر ثابت ہوگا یا نہیں یا واپسی کے سفر میں انہیں کس قدر طوالت اختیار کرنا پڑے گی۔

البتہ اس بات سے سب متفق تھے کہ اب سمندر میں ان کی یہ آخری منزل ہے۔ اور یہاں سے اپنے راستوں پر واپسی ہی اختیار کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ یہ سب کے سب ایراکن کے پاس پہنچ گئے اور ایراکن کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔ ایکانا اس وقت موجود نہیں تھی۔ ورنہ وہ شاندوہ بھی ان خوشیوں میں شریک ہوتی۔ ایراکن نے بتایا کہ وہ تین دن سے غائب ہے لیکن آجائے گی۔ اس سلسلے میں تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر ایراکن نے ہیون سے اس کی دنیا کے بارے میں پوچھا۔ عدیل بخشی اور تاشہ بھی ایراکن کی بتائی ہوئی باتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے اور اس کے بعد پہاڑی بلندیوں پر جا کر دوسری سمت کا جائزہ لیا۔ حیران کن طریقے سے یہ سمت دوسری سمت سے بالکل مختلف تھی۔ وہاں جو جنگلات نظر آرہے تھے وہ اس قدر آباد نہیں تھے جس طرح یہاں...... یہاں جانوروں کا وجود نہیں تھا۔ درخت بھی خشک اور پتوں کے بغیر تھے۔ بہت کم درخت ایسے تھے جو سرسبز اور شاداب ہوں۔ اس تبدیلی وجہ سمجھ نہیں آئی۔ ایراکن سے سوال کیا گیا تو اس نے کہا۔

''میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ان لوگوں کی بدنمائی کی طرف اشارہ ہے۔ جو کھاڑی کے پاس رہتے ہیں۔ یقینی طور پر وہ کینہ پرور اور ایسی فطرت کے مالک ہیں۔ جو ناپسندیدہ تصور کی جاتی ہے۔ چنانچہ قدرت نے انہیں ان کی شخصیت اور ان کی فطرت کی سزا دی۔''

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے ایراکن کہ ان لوگوں کی کینہ سوزی کی کینہ پروری اور برائی اسی وجہ سے ہو کہ ان کے علاقے میں یہ چیز نہیں

ہے۔ یقینی طور پر انہیں اپنے مسائل سے سامنا کرنا پڑتا ہوگا لیکن کیا انہیں سمندر سے بھی کچھ نہیں حاصل ہوتا۔"

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں مسٹر عدیل بخشی کبھی اس طرف جانا نہیں ہوا اور سچ بات یہ ہے کہ میرا بے پناہ تجسس بھی مجھے ہمت نہ دلا سکا۔ اس کی بنیادی وجہ شائد تنہائی ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا ساتھی ہوتا جو اس سلسلے میں میرا معاون کار ہو تو شائد میں وہ خلیج عبور کر کے اس سمت ضرور پہنچتا۔

"وہ دلکش جگہ ہے اور جب اس خطے میں قیام کیا ہے تو ایک بار ادھر بھی ضرور دیکھیں گے۔" ایراکن نے گزارش کی کہ ان کے ساتھ زیادہ وقت گزارہ جائے لیکن عدیل بخشی اور ہیون نے معذرت کر لی تھی۔ ہیون نے وعدہ کیا کہ جب بھی موقع ملا وہ اس سمت ضرور آئے گا۔ ایراکن کی کہانیاں طویل عرصے تک دہرائی گئی تھیں۔ کالیا نے ایک بار تاشہ کے سامنے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ طویل سفر کر کے کھاڑی کے دوسری جانب جا کر ان لوگوں کی آبادی دیکھے تو تاشہ نے کسی قدر ناخوش گوار انداز میں کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کالیا کہ تم تسلط میں نہیں ہو۔ اب ہم تمہیں کسی ایسے کام کرنے کو منع نہیں کر سکتے۔ جسے تم کرنا چاہو لیکن طویل رفاقت اور میرے ساتھ گزرے ہوئے وقت کے نتیجے میں، میں اگر تمہیں حکم دے دوں۔ تو میں اس میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی ہوں۔"

"میڈم! کیا آپ کو مجھ سے کوئی شکایت پیدا ہو گئی۔؟"

"نہیں پیدا ہونے والی ہے۔"

"کیا؟"

"یہ کہ تم اس طرف کا رخ نہیں کرو گے۔ نجانے کیسے لوگ ہیں نجانے کیا انداز ہے۔ ہم تو اس قدر ہمت بھی نہیں رکھتے کہ ادھر جا کر تلاش کر سکیں۔" کالیا ہنس کر رہ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کے حکم کی تکمیل کروں گا۔ سمندر کی گہرائیوں سے جو کچھ نکال جا رہا تھا۔ اس پر تجربہ بہتر طریقے سے کیا جا رہا تھا۔ لیبارٹری کے آلات اس علاقے میں لے آئے تھے۔ اور وہ ان تحقیقات میں مدد دے رہے تھے۔ عدیل بخشی کی کتاب کے صفحات بھرتے جا رہے تھے۔ تحقیقات ہو ہی تھی اور یوں کئی ماہ انہیں وہاں گزر گئے۔

زندگی کے معمولات جاری تھے اور کبھی کبھی یہ گفتگو کہ جو ذخائر معمولات کے اکٹھے کئے گئے تھے۔ وہ یہاں بے مصرف پڑے ہوئے ہیں۔ اب اگر مہذب دنیا کا رخ اختیار کیا جائے تو کوئی ایسا حرج نہیں۔ جس کے ذریعے پریشانی ہو۔ اگر تقدیر نے موقع دیا اور ایک بار ہمت اس طرح بڑھ گئی تو دوبارہ سمندر کا رخ اختیار کیا جائے گا۔ ورنہ یہ کام جو ہو چکا ہے اسی پر قناعت کیا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ مزید ریسرچ اس سلسلے میں معاون کار ہو اور پھر یہ ضرورت بھی محسوس کی جا رہی تھی کہ ان تمام چیزوں کو کسی ایسی موثر جگہ کاروائی کی جائے جہاں پر وسیلہ حاصل ہو۔ اور اس کے لئے مہذب آبادیوں کا رخ کرنا ہی بہت زیادہ مناسب ہوگا۔

کالیا اپنی کاروائیوں میں اسی انداز میں مصروف تھا اور جب انہوں نے واپسی کے سفر کی بات کی تو اس کسی ایسے ردعمل کا اظہار نہیں کیا جس سے اس کے دل کی کیفیات کا اندازہ ہوتا۔ البتہ ایک شام ثناشہ نے اس سے پوچھا۔

"اب ہم اگر واپسی کا سفر اختیار کریں کالیا تو کیا تمہیں اس میں کوئی الجھن ہوگی......" کالیا نے ایک لمحے سوچا پھر ثناشہ سے کہنے لگا۔

"نہیں میڈم! الجھن کیا ہوگی مجھے۔"

"میں تمہارے لہجے میں افسردگی کی کوئی ایسی کیفیت محسوس کر رہی ہوں۔ جسے موثر نام نہیں دے سکتی۔"

"نہیں۔ میڈم...... بس سمندر میں دور تک جانا میری خواہش تھی اور یہاں سے واپسی کا سفر میرے لئے کسی قدر افسوسناک ہے۔"

"یعنی تم...... یعنی تم یہاں سے واپس جانا نہیں چاہتے تھے۔"

"میں نہیں کہہ سکتا۔ میڈم کہ میں کیا چاہتا ہوں۔" ثناشہ نے ایک لمحہ اسے دیکھا اور پھر چونک کر بولی۔

"ارے ہاں شائد میں بھول گئی لیکن کالیا عقل و ہوش اس بات کی اجازت نہیں دیتے اگر کوئی تصور ہمارے ذہن میں پروان چڑھ جائے تو ہم اس کے لئے اپنی پوری زندگی صرف کریں۔ میرا مطلب تم سمجھ رہے ہو گے۔" کالیا نے ثناشہ کی طرف دیکھ کر پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن جو تصور میرے ذہن میں ہے میڈم۔ اس کا وجود ہے اگر آپ زیادہ موثر انداز میں یہ بات سننا چاہتی ہیں تو مجھ لیجئے کہ میں مکمل اعتماد رکھتا ہوں کہ اس تصور کی تکمیل کہیں نہ کہیں ہو سکتی ہے۔"

ثناشہ خاموش ہو گئی۔ کالیا کے ان الفاظ کو بہت بڑی اہمیت دی جا سکتی تھی۔ اور نظر انداز بھی کیا جا سکتا تھا لیکن ثناشہ بہر طور اگر عدیل بخشی اور ہیون واپسی کے لئے تیار ہو جائیں تو انہیں منع نہیں کر سکتی تھی۔ البتہ خود اس کی اپنی کیفیت اس سلسلے میں ذرا الجھن کی سی تھی۔ تب اچانک پھر ایک اور ایسا واقعہ ظہور پذیر ہوا جو ان لوگوں کے لئے عجیب و غریب موڑ کا باعث بن گیا۔

اس دن شام کا وقت تھا۔ پورا سمندر رنگیری میں گزرا تھا اور ایسے ایسے پودے نکال کر لائے گئے تھے۔ جن کی ابتدائی جانچ یہ بتاتی تھی کہ وہ بڑے تحقیق طلب ہیں لیکن ایکانہ کی اچانک آمد نے ان لوگوں کو اس طرف متوجہ کر دیا تھا۔

کالیا...... کالیا...... کرتی ہوئی وہ پہنچی تھی اور اس آبادی کی کسی لڑکی کے منہ سے یہ الفاظ سننا بڑا عجیب لگا تھا۔

عدیل بخشی نے ایکانہ کو خوش آمدید کہا تھا۔ ایکانہ سے ان لوگوں کی کئی ملاقاتیں ہو چکی تھیں اور سب اسے پہچاننے لگے تھے۔ ایکانہ کے چہرے پر جو تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ وہ کسی قدر پریشان کن تھے اور ایکانہ نے کہا۔

"ادھر پہاڑوں کے دوسری طرف جنگلوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ انتہائی خوف ناک اور بھیانک آگ۔ جس کے شعلے بہت بہت اونچے اونچے ہیں۔ اور یہ آگ دونوں سمت سے پھیلتی چلی جا رہی ہے۔" ایکانہ کا یہ انکشاف بڑا حیرت ناک تھا۔ سب چونک پڑے۔

عدیل بخشی نے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔

"ایکانہ کیا اس سے پہلے بھی یہاں جنگل میں آگ نہیں لگی؟"

"نہیں یہ پہلا موقع ہے کہ ہماری آنکھوں نے آگ دیکھی ہے۔ آبادی کے سارے لوگ دہشت زدہ ہو گئے ہیں۔ خوف یہ ہے کہ اب یہ آگے دونوں سمتوں سے آگے بڑھ کر دونوں اطراف درختوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور پھر شائد یہ پورا ہی خطہ آگ سے بھڑک اٹھے۔ آپ ایک بار آگ کو دیکھیں۔ آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ میرا کہنا غلط نہیں ہے۔ اس خبر نے سب کو تشویش زدہ کر دیا تھا۔

انوکھی بات تھی۔ عدیل بخشی ہیون وغیرہ فوراً ہی تیار ہو گئے۔ تاشہ البتہ یہاں چھوڑ دیا گیا تھا۔ نائر اور کچھ دوسرے افراد کو معمول کے مطابق اسی وقت بھی اس جگہ کی نگران کے لئے چھوڑ دیا گیا لیکن انہیں ہوشیار کر دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ اگر کوئی ایسی صورتحال شدید انداز میں پیش آ جائے اور آگ پر قابو نہ پایا جا سکے تو مجبوراً جہاز کی جانب رخ کرنا پڑے گا اور یہ لوگ اس کے لئے تیار رہیں۔

ہر چند علاقہ بے حد وسیع تھا اور اس بات کے امکانات کم تھے کہ ایسا ہو جائے لیکن پھر بھی احتیاط ضروری تھی۔ وہ لوگ برق رفتاری سے ایکانہ کے ساتھ چل پڑے۔ ایسا کوئی ذریعہ نہیں تھا کہ وہ لوگ بہت جلد وہاں پہنچ سکیں۔

چنانچہ پیدل ہی سفر اختیار کرنا تھا اور تین ساڑھے تین گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد جب وہ تھکن سے چور چور اس جگہ پہنچے۔ جہاں پہاڑی سلسلے شروع ہوتے تھے تو تپش کو محسوس کر کے دھوئیں کے غول کے غول دیکھ کر وہاں کا ماحول دیکھ کر انہیں اندازہ ہو گیا کہ آگ کس قدر شدید ہے۔ شعلے پہاڑوں کی بلندیوں سے اونچے تو نہیں ہو سکتے تھے لیکن احساس ہو رہا تھا کہ وہ بہت بلند ہیں۔ انہیں دور ہی سے ایرا کن نظر آ گیا جو ہاتھ کے اشارے سے انہیں اوپر بلا رہا تھا۔ بمشکل تمام ہیون اور عدیل بخشی نے کالیا کے ساتھ اوپر پہنچے۔ ایکانہ تو خیر ان بلندیوں کو طے کرنے کی عادی تھی لیکن ان لوگوں کو ذرا اوپر پہنچنے میں دقت ہوئی تھی۔

پھر مزید اوپر چڑھنے کے بعد جب ایک ایسی جگہ سے جہاں سے وہ دوسری سمت دیکھ سکتے تھے۔ انہوں نے جنگل کی آگ کو دیکھا تو انہیں چکر آ گیا۔ واقعی سارے درخت آگ کے رشتے سے منسلک ہو گئے تھے اور دھڑا دھڑ جل رہے تھے لیکن ہیون نے پُراطمینان انداز میں کہا۔

"نہیں ہرگز نہیں۔ یہ آگ ان سمتوں سے نکل کر ان سرسبز و شاداب درختوں کو اپنی لپیٹ میں نہیں لے سکے گی۔"

"آپ یہ دعوے سے کیسے کہہ سکتے ہیں۔ مسٹر ہیون۔" عدیل بخشی نے کہا۔

"آپ ہم جو ہیں عدیل بخشی آپ کو مجھ سے بہتر طریقے سے اس بات کا اندازہ ہونا چاہئے تھا۔ اس طرف کے درختوں کو جب بھی ہم نے دیکھا سرسبز پایا اور وہ خشک اور بغیر پتوں کے تھے۔ بے شک ان میں آگ لگائی جا سکتی ہے یا ان میں آگ لگ سکتی ہے لیکن یہ سرسبز و شاداب درخت اس آگ کا زور خود بخود توڑ دیں گے۔ کیوں کہ ان میں بے پناہ نمی ہے اور پھر اس سمت جو گھاس موجود ہے وہ آگ کو پھیلنے میں تعاون نہیں دے گی۔ بلکہ اس کی مزاحمت کرے گی۔"

عدیل بخشی نے غور کیا تو ہیون کی بات اسے بھی درست محسوس ہوئی۔ اس نے اطمینان کی گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کہنا درست ہے لیکن نگرانی تو کرنا ہی پڑے گی۔"

''ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ مگر یہ آگ آخر لگی کیسے؟''

''ابھی ابھی آپ نے مسٹر ہیون یہ آگ لگائی گئی ہے آپ کا کیا خیال ہے۔ محترم ایراکن یہ آگ لگائی گئی ہے۔''

''سو فیصدی...... سو فیصدی۔'' ایراکن نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

''بھلا وہ کیسے؟ آپ اتنے پراعتماد میں کیسے کہہ سکتے ہیں۔''

''اس لئے کہ پچھلے مجھے دو تین دن سے اس سمت ان پراسرار لوگوں کی نقل و حرکت زیادہ ہی محسوس ہو رہی تھی۔''

''کون پراسرار لوگ؟''

''وہی جو پستہ قامت ہیں اور پہاڑی کی دوسری جانب رہتے ہیں۔''

''اوہ مگر انہوں نے جنگل میں آگ کیوں لگائی۔''

''کیا کہا جا سکتا ہے لیکن میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ وہ حاسد اور کینہ پرور لوگ ہیں اور اپنی دانست میں ایسی کاروائیاں کرنا چاہتے ہیں جس سے مقامی آبادی کو نقصان پہنچے۔ بلکہ ابتداء میں تو مجھے بھی خدشات لاحق رہے تھے کہ کہیں منظم ہو کر وہ اس جانب حملے نہ کر دیں۔ پتہ نہیں ان کا طرز زندگی کیا ہے لیکن وہ جنگ کرنا جانتے ہیں جب کہ مقامی لوگ بالکل سادہ اور معصوم ہیں اگر انہوں نے آج تک ان لوگوں سے جنگ نہیں کی تو اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے صرف اور صرف یہی کہ ان کی آبادی یہاں کی نسبت بہت کم ہو اور یہ جانتے ہوں کہ یہ لوگ بھی مقابلے کی سکت رکھتے ہیں حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی کوئی کوشش اس سمت سے ہو جائے تو یہ معصوم لوگ مقابلہ نہیں کریں گے۔''

''بہر طور یہ بات باعث تشویش ہے ان لوگوں کی کاروائی اگر اس حد تک بڑھی تو اس کے بعد وہ اور بھی ایسی کاروائیاں کر سکتے ہیں۔''

''ہاں...... اور یہ بات آپ کو بتانا ضروری سمجھا میں نے کہ اگر آپ لوگ چاہیں ان معصوم انسانوں کی مدد کر سکتے ہیں۔''

''ہم لوگ؟''

''ہاں مہذب آبادیوں میں رہنے والوں نے اپنے لئے تو جینا تنگ کر لیا ہے، اگر ہم یہاں کوئی کوشش کرتے ہیں تو ہمارے ضمیر ہمیں خود ہی ملامت کریں گے۔ لیکن آپ دیکھ لیجئے ایک سمت وہ لوگ ہیں جو جنگ کرنا جانتے ہیں اور دوسری طرف یہ معصوم پرندے ہیں۔ جنہیں اپنی غذا کی تلاش کر کے پیٹ بھرنے اور رات کو سو جانے کے علاوہ کچھ نہیں آتا۔ اگر وہ تھوڑی سی تعداد میں ہی ادھر حملہ آور ہوں تو باآسانی انہیں موت کی نیند سلا سکتے ہیں۔''

''آپ کا خیال ہے کہ ان کے خلاف کاروائی کی جائے۔''

''مجبوری ہے۔ بالکل مجبوری۔''

''مگر چند افراد اور ہمیں تو ان کی آبادی کے بارے میں کچھ معلوم بھی نہیں ہے۔''

''ایک دلچسپ مشغلہ ہوگا۔ آپ کے پاس جو جہاز موجود ہے۔ وہ سمندری سفر کرنے کے بعد پہاڑی کے پچھلے حصے کو عبور کر کے

اس طرف جاسکتا ہے۔ جہاں ان کی آبادیاں ہیں۔ وہ ساحل یقینی طور پر آپ کے جہاز کے موزوں ہوگا اور وہاں سے آپ ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔" ایراکن نے کہا۔

عدیل بخشی اور ہیون ایراکن کے اس خیال سے متفق نہیں تھے۔ بھلا انہیں کیا پڑی تھی کہ اپنے جنگی ہتھیار کو ایسے معصوم اور بے ضرر لوگوں کے خلاف استعمال کریں جو بے شک حاسد تھے لیکن بہرطور پر ان کا تعلق ایک ایسے خطہ زمین سے تھا جس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے کسی گوشے میں شائد ایسی جگہ کوئی نہ ہو۔ ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے بالآخر غور کرنا ہی تھا۔ عدیل بخشی، اور ہیون ایراکن کے خیال سے ذہنی طور سے متفق نہیں تھے۔ کالیا کے انداز سے کوئی اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا اس کا چہرہ سپاٹ اور جذبات سے عاری نظر آرہا تھا' یہ اس کا مخصوص انداز تھا اگر کسی سلسلے میں مداخلت کرنی ہوتی تو پہلے ہی مرحلے میں ایسا کر لیا کرتا تھا اور اگر خاموش رہ جائے تو پھر یہ مقصد ہوتا تھا کہ اب جو فیصلہ دوسرے کریں اور بہرطور وہ عدیل بخشی اور ہیون کا احترام کرتا تھا اور ان کے کئے ہوئے فیصلوں کو رد نہیں کرتا تھا۔ ہیون نے کہا۔

"یہ کام بے شک بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ مسٹر ایراکن اور ہمیں اپنے وسائل دیکھنا ہوں گے۔ اور اس کے بعد کارروائی کی جا سکے گی۔"

"میں بھی یہ نہیں چاہتا کہ ان لوگوں پر موت نازل کر دی جائے۔ میں نے خود ان تشدد سے پر واقعات کا شدید مخالف ہوں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ میری دلی آرزو ہے اور میں نے یہ لمحات جس پرسکون کیفیت میں گزارے ہیں اس کی تمام افادیت میرے دل و دماغ میں رچی ہوئی ہے۔"

"چنانچہ میں فوری طور پر یہ نہیں کہتا کہ یہ کر لیا جائے۔ آپ لوگ غور کر لیجئے ان کی طرف سے ہونے والی کارروائیوں کے نتائج بھیانک بھی نکل سکتے ہیں۔ لیکن بہرطور میں یہ چاہتا ہوں کہ فیصلہ آپ ہی بہتر طریقے سے کریں۔"

جنگل کی آگ اب بجھنے لگی تھی اور یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ دوسری طرف کے نم آلود درخت اس آگ کے سامنے مدافعت کی قوت رکھتے ہیں اور اس سے متاثر نہیں ہوں گے۔ تاہم مکمل جائزہ لے لینا ضروری تھا کہ دوسری سمت کے جنگل کو خطرہ تو نہیں ہے اور اس کے لئے وہ بہت دیر ایراکن کے پاس ٹھہرے۔ پھر جب آگ کی قوت کم ہوتی چلی گئی تو انہوں نے واپسی کا فیصلہ کیا کم از کم اس سمت سے مطمئن ہو گئے تھے۔ واپسی کے سفر میں ہیون نے عدیل بخشی سے کہا۔

"اس میں شک نہیں کہ ادھر سے کارروائی ہوئی ہے۔ یہ اندازہ ہمیں بخوبی ہو گیا ہے کہ آگ خود ہی نہیں لگی بلکہ لگائی ہے اور جیسا کہ ایراکن نے خدشے کا اظہار کیا۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں کو راہنمائی مل گئی ہو۔ لیکن مسٹر عدیل بخشی میں کہتا ہوں کہ ہمیں کسی کے خلاف محاذ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ بے شک اس طرف کے لوگ معصوم صفت ہیں اور ادھر کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ ان لوگوں کا بالکل ذاتی معاملہ ہے ہم اگر کچھ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے تو ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرے گا۔"

"نہیں نہیں میں تو سرے سے اس کی مخالفت کرتا ہوں ہمیں کیا حق پہنچتا ہے نہ ہم یہاں کے قانون کے محافظ ہیں اور نہ ہم لوگوں

نے ان لوگوں کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ ایرا کن اپنے طور پر جو کچھ کہہ رہا ہے وہ ایک الگ بات ہے لیکن اس سے اتفاق کر لینا فوراً ضروری نہیں ہے۔ غور کرنا پڑے گا اس مسئلے پر۔ کافی غور طلب مسئلہ ہے۔‘‘

واپسی کے سفر میں وہ تیزی نہیں تھی جو جاتے ہوئے تھی۔

ایکانہ کو بھی وہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ کالیا معمول کے مطابق خاموش تھا۔ پھر یہ لوگ اپنے کیمپ کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ اس وقت بہت سے خلاصی وہاں موجود تھے۔ نائر اور دوسرے چند افراد خلاصیوں سے باتیں کر رہے تھے۔ یہ خلاصی اس وقت یہاں نجانے کیوں جمع ہو گئے تھے۔ جب کہ انہوں نے جنگ ستھوں میں زندگی لطف حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور جزیرے میں موجود تمام افراد کے ساتھ گھل مل گئے تھے۔

وہ بے ضرر لوگ جو کسی مسئلے پر ٹانگ نہیں اڑاتے تھے۔ بھلا ان لوگوں کے کسی اقدام کی مداخلت کیوں کرتے۔ وہاں تو شاید مدافعت کا تصور بھی نہیں تھا۔ چنانچہ عموماً یہ غائب ہی ہوا کرتے تھے۔ اس وقت ان کی موجودگی انتہائی حیران کن تھی۔

بالآخر ان لوگوں کی نگاہیں ان لوگوں پر پڑیں تو سب کے سب ہی ان کی جانب دوڑ پڑے۔ ہیون نے کسی قدر سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’مسٹر عدیل بخشی کچھ ہو گیا ہے کچھ بات ہو گئی ہے۔‘‘

’’کیا؟‘‘

’’آپ دیکھ لیجیے یہ سب انتہائی متجسس ہیں۔‘‘ عدیل بخشی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہیں دیکھ کر ان کی جانب دوڑنے والے ان کے قریب پہنچ گئے۔ نائر سب سے آگے تھا۔ اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔

مسٹر ہیون اور مسٹر عدیل بخشی جہاز اور بے اختیار ان کی نگاہیں اس طرف اٹھ گئیں۔ جہاں جہاز لنگر انداز تھا لیکن دھڑکنوں کے شدید دھماکے ان لوگوں کے ذہنوں پر ہوئے کیوں کہ جہاز اس جگہ موجود نہیں تھا۔ ایک لمحے کے لئے سب ہی بری طرح چکرا گئے تھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے نائر کو دیکھتے ہوئے ہیون نے کہا۔

’’جہاز کہاں گیا؟‘‘

’’وہ......وہ......اسے اغوا کر کے لے گئے۔ وہ اسے اس سمت لے گئے‘‘ نائر نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’کیا؟‘‘ عدیل بخشی کے منہ سے بھی پھٹی پھٹی آواز نکلی۔

’’ہاں ......ہم معمول کے مطابق اپنے کاموں میں مصروف تھے ہمیں اندازہ بھی نہیں ہو سکا جو کچھ بھی کیا گیا نہایت احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ کیا گیا۔‘‘

’’وہ لوگ......وہ لوگ جہاز کو خاموشی کے ساتھ یہاں سے آگے بڑھا گئے۔ انہوں نے ایک ہی سمت اختیار کر کے اس کا رخ

تبدیل کیا تھا۔"

"ناممکن...... ناممکن...... میرے خدا ناممکن......" ہیون نے مدھم لہجے میں کہا۔ ان لوگوں کے ہاتھ پیروں کی جان نکل گئی تھی۔ عدیل بخشی بھی سکتے کے عالم تھا۔ تاشہ بھی حیران کھڑی ہوئی تھی۔ نائر نے کہا۔

"یہ ایک منظم کاروائی ہے اور یقینی طور پر بہت سے لوگوں نے مل کر کی ہے کیونکہ بالآخر تے جہاز کے انجن کو تجربہ کار انجینیروں کی ضرورت بھی تھی اور ایسے لوگوں کی بھی جو خلا میوں کی حیثیت سے اسے آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوں۔"

"اور تم لوگ ان آمد سے بے خبر ہے۔" ہیون نے نائر کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کیا معلوم تھا اور آپ کو علم ہے کہ ہم تو اس معاملے میں بالکل کورے لوگ ہیں۔ ہم اپنے کاموں میں مصروف تھے اور یہ سب کے سب اپنے سرمستیوں میں گم تھے کو بالکل کوئی علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی کوئی آواز آئی۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا کہ جہاز کے انجن اسٹارٹ ہو گئے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ ہم اندازہ ہی نہ کر پائے۔" عدیل بخشی نے ہیون کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ ہو چکا ہے وہ بہت خطرناک ہے۔ مسٹر ہیون، لیکن ہمیں صبر سے کام لینا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے پر الزام نہیں لگانا۔"

"یہ ان کی ذمہ داری تھی۔" ہیوں جھلا کر بولا۔

"بہر حال جو کچھ بھی ہے بات کریں گے اس موضوع پر۔ بات کریں گے۔"

"اب کیا خاک بات کریں گے۔ ہم...... ہم یہاں مقید ہو کر رہ گئے۔ ہم جزیرے کے قیدی ہو کر رہ گئے۔" کالیا نے آگے بڑھ کر ہیون کے سامنے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں مسٹر ہیون ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جہاز واپس آجائے گا۔ اسے واپس لایا جائے گا۔" سب کی نگاہیں کالیا کی جانب اٹھ گئیں۔ اس کے الفاظ پر غور کیا گیا اور ہیون کے انداز میں تھوڑی سی امید کی کرن پیدا ہوئی۔

"ہاں...... واقعی تم سے یہ امید ہے کہ تم جہاز کو واپس لا سکتے ہو لیکن کالیا کو ذمہ دار لوگوں کو اتنی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

نائر ایک تیز مزاج کا آدمی ہوتا تو ہیون کی جھلاہٹ پر خود ہی جھلا جاتا اور الٹے سیدھے جواب دیتا۔ وہ نرم خو اور تحمل مزاج آدمی تھا۔ چنانچہ اس نے منہ سے کچھ نہیں کہا اور اس بات کو عدیل بخشی نے محسوس کیا تھا۔ بہر حال جہاز اغواء ہو گیا تھا۔ پھر کالیا نے کہا۔

"اور یہ ایک منظم سازش ہے۔ یقینی طور پر یہ ایک منظم سازش ہے۔ ادھر جنگلوں میں پہاڑوں کے اس جانب سوکھے درختوں میں آگ لگا کر وہاں بلایا گیا اور اس کے بعد جہاز کو اغواء کرنے کا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔"

کالیا کے الفاظ اتنے جامع تھے کہ ان کی تردید ممکن نہیں تھی۔ ہیون اور عدیل بخشی بھی اس بات سے متفق ہو گئے تھے۔ ہیون نے کہا۔

"کالیا بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک خوفناک سازش ہوئی ہے لیکن اگر ایسی بات ہے۔ مسٹر عدیل بخشی تو اس کا مطلب

ہے کہ ہم ابھی جہاز سے مایوس نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ اس کی موجودگی کے امکانات موجود ہیں۔ فوری طور پر انہوں نے جہاز کو کسی طویل سفر پر لے جانے کا فیصلہ نہیں کیا ہوگا۔ بلکہ اب یہ ہمیں اسی سمت مل سکتا ہے۔ جدھر بقول ایراکن وہ پست قد آباد ہیں۔"

"میں سوچ رہا ہوں ان کا رہنما کون ہوسکتا ہے۔"

یقینی طور پر مہذب طور پر مہذب دنیا کا کوئی فرد۔ جس نے ان کی تربیت کی ہوگی۔ بالکل اسی طرح جیسے ایراکن موجود ہے۔ ایراکن چونکہ ایک خطرناک بحری قزاق تھا اور اپنی اس تخریب کاری سے تنگ آ چکا تھا۔ جب کہ ہر شخص اس طرح نہیں ہوسکتا۔ ادھر بھی کوئی ایسی شخصیت پہنچ سکتی ہے۔ جو بدستور تخریب کار ہو اور مسلسل تخریب کاری کرتے رہنا چاہتی ہو۔ یقینی طور پر اس نے اس طرف جاسوسی کا نظام قائم کر رکھا ہوگا اور ہوسکتا ہے اپنے وسیع تر مفاد کے حصول کے لئے اس نے یہ اقدام کیا ہو۔"

"مگر اب کیا ہونا چاہئے۔"

"جہاز کی واپسی ضروری ہے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ کہیں اسے کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ اور وہ ہمارے مستقبل کی ضمانت ہے۔ ورنہ یہ ویران جزیرہ ہوگا اور ہمیں بھی زندگی کے آخری لمحات یہیں گزارنے ہوں گے۔" عدیل بخشی خود اپنے دل کی کیفیات محسوس کر رہا تھا۔ ان کی ان باتوں سے اسے بھی خاصی کوفت ہوئی تھی لیکن اپنے آپ کو سنبھالے رکھنا ضروری تھی۔ عدیل بخشی نے کالیا کی طرف دیکھا۔

اور ایسے ہی لمحے میں جو مایوسی کا لمحہ ہو۔ جہاں ہم اپنی کارکردگی سے بالکل ہی غیر مطمئن ہو گئے ہوں۔ تم ہمیشہ آگے بڑھ کر کام کیا ہے اور اس وقت بھی اگر میں یہ ذمہ داری تمہارے سپرد کردوں تو کیا تم اسے قبول کرنے کو تیار ہو گے۔"

"پروفیسر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ آپ یوں سمجھ لیجئے کہ جہاز کے بارے میں تمام تر معلومات میں حاصل کروں گا کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے۔ اور اس کے بعد ممکن یہ بھی ہو کہ میں جہاز کو لانے کا باعث بنوں لیکن چونکہ میں وہاں ایسے جہت سے کام نہیں جانتا جو ضروری ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کو بھی تکلیف کرنا پڑے گی لیکن اس کے لئے کوئی مناسب اور موثر ذریعہ میں خود دریافت کروں گا۔"

"اور ہمیں افسوس ہے کہ ہم میں کوئی تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا لیکن اس وقت ان تمام افراد کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ ہمارے پاس سے وہ سہارا چھن گیا ہے جو ہمیں ہماری دنیا میں واپس لے جاتا اور اس کی تلاش کے لئے سب کچھ کرنا بے حد ضروری ہے۔" ٹائر نے کہا۔

"یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہمارا خیال غلط ہو؟"

"کون سا خیال؟"

"یہی جہاز کو اغواء کرنے والے وہ نہ ہوں جنہیں ہم سمجھ رہے ہیں اور جہاز تمام تر کوششوں کے بعد اس سمت نہ ملے جدھر ہم اسے تلاش کریں۔"

"مسٹر ٹائیگر کا یہ خیال حقیقت سے دور نہیں ہے۔ ایسا ہوسکتا ہے۔ لیکن چند شبہات اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ ہمارا خیال

کچھ فی صد درست ہے۔"

"مثلاً کیا؟" تانیگر نے پوچھا۔

"پہلی بات تو جنگل کی وہ آگ یہ کارروائی کسی اور طرح کسی اور سمت بھی کی جا سکتی تھی۔ ادھر بھی کچھ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ادھر یہ سب کچھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو کارروائی کی گئی ہے اسی طرف کی گئی ہے اور اس بات کے امکانات بھی ہیں کہ وہاں کچھ ایسی قوتیں موجود ہیں جن کا تعلق مہذب دنیا سے ہے مگر انہیں اس بات کا علم کیسے ہوا کہ جہاز پر کیا کیا چیزیں موجود ہیں۔" دفعتاً ہیون چونک پڑا اس نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کالیا! ذرا تو دیکھو...... ہم میں جو خلاصی ہیں وہ پورے ہیں میرا مطلب ہے کہیں ان خلاصیوں کو تو اغوا نہیں کر لیا گیا۔ ان کے ذریعے تو یہ کام نہیں لیا گیا۔"

کالیا اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ کیپٹن ہیون کی دلیل بڑی مکمل تھی اور اس بات کے امکانات ہو گئے تھے کہ جہاز کے کچھ خلاصیوں کو بھی اغوا کر لیا گیا ہو۔ وہ باہر نکل گیا اور اس نے خلاصیوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ صرف پانچ آدمی کم تھے لیکن یہ ایسے لوگ تھے جنہیں جہاز چلانے کا بالکل تجربہ نہیں ہے۔"

"اس بات کے ساتھ ہی یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ ہمارا خیال غلط ہے۔ خیر اب یہ تو جو کچھ ہے سو ہے ہی مگر کالیا تمہیں فوراً اپنے مشن پر روانہ ہو جانا چاہیے۔"

تاشہ کسی قدر متفکر نظر آ رہی تھی۔ جب کالیا تیاریاں کرنے لگا تو تاشہ نے آہستہ سے کہا۔

"کہیں ایسا نہ ہو ہم کالیا کو بھی کھو بیٹھیں۔"

☆......☆......☆

عدیل بخشی نے پریشان نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ بھی تو نہیں ہے ہمارے پاس......"

"ہاں ایسا تو ہے۔" تاشہ نے آہستہ سے کہا۔

"آپ لوگ میرے بارے میں فکر نہ کریں۔ میں سمندری راستہ اختیار کروں گا اور آپ اس بات کا بھی اطمینان رکھیں کہ بالآخر میں جہاز کا پتا لگا لوں گا۔ بشرطیکہ وہ کسی لمبے سفر پر نہ نکل گیا ہو۔"

کالیا سمندر کی طرف بڑھ گیا۔ تمام لوگ اس کو چھوڑنے آئے تھے۔ یہاں جو صورتحال تھی وہ بڑی سنسنی خیز تھی لیکن اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ بھی نہیں تھا۔ پانی میں اترنے کے بعد جب کالیا نے کافی دور پہنچنے کے بعد سطح پر ابھر کر ہاتھ ہلایا تو سب ہی نے اسے دعائیں دی تھیں اور اس کے بعد کالیا پانی میں غوطہ لگا گیا تھا۔

اس کا ذہن بالکل صاف تھا۔ اس وقت وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو ایک جانب متوجہ کئے ہوئے تھا۔ یعنی یہ کہ اسے کس طرح سے سفر اختیار کرنا چاہئے۔ سمت کا تعین باقاعدگی سے نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن کالیا نے اپنے طور پر سمت بھی متعین کر لی تھی۔ ساحل کے ساتھ ساتھ اسے ایک لمبا سفر کرنا تھا اور اس کے بعد ان پہاڑوں تک پہنچنا تھا۔ جن تک وہ پہلے بھی جا چکا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اب اسے ان پہاڑوں سے آگے سفر کرنا تھا۔ وہاں سے اگر وہ چاہتا تھا تو کھاڑی میں بھی داخل ہو جاتا لیکن اس کھاڑی کا بھی پتا نہیں تھا کہ وہ کتنے فاصلے پر ہے پھر اس وقت کالیا نے پانی میں سے گردن نکالی۔ جب تک اپنے اندازے کی بنیاد پر وہ وہاں نہیں پہنچ گیا' جہاں اسے پہاڑ نظر آئے تھے اور جب اس نے اندازے سے سر ابھار کر اپنے دائنی سمت دیکھا تو پہاڑوں کا فلک سلسلہ اسے نظر آ گیا۔ پھر اس سے آگے کا تعین کرنے کے بعد ایک بار پھر وہ پانی میں آگے بڑھنے لگا۔ ایرا کن نے جس کھاڑی کا تذکرہ کیا تھا۔ اب اسے اس کی تلاش تھی اور اس کا اندازہ اسے کچھ دیر بعد ہی ہو گیا۔ تقریباً پندرہ منٹ تک کسی تار پیڈو ہی کی طرح سفر کرتا ہوا وہ آگے بڑھا تھا۔ اس کی رفتار بے پناہ تیز تھی اور پانی میں اس کا جسم کھلتا جا رہا تھا۔ پھر جب اس نے دوبارہ سر ابھارا تو اپنے دائنی سمت اس کھاڑی کو پایا جس کے بارے میں ایرا کن نے بتایا تھا کہ اس میں گھاس اُگی ہوئی ہے اور پتے پانی پر بکھرے ہوئے ہیں۔

اس نے اپنی دائنی سمت پتوں اور گھاس کا جال بچھا ہوا دیکھا۔ کالیا نے ذہانت سے کام لیتے ہوئے گھاس کی جانب رخ نہیں کیا۔ کیوں کہ وہ اس میں الجھنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے کھلے پانی کی ہی جانب سفر کیا اور کھاڑی کے دوسرے حصے کی طرف رینگنے لگا۔ اس بار اس کا یہ سفر زیادہ طویل نہیں تھا۔ دائنی سمت اس نے کھاڑی کے بعد کا خشک علاقہ دیکھا اور مطمئن انداز میں گردن ہلا کر آگے بڑھنے لگا۔

کھاڑی کے دوسرے کنارے پر پہنچنے کے بعد ہی وہ آگے سفر کے بارے میں اندازہ لگانا چاہتا تھا اور یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کتنا فاصلہ طے کر کے اس نے ان لوگوں کی آبادیوں تک پہنچنا ہے۔

چنانچہ کھاڑی کی جانب رخ کر کے وہ آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد اسے ساحل نظر آ گیا۔ بھوری زمین تھی اور اس خطے سے مختلف یہاں پہاڑی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں۔ بدہیئت نوکدار چٹانیں جن پر سفر کرنا بھی بہت مشکل کام تھا۔ چٹانوں کا یہ سلسلہ تاحد نگاہ پھیلا ہوا تھا اور یہاں بالکل ہریالی نظر نہیں آ رہی تھی۔ کالیا کو اب یہ اندازہ ہو گیا کہ اس سمت کے رہنے والے اس سرسبز و شاداب خطہ سے کیوں حسد کرتے رہتے ہیں۔

یقینی طور پر زندگی ان کے لئے بڑی دشوار گزار ہوگی۔ حیران کن بات تھی کہ تھوڑے سے فاصلے پر ان علاقوں میں بالکل ہی متضاد کیفیات تھیں۔ ادھر سرسبز اور شادابی ایسی کہ دیکھنے والے کی آنکھ نہ ٹھہر سکے اور ادھر اتنی ہی بدنمائی اور پریشان کن زندگی۔ اسے تو اس بات پر بھی حیرت ہونے لگی کہ اب تک ادھر کے رہنے والوں نے اس طرف کی آبادی پر حملہ کیوں نہیں کیا اور وہاں قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ لیکن ایرا کن نے یہ بھی کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اس سمت کی آبادی بہت کم ہو جس کی بنا پر وہ زیادہ آبادی والے خطے پر حملہ

کرنے کی ہمت نہ کر پائے ہوں...... لیکن وہ تھے کہاں اور اس دشوار گزار راستے کو عبور کر کے کھاڑی کے ذریعے وہ دوسری آبادی تک کیسے پہنچ جاتے۔ کالیا کچھ دیر وہاں رُک کر صورتحال کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ ایک بہتر جگہ تلاش کر کے وہاں بیٹھ گیا۔ اس کی نگاہیں سامنے کی سمت چاروں طرف بھٹک رہی تھیں اور وہ یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ یہاں کوئی زندگی کے آثار ہیں یا نہیں۔

تھوڑی دیر بعد اسے اندازہ ہو گیا کہ وہاں زندگی ہے اور قد آور جنگلی بھینسا زمین پر اپنی خوراک تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ وہ تھا تو کافی قد و قامت کا مالک لیکن بھوک و پیاس سے نڈھال محسوس ہوتا تھا۔ کالیا اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اس سمت کے جنگلی جانور دوسری سمت کے جانوروں جیسی ذہنیت رکھتے ہیں یا نہیں۔ تاہم وہ دلچسپی سے جنگلی بھینسے کو دیکھتا رہا۔ جو اس کی موجودگی سے بے نیاز اپنے کام میں مصروف تھا۔

اس کا مقصد یہاں زندگی تو ہے۔ اس کا اندازہ تو اسے اسی سے ہو گیا تھا اور پھر ایراکن کا کہنا بھی غلط نہیں ہو گا۔ ابھی وہ بھینسے کی جانب متوجہ تھا کہ دفعتاً اسے پتھروں کے لڑھکنے کی آواز سنائی دی۔

یہ آواز اس کے عقب سے آئی تھی۔ بھینسا البتہ اس جانب متوجہ نہیں ہوا تھا لیکن کالیا نے پلٹ کر دیکھا اور جو کچھ اس نے دیکھا' اس نے اسے ششدر کر دیا۔ کھاڑی کے کناروں سے لمبے سبز رنگ کے سانپ رینگتے ہوئے باہر آ رہے تھے اور ان کے آگے بڑھنے کی رفتار اتنی تیز تھی کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ وہ موٹے موٹے سانپ تقریباً دو انچ ڈیڑھ انچ اور بعض جگہ آدھے انچ کی موٹائی رکھتے تھے لیکن ان کے آگے بڑھنے کی رفتار اس قدر طوفانی تھی کہ کالیا حیران ہو گیا تھا۔ پھر اسے یہ احساس ہوا کہ درحقیقت یہ سانپ نہیں ہیں کیوں کہ ان میں سانپوں جیسی کیفیت نہیں پائی جاتی تھی اور سانپ کہیں بھی اتنے لمبے نہیں ہوتے۔

سمندر کے ساحل پر تقریباً سو فٹ آگے بڑھ آئے تھے وہ...... لیکن ان سلسلہ ختم ہی نہیں ہوتا تھا اور پھر فوراً ہی یہ اندازہ بھی ہو گیا کہ وہ کھاڑی میں پائی جانے والی لمبی گھاس ہے' لیکن یہ جاندار گھاس پہلی بار انسانی آنکھ نے دیکھی ہو گی۔ وہ گھاس کھاڑی کے سمندری سرے سے لے کر تاحد نظر پھیلے ہوئے سرے تک آگے بڑھ رہی تھی۔ کہیں بہت لمبی کہیں بہت کم۔ اس کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا تھا۔

دفعتاً کالیا کو ایک اور احساس بھی ہوا۔ وہ یہ کہ گھاس چاروں طرف سے اسے گھیرنے کی فکر میں لگی ہوئی تھی۔ اس ناقابل یقین منظر نے کالیا کو اس طرح ششدر کر دیا تھا کہ وہ کچھ اور سوچ بھی نہیں سکا تھا لیکن جب اسے یہ احساس ہوا کہ گھاس نے اسے چاروں طرف گھیر لیا ہے تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور اس کے بعد اس نے نوکدار چٹانوں پر دوڑنا شروع کر دیا۔

گھاس اسے چاروں طرف سے لپکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے سرے اوپر اٹھتے اور پھر زمین پر پہنچ جاتے لیکن اس میں جانداروں جیسی کوئی کیفیت نہیں تھی۔ سوائے رینگنے کی رفتار کے۔ کالیا کو ایک بلند جگہ ملی۔ جس پر لمبی چھلانگ لگا کر وہ اوپر پہنچ گیا۔ لیکن گھاس کا ایک سرا اس کے پاؤں تک پہنچ چکا تھا۔ یہ صرف ایک گھاس کی لمبائی تھی۔ جو اتفاق سے آگے بڑھ کر کالیا کے پاؤں چھونے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ دوسرے لمحے کالیا نے محسوس کیا کہ اس کا پاؤں لجلجی اور نرم گھاس کی گرفت میں آ گیا۔ ممکن تھا کہ وہ اوندھے منہ گر پڑتا

اور اس طرح اسے پتھر سے ٹکرانے سے زخم آ جاتا۔

لیکن ایک اور چٹان اس کی معاون بنی اور اس نے چٹان کو پکڑ لیا۔ گھاس اپنی پوری قوت سے اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی اور کالیا کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس میں بے پناہ قوت ہے۔ لیکن پھر اچانک ہی کالیا کو پتھر کا ایک ٹکڑا مل گیا۔ ٹکڑا تیز دھار والا تھا۔ اس نے اسے پکڑ کر پوری قوت سے گھاس کے لچکدار جسم پر دے مارا اور وہاں سے گھاس ٹوٹ گئی۔ اس کے ٹکڑے جیسی کڑی اس کے پاؤں میں پھنسی رہ گئی تھی۔ اس طرح بلند چٹان پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا لیکن اسے یقین تھا آگے بڑھتی ہوئی گھاس فوراً ہی اسے اپنے قبضے میں لے لے گی۔ البتہ یہاں سے اس نے ایک اور ہولناک منظر دیکھا۔ وہ بھینسا جو دیر تک پہاڑی چٹانوں میں اپنی غذا تلاش کر رہا تھا گھاس کی گرفت میں آ گیا تھا اور گھاس کے بہت سے سروں نے اسے اپنے جال میں پھنسا لیا تھا۔

یوں لگتا تھا جیسے جنگلی بھینسا بالکل بے بس ہو گیا ہو۔ دوسرا منظر اس سے زیادہ دل ہلا دینے والا تھا موٹی اور پتلی گھاس کے نوکیلے سرے بھینسے کے جسم میں اترتے جا رہے تھے۔ حالانکہ کوبج لچی تھی۔ مگر اس میں جسم کے اندر سوراخ کرنے کی صلاحیت موجود تھی۔ بھینسا خون سے تر بہ تر ہو رہا تھا اور کالیا دہشت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے یہ احساس ہوا کہ وہ خود بھی اس طرح گھاس کی گرفت میں آ سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے چٹان کی دوسری سمت جھانکا۔ بلندی کے دوسرے حصے میں گھاس موجود نہیں تھی اور چند ہی لمحوں بعد کالیا کو احساس ہوا کہ گھاس کی لمبائی ختم ہو گئی ہے۔ یعنی وہ اس کی رینج سے باہر تھا۔ اس چند ہی سرے ہو سکتے تھے جو اتنے لمبے ہوں کہ اس تک پہنچ سکیں۔ ویسے اس نے چند سروں کو چٹان کی جانب رینگتے ہوئے بھی دیکھا تھا لیکن وہ اس طرح رک گئے تھے۔ جیسے آگے بڑھنے کے لئے زور لگا رہے ہوں اور اس میں ناکام ہوں۔ یہ دنیا کا سب سے خوفناک منظر تھا۔

کالیا کبھی گھاس کی لمبائی کو دیکھتا اور کبھی اس کی نگاہیں بھینسے کی جانب اٹھ جاتیں۔ جس کا جسم خون سے آہستہ آہستہ خالی ہوتا جا رہا تھا اور پھر چند ہی لمحوں میں کالیا نے یہ منظر بھی دیکھا کہ بھینسے کا ہڈیوں بھرا پنجر سامنے پڑا ہے اور اس کے جسم پر گوشت یا خون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ کالیا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پورے بدن میں سرد لہر دوڑ رہی تھی۔

کھاڑی کی گھاس انتہائی خوفناک تھی۔ یہ گھاس یقینی طور پر گوشت خور تھی اور انسان یا کسی جانور کو ہڑپ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی لیکن یہ کالیا کی خوش بختی تھی کہ اس کی لمبائی یہاں پہنچنے کے بعد ختم ہو گئی تھی اور یقیناً وہ اس رینج سے باہر نہیں بڑھ سکتی تھی۔

کالیا نے جب پوری طرح یہ جائزہ لے لیا کہ اب اسے اس گھاس سے کوئی خطرہ نہیں ہے اور گھاس کے سرے اس کی تلاش میں تڑپ رہے ہیں تو اس نے ٹھنڈی سانس لی اور وہاں سے آگے بڑھ جانا مناسب سمجھا۔ ہو سکتا ہے یہ گھاس پانی سے بھی کوئی قوت حاصل کرے جس سے اس کی لمبائی اور بڑھ جائے۔ کالیا کسی بھی لمحے اس کی رینج میں آ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے وہاں سے آگے بڑھ جانا مناسب سمجھا۔

نوکیلی چٹانوں پر سفر انتہائی دشوار گزار تھا اور اسے نہایت سست رفتاری سے یہ سفر طے کرنا پڑ رہا تھا۔ اب تک تو وہ جان توڑ دوڑ رہا تھا اور راستے کے ہر خطرے کو نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن اب اسے احساس ہوا کہ اس جسم میں کئی جگہ ان نوکیلی چٹانوں سے خراشیں لگ چکی ہیں

لیکن وہ ہولناک گھاس...... ہولناک گھاس۔ کالیا اس کی پہنچ سے بہت دور نکل آیا تھا۔ اسے اب گھاس کے کسی سرے سے کوئی خطرہ نہیں رہا تھا۔ جب اس نے رُک کر گھاس کو دیکھا۔ مایوس گھاس واپس سمندر کی طرف لوٹ رہی تھی اور سکڑتی چلی جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ سمندر کی گہرائیوں میں گم ہو گئی۔ یہ انوکھی اور عجیب کہانی وہ ان لوگوں کو سنائے گا تو وہ دہشت سے کانپ اٹھیں گے۔

یقینی طور پر اگر اس علاقے میں کوئی بھولا بھٹکا جانور ہوگا...... تو گھاس اسے ایک لمحے میں ہڑپ کر لیتی ہو گی۔ گویا اس سمت سے جاندار انسانوں کا سرسبز و شاداب خطے تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن بات خود بخود سمجھ آ جاتی تھی یعنی سرسبز و شاداب خطے پر حملہ نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی کہ ان کے پاس سمندری سفر کے ذرائع موجود نہیں تھے لیکن پھر وہ لوگ اس علاقے تک کیسے پہنچے۔ جنہوں نے جنگل میں آگ لگا دی تھی۔ یہ تمام سوالات ابھی حل طلب تھے اور ان کا کوئی حل کالیا کے ذہن میں نہیں آ سکتا تھا۔ جب تک کہ وہ ان لوگوں کو دیکھ نہ لے۔

چنانچہ انہی کی تلاش میں وہ آگے بڑھتا رہا اور ایک بار پھر اس کے جسم میں نئی توتیں بیدار ہو گئی تھیں۔ اسے جہاز کی تلاش تھی۔ چٹانوں کا یہ سلسلہ بہت دور جا کر ختم ہوا اور اس کے بعد کسی قدر صاف ستھرا میدان آ گیا لیکن اس میدان میں عجیب و غریب قسم کے پہاڑی ٹیلے ابھرے ہوئے تھے۔ ٹیلے غیر قدرتی نہیں تھے لیکن یوں محسوس ہوتا تھا کہ انہیں خاص طور پر یہاں ایستادہ کیا گیا ہو۔ یہ صرف ایک احساس تھا جو کالیا کے ذہن میں آیا تھا۔ ان ٹیلوں میں اسے سوراخ نظر آ رہے تھے۔ جن کے بارے میں یہ اندازہ ایک نظر دیکھ کر ہی لگایا جا سکتا تھا کہ ان میں مقامی آبادی رہتی ہو گی اور کالیا کو فوراً ہی اس کا اندازہ ہو گیا۔

دفعتاً ان ٹیلوں نے انسان اگلنا شروع کر دیئے۔ ایک کے مطابق یہ لوگ پستہ اور کس قدر دبے ہوئے رنگ کے مالک تھے۔ جسم اسی انداز میں تھے۔ جیسے دوسری طرف کے لوگوں کے دیکھے جا سکتے تھے۔ یعنی بدن پتوں وغیرہ میں چھپے۔ یہاں پتے سبز نہیں تھے بلکہ سوکھی ہوئی گھاس کو استعمال کیا گیا تھا۔ انسانی زندگی اس انداز میں یہاں موجود تھی لیکن جس طرح وہ ان سوراخوں سے اچانک نکل کر باہر نکلے تھے۔ اسے دیکھ کر کالیا رُک گیا اور اس نے انہیں بغور دیکھا۔ وہ اس کی جانب نگراں تھے۔ جیسے انہیں پہلے سے اندازہ ہو گیا ہو کہ کالیا یہاں آ رہا ہے۔

دوسری چیز جو اس نے دیکھی وہ ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے پتھر تھے اور اچانک ہی کالیا کو ایک سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان لوگوں نے اس کے گرد پتھر پھینکنا شروع کر دیئے لیکن یہ پتھر کالیا سے تھوڑے فاصلے پر گر رہے تھے۔ انسانوں کی شاید پوری آبادی ہی ادھر امنڈ آئی تھی اور سب کے سب اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے۔ البتہ ایک بات جس کا کالیا بھی اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکا وہ یہ کہ پتھر سے ان کے نشانے بہترین تھے۔ یعنی وہ پتھر کالیا کو نقصان نہیں پہنچا رہے تھے لیکن ایک دوسرے پر اس طرح گر رہے تھے کہ کالیا کے گرد ایک دیواری قائم ہوتی جا رہی تھی۔ غالباً وہ کالیا کو ان پتھروں سے ہلاک نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ وہ پتھروں کا قیدی بنایا جا رہا تھا۔ پتھر اسی انداز میں ایک دوسرے کے اوپر گرتے رہے اور کالیا کے جسم کے کافی حصے ڈھانکنے میں کامیاب ہو گئے اور اس سے دو صورتیں ہوئی تھیں۔ اول تو یہ کہ کالیا کے قدم رک گئے تھے اور وہ بھاگ نہیں سکتا تھا۔ بلکہ وہ پتھروں کی دیوار میں قید ہو گیا تھا۔ دوئم یہ کہ وہ لوگ اسے یہ احساس دلا رہے تھے کہ اگر اس نے جنبش کرنے کی ذرا بھی کوشش کی تو پتھر اس کے جسم تک پہنچ سکتے ہیں۔

یوں اسے آدھے جسم تک پتھروں کا قیدی بنا دیا گیا اور کالیا ساکت و جامد کھڑا ان کی یہ کاروائی دیکھتا رہا وہ اسے گھور رہے تھے اور ان کی نگاہوں میں کوئی خاص کیفیت نہیں پائی جاتی تھی۔

کالیا صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے یہ اندازہ تو بے شک ہو گیا تھا کہ اب وہ اس آبادی کا قیدی بن گیا ہے۔ پھر اس نے ایک سوراخ سے چار ایسے آدمی نکلتے ہوئے دیکھے جو قد و قامت میں لمبے تڑنگے تھے۔ جسم ان کے بھی اسی انداز میں پتوں اور گھاس سے ڈھکے ہوئے تھے۔ لیکن تبدیلی یہ تھی کہ ان کے قد و قامت زیادہ تھے اور رنگ کافی حد تک سفید تھے البتہ ان کے اندر حیران کن چیز تھی وہ یہ کہ ان کے سر کے بال کمر تک بکھرے ہوئے تھے اور داڑھی بھی سینے سے نیچے آ رہی تھی۔ اسی طرح مونچھیں ہونٹوں کے اوپر گری ہوئی تھیں۔ بھنویں تک سفید تھیں اور وہ بہت زیادہ عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے۔

لیکن انتہائی چاق و چوبند اور بھرپور جسامت کے مالک ننگے پاؤں تھے اور ان ہاتھوں میں پتھروں کے لمبے لمبے ہتھیار تھے۔ جنہیں وہ اپنی مٹھی میں جکڑے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔ کالیا نے محسوس کیا کہ جیسے جیسے ان کے قدم آگے بڑھتے جا رہے ہیں' مقامی آبادی کے پستہ قامت لوگ ان کے لئے احترام کے انداز میں راستہ چھوڑتے جا رہے تھے۔ پھر وہ کالیا کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ ان کی گہری سیاہ اور بڑی بڑی آنکھیں کالیا کا جائزہ لے رہی تھیں۔ پھر ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کہا۔

"تم اپنے آپ کو قیدی سمجھو......" کالیا نے ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا کر کے گردن ہلائی اور کہنے لگا۔

"میرا بھی اندازہ تھا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔"

"اب یوں کرو کہ پتھروں کے اس دھارے کو عبور کر کے باہر نکل آؤ اور بغیر کسی غلط حرکت کے ہمارے سامنے آگے کی سمت بڑھو۔ لیکن ایک بات اچھی طرح سمجھ لو۔ اگر تم نے فرار ہونے کی کوشش کی یا جسمانی قوتوں کا مظاہرہ کیا تو یہ پتھر پھینک کر تمہارے جسم کے گوشت کو لوتھڑے میں تبدیل کر دیں گے۔"

"میں جانتا ہوں۔" کالیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ...... جو کچھ تم سے کہا جا رہا ہے وہی کرو......"

کالیا نے پتھروں کے اس ڈھیر کی مضبوطی کا اندازہ کیا اور یہ دیکھ کر اس کے حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جو دیوار انہوں نے پھینکے ہوئے پتھروں سے قائم کی ہے' وہ بالکل مضبوط ہے۔ پتھر اس طرح سے ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے کہ ایک مضبوط دیوار بن گئی تھی۔ بہر طور کالیا اس دیوار کو عبور کر کے دوسری طرف نکل آیا۔ وہ چاروں آدمی اس انداز میں کھڑے ہو گئے جیسے چاہتے ہوں کہ وہ ان کے درمیان آ جائے اور وہ اسے لے کر آگے بڑھیں۔

کالیا شدید تجسس اور دلچسپی کا شکار تھا کسی حرکت کے کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اسے ان لوگوں پر حیرت تھی کہ نہ جانے کون ہیں' ویسے ان کی جسمانی مضبوطی کا اندازہ کالیا نے بخوبی لگا لیا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے لیکن ان کے ساتھ ساتھ ہی

ان سے سوگز کا فاصلہ دے کر وہ پست قامت لوگ چلنے لگے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ بری طرح ان کی گرفت میں ہوں اور وہی کرتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں۔

یہ عجیب و غریب قید کالیا کو بڑی سنسنی خیز محسوس ہو رہی تھی۔ پہاڑی ٹیلوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس نے بچوں کے رونے کی آوازیں بھی سنیں۔ عورتوں کے بولنے کی آوازیں بھی ابھر رہی تھیں لیکن کوئی عورت یا بچہ ان پہاڑی ٹیلوں سے باہر نہیں نکلا تھا۔ جوان لوگوں نے اپنے مکانوں کی حیثیت سے بنائے تھے۔ اس کا مقصد ہے کہ وہ ذہنی طور پر سرسبز وادی کے لوگوں سے برتری رکھتے ہیں اور زندگی گزارنے کے طریقے جانتے ہیں۔

ان کے وسائل بے شک کم ہوں گے لیکن انہوں نے کم از کم رہنے کے لئے ٹھکانے بنائے ہیں اور ادھر کی آبادی کی مانند گھاس اور درختوں پر قیام نہیں کرتے بہت سے ٹیلوں کے درمیان سے گزرنے کے بعد کالیا کو ایک عظیم الشان پہاڑی سلسلہ نظر آیا۔ یہ سلسلہ غالباً پیچھے کی طرف زیادہ طویل ہو گیا تھا کیوں کہ اس کے دائیں بائیں کی سمتیں خالی تھیں اور وہاں ویسے ٹیلے نظر آ رہے تھے۔ عجیب و غریب جگہ تھی بالکل یوں لگتا تھا کہ یہ جگہ ان لوگوں کی ضرورتوں کے مطابق قدرت کی طرف سے تشکیل دی گئی ہو لیکن کالیا نے بہت زیادہ حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ کیوں کہ تھوڑی ہی دیر بعد اس وسیع و عریض پہاڑی سلسلے کے پاس پہنچ چکا تھا۔ جس کے درمیان ایک عظیم الشان سوراخ نظر آ رہا تھا۔ کسی بہت بڑے غار کا سوراخ اور یقینی طور پر کالیا کو اسی طرف لے جا رہا تھا۔

کالیا کے دل میں تجسس کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور وہ بہت کچھ جان لینے کا خواہش مند تھا۔ خوف وغیرہ کا کوئی تصور تو اس کے دل میں تھا ہی نہیں۔ بس سنسنی اور تجسس جو اس کی زندگی کا سب سے اہم ترین حصہ تھا۔ وہ چاروں اسے لئے ہوئے غار کے دہانے پر پہنچے اور پھر ان میں سے ایک نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

خود وہ کالیا سے پہلے غار میں داخل ہو گیا تھا۔ کالیا کو اندر قدم رکھتے ہی محسوس ہوا کہ اس غار کو بڑی نفاست سے قابل استعمال بنایا گیا ہے۔ جانے وہ قدرتی سوراخ تھے جن سے روشنی آ رہی تھی یا پھر سوراخ بنائے گئے تھے لیکن ان کے نتیجے میں یہ عظیم الشان غار پوری طرح روشن تھا۔ یہاں جگہ جگہ پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے اور جو شخص کالیا پتھر کے ایک بڑے ٹکڑے پر سب سے پہلے نظر آیا اسے دیکھ کر کالیا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہ منظر بھی ناقابل یقین تھا۔

یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی طلسمی ماحول میں پھنس گیا ہو لیکن سامنے نظر آنے والی شخصیت کو پہچاننے میں اس نے کوئی غلطی نہیں کی تھی۔ سرخ و سفید جسم کے مالک گداز اور حسین ہونٹ رکھنے والی تیز اور شفاف آنکھوں سے مزین چہرے والی الماس اس کے سامنے بڑے پتھر پر غرور و تمکنت کے ساتھ بیٹھی ہوئی مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کالیا کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے بند ہو گئیں۔ وہ یقین کرنا چاہتا تھا کہ اس کی بینائی نے جو منظر اس کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ صرف اس کا وہم ہے یا حقیقت۔ وہ چاروں افراد جو اسے ساتھ لے کر آئے تھے۔ وہ پیچھے ہٹے اور آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے ہوئے غار سے

بارہ نکل گئے۔ گویا اب انہیں اس بات کا خطرہ نہیں تھا کہ کالیا فرار کا راستہ اختیار کرے گا یا اندر موجود الماس کو کوئی نقصان پہنچا دے گا۔ پتا نہیں انہوں نے اس بات کا یقین کیوں کر لیا تھا الماس کی مسکراہٹ میں بڑا طنز اور بڑا انوکھا پن تھا۔ کالیا آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا اور پھر بار بار پلکیں جھپکانے لگا۔ تب اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پتھر پر ٹکایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"الماس تمہیں خوش آمدید کہتی ہے۔"

کالیا درحقیقت اس وقت اتنا حیران ہوا تھا کہ اس کے اعصاب جواب دے گئے تھے۔ وہ ناقابلِ یقین نگاہوں سے الماس کو دیکھ کر رہا تھا۔ یہ جادوگری ہو سکتی ہے۔ یا پھر اس کی آنکھوں کا قصور لیکن الماس کے الفاظ کو کیسے نظر انداز کر سکتا تھا۔ آنکھیں دھوکہ دے رہی تھیں تو کیا کان بھی خراب ہو گئے تھے۔ پھر یہ آواز اس کے کان میں کہاں سے ابھری اور پھر آنکھیں روشن تھیں۔ منظر نمایاں تھا۔ تب پھر اس بات پر یقین کیوں نہ کیا جاتا کہ اس عظیم الشان غار میں الماس اس کے سامنے ہے۔

کالیا نے الماس کے خلاف جو کچھ بھی کیا تھا وہ ایک الگ بات تھی لیکن اسے اس قدر اندازہ تھا کہ یہ عورت بالکل طلسمی حیثیت کی مالک ہو سکتی تھی۔ کوئی عقل میں آنے والی بات تھی یہ کہ اسے تو موت کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ سمندر کی لہروں پر وہ چھوٹی سے کشتی بھلا کیا حیثیت رکھتی تھی۔ جس پر اسے بٹھا کر روانہ کر دیا گیا تھا اور پھر بہت زیادہ وقت بھی نہیں گزرا تھا۔ اگر سالہا سال گزر گئے ہوتے تو یہ سوچا جا سکتا تھا کہ الماس نے بالآخر سمندر میں ایک بار پھر موت کو شکست دے دی اور کسی نہ کسی طرح اس جزیرے تک پہنچ گئی اور یہاں اپنے طور پر تسلط حاصل کر لیا۔

چند ماہ کے اندر اندر یہ ساری کارروائی کوئی طلسمی عمل ہی معلوم ہوتی ہے۔ الماس دلچسپ نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔ پھر چند قدم آگے بڑھ کر کالیا کے سامنے پہنچ گئی اور اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری تمہاری شناسائی اتنی مختصر تو نہیں کالیا کہ تم مجھے پہچاننے میں وقت محسوس کرو پھر غالباً یہ سوچ رہے ہو کہ تم کہ یہ میں نہیں میری روح ہے۔ جس نے بالآخر تمہیں یہاں تک بلا لیا۔"

کالیا اب بھی سحرزدہ نگاہوں سے الماس کو دیکھ رہا تھا۔ اسے درحقیقت اپنی بصارت پر یقین نہیں آ رہا تھا تب الماس نے کہا۔

"آؤ...... بیٹھو۔ اب تو تم میرے مہمان ہو۔ تمہیں یہاں تک لانے میں، میں نے نجانے کیا کیا جتن کیے ہیں"

کالیا اپنے آپ سنبھال کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ الماس نے ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا اور کالیا تھکے تھکے قدموں سے اس کی طرف چل پڑا۔ پھر پتھر پر بیٹھ گیا۔

"تم تو سیمابی فطرت کے انسان ہو تمہارے چلنے کا یہ انداز مجھے پسند نہیں آیا۔ میں یقینی طور پر تم اعصابی کشیدگی کا شکار ہو گئے ہو۔"

"بہت بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہی ہو الماس، سمندر میں جس کشتی میں تمہیں اتارا گیا تھا۔ اس میں بہر طور کھانے پینے کی اتنی اشیاء موجود تھیں کہ تم زندہ رہ سکو اور یہی تصور ذہن میں تھا کہ اگر تم اپنے طور پر زندگی حاصل کر لو۔ تو ہم اس بات کو بھول جائیں کہ ہمارے

اور تمہارے درمیان کیا حیثیت رہی ہے۔ ورنہ باآسانی تمہیں جہاز میں موت کے گھاٹ اتارا جاسکتا تھا۔"

"ہوں...... گویا یہاں بھی تم اپنا احسان جتانا چاہتے ہو مجھ پر۔"

"نہیں الماس لیکن اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا کہ تم شاید دنیا کی سب سے حیرت انگیز عورت ہو۔ میں نے عورتوں میں کم از کم تم جیسی عورت کو کبھی نہیں دیکھا۔"

"میں نے تمہیں اپنا مرد بنانا چاہا تھا کالیا...... ! لیکن تم نے......"

"الماس تم نجانے کون سی نسل سے تعلق رکھتی ہو۔ مجھے اپنی زندگی کی معلومات کے دوران یہ تو پتا چلا تھا کہ یورپ کی نسلیں وہ اقتدار کھو چکی ہیں جو انسانی سے کہ برابر رکھتی ہیں لیکن تمہیں دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ میری اور تمہاری عمر میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور اس کے علاوہ تم نظام امری کی داشتہ رہ چکی ہو۔ اس کے قدموں میں تم نے ایک طویل وقت گزارا ہے۔ پھر تم اس بات کی توقع کیسے رکھتی ہو کہ میں تمہیں اپنی عورت کی حیثیت سے قبول کر لیتا۔"

الماس برا ماننے کے بجائے ہنس پڑی۔ پھر وہ کہنے لگی۔

"خیر تم جیسے نوجوانوں کا حصول میرے لئے چٹکیوں کا کام ہے۔ شاید میں کچھ عرصے میں حماقتیں کرتی رہی ہوں اور میں نے اپنی حیثیت کو خود نظر انداز کر دیا ہے۔ میں نے ایک بہت کم سطح کے لوگوں کو اپنی سطح کے برابر دیکھا ہے اور اس کا ہی نتیجہ ہے کہ میں مشکلات کا شکار ہوں۔ ورنہ کالیا! تم جیسے گھٹیا قسم کے لڑکے میرے تلوے چاٹتے رہتے ہیں۔ تمہارے سلسلے میں نے جو کچھ دھوکا کھایا ہے بہر طور میری زندگی کا ایک یادگار واقعہ ہے لیکن دیکھ لو اس کے نتیجے میں کیا کر دکھایا ہے۔"

"ہوسکتا ہے کہ تم بہت بلند فطرت کی مالک ہو الماس۔ میں نے خود کو ہمیشہ ایک معمولی انسان سمجھا لیکن میرے ہی ذریعہ تمہیں وہ بدترین شکست نصیب ہوئی۔ جس کے نتیجے میں تم اس وقت یہاں موجود ہو۔"

"اوہو...... میں تو سمجھتی ہوں کہ یہ میری بہت بڑی کامیابی ہے۔"

"تم جو کچھ بھی سمجھتی ہو...... میں اس پر اعتراض تو نہیں کر سکتا۔"

"ٹھیک ہے، خیر چھوڑو ان باتوں کو۔ سناؤ باقی تمام لوگ کیسے ہیں؟"

"وہ سب ٹھیک ہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔" الماس نے ایک قہقہہ لگایا اور ہنستی ہوئی بولی۔

"واقعی تم بہت معصوم ہو۔ جس انداز میں تم یہ الفاظ کہہ رہے ہو اس پر مجھے ہنسی آ رہی ہے۔ تم یہاں قیدی کی حیثیت سے آگئے ہو...... کالیا! تمام لوگوں سے الگ ہو اور تم کہتے ہو کوئی خاص بات نہیں ہے۔"

"میڈم، الماس زندگی میں یہ اونچ نیچ تو چلتی رہتی ہے۔ میڈم تاشہ نے مجھے اس دنیا کے بارے میں سب کچھ بتایا ہے۔"

"تاشہ......" الماس نے عجیب سے انداز میں کہا۔ کچھ دیر سوچتی رہی اور اس کے بعد اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''آہ...... میں نہیں سمجھ پائی۔ میں واقعی نہیں سمجھ پائی تھی۔ تو یہ مسئلہ ہے۔''

کالیا اسے دیکھتا رہا۔ الماس پر خیال میں سر ہلاتی رہی اور اس کے بعد اس نے خاموشی اختیار کرلی۔ کالیا کے دل میں تجسس تو ابھرا تھا کہ الماس سے پوچھے کیا اندازہ لگایا اس نے تاشہ کے نام پر اس کے ذہن پر کیا تصور ابھرا ہے لیکن وہ اسے زیادہ حیثیت نہیں دینا چاہتا تھا۔ الماس کچھ دیر سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

''میں نے درحقیقت تمہیں کبھی نہیں بھلایا، کالیا...... اور کبھی بھول بھی نہیں سکتی۔ کیوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم نے کچھ دیر کے لئے ذہنی طور پر معطل کر دیا تھا۔ اپنی دانست میں تم نے بہت زیادہ چالاکی سے کام لیا تھا اور مجھے بے وقوف بنایا تھا۔ اعتراف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کہ میں لمحاتی طور پر تمہارے ہاتھوں بے وقوف بن گئی تھی لیکن اپنی اس حماقت کو شائد زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتی۔''

''چھوڑو ان باتوں کو الماس۔ مجھے اس جگہ کے بارے میں بتاؤ جہاں تم نے مجھے اپنا قیدی بنایا ہے۔''

''ہاں سب کچھ بتاؤں گی تمہیں۔ بڑا پر لطف معاملہ ہے۔ کالیا تم سنو گے تو خوش ہو جاؤ گے۔ ویسے ایک بات میں تمہیں بتاؤں کہ کوئی ایسی حماقت مت کرنا' جس سے مجھے تمہارے خلاف کوئی عمل کرنا پڑے۔''

''مثلاً کیا......؟''

مثلاً یہ...... یہ کہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش کبھی مت کرنا۔ یہ کوشش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ بڑی عجیب جگہ ہے میرے لئے انتہائی باعث دلچسپی اور پھر ویسے بھی ابھی تو تمہیں اس قسم کی کوئی کوشش کرنی بھی نہیں چاہئے۔ کیوں کہ یہاں تمہاری ملاقات ایسے بہت سے دلچسپ لوگوں سے ہو گی جن سے مل کر تم انتہائی مسرور ہو جاؤ گے۔''

کالیا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ الماس نے کچھ لمحات کے بعد پھر کہا۔

''اور اس میں تمہارے کچھ شناسا بھی ہیں کالیا! تمہارے کچھ ایسے شناسا بھی ہیں جن سے مل کر تمہیں حیرت بھی ہو گی اور خوشی بھی......''

''بولتی رہو...... میں تمہاری گفتگو میں کوئی دخل نہیں دوں گا۔''

''چلو چھوڑو ان باتوں کو...... اب یہ بتاؤ یہاں آ کر تمہارے احساسات کیا ہیں۔ ہم لوگ اگر اپنی معلومات کا تبادلہ کرلیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ تمہارے بقیہ ساتھی اب کیا کر رہے ہیں۔''

کالیا نے الماس کو دیکھا اور ایک لمحے کے لئے اس کی ذہنی سوچ میں کچھ تبدیلی ہوئی پھر اس نے اس سے آہستہ سے کہا۔

''جہاز کہاں ہے۔'' الماس ہنس پڑی تھی۔ چند لمحات وہ دلچسپ نگاہوں سے کالیا کو دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

''آ رہا ہو گا...... طولسی اسے خود لا رہا ہے۔ دراصل وہ اپنے ساتھ انجینئروں کو جہاز پر تربیت بھی دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ پہلے جہاز کو وہ ذرا لمبے راستے پر جائے گا اور پھر گھما پھرا کر یہاں لے آئے گا۔ یہ اس لئے بھی ضروری تھا کہ اگر تمہارے پاس اسے تلاش کرنے

کے لئے کچھ ذرائع ہوں جب کہ میں نے طولسی سے کہا تھا کہ وہ ضرور کالیا کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا پھر بھی طولسی احتیاط پسند آدمی ہے۔ اس نے سوچا کہ سمندر میں ذرا دور تک نکل جائے اور یہ اندازہ لگائے کہ اگر جہاز کا تعاقب کیا جا رہا ہے تو اس کا ذریعہ کیا ہے۔ اس کے بعد ساحل تک واپس آئے تو ڈیئر کالیا! جہاز یہیں آئے گا۔ تم اسے پا سکو گے۔ یقینی طور پر تم اسے پا سکو گے۔ یوں لگتا ہے کہ جہاز کا تمہاری زندگی کا گہرا تعلق ہے۔ وہ یہیں آ رہا ہے۔ تمہارے لئے جب کہ باقی لوگوں کا رابطہ اس سے کٹ چکا ہے۔ میں نے تمہیں جہاز کے بارے میں بتا دیا' تمہارا پہلا سوال تھا اب کیا تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں نہیں بتاؤ گے۔ وہ کیا کر رہے ہیں اور تم یہاں کیسے آ نکلے۔؟"

"کوئی حرج نہیں ہے۔ عدیل بخشی اور ٹیکلی ہیون وغیرہ ان پہاڑوں کے دوسری جانب موجود ساحل پر جہاں سے تم نے جہاز کو چوری کیا' ریسرچ سینٹر قائم کر کے سمندری تحقیقات کر رہے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد یہی تھا اور اسی لئے انہوں نے اتنا طویل سفر طے کیا تھا۔"

"آہ...... اب وہ ساری زندگی یہاں ریسرچ کرتے رہیں گے اور یقینی طور پر معلومات کا اتنا بڑا خزانہ اکٹھا کر لیں گے کہ اگر کیپراسٹین گروپ کو اس کے بارے میں علم ہو جائے تو وہ اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ اس علاقے کی جانب آ نکلیں۔"

الماس ایک ایک بات میں طنز تھا۔ کالیا اس طنز کو محسوس کر رہا تھا لیکن عقل اسے سمجھا رہی تھی کہ اس وقت کسی بھی بات سے متاثر ہو کر کوئی عمل کرنا بالکل مناسب نہیں ہوگا۔ وہ پرخیال نگاہوں سے الماس کو دیکھتا رہا اور اس کے بعد اس نے کہا۔

"بہرحال الماس میں تمہیں اس نئی زندگی کی مبارکباد دیتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ اب تم زندہ رہنے کا حق رکھتی ہو۔ کیوں کہ تم نے موت کو بار بار شکست دی ہے۔"

"شکریہ کالیا! بے حد شکریہ۔"

"مگر تم نے مجھے بتانا پسند کرو گی کہ سمندری سفر کے بعد تم یہاں تک کیسے پہنچ گئیں۔"

"ہاں...... ابھی جب تک طولسی نہ آ جائے یہ ضروری ہے کہ میں تم سے باتیں کرتی رہوں۔ ویسے بھی تمہیں یہاں تنہا کوفت ہوگی اگر میرا سہارا بھی نہ ہو۔ میں نہیں جانتی کہ کون کب تم سے ملاقات کرے گا لیکن فی الحال تم یہ سمجھ لو تمہیں یہاں قید کرنے میں میرا ہی ہاتھ ہے اور میں نے اس سلسلے میں بڑی سرگرمی سے کام لیا ہے۔"

"میں جانتا ہوں کہ تم بے پناہ ذہین عورت ہو۔"

"ایک بار شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مائی ڈیئر کالیا! ویسے میں جن لوگوں کے بارے میں تمہیں بتا رہی ہوں وہ لوگ بھی تمہارے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ چلو چھوڑو ان لوگوں کی بات۔ میں تمہیں اپنے بارے میں سناؤں۔ ہوا یوں کہ تم نے مجھے کشتی میں بٹھا کر ان تمام اشیاء کے ساتھ سمندر میں روانہ کر دیا۔ درحقیقت وہ لمحات میرے لئے انتہائی خوفناک اور تکلیف دہ تھے آہ...... مجھے اس کشتی میں سولہ دن تک سفر کرنا پڑا۔ بے شک کھانا پینا میرے پاس موجود تھا لیکن سمندر کی تنہائی بھی بڑی عجیب چیز ہوتی ہے۔ ان دنوں میں یہ سوچنے لگی تھی کہ یقینی طور پر میری زندگی اب خاتمے کے قریب ہے۔ دراصل تمہارا معاملہ بڑا عجیب ہے۔ کالیا! تم سے میرے چند ستارے کچھ اس طرح

سے ہم آہنگ ہو گئے ہیں کہ میں کہہ نہیں سکتی کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ یورپ میں میرا اپنا ایک عظیم مقام تھا اور میں ایک بہت بڑے ادارے کی مالک تھی۔ کیرا سٹین گروپ کے لئے میں نے بے شمار کام کئے اور ان سے معاوضہ حاصل کیا۔ اس بار بھی اس بنیاد پر میں نے اپنے کام کا آغاز کیا تھا لیکن یہاں سے میری زندگی کے نئے راستے شروع ہو گئے اور کالیا یہ راستے بار بار تمہاری سمت اختیار کرتے رہے۔ بہت سے واقعات تمہیں معلوم ہیں۔ کب سے میں تمہیں کیرا سٹین گروپ کے لئے حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن اس کے بعد معاملات میرے لئے بالکل ذاتی ہو گئے تھے۔ کیرا سٹین گروپ پس منظر میں چلا گیا اور میرا تمہارا مستقل راستہ قائم ہو گیا۔

خیر تو میں بتا رہی تھی کہ میں سمندر میں تھی میری کشتی سفر کرتی رہی اور میں نجانے کیسے کیسے وسوسوں کا شکار رہی لیکن پھر میری تقدیر نے یاوری کی ہواؤں نے میرا ساتھ دیا۔ مجھے ایک ایسا جہاز نظر آیا جو مسافر بردار نظر آتا تھا۔ وہی ہوا جہاز سے مجھے دیکھ لیا اور اس کے بعد مجھے جہاز پر اٹھا لیا گیا۔ ان لوگوں کو متاثر کرنا میرے لئے مشکل ثابت نہ ہوا تھا۔“

الماس نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا لیکن اس وقت غار کے دروازے پر وہ چاروں بوڑھے آدمی نظر آئے جو مجھے یہاں تک لائے تھے۔ الماس چونک کر ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

”ہاں......“

”جہاز آ گیا ہے۔ میڈم!“ ان میں سے ایک نے جواب دیا۔

”اوہ......ویری گڈ......طوسی نے اس کا مطلب ہے زیادہ لمبا سفر نہیں کیا پھر کوئی خاص بات۔“

”طوسی نے آپ کو طلب کیا ہے۔“

”اوہ......اچھا ٹھیک ہے۔ مگر اس کا کیا بندوبست کرو گے“ الماس نے میری طرف دیکھ کر کہا۔

”جو آپ حکم دیں میڈم۔“

”اس کے سوا اور کیا حکم دے سکتی ہوں کہ اسے قید کر دیا جائے لیکن میری نگرانی میں۔ یہ بہت شاطر آدمی ہے اور نکل سکتا ہے۔ چلو اسے لے چلو“ چاروں قوی ہیکل بوڑھے کالیا کے گرد آ کر کھڑے ہو گئے۔ کالیا خاموشی سے آگے اٹھ گیا تھا۔ اسے نکل جانے کی جلدی نہیں تھی۔ ویسے بھی وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہاں سے نکلنا آسان نہیں ہو گا۔

خوامخواہ زندگی خطرہ میں ڈالنا ٹھیک نہیں ہے اور اس سے بہتر یہ ہے کہ خاموشی سے کچھ وقت گزار کر انتظار کر لیا جائے اور پھر جہاز کی آمد کی اطلاع اسے مل ہی گئی تھی۔ اگر جدوجہد کی جائے تو کم از کم اسی شکل میں کی جائے کہ وہ جہاز واپس لے جانے کے امکانات ہوں۔ چنانچہ وہ خاموشی سے ان لوگوں کے ساتھ چل پڑا۔ غار اندر ہی اندر ایک سرنگ کی شکل اختیار کر گئے تھے اور ان میں ذیلی غار بھی تھے۔ یقینی طور پر یہ لوگ خطرناک تھے اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوا تھا وہ چند روز کی کاروائی معلوم ہوتی تھی۔ غاروں میں کئی جگہ ایسے قید خانے نظر آئے جو دیوار کے اندر بنے ہوئے تھے لیکن ان میں موٹی موٹی پتھر کی سلاخوں کے دروازے لگائے گئے تھے۔

یقینی طور پر یہ سلاخیں تراشی گئی ہوں گی اور دروازوں کو اس طرح ان پر فٹ کیا گیا ہوگا...... لیکن یہ کام بڑا تھا۔ کالیا کو شدید حیرت تھی کہ یہ کون لوگ ہیں اور یہاں کیا کر رہے ہیں۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ پتھروں کے ایک دروازے کو ان چاروں نے طاقت لگا کر کھولا اور کالیا کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ الماس نے مسکراتے ہوئے کالیا کو دیکھا اور کہنے لگی۔

"ہوسکتا ہے کالیا! تم بہت زیادہ طاقتور ہو لیکن ان پتھروں سے سر ٹکرا کر مرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ انتظار کر لینا۔ ہاں اگر ان غاروں سے نکل بھاگنے کی کوشش کی تو یقینی طور پر موت تمہارا استقبال کرے گی۔ یہاں کسی کو بھی تمہاری زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ تمہارے لئے پریشان ہو۔ یہ لوگ جو تمہارے لئے پہرہ دار مقرر کئے جائیں گے۔ بڑے معصوم اور سادہ لوح ہیں۔ یہ نہ تمہاری بات سمجھیں گے اور نہ تم سے بات کر سکیں گے لیکن انہیں یہ ضرور سمجھا دیا جائے گا کہ اگر تم نکلنے کی کوشش کرو تو تمہیں پتھر مار کر ہلاک کر دیں اور یہ پتھر ان کا بہترین ہتھیار ہیں۔ ان کا نشانہ کبھی خالی نہیں جاتا۔ چنانچہ سنگسار ہونے سے بچنا۔" کالیا نے کوئی جواب نہیں دیا۔

پتھروں کے دروازے پیچھے انہیں دھکیل دیا گیا اور دروازہ بند کر کے اوپر سے دو چٹانوں کے ٹکڑے گرا دیئے گئے جو بڑی مہارت سے دروازہ کو بند کرنے کے لئے تالے کے طور پر تیار کئے گئے تھے۔ کالیا ان تمام چیزوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ دیوانہ نہیں تھا کہ دیوانگی کا مظاہرہ کرتا جانتا تھا کہ اس قید خانے میں وقت گزارنا پڑے گا۔ جس غار میں اسے قید کیا گیا تھا اس میں اوپر کی سمت چار چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے جو ہوا اور روشنی آنے کے لئے بنائے گئے تھے۔

لیکن یہ سوراخ اتنے چھوٹے تھے کہ ان میں سے آدمی کا گزرنا ناممکن تھا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ ان سے باہر گزارا جا سکتا تھا۔ الماس مسکرائی اور ایک قاتل نگاہ کالیا پر ڈال کر واپسی کے لئے مڑ گئی۔ ویسے بھی وہ عجیب عورت تھی اور اس وقت اس کی بے حجابی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کیوں کہ اس کے جسم پر لباس نہ ہونے کے برابر تھا۔ جب وہ وہاں سے چلی گئی تو کالیا پتھر کی دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گیا۔ اب اس نے اپنی قیدی کی حیثیت کو قبول کر لیا تھا اور یہ اندازہ اسے ہو گیا تھا کہ وقت ہی کوئی رد و بدل کرے۔ اس کہانی میں تو ممکن ہے ورنہ آسانی سے وہ ان لوگوں کے چنگل سے نہیں نکل سکتا اور اس کے بعد اس نے آٹھ افراد کو دیکھا جو مقامی لگتے تھے۔ سنگ و رنگ اور پستہ قامت رنگ میں وہی بے رنگی جو مقامی لوگوں میں دیکھی گئی تھی اور جس کا تذکرہ ایراکن نے پہلے ہی کر دیا تھا۔

آٹھوں آدمی مختلف انداز میں اس کے سامنے سے گزرتے رہے اور کالیا الماس کے بارے میں سوچتا رہا۔ اسے عدیل بخشی اور تاشہ وغیرہ کا بھی خیال آ رہا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ لوگ کم از کم اس کی طرف سے پریشان نہیں ہوں گے۔ اسے کتنی بھی دیر لگ جائے یہی سوچا جائے گا کہ وہ اپنا کام سر انجام دے رہا ہے لیکن الماس بہت خطرناک عورت تھی اور کالیا کو اسے دیکھنے کے بعد اصل معنوں میں یہ احساس ہوا تھا کہ جس مہم پر نکلا تھا اب وہ آسان نہیں رہی بلکہ اب اس سلسلے میں اسے ناکامی کا منہ بھی دیکھنا پڑ سکتا ہے۔ تو جہاز کو اغواء کرانے والی الماس تھی۔

یقینی طور پر اسی جیسی کسی ذہین عورت کا کام ہو سکتا ہے۔ مگر بار بار ایک نام لے رہی تھی۔ طوسی، طوسی کون ہے۔ اس بارے میں

ابھی الماس سے پوچھا بھی نہیں تھا۔ کالیا...... کہ وہ کمبخت بوڑھے نازل ہو گئے۔

بہر طور یہ تو خبر مل گئی تھی کہ جہاز اغواء ہو کر یہیں آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے اسے کہیں اور نہیں لے جا گیا۔ لیکن الماس سے یہ امید تھی کہ جہاز کو اپنے قبضے میں کرنے کے بعد وہ فوراً یہاں سے نکل جانے کی کوشش کرے گی۔ آہ...... کاش اتنا وقت مل جائے کہ جہاز تک پہنچنے کا موقع مل سکے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا' دیکھا جائے گا۔ چاہے زندگی کی بازی لگانی پڑے لیکن جہاز کو اتنی آسانی سے نہیں نکلنے دوں گا۔ کالیا اپنی سوچوں میں گم رہا اور پھر سوچوں ہی سوچوں میں بہت سا وقت گزر گیا۔ تاریکی پھیل گئی' غاروں میں روشنی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ چنانچہ وہ تاریکی میں زمین پر لیٹ گیا۔

خیالات کو ذہن کو جھٹکنے کے بعد اس نے سونے کی کوشش کی اور نجانے کتنی دیر کوشش کے بعد اسے نیند آگئی۔ پھر اس وقت اس کی آنکھ کھلی جب سورج کی کرنوں نے ان سوراخوں سے اندر داخل ہو کر عین اس کے چہرے کے گرد احاطہ کر لیا تھا۔ کرنیں اتنی تیز تھیں کہ کالیا کو اپنی آنکھیں دکھتی ہوئی محسوس ہوئیں اور تھوڑی دیر کے بعد وہ جاگ کر ان کرنوں کی زد سے نکل آیا۔ غار میں بیٹھ کر وہ سلاخوں اور دروازے کو تکنے لگا۔ پتھریلے دروازے کے آس پاس اب لوگ نظر نہیں آرہے تھے۔ کالیا آہستہ آہستہ اٹھا اور سلاخوں اور دروازوں کے پاس پہنچ گیا۔ یقینی طور پر اس کے پہرے دار اس وقت موجود نہیں تھے۔ پتا نہیں کیوں انہیں وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا۔ اندازہ تو یہی ہو سکتا تھا کہ وہ حکم کے غلام ہیں اور جب تک انہیں ہٹایا نہیں جائے گا' وہ اپنی جگہ نہیں چھوڑیں گے۔

پھر اچانک ہی کالیا نے قدموں کی آہٹ محسوس کی اور اس نے کسی کو دور سے آتے ہوئے دیکھا۔ انسانی قدم کسی ایک انسان کے تھے اور وہ اس کے قریب آنے کا انتظار کرنے لگا۔ ہو سکتا ہے الماس ہو...... خوشبو کا ایک جھونکا اس کے قریب پہنچا اور کالیا نے آنکھیں مل کر اس عورت کو دیکھا جو اسی سمت آرہی تھی لیکن اس بار اس کے دل پھر شدید دھکا لگا تھا۔ یہ منظر بھی ناقابل یقین تھا۔ ہاں اس بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن جو چہرہ اس کے قریب آرہا تھا وہ اس کا اچھی طرح شناسا تھا۔ شناسا ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ تو وہ اچھا خاصا وقت گزار چکا تھا۔

یہ جولیا تھی۔ پروفیسر جیکانہ کی بیٹی جولیا۔ اس سے کوئی چار گز کے فاصلے سے گزری۔ کالیا کا اندازہ تھا کہ جولیا نے دیکھ لے گی اور یہ اندازہ یقین میں تبدیل ہو گیا۔ جولیا نے اسے دیکھا ایک لمحے کے لئے اس کے قدموں میں لغزش پیدا ہوئی اور پھر وہاں سے آگے بڑھ گئی' کالیا بھونچکا رہ گیا تھا۔ بے اختیار اس نے سلاخوں پر ہاتھ رکھ کر زور سے آواز دی۔

''جولیا...... جولیا'' لیکن جولیا نے یہ آواز نہیں سنی وہ قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ کالیا قوت سے چیخا۔

''جولیا...... جولیا...... رکو تو سہی۔ جولیا...... جولیا میں کالیا ہوں۔ جولیا...... جولیا'' اس نے بار بار اس کا نام پکارا اور جولیا رک گئی۔ چند لمحات اس کی طرف رخ کئے بغیر وہ کھڑی رہی اور اس کے بعد واپس پلٹی کالیا شدید حیرانی کا شکار تھا۔ جولیا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس سے دو گز کے فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔ اس نے کالیا کو سپاٹ نگاہوں سے دیکھا۔

''جولیا تم مجھے پہچانی نہیں ہو۔ میں کالیا ہوں...... کالیا...... جہاز پر ہم پروفیسر جیکانہ۔''

"کیا بات ہے کیا کہنا چاہتے ہو؟" جولیا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"جولیا میں یہاں قیدی ہوں اور الماس بھی یہاں موجود ہے۔ اس نے مجھے یہاں قید کیا ہے۔ جولیا۔"

"تو میں کیا کر سکتی ہوں۔" جولیا نے جواب دیا۔

"تمہیں میری اس قید سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔" جولیا تلخ لہجے میں بولی۔

"اوہ جولیا...... جولیا...... میں تمام صورتحال تمہیں سمجھاؤں گا۔ مگر تم...... تم یہاں کیسے ہو...... پروفیسر جیکانہ۔ کیا پروفیسر جیکانہ بھی یہاں موجود ہیں۔"

"تم نے مجھے کیوں آواز دی تھی۔" جولیا غراتے ہوئے لہجے میں بولی۔ اس کے چہرے پر انتہائی ناخوشگوار تاثرات تھے۔

"جولیا تم مجھ سے ناراض ہو۔ یا تمہارے اندر کوئی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ کم از کم اتنا تو بتا دو کہ تمہارا یہ رویہ تمہیں اس سے بھی دلچسپی نہیں ہے جولیا کہ میں، میں یہاں قید ہوں۔"

"اور کچھ کہنا چاہتے ہو......" جولیا نے بدستور اسی انداز میں سوال کیا اور کالیا کی زبان بند ہو گئی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے جولیا کو تکتا رہا۔ جولیا چند لمحات اسے دیکھتی رہی۔ پھر ایک جھٹکے سے مڑی اور واپس چلی پڑی۔

"جولیا بس اتنا بتا دو کہ پروفیسر جیکانہ بھی یہاں موجود ہیں۔" لیکن جولیا رکی نہیں۔ کالیا نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ یہ ناقابل یقین بات تھی۔ اس پر یقین نہیں کیا جا سکتا تھا الماس تو یہاں آ گئی لیکن پروفیسر جیکانہ...... پروفیسر جیکانہ کو کیا ہو گیا۔ کہیں الماس اوہ مگر کیسے۔ آخر کیسے؟ وہ جھنجلاہٹ کے عالم میں اپنی پیشانی پر مکے مارنے لگا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ بالکل سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کیا ہے؟ یہ تو بڑا طلسمی ماحول معلوم ہوتا تھا۔ یہ تو بالکل ناقابل یقین واقعات نگاہوں کے سامنے آ رہے تھے۔

ان واقعات میں سچائی بھی ہے۔ یا یہ صرف نظری دھوکہ ہے۔ کہیں کوئی طلسمی جال تو نہیں پھیلایا گیا۔ اس کے اردگرد یہ سب کچھ...... آہ...... یہ سب کچھ...... سر اس طرح چکرایا کہ کالیا کو بیٹھنا پڑا۔ ناقابل یقین واقعات نے اس کے ذہن پر بہت برا اثر ڈالا اور وہ پریشانی کے انداز میں سوچ رہا تھا کہ آخر یہ سب کیسے ہوا اور پھر جولیا کا رویہ لیکن پروفیسر جیکانہ...... یہاں اس کی ذہنی قوتیں جواب دے گئی تھیں۔ بہت دیر تک وہ اسی طرح سر پکڑے بیٹھا رہا اور پھر اس وقت چونکا جب دوبارہ قدموں کی آواز سنائی دی۔ پھر الماس کا چہرہ اسے نظر آیا۔ الماس کے ساتھ وہی چاروں بوڑھے تھے۔ الماس نے انہیں اشارہ کیا اور بوڑھوں نے قوت صرف کر کے دروازہ کھول دیا۔

"آؤ! تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے خوشی نہیں ہوئی مائی ڈیئر کالیا۔" کالیا اپنی جگہ سے اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے باہر نکل آیا۔ الماس کہنے لگی۔

"میں نے تمہارے لئے ناشتہ تیار کرا لیا ہے یہاں تمہیں تمہاری پسند کا ناشتہ تو نہیں مل سکتا لیکن جو کچھ ممکن ہو سکا کیا ہے میں

تے......" کالیا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ الماس اسے ایک غار میں لائی یہ غار بہت زیادہ وسیع نہیں تھا پھر بھی اچھا خاصا تھا۔ اس کی لمبائی چوڑائی، تقریباً بیس یا تیس تھی۔ یہاں بھی ویسے یہ پتھر پڑے ہوئے تھے لیکن ان پتھروں پر جانوروں کی کھال منڈ دی گئی تھی۔ گویا انہیں باقاعدہ نشست گاہ بنایا گیا تھا۔

الماس نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ایک شخص اندر داخل ہوا یہ لمبا تڑنگا لمبے لمبے بال بڑھی ہوئی داڑھی بڑھی ہوئی مونچھیں لیکن انتہائی شاندار صحت کا مالک...... اس نے اپنے ہاتھوں میں ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا رکھا تھا اور برتنوں میں کوئی چیز موجود تھی۔ کالیا نے اس چیز کو دیکھا چائے تو نہیں تھی لیکن ایک بھورے رنگ کا محلول تھا اور اس کے ساتھ یہ ایک پلیٹ میں بھنا ہوا گوشت کالیا..... نے گوشت کی تازہ خوشبو محسوس کی اور پھر اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

"یہ کیا ہے؟"

"گوشت"

"نہیں میڈم الماس تمہیں یقینی طور پر اس بات کا علم ہوگا کہ ہم جو گوشت کھاتے ہیں وہ باقاعدہ ذبح کیا ہوتا ہے اور اس کے بارے میں ہمیں علم ہوتا ہے کہ وہ کون سا جانور ہے ایسا گوشت میں جو ہماری نگاہ میں مشتبہ ہو ہم نہیں کھا سکتے۔"

"اوہ...... اچھا تو پھر میں تمہارے لئے ڈرائی فروٹ وغیرہ منگوا لیتی ہوں۔ بلکہ ٹھہرو کچھ دیر انتظار کرلو۔ جہاز آچکا ہے اور وہاں اتنا ساز و سامان موجود ہے کہ...... مگر مشکل ہوجائے گی۔ اچھا یوں کرو اس وقت تک یہ چائے پیو۔"

"چائے۔"

"ہاں...... یہاں پیدا ہونے والی ایک گھاس کو خشک کر کے یہ چائے بنائی جاتی ہے۔ بہت دلکش اور فرحت بخش ہے اور اس میں قدرتی مٹھاس ہے۔ اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں سچ ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں اس پر گزارا کر لیتا ہوں۔" کالیا نے کہا اور چائے کا پیالہ اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ چند گھونٹ لے کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ یقینی طور پر ایک بہترین خوش ذائقہ محلول ہے۔ الماس کہنے لگی۔

"اگر اس سے تمہاری کچھ سیری ہوگئی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ پھر میں واپس جاؤں۔"

"پلیز...... بیٹھو...... الماس بیٹھو...... مجھے تم سے بہت سی باتیں معلوم کرنی ہیں۔ تمہاری کہانی ادھوری رہ گئی تھی۔" کالیا نے جولیا کے بارے میں جان بوجھ کر کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ الماس کی فطرت سے واقف تھا وہ مسکرا کر کہنے لگی۔

"ہاں میری کہانی ادھوری رہ گئی۔ کہاں تک سنائی تھی وہ کہانی میں نے تمہیں۔"

"بس یہاں تک کہ تمہیں جہاز سے دیکھا اور اٹھا لیا گیا۔"

"ہاں بڑے دلچسپ اور سنسنی خیز واقعات تھے۔ کیوں کہ اس جہاز کیپٹن کیرائل تھا۔"

"کیا؟" کالیا اچھل پڑا۔

"ہاں ڈیئر کالیا..... کرائل ایک بہترین کپتان، ایک انتہائی نفیس انسان اور اب تمہیں اس بات کا اندازہ ہو گیا ہو گا کہ جہاز پر پہنچنا میرے لئے سنسنی خیز کیوں ثابت ہوا۔ جہاز پر نظام امری اپنی بیویوں کے ساتھ موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ پروفیسر جیکانہ اور اس کی بیٹی جولیا بھی تم سمجھ سکتے ہو کہ صورتحال کتنی پریشان کن ہو گئی ہو گی میرے لئے..... لیکن میرا نام الماس ہے اور میرا تعارف تم سے بخوبی ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں حالات پر بہت جلد قابو پا لیتی ہوں میں سمجھتی تھی کہ یہ میرے مخالف ہیں خصوصاً نظام امری تو میری صورت سے نفرت کرنے لگا تھا۔

پروفیسر البتہ نارمل آدمی تھے اور صورتحال کی نزاکت کو سمجھنے کی قدرت رکھتا ہے۔ مگر میں نے فوراً ہی کیپٹن کیرائل کو اپنے جال میں پھانسنا شروع کر دیا اور اسے شیشے میں اتار لینا میرے لئے مشکل ثابت نہ ہوا۔ میں نے ان لوگوں کی شدید مخالفت کی وجہ کیرائل کو ایسے دل گداز انداز میں سنائی کہ وہ موم ہو گیا اور کسی بھی مرد کو موم کرنا میرے لئے کیا مشکل کام ہو سکتا ہے۔

چنانچہ کیرائل نے ان کی مخالفت کو نظر انداز کر دیا۔ انہوں نے اسے میرے بارے میں کیا کیا کہانیاں سنائی تھیں۔ میری مراد نظام امری سے ہے۔ مگر کیرائل ان کی جہالت کا شکار نہیں ہوا۔ کیوں کہ وہ جاہل آدمی نہیں تھا۔ اس نے ان لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ جہاز کا کپتان ہے اور سمندری قانون ہے کہ اگر ہزاروں انسانوں کا قاتل بھی ایسی کیفیت میں سمندر میں مل جائے تو اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ الماس مدد کی مستحق ہے۔ جن لوگوں نے اس کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا' وہ قابل معافی نہیں ہیں۔ اگر مہذب دنیا میں پہنچ کر ان پر مقدمہ دائر کیا جائے تو انہیں بدترین سزاؤں سے دوچار ہونا پڑے گا۔

بہر حال کیرائل کے جہاز پر ایک باعزت حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔ نظام امری بری طرح تلملا رہا تھا اور بار بار کیرائل سے کہتا تھا کہ اس نے ایک آفت مول لے لی ہے۔ جس کے نتائج اسے بھگتنا پڑیں گے۔ خیر میں اس شخص سے اتفاق کرتی ہوں کیوں کہ میرا وجود صرف کہانیاں تشکیل دیتا ہے' اتنی کہانیاں میری ذات سے وابستہ ہیں میرے پیارے کالیا! کہ تم اپنے عمر کے اس حصے تک اتنی کہانیاں سن بھی نہ سکے ہوں گے اور بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ الماس کیرائل کے جہاز پر پہنچے اور کہانی یوں ہی سیدھی اور سپاٹ چلتی رہے۔ مگر اس بار کی کہانی قدرتی طور پر رونما ہوئی تھی۔ سمندر کی طوفانی شکل میں......

اور یہ سمندر طوفان اتنا ہولناک تھا کہ میں نے کبھی تذکرہ بھی سنا۔ جہاز کے انجن ٹوٹ گئے۔ اسے بادبانوں کے ذریعے سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بادبان پھٹ کر ہوا میں تحلیل ہو گئے اور جہاز لمحہ تباہی سے دوچار ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ کیرائل نے بے بسی کا اظہار کر دیا لیکن تقدیر کچھ ساتھ دے رہی تھی بالآخر طوفان تھما۔

جہاز بے شک ایک بے سہارا کشتی کی مانند سمندر کی لہروں میں ڈول رہا تھا لیکن ہوائیں اسے اس ساحل کی طرف لے آئیں اور چونکہ ساحل پر پہنچ کر اسے باقاعدہ لنگر انداز کرنے کا ہر ذریعہ ختم ہو گیا تھا' اس لئے وہ ساحلی پہاڑ سے ٹکرا گیا۔ جس کے نتیجے میں خوفناک

جاہی ہوئی اور جو لوگ اپنی زندگی نہیں بچا سکے تھے وہ سمندر کی لہروں اور شارک مچھلیوں کا شکار ہو گئے اور جو اپنا آپ بچانا چاہتے تھے وہ کسی نہ کسی طرح نکل آئے۔ مثلاً نظام امری اب صرف چار بیویوں کا شوہر ہے اس کی بقیہ بیویاں سمندر کی نذر ہو گئیں۔ پروفیسر جیکانہ تو خیر پانی کا مینڈک ہے۔ اپنی بیٹی کو با آسانی بچا لیا خود میں نے تقریباً دس افراد کو ساحل تک پہنچایا۔ یہ میرا دلچسپ مشغلہ تھا کیوں کہ شارک مچھلیوں کے درمیان کچھ وقت گزار چکی ہوں۔ وہ ایک الگ کہانی ہے۔ خیر ہم ساحل پر آ گئے۔ بچنے والوں میں کیرائل بھی تھا اور اس کے بہت سے ساتھی انجینیر اور خلاصی بھی۔ ہم ساحل پر سانس لے رہے تھے کہ ہمیں طولسی کے اطاعت کے گزاروں نے گھیر لیا۔ اور بھلا ایسی حالت میں ہم مدافعت کی قوت کیا رکھتے تھے۔ چنانچہ قیدی کے بن گئے اور اب ذرا طولسی کے بارے میں سنو۔ وہ یہاں کا بے تاج حکمران ہے اور پستہ قامت اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ پراسرار قوتوں کا مالک ہے۔ خاموش طبع، سنجیدہ، اور یقینی طور پر کوئی ایسی طاقت رکھنے والا جو ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آ سکی۔

وہ ایک قوی ہیکل بوڑھا ہے۔ جس کے بالوں میں سفیدی اور ڈاڑھی کی لمبائی دیکھو تو اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی عمر سو سال سے تجاوز کر چکی ہے لیکن ہزار جوانوں کا ایک جوان ہے پتھر پر گھونسا مارے تو اسے ریزہ ریزہ کر دے۔ بڑی شاندار قوت رکھتا ہے وہ اور بڑی شاندار جسامت۔" الماس نے اس انداز میں ہونٹ چوسے جیسے مٹھائی کی کھٹی میٹھی ڈلی منہ میں آ گئی ہو۔ پھر کہنے لگی۔

"تو ہمیں طولسی کا قیدی بننا پڑا اور اس کے بعد قیدی کی حیثیت سے میں نے یہاں کا ماحول دیکھا۔ بڑا عجیب و غریب ماحول ہے۔ لیکن ایک بار پھر میرے لئے پریشانی اس وقت پیدا ہو گئی جب میں نے پروفیسر جیکانہ اور طولسی کو گلے ملتے دیکھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست اور گہرے شناسا تھے۔ میں نے سوچا اگر نظام امری اس وقت پروفیسر جیکانہ کی جگہ ہوتا سب سے پہلے طولسی کی قید میں میری موت کا حکم صادر کیا جاتا۔ مگر گنجے کو ناخن نہ ملے۔

نظام امری قیدی ہی بنا رہا۔ کیرائل اور دوسرے زندہ بچ جانے والے بھی قیدیوں کی حیثیت سے یہاں وقت گزار رہے ہیں۔ ان پہاڑوں میں لاتعداد قید خانے ہیں اور کالیا ان قید خانوں میں کوئی مقامی آدمی قید نہیں ہے۔ اس وقت یوں سمجھ لو کہ صرف نظام امری اور کیرائل وغیرہ قیدی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یا پھر وہ ستائیس قیدی ہیں، جن کا تعلق مجھے طولسی کی نسل سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ طولسی جیسے ہی لمبے تڑنگے ہیں ان میں تین عورتیں ہیں اور باقی سب مرد ہیں......

میں تمہیں بتا رہی تھی کہ اس وقت میں بھی قیدی کی حیثیت سے زندگی گزار رہی تھی سات یا آٹھ دن ہمیں یہاں بدترین حالات کا شکار ہونا پڑا۔ یہاں غذا کی بہت کمی ہے۔ جانور شکار کر لئے جاتے ہیں اور ان کا کچا گوشت تقسیم ہو جاتا ہے۔ یا پھر ایسی ہی جنگلی گھاس اور جڑی بوٹیاں جنہیں تحقیق کے بعد انسانی زندگی کے لئے غیر مضر قرار دے دیا گیا ہے کھانے پینے کی یہی چیزیں ہیں یہاں بعد میں مجھے ایک دن طلب کیا گیا۔ گئی تو بڑے خوف ناک انداز میں تھی لیکن میرا استقبال بڑے احترام سے کیا گیا۔ وہاں طولسی تھا۔ پروفیسر جیکانہ تھا اور چند قوی ہیکل بوڑھے تو جوان بیٹھنے کی پیش کش کی گئی۔ پروفیسر جیکانہ رابطے کا ذریعہ بنا۔ حالانکہ وہ سارے بوڑھے ہماری ہی نہیں بلکہ بے شمار

زبانیں جانتے ہیں۔ پروفیسر جیکانہ نے مجھ سے کہا۔

"الماس میں نے طولسی کا بتایا ہے کہ تم بہترین ذہانت کی مالک ہو۔ ایسی عورت ہو جو ماحول میں بڑی زبردست تبدیلیاں لاسکتی ہے۔ ہمیں ایک سفر کرنا ہے سمندر کے ذریعے اور اس کے لئے ہمیں ایک جہاز درکار ہے اگر تم جہاز کے حصول کے لئے کامیاب ہو جاؤ تو یوں سمجھ لو کہ ہم تمہیں اپنا مشیر خاص منتخب کرلیں گے اور تمہیں ان بہترین مراعات سے نوازیں گے جو تم پسند کرو گی۔"

اس وقت ڈیئر کالیا مجھے جہاز کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں اور کیا مسرت ہوئی یہ جان کر پہاڑوں کے اس پار سرسبز و شاداب ساحل پر ایک جہاز لنگر انداز ہے۔ یہ میرے لئے ایک ناقابل یقین بات تھی مگر پروفیسر نے مجھے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ جہاز اپنی سفر کی منازل طے کرتا ہوا اتفاقیہ طور پر اس علاقے میں پہنچ چکا ہے۔ مجھے علاقے کی جغرافیائی تفصیلات بتائی گئیں۔ جیون اور عدیل بخشی کے تحقیقاتی مشن کے بارے میں بتایا گیا اور یہ بھی بتایا گیا کہ اس کے دوسری طرف ساحل پر اپنا کیمپ قائم کرلیا ہے۔ مجھے یہ ساری باتیں سن کر بے حد خوشی ہوئی تھی اور میں نے آنکھیں بند کر کے اقرار کرلیا تھا کہ جہاز کا حصول میری ذمہ داری ہے۔" میں نے پروفیسر جیکانہ سے کہا۔

"تمہیں صرف جہاز درکار ہے پروفیسر یا اس پر موجود افراد بھی میرا مطلب ہے جہاز کا عملہ بھی......"

"نہیں ہمیں ان کا ضرورت نہیں پڑے گی۔" پروفیسر جیکانہ نے جواب دیا۔

"میں اس میں ناکام بھی ہو سکتی ہوں۔"

"تمہیں ناکام نہیں ہونا چاہئے۔"

"چاہتی تو بھی میں بھی یہی ہوں مگر امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔"

"یہ ناکامی کے بعد سوچا جائے گا۔" جیکانہ نے خشک لہجے میں جواب دیا تھا۔

"اگر اس کوشش میں کچھ لوگ ہلاک ہو جائیں تو......؟"

"میں جانتا ہوں کہ تم یہ سوال صرف معلومات حاصل کرنے کی غرض سے کر رہی ہو لیکن انتظار کرلو تمہیں سب کچھ بتا دیا جائے گا جلدی نہ کرو۔" پروفیسر جیکانہ جانتا تھا کہ یہ کام صرف میں کر سکتی ہوں اور اس کے لئے میری ذہنی قوتیں کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ طولسی نے بھی پروفیسر کے اعتماد پر اعتماد کا اظہار کیا تھا اور یوں اس نے مجھے اپنا مشیر خاص بنا لیا۔ تین چار دن تک مسلسل میرے ساتھ طولسی کی میٹنگ رہی۔ بے شک میں ان لوگوں کی شخصیت کو آج تک نہیں سمجھ پائی ہوں لیکن ہیں بڑے شاندار لوگ ہیں۔ میں نے پہلے ہی یہ مناسب سمجھا کہ اپنی ذمہ داری کی تکمیل کروں اور پھر ایک میٹنگ میں اتفاقیہ طور پر پروفیسر جیکانہ کے ساتھ تمہارا ذکر نکل آیا کالیا......اور تمہارے بارے میں گفتگو ہونے لگی۔

پروفیسر جیکانہ نے میرے سامنے کسی نامانوس زبان میں طولسی کو تمہارے بارے میں تفصیلاً بتائیں۔ اس کا اندازہ میں نے اس طرح لگایا کہ درمیان میں تمہارا کالیا کی حیثیت سے بار بار استعمال کیا جا رہا تھا۔ مگر میں نے دیکھا کہ طولسی تمہارے نام پر مضطرب

ہو گیا ہے۔ پھر مجھے وہاں سے ہٹا دیا اور وہ لوگ شائد تمہارے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے۔ میں اتنا جانتی ہوں کہ ایک سمندری ماہر کی حیثیت سے پروفیسر جیکانہ نے تمہارا تعارف طولسی سے کرایا ہوگا اور طولسی کو چونکہ اس وقت سمندری ماہرین کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے وہ تمہارے نام پر بے قرار ہو گیا۔

بہر حال یہ سلسلہ چلتا رہا۔ میں یہ سوچتی رہی کہ اس طرح جہاز کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے اور بالآخر میں نے کچھ منصوبے بنائے پہلے چند روز تک کشتی کے ذریعے دشوار گزار سفر کریں ہم اس پہاڑی دیوار تک پہنچے جہاں سے دوسری سمت کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ جہاز کے بارے میں تو صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا تھا لیکن میں یہ جائزہ لیتی رہی کہ ایسا کون ساحل کیا جا سکتا ہے جس سے ساحل پر کیمپ بنا کر رہنے والے جہاز سے دور ہٹ جائیں۔ چونکہ اب اس کام کی ذمہ داری میرے کاندھوں پر ڈال دی گئی تھی اس لئے مجھے وسائل بھی مہیا کئے گئے۔ ان کے پاس انتہائی مبدی قسم کی کشتیاں ہیں۔ جن پر قامت کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسی طرح کی کشتی سے مشکل ترین سفر کر کے میں نے جہاز سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر اس کا جائزہ لیا۔ تمہارے کیمپ کو دیکھا اور اس کے بعد ایک منصوبہ اپنے ذہن میں لے کر واپس آ گئی۔ یہاں ایک مسئلہ تمہاری بازیابی کا بھی تھا۔ یہ لوگ تمہیں ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مجھ سے جب اس سلسلے میں کہا گیا تو میں نے یہ ذمہ داری بھی خوشی سے قبول کر لی کہ میں تمہیں ان خدمت میں پیش کروں گی۔ مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے انہیں بتایا کہ جہاز ہمارے قبضے میں آئے گا تو وہ واحد شخصیت تمہاری ہوگی جو جہاز کا سراغ لگانے نکل پڑے گی اور یقینی طور پر تم سمندر میں طویل سفر کر کے یہاں تک آنے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ تمہارے علاوہ اور کوئی ایسا نہیں کرے گا۔

بات دلچسپ یہ ہے کہ ڈیئر کا لیا! کہ ان عجیب و غریب لوگوں میں بھی سمندری ماہر اور جہاز راں موجود ہیں لیکن کیرائل کو اس سلسلے میں سب سے زیادہ اولیت دی گئی اور بالآخر اسے مجبور کر دیا گیا کہ وہ جہاز کے اغوا میں اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرے۔ میرے لئے یہ ایک خوفناک کام تھا کیونکہ کیرائل تم لوگوں کا شکر گزار تھا تم نے غالباً اس کے جہاز کی روانگی میں مدد دی تھی لیکن اس کے باوجود یہ کام مشکل ثابت نہیں ہوا۔ ہم نے کیرائل کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور بالآخر ایک مقررہ وقت پر اس مہم کی تکمیل کر ڈالی۔ پستہ قامتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ پہاڑ کے دوسری جانب کی خشک جگہوں میں آگ لگا دیں اور آگ لگانے کا یہ سامان انہیں مہیا کیا گیا اور اس سے پہلے ہم لوگ سمندری راستوں سے جو جہاز کی طرف چل پڑے۔

ضروری انتظامات کے سلسلے میں بڑی مشکلات پیش آئیں تھیں لیکن میری زندگی کا بھی یہ دلچسپ مشن تھا۔ میں بھی اپنا انتقام لینا چاہتی تھی کالیا میری ذہانتوں نے بہت سی مشکلات کو آسان بنا دیا۔ ادھر جنگل میں آگ لگ گئی اور ہماری توقع کے مطابق تمہارے تمام ذہین ساتھی آگ کی طرف دوڑ پڑے۔ جہاز بالکل خالی تھا ہمیں اس تک جانے میں دقت پیش آئی لیکن کیرائل بڑا کارآمد آدمی ثابت ہوا۔ وہ جہاز کو دوبارہ اسٹارٹ کر کے آگے بڑھانے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے بعد جہاز بالآخر ہم تک پہنچ گیا۔

میں درحقیقت جہاز کے اغوا سے اتنی غیر مطمئن نہیں تھی۔ مجھے یقین تھا کہ یہ سب کچھ ہو جائے گا۔ اصل چیز تمہاری گرفتاری تھی

اور یہیں پر میری ذہانت کا امتحان تھا اور کالیا! دیکھو کس قدر آشنا ہوں میں تمہاری حالانکہ تم نے میرے ساتھ بدترین سلوک کیا لیکن اتنا سمجھ چکی ہوں تمہیں کہ شائد کوئی دوسرا تم اسے اتنی واقفیت نہیں رکھتا۔ بالآخر تم یہاں آ گئے اور اس کے بعد میری ہدایت کے مطابق تمہیں اپنے قبضے میں کر لیا گیا' گویا میرا مشن انتہائی شاندار طریقے سے کامیاب ہوا ہے۔ جہاز ہتھیاروں سے لیس ہے ہر چیز اس میں جوں کی توں موجود ہے۔ اب بھلا تمہارے آدمیوں کی کیا مجال کہ اتنا سمندر سفر کر کے یہاں پہنچ سکیں۔ اور اگر انہوں نے پہاڑیوں کی بلندیاں عبور کر کے اس کھاڑی کے ذریعے دوسری سمت آنے کی کوشش کی بھی ہی ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ کھاڑی ایسی ہولناک گھاس سے بھری ہوئی ہے جو گوشت اور خون کی رسیا ہے۔ ایسی خوفناک گھاس کالیا اگر تم دیکھو تم دل کی حرکت بند ہو جائے۔ وہ خشکی میں بھی بہت دور تک نکل آتی ہے اور اپنی خوراک حاصل کر کے واپس پانی میں چلی جاتی ہے۔

بظاہر یہ ایک پودا ہے لیکن جانداروں سے کہیں زیادہ طاقتور کہیں زیادہ سمجھدار ایسی گھاس کا عالم خواب میں بھی تصور میں نہیں کیا جا سکتا۔ تمہارے ساتھیوں کو وہ صرف دس منٹ کے اندر اندر ہڈیوں کا پنجر بنا سکتی ہے۔ ان کی کہانی وہیں ختم ہو جائے۔ ہمیں اب اس کہانی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ تو یہاں آ کر کالیا۔ میرے دوست میرے کہانی ختم ہو جاتی ہے اور اب یہاں سے نئی کہانیوں کا آغاز ہو گا۔''

کالیا سنجیدگی الماس کی صورت دیکھتا رہا۔ جو خوفناک صورتحال پیش آ گئی تھی اسے اس کا بھرپور اندازہ تھا۔ بس اتنا نہیں جانتا تھا کہ یہ پراسرار بوڑھے کیا حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی زندگی کا کیا مقصد ہے۔ وہ کوئی سمندری سفر کہاں تک کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی قومیت کیا ہے؟ ان کی حیثیت کیا ہے؟

پروفیسر جیکا نہ البتہ اس سلسلے میں کارآمد ثابت ہو سکتا ہے اور کالیا کے انتہائی ضروری تھا کہ وہ دماغ کو ٹھنڈا رکھ کر حالات کی نزاکت کو مدنظر رکھ کر آئندہ کے اقدامات کے فیصلے کرے۔ کسی بھی جلد بازی نہ صرف اس کے لئے بلکہ ان سب کے لئے بھیانک بن جائے گی۔ چنانچہ اس نے اپنے چہرے کے عضلات میں تبدیلی پیدا کی اور تعریفی نگاہوں سے الماس کو دیکھتا ہوا بولا۔

''میڈم الماس! میں اپنے آپ کو ایک ضرورت سے زیادہ تجربے کار انسان نہیں کہہ سکتا۔ میں نے زندگی میں درحقیقت بہت کم تجربے کئے ہیں۔ ابھی تو میری تجربات کی عمر ہے لیکن اب تک جو تجربات میں نے اپنی زندگی میں کئے ہیں اور جو تجربہ میں نے انسانوں کا کیا ہے ان میں سے آپ کی کسی عورت کا وجود نہیں۔ میڈم لاشہ نے میری پرورش کی ہے بہت اچھی اور نفیس خاتون ہیں وہ...... اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے کردار زندگی میں مجھے ملے جنہوں نے مجھے متاثر کیا ہے لیکن ان کی ذہنی اور جسمانی قوتیں آپ کے مقابلے میں دو فی صد بھی نہیں ہیں۔ پہلے تو آپ کے بارے میں جاننے کا تجسس ہے۔ آخر یہ قوتیں آپ نے کہاں سے حاصل کیں۔ آپ کی شخصیت میں یہ شاندار کیفیت کہاں سے پیدا ہوئیں؟'' الماس نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے کالیا کو دیکھا اور کہنے لگی۔

''ڈیر کالیا! تم نے مجھے ابھی تک ایک فی صد بھی نہیں دیکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ کرسٹین گروپ کے اس کام کے سلسلے میں میری حیثیت بھی دو کوڑی کی ہو کر رہ گئی ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں ایسی ایسی سیکرٹ ایجنسیاں میرے نام سے کانپتی ہیں۔ جنہوں نے دنیا بھر

میں انتہائی خوفناک کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ ان ایجنسیوں کے سربراہوں کے سامنے جب الماس کا نام لیا جاتا ہے تو وہ پہلو بدلنے لگتے ہیں اور دعا کرتے اس بات کی کہ کسی بھی سلسلے میں انہیں الماس کی مخالفت میں نہ آنا پڑے۔ آہ...... کاش کوئی لمحہ ایسا ملتا۔ جب میں تمہیں یورپ لے جاتی اور وہاں اپنا قائم کیا ہوا وہ ادارہ دکھاتی جس میں دنیا کے بہترین مجرم تربیت پاتے ہیں اور پھر دنیا بھر میں بکھر جاتے ہیں اور ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیتے ہیں کہ سننے والے دانتوں میں انگلیاں دبا کر رہ جائیں۔

میں ان اداروں کی سربراہ ہوں۔ میں نے وہاں تربیتی مراکز قائم کئے ہیں اور ان مراکز میں یہ بتایا جاتا ہے کہ دوسروں پر قابو پانے کے ذرائع کیا ہوتے ہیں لیکن بس بعض اوقات خود بھی انسانوں کو ان تمام چیزوں کا لطف لینا پڑتا ہے۔ میں نہیں جانتی کہ میری یورپ واپسی کب ممکن ہوگی۔ یہ حیرتناک واقعات کب ختم ہوں گے۔ میں واپس جا بھی سکوں گی یا نہیں لیکن تم یقین کرو کالیا! اگر کبھی ایسا موقع ملا تو تم دیکھو گے کہ الماس کیا ہے؟''

''میڈم الماس! یہ لوگ کہاں کا سفر کرنا چاہتے ہیں؟''

''آہ...... ابھی یہ معلوم نہیں لیکن اطمینان رکھو بس طولی کے ذہن تک رسائی حاصل ہو جائے۔ اس کے دل پر قبضہ جمالوں میں تو سارا مسئلہ چٹکی بجاتے میں حل ہو جائے گا۔'' الماس کی آنکھیں خیالات میں ڈوب گئیں' نجانے کیا سوچنے لگی تھی وہ اور کالیا اس کا چہرہ دیکھتا رہا اور سوچ رہا تھا کہ صورتحال کافی مشکل ہو گئی ہے۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ عدیل بخشی کا مشن اس جگہ آ کر اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ اب یہ مشکل ہے کہ وہ لوگ ان بھیانک حالات میں جہازان سے واپس لے سکیں۔ اسے بے حد افسوس تھا کہ وہ ان لوگوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

الماس کچھ دیر کے بعد چلی گئی۔ اس نے جو کچھ کہا تھا' کالیا نے اسے تسلیم کیا تھا۔ اب یہ سمجھنا تھا کہ آگے کیا صورتحال ہو۔ الماس سے دوبارہ ملاقات ہوئی تھی اور کالیا نے بڑے ادب سے اس کے سامنے گردن جھکائی تھی۔ الماس نے کسی قدر چونکتے ہوئے انداز میں اسے دیکھا۔

''تمہیں اس قید میں کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟''

''صرف ذہن پریشان کرتا ہے۔''

''وہ لوگ یاد آتے ہیں؟''

''کیا میں آپ کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولوں۔''

''کیا مطلب؟''

''میں جانتا ہوں وہ میرے باپ نہیں ہیں لیکن میں نے ان کے درمیان آنکھ کھولی ہے۔ انسانی عظمت کو نہیں بھول سکتا۔''

''نہیں، میں تسلیم کرتی ہوں، لیکن تمہیں ان کے لئے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''ان کا مستقبل کیا ہوگا؟''

''جدوجہد۔''

''کیا مطلب؟''

''طولیسی مجھے اپنا مشیر بنا چکا ہے اور مجھے ان لوگوں میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو گیا ہے۔''

''آپ اس کی مستحق ہیں میڈم۔'' کالیا نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

''طنز کر رہے ہو؟''

''جی......'' کالیا چونک پڑا۔'' اصولی طور پر مجھے خود طنز کرنا چاہئے میڈم! اس لئے کہ میں نے ان لوگوں کے لئے آپ جیسی شخصیت کو کھویا۔ اس سچ میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ لیکن آپ کے مقابلے میں وہ کچھ نہیں۔ آخر وہ ہیں کیا؟ ایک شخص سمندری کھوج کرنا چاہتا تھا اس کے ساتھ ایک دولت مند شخص شامل ہو گیا اور اس نے جہاز بنا لیا۔ پھر ایک ریٹائرڈ کیپٹن ان میں آ ملا اور کچھ اور لوگ جو سمندری ریسرچ کرتے ہیں۔ ان میں کوئی الماس کا ہم پلہ کہاں ہے لیکن......''

''ہاں......آگے کہو......'' الماس مسکرا کر بولی۔

''آپ میری ناتجربہ کاری سے انکار نہیں کر سکیں گی۔''

''ناتجربہ کاری!''

''اور انسانی فطرت آپ کے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہئے تھا۔'' کالیا نے الماس کو گھورتے ہوئے کہا۔

''وہی جو تم نے کیا۔''

''کیا مطلب......؟''

''ناتجربہ کار ہو لیکن انتہائی ذہین اور اعلیٰ کارکردگی کے مالک۔ میں دونوں سے اس کا تذکرہ کر چکی ہوں۔''

''یہ آپ کی عظمت ہے۔'' کالیا نے کہا اور الماس نے قہقہہ لگایا۔

''میں نے ایسے ایسے لوگوں سے تعاون کیا ہے کالیا' جنہوں نے اپنے ہاتھ سے میری گردن پر چھری رکھ دی تھی۔ تم نے کچھ نہیں کیا خیر۔ یہ سب بہت دلچسپ ہے میں اس میں بہت دلچسپی لے رہی ہوں تم بے فکر رہو۔ میں ایک بار پھر تم سے دوستی کا آغاز کر سکتی ہوں۔''

''میں اس قابل نہیں ہوں میڈم الماس......''

''کون کس قابل ہے یہ میں جانتی ہوں دوسرے نہیں۔ تمہیں ان کے بارے میں کچھ اندازے ہوئے۔''

''کیسے اندازے؟''

"یہ لوگ کالیا! یہ لوگ بے حد پراسرار ہیں۔ تمہیں ان کا تجزیہ کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن میں انہیں پڑھ رہی ہوں۔ وہ لوگ جن کا تعلق یہاں سے ہے۔ غیر انسانی صفات کے مالک ہیں ان کے اندر کچھ ایسی بات ہے کہ ہم اس سے مختلف ہیں۔ میں تو پروفیسر جیکانہ کو بھی انہی میں شمار کرتی ہوں۔ مطلب یہ کہ ان کا تعلق کسی ایسی دنیا سے ہے جسے ہم خلائی دنیا بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی کوئی ایسا سیارہ جو ہماری نگاہوں کی قوت سے باہر ہو یا پھر کوئی ایسی پراسرار دنیا جو کہیں دور دراز سمندروں میں آباد ہو اور دنیا والے اس کے بارے میں کچھ نہ جانتے ہوں۔ یہ غیر صفات ایک ہلکا سا اشارہ کرتی ہیں۔

طلوسی عام انسانی صفات سے مختلف نہیں ہے۔ رفتہ رفتہ میری جانب راغب ہو رہا ہے۔ مجھ سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ مگر ایک بھٹکا بھٹکا سا انداز ایک ایسی کیفیت جو اسے ہماری دنیا سے لوگوں سے مختلف کرتی ہے اس کے اندر بھی موجود ہے۔ ان حالات میں ہمارا ایک دوسرے سے تعاون بے حد ضروری ہے۔ مثلاً جیسے تم کیرائل اور اس کے بہترہ ساتھی نظام امری اور اس کی بیویاں وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ سب سے تکلیف دہ شخصیت نظام امری کی ہے۔ وہ مجھے ایسی نگاہوں سے دیکھتا ہے جیسے کسی بے وفا بیوی کو۔" الماس قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔ پھر کہنے لگی۔

"حالانکہ وہ گدھا مجھ جیسی ایک بیوی بھی نہیں رکھ سکتا۔ طلوسی کو مشورہ دوں گی کہ اس شخص کو اس کی بیویوں کے ساتھ جہنم رسید کر دے یا پھر ان لوگوں کے پاس پہنچا دے۔ یہ ضروری ہے باقی رہے ہم تمام لوگ تو ہم ان کے وفادار رہیں گے۔ کیوں کہ اس کے بغیر ان دلچسپیوں میں نہیں کھو سکتے۔ جن کا آغاز ہونے والا ہے لیکن ہمارا ایک گروپ علیحدہ رہے گا۔ در پردہ ہم ایک دوسرے سے رابطہ رکھیں گے۔ کیرائل بڑا نفیس آدمی ہے اور چونکہ اس کا تعلق یورپ سے ہے اس لئے اس کے اندر رقابت کا جذبہ نہیں ہے ہم لوگ تم حقیقتوں کو حقیقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یعنی کیرائل کو یہ احساس نہیں ہوگا کہ میری دوستی طلوسی سے زیادہ ہے تم سے مجھے ہے ناں؟"

"ہاں۔" کالیا نے پرخیال انداز میں کہا۔ پھر بولا۔ "حقیقت تو یہ ہے میڈم الماس! کہ اگر جہاز پر سمندری تحقیقات کرنے والے اس بات کو خلوص دل سے تسلیم کر لیتے کہ ان سب کو میڈم کی کمان میں آ جانا چاہئے تو میرا خیال ہے کہ جہاز اپنی زندگی کا کامیاب ترین سفر طے کرتا اور نہایت خوش اسلوبی سے اپنی دنیا میں واپس لوٹتا۔"

"یہ ایک حقیقت ہے۔ اچھا تمہیں غیر مطمئن نہیں ہونا چاہئے آرام سے رہو۔" الماس چلی گئی اور کالیا گہری سانس لے کر ایک جگہ بیٹھا بہت سی الجھی باتیں کو اس کے ذہن میں آ رہی تھیں لیکن چونکہ اس کا جواب کہیں نہیں مل سکتا تھا اس لئے ذہن کو بے مقصد مصروف کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ایک الماس نے کالیا کو اطلاع دی کہ جہاز روانہ ہو رہا ہے۔

"کہاں......؟" کالیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس نامعلوم سفر پر جس کا علم نہ کیرائل کو ہے اور نہ مجھے۔ جو لوگ جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ طلوسی صرف اتنا کہتا ہے کہ جہاز اس دنیا کی طرف روانہ ہو رہا ہے جو اس کی اپنی دنیا ہے۔ میں اس سے کہتی ہوں مجھے اس اپنی دنیا کی کہانی سنائے تو وہ ہنس کر کہتا ہے کہ

کہانیاں الفاظ میں ادا کی جاتی ہیں اور الفاظ اس کی زندگی کی صحیح عکاسی نہیں کر سکتے۔ جو اس کی اپنی دنیا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ وہ حقیقتوں کو بتانے سے گریز کر رہا ہے۔" الماس نے ایک جانب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"خوب کیرائیل کیسا ہے؟"

"سمجھدار آدمی ہے۔ مجھے بھی سمجھا رہا تھا کہنے لگا کہ جو کچھ لگا ہوں کے سامنے ہے اس کی دو صورتیں ہیں یا تو جدوجہد کر کے موت قبول کی جائے۔ یا پھر انتظار کیا جائے۔ چنانچہ اس نے انتظار کرنے کا فیصلہ کر لیا اور جہاز کے کپتان کی حیثیت سے پورا نظام سنبھال لیا ہے۔ ویسے یہ لوگ بھی جہاز رانی کے اصول سیکھتے ہیں۔ اب تو کافی تعداد جمع ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے جہاز میں جتنے آدمیوں نے سفر کا آغاز کیا تھا موجودہ لوگ اس سے زیادہ ہوں گے۔ وہ وہی دو گروپ ہیں یعنی کچھ قیدی اور کچھ آزاد...... جو آزاد ہیں وہ طلوسی کے زیر سرکردگی میں ہیں۔"

کالیا خوش ہو گیا۔ الماس کے اس انکشاف کے تیسرے دن کالیا کو بھی اس قید خانے سے نکالا گیا ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی گئیں اور اس کے بعد اسے جہاز تک لے جایا گیا۔ کیرائیل اور اس کے خلاصی مسلسل کاموں میں مصروف تھے۔ کالیا نے طلوسی کو دیکھا...... حالانکہ کسی نے اسے یہ بتایا نہیں تھا کہ وہ طلوسی ہے لیکن الماس نے اس کا حلیہ بتایا تھا۔ طلوسی اس پر سو فیصد پورا اترتا تھا...... ایک بھیڑیا نما انسان کو سرخ و سفید رنگت کا مالک تھا۔ لمبی سی داڑھی لیکن جسمانی طور پر طوفان کی طرح معلوم ہوتا تھا۔

گہرے پانیوں میں سفر آغاز ہو گیا۔ کالیا کسی قدر بے چینی کا شکار ہو گیا تھا۔ یہاں بہت سے ایسے وسوسے تھے جو اس کے دل میں ابھر رہے تھے۔ پھر کچھ دور جانے کے بعد ذرا سی تبدیلی ہوئی جہاز کی رفتار سست کر دی گئی۔ لنگر نہیں ڈالے گئے تھے لیکن وہ پانی پر ہچکولے کھا رہا تھا۔ انجن بند کر دیئے گئے۔ کالیا کے ساتھ دوسرے لوگ اس جانب نگراں ہو گئے تب کالیا...... نے کسی قدر اطمینان کی سانس لی۔ نظام امری اور اس کی بیویوں کو وہاں سے اٹھا دیا گیا تھا اور جہاز سے ایک لائف بوٹ کو نیچے اتارا جا رہا تھا پھر ان پانچوں کو لائف بوٹ میں اتارا گیا۔ غالباً نظام امری کو عدیل بخشی کے پاس پہنچایا جا رہا تھا یہی غنیمت ہے اس کا جو انجام ہونا ہے۔ انہی لوگوں کے ساتھ ہو۔ بعد میں الماس نے اس کی تصدیق بھی کر دی۔ لائف بوٹ ان لوگوں کے لے کر چل پڑی تھی اور الماس ٹہلتی ہوئی کالیا کے پاس آ گئی تھی۔ اس نے تسلی دینے والے انداز میں کہا۔

"جہاز کا اتنا فاصلہ ہو جائے کہ پھر کسی کے تیر کر یہاں تک آنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔ تو تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا جائے گا لیکن وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ کالیا گہرے سمندروں میں تیرنے کی قوت رکھتا ہے۔ تاہم میں تم سے یہی توقع رکھتی ہوں کہ تم کسی حماقت کا ثبوت نہیں دو گے۔"

"کیوں نہیں۔ نظام امری کا کیا کیا گیا۔"

"اس ناکارہ آدمی کو جہاز سے اتار کر اس کے ساتھیوں کے پاس واپس بھجوا دیا گیا ہے اور اس کے لئے ایک لائف بوٹ قربان

کردی گئی ہے۔"

"کیا اسے ایسے رخ پر اتارا گیا ہے کہ وہ با آسانی وہاں تک پہنچ جائے۔"

"اگر تم قیدیوں میں نہ بیٹھے ہوتے تو ساحل پر اپنے ساتھیوں کو ضرور دیکھتے جو حسرت بھری نگاہوں سے جہاز کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے دوربین سے ان کا جائزہ لیا' سب ہی وہاں موجود تھے اور جہاز کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔"

"کیا میڈم ثناشہ بھی......؟" کالیا نے بے اختیار سوال کیا اور الماس مسکرا دی' اس نے کہا۔

"خیر اسے میں نہیں دیکھ سکی لیکن ظاہر ہے وہ بھی دوسروں کے ساتھ ہوگی۔ کیا تم اس سے بہت زیادہ الفت رکھتے ہو؟" الماس نے پوچھا۔ کالیا خاموش ہو گیا۔ چند لمحات کے بعد اس نے کہا۔

"لیکن کیا نظام امری اس لائف بوٹ کے ذریعے ساحل پر پہنچ جائے گا؟"

"ہم نے اسے ساحل تک پہنچتے ہوئے بھی دیکھ لیا ہے۔ ان سب نے اس کی مدد کی ہے اور اسے ساحل پر اتار لیا ہے۔" کالیا ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

انتظار جاری رہا اور اس کے بعد جب رات ہوئی تو قیدیوں کی ہتھکڑیاں کھول دی گئیں۔ طوسی نے پہلی بار ان سے خطاب کیا۔ اس نے پاٹ دار آواز میں کہا۔

"مقامی باشندو! یہ بات تمہیں ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ہم اپنے دیس روانہ ہو رہے ہیں۔ کسی شخص نے بھی کوئی سازش کی تو اس کے ساتھ تین افراد کو موت کے گھاٹ اتار کر سمندر میں پھینک دیا جائے گا اور تم جانتے ہو یہ ہمیں اپنی بقا کے لئے کرنا ہوگا۔ چنانچہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ اب جہاز پہنچ کر آنے والے وقت کا انتظار کرو اور بہتر یہ ہے کہ اس سفر میں اس جہاز کے وفادار رہو اور میں طوسی ہوں۔ جس کے نام کا مقصد یہ ہے کہ جو وہ سوچتا ہے' وہ کرتا ہے۔" طوسی مڑا اور واپس چلا گیا۔

لیکن کالیا الفاظ پر غور کر رہا تھا جن کا مفہوم وہ جانتا تھا۔ نجانے کیوں...... پھر جب آزادی ملی اور انہوں نے ایک حصے میں مخصوص رہنے کے لئے کہا گیا لیکن ضرورتوں کے تحت انہیں کسی بھی جگہ طلب کیا جا سکتا تھا تو کالیا نے قیدیوں کے درمیان گشت شروع کیا وہ ایک ایک چہرہ کا جائزہ لے رہا تھا' جس شخصیت نے کالیا کو سب سے زیادہ متاثر کیا وہ ایک مجہول بوڑھی سی عورت تھی۔ جس کے جسم کے طرح طرح کے رنگین موتی سجے ہوئے تھے اور جس نے اپنے بدنما چہرے کو بھی رنگوں سے رنگا ہوا تھا۔ یہ مٹے مٹے رنگ اب بھی اسے چہرے پر تھے اور اس کی چمکدار آنکھیں مسکراتے ہوئے کالیا کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کالیا نے اسے دیکھتا رہا تو عورت نے محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ انگلی سے اسے اشارہ کر کے قریب بلایا اور آہستہ سے بولی۔

"تیری ابتداء میں...... میں تیرے ساتھ تھی لیکن حیران ہوں کہ تیرا ذہن مجھ تک نہیں پہنچ سکا۔ تجھے سمندر سے مچھلی پکڑنے والے یاد نہیں۔ کیا تجھے وہ کہانی یاد نہیں جب سمندر پر سورج کا عکس منتشر تھا اور پانی میں طوفان آ گیا تھا۔ سو یوں ہوا کہ سمندر کے کنارے آباد

مچھلیاں پکڑنے والے اپنی ٹوٹی پھوٹی کشتیوں کے لے کر فرار ہوئے اور یوں ہوا ایک ننھا سا بچہ ساحل سے جا لگا۔ سو وہ یہ سمجھے کہ یہ مچھیرے کے تخلیق ہے اور وہ ہے۔ جس کی ماں سمندر میں گئی تھی۔ لیکن پاگل تھے وہ لوگ یہ نہیں جانتے تھے کہ طوفان نے انہیں نگل لیا ہے لیکن وہ بچہ جو ساحل تک پہنچا تھا' کسی سمندر میں رہنے والے کا نہیں تھا بلکہ اس کے باپ کا نام طورش تھا اور ماں کا شردھا تھا۔

طورش اور شردھا ادھر کیا کر رہے تھے یہ الگ کہانی ہے لیکن یہ بھی ایک سچ ہے کہ ان کا تعلق نکولیا سے تھا اور نکولیا والے جو کرنے کے لئے نکلے تھے' اس میں ناکام رہے تھے کیوں کہ ان کے پیچھے ہی پیچھے ننولیا بھی چل پڑے تھے۔ سو تجھے کچھ یاد نہیں اور کیوں یاد ہوگا۔ طورش نے تجھے کوئی نام ہی دیا تھا تو تو زاحیدہ تھا اور جو نام تجھے ملا ہے۔ وہ کالیا ہے اور میں تجھے یاد نہیں کہ میں نے تیری ہمیشہ نگرانی کی ہے۔ اسی بستی میں تو میں بھی تھی وہیں پر کہیں نے بھی اپنا مسکن بنا رکھا تھا اور بستی والے مجھے مائی کوکلا کہا کرتے تھے۔ یاد کر میں انہیں طوفان کی آمد کا پتا دیتی تھی۔ میں ان کے درمیان آباد تھی اور اس دن کا انتظار کر رہی تھی جب نکولیا...... کے لوگ نئی تو تیں لے کر جیانہ واپس پہنچیں گے اور مجھے اپنے ساتھ سفر پر لے جانے کے لئے پکاریں گے۔

لیکن کالیا میں بھی تجھے یہ ہی کہنے پر مجبور ہوں کیوں کہ طورش نے تجھے کوئی نام نہیں دیا۔ تو سمجھتا ہے کہ تو سب کی نگاہوں سے اوجھل تھا لیکن ہم لوگ ایک دوسرے سے اوجھل کہاں ہیں۔ وقت کی گرد انہیں کتنی ہی دور پہنچا دے مگر ہم شناسا تو ہیں اور جب ہم اکٹھا ہوتے تو ہمیں کوئی نہ روپ پاتا سو ایسا ہو گیا ہے اور تو اپنی منزل کی جانب سفر کر رہا ہے بدنصیبی یہ ہے کہ اس بجائے نکولیا والے ننولیا والوں کو قید کر کے اپنے ساتھ جیانہ لے جاتے لیکن ہوا یوں کہ ہم ننولیا والوں کی قید میں ہیں اور شاید کہ یہ پوری کہانی ابھی تیری سمجھ نہ آئے لیکن اس سے زیادہ وقت نہیں۔ میرا نام ایپا ہے۔ ایپا...... سمجھتا ہے۔ باقی کہانی بعد میں۔

تمام باتیں ایک دم نہیں بتائی جاتیں کیونکہ یادداشت میں بیٹھ نہیں پاتیں۔ جا یہاں سے آگے بڑھ جا اور اپنی طرف سے کوئی جدوجہد مت کرنا۔ وہ جدوجہد جو تجھے نئی دنیا نے سکھائی ہے۔ ابھی جدوجہد کرنے کا وقت نہیں آیا۔ ابھی تو ہمیں جیانہ پہنچنا ہے اور اگر ننولیا والے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان فنکاروں کا فن ان سے چھین لیں گے تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ یہ ایک پورا کھیل...... ننولیا والوں سے حماقت ہوئی ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ نکولیا کے جو لوگ ان کے قبضے میں تھے وہ انہیں کہیں ہلاک کر دیتے لیکن خبردار اپنی زبان سے ایک لفظ مت کہنا کہ زبانوں سے نکلا ہوا ایک لفظ بھی جاسوس بن جاتا ہے۔ انہیں بے عقل رہنے دے۔ ان کا بے عقل رہنا ہی ہمارے لئے سودمند ہے تو جاتا کیوں نہیں۔ آگے بڑھ...... آگے بڑھ جا...... تو سامنے کھڑا ہے کالیا میں بھی بولتی رہوں گی لیکن میں خاموش رہنا چاہتی ہوں۔" کالیا سہمے سہمے قدموں سے آگے بڑھ گیا۔

"کیا کہہ رہی تھی یہ عورت مائی کوکلا...... مائی کوکلا۔ ہاں یہ نام میرے ذہن کے خانوں میں محفوظ ہے اور یہ تو مجھے سمندر میں ملی تھی اس وقت جب عدیل بخشی مجھے اپنے جہاز میں لے کر چلا تھا۔ میڈم تماشہ نے بھی اس کا بار بار تذکرہ کیا تھا لیکن ننولیا، نکولیا...... مگر یہ نام...... اجنبی کہاں ہیں۔ پروفیسر جیکانہ جولیا...... کالیا کی نگاہیں دور دور تک بھٹکنے لگیں۔ پروفیسر جیکانہ برج پر موجود

تھا لیکن جولیا موجود نہیں تھی۔ البتہ حالات سمجھ میں آتے جا رہے تھے۔ نکولیا...... اور نیولیا کی وضاحت کافی حد تک ہو گئی تھی۔ لیکن مائی گوکلا سے ابھی بہت کچھ پوچھنا باقی تھا آج رات جب قیدیوں کو سونے کی اجازت دی جائے گی تو میں اس کے پاس جاؤں گا تا کہ یہ معلومات حاصل ہو سکے۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ دوہری نہیں بلکہ تہری چال چلنی پڑے گی۔ ایک جانب الماس ہے جو اپنا ایک الگ مقصد رکھتی ہے۔

واہ...... کیا الجھنیں درپیش ہیں۔ میڈم ثناشہ آپ کو چاہئے تھا کہ مجھے کسی ایسے ادارے میں تربیت کے لئے بھیج دیتیں جہاں سازشیں کی جاتی ہوں۔ جہاں سیکرٹ ایجنٹ بنائے جاتے ہوں۔ مگر تم اپنی دنیا کی نیک خاتون تھیں اور عدیل بخشی وہ دنیا میں آنے والوں کے لئے دائمی بقاء کے تلاش میں نکلے تھے۔ سمندر کی جڑی بوٹیوں سے ان کا علاج کرنا چاہتے تھے۔ مگر کالیا...... کو انہوں نے درمیانی حیثیت کا آدمی رہنے دیا۔ مگر اب کچھ ہو کر رہے گا۔ مگر ایسے نہیں جیسے دنیا میں رہنے والے سوچتے ہیں۔ یعنی جلد بازی قاتل ہوگی بہتر یہی ہے کہ فی الحال قید میں رہا جائے اور اگر الماس کی ذہانت کام کر جائے پھر آزاد...... لیکن نیولیا اور نکولیا میں ایک فرق ہے۔ اس کی معلومات مائی گوکلا سے حاصل کرنے کے بعد آگے کے بارے میں سوچا جائے گا اور میرا باپ طورش نامی کوئی شخص ہے کہا تو جاتا تھا کہ اس کا نام جمال ہے لیکن یہاں تو کہانی ہی بدل گئی۔ میں نے اپنی دنیا کو دیکھا ہی کب ہے یہ چند سال تو مجھے اجنبی دنیا میں گزارنے پڑے ہیں جس سے مجھے کوئی واقفیت نہیں ہے۔ میری اصل دنیا ہی میری اپنی دنیا ہے اور مجھے اس کا تجزیہ کرنا ہوگا۔"

کالیا رات ہونے کا انتظار کرنے لگا اور جب رات کا کھانا ان لوگوں میں تقسیم ہوا تو الماس نے پھر اپنا حق ادا کیا۔ بے شک کالیا کو قیدیوں کے درمیان جگہ ملی تھی لیکن کھانے میں فرق کیا گیا تھا۔ جب کہ دوسروں کے لئے کوئی تفریق نہیں کی گئی تھی۔ الماس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"اب جیکانہ کو کسی بات کا خطرہ نہیں ہے لیکن قیدیوں کے لئے یہ جگہ مخصوص کر دی گئی ہے۔ تمہیں بھی اس وقت تک یہیں رہنا ہوگا جب تک میں اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو جاؤں اور ظاہر ہے کہ اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ کیونکہ میرا الماس ہے مگر میں ایسی کسی قدرتی چیز کا انتظار کر رہی ہوں۔ جس سے میں تمہیں ان لوگوں میں نیک نام قرار دے سکوں۔"

"کچھ اور معلومات حاصل ہوئیں اس بارے میں......؟"

"نہیں یہ کمبخت اپنے معاملات میں بڑی رازداری برت رہے ہیں' کیرائیل بھی مجھ سے یہی کہہ رہا تھا کہ وہ اس حوالے سے مجھ سے بات کرتا ہے کہ میں اس کی دنیا کی باشندہ ہوں میں نے اسے بہت سمجھایا...... میں نے اس سے کہا کہ اب اس کے علاوہ چارہ کار نہیں ہے۔ کیرائیل کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ جئیں اور ان ہدایات پر عمل کریں لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وقت اپنی کہانی میں خود ہی رد و بدل کر دے۔" کالیا خوش ہو گیا پھر جب رات کو سونے کے لئے جگہ ملی تو کالیا کھسکتا ہوا مائی گوکلا کے پاس جا پہنچا اور اس سے آہستہ سے کہا۔

"میں تیرا انتظار کر رہی تھی کالیا......؟"

"مائی گوکلا" کالیا نے اسے پکارا اور مائی گوکلا ہنس پڑی۔

"ہاں ...... دنیا کے رہنے والے مجھے دیوانہ سمجھتے تھے اور ایک بات میں تجھے بتاؤں جب انسان خاموشی اختیار کرنا چاہتا ہے تو دیوانگی کی شکل اختیار کرلے ...... چند الفاظ کہہ دے۔ تھوڑی سی حرکات کردے۔ بس اس دنیا سے نجات مل جاتی ہے۔ ان ناواقفوں سے جو اسے نہیں جانتے خیر پریشان ہے ......؟"

"بہت ...... اور وہ اس لئے کہ میں اپنے آپ سے ناواقف ہوں۔"

"میں تجھے پوری کہانی سنائے دیتی ہوں کہانی بہت طویل نہیں ہے لیکن اس کے بعد سب کچھ تیری سمجھ میں آجائے گا۔ جس دنیا میں تو نے وقت گزارا وہ پاگلوں کی دنیا کہلاتی ہے۔ یہاں کے رہنے والے دلچسپ اور احمقانہ خیالات کے مالک ہیں۔

صدیوں سے یہ دنیا بھی آباد ہے اور صدیوں پہلے یہاں اقدار رائج کی گئی تھیں۔ اچھی باتیں تو سب ہی ایک دوسرے کو بتاتے ہیں لیکن اچھی باتوں کو ماننے والے کہاں ہوتے ہیں۔ کچھ نے مانا اور کچھ نے نہ مانا۔ یوں وقت آگے بڑھتا رہا۔ یہ ترقی کے نام پر آگے قدم بڑھاتے رہے۔ میں بہت پہلے تو نہیں جاسکتی۔ کیوں کہ دنیا کی عمر تو بہت وسیع ہے۔ ہم لوگ ان سے زیادہ دور نہیں ہیں لیکن سمندر درمیان میں ہے اور سمندر کی وسعتیں لامحدود ...... ہیں۔ یہ دنیا اس سمندر میں ایک چھوٹے سے جزیرے کی مانند ہے۔ اس میں رکھا گیا ہے۔ ہاں سمندروں سے پرے ہماری دنیا جو جبانہ کہلاتی ہے کافی محفوظ ہے۔ جبانہ یا کہانہ یہ صرف لفظوں کا فرق ہے۔ یہ دنیا بھی انسانوں ہی سے آباد ہے لیکن اس کی وسعتیں اتنی نہیں پھیلائی گئیں۔ کیونکہ وہاں ایک نظام قائم کر رکھا ہے۔ ہر طرح سے ان لوگوں نے میرا مطلب ہے ہمارے لوگوں نے اپنی بقا کا خیال رکھا ہے اور اصول تراش لئے ہیں اور اصولوں سے گردن نہیں گھمائی جاسکتی۔

ہماری اس دنیا کی تاریخ کتنی پرانی ہے۔ حساب دانوں نے اس کا حساب رکھا ہے لیکن وہ صرف ایک محدود ہے۔ جب کہ ہمارے ہاں کی زندگی بہت طویل ہے۔ تو میں تمہیں بتا رہی ہوں۔ نکولیا کے باشندے اپنی اس دنیا کے بارے میں جو جبانہ کہلاتی ہے کہ وہاں سب کچھ ہے جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے اور انہوں نے بھی اپنے لئے جینے کے ڈھنگ سیکھ لئے ہیں لیکن بہت پرانی بات ہے اتنی پرانی کہ مجھ سے پہلے سوچنے والے اس کے وقت کا تعین نہیں کرسکتے۔ ہماری پرسکون دنیا میں جہاں ہم کیڑے مکوڑوں کی مانند زمین پر رینگ کر زندگی گزار رہے تھے۔ کچھ نئے لوگوں کی آمد ہوئی' سنا یہ جاتا ہے کہ سورج سے اٹھنے والے طوفان نے ایک ایسے نئے سیارے کو جنم دیا جو سورج کے لاوے کا ایک حصہ تھا اور خلا میں پہنچ کر سرد ہو گیا تھا۔

لیکن وہ ہماری دنیا سے اتنا قریب تھا کہ ہماری دنیا سے اسے دیکھا جاسکتا تھا۔ پھر جب وہاں سیلکن پیدا ہوئی تو زندگی کا آغاز اس شروع ہو گیا۔ جیسے گندی زمین میں کونپلیں پھوٹ آتی ہیں اور خوشنما درخت بن جاتی ہیں۔ سو وہاں جو نمود ہوئی وہ شائد کسی وجہ سے سورج کی توانائی جذب کر چکی تھی اور یوں ان کی ذہنی قوتیں ہم سے زیادہ تھیں لیکن جہاں وہ رہتی تھی وہاں اس کی بقا کے انتظامات نہیں تھے۔ کیوں کہ سورج کے حرارے وہاں نمود کے لئے تکلیف دہ رہے تھے اور انہیں تلاش ہوئی کسی ایسے اجنبی سیارے کی جہاں وہ اپنی نمود قائم رکھ سکیں۔ سو

قریب ترین جگہ جبانہ ہی تھی اور وہ جبانہ میں اتر آئے اور انہوں نے اپنی ذہنی قوتوں سے جبانہ والوں کو اپنا فرمانبردار بنالیا اور ہم میں گھل مل گئے۔ سوان کے جسموں سے ہمارے ہاں اولادیں بھی پیدا ہوئیں لیکن ان کے آنے کے بعد جبانہ کی اندرونی زندگی وہ نہ رہی جو تصور کی جاتی تھی اور اس اندرونی زندگی میں تفرقے پیدا ہو گئے اور انہی تفرقوں کے نتیجے میں وہاں دو قبیلے بنے۔ نیولیا، اور نکولیا۔ دونوں نے اپنی اپنی رہائش گاہیں الگ اختیار کیں اور درمیان میں حد فاصل کھینچ لی گئی۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی ان کے درمیان طاقت کی دوڑ شروع ہو گئی۔ وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے کوشاں ہو گئے اور سورج سے بچے ہوئے لاوے کی دنیا سے آنے والے اس بات سے مطمئن تھے کیوں کہ اس میں ان کی بقاء پوشیدہ تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ختم ہوتے چلے گئے لیکن وہ اپنی سب نسلوں کو سب کچھ سکھا کر چھوڑ گئے تھے اور ان کی نسلوں نے وہی کیا جو ان کے پہلے کرتے چلے آئے تھے۔

ادھر نکولیا والے اپنے آپ کو سورج والا کہتے ہیں اور ادھر نیولیا والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ درحقیقت سورج والوں کی اولاد وہ ہیں۔ وہی برتری اور اقتدار قائم کرنے کا دوسروں پر حکمرانی کرنے کا جذبہ اور انہی جذبوں نے بالآخر تخریب کاری کو جنم دیا۔ سو وہاں پر بھی جادو زیر اثر آیا اور ہر شخص اپنا جادو الگ رکھتا ہے گو یا تعین نہیں ہو سکا اس بات کا کہ ان دونوں میں سے زیادہ طاقتور کون ہے اور پھر ایک اور شخصیت ہوتی ہے' ان میں جو نورانیہ کہلاتی ہے...... نورانیہ حقیقت ایک نام ہے جو کسی بھی نامعلوم شخصیت کو دے دیا جاتا ہے اور وہ نامعلوم شخصیت کچھ ایسے لوگوں کی تحویل ہوتی ہے جنہیں معتبر تسلیم کیا جاتا ہے ان کی عمر کی بنیاد پر اور وہ سارے مشکل مرحلے نورانیہ تک پہنچائے جاتے ہیں اور فیصلہ وہی کرتے ہیں لیکن بس رسمی طور پر...... ورنہ اپنے اپنے لوگ اپنا اپنا عمل کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہو رہا ہے ہیں۔

☆......☆......☆

یوں جبانہ سازشوں کا شکار ہے۔ پھر یوں ہوا کہ ایسی سازشوں میں سے ایک عمل نکولیا والوں نے کیا۔ یعنی انہیں معلوم ہوا کہ دور کے سمندروں کے پار ایک ایسی دنیا آباد ہے' جو تخریب کاروں کی دنیا ہے۔ اور وہاں تخریبی عمل زیادہ بہتری کے ساتھ انجام پا رہے ہیں۔ نکولیا والوں نے سوچا کہ اگر ان کا اس دنیا سے رابطہ ہو جائے تو پھر وہ نیولیا پر فتح حاصل کر سکتے ہیں اور وہاں سے ایسی تربیت حاصل کر سکتے ہیں' جس سے نیولیا والوں کو قابو کیا جا سکے۔

سو خفیہ طور پر تیاریاں کی گئیں۔ بہت سے گروہ بنا کر سمندر میں اتار دیئے گئے' یہ گروہ اس دنیا کی جانب سفر کرنے لگے۔ میں بھی ایسے ہی ایک گروہ میں شامل تھی۔ سمندر کی لہروں نے ہمیں اپنی آغوش میں لے کر نجانے کہاں سے کہاں پہنچا دیا اور اس کے بعد طویل زندگی گزار کر ہم نے اپنے آپ کو ہوش کے عالم میں پایا۔ تو ہم اس دنیا تک پہنچ چکے تھے جہاں ہمیں بھیجا گیا تھا۔ ہم سرگرم کر کے ان کوششوں میں مصروف ہو گئے کہ نکولیا نے جو مشن سونپا ہے۔ اس کی تکمیل کریں۔

لیکن بدقسمتی یہ تھی کہ ہم سمندر میں بچھڑ گئے تھے۔ کیوں کہ یہ علم نہیں تھا کہ سمندر کی وسعتیں کتنی ہیں اور اس پر قابو پانے کے لئے

ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ سو یوں ہوا کہ جو جہاں ساحل تک پہنچا وہ وہیں آباد ہو گیا اور اپنے طور پر کام کرنے لگا۔ ہمارا اس طرح منتشر ہونا' ہمارے مشن کا قاتل بن گیا۔ اور ایک طرح سے ہم کچھ نہ کرنے کے قابل ہو گئے۔ بیکار رہتے تو یقینی طور پر جو کام کرنا تھا کرتے' اور واپسی کا سفر اختیار کرتے لیکن دلچسپ بات یہ رہی کہ تپولیا والوں کو ہماری اس کوشش کا علم ہو گیا۔ اور وہ بھلا کیوں کسی سے پیچھے رہتے' سو انہوں نے بالکل نکولیا والوں کی مانند ہی عمل کیا۔ اور بے شمار افراد کو سمندر میں اتار دیا کہ ان کی زندگی کھونے کے مترادف تھا۔ کون بچا رہا۔ کون جانے کس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔ کون سمندر کی تہہ میں جا بیٹھا۔ اور کون خلا کی وسعتوں میں پرواز کر گیا۔ اور کون اسی سرزمین تک پہنچا' جہاں سے ہمیں تخریب لے کر جانا تھا۔ اس کا اعداد و شمار کہیں سے نہ مل سکا۔

لیکن تم مجھے نظر آئے۔ تو وہ پہچان رہے تھے۔ جسے میں نے جانا لیکن ایک نوزائیدہ شکل میں...... اور تمہاری شکل اپنے باپ طورش میں ملتی ہے۔ اور ہم پہچان لینے کی قوت رکھتے ہیں اور یہ طریقہ میں تمہیں بھی بتاؤں گی کہ کس طرح میں نے تمہاری ماں شردھا اور تمہارے باپ طورش کو پہچانا۔ طورش اور شردھا کہاں ہیں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا۔ بالکل اسی طرح جس طرح ہم ایک دوسرے کے بارے میں نہیں جانتے' لیکن ہماری شناخت ہے۔

تپولیا والے الگ پہچانے جاتے ہیں۔ اور نکولیا والے الگ۔ یہ ہمارے اندر کی قوتوں کا کھیل ہے۔ اور پھر یہ ہوا کہ تپولیا والوں نے اس جگہ اپنی پناہ گاہ بنائی' جہاں ہم قید ہوئے۔ اور اس کے بعد کوششیں کرتے رہے۔ سو نکولیا کے جتنے افراد حاصل ہو سکے' انہوں نے حاصل کر لئے اور طولسی اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سب پر حاوی ہو گیا کہ اس نے ہمیں گروہی شکل میں منتشر کر کے ایک ایک کر کے اپنے قبضے میں کیا اور مجھے بھی اس بستی سے حاصل کیا گیا۔

سمندر کے راستے ایک کشتی ساحل سے جا لگی اور جب مچھیرے اس کشتی سے معلومات حاصل کر رہے تھے تو انہوں نے اپنی قوتوں سے کام لے کر مچھیروں کو گہری نیند سلا دیا۔ اور رات کی تاریکی میں مجھ پر آ پڑے اور مجھے قید کرنا کون سا مشکل کام تھا۔ اور اس کے بعد نجانے کتنے طویل سفر طے کرا کر مجھے یہاں لایا گیا۔

یہاں میں نے طولسی کو دیکھا۔ اس کے گروہ کو دیکھا اور پہچان گئی۔ یہ تپولیا والے ہیں' تب ساری بات میرے علم میں آ گئی۔ اور میرے پیارے معصوم سے بچے کالیا...... تیرا تعلق نکولیا سے ہے۔ طورش نکولیا کا سرگرم رکن تھا۔ وہ کہاں ہے...... مجھے اس کا اندازہ نہیں ہے لیکن وہ ان قیدیوں میں موجود نہیں ہے۔ ہاں اس بات کا مجھے یقین ہے' یہ جتنے لوگ وہاں سے بھیجے گئے تھے۔ وہ شاید ابھی تک موت کی وادیوں میں نہیں پہنچے ہوں گے۔ کیوں کہ ہماری زندگی اتنی مختصر نہیں ہوتی۔ اور اب یہ جہاز کا سہارا لے کر جبانہ واپس جانا چاہتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتی کہ جبان تک کا سفر یہ کامیابی سے طے کر سکیں گے یا نہیں لیکن سنا یہ ہے کہ طولسی نے وہ راستے تلاش کر لئے ہیں۔ جو جبانہ کی طرف جاتے ہیں۔ اور اس طرح اس کا جہاز کا یہ سفر جبانہ کی طرف ہے۔ اور ہم نکولیا والے تپولیا والوں کے قیدی' لیکن کھیل ابھی نہیں بگڑا۔ بالآخر ہمیں جبانہ پہنچنا ہے۔ میں نہیں جانتی کہ یہ جو لوگ قیدی ہیں' اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب ہوئے۔ میں اپنے آپ کو

ایک ناکارہ شخصیت سمجھتی ہوں۔ میں نے نکولیا کے لیے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور اب تو ہے تو۔ تو بھی نکولیا والوں میں سے ہے۔ اور جب تو جانہ پہنچے گا تو تجھے تیرے ماں اور باپ ملیں گے۔ جو کچھ بھی تیرا ذہن کہے ہوشیاری سے سرانجام دینا...... اور اپنے آپ کو پرسکون رکھنا۔ خبردار جنگ و جدل اور کوئی ایسا عمل جو ہمارے لئے مصیبت بن جائے کبھی نہ کرنا۔

ہمیں خاموشی سے یہ سفر طے کرنا ہے۔ اور میں تجربہ کار عورت کی طرح تجھے یہ مشورہ دے رہی ہوں...... تو پہلا تصور تو اپنے ذہن سے یہ نکال کہ تیرا تعلق اس دنیا سے ہے۔ جس میں تو نے نشو و نما پائی اور جس طرح زندگی لے کر تو واپس اپنی منزل کی طرف جا رہا ہے۔ بس اب میں خاموش ہوئی جاتی ہوں۔ کیوں کہ بتانے کے لئے میرے پاس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔"

کالیا پر جو حقیقتیں منکشف ہوئی تھیں۔ وہ بڑی حیرت انگیز تھیں لیکن اب ان میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے سمجھنے میں اسے دقت ہو...... سوائے اس کے کہ یہ تھوڑا سا فرق تھا۔ لیکن اپنے دل کی گہرائیوں میں اس نے نیولیا والوں کے لئے نفرت پائی اور نکولیا کے بارے میں محبت...... غالباً وہ جراثیم اس کے اندر پیدا نہیں ہوئے تھے جو نفرت اور محبت کو جذب کرتے ہیں۔ ہاں آج بھی اگر اس سے پوچھا جاتا کہ وہ کس کے مفاد میں کام کرنا چاہتا ہے تو وہ عدیل بخشی کا ہی نام لیتا اور اب جس منزل کی طرف اس کا سفر جاری ہے وہاں تک پہنچنے میں اب اسے کوئی تردد نہیں تھا۔

طورش اور شروعا بہر طور اس کے دل پر نقش تھے۔ اور اس دنیا میں بھی نموو کے اس انداز میں محبت کا عنصر موجود تھا۔ اور یہ محبت کالیا کے دل میں بھی جاگزین تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ نیولیا والے نکولیا کے دشمن ہیں اور یہ لوگ یہاں سے طاقت کے حصول کے لئے آنے کے بعد واپس جا رہے ہیں۔ پتہ نہیں ان میں سے کون کون کیا لے جا رہا ہے لیکن وہ نکولیا والوں کے ساتھ سرگرم نہیں ہونا چاہتا تھا۔ ابھی تو اسے اس بات کا اندازہ تھا کہ نیولیا والے برتری حاصل کئے ہوئے ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ برتری کی اہمیت کو سمجھتے تھے تو کم از کم کالیا کے اندر بھی یہ ذہانت بے شک بیدار ہو گئی تھی کہ وہ احمقانہ طاقت کے استحصال کا قائل نہیں رہا تھا۔ اور اس کے بعد وہ صرف اس موقع کی تلاش میں رہا کہ کسی طرح نیولیا والوں کے دل میں یہ تصور قائم ہو سکے کہ وہ ایک درمیانہ آدمی ہے۔ اور کسی ایک کی طرف داری نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی پرورش بھی اسی دنیا میں ہوئی ہے۔ اور نموو بھی۔ چنانچہ وہ ان دونوں سے ہی لاتعلق ہے جتنا اس دنیا کے لوگ رکھتے ہیں۔

کیرائیل بظاہر پرسکون نظر آ رہا تھا۔ لیکن اس کے انداز میں جو تردد نمایاں ہو جاتا تھا۔ اس سے بھی کالیا ناواقف نہیں تھا۔ وہ کیرائل کو دور سے دیکھتا۔ اس طرح کئی دن گزر گئے۔ قیدیوں کو بھی کافی آزادی حاصل ہو گئی تھی۔ جہاز کے مختلف گوشوں میں انہیں مختلف کام سونپے جاتے تھے۔ دوسروں کی مانند اور وہ انہیں سرانجام دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اجنبی چہرے اجنبی لوگ ایک دوسرے سے شناسائی نہیں تھی لیکن سب ایک دوسرے کو ایسی نگاہوں سے دیکھتے جس سے یہ احساس ہو کہ وہ ان میں اپنائیت محسوس کر رہے ہوں۔ یہی کیفیت ان کی آنکھوں میں کالیا کے لئے بھی تھی۔ ہر چند کسی نے اس سے اس کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا تھا۔

نامعلوم سمندر میں یہ سفر جاری رہا۔ کسی نے کسی خاص سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ طولسی جہاز کا حکمران تھا۔ اور سارے کام اس

کی ہدایت کے مطابق ہوتے تھے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ الماس اس سے زیادہ قریب ہوتی جارہی تھی اور کالیا اب اکثر طولسی کو اس کی تلاش میں سرگرداں دیکھتا تھا۔ بہت کم ایسا موقع ہوتا تھا' جب الماس تنہا ہو...... اس کی آتش ریزیاں شباب پر تھیں۔ اور سمندری سفر نے اسے مزید حسین بنا دیا تھا۔ وہ جیسے نیا حسن حاصل کر رہی تھی۔ کالیا بعض اوقات اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا تھا۔ جن لوگوں کا تعلق نکولیا سے تھا ان سے بھی طولسی کا رویہ برا نہیں تھا۔ بس ایک امتیاز برتا جاتا تھا اور انہیں جہاز پر ایسے کام سپرد کیے جاتے تھے جو بہت گھٹیا درجے کے ہوں۔ اس بات کا جائزہ لیا جاتا تھا کہ یہ لوگ یعنی نکولیا والے بے شک ایک پراسرار اور انوکھی دنیا سے تعلق رکھتے تھے لیکن ذہانت میں کسی سے کم نہیں تھے۔ اور ان تمام سازشوں سے باخبر رہنے کا گر جانتے تھے۔ جو جہاز پر ان سے کی جاسکتی تھیں۔ کالیا نے اس کئی روزہ سفر میں کم از کم ان ساری باتوں کا اندازہ بخوبی لگا لیا تھا۔

پھر اسی دن آسمان ابر آلود ہو گیا تھا۔ اور ننھی ننھی بوندیں بلندیوں سے ٹپکنے لگی تھیں۔ جہاز میں بارش میں بچاؤ کے انتظامات کیے جارہے تھے' کالیا بھی ان کاموں میں مصروف تھا کہ الماس ایک انوکھے لباس میں ملبوس اسے اپنی جانب آتی نظر آئی۔ اس کے چہرے پر مسرتیں اٹھکیلیاں کر رہی تھیں۔ آنکھوں میں ایک خوب صورت چمک تھی۔ بہت خوب صورت میک اپ کیا ہوا تھا۔ اس لیے اور بہت دلکش نظر آرہی تھی۔ کالیا ایک سنسان گوشے میں تھا' وہ اس کے قریب پہنچ گئی۔ اور مست آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔ کالیا اپنا کام چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ نجانے اس کے ذہن میں کیا تصور جاگزیں تھا۔

''میں کیسی لگ رہی ہوں کالیا!''

کالیا نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری' منہ سے کچھ نہیں کہا۔ نگاہوں سے وہ مفہوم ادا کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ جو الماس کے حسن و جمال کی ستائش الفاظ کی شکل میں رکھتا تھا۔ اور الماس سے سمجھدار کون ہو سکتا تھا۔ جو ان نگاہوں کا مفہوم نہ سمجھ پاتا۔ اس نے مست انداز میں اپنے جسم کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔

''اور اس وقت تم نے میری حیثیت قبول نہیں کی۔ جب میں تمہارے لیے سب سے آسان تھی کالیا! زندگی کی حقیقتوں کا ٹھکرانا کفران نعمت ہے۔ اور تم نے یہ کیا......؟''

کالیا مدھم لہجے میں بولا۔

''اور کیا تم ان حقیقتوں کو تسلیم نہیں کرو گی۔ الماس میں آج تک کائنات کی اس لذت سے محروم ہوں۔''

الماس نے کسی قدر تعجبانہ انداز میں کالیا کو دیکھا۔ اور بولی۔

''یعنی......؟''

''میں تو شاید ان الفاظ کی ادائیگی بھی نہ کرسکوں۔ میڈم جو میرے دل میں ہیں۔''

''گویا تم نے کبھی عورت کی قربت نہیں حاصل کی......؟''

''نہیں......'' کالیا نے گردن جھکا کر کہا۔

''اوہ......مائی گاڈ......اس کا مطلب ہے۔'' الماس کی آواز میں ایک لذت آمیز کیفیت تھی۔ آنکھوں میں نشیلا پن پیدا ہو گیا تھا۔ کالیا نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ جلدی سے بولی۔

''کالیا تم میرے صبر کو انتہا تک پہنچا رہے ہو۔ آج میں تمہاری بات پر یقین کر لوں گی۔''

''میڈم آپ کی مرضی ہے' میں تو صرف آپ سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ میڈم تاشہ نے میری پرورش اور نگہداشت ایک ایسی عورت کی حیثیت سے کی ہے' جسے میری ماں کا درجہ حاصل ہو۔ اور اس نے مجھے ہر ایک جگہ سے محفوظ رکھا اور ایسی جگہوں پر میری بھرپور حفاظت کہ جہاں میرے پاؤں بھٹک جانے کے لئے امکانات ہو سکتے تھے۔ شاید تمہیں یہ بھی معلوم ہو میڈم کہ میڈم تاشہ کا تعلق ایک ایسے مذہب سے ہے۔ جس میں بندش اور پابندیاں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اسی مذہب کی بنیاد پر میری ذہنی نشوونما بھی ہوئی اور اس طرح میں بہت سے ایسے امور سے ناواقف رہا۔ جو اس آزاد دنیا کا ایک حصہ ہیں۔''

''مجھے یقین ہے اور بار بار میں نے تمہارے بارے میں اس انداز میں سوچا بھی ہے۔ لیکن......مگر کوئی بات نہیں۔ وقت خود اپنے فیصلے کرتا ہے۔ ایک بات تو بتاؤ کیا تمہارے دل میں کبھی یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ کوئی محبت کرنے والا تم سے قریب ہو؟''

''پہلے نہیں ہوتا تھا۔'' کالیا نے جواب دیا۔

''اور اب'' الماس نے پوچھا اور کالیا نے ایک بار پھر الماس کو نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔

''میڈم جہاز کے اس نئے سفر سے پہلے آپ اتنی خوب صورت نہیں تھیں۔'' کالیا نے جواب دیا۔ اور الماس مسکرانے لگی۔ ان الفاظ سے کالیا کی پسند کا وہ سارا اظہار ہو جاتا تھا جو الماس کے لئے دلکشی کا باعث تھا۔ اس نے کہا۔

''بدقسمتی یہ ہے کہ میں اس وقت طولسی کے قبضے میں ہوں۔ اور طولسی کی قربتیں بہت سوں کے بھلے کے لئے ہیں۔ یعنی اگر وہ بھٹکا اور اس نے کسی کے خلاف کارروائی کی تو میں اسے سنبھال سکتی ہوں۔ روک سکتی ہوں۔ کالیا محسوس نہ کرنا میری فطرت میں بھی کچھ عجیب سی کیفیات پوشیدہ ہیں۔ جہاں میری شخصیت میں پہاڑوں کی سی سختی اور ناقابل تسخیر چٹانوں جیسی قوتیں پوشیدہ ہیں' وہیں میں نرم و نازک کونپلوں سے بھی پیار کرتی ہوں اور ان کی طلب بھی میرے دل میں ویسی ہی شدت رکھتی ہے۔ زندگی ایک مسلسل سفر کا نام ہے اور اس سفر میں ہمیں مختلف مناظر سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کسی منظر سے متاثر ہو کر اپنے آپ کو کھو دینا ہمیشہ نقصان کا باعث بنتا ہے۔ میرے لئے انتظار کرو اور اس وقت کا تعین کرو۔ جب ہو سکتا ہے کہ تم اور صرف تم میری شخصیت پر حاوی ہو۔ اور میں اپنے آپ کو تمہاری ملکیت کہہ کر خوش ہونے لگوں۔''

کالیا نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ الماس نے ادھر ادھر دیکھا اور خشک ہونٹوں پر زبان پھیری پھر کہنے لگی۔

''پلیز کالیا خیال رکھنا......میں چلتی ہوں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گی اور اس وقت تک خاموش رہوں گی' جب تک

ہمارے راستوں کی رکاوٹیں دور نہ ہو جائیں۔"

وہ واپس پلٹی اتنی دیر میں پانی میں کھڑے رہنے کی وجہ سے اس کا لباس بھیگ گیا تھا۔ اور اس کے جسمانی خطوط نمایاں ہو گئے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ مارشل آرٹ اور یوگا کی ماہر یہ عورت اپنی عمر کو کئی گنا کم کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن پھر بھی وقت اپنی آواز خود سناتا ہے' وہ آگے بڑھ رہی تھی اور کالیا اسے پرشوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا لیکن جب اس کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گیا کہ الماس پلٹ کر دیکھے تو کالیا کے چہرے کے تاثرات کو نہ سمجھ پائے تو کالیا کی آنکھوں میں ایک نفرت بھری کیفیت ابھر آئی۔ اور اسی انداز میں کہا۔

"احمق عورت۔ جتنی احمق تم ہو...... میرا خیال ہے کہ عورتوں میں اتنی احمق کوئی بھی نہیں ہو گی۔ اپنی عارضی کامیابیوں اور سازشوں سے تو عورت تو کہلا ہی نہیں سکتی' جہاں تک تیرے حسن اور جسمانی کیفیت کا تعلق ہے تو جس کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ تو عورت کی منزل سے بہت آگے ہے تو وہ صرف تجھ سے نفرت کرے گا۔ صرف نفرت...... لیکن کولیا والے مہذب دنیا میں اس لئے آئے تھے کہ وہ یہاں سے علم لے جائیں۔ جو انہیں نیولیا پر برتری دلا سکے۔ کم از کم یہ علم لے کر اپنی زمین کی جانب سفر کر رہا ہوں کہ انسانوں سے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ کہ وہ بار بار احمق بنتے رہیں۔

کالیا کو تھوڑی دیر بعد ایک حصے کو دائیر سے صاف کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور کالیا وائپر لے کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اس جگہ بارش کے پانی سے پھسلن پیدا ہو گئی تھی۔ اور اسے صاف کرنا ضروری تھا۔ کالیا اپنے کام میں مصروف تھا کہ ایک بار پھر اس نے قدموں کی آہٹ سنی اور اس بار جو اس نے گردن گھمائی تو مس جولیا کو اپنے نزدیک دیکھا۔

"جولیا......" کالیا گردن اٹھا کر اسے دیکھنے لگا اور پھر اس نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا لیکن جولیا وہاں سے آگے نہیں بڑھی۔ بلکہ اپنی جگہ بھی اسے دیکھتی رہی۔ اس طرح کئی منٹ گزر گئے' ایک بار گردن گھمائی اور جولیا کو کھڑے دیکھ کر آہستہ سے مسکرایا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ تب اس نے جولیا کے قدموں کی چاپ سنی اور جولیا اس کے قریب پہنچ گئی۔ کالیا نے کام کرتے کرتے رک کر اسے دیکھا اور بولا۔

"مجھ سے کوئی کام ہے مس جولیا؟"

جولیا کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی اور غالباً ان میں نمی تیرنے لگی تھی۔ پھر اس نے ہونٹ بھینچ کر کرخت لہجے میں لہجے میں کہا۔

"تم...... کالیا مکار ہو' جھوٹے اور فریبی ہو' کالیا نے معصوم سا چہرہ بنا کر کہا۔

"کیا آپ نے یہ فیصلہ کیا تھا مس جولیا کہ آپ مجھے میری اس حالت کے بارے میں اطلاع دیں گی؟"

"تم...... دوہری شخصیت رکھتے ہو؟"

"اب ان حالات میں مس جولیا جب کہ آپ مجھ پر حکمران ہیں میں آپ سے یہ سوال بھی نہیں کر سکتا کہ آپ نے اچانک ہی اس کا

تجزیہ کیسے کیا۔ میری حیثیت تو اس وقت ایک غلام کی سی ہے۔ بہر حال آپ جو کچھ کہہ رہی ہیں۔ وہی درست ہوگا۔ کیوں کہ میں اپنے لئے کوئی سزا نہیں چاہتا۔"

"اتنے معصوم مت بنو، مت بکواس کرو تم ورنہ...... ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

"معذرت خواہ ہوں میڈم اب خاموش ہوا جاتا ہوں۔"

"اٹھو یہ وائپر رکھو اور مجھ سے بات کرو۔"

"اور اگر مجھے اس کام تکمیل نہ کرنے کے الزام میں سزا دی گئی تو کیا آپ میری سفارش کریں گی؟"

"تم مکار انسان ہو۔ تم نے مجھے ذہنی طور پر ختم کر کے رکھ دیا ہے۔"

"شائد یہ بات میرے علم میں نہیں ہے۔ مس جولیا۔ آپ یقین کیجئے۔"

"کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے۔ تم نہیں جانتے یہ سب کچھ تم نے کس طرح مجھے چھوڑ دیا۔ تم نے کس طرح نظر انداز کر دیا۔" کالیا نے گہری نگاہوں سے جولیا کا جائزہ لیا۔ پھر بولا۔

"مس جولیا...... اول تو آپ یہ سمجھ لیجئے کہ جس چیز عشق و محبت کہا جاتا ہے' میری اس سے کبھی قربت نہیں رہی۔ میں نے کبھی اس موضوع کو اپنے سامنے نہیں دیکھا۔ اگر ایسی بات ہے تو میں اس کی تردید کر سکتا ہوں۔"

"کالیا! میں اب پہلے سے مختلف ہو گئی ہوں۔ ڈیڈی نے مجھ پر سے تمام پابندیاں اٹھالی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب وہ میرے لئے کچھ نہیں کر سکتے تو مجھ پر پابندیاں بھی عائد نہیں کر سکتے۔ انہوں نے بھی مجھ سے یہ بھی کہا ہے کہ میں اگر اپنی کسی طلب کو ان کے سامنے بیان کروں گی تو مجھے کھلی اجازت دے دیں گے کہ میں اپنی مرضی کے مطابق کر سکوں۔ مجھے کالیا اب زبان مل گئی ہے۔ مجھے اب زبان مل گئی ہے۔"

"نہیں میں حقیقت کہنے کی قوت رکھتی ہوں۔"

"تو پھر آج مجھ سے بھی کچھ حقیقتیں سن لیجئے۔ پروفیسر جیکا نہ جہاز کی وہ منفرد شخصیت تھے' جن سے میری سب سے زیادہ قربت ہو گئی تھی۔ اور یہ بات میرے علم میں تھی مس جولیا کہ پروفیسر جیکا نہ نے آپ کی پرورش بڑی محنت اور لگن سے کی ہے۔ انہوں نے آپ کو نوجوانوں کی قربت نہیں حاصل کرنے دی۔ اور چونکہ میں انہیں اپنا استاد مانتا تھا' انہوں نے مجھے بہت سی حقیقتوں سے روشناس کروایا تھا۔ اس لئے اس حوالے سے بھی آپ میرے لئے قابل احترام تھیں۔ یہ وہ احترام تھا جس نے مجھے آپ کی طرف راغب نہ ہونے دیا۔ ورنہ شائد میں انسان تو ہوں۔"

کالیا کے الفاظ پر جولیا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ اس نے حیران نگاہوں سے کالیا کو دیکھا اور بولی۔

"اوہ...... کالیا اس کا مطلب ہے کہ سب کچھ غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا۔ تم نے کچھ نیک جذبے اختیار کئے اور ہم سب دوسری غلط فہمیوں کا شکار ہو گئے۔"

''مس جولیا میں کیا عرض کرسکتا ہوں۔''

''مگر کالیا...... اس طرح تو یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ تم میرا مطلب کہ شائد میں اپنا مطلب الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی کالیا تم نے ایک بار پھر میرے دل میں ایک نئی سوچ بیدار کردی ہے۔ کیا یہ بالکل سچ ہے۔''

''جو کچھ میں نے آپ سے کہا مس جولیا وہ ایک ٹھوس حقیقت ہے اور ایک مضبوط سچ ہے۔''

''مگر اس سے تمہاری رغبت اور تمہارا اس سے قربت کا انداز کیا معنی رکھتا ہے۔''

کالیا نے ملامت آمیز انداز میں جولیا کو دیکھا اور کہا۔ ''مس جولیا' آپ نے مجھے اتنا گھٹیا انسان سمجھ لیا ہے' وہ عورت مجھ سے دگنی عمر رکھتی ہے۔ ہوسکتا ہے اس کے علاوہ یہ بات بھی آپ کے علم میں ہو کہ وہ ایک بڑی عورت ہے۔ میں اس عورت سے شدید نفرت کرتا ہوں۔''

جولیا نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا اور چکرائی ہوئی آواز میں بولی۔ ''میرے خدا میں تو صرف غلط فہمیوں کو پروان چڑھا رہی تھی۔ یہ ساری ٹھوس حقیقتیں ہیں لیکن ڈیڈی کا تجربہ کہاں گیا۔ یہاں تو وہ بالکل ہی فیل ہو گئے۔ مگر کالیا کیا ہم ایک بار پھر ان راستوں کو ہموار نہیں کرسکتے' جن سے ہم دور ہٹ گئے تھے۔''

''مس جولیا اس کے بعد آپ مجھ پر نئے الزامات عائد کرنا شروع کردیں گی۔ مجھے عجیب حالات سے واسطے پڑ رہے ہیں۔''

''نہیں کالیا...... بلکہ میں اب تک کی حماقتوں کے لئے معافی چاہتی ہوں۔''

کالیا پھیکے انداز میں مسکرا دیا۔ پھر اس نے کہا۔ ''آپ بہت معصوم ہیں۔ مس جولیا یہاں کے جو حالات میرے علم میں آئے ہیں ان کے تحت کیا اس بات کی گنجائش ہے کہ مجھے پروفیسر جیکانہ کی یا آپ کی نگاہوں میں وہ درجہ حاصل ہو سکے اور پھر آپ کو یہ اندازہ نہیں ہے کہ ہم طولسی کے قیدی ہیں۔ اور پروفیسر جیکانہ مجھ سے بالکل متنفر۔ جو نیا کھیل شروع ہو گیا ہے۔ وہ بہت انوکھا ہے۔ ہوسکتا ہے مس جولیا...... وہ آپ کے علم میں نہ ہو لیکن آپ پروفیسر جیکانہ سے معلوم کریں' میری اب وہ حیثیت نہیں ہے۔ جو ابتداء میں تھی۔ پروفیسر جیکانہ نے آپ کو ہر طرح کی اجازت بے شک دے رکھی ہے لیکن اب وہ یہ اجازت بھی نہیں دیں گے کہ آپ مجھ سے محبت کے راستے استوار کریں۔ میں ایک نئی شخصیت بن چکا ہوں۔ جو ان کی نگاہوں میں صرف دشمن کی حیثیت رکھتی ہے۔''

''کیسے رکھتی ہے میری...... تمہارے لئے فائٹ کروں گی۔''

''اگر آپ کچھ کرنا چاہتی ہیں تو میں آپ سے اس کا اقرار کرسکتا ہوں مس جولیا...... کہ آپ مجھے غلط نہ سمجھ بیٹھیں۔ لیکن بہتر یہ ہوگا کہ آپ پروفیسر کو بھی آزمائش میں نہ ڈالیں۔ وہ اب اس کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گے۔''

''تم تو تیار ہو ناں......؟''

''میں اپنی حقیقت کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ آپ کو خود ان تمام باتوں پر دکھ ہوگا۔ آپ دیکھ لیجئے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔''

"جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ بھی ایک سچ ہے۔ میں جا رہی ہوں کالیا! ایک نیا تصور' ایک نئی امنگ لے کر۔ اور تمہیں اپنے وعدوں کا پاس کرنا ہوگا۔"

کالیا! اپنی جگہ کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔ پھر جب جولیا نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ تو اس نے اپنے سر کو جھٹکاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر کالیا! اگر میڈم ناشہ یہاں موجود ہوتیں اور انہیں حقیقت کا علم ہوتا اور اس کے ساتھ تمہارے اقدامات پر پہلے تو وہ بہت زیادہ حیران ہوتیں۔ اور پھر اپنی خوب صورت آنکھوں سے تمہیں دیکھتیں اور پوچھتیں۔

"کالیا! یہ تم نے شیطانیت کہاں سے سیکھ لی۔ میں نے تو تمہیں شیطانوں سے بہت دور رکھا تھا۔ اور خود میں شیطان نہیں ہوں تو مس جولیا مجھے ہی سب کچھ کرنا ہے۔ آخر شاید اپنے وطن کے لئے اپنے قبیلے کے لئے' اپنی نکولیا کے لئے۔ میں کم از کم اور کچھ نہیں تو نکولیا والوں کے لئے اس دنیا سے مکاری لے جا رہا ہوں۔ اور یہ مکاری نیولیا والوں کے خلاف استعمال کروں گا۔"

اس نے وائپر اٹھایا اور ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہوگیا اور یہ اچھا ہی ہوا کیوں کہ نگرانی کرنے والے ادھر سے گزرنے لگے تھے۔ کالیا اپنا کام کافی دیر سے سرانجام دے رہا تھا۔ اور جب اس کا کام پورا ہوگیا تو آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان لوگوں کی جانب بڑھ گیا' جن کا تعلق نکولیا سے تھا۔ اور جو اپنا کام سرانجام دینے کے بعد کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ خود بھی ایک گوشے میں جا بیٹھا۔

اور ان لوگوں کی جانب متوجہ ہوگیا جو کھانا تقسیم کر رہے تھے۔ یہ سفر مختصر تو تھا نہیں۔ شب و روز گزر رہے تھے۔ دن کو سورج چمکتا رات کو چاند۔ کبھی کبھی بادلوں سے نمی بوندوں کی شکل میں برسنے لگتی۔

پھر ایک شام کالیا جب اپنے کاموں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد عرشے پر کھڑا اداس نگاہوں سے سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا کہ اسے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ پلٹ کر دیکھا تو پروفیسر جیکانہ تھا۔

کالیا پروفیسر کو دیکھ کر ساکت ہوگیا۔ پروفیسر اپنی غنودہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کالیا کے ذہن کے راستے اس کے پورے وجود میں اتر جانے کی کوشش کر رہا ہو۔ کیوں کہ وہ بوڑھا ہو چکا تھا' اس لئے اس کی قوتیں اتنی طاقتور نہیں رہی تھیں کہ وہ کالیا کے مقابلے میں آسکتیں۔ چنانچہ کالیا سادہ سادہ نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا اور پروفیسر جیکانہ کو یہ یقین ہوگیا کہ یہ نوجوان بہت معصوم اور سادہ لوح ہے۔ وہ ایک قدم آگے بڑھا اور اس نے آہستہ سے کہا۔

"تمہیں کالیا کے علاوہ اور کسی نام سے مخاطب بھی تو نہیں کیا جا سکتا۔"

"جی پروفیسر۔" کالیا نے آہستہ سے کہا۔

"تمہاری جولیا سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے تمہارے درمیان کوئی گفتگو بھی ہوئی تھی۔"

"جی ہاں۔"

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کالیا! تم نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ایک ایسی لڑکی کی دلجوئی کی ہے جو تم سے محبت کرنے لگی

ہے۔یا اس سے کہے ہوئے الفاظ میں کوئی صداقت بھی ہے۔"

"اس کا ثبوت دے سکتا ہوں۔" کالیا نے سوال کیا۔

"ثبوت۔"

"جی۔"

"میں تم سے ثبوت نہیں مانگ رہا۔"

"تو پھر مجھے حکم دیجئے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔"

"میں تم سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کالیا! کہ جولیا سے جو تمہاری بات ہوئی وہ سچ پر مبنی تھی۔"

"میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں۔" کالیا نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے لہجے کی کرختگی کو پروفیسر نے بخوبی محسوس کیا پھر انہوں نے آہستہ سے کہا۔

"دراصل میری نگاہوں نے کسی ایسی شخصیت کی تلاش شروع کر دی ہے۔ جسے میں جولیا کا ساتھی بنا سکوں اور جو جولیا کو میری ہی طرح رکھ سکے۔ کالیا جب بھی مجھے تمہارے بارے میں یہ علم ہوا کہ تمہارا تعلق میری ہی دنیا سے ہے تو یقین کرو مجھے یوں محسوس ہوا میرے شانوں کا بہت سا بوجھ اتر گیا ہو۔ اس وقت میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ تمہارا تعلق کون سے قبیلے سے ہوگا۔ معاف کرنا کم از کم تمہیں اتنا تو علم ہوگا ہی کہ جس بستی سے تمہارا تعلق ہے اس میں دو قبیلوں کی آپس کی دشمنی چل رہی ہے۔ ایک کا نام نیولیا ہے اور دوسرے کا نام ٹکولیا ہے۔ اور تم ٹکولیا والے ہو۔ اور نیولیا والوں کی قید میں ہو۔ میرا تعلق بھی نیولیا ہی سے ہے۔ اور یہ بات اس وقت مجھے معلوم نہیں تھی کہ تم ٹکولیا کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔

بہر حال وہ ایک الگ چیز تھی ہم ایک ہی دنیا ایک ہی زمین کے رہنے والے ہیں۔ قبائلی نقطۂ نگاہ دور اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ذہن مختلف نہیں ہو سکتی۔ اس بات کے امکانات ہیں کہ تمہیں نیولیا میں قبول کر لیا جائے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔ خیر میرا خیال ہے کہ میں وقت سے بہت پہلے کی بات کرنے لگا ہوں۔ جولیا کے بارے میں تم سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تمہارے دل میں اس کے لئے وقعت ہے۔ جیسا کہ جولیا نے مجھ سے کہا تم نے میرے احترام میں جولیا کو اس نگاہ سے نہیں دیکھا جس نگاہ میں میلا پن پایا جاتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے کالیا!"

"جی پروفیسر جیکانہ یہ سچ ہے میں نے آپ کو اپنا روحانی استاد سمجھا۔ سمندر کی گہرائیوں میں آپ جس طرح میرے ساتھی تھے کوئی اور وہ مقام نہیں لے سکا اس طرح مجھے آپ سے عقیدت پیدا ہو گئی اور جس چیز کا تحفظ کرنے کے لئے آپ نے اتنا وقت صرف کیا اور محنت کی آپ سے انحراف کر کے اسے غلط راہوں کا راہی کیسے بنا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے مس جولیا کو اپنے آپ سے دور رکھنے کی کوشش کی اور وہ مجھ سے ناراض ہو گئیں لیکن اس میں میری آپ سے عقیدت شامل تھی۔ اس کے علاوہ اور کوئی جذبہ نہیں تھا۔"

"تب تو میں نے گناہ کیا ہے۔" پروفیسر نے غمناک لہجے میں کہا۔

"نہیں پروفیسر آپ آج بھی میرے روحانی استاد ہیں۔ اور میں آپ سے لاتعداد باتیں سیکھنے کی خواہش رکھتا ہوں۔"

"تم نے عظمت کا ایک معیار قائم کیا ہے۔ میں اسے تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

"اور اگر میں یہ کہوں کہ اس معیار پہنچانے میں آپ میرے معاون ہیں تو آپ اسے خوشامد نہ سمجھئے گا۔"

"میں نے کیا کیا ہے تمہارے لئے۔ میں نے تو تمہیں کچھ نہیں بتایا لیکن اب مجھ پر بہت سے فرائض عائد ہو گئے ہیں۔ سنو کالیا! میرے بچے تم جو کچھ کر رہے ہو۔ اب میرا دل اسے دیکھ کر دکھنے لگا ہے لیکن طولنی ہمارا سربراہ ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ تمہارا تعلق نکولیا سے ہے۔ میں اگر تمہارے لئے کوئی سفارش کرتا ہوں تو اس میں اس بات کے امکانات ہیں کہ طولنی میری جانب سے بدظن ہو جائے۔ چنانچہ ایسا بہتر نہ ہو گا تمہیں یہ سب کچھ کرتے دیکھ کر مجھے ہی نہیں جولیا کو بھی افسوس ہوتا ہے لیکن ابھی تمہیں یہ سب کرنا ہو گا۔ میں اس موقع کی تلاش میں رہوں گا جب تمہیں اس مشکل سے نکال لیا جائے۔"

"اگر آپ یہ سمجھتے ہیں یہ سارے کام کرتے ہوئے مجھے دکھ ہوتا ہے تو یقین کیجئے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کم از کم آپ نے میری زندگی کا تھوڑا سا اندازہ ضرور لگایا ہے۔ زندگی کے عیش و آرام میں نے ہر طرح سے دیکھ لئے ہیں۔ یہ سب کچھ میرے لئے ایک تجربہ ہے اور میرا تعین میری مرضی کے خلاف کر دیا گیا ہے۔ میرا تعلق نہ تو نیولیا سے ہے اور نہ نکولیا سے۔ میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں اور نکولیا والوں سے میرا تعین کیوں کر لیا گیا ہے۔ میں نے سمندر کی آغوش میں نمو پائی اور اس کے بعد اس دنیا کے انسانوں کے ساتھ ملا جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ میری دنیا نہیں ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا کہ یہ دنیا کیا ہے۔ بھلا ایک اجنبی شے کے لئے انسان جذباتی کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ لوگوں نے میرا تعین کر دیا ہے کہ میرا تعلق نکولیا والوں سے ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ نکولیا کیا چیز ہے۔ صحیح معنوں میں اگر آپ میرا تعلق کسی سے قائم کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس دنیا سے ہے۔ جس میں عدیل بخشی اور میڈم تاشہ رہتے ہیں۔ نہ میں نکولیا کا باشندہ ہوں اور نہ نیولیا کا۔ لیکن مجھ پر جو چھاپ لگا دی گئی ہے وہ بلاوجہ ہے۔" پروفیسر نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبالیا دیر تک سوچتا رہا پھر بولا۔

"کاش! میں یقین طولنی کو دلا سکتا۔ تم بالکل درست کہہ رہے ہو۔ مگر ایک انوکھی کشمکش ہے۔ جس کے بارے میں، میں تمہیں زیادہ نہیں بتا سکتا۔ کیوں کہ بتا کر غداری کا مرتکب قرار پاؤں گا۔ تم انتظار کرو...... میں یقینی طور پر خاموش نہیں بیٹھوں گا۔ تمہارے لئے کچھ کروں گا۔"

"آپ اس کے لئے بہت زیادہ پریشان مت ہوں۔ یہ بھی میری زندگی کے لئے ایک دلچسپ تجربہ ہے۔" پروفیسر جیکانہ گردن ہلانے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

"جولیا تم سے ملے تو اب تم اپنے رویے میں تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔" یہ کہہ کر پروفیسر جیکانہ نے واپسی کے لئے قدم اٹھا دیئے۔ کالیا کے چہرے پر عقیدت و احترام کے جذبات تھے لیکن جب پروفیسر جیکانہ نظروں سے دور ہو گیا تو وہ آہستہ بولا۔

"ٹھیک ہے پروفیسر! میں خوش ہوں کہ میرے تجربات میرے کام آ رہے ہیں اور تم بوڑھے ہو کر بھی ان تجربات سے نہیں

گزرے۔ جو مجھے اس عمر میں ہو چکے ہیں۔"

سمندر پر سکون تھا' موسم بھی صاف شفاف تھا۔ کیپٹن کیرائیل طولسی کے ساتھ برج پر کھڑا ہوا تھا۔ دوربین سے چاروں طرف کا جائزہ لے رہا تھا۔ دفعتاً ہی اس نے کوئی ایسی چیز دیکھی جسے دیکھ کر اس کے ذہن میں تجسس بیدار ہو گیا۔ الماس طولسی سے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہی تھی اور طولسی کی آنکھوں میں اس کے لئے محبت کے آثار تھے۔ دفعتاً کیپٹن کیرائیل نے طولسی کو آواز دی۔

"مسٹر طولسی ...... مسٹر طولسی۔" اور طولسی حیران نگاہوں سے کیرائیل کو دیکھنے لگا۔ غالباً کیرائیل کے لہجے میں کوئی ایسی خاص بات تھی' جس نے طولسی کو چونکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ الماس بھی اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"کیا بات ہے کیپٹن......" طولسی نے کھردار آواز میں پوچھا۔

"مسٹر طولسی اور میڈل الماس آپ دونوں ذرا یہاں تشریف لے آئیں۔" کیپٹن کیرائیل بولا۔ اور وہ دونوں اس کے قریب پہنچ گئے۔

"یقیناً تم نے کوئی خاص بات دیکھی ہے۔"

"ہاں آپ بھی دوربین سے دیکھئے۔ وہ دور اس لکیر کے پاس وہ دھبے کیسے ہیں؟" کیرائیل نے کہا۔ اور طولسی ادھر نظریں جمائے کھڑا ہو گیا۔ لیکن الماس نے دوربین اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ اور اسے فوکس کر کے دیکھنے لگی تھی۔ پھر دفعتاً ہی طولسی کے منہ سے آواز نکلی۔

"وہ سمندری جہاز ہیں۔ اور ان کی تعداد آٹھ کے قریب ہو سکتا ہے۔ ان کے عقب میں اور بھی جہاز ہوں لیکن میں صرف آٹھ جہاز دیکھ رہا ہوں۔"

"اف میرے خدا...... میرے خدا یہ اس سمت سمندری جہاز۔"

"یہ کون ہو سکتا ہے۔ کیا وہ لوگ کسی طرح اپنی دنیا سے مدد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔" طولسی نے کہا۔

"کون لوگ؟" الماس بولی۔

"وہی جن سے ہم نے جہاز حاصل کیا ہے۔"

"ناممکن۔" الماس نے کہا۔

"لیکن وہ اسی جہاز جیسے ہیں اور ان کا تعلق کسی بھی طرح سمندر کے کسی دوسرے خطے سے نہیں ہو سکتا۔ ہماری ہی سمت بڑھ رہے ہیں۔" طولسی کے انداز میں تشویش پائی جاتی تھی۔ الماس نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر کیپٹن کیرائیل کو دیکھنے لگی۔ پھر اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیپٹن کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ کیرائین گروپ کے جہاز ہوں۔"

"کیرائین گروپ۔" کیرائیل کے بجائے طولسی نے کہا۔

"ہاں۔"

"یہ کیا ہوتا ہے؟" طولسی بولا۔

"سمندری تحقیقات کا ایک ادارہ جو دنیا بھر میں سمندروں میں تحقیقات کرتا ہے اور بہت زیادہ طاقتور ہے۔ اس ادارے کے پاس بہترین وسائل ہیں اور یہ سمندر میں دور دور تک پایا جاتا ہے۔ سمندر میں انہوں نے بہت سے جزیروں پر قبضہ کر کے اپنے پوائنٹس قائم کئے ہیں اور ہاں یہ لوگ ہر طرح کی کاروائیاں کرتے ہیں۔"

"اوہو..... مگر یہ اس طرف کیسے نکل آئے۔ سمندر کا یہ حصہ تو دنیا والوں کے تصور سے بھی دور ہے۔" طولسی نے کہا۔

"نہیں یہ تمہارا خیال غلط ہے۔ دنیا میں رہنے والے خلاء میں بہت سی ایسی کاروائیاں کر چکے ہیں۔ جس سے انہیں دنیا بھر کے سمندروں کے بارے میں اہم معلومات حاصل ہو چکی ہیں۔ یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے ان کے لئے۔ کیرائن گروپ کے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ وہ اپنے جہازوں کو یہاں لا سکتے ہیں۔"

"مگر تمہارے خیال میں ان کا ہماری طرف بڑھنا کیا معنی رکھتا ہے۔"

"مجھے یہ سب بہتر نظر نہیں آ رہا۔"

"مطلب؟"

"ہو سکتا ہے کہ ہم سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہوں۔"

"جنگ مگر کیوں؟"

"جہاز والوں سے ان کی بہت پرانی دشمنی چل رہی ہے اور جہاز کے ذریعے انہیں کافی نقصان پہنچایا جا چکا ہے۔"

"مگر اس وقت جہاز پر وہ لوگ نہیں ہیں۔ جن سے ان کی دشمنی ہے۔" طولسی نے کہا۔

"اوہو تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔" طولسی کسی قدر جھلائے ہوئے انداز میں بولا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا' کیا کرنا چاہئے۔ کیپٹن کیرائیکل آپ دیکھ رہے ہیں ان جہازوں کو....."

"ہاں میڈم وہ کچھ واضح ہو چکے ہیں۔ ذرا دوربین مجھے دیجئے۔" کیرائیکل نے کہا۔ اور پھر وہ دیر تک دوربین آنکھوں سے لگائے رہا اور اس کے بعد بولا۔

"وہ سب جنگی جہاز ہیں اور ان کے پاس جنگی ساز و سامان ہے۔"

"جنگی جہاز..... جنگی ساز و سامان۔" الماس کے منہ سے آہستہ سے نکلا۔ اور اس کی آنکھوں میں ایک پراسرار چمک لہرانے لگی۔ اس نے ایک نگاہ کیپٹن کیرائیکل کو دیکھا پھر دوسری نگاہ طولسی کو اس کے بعد وہ کیپٹن کیرائیکل سے بولی۔

"فرض کرو..... کیپٹن اگر وہ جہاز پر آتشی ہتھیاروں سے حملہ کریں تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

"کچھ بھی نہیں۔" کیپٹن نے جواب دیا۔

''اوہو......مگر جہاز پر ہر طرح کا جنگی ساز وسامان موجود ہے۔گولہ بارود کا کافی ذخیرہ بھی موجود ہے۔''

''آپ کا کیا خیال ہے میڈم کیا میں کسی ایسے جہاز کا کیپٹن رہا ہوں جو جنگی نوعیت کا ہو۔میں غیر فوجی آدمی ہوں۔مجھے یا میرے ساتھیوں کو ہتھیاروں کے استعمال کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔اس سلسلے میں جو کچھ کرنا ہے آپ ہی کو کرنا ہوگا۔'' کیپٹن کیرائیل نے کہا۔اس کی آنکھوں میں بھی ایک عجیب سی کیفیت پائی جاتی تھی۔اور اس وقت وہ دل سے یہ دعا مانگ رہا تھا کہ خدا کرے وہ جنگی جہاز قریب آجائیں اور جہاز کو تباہ و برباد کردیں۔وہ خود ان سے پناہ مانگ لے گا اور یقینی طور پر مہذب دنیا کے مہذب لوگ اسے پناہ دیں گے۔کیوں کہ وہ ایک مظلوم کیپٹن ہے۔جسے زبردستی اس جہاز کا کیپٹن مقرر کردیا گیا ہے جب کہ وہ اپنی دنیا میں واپس جانا چاہتا ہے۔الماس اور طولسی گہری سوچوں میں گم تھے۔اور طولسی کی نگاہیں بار بار جنگی جہازوں کی طرف اٹھ رہی تھیں۔بلاشبہ وہ سمندر میں جتنے فاصلے پر نظر آرہے تھے۔اسے اپنے مختصر وقت میں اتنا کم نہیں ہونا چاہئے تھا۔اس کا مقصد تھا کہ ان کی رفتار بہت تیز ہے۔الماس سوچ رہی تھی کہ بہت زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اس سے پہلے جہاز کی سلامتی کا بندوبست کرلینا مناسب ہے۔طولسی نے کہا۔

''یہ صورتحال بڑی پریشا کن ہے۔اگر ہم پر حملہ ہوگیا تو اس کے جواب میں ہم کیا کریں گے؟''

''میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔''

''کیا......جلدی کہو؟''

''اس وقت ایک آدمی ایسا ہے۔جہاز پر جو اس صورتحال کو کنٹرول کرسکتا ہے۔''

''کون......؟''

''اس کا نام کالیا ہے۔''

''کالیا کون ہے۔؟'' طولسی نے پوچھا۔

''وہ نوجوان لڑکا جسے ہم نے گرفتار کیا تھا۔اور جس کے بارے میں، میں نے تمہیں بتایا تھا۔''

''اوہ......وہ نکولیا والا۔''

''ہاں......''

''لیکن نکولیا......والا ہماری مدد کیوں کرے گا۔'' طولسی نے پوچھا۔

''میں اسے اس کے لئے آمادہ کرسکتی ہوں۔''

''تو پھر کوشش کرو......جلدی کرو......وقت کہاں ہے۔چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔''

''آؤ......'' الماس نے کہا۔واقعی یہ قدرتی موقع ملا تھا۔کالیا کو برتری دلانے کا اور کالیا سے ایک بار پھر متاثر ہوگئی تھی۔اور اس کے لئے سچائی سے کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن نہایت احتیاط کے ساتھ۔شاطر عورت طولسی کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔اور کالیا کو تلاش کیا

جانے لگا۔ وہ اس جہاز کے ایک حصے میں صفائی کر رہا تھا۔ الماس کے ساتھ طولسی کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ اس نے گردن اٹھائی۔ تو الماس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کالیا...... ادھر آؤ......" کالیا ہاتھ میں پکڑا صفائی کا برش رکھ کر ان کے سامنے پہنچ گیا۔

"کالیا! طولسی تمہیں ایک باعزت مقام دینا چاہتا ہے لیکن تم یہ جانتے ہو کہ کوئی بھی باعزت مقام حاصل کرنے کے لئے قربانی دینا پڑتی ہے، کچھ کرنا پڑتا ہے اور اس وقت میں نے تمہاری سفارش طولسی سے کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ گے۔ پہلا سوال تم سے یہ کیا جاتا ہے کہ کیا تم اپنے آپ کو نکولیا کا نمائندہ سمجھتے ہو......"

کالیا نے سادہ سی نگاہوں سے طولسی کو اور پھر الماس کو دیکھا۔ پھر بولا۔

"تم جانتے ہو کہ مجھے گرفتار کر کے بلا وجہ ہی قیدی بنا لیا گیا ہے۔ اور نہ ہی میں نے نکولیا کے آج تک کچھ کیا ہے اور نہ ہی نیولیا کے خلاف کوئی کام کیا ہے۔ میں اسے اپنے ہاتھ سے زیادتی سمجھتا ہوں۔" طولسی نے نرم لہجے میں کہا۔

"اس بات کو خصوصی طور پر ذہن میں رکھا جائے گا۔ اس وقت تمہیں ہمارا ایک کام کرنا ہے۔"

"میں نے کبھی کسی کام سے انحراف نہیں کیا۔"

"تو پھر میں مختصر الفاظ میں تمہیں صورتحال بتا رہی ہوں۔ کیرائن گروپ کے جہازوں نے ہمارے جہاز کو چاروں طرف سے گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ جنگی جہاز ہیں اور لازمی طور پر ہمارے جہاز کو تباہ و برباد کر دینا چاہتے ہیں تم اچھی جانتے ہو ان کا مقصد کیا ہے۔ میں نے طولسی سے کہا ہے کہ کالیا ایک غیر متعلق آدمی ہے اسے نیولیا اور نکولیا کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ چنانچہ اس وقت اگر وہ اپنے جہاز سے ان جنگی جہازوں کا مقابلہ کرے تو ہم اسے اپنے ساتھیوں میں تصور کریں گے اور اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے اور اگر ہمارا جہاز کیرائن گروپ کے جہازوں سے بچ گیا تو تمہیں ایک اعلیٰ مقام دیا جائے گا۔ کیا خیال ہے کیا تم اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہو گے۔"

"میڈم الماس جہاں تک آپ فائدہ اٹھانے کی بات کرتی ہیں، درحقیقت مجھے کوئی فائدہ درکار نہیں ہے۔ لیکن مسٹر طولسی سے مجھے کوئی پرخاش نہیں ہے۔ وہ اس وقت ہمارے رہنما ہیں جو حکم مجھے دیں گے میں اس پر عمل کروں گا۔ کیوں کہ میں ایک غیر متعلق آدمی ہوں۔" طولسی نے آگے بڑھ کر کالیا کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"اور میں ان لوگوں کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا جو کسی بھی طرح مجھ تھوڑا سا بھی احسان کریں۔ تم فوراً اپنا یہ کام چھوڑ دو۔ کیرائیل کے تمام خلاصیوں کو اور ان لوگوں جو میرے ساتھی ہیں، فوراً جنگی ہتھیاروں پر متعین کر دو...... اور انہیں ان کا استعمال کا طریقہ بتاؤ۔ اور ابھی تمام لوگوں کو جمع کر لیا جائے۔ میڈم الماس آپ براہ کرم یہ کام سر انجام دیں۔"

کالیا فوراً مستعد ہو گیا۔ الماس نے ایک نگاہ کالیا پر ڈالی آنکھوں ہی آنکھوں میں اس نے کہا۔

"کالیا میں بالآخر موقع تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔ جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ اور اب تم پر منحصر ہے کہ تم کس

طرح طولسی کے دل میں اپنی جگہ بنالیتے ہو۔"

کالیا نے اپنے کام کا آغاز کردیا۔ جنگی ہتھیاروں پر غلاف چڑھا دیئے گئے تھے۔ جنہیں فوراً اتارا گیا۔ ان کی آزمائش کی جانے لگی۔ طولسی خود اس کام میں بہت دلچسپی لے رہا تھا وہ اور اس کے ساتھی ایسے ہتھیاروں سے ناواقف تھے۔ لیکن کالیا خود بھی جانتا تھا کہ اگر کیرائن گروپ کے جہاز ان کے جہاز کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو بہت تباہی پھیلے گی اور اس کے بعد اس کا مستقبل کچھ نہیں رہے گا۔ تیز رفتاری سے اس نے ہتھیاروں کا لوڈ کیا۔ اور ان لوگوں کو ان ہتھیاروں کا استعمال سمجھانے لگا۔ تمام لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ کوئی زبردست خطرہ سر پر آ گیا ہے۔ اسی لئے سب ہی تعاون کر رہے ہیں۔ پروفیسر بھی اس کام میں شریک تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں دلچسپی کے آثار تھے۔ اسے صورتحال کا کوئی اندازہ نہیں تھا لیکن بعد میں جب ساری تفصیلات اس کے علم میں آئیں تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اور اس نے آہستہ سے کہا۔

"جولیا یوں لگتا ہے کہ وہ مشکل خود بخود حل ہو گئی۔ جس کے لئے ہم پریشان تھے۔" جولیا نے تشویش سے کہا۔

"لیکن ڈیڈی کیا ہمارا جہاز ان جہازوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور جو اب ہم سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہیں۔"

"اس کا فیصلہ وقت کرے گا۔ ظاہر ہے دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہئے۔" پروفیسر نے جواب دیا۔ جہاز پر تمام حفاظتی انتظامات کر دیے گئے۔ اس وقت طولسی حیران نگاہوں سے کالیا کو دیکھ رہا تھا۔ جو پھٹے پرانے بوسیدہ لباس میں ملبوس ایک کپتان کی حیثیت سے ہر قسم کے انتظامات کر رہا تھا' کیرائیل الگ کھڑا چھپی چھپی نظروں سے کالیا کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے ایک ماتحت سے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"یہ شخص تو مکمل کپتان ہے۔ ابھی تک تو ہمیں اس کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا۔"

تمام کارروائیاں بڑے جوش و خروش کے ساتھ ہو رہی تھیں ادھر کیرائن گروپ کے آٹھوں جہاز اپنی پوزیشن تبدیل کر چکے تھے۔ اور اب انہوں نے ایک نیم دائرے کی سی شکل بنالی تھی۔ انداز کالیا کے جہاز کو گھیرے لینے کا سا تھا۔ کالیا نے سمندر کو پرسکون پایا تو کیرائیل کو پہلا حکم صادر کیا۔

"مسٹر کیرائیل جہاز کے انجن بند کر دیئے جائیں۔ اور لنگر ڈال دیئے جائیں۔ خصوصی طور پر اس بات کا انتظام کیا جائے کہ جہاز کی اپنی پوزیشن تبدیل نہ ہو۔" طولسی نے کیرائیل سے کہا۔

"کیرائیل اس وقت تمہیں مسٹر کالیا کے زیر ہدایت کام کرنا ہے۔" کیرائیل نے گردن ہلادی۔

جہاز کے انجن بند کر دیئے گئے۔ لنگر ڈال دیئے گئے اور خصوصی طور پر اس کا انتظام کر لیا گیا۔ کہ جہاز کی پوزیشن تبدیل نہ ہونے پائے۔ پھر اس رات کے ساڑھے آٹھ بجے تھے۔ جب کیرائن گروپ کے جنگی جہازوں کی جانب سے تارپیڈو فائر کئے گئے۔ کالیا بہترین صلاحیتوں کا مالک تھا۔ اس نے اس بات کو مدنگاہ رکھا تھا کہ تارپیڈو پھینکے جاسکتے ہیں۔ اور اس نے جہاز پر تارپیڈو کو فاصلے پر ہی تباہ کرنے

کا معقول بندوبست کیا تھا۔ یہ جگہ کالیا نے خود سنبھال رکھی تھی۔ اس نے فوراً ہی نشانہ لیا۔ اور تارپیڈو پر نگاہیں جمائے ہوئے اپنی طرف تارپیڈو شکن میزائل فائر کر دیا۔ تارپیڈو درمیان میں ہی تباہ ہو گئے۔

الماس طولسی کو تمام حالات سے آگاہ کر رہی تھی۔ اس نے پر مسرت انداز میں بتایا کہ تارپیڈو کی کاروائی کیا ہوتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ کالیا سے وائرلیس پر رابطہ بھی قائم کیے ہوئے تھی۔ اس نے کالیا سے کہا۔

''کالیا! اگر یہ لوگ پوری تیاریوں کے ساتھ آئے ہیں تو ہمیں کسی سب میرین کے سلسلے میں بھی ہوشیار رہنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے زیر سمندر کوئی سب میرین بھی ان کا ساتھ دے رہی ہو۔''

کالیا نے جواب دیا۔ ''میڈم الماس! یہاں اس کنٹرول بورڈ پر پورا نقشہ موجود ہے۔ سمندر میں کوئی سب میرین نہیں ہے۔ میں جائزہ لے چکا ہوں۔''

''یہ ہماری خوش قسمتی ہے' دیکھو شائد ادھر سے پھر تارپیڈو فائر کیے گئے ہیں۔''

''آپ مطمئن رہیں' میں نے اب خودکار نظام کے تحت کام شروع کر دیا ہے۔ آٹو کنٹرول خود ہی تارپیڈو چیک کرے گا۔ اور انہیں درمیان میں تباہ کر دے گا۔'' کالیا نے جواب دیا۔

''یہ شخص...... یہ شخص تو مکمل بحری کمانڈو ہے۔ مسٹر طولسی یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس وقت یہ بحری کمانڈو ہمارے پاس موجود ہے۔''

کالیا درحقیقت اپنی تمام تر توجہ اس جنگ کی جانب مبذول کیے ہوئے تھا۔ اور ہر طرف سے ہوشیار رہ کر کام سرانجام دے رہا تھا۔ زبردست جنگ کا آغاز ہو گیا تھا' تارپیڈو کا یہ حشر دیکھ کر کرائن گروپ والوں نے اب دور مار توپوں سے گولہ باری شروع کر دی تھی لیکن کالیا نے پوری قوت سے جواب دیا۔ اور ان لوگوں کو ہدایات جاری کر دی گئیں جو جہاز کی توپوں پر متعین تھے۔ انہوں نے ایسی خطرناک گولہ باری کی کہ کیرائن گروپ والوں کو اپنی جگہ سے ہٹنا پڑا اور وہ آگے بڑھ کر جہاز کو رینج میں لینے کامیاب نہیں ہو سکے۔

باقاعدہ سمندری جنگ ہو رہی تھی۔ ایک جہاز سے ان آٹھ جہازوں کا مقابلہ کیا جا رہا تھا۔ کالیا نے ابھی تک ہلکے ہتھیار استعمال کیے تھے۔ جہاز پر جو شدید طاقتور قسم کی جنگ کا انتظام تھا' وہ ابھی عمل میں نہیں لایا گیا تھا۔ اور اس وقت کالیا کو اندرونی طور پر خوشی ہو رہی تھی کہ عام روایات سے ہٹ کر وہ ایک ایسی آبادی کے لئے جنگ کر رہا ہے جو اس کی اپنی ہے۔ جہاز کی بقاء اس آبادی کی طرف بڑھنے کی ضامن تھی۔

چنانچہ اس وقت کیرائن گروپ والوں کو شدید جنگی نقصان پہنچانا ضروری تھا۔ طولسی پر البتہ سکتہ طاری تھا۔ اور یہ سوچ رہا تھا کہ اگر واقعی یہ جہاز اس حیثیت کا حامل نہ ہوتا تو نیولیا کا مشن سمندر کی گہرائیوں میں اتر چکا ہوتا۔ اور انہیں کبھی کامیابی نہ حاصل ہوتی۔ لیکن وہ اس انوکھے نوجوان کی ذہنی صلاحیتوں کو بھی دل ہی دل میں تسلیم کر رہا تھا۔ اور غالباً اندرونی طور پر یہ سوچ رہا تھا کہ یہ نوجوان تو بے حد ضروری ہے۔

انہیں اس بات کا احساس ہو گیا کہ جہاز اتنا تر نوالہ نہیں کہ وہ آسانی سے ہضم کر لیا جائے تو انہوں نے احتیاطی تدابیر اختیار شروع

کردیں اور یہ وہ وقت تھا جب کالیا خود ان پر حملہ کر سکتا تھا۔ جہاز میں بھی تارپیڈو موجود تھے۔ اور ان کی تعداد کافی تھی۔ یہاں کالیا نے سارا کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھا۔ دو تارپیڈو فائر ہوئے اور سب سے آگے والے جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد سمندر میں شعلوں کا رقص شروع ہو گیا تھا۔ الماس نے پرمسرت انداز میں طولسی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"تم نے دیکھا اس نے تارپیڈو فائر کیے۔ اور ان کا ایک جہاز تباہ ہو گیا۔" طولسی نے خوشی کی دھاڑ کے ساتھ الماس کو اپنے بازو میں اٹھا لیا اور الماس قہقہے لگانے لگی۔ تارپیڈو فائر ہوئے۔ اور ایک جہاز نشانہ بن گیا۔ اور اس کے بعد یہ دیکھا گیا کہ کیرائن گروپ کے جہازوں میں افراتفری پھیل گئی۔ غالباً انہیں اس خطرناک صورتحال کا اندازہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ کالیا نے فوراً حکم دیا۔

"جہاز کے لنگر فوراً ہی اٹھا لیے جائیں اور اس کے انجن اسٹارٹ کر لیے جائیں۔" کیرائیکل نے یہ حکم انجن روم میں نشر کیا۔ اور انجن روم سے کارروائی شروع ہو گئی۔ طولسی عجیب انداز میں کہہ رہا تھا۔

"یہ تم کیا شے لے آئی تھیں اپنے ساتھ۔ تم نے اس کے بارے میں تو کچھ بتایا ہی نہیں تھا۔ یہ تو پوری ایک فوج ہے ایک آدمی کے اندر۔ اس کا مقصد ہے کہ اس شخص نے اس نوجوان نے اس دنیا میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ تو ہمارے لئے انتہائی اہم ہو گیا ہے۔ کچھ کرنا پڑے گا' کچھ سوچنا پڑے گا۔ کوئی ایسی بات جس سے اس پر ہمارا حق بن سکے ڈیئر الماس کچھ سوچنا پڑے گا۔ وہ دیکھو...... وہ دیکھو۔ اس نے ایک اور جہاز کو نشانہ بنا لیا ہے۔ افراتفری پھیلا دی ہے۔"

جہاز نے اب آگے بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ کیرائن خود بھی کالیا کی ہدایت کو پوری طرح مدنگاہ رکھ رہا تھا۔

کیرائن گروپ کے باقی پانچ جہاز اب واپسی کا سفر اختیار کر چکے تھے لیکن اب ان جہازوں کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔ تارپیڈو نے چوتھا حملہ کیا اور فرار ہوتے ہوئے جہازوں میں سے ایک اور نشانہ بن گیا۔ ادھر شدید افراتفری پھیل گئی تھی۔ اب تو ادھر سے کوئی حملہ نہیں ہو رہا تھا۔ جب کہ ہمارے جہاز آگ کی بارش کر رہے تھے کہ سمندر روشن ہو گیا تھا۔ اور چاروں طرف پھلجھڑیاں سی چھوٹ رہی تھیں۔ یہاں تک کہ بقیہ چاروں جہازوں میں بھی آگ لگ گئی۔ ان کا ساز و سامان جلنے لگا اور چار مشینیں سمندر میں ڈوبتی ہوئی نظر آئیں۔

ادھر کالیا حشر برپا کیے ہوئے تھا۔ وہ بھی موقع موقع سے تارپیڈو فائر کر رہا تھا۔ اور اس کا حملہ کامیاب تھا۔ چنانچہ باقی رہ گئے تھے صرف دو جہاز۔ مزید دو جہاز بھی نشانہ بن گئے تھے۔ چاروں جہازوں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ اور اب جہاز ان کے درمیان سے گزر رہا تھا۔ باقی دو جہازوں کو نشانہ بنانا بھی اب کوئی مشکل کام نہیں رہا تھا۔

یقینی طور پر وہ آگے جا کر نقصان دہ ثابت ہو سکتے تھے۔ یا کم از کم اپنے دوسرے ساتھیوں کو اطلاع کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہیں بھی ٹھکانے لگا دینا بے حد ضروری تھا۔ اور بالآخر وہی ہوا' کالیا نے ان آخری جہازوں کو بھی ڈبو دیا۔ اور اس کے بعد جلتے ہوئے جہازوں کے ٹکڑے ڈوبتے ہوئے لوگ اور بکھرا ہوا ساز و سامان بھی نظر آنے لگا۔

آٹھ خوفناک جنگی جہاز تباہ کر دیے گئے تھے۔ اور اس کامیابی پر جہاز میں چاروں طرف اچھل کود مچی ہوئی تھی۔ لوگ خوشی سے

ناچ رہے تھے اور مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔ اب دشمن سامنے بھی نہیں تھا۔ غرض یہ کہ ہنگامہ کب تک جاری رہا۔ سمندر پرسکون ہو گیا تھا۔

اب جہاز ان جنگی جہازوں کے درمیان سے نکل کر آگے بڑھ چکا تھا۔ رات گہری ہو گئی لیکن جہاز کی خوشیاں کم نہ ہوئیں۔ اور مست لوگ اپنی اپنی کارروائیوں میں مصروف تھے۔ کیپٹن کیرائن برج پر چڑھا ہوا یکسر اس سناٹے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں نہ جانے کیا کیا خیالات آ رہے تھے۔ دوسری جانب جہاز والے اپنے اس شاندار ہیرو کو شانوں پر اٹھائے اٹھائے پھر رہے تھے۔ بہت فاصلے پر الماس کھڑی کالیا کی اس بے پناہ مقبولیت پر اسے مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور اس سے پھر کچھ فاصلے پر پروفیسر جیکا نہ جولیا کے ساتھ کالیا کی پذیرائی کا جائزہ لے رہا تھا۔

جہاز اپنے متعین کردہ راستوں پر پھر سفر کرنے لگا اور یہ خاصے طویل فاصلے تک نہایت پرسکون رہا یہاں تک کہ یہ یقین ہو گیا کہ اب دشمن کی کوئی اور کارروائی ممکن نہیں ہے تو طولسی نے برج پر موجود کیرائن سے کہا کہ وہ اس شخص کو بلوا کر لائے جو اس وقت جہاز کا ہیرو ہے۔ کالیا کیرائیل کے ساتھ برج پر پہنچ گیا۔ طولسی اس وقت بھی الماس سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس نے کالیا کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ تمہارا نام کالیا ہے۔"

"ہاں میرا نام کالیا ہی ہے۔"

"تو آؤ اس گوشے میں چلتے ہیں۔ اور میں اپنے لوگوں کو ہدایت دیتا ہوں کہ میرے پاس کوئی نہ آئے۔" لیکن الماس کو طولسی نے خود سے علیحدہ نہیں کیا تھا۔ الماس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ تب طولسی نے کہا۔

"میرے دوست میں احسان فراموش نہیں ہوں۔ اور نہ ہی اس فطرت کا مالک ہوں جو کسی کے احسان کو قبول نہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ آٹھ جہاز ہم سب کی کہانی اس سمندر میں ختم کر دیتے۔ اور ہم میں یہ سکت نہیں تھی کہ ہم ان کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن یہ بہت بڑا سچ ہے کہ اس وقت ہم لوگ زندگی کی جو سانسیں لے رہے ہیں وہ تمہاری مرہون منت ہے۔ اور ہم سارے وسائل کو ایک طرف رکھ کر صرف یہ سوچیں کہ تم ہماری زندگی بچانے والوں میں سرفہرست ہو تو یہ غلط نہیں ہوگا۔ اس عالم میں تمہیں وہ مقام اپنے طور پر دینے کے لئے مجبور ہوں جو تمہارا ہونا چاہئے۔ یہ سمندری جہاز میری ملکیت نہیں ہے۔

جس طرح بھی اسے حاصل کیا گیا ہے اس کا تذکرہ کرنا بیکار ہے۔ کیوں کہ وہ سب کچھ تمہارے علم میں بھی ہے۔ اور اس سلسلے میں الماس نے بھی ہماری راہنمائی کی ہے۔ خیر یہ بات تو بعد کی ہے لیکن مجھے جو مقصد سونپا گیا ہے اس کے لئے مجھے اس دنیا میں بہت جدوجہد کرنا پڑی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ نکولیا کے تمام باشندوں کو میں گرفتار کر کے لے آیا ہوں لیکن اس سے زیادہ وقت میں اس دنیا میں گزار بھی نہیں سکتا تھا۔ ایک طویل عرصہ ہو گیا بے حد طویل عرصہ مجھے اپنی دنیا سے چلے ہوئے۔ اور اب اس کے بعد واپسی ضروری تھی۔ اور تمہارا تعلق کیوں کہ قبیلہ نکولیا سے ہے۔ اس لئے بدقسمتی سے مجھے تمہیں قیدی بنانا پڑا۔

اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ لیکن اگر تم نے محسوس کیا ہو تو میری بات پر یقین کرو نکولیا والے بے شک قیدی ہیں

اوران کے قیدیوں جیسا سلوک کیا جارہا ہے۔لیکن اس سلوک میں ذاتی منافرت نہیں ہے۔میں نے انہیں اپنی کسی نفرت کا شکار نہیں بنایا۔ قیدیوں کے حصے میں وہ قیدیوں کی مانند زندگی بسر کرتے ہیں۔نہ توان پر کوئی تشدد ہوتا ہے نہ انہیں خوراک سے محروم رکھا جاتا ہے۔اور نہ انہیں بنیادی آفتوں میں انہیں تنہا چھوڑا جاتا ہے۔جو آسمان سے تعلق رکھتی ہے۔میرا مطلب یہ ہے کہ میں ذاتی طور پر ان کا دشمن نہیں ہوں۔تم اس کی وجہ جانتے ہو کیا ہے۔"

"نہیں......میں نہیں جانتا۔" کالیا نے صاف ستھرے لہجے میں کہا۔

"بنیادی وجہ یہ ہے کہ عظیم جبانہ کے رہنے والے کبھی زمانہ قدیم میں محبت اور پیار سے رہا کرتے تھے۔ہماری ملکہ افاریہ ہوا کرتی اور افاریہ کو وہ مکمل اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔جو ایک ملکہ کو حاصل ہوتے ہیں۔اور اس کے حکم پر بروں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا اور اچھوں کو وہ تمام آسائشیں فراہم کی جاتی تھیں۔جو ملکہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔یوں عظیم جبانہ سرسبز شاداب تھا۔اور وہاں امن اور سکون کا دور دورہ تھا۔جب کہ یہ دوسری دنیا کی کہانیاں ہمارے کانوں تک پہنچتی رہتی تھیں۔مسلسل آفات کا شکار رہتی تھیں۔اوران آفات کو یہ لوگ خود آواز دیتے تھے۔اگر آفات آسمان سے نازل ہوتی تھیں تو یہ اس کی تحقیق میں مصروف ہو جاتے تھے کہ ان کی فطرت میں سکون سے نہ بیٹھتے تھے۔

لیکن جبانہ ان کیفیتوں کا حامل نہیں تھا۔پھر جبانہ میں بدقسمتی کا دور دورہ شروع ہوا۔اور جادوگروں نے جادوگر کے کھیل دکھانے شروع کر دیے۔انہوں نے اپنے اپنے جادو سیکھے اور اپنی اپنی قوتوں کو اپنی گرفت میں رکھنے لگے۔

حالانکہ یوں ہوتا تو اچھا ہوتا کہ سارے جادو افاریہ کے زیر کمان ہوتے اور اس طرح جبانہ کی ترقی میں نمایاں کام سرانجام دیتے لیکن جادوگروں نے اپنا اپنا کھیل الگ الگ شروع کر دیا اور اپنی قوتوں کا مظاہرہ کرنے لگے۔یہاں تک کہ ان کی حرکتوں نے نفرتوں کا آغاز شروع کر دیا۔اور سب اپنی برتری حاصل کرنے میں کوشاں ہو گئے اور پھر ان کا شکار ہو گئی۔

انہوں نے افاریہ پر اپنا قبضہ جما لیا اور سازشیں انتہا کو پہنچ گئیں۔افاریہ بعد میں صرف ایک نام رہ گیا۔یعنی ایک ملکہ متعین کی جاتی اور جادوگر اسے اپنے قبضے میں لے لیتے۔اور پھر وہ ہوتا جبانہ میں جو وہ جادوگر چاہتے۔یوں جبانہ نفرتوں کی گود میں آگے بڑھنے لگا اور اس میں ایسے برے برے کام شروع ہو گئے۔جو اس سے پہلے جبانہ کے رہنے والے تصور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن دنیا بھی جانتی تھی کہ یہ سب جادوگروں کے کھیل ہیں۔اور جادوگر اپنے اپنے تماشے دکھاتے رہتے ہیں۔اقتدار کا حصول ان کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ زندگی اور اس کے بعد موت شروع یہاں سے ہوتی ہے اور ختم وہاں ہو جاتی ہے۔

لیکن اس وقفے میں وہ نہ جانے کیا کیا چاہنے لگتے ہیں۔سو دو قبیلے تشکیل ہوئے ایک کا نام نیہولیا قرار دیا گیا اور دوسرے کا نام نکولیا۔اور جادوگروں نے اپنے اپنے حصے بانٹ لئے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے برائیوں کی آخری حد تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگے۔اور وہ بھی ان کا شکار ہوئے جو کسی نہ کسی طرح قبیلوں میں بٹ گئے تھے جیسے ہم......لیکن یہ بھی ایک سچ ہے کہ ہم سب جبانہ کی زمین

کی تخلیق ہیں اور جبانہ ہمارے لئے اولیت رکھتی ہے۔تو نکولیا والے ! میں یہ نہیں کہتا کہ تو ذہنی طور پر نیولیا کا غلام بن جائے۔
لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے تو جبانہ کا باشندہ ہے اور میں بھی اور......اور جب میرے اور تیرے درمیان براہ راست کوئی اختلاف نہیں ہے تو نہ تو میری برائی چاہے گا اور نہ میں تیری۔اور ہوسکتا ہے کہ تیری ذہانت کوئی ایسا رنگ دکھائے۔جس سے جبانہ میں کوئی نمایاں تبدیلی پیدا ہو۔میں تجھے تیرا مقام دینا چاہتا ہوں لیکن میرا کھیل صرف اس جہاز تک ہے۔جب تو اس جہاز سے جبانہ کی سرزمین پر اترے گا۔تو مجھے بھی بھول جانا اور میرے جہاز کو بھی لیکن اس وقت تو یوں سمجھ کہ میں تیرے لئے وہ عمل کرنے کے لئے تیار ہوں جو تیرے اس احسان کا صلہ بن سکے۔"
کالیا نے محسوس کیا کہ طولسی ایک سچا آدمی ہے۔اور جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اس میں تمام تر سچائیاں چھپی ہوئی ہیں۔طولسی کے خلاف ویسے بھی کوئی عمل ممکن نہیں تھا۔اور نہ ہی ضروری۔چونکہ کالیا تو خود ہی یہ چاہتا تھا کہ اب وہ اپنی اس سرزمین کو دیکھے جس کی مٹی سے اس کی تخلیق ہوئی ہے۔جہاز کے اس سفر کو اب آگے ہی جاری رہنا چاہئے بھلا واپسی کا کیا تصور کیا جاسکتا ہے۔اور جہاں تک رہ گئے وہ جنہوں نے اسے پروان چڑھایا تھا تو بہر طور اکیلے کالیا کی کوششوں سے تو انہیں وہ سب کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔جس کے وہ ضرورتمند ہیں۔ان کے لئے صبر کرلینا ہی مناسب ہے۔" کالیا نے کہا۔
"معزز طولسی ! میں نے تیری گفتگو سنی اور ذہنی طور پر میں تجھ سے اتفاق کرتا ہوں۔میرے سلسلے میں ایک بات اور ہے جسے تو غور سے سن......وہ یہ کہ میں نے تو اپنی دنیا دیکھی نہیں۔نہ میں جبانہ کو جانتا ہوں نہ نیولیا کو۔نکولیا کو جہاں تک کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے باپ بھی کوئی اور ہیں۔اور میں نے ان کی صورت بھی نہیں دیکھی۔میں تجھے بتانا چاہتا ہوں طولسی ! درحقیقت میری طرف سے کسی برائی کی توقع مت رکھنا۔کیوں کہ میں ذہنی طور پر نکولیا کو جانتا ہوں نہ نیولیا کو ایک طرح سے میں ایک درمیانی آدمی ہوں۔اگر یہ ایک سچائی ہے کہ ہم سب جبانہ کے باشندے ہیں تو میں بذات خود بھی ان دو قبیلوں سے ناخوش ہوں۔اور یہ چاہتا ہوں کہ یہ پہلے کی مانند ہو جائیں۔اور دو کا تصور کا ختم ہو جائے یہ کام نہ میں کرسکتا ہوں طولسی اور نہ تو لیکن ہم دیکھنے والے ہیں۔اور دیکھتے رہیں گے۔ہاں یہ عہد ہم آپس میں کرسکتے ہیں کہ تو نہ مجھ سے نفرت کر نہ میں تجھ سے۔"
"تو پھر میں تجھ سے ہاتھ ملانا چاہتا ہوں۔" اور دونوں نے بڑی محبت سے ہاتھ ملایا۔تب طولسی بولا۔
"یہاں ان لوگوں کو قابو میں رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ نکولیا والوں کو ایک طرح سے قیدی رکھا جائے لیکن اگر تو ان کے لئے اور آسانی چاہتا ہے تو میں تجھے اجازت دیتا ہوں کہ تو وہ آسانیاں فراہم کردے۔میں اس میں تیرا معاون رہوں گا۔باقی سارے معاملات جوں کے توں رہنے دیئے جائیں۔یہاں تک کہ ہم اپنی سرزمین پر پہنچ جائیں۔ویسے میں فوری طور پر تجھے اس جہاز پر نائب کپتان مقرر کرتا ہوں۔اور کیرائیکل تیرے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے اور چونکہ وہ اس دنیا کا آدمی ہے۔اس لئے اسے کوئی حیثیت دی ہی نہیں جاسکتی سوائے اس کے کہ وہ ہمیں ہماری منزل تک پہنچا دے۔"

"تو پھر ایک سوال میں تم سے ضرور کروں گا۔"

"ان لوگوں کا مستقبل کیا ہوگا؟"

"فیصلہ تو جانہ والے ہی کریں گے۔ میرا مطلب ہے جو صاحب حیثیت ہیں۔ یعنی جن کا افکار یہ پر اقتدار قائم ہے لیکن میری جہاں تک معلومات ہے وہ صرف یہ ہے کہ اب لوگ طبعی موت کا انتظار کریں گے۔ یعنی ان کی واپسی تو کسی طور پر ممکن ہی نہیں ہے۔ ہاں ...... یہ دوسری بات ہے کہ وہاں انہیں ہر طرح کی آسائشیں فراہم کردی جائیں اور کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے مشکل ہو زندگی گزارنے کے لئے دنیا ہی میں طریقے رائج ہیں۔ ایک مرد ایک عورت۔ سو میرا خیال ہے کہ جانہ والے انہیں اپنے درمیان قبول کرلیں گے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ پھر کیا میں ہو یا کولیا میں یا صرف جانہ میں یوں یہ زندگی گزاریں گے اور بالآخر موت کی آغوش میں سو جائیں گے میرے اپنے خیال میں تو اس کے علاوہ ان کا اور کوئی مستقبل نہیں ہے۔"

"لیکن انہیں اس مستقبل سے بے خبر رکھنا طولسی ورنہ یہ بددل ہو کر خودکشی کرلیں گے۔" طولسی نے گردن ہلا کر اس سے اتفاق کیا تھا۔ اس کے بعد کالیا اور طولسی کے درمیان یہ ملاقات ختم ہوگئی۔ طولسی لالی اس کے ساتھ چلا گیا اور کالیا آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا جہاز کے اس دوسرے گوشے کی جانب چل پڑا جو انتہائی فاصلے پر تھا اور شاید پروفیسر جیکانہ اور جولیا اس کی تاک ہی میں تھے۔ پروفیسر جیکانہ تیز رفتاری سے آگے بڑھا۔ جولیا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ پھر عرشے کے ایک گوشے میں پروفیسر جیکانہ نے اسے جالیا اور مسکرا کر بولا۔

"کالیا تم نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کا کوئی جواب نہیں۔ بلاشبہ اب یہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ تمہارا وجود بے مقصد ہے اور طولسی یقینی طور پر تمہیں یہاں سے ایک اعلیٰ مقام دے گا۔ طولسی کے ساتھ تمہاری ایک طویل نشست ہوئی ہے اور میرے ذہن میں تجسس ہے کہ طولسی سے تمہاری کیا گفتگو ہوئی۔"

کالیا نے بڑی سچائی اور سادگی کے ساتھ طولسی سے ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔ جولیا کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ اس نے کہا۔

"اس کا مقصد وہ سارے کام نہیں کرنے پڑیں گے جواب تک کرتے رہے ہو۔" پروفیسر ہنس کر بولا۔

"جولیا کو سب سے زیادہ افسوس اس بات کا تھا کہ تمہیں عام لوگوں کی طرح جہاز پر وہ کام کرنے پڑتے تھے جو جہاز کے عام لوگ کرتے ہیں۔"

"مجھے پہلے بھی ان سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی اور اب بھی نہیں ہوگی لیکن دیکھنا یہ ہے کہ طولسی میرے سپرد کیا کام کرتا ہے ویسے اب میں آپ سے کچھ سوالات کرنے میں حق بجانب ہوں۔"

"بالکل...... میں نے اب تمہیں پورا موقع دے دیا ہے۔ بتاؤ کیا پوچھنا چاہتے ہو۔"

"جانہ کا سفر مزید کتنا طویل ہوگا؟"

''میری بات پر یقین کر لینا' میں نہیں بتا سکتا کیوں کہ میں نہیں جانتا۔ طولسی میں یہی تو بس ایک خوبی ہے کہ اس نے اپنی محنت پر جبانہ واپسی کے راستے دریافت کر لئے ہیں اور اسی خوبی کی وجہ سے وہ ہمارا سربراہ اور رہنما قرار پایا ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ یہ بات صرف طولسی جانتا ہے۔''

''صرف اور صرف طولسی اور کوئی نہیں۔''

''کیا طولسی پر مکمل اعتماد کیا جا رہا ہے۔''

''مکمل ترین۔'' پروفیسر جیکانہ نے جواب دیا۔

''پروفیسر ایک اور سوال جب کہ میں کھولیا کا باشندہ ہوں اور آپ نیولیا کے کیا جولیا کو ان حالات میں میرے حوالے کیا جا سکتا ہے؟''

''میں اس سلسلے میں بہت سوچ میں ڈوب رہا ہوں لیکن میں نے یہی فیصلہ کر لیا ہے کہ جولیا کو تمہاری زندگی میں ہر قیمت پر شامل کروں گا اور اگر ضرورت پیش آئی تو میں اسے کھولیا کا باشندہ بنا دوں گا۔''

''لیکن اب کیا کھولیا والوں پر نیولیا والوں کا عتاب نازل نہیں ہوگا۔''

''اس لئے میں تمہیں پہلے سے ہوشیار کئے دیتا ہوں۔ درحقیقت جیسا کہ تمہارے علم میں آیا کہ نیولیا والے صرف یہ چاہتے ہیں کہ کھولیا والے اس مہذب اور تہذیب یافتہ دنیا سے وہ عمل نہ لے آئیں جو نیولیا والوں کو نقصان پہنچا سکیں جو لوگ بے عمل قرار پائے انہیں آزادی حاصل ہوگی اور صرف وہی لوگ زیر عتاب آئیں گے' جن کا تعلق کسی ایسے فن سے ہے۔ جو نیولیا والوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور جنگ وجدل کی بات بالکل مختلف رہی۔ ہتھیاروں کا استعمال تو بالکل ہی ایک الگ چیز ہے۔ عمومی طور پر تو تمہیں اپنے آپ کو یہ ظاہر کرنا ہے کہ تم کوئی ایسی حیثیت نہیں رکھتے جو نیولیا والوں کو نقصان پہنچا سکے اور میں اس سلسلے میں کوئی بہتر منصوبہ بندی کر رہا ہوں۔''

کالیا خوش ہو گیا کافی دیر تک وہ باتیں کرتے رہے اور اس کے بعد کالیا کو طولسی کی طلبی کا پیغام ملا۔ چنانچہ وہ طولسی کے پاس پہنچ گیا جو اس وقت بھی برج پر موجود تھا۔ غالباً طولسی کیرائیل سے اس بارے میں گفتگو کر چکا تھا۔ اس نے کہا۔

''اور اس کے بعد مسٹر کیرائیل ہمارا رہنما ایک طرح سے کالیا ہوگا' اب آپ اس سے تعاون کرنا ہوگا۔''

''مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔'' کیرائیل نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

''مسٹر کیرائیل جہاز کے کپتان آپ ہی ہیں۔ مجھے آپ کے ساتھ تعاون کر کے بہت خوشی ہوگی۔'' کالیا نے فوراً ہی وضاحت کر دی۔ طولسی چلا گیا اور کالیا کیرائیل کے پاس کھڑا اس سے باتیں کرتا رہا' کیرائیل کی آنکھوں میں کوئی سوال رقصاں تھا۔ بالآخر اس نے کالیا سے پوچھ ہی لیا۔

''کیا صرف انسانی بنیاد پر آپ سے کوئی سوال کر سکتا ہوں۔ مسٹر کالیا۔''

''میں جانتا ہوں مسٹر کیرائیل کہ آپ کیا سوال کریں گے۔ آپ کے ذہن میں صرف ایک ہی سوال آ سکتا ہے۔ میرے

اندازے کے مطابق اور وہ ہے آپ کا اپنا مستقبل۔"

"ہاں مجھے یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے اب میں اپنی دنیا سے بالکل الگ ہو گیا ہوں۔ انسان موت کے بعد ایسے تصورات قائم کرتا ہے۔ میرا مطلب ہے وہ یہ سوچتا ہے کہ مرنے کے بعد اس کا رابطہ ان تمام اپنوں سے ٹوٹ جائے گا۔ جن کے ساتھ اس نے زندگی گزاری ہے لیکن میری تقدیر دیکھئے۔ مسٹر کالیا کے زندگی ہی میں مجھے وہ تمام مراحل درپیش آ گئے۔ جو موت کے بعد آتے ہیں۔ یعنی اب بھلا ان سمندروں اس بات کا کوئی امکان ہے کہ میں اپنی دنیا میں واپس جا سکوں۔"

"ایک سوال کروں گا آپ سے مسٹر کیرائیل۔" کالیا نے آہستہ سے کہا۔

"ضرور۔"

"آپ کرسچن ہیں۔"

"ہاں۔"

"کون سے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"ثر لوتھک۔" کیرائیل نے جواب دیا۔

"آپ کے مذہب میں کوئی امید کوئی آس دلائی گئی ہے۔"

"سمجھا نہیں۔"

"میں اپنے مذہب کی بات کرتا ہوں۔ یعنی وہ سب مذہب جس کو مجھ پر مسلط نہیں کیا گیا لیکن جس کے درمیان میں نے پرورش پائی ہے۔ میرے مذہب میں امید اور آس پاس ایک ایسی چیز ہے۔ جسے کبھی شکست نہیں دی جا سکی اور آپ کے ہاں خدا کا تصور موجود ہے ہم جب کوئی کام اپنی پہنچ سے باہر پاتے ہیں۔ تو پھر اس کے لئے خدا کا سہارا تلاش کر لیتے ہیں۔

میری ذاتی رائے ہے مسٹر کیرائیل جو کچھ ہو رہا ہے' آپ اسے زندگی کی بقا کے لئے ضروری سمجھیں۔ اور اس کے بعد اپنے معاملات خدا کے سپرد کر دیں۔ آپ کی مدد ہو گی۔" کیرائیل حیران سا کالیا کو دیکھنے لگا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"مسٹر کالیا! درحقیقت یہ تو بالکل سامنے ہی کی بات ہے لیکن آپ تو میرا مطلب ہے آپ کے بارے میں تو......"

"ہاں...... میرے بارے میں تو آپ نے یہ ہی سنا ہے کہ میں اسی دنیا کا باشندہ ہوں۔ جس کی سمت ہم رخ کر رہے ہیں۔ میرا معاملہ تو آپ یوں چھوڑ دیجئے کہ میں اپنا مستقبل اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں گا لیکن آپ میں یہ ہی مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے خدا سے رجوع کیجئے اور اس سے اپنی واپسی کی دعائیں مانگئے۔ صرف ایک وعدہ کر سکتا ہوں آپ سے وہ یہ کہ تقدیر نے اور وقت نے کبھی مجھے کوئی ایسا موقع فراہم نہیں کیا کہ میں آپ کو آپ کی دنیا تک لوٹا سکوں تو میں اس سے کوتاہی نہیں کروں گا۔"

''آپ کے الفاظ میرے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ نے مجھے زندگی سے روشناس کرادیا ہے۔ شکریہ کالیا...... بے حد شکریہ۔''

''آپ جو کچھ بھی کریں پوری ہمت اور دیانت سے کریں۔ ہم راستے سے واپسی کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتے۔ کیوں کہ اس میں ہمیں شدید ترین تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن وقت شاید اپنا فیصلہ خود صادر کرے گا۔ اور آپ اس فیصلے کا انتظار کریں۔''

''میں آپ کی ہدایت پر عمل کروں گا۔ نہ صرف میں بلکہ میرے ساتھی بھی۔'' کیرائٹل نے کہا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بعد کے جودن کالیا کے سامنے آئے ان کیرائٹل کو زیادہ مستعد اور خوش وخرم پایا۔ گویا کیرائٹل اور اس کے ساتھیوں نے کالیا کی اس بات سے مکمل طور پر اتفاق کرلیا تھا۔

کالیا کو اس رات مائی گوکلا کے غصے کا شکار ہونا پڑا۔ تنہائی میں جب کالیا ایک بار اس سے ملا تو اس نے مائی گوکلا کی آنکھوں میں غضب کے تاثرات دیکھے اور ان تاثرات کو کالیا نے ایک لمحے میں محسوس کرلیا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام اپا ہے۔ میں تمہیں مائی گوکلا کہہ کر مخاطب کروں یا اپا؟'' مائی گوکلا خشک نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔ پھر اس نے سرد لہجے میں کہا۔

''تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ نکولیا کے غدار۔'' کالیا نے محسوس کیا کہ ان الفاظ میں غصہ ہے لیکن وہ مسکرادیا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

''میری بزرگ...... میری معزز مائی گوکلا یا اپا! تو نے بے شک جو کچھ کہا' تیرے اندازے کے مطابق بالکل درست ہے لیکن میں نکولیا کا غدار کہاں سے ہوا۔''

''جو نیولیا والوں کے منظور نظر بن جائیں۔ وہ نکولیا والوں کے غدار نہیں تو اور کیا ہیں۔ تو نے جہاز کو تباہی و بربادی سے بچا کر ان کی نگاہوں میں ایک مقام حاصل کرلیا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تو جبانہ پہنچے گا تو نکولیا والے اس وجہ سے نقصان اٹھائیں گے۔ جواب تو نے نیولیا والوں کے لئے وقف کردی۔''

''نکولیا میرا قبیلہ ہے اور میں نہیں جانتا کہ جبانہ میں کیا کیا ہے اور اس بات سے تجھ سے زیادہ کون واقف ہے...... لیکن سن میری معزز بزرگ میں نے جو کچھ کیا وہ اپنے لئے ہی نہیں تیرے لئے' نکولیا والوں کے لئے وہ سب کچھ کیا اور تو...... نا سمجھی کی باتیں کررہی ہے۔ جب کہ تو دانا ہے...... مجھے بتا کہ وہ جنگی جہاز جو ہمارے جہاز کو تباہ کرنے آئے تھے اگر تباہ کردیتے تو کیا نیولیا والے بچتے اور نہ نکولیا والے۔ کون بچتا۔ جہاز کے ٹکڑے پانی میں تیر رہے ہوتے۔ بے شک ہم خود سمندر کے باسی ہیں لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ ہم سمندری کے راستے تیرتے ہوئے جبانہ تک پہنچ سکتے۔''

''مطلب کیا ہے تیرا؟'' مائی گوکلا نے کہا۔

''میں شاید اپنے دل میں یہ بات ہمیشہ رکھتا اور کسی کو کچھ نہ بتاتا کہ میں کچھ اور بھی کیا ہے۔''

"کیا......؟" مائی گوکلا نے پوچھا۔

"یہ بات بارہا میرے ذہن میں آئی تھی کہ جہاز جو جبانہ کی جانب جا رہا ہے اس اسلحے سے لیس ہے۔ جو اگر جبانہ والے حاصل کر لیں تو اس سے اپنے مخالفین کو شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ میرے ذہن میں یہ بات بہت بار آئی لیکن کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا جس کی بناء پر میں یہ اسلحہ تباہ کر سکوں۔ اسلحے کی تباہی کا مطلب یہ تھا کہ جہاز تباہ ہو جائے لیکن میں اکثر سوچتا رہا کہ کسی طرح اس اسلحے سے جہاز کو نجات دلا دوں۔ تا کہ یہ اسلحہ جبانہ کے لوگوں کے لئے خطرناک نہ ثابت ہو۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا تھا کہ اس اسلحے کی نقل وہاں شروع ہو جاتی اور اس کے بعد وہ سب کچھ جاری ہو جاتا جو اس دنیا میں ہوتا ہے۔ چنانچہ مائی گوکلا میں نے وہ سارا اسلحہ بے مقصد ضائع کیا۔ جہازوں کو تباہ کرنے میں جتنا اسلحہ صرف ہوا اس سے زیادہ اسلحہ میں نے بلاوجہ سمندر کی نذر کر دیا۔ تا کہ وہ اسلحہ ضائع ہو جائے اور شائد یہ بات کسی نے محسوس نہیں کی۔

اب جہاز پر اسلحہ پر موجود نہیں ہے۔ اسلحہ استعمال کرنے والے بے شک موجود ہیں لیکن وہ گولہ بارود مکمل طور پر ختم ہو گیا جو جبانہ والوں کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔"

مائی گوکلا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے کالیا کو دیکھ رہی تھی۔ اور حقیقت یہ تھی کہ کالیا نے یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائی تھی لیکن یہ تصور اس کے ذہن میں ضرور تھا اور یہ ایک بڑی سچائی تھی۔ جب مائی گوکلا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"وہ برا بھلا جو شر دعا کہہ سکتی تھی یعنی تیری ماں......وہ میں نے تجھے کہہ دیا ہے اور ماؤں کے کہنے کا برا نہیں مانتے۔ مجھے یقین ہے کہ تو میری باتوں کا برا نہیں مانے گا۔"

کالیا نے آگے بڑھ کر مائی گوکلا کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور انہیں ہونٹوں سے لگا لیا اور آہستہ سے بولا۔

"نہ میں نکولیا کا غدار ہوں، نہ جبانہ کا۔ اس بات ہمیشہ ہمیشہ ذہن میں رکھنا۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ اسی رات اس کی ملاقات طولسی سے ہوئی جو سمندر کے سینے پر رواں دواں جہاز کے ایک تنہا گوشے میں کھڑا آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کالیا خود اس کی جانب بڑھ گیا تو طولسی نے گردن گھمائی۔ کالیا کو دیکھ کر مسکرایا۔ اس وقت الماس طولسی کے ساتھ نہیں تھی۔ ویسے بھی خاصا وقت گزر گیا تھا اور کالیا صرف اپنے فرائض کے سلسلے میں نکل آیا تھا۔ جب طولسی نے اسے دیکھا اور مسکرا کر بولا۔

"نوجوان کپتان میں نے تیرے سپرد جو ذمہ داریاں کی ہیں انہوں نے تجھے بے پناہ مصروف کر دیا ہے اور میں خود اپنی آنکھوں سے تیری مستعدی کی کاروائیاں دیکھتا رہتا ہوں۔ کاش تیرا تعلق نیولیا سے ہوتا۔" کالیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"معزز طولسی! اس بات کو دل سے تسلیم کر لے کہ میرا تعلق نیولیس سے بھی ہے۔"

"ہاں تیرے افکار، خیالات میں بھی جبانہ کی ہوائیں شامل نہیں ہوئیں اور مجھے اس پر اعتراض بھی نہیں ہے۔ کیوں کہ میرے فرائض بھی بس جبانہ کی خشک زمین تک پہنچنے تک ہیں اور اس کے بعد میں بھی وہاں کا ایک عام شہری بن جاؤں گا لیکن تجھے دیکھ کر مجھے خوشی

ہوتی ہے اور میرے دل میں یہ خواہش بار بار بیدار ہوتی ہے کہ تو ہمیشہ میرا دوست رہے۔ یعنی جبانہ میں بھی۔"

"اس کا عہد تو ہم لوگ کر چکے ہیں طولسی۔"

"ہاں اور اس بات پر قائم رہنا میرے دوست۔ ورنہ مجھے دکھ ہوگا۔" طولسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ میرا تجھ سے وعدہ ہے۔ معزز طولسی۔" کالیا نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور طولسی نے اپنے قوی ہاتھ میں کالیا کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ مسرور نظر آ رہا تھا۔

"ویسے معزز طولسی مجھے یہ بتا کہ تو نے جبانہ کی سمت کا صحیح تعین کیسے کر لیا۔ میرا مطلب ہے کہ ان ویران سمندروں میں ہم بغیر کسی خاص اشارے کے ایک سمت بڑھ رہے ہیں۔ کیا تجھے یقین ہے کہ ہم اپنی منزل کی جانب جا رہے ہیں۔"

"ہاں میں نے اس علم پر خاص مہارت حاصل کی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میرے دوست کالیا کہ سورج ہمارا راہنما ہے۔ سورج سے مجھے وہ راستے ملتے جا رہے ہیں جو مجھے منزل یعنی جبانہ لے جائیں گے۔ اور ابھی تک سورج سچ بول رہا ہے۔ وہ نشانات ملتے جا رہے ہیں۔ جن سے مجھے یہ یقین ہو رہا ہے کہ ہم صحیح سمت پر ہیں۔ رات کو جب ستارے چمکتے ہیں تو سمندر کی اس دنیا میں ہمیں راہنمائی ملتی ہے نامعلوم سمندروں کی یہ دنیا بڑی وسیع و عریض ہے اور اس میں صحیح سمتوں کا تعین سب سے مشکل کام ہے لیکن ستارے اپنا ایک مقام رکھتے ہیں۔ اور وہ دیکھ ان آسمان پر اس وقت بھی وہ تین ستارے ہماری راہنمائی کر رہے ہیں۔ تو نے دیکھا کہ ان کی سیدھ کس جانب ہے۔ اور جہاز کے رخ کا بھی تو اندازہ کر لے۔ یہ ستارے ہمیں سیدھا راستہ دکھا رہے ہیں۔ سورج کی کرنیں اپنے انداز بدلتی رہتی ہیں لیکن ان میں ایک رہنما کرن بھی ہوتی ہے۔ جس کا نشان میں تجھے دن کی روشنی میں اس وقت بتاؤں گا جب سورج آسمان کی بلندی میں بالکل بیچوں بیچ ٹکا ہوا ہوگا۔ ایک کرن ہمیشہ سو سمندر پر رہتی ہے اور یہی کرن جبانہ کا رخ کیے ہوئے ہے۔ اگر یہ کرن صحیح راستے کی راہنمائی نہ کرے تو بے شک ہم بھٹک جائیں۔"

"خوب حیرت کی بات ہے۔"

"نہیں اس میں حیرت نہیں علم کے سمندر سے تو ناواقف نہیں ہے کیوں کہ خود تیرے پاس بھی ایک علم موجود ہے۔ یعنی ہتھیار کے استعمال کا علم۔"

کالیا نے گہری سانس لے کر گردن ہلائی اور پھر بولا۔

"مزید کچھ سوالات میرے ذہن میں گردش کرتے ہیں۔"

"کیا؟"

"جب جبانہ کے رہنے والے یکساں صورتوں کے حامل ہیں تو یہاں تو نے اس دنیا میں یہ کیسے اندازہ لگایا کہ کون سے لوگ نکولیا سے تعلق رکھتے ہیں اور کون سے نیولیا سے؟"

"یہ بھی ایک دلچسپ اور حیرت ناک ہے جو تجھے نہیں معلوم ہوگی لیکن پروفیسر جیکا نہ جانتا تھا' یہ سب جانتے ہیں کہ ایک ذرا سا فرق جبانہ کے رہنے والوں میں ہے یعنی ان دونوں قبیلوں میں جو نیولیا اور نکولیا کے کہلاتے ہیں۔ میرا چہرہ دیکھ لیکن بعد کے اس حصے میں تجھے نقوش میں کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ البتہ میں تجھے بتائے دیتا ہوں' میرے چہرے کی رنگت میں تانبے جیسی سرخی شامل ہے۔ اور ان سب میں جن کا تعلق نیولیا سے ہے' جانتا ہے یہ سرخی پہلے ہمارے رنگوں میں شامل نہیں تھی' یہ پیدا کی گئی ہے۔"

"کیسے؟"

"زمین میں جو دھات پیدا ہوتی ہے' ان میں سے ایک دھات ایسی ہے جن کا استعمال اگر غذا کی حیثیت سے کیا جائے تو خون کے ذرات میں شامل ہو کر وہ چہرے کے رنگ میں تبدیلی رونما کرتی ہے۔ یہ ہمارے جادوگروں کا ایک جادوگر تھا جو انہوں نے نیولیا اور نکولیا میں شناخت کی حیثیت سے بنایا۔ نکولیا والے وہ دھات نہیں کھاتے۔ اس لئے ان کے رنگوں میں سفیدی شامل ہوتی ہے۔ جیسے تیرے رنگ میں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہی ان کے جسموں میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ان کی شناخت ہوتی ہے۔"

"وہ کیا؟"

"بس ان کے بدن سے ہلکی ہلکی خوشبو اٹھتی ہے۔ جسے تم پسینے کی بو کہہ سکتے ہو۔ لیکن نیولیا والوں کو پسینہ نہیں آتا۔ وہ دھات ان کے جسم میں پانی فاضل ختم کر دیتی ہے۔"

"کیسی حیرت ناک بات ہے۔"

"تو جبانہ میں چل کر دیکھے گا کہ جبانہ والوں کا جادو کیا کیا شکلیں اختیار کر چکا ہے۔ ابھی ہم یہاں سے آگے بڑھیں گے اور جب سمندر آجائے گا تو پھولوں کی بستی نظر آئے گی۔"

"سبز سمندر۔ پھولوں کی بستی۔"

"آسمانی کی رنگت میں جو نیلا پن دیکھ رہا ہے آگے چل کر یہ رفتہ رفتہ سبزی مائل کیفیت اختیار کر جائے گا اور اس کے بعد ہم جس سمندر سے گزریں گے' وہ پھولوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ مخصوص قسم کے پھول جو پانی ہی میں اپنا سارا نشوونما کا عمل رکھتے ہیں اور اسی میں زندہ رہتے ہیں۔ پھولوں کا یہ سمندر ہماری بستی کا آغاز ہوگا۔ یعنی وہاں سے ہمیں اپنی بستی کے کنارے نظر آنے لگیں گے۔ آہ میری آنکھیں ان نظاروں کو دیکھنے کا کتنا شوق رکھتی ہیں۔ بس یوں سمجھ لے جب آسمان کا رنگ سبز ہونے لگے اور پھولوں کے سمندر سے گزرنا پڑے تو ہم جبانہ پہنچ جائیں گے۔"

کالیا ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ ویسے اس کا تجسس بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ جہاز کے شب و روز میں بالآخر کالیا کو بھی اسی طرح رنگ جانا پڑا کہ وہ مہذب دنیا کے ان تمام واقعات کو بھول گیا جو اس کی زندگی میں شامل ہوئے تھے اب صرف جہاز کا تحفظ نکولیا والوں کا آسائشیں فراہم کرنا اور نیولیا والوں کے ساتھ بہتر عمل کرنا ہی کالیا کا مشغلہ تھا۔ یوں بے شمار دن بے شمار راتیں گزر گئیں پھر ایک صبح جب

کالیا نے جاگ کر آسمان کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ آسمان کا رنگ سبز تھا۔ اور یہ رنگ یقینی طور پر آنکھوں کو قبول نہیں ہوتا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ اب جہاز پر ہلکا ہلکا سبز رنگ مسلط ہو گیا تھا جو آسمان کا عکس تھا۔ دھوپ کی تمازت وہی تھی۔ اور اس کی شدت میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی لیکن دلچسپ بات یہ تھی کہ سورج پر سبزی چڑھی ہوئی تھی۔ ہلکی ہلکی سبزی جو سورج کی شعاعوں کو روک نہیں پائی تھی لیکن ایک خوش گوار سا رنگ اس نے پورے سمندر پر بکھیر دیا تھا۔ اور یہاں سمندر بھی سبزی مائل ہی تھا۔ کالیا نے اس سلسلے میں کسی سے کوئی تذکرہ ہی نہیں کیا یہ طولسی کا راز تھا جو اس نے اسے دیا تھا۔

جہاز کی رفتار تیز کر دی گئی تھی۔ اور کالیا کی دھڑکنیں بھی اس رفتار سے تیز ہوئی جا رہی تھیں۔ کیوں کہ اب وہ اس انوکھی بستی جبانہ پہنچنے والا تھا۔ جس کی کہانیاں مہذب دنیا والوں کے لئے یقیناً ساحر کی بستی کی کہانیاں ہوں گی لیکن کالیا تو اس بستی کا ایک فرد تھا۔ اور پھر دو رات اور دو دن کے سفر کے بعد انہوں نے سفر میں آگے ہوئے پھول دیکھے۔ ہوسکتا ہے ان پھولوں نے جبانہ کے رہنے والوں کو نہ چونکایا ہو لیکن کیرائیل حیرانی سے دوربین آنکھوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

''میرے خدا ادھر دیکھو کیا یہ خشکی ہے مگر نہیں۔ یہ خشکی تو نہیں ہوسکتی۔ سمندر میں تیرتے ہوئے پھول اور ان کا کوئی حدود اربعہ نہیں تھا۔ جدھر دیکھو پھول ہی پھول نظر آتے ہیں۔ کیا یہ کنول کے پھول ہیں۔ مگر سمندر میں کنول کے پھول کیسے حیرانی کی بات ہے۔''

کالیا کو البتہ حیرانی نہیں ہوئی تھی کیوں کہ طولسی اسے بتا چکا تھا' پھول سب ہی کی توجہ کا مرکز بن گئے تھے۔ گوکلا بھی ریلنگ سے ٹکی ہوئی پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔ اور جبانہ والے بھی لیکن حیران صرف وہ لوگ تھے جن کا تعلق اس دنیا سے نہیں تھا۔ یعنی غلاصی اور کیرائیل کے ساتھی۔ جہاز رفتہ رفتہ پھولوں کی آبادی میں داخل ہو رہا تھا۔ یہ پھول کنول کے پھول نہیں تھے۔ کیوں کہ ان کا حجم بہت زیادہ تھا۔ پانی پر وہ جابجا تیرتے پھر رہے تھے۔ اتنے خوب صورت اور اتنے حسین کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں ان سے ہٹنے کا نام نہ لیں۔ کالیا بھی ان پھولوں کو دیکھ رہا تھا۔ اور اس کے دل میں نہ جانے کیا کیا خیالات آ رہے تھے۔ کاش عدیل بخشی اور تاشہ بھی شامل ہوتے۔ کیپٹن ہیون بھی ہوتا اور وہ سمندری تحقیق میں ان پھولوں کا اور اضافہ کر لیتے۔ لیکن اب ان کے لئے صرف کہانیاں ہی رہ جائیں گی۔ جو اگر کبھی ان کے کانوں تک پہنچ سکیں لیکن اس کا کوئی امکان نہیں تھا ہاں اگر کیرائیل کو واپسی کا موقع ملا اور پھولوں کی آبادی سے گزرتے ہوئے بھی بہت سے گھنٹے طے ہو گئے۔ طولسی اس وقت برج پر کھڑا تھا سامنے نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔ الماس اس کے نزدیک تھی۔ کالیا بھی تھا۔ تبھی دفعتاً طولسی کی دھاڑ گونجی۔

''جبانہ، جبانہ، جبانہ!''

کالیا اور الماس نے بھی سمندر کے سرے پر نگاہوں کے اس زاویے سے لے کر اس زاویے تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لکیر کو دیکھا جو خشکی کا نشان دیتی تھی۔ ان کی آنکھیں تجسس سے سکڑ گئیں لیکن طولسی کا شور جہاز پر سن لیا گیا تھا اور چاروں طرف خوشی کو قہقہے بکھر گئے تھے۔ یہاں تک کہ گوکلیا والے بھی اپنی جگہ سے اٹھ اٹھ کر کناروں کی جانب لپکے تھے تاکہ وہاں سے وہ جبانہ کا نظارہ کر سکیں اور چونکہ کالیا کی

سفارش پر ان پر سے بہت سے پابندیاں ختم ہو گئی تھیں' چنانچہ انہیں اس کا موقع مل گیا طولسی کے ارد گرد مجمع جمع ہو گیا نیولیا والے اسے چوم رہے تھے۔ اور اس کی صحیح رہنمائی پر دیوانے ہو رہے تھے یوں کچھ دیر کے لئے جہاز کا ماحول کچھ عجیب سا ہو گیا۔ الماس اس وقت کالیا کے نزدیک کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے کالیا کے بازو پر ہاتھ رکھا اور آہستہ سے بولی۔

''تمہاری سرزمین آ گئی کالیا۔''

''ایں۔''

کالیا نے حیرانی سی نگاہوں سے الماس کو دیکھا۔

''ہاں۔ ایک بار پھر تمہیں برتری حاصل ہو گئی ہے۔''

کالیا نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ الماس مسکرا کر بولی۔

''لیکن جب برتری کا حصول ہوا ہے تو تم نے میری جانب سے نگاہیں پھیر لی ہیں' کیا یہ ایک سچ نہیں ہے۔''

''نہیں میڈم الماس۔''

''اپنی زمین پر بے شک تم قیدی کی حیثیت سے اترو گے لیکن اب بھی تمہیں اس بات کا موقع ملے گا کہ تمہاری عزت افزائی ہو۔ ایسے لمحات میں الماس کو تم یاد رکھ سکو گے۔''

''ہاں۔ ہمیشہ ہمیشہ۔''

کالیا نے جواب دیا۔

''کاش ایسا ہی ہو۔''

طولسی کچھ دیر کے بعد واپس آ گیا۔ جوش و خروش اب بھی وہی تھا اس کے چہرے پر بھی خوش و مسرت رقصاں تھی۔ اس نے الماس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے کہا۔

''آؤ ڈیئر الماس یہاں جبانہ میں تم میری ملکیت ہو گی صرف میری...... سمجھ رہی ہو ناں۔''

''کیوں نہیں ڈیئر کیوں نہیں۔''

الماس نے طولسی کو دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا طولسی کہنے لگا۔

''اور مجھے معاف میرے دوست کالیا اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم نیولیا والوں کے ہاتھ باندھ دیں اور انہیں بالکل قیدیوں کی حیثیت دیں۔ جب ہمارا جہاز اس زمین کے قریب پہنچے گا۔ تو ہماری رہنمائی چھوٹی کشتیاں کریں گی اور یہ چھوٹی کشتیاں نیولیاں والوں کی ہوں گی اور وہ لوگ ان میں سوار ہو کر ہمیں چاروں طرف سے خوش آمدید کہیں گے اور ہم جہاز کی کشتیوں سے خشکی تک پہنچیں گے۔ انہوں نے ہمارے استقبال کا بھرپور انتظام کیا ہو گا۔ پیلے پھول ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ یعنی جہاں پھولوں کے یہ انبار موجود

ہوں گے وہی ہمیں ساحل تک پہنچنا ہوگا۔ یہ ایک شناخت ہوتی ہے۔ نیولیا والوں کی۔"

"گویا پھولوں سے ہماری رہنمائی کی جائے گی۔"

"ہاں۔ اور ہمیں ہر قیمت پر چمکدار دن کا انتظار کرنا ہوگا۔ یعنی اگر ہمیں اس لکیر تک پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تو ہم جہاز کو لنگر انداز کر دیں گے اور اس وقت اپنی منزل کا تعین کر لیں گے۔ جب دن کی روشنی ہوگی تاکہ ہمیں پھولوں کا نشان مل جائے۔ اور پھر کشتیاں باآسانی نظر آجائیں۔"

کالیا نے حیرت و دلچسپی سے یہ بات سنی۔ بہرطور ہر جگہ اپنے اپنے انداز ہوتے ہیں۔ اس نے ان لوگوں قیدی بنانے پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ جو کولیا والے تھے اور ظاہر ہے یہ اصول والی بات تھی اور کالیا اس میں کوئی مداخلت بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن گوکلا کے ہاتھوں میں اس نے اپنے ہاتھوں سے رسیاں کھولی تھیں۔ گوکلا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کالیا! تم پر بہت ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کا خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ خشکی پر پہنچنے کے بعد تمہیں یہ حیثیت حاصل نہ ہو۔"

☆......☆......☆

"لیکن جو تم کرتے رہے وہ میری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔ کولیا کے قیدی تمہاری ہی جانب دیکھتے ہیں اور جب وہ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ کالیا ان کا رہنما ثابت ہوگا۔ گو وہ تم سے مکمل واقفیت نہیں رکھتے۔"

"میں اپنا فرض پورا کروں گا۔"

کالیا نے آہستہ سے کہا اور گوکلا کے ہاتھوں پر رسی لپیٹ دی۔

کولیا والوں کو ایک جگہ بٹھایا گیا جبکہ نیولیا والے پورے جہاز پر دندناتے پھر رہے تھے اور کیرا، آنکل اور اس کے ساتھیوں کو خصوصاً پہلے لباس پہنا دیئے گئے تھے تاکہ وہ نیولیا والوں کے لیے شناخت بن جائیں اور کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہونے پائیں اور طلوسی کا یہ کہنا درست ہی ہوا کہ جب خشکی کی لکیر سامنے آئی تو رات کے اندھیرے تاحد نگاہ پھیل چکے تھے اور اندھیری رات کی سیاہی میں وہاں کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ تب طلوسی کے حکم پر جہاز کو لنگر انداز کر دیا گیا لیکن یہ رات بھی سونے کی رات نہیں تھی۔ نجانے کتنے عرصے کے بعد جہانہ والے اپنی سرزمین پر پہنچے تھے اور اس وقت درحقیقت کالیا کی کیفیت بھی عجیب تھی۔ اس کے جسم میں اینٹھن ہو رہی تھی اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یہ اس کی زمین ہے۔ یہاں سے اس کا آغاز ہوا جبکہ انتہائی حیرتناک طور پر وہ سمندر کی آغوش میں سفر کرتا ہوا مچھیروں کی ان بستی تک پہنچا اور مچھیروں نے اسے اپنوں میں سے سمجھ لیا لیکن کتنی حیرتناک بات ہے اور یہاں یہاں اس انوکھی سرزمین میں اس کا اپنا کیا مقام ہوگا۔ یہ سب سوچنے کی بات تھی۔ جولیا نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور کالیا کے قریب پہنچ گئی۔

"کالیا! یہ تمہاری میرے باپ کی بستی ہے۔ یہاں وہ لوگ رہتے ہیں جن کا تعلق میرے باپ سے ہے لیکن کیسی عجیب بات ہے کہ نہ میں ذہنی طور پر ان سے واقف ہوں اور نہ تم۔"

"ہاں جولیا!"

"لیکن خیال رکھنا کالیا! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں کسی ایسی مشکل میں گرفتار ہو جائیں جو ہمارے لیے خوفناک ہو۔"

"میں خیال رکھوں گا۔"

کالیا نے آہستہ سے کہا۔

وہ بدستور سحر کی سی کیفیت میں گرفتار تھا۔ ادھر نکولیا اور نیولیا والے ساری رات نہیں سوئے تھے اور ساحل پر اترنے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ تب سورج خدا خدا کر کے نکلا اور اس طرح سورج کا انتظار شاید ہی کبھی کسی کو رہا ہو گا جس طرح اس وقت جہاز والوں کو تھا اور جہاز کے انجن ایک بار پھر سے چلا دیے گئے۔ لنگر اٹھانے کے بعد جہاز نے ساحل کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ تب کالیا' کیرائکل اور دوسرے اجنبی لوگوں نے دیکھا کہ پیلے رنگ کی لکڑی کی انوکھی ساخت کی کشتیاں سمندر میں بکھری ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد بے پناہ تھی۔ کالیا کو وہ لمحات یاد آنے لگے جب ایک رات انہوں نے سمندر میں انوکھی ساخت کی چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھی تھی جو کیرائن گروپ کی طرف سے جہاز پر حملہ آور ہونے آئی تھیں۔ پیلی کشتیوں کی تعداد بے پناہ تھی اور پھر وہ پھولوں کے انبار میں بھی نظر آنے لگے' جن کا رنگ پیلا تھا اور طولسی نے انگلی سے اس جانب اشارہ کیا۔ چنانچہ کیرائکل اور اس کے ساتھی جہاز کا رخ تبدیل کرنے لگے اور جہاز آہستہ آہستہ ساحل کے قریب ہونے لگا۔ یعنی ایک ایسی جگہ تک جہاں سے لنگر انداز کیا جا سکے۔ پیلی کشتیاں جہاز سے دور ہی تھی اور اس پر انسان نظر آ رہے تھے۔ سمندروں کے آخری سرے پر اس جگہ جہاں دنیا والے پہنچنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے' انوکھی آبادی کے انوکھے لوگ دور دور سے جہاز کو دیکھ رہے تھے۔ جہاز والے ان کی شکلیں نمایاں طور پر نہیں دیکھ سکتے تھے۔ پھولوں کے اس انبار کے پاس بھی بے شمار افراد نظر آ رہے تھے جو استقبالیہ انداز میں ہاتھ ہلا رہے تھے اور پھر جہاز لنگر انداز ہو گیا۔ کشتیاں تیار ہوئیں اور پھر تمام لوگ کشتیوں میں سوار کرانے کے بعد طولسی انہیں اپنی رہنمائی میں ساحل کی جانب لے چلا۔ پیچھے سے پیلی کشتیاں بھی آ رہی تھیں اور یقینی طور پر سب کو ساحل پر ایک دوسرے سے گلے ملنا تھا۔ طولسی کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھی۔ کالیا اس کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ دوسری سمت الماس اور ان کے عقب میں جولیا اور پروفیسر جیکا نہ تھے۔ کشتیاں آہستہ آہستہ ساحل کے قریب پہنچیں اور جب طولسی نے ساحل پر قدم رکھا تو دفعتاً ہی وہ دہشت سے ساکت ہو گیا۔ استقبال کرنے والوں کے چہرے پر استقبالیہ تاثر نہیں تھا بلکہ ایک خوفناک سی کیفیت تھی۔ طولسی کے حلق سے بے اختیار نکلا۔

"آہ نکولیا...... نکولیا والے...... نکولیا والے دھوکا ہو گیا' زبردست دھوکا ہو گیا۔ یہ استقبال کرنے والے نیولیا کے نہیں' نکولیا کے لوگ ہیں۔ آہ ہمارے دشمن' ہمارے دشمن۔"

سننے والوں پر بجلی سی گر پڑی۔ طولسی کے الفاظ پگھلا ہوا سیسہ تھے جو بہت سے کانوں کو زخمی کر گئے۔ سب کی پھٹی پھٹی آنکھیں یہ منظر دیکھ رہی تھیں اور نکولیا والے ساحل پر منتشر ہو گئے تھے۔ طولسی نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"بہت چالاکی سے کام لیا ہے۔ آخری لمحات میں آہ...... آخری لمحات میں ہم دھوکہ کھا گئے۔ سنو میرے تمام ساتھیو! غور سے

سنو، خبردار کوئی شخص جذباتی ہونے کی کوشش نہ کرے۔ ہمارا پلان عارضی طور پر فیل ہو گیا ہے اور ہم نکولیا والوں کی ذہانت کا شکار ہو گئے ہیں لیکن اب ہماری ذہانت یہی ہے کہ ہم ان کے درمیان رہ کر اپنی زندگی بچائیں' اس لیے کوئی جدوجہد نہ کرے اور میں تمہارے سربراہ طلوسی کی حیثیت سے تمہیں یہ حکم دے رہا ہوں کہ جب تک میں تمہیں کوئی حکم نہ دوں' کوئی حرکت نہ کرے بلکہ صرف ان حالات کا تجزیہ کرے جو اب ہمیں پیش آنے والے ہیں۔"

الماس' کالیا' پروفیسر جیکانہ وغیرہ سب کے سب جامد تھے۔ کالیا کے ہونٹوں پر البتہ ایک ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ دل ہی دل میں وہ یہ سوچ رہا تھا کہ انسان دنیا کے کسی بھی خطے کسی بھی گوشے میں ہو اس کے اندر وہ صفات موجود ہیں جن سے وہ ایک دوسرے کو دھوکا دے سکتا ہے اور اپنی بقا اور اپنی برتری کا سامان پیدا کر سکتا ہے۔ تمام کشتیاں ساحل پر پہنچ گئیں۔ پیچھے سے آنے والوں نے اب اپنا اصل روپ دکھایا اور جہاز سے اترنے والوں کے عقب میں پہنچ کر ان میں داخل ہونے لگے۔ یہ اندازہ نہیں تھا کہ جہاز سے اترنے والے کوئی پیش قدمی کریں تو وہ کس ردعمل کا اظہار کریں گے۔

نکولیا والے اب ظاہر ہو گئے تھے اور کچھ دیر کے بعد جب جہاز سے اترنے والے سب ایک جگہ جمع ہو گئے تو ایک نوجوان شخص نمودار ہوا جو اچھی شکل و صورت کا مالک تھا۔ جسم پر گوشت کے لوتھڑے جمے ہوئے تھے اور قد اتنا لمبا تھا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ الماس کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے ایک عجیب سی کیفیت بیدار ہو گئی۔ وہ محبت بھری نظروں سے اور پُراشتیاق انداز میں اس آنے والے کے تن و توش کو دیکھ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی ماہر سنگتراش نے پتھر کا ایک ایسا مجسمہ تراش دیا ہو جس میں خودبخود زندگی دوڑ گئی ہو۔ اس کے عضو کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو اس کے پیروں کی جنبشوں سے ہلتا ہو۔ فولاد کی مانند یہ شخص ان کے سامنے پہنچ گیا اور اس نے ایک قطار پر نظر ڈالی پھر مسکرا کر بولا۔

"میرا نام جبران ہے اور نکولیا کے معزز بزرگوں نے مجھے نکولیا والوں کی ذمہ داری سونپی ہے۔ سوائے لوگو! تم ایک عجیب و غریب سفر سے آئے ہو اور یقیناً تمہارا علم مجھ سے برتر و اعلیٰ ہے۔ میں ایک ناچیز انسان ہوں' تمہارے علم کے سامنے بالکل بچہ...... لیکن جو ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے' اس کے تحت میں ابتدائی احکامات نافذ کرتا ہوں اور اس بات کا خواہش مند ہوں کہ ہر شخص یہ حکم اس لیے مانے کہ یہ میرا نہیں بلکہ نکولیا کے ان بزرگوں کا ہے' جنہوں نے مجھے ان کے الفاظ تم تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ میں ان کو بھی نقصان پہنچانے کا ارادہ نہیں رکھتا جو نیچولیا سے تعلق رکھتے ہیں اور میرے معزز ہم وطنو! تم لوگ جو بھی اختلاف رکھتے ہو' وہ بزرگوں کا اختلاف ہے' ہم نوجوانوں کا پیدا کیا ہوا نہیں لیکن ذمہ داریاں ہر شخص خوبی سے نبھانے کا پابند ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ جب تک تمہارے لیے کوئی مناسب فیصلہ نہ ہو جائے اپنے آپ کو پُرامن رکھو ورنہ مجھے اجازت ہے کہ ہر سرکشی کرنے والے کو فنا کر دوں اور یہ بہتر نہیں ہوگا کیونکہ ہم جبرانہ میں زندگی چاہتے ہیں' موت نہیں۔ یہ میرا حکم نہیں' التجا ہے اپنے معزز بزرگوں سے کہ مجھ سے تعاون کریں۔ نکولیا والے الگ ہو جائیں۔ نیچولیا والے الگ ہو جائیں اور اس کے بعد ان میں سے ایک حصہ قیدیوں کا ایک سمت ہوگا اور دوسرا دوسری سمت ہوگا

لیکن تکولیا والے یہ نہ سمجھیں کہ وہ قیدی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بزرگ ان کی شناخت کریں گے اور اس شناخت کے بعد انہیں ان کا وہ اعلیٰ ترین مقام دیا جائے گا جو ان کا حق بنتا ہے اور میری اس بات کو غلط انداز میں محسوس نہ کیا جائے۔"

سب کے چہرے اترے ہوئے تھے۔

کالیا دلچسپی سے یہ سوچ رہا تھا کہ طلوسی نے اس پر بے حد اعتماد کیا ہے اور یقیناً وہ اس سے کسی بہتری کا خواہاں ہوگا۔ کالیا کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ کیا کرے لیکن ہوا یہی۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان لوگوں کی آنکھوں میں خاص قسم کے شیشے لگے ہوئے ہوں جو نیولیا اور تکولیا والوں کی فوری شناخت کر لیں۔ وہ دوسرے کو صرف چند افراد پر جیسے الماس، جولیا وغیرہ وغیرہ یا پھر کیپٹن کیرائکل اور اس کے ساتھی ان کی نگاہوں کا مرکز تھے۔ چنانچہ وہ سلسلے میں اپنے سربراہ سے مشورے لینے لگے۔

"اور جن کا تعلق میری رائے اس انوکھی دنیا سے ہے جس کی کہانیاں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ عارضی طور پر وہ باقی لوگوں سے الگ ہو جائیں۔" پروفیسر جیکانہ نے بے بسی سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔ جولیا کچھ سمجھ نہ پا رہی تھی۔ پروفیسر جیکانہ کی نظریں کالیا کی جانب اٹھ گئیں اور اس نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا۔

"کالیا! تم اس وقت ہمارے لیے مصیبتوں کا سب سے بڑا حل ہو۔ براہ کرم سمجھداری سے کام لینا اور اس برے وقت کو ہم پر سے ٹالنا۔"

کالیا نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی اور اس کے بعد ان لوگوں کا قید خانہ متعین کر لیا گیا جو ساحل سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ درخت نظر آ رہے تھے جو اتنے خوش رنگ سبز تھے کہ دیکھنے والوں کی آنکھوں میں ایسی ٹھنڈک دوڑ جائے جو انہیں روشنی ہی روشنی بخش دے۔ مجموعی طور پر یہ سرزمین بے حد خوب صورت تھی۔ اطراف میں احاطہ تعمیر کیا گیا تھا اور یہ ایک عجیب و غریب چیز سے بنایا گیا تھا جو چمکدار تھی اور جس کے آر پار دیکھا جا سکتا تھا۔ رسی درختوں کے تنوں سے کس کر باندھ دی گئی تھی اور ایسی گرہیں لگائی گئی تھیں اس میں کہ دیکھی نہ جا سکیں اور وہ ایک سطحی ٹکڑا معلوم ہوگا اور یہ درختوں کا سلسلہ جو دونوں سمت سے دور تک چلا گیا تھا بڑا وسیع تھا اور اس کا سامنے کا حصہ بالکل کھلا ہوا تھا۔ پتا نہیں اس قید پر کیوں اعتماد کیا گیا تھا اور جب جہاز سے اترنے والوں کو اس علاقے میں پہنچایا گیا تو یہ خیال نہ رکھا گیا جیسے کہ جبران نے کہا تھا۔ یعنی سب اسی جگہ پہنچا دیے گئے اور یوں کہ وہ سب ایک دوسرے میں شامل تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ تکولیا والے خود بھی ایک جگہ جمع ہو گئے تھے۔ پروفیسر جیکالہ نے کسی قدر حیران لہجے میں طلوسی سے کہا۔

"جبران نے تو کہا تھا تکولیا والوں کو الگ رکھا جائے گا۔"

طلوسی نے کوئی جواب نہیں دیا اور پُرخیال انداز میں گردن ہلا کر خاموش ہو گیا۔ پروفیسر جیکانہ پھر بولا۔

"مسٹر طلوسی! کیا ہم لوگ ایک بڑی غلطی کا شکار نہیں ہوئے ہیں۔"

طلوسی نے سوالیہ نگاہوں سے پروفیسر جیکانہ کو دیکھا اور کسی قدر خشک لہجے میں کہا۔

''آپ کا کیا خیال ہے مسٹر جیکانہ! کیا ہم نے جان بوجھ کر کوئی ایسی غلطی کی جو فطرت سے مختلف ہو۔''

''نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ان ہی لوگوں نے چالاکی کا ثبوت دیا۔''

''ہاں' ظاہر ہے یہ اپنی ذہانت الگ رکھتے ہیں اور جبانہ سے دور کے لوگ تو نہیں ہیں یہ۔ بنیادی طور پر اگر میری رائے پوچھی جاتی تو میں ہمیشہ اس بات سے اختلاف کرتا کہ جبانہ کی ذہانتیں منتشر ہوں لیکن ایسا ہو گیا اور ایسا نہ ہونے دینا کسی ایک فرد کے بس کی بات نہیں تھی۔''

''آہ...... ہماری اس حسین سرزمین پر تباہ کے کیسے کیسے عذاب نازل ہو گئے ہیں لیکن ہو گا کیا میں یہ سوچتا ہوں؟''

''طویل عرصے کے بعد میں نے بھی اپنی سرزمین کا رخ کیا ہے اور وہ جو میرے منتظر ہوں گے' ابھی اس احساس کا شکار ہوں کہ شاید ہم ان کے درمیان پہنچ جائیں اور جب انہیں علم ہو گا کہ ہم آ گئے ہیں لیکن گولیا کے قیدی ہیں تو ان پر کیا گزرے گی۔ اس وقت میں کس مشن کا سراغ نہیں بلکہ ایک عام انسان ہوں جو اپنی سرزمین پر پہنچنے کے بعد اپنی تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکا ہے۔''

''کوئی ایسی تدابیر' کوئی ایسی تجویز کہ ہم گولیا والوں کے عمل سے واقف رہیں اور ہمیں یہ اندازہ ہو جائے کہ آنے والے وقت میں یہ ہمارے لیے کیا ارادے رکھتے ہیں۔''

''اس وقت وہ شخص اپنی سرزمین پر پہنچ چکا ہے' سوائے ان افراد کے جن کا تعلق یہاں سے نہیں ہے۔ چنانچہ کوئی ایسی تجویز ہر ایک شخص کے ذہن سے قبول کی جا سکتی ہے جو ہماری بقاء کا باعث بن جائے۔'' طلسی چونکا اور اس نے کالیا کی طرف دیکھا پھر وہ سرگوشی کے انداز میں پروفیسر جیکانہ سے بولا۔

''جیکانہ! یہ نوجوان لڑکا اب تک ہمارا معاون رہا ہے جبکہ اس کا تعلق گولیا سے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اسے اپنا ترجمان بنا لیں تو کیا یہ سب سے بہتر نہیں رہے گا۔''

''اگر یہ الفاظ اس نے نہ کہے جائیں' تب بھی وہ ہمارا ترجمان ہو گا۔''

''آپ کو اس پر بہت زیادہ اعتماد ہے۔''

''ہاں۔ یہ عجیب و غریب شخصیت کا مالک ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس دنیا میں اس کی پرورش ہوئی ہے' اس کا بہترین پہلو اس نے حاصل کیا ہے۔''

''مسٹر جیکانہ! کچھ عرصے کے بعد ہو سکتا ہے یہ وقفہ زیادہ طویل نہ ہو۔ وہ گولیا والوں میں پہنچ جائے گا۔ اگر اس سے بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر تھا۔''

''میں کوشش کرتا ہوں۔'' پروفیسر جیکانہ نے کہا۔ اس کے بعد وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے جولیا کو اشارے سے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا۔

''جولیا...... جولیا...... میں کچھ اہم باتیں تمہیں بتا رہا ہوں اس وقت کالیا سے یہ گفتگو تم کرو۔ میری طرف دوسروں کی نگاہ ہے جبکہ تمہیں مشکوک نگاہوں سے نہیں دیکھا جا رہا۔'' پروفیسر جیکانہ نے جولیا کو بتایا کہ اسے کالیا سے کیا باتیں کرنی ہیں۔''

کالیا بھی اس وقت اتفاق سے تنہا ہی تھا۔ جولیا کافی دور نکل گئی تھی اور اپنے اس دائرے میں مختلف جگہوں سے جائزے لیتی رہی۔ شیطان عورت یقیناً کسی گہری سوچ میں تھی اور اس کے ذہن میں نجانے کیا کیا تصورات پک رہے تھے۔ جولیا کالیا کے پاس پہنچ گئی۔ کالیا زمین پر بیٹھا ہوا تھا اور کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ جولیا کو دیکھ کر مسکرایا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جولیا بیٹھ گئی۔

''ہمارا نیا قید خانہ۔'' کالیا بولا۔

''تمہارا نہیں ہمارا۔''

''ہاں۔ ماحول اچانک اور اس انداز میں بدلا کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ کالیا اگر تم نیولیا ہوتے تو نیولیا والے کبھی اس بات کو نظر انداز نہ کرتے کہ تم نے جہاز پر ان کی مدد کی۔ ویسے بھی تم نے محسوس کیا ہوگا کہ طولسی تمہیں کن نگاہوں سے دیکھتا ہے۔''

''تم جو کہنا چاہتی ہو کھل کر کہو۔ ہو سکتا ہے ہمیں تفصیلی گفتگو کے لیے زیادہ وقت نہ مل پائے۔''

''کالیا! ہمارا مستقبل کیا ہے۔ تم سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں اس دنیا کی فرد نہیں ہوں۔ یہ سب کچھ میرے لیے اجنبی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرا باپ میرے لیے ماں کا درجہ بھی رکھتا ہے اور جن حالات کا شکار میرا باپ ہوا وہ میرے اپنے ہی حالات ہیں۔ میں اپنے آپ کو ان سے منفرد نہیں پاتی۔ موجودہ وقت ہمارے لیے بدترین لمحات کا حامل ہے اور اتفاق سے تقدیر نے تمہیں وہ طاقت بخش دی ہے کہ تم ہماری بھی معاونت کرو۔ کالیا! یہ دو قبیلوں کا جھگڑا ہے جو ایک انوکھی دنیا میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ تم لاکھ اپنے آپ کو جہاں سے آئے ہو وہاں سے مختلف تصور کر لو لیکن جو چیز تمہارے ضمیر میں بسی ہے کیا تم اسے بھول جاؤ گے۔''

''جولیا...... میں محسوس کر رہا ہوں کہ یہاں ہمیں بہت کم وقت ملے گا۔''

''کالیا! تم نکولین ہو اور جلد ہی تمہیں یہاں کے اقتدار میں شامل کر لیا جائے گا۔ کسی بھی لمحے یہ مت سوچنا کہ ہم لوگ تم سے الگ ہیں۔ ہمارے لیے جو بہتر کر سکتے ہو وہ تمہیں کرنا چاہیے۔ اس وقت ماحول تمہارے ہاتھ میں ہے۔''

''کیا تم مجھ سے اس بات کی توقع کر سکتی ہو کہ میں تم سب کے لیے نقصان کی بات سوچوں گا۔''

''بالکل نہیں لیکن تمہیں ہوشیار کر دینا ضروری ہے۔''

''کیا پروفیسر جیکانہ نے کوئی تجویز بھیجی ہے تمہارے ذریعے۔''

''تجویز نہیں صرف پیغام بھیجا ہے۔ ہمیں ان لمحات میں تمہاری ضرورت ہے۔''

''اطمینان رکھو ماحول کا کچھ جائزہ لینے کے بعد جو کچھ مجھ سے بن پڑے گا میں ضرور کروں گا اور جولیا اس کے بعد اطمینان سے اٹھ گئی کیونکہ الماس اس سمت آتی نظر آ گئی تھی۔ وہی انداز وہی چال ڈھال۔ جولیا وہاں سے آگے بڑھ گئی تو الماس اسی کے انداز میں کالیا

کے نزدیک آ کر بیٹھ گئی۔ مسکرا کر اسے دیکھا اور کہنے لگی۔

"تو وقت نے تمہیں ان سب پر فوقیت دلا دی۔ کالیا! کیا میں نے غلط کہا۔"

"ہاں ابھی تمہارے یہ الفاظ غلط ہیں۔"

"نہیں میری آنکھیں بہت دور تک دیکھتی ہیں اور سنو کالیا! لگ رہا ہے کہ وقت بہت مختصر ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ تمہیں عزت واحترام کے ساتھ کہیں اور لے جائیں گے۔ یہ تو بھی دنیا بڑی دلکش ہے اور شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ میں اپنا سب کچھ چھوڑنے کے باوجود اس میں اس طرح دلچسپی لے رہی ہوں جس طرح لی جا سکتی ہے مگر ڈیئر کالیا! تمہیں کچھ اہم باتوں کا خیال رکھنا ہے۔ طلوسی کو میں نے دلاسا دیا ہے اور اس سے کہا ہے کہ جو کچھ مجھ سے بن پڑا میں کروں گی اور ایسے حالات پیدا کر دوں گی کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے اور اس کی ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔"

"تو پھر تمہیں خیال رکھنا ہوگا۔ ادھر طلوسی کے ساتھ ہوں اور طلوسی کے ساتھ ہی رہوں گی کیونکہ یہ از حد ضروری ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر کسی طرح پنولیا والوں کو برتری حاصل ہوئی تو وہاں تمہارا تحفظ کرنے والا کوئی ہوگا۔ یعنی میں...... اگر کولیا والے حاوی رہے تو ادھر سے حالات کو سنبھالنے والے تم ہو۔ سمجھ رہے ہو نا۔ طلوسی ہمارے بہت زیادہ کام آ سکتا ہے۔ تم یہاں میں وہاں۔ اس طرح صورت حال بہت عمدہ ہو جائے گی۔" کالیا ہنسنے لگا اور اس نے کہا۔

"میڈم الماس! شاید آپ اس دنیا کی سب سے ذہین خاتون ہیں۔"

"شکریہ کالیا! یہ الفاظ میرا دل بڑھاتے ہیں اور ہاں آخر میں ایک ذاتی بات ضرور کرنا چاہوں گی وہ یہ کہ یہ لڑکی آپ کے بہت قریب ہے۔ یہاں اس نئے ماحول میں اس سے بہت زیادہ قربت کا اظہار مجھے پسند نہیں ہے۔ ذرا خیال رکھنا۔" کالیا ہنس کر خاموش ہو گیا تھا۔

الماس کے لیے اس کے دل میں نفرت کا احساس اور زیادہ شدید ہو گیا تھا۔ عورت کی اقسام میں سب سے بدترین عورت تھی۔ کالیا نے تو مشرق دیکھا تھا جہاں عورت کا ایک معیار ہوتا ہے۔ محبت اور پاکیزگی کا ایک تصور تھا جو اس عورت کے وجود میں آ کر ریزہ ریزہ ہو گیا تھا۔

جب رات ہوئی تو لوگ سفید سفید ہاتھی دانت جیسی کسی چیز کے بنے ہوئے تھالوں میں کچھ لے کر آئے اور انہوں نے یہ اشیاء لوگوں کو پیش کر دیں۔ ایک عجیب سے ہلکے پھلکے رنگ کی تھی۔ لگتا تھا جیسے کسی لمبی شاخ کے گول کٹے ہوئے ٹکڑے ہوں۔ ان تمام چیزوں کو قبول کر لیا گیا لیکن کالیا نہیں جانتا تھا کہ جولیا علم نہیں رکھتی تھی۔

کیرائنل اور اس کے ساتھی بھی اس سے ناواقف تھے۔ جب یہ ٹکڑے انہیں پیش کیے گئے تو کیرائنل ہی نے سب سے زیادہ حیرانی سے کہا۔

"یہ کیا......اور ہم اس کا کیا کریں۔"

"میں بتائے دیتا ہوں۔" پروفیسر جیکا نہ نے کیرائیل کی مدد کی۔ "یہ غذا ہے۔ بہت عرصے سے ہمارے جادوگر اس مشکل پر قابو پانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔ غذائی قلت کم جگہ زیادہ آبادی ان مشکلات کا اظہار کرتی تھیں۔ جیسے جیسے آبادی بڑھے گی۔ غذا کا مسئلہ سنگین سے سنگین ہو جائے گا۔ زمین کی وسعتیں اتنی نہیں ہیں کہ اس بے پناہ آبادی کو رہائش بھی مہیا کریں اور اس کا غذائی مسئلہ بھی پورا کر دیں۔ جادوگران کوششوں میں تھے کہ وہ کون سا طریقہ کار ہو سکتا ہے جو جسموں کی بقاء کے لیے غذا کا مسئلہ بھی حل کر دے اور زمین کی وسعتیں بھی کم نہ ہو جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ایک موثر منصوبہ تھا جس پر عمل کیا جا رہا تھا اور یقیناً یہ عمل مکمل ہو چکا ہے۔ میں اس کے بارے میں معلوم کیے لیتا ہوں۔" غذا پیش کرنے والے ایک شخص سے پروفیسر جیکا نہ نے کچھ دیر گفتگو کی اور اس کے بعد کیرائیل کو بتایا۔

"میرا اندازہ بالکل درست ہے۔ یہ بات تمہاری دنیا کے ماہ و سال کے مطابق تقریباً دو سو سال پرانی ہے کہ یہ لوگ غذا کے مسئلے پر قابو پا چکے ہیں اور اب بالکل مطمئن ہیں۔ اس کا اندازہ تم ان کی صحت اور چستی اور مستعدی سے لگا سکتے ہو۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمارے جادوگروں نے اسی بنیاد پر جس کا تذکرہ میں کر چکا ہوں ایسی جڑی بوٹیاں سمندر سے حاصل کیں جن کی مدد سے انہوں نے یہ نادر اشیاء تیار کیں۔ یہ ایک ٹکڑا تقریباً ایک ماہ کے لیے تمام جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ضرورت پڑنے پر پیا جا سکتا ہے تاکہ جسم میں پانی کی مقدار قائم رہے۔ ویسے پانی بھی اس میں کافی حد تک شامل کیا گیا ہے۔"

"یہ ٹکڑا کھانے کے بعد جسم ایک ماہ تک اپنی غذائی ضروریات پوری کرتا رہے گا۔ اس کے معدے میں تحلیل ہونے کا وقفہ وہی ہے جس طرح چوبیس گھنٹے میں تین بار غذا کھائی جاتی ہے۔ اس قسم کا انتظام رکھا گیا ہے۔ اس ٹکڑے میں کہ یہ ایک مخصوص وقت میں تحلیل ہو اور جسمانی نظام کو وہ تمام ضرورتیں فراہم کردے جس کا وہ ضرورت مند ہے۔ یوں ہوتا ہے کہ ہر ماہ کا آخری دن یہاں یوم عیش تصور کیا جاتا ہے اور ہر ماہ تین دن کی چھٹی ہوتی ہے۔ دو دن اہتمام کے لیے اور تیسرا دن یوم عیش ہوتا ہے۔ اس دن وہ اپنی تمام خواہشوں کی تکمیل کرتے ہیں جو مختلف لذت دار اشیاء کا استعمال ہوتا ہے۔

بس اس کے بعد ایک مہینہ اسی سکون سے گزرتا ہے۔ یہ ٹھوس غذا استعمال کرنے کے بعد میں سمجھتا ہوں ڈیئر کیرائیل! کہ تمہاری دنیا کو اس شے کی اشد ضرورت ہے۔ وہاں آبادی بڑھنے کی جو رفتار ہے اسے دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بہت مختصر وقت جا رہا ہے۔ جب قدرتی آفات کے تحت شدید غذائی قلت، زمینوں کی کمی، وسائل کا نہ ہونا ایک بدترین بحران کا آغاز کرے گا اور تمہاری دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی غذائی قلت کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر جائے گی۔

یہ ایک اہم بات ہے۔ ایک گہرا جائزہ لے لو تو اندازہ ہو جائے گا کہ ہم نے اس مشکل پر قابو پانے کے لیے یہ طریقہ کار کامیابی سے ایجاد کر لیا ہے۔"

کیرائیل اور اس کے ساتھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے پروفیسر جیکا نہ کو دیکھ رہے تھے۔ کیرائیل نے لرزتی آواز میں کہا۔

"آہ...... یہ تو انسانی مشکلات کا سب سے بڑا حل ہے۔"

"دلچسپ بات یہ ہے کہ تمہاری دنیا کے انسان بنیادی طور پر صرف اپنی خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں۔ سوائے چند ناموں کے اور کوئی ایسا نام میری طویل ترین زندگی میں جو میں نے تمہاری دنیا میں گزاری' سامنے نہیں آیا جس نے صرف انسانیت کی بھلائی کے لیے کام کیا ہو۔ جاہ کن ہتھیاروں کی ایجاد میں وہ لوگ ایک دوسرے پر سبقت لے گئے لیکن انسانوں کی بقا کے لیے چند ہی افراد نے کام کیا۔ اگر موقع اور زندگی ملی تو یقیناً میں یہ کوشش کروں گا کہ تمام معلومات حاصل کروں اور پھر تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا' بہر حال یہ صورت حال ہے۔"

ادھر یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ہی ایک زوردار چیخ نے سب کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ کیرائیل کا ایک آدمی تھا جو ان رسیوں کے قریب پہنچ گیا تھا۔ ایک تیز چمک ہوئی تھی اور اب اس شخص کے بدن کی راکھ آہستہ آہستہ زمین پر ڈھیر ہو رہی تھی۔ چیخ اسی کی تھی لیکن اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی چیخے تھے۔ چند مقامی محافظ آگے بڑھے اور انہوں نے ان لوگوں کو سمجھایا۔ قید خانہ اس لیے نہیں ہوتا کہ اس کی تفتیش کی جائے۔ یہ رسیاں آسمان پر چمکنے والی بجلی کے اشتراک سے بنی ہیں اور وہ بجلی ان میں دوڑ رہی ہے۔ انہیں چھونے والا ہر شخص خاکستر ہو سکتا ہے۔ اس کا خیال رکھا جائے۔ کیرائیل کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ اس کا ایک ساتھی جل کر راکھ ہو گیا تھا۔ اس نے روتے ہوئے کالیا سے کہا۔

"تم لوگ اپنی دنیا میں آ گئے۔ بہت عظیم ہے تمہاری دنیا۔ ہر دولت سے مالا مال لیکن یہ ہماری دنیا نہیں ہے۔ تم میں سے کچھ نیلو لیا والے ہیں۔ کچھ نگولیا والے' ہم کون ہیں' ہمارا کیا ہو گا۔" کیرائیل بلک بلک کر رو رہا تھا۔

کالیا نے آہستہ سے کہا۔ "کیرائیل میں نہیں کہہ سکتا کہ آنے والا وقت مجھے کیا حیثیت دے گا لیکن اگر مجھے اختیار ملا' میری آواز سنی گئی تو میرے دوست میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے واپسی کے انتظامات کر کے دوں گا۔ میرا تم سے وعدہ ہے۔ اپنی زندگی یوں نہ کھونا۔ جیسے تمہارا ایک ساتھی فنا ہو گیا۔ مجھے بے حد دکھ ہو گا۔ کیرائیل! اپنے آپ کو تحفظ دینا' میری بات پر غور ضرور کرنا۔ یہ نہ سوچا کرو کہ یہ ایک لمحاتی دلاسا ہے۔"

کیرائیل بہت دیر تک روتا رہا۔ غذا کے وہ ٹکڑے سب کے لیے بڑے عجیب تھے لیکن سب نے ہی استعمال کیے۔

عدیل بخشی' تاشہ اور وہ دنیا صرف ایک کہانی تھے۔ ایک ایسا خواب جو دلکش تھا لیکن اس کے بعد جاگنا لازمی ہوتا ہے۔ سبز چاند آسمان پر نمودار ہو گیا۔ سبز چاندنی نے ان سرسبز درختوں کو اتنا روشن اور اتنا حسین بنا دیا کہ چاند نکل جائے دن کی روشنی میں۔ نیلو لیا اور نگولیا والوں کی شناخت کا کام شروع ہو گیا۔ یہ بات بڑی متاثر کن تھی کہ کسی نے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ جو نیلو لیا کے لوگ تھے۔ طولسی سمیت الگ کھڑے ہو گئے۔ پروفیسر جیکا نہ نے جولیا کو اپنے نزدیک کھڑا کیا تو جبران نے اس کے بارے میں سوال کر ڈالا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟"

"یہ نیولیا کی بیٹی ہے میری بیٹی ہے۔"

"اس کی ماں کون تھی؟"

"اس دنیا کی باشندہ جہاں میں نے اپنی زندگی کا وقت گزارا۔ اسے نیولیا قرار دیا جائے۔" جبران نے رُخ تبدیل کر لیا۔
نکولیا کے لوگوں کو اس نے محبت بھری نگاہوں سے دیکھا پھر اس کی نظریں کالیا پر آ رکیں۔ ایک بوڑھے شخص نے اس سے کہا۔

"یہ نوجوان کون ہے؟" یہ سوال جبران نے کالیا سے کیا تو کالیا مسکرا کر بولا۔

"میں خود اپنی شناخت کرنے سے معذور ہوں۔ عظیم جبران لوگ مجھے نکولیا کا بیٹا کہتے ہیں اور کچھ کا کہنا ہے کہ میرے ماں باپ نکولیا ہی سے تعلق رکھتے تھے۔"

فوراً ہی ایک ایسے شخص نے جس نے جہاز پر سفر کیا تھا قیدی کی حیثیت سے جو نکولیا کا باشندہ تھا اعتراف کیا۔

"عظیم جبران! یہ شخص ذہنی طور پر نکولیا کا باشندہ نہیں ہے کیونکہ دوران سفر جب جہاز پر ہم لوگ قیدی کی حیثیت سے نیولیا کی غلامی کر رہے تھے یہ نیولیا والوں میں شامل تھا اور اس نے ان کے تحفظ کے لیے ایک عظیم قدم اٹھایا تھا۔" جبران نے اس شخص کو قریب بلایا اور پوچھا۔

"وہ کیا قدم تھا۔"

"اس نے آزادی پاکران کے ساتھ شامل ہونے کا مظاہرہ کیا اور انہیں کے ساتھ رہا جبکہ ہم سب قیدی تھے۔" جبران کے ساتھ آنے والا شخص بولا۔

"ایسے کسی شخص کو ہم نکولیا والا نہیں کہہ سکتے۔"

"یہ فیصلہ بزرگوں کا کام ہے اور میں خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔" مائی گوکلا فوراً اپنی جگہ سے اٹھی۔ غراتے ہوئے لہجے میں بولی۔

"وہ حماقتیں مت کرو مت کرو تم لوگ جو تمہارے درمیان پھوٹ ڈلوا دیں اور اس کا نتیجہ تباہی ہو۔ جس دنیا سے یہ لوگ آئے ہیں وہ بہت خطرناک ہے اور تباہی اس کا شوق۔ احمق نہ بن چھوٹی عمر کے لڑکے۔ حقیقتوں کو پہچاننے کے لیے آنکھیں نہیں رکھتا۔ کس نے تجھے حق دیا ہے کہ نکولیا کا نمائندہ بنے اور اپنے آپ کو وہاں کا بڑا کہے۔" جبران کے چہرے پر غصے کا کوئی تاثر ظاہر نہ ہوا۔

اس نے مسکراتے ہوئے مائی گوکلا کو دیکھا اور بولا۔

"تو میری بزرگ ہے مجھ پر لازم ہے کہ میں تجھ سے تیری اس ناراضگی کا سبب پوچھوں۔ معلوم کروں تجھ سے کہ اس کی وکالت تو کیوں کر رہی ہے۔"

"میں وکالت نہیں کر رہی۔ اس احمق نے اپنی کم نظری کا ثبوت دیا ہے اور ایک ایسے شخص پر یہ الزام لگایا ہے جس نے آج

اسے اس سرزمین پر لا کھڑا کیا ہے۔ ذرا اس سے پوچھ کر کیا کیا تھا کالیا نے۔ کیا وہ نیولیا والوں کا قیدی نہیں تھا لیکن جب دنیا کے کچھ ایسے جہاز ہمارے جہاز کی تباہی چاہتے تھے' سامنے آئے تو یہ واحد نوجوان تھا جو ان سے مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتا تھا اور اس کی وجہ تو جانتا ہے۔ جبران کیا تھی۔"

"میں نہیں جانتا۔"

"یہ جہاز جن لوگوں کی ملکیت ہے' ان میں یہ واحد شخص ہے جو اس کی ملکیت کا دعوے دار ہے جو لوگ اسے چلا کر یہاں تک لائے ہیں' وہ بالکل اجنبی لوگ ہیں۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ جہاز پر ایسے تباہ کن ہتھیار موجود ہیں جو جنگ کر سکتے ہیں اور اس نے ان تباہ کن ہتھیاروں کی مدد سے جہاز کو قائم رکھا اور نکولیا والوں کو زندگی بخشی اور جانتے ہو یہ کون ہے۔ شاید تی پور کو حقیقتوں کا علم نہ ہو لیکن طورش جادوگر آج بھی اپنے نام سے یہاں زندہ ہوگا۔ یقیناً نکولیا کے کسی گوشے میں آرام کر رہا ہوگا۔"

"طورش کا بیٹا شردعا کا بیٹا ہے۔" ساتھ آنے والوں کی گردنیں اٹھیں اور آنکھیں حیرت سے کالیا کو دیکھنے لگیں۔ ان میں سے دو افراد نے آگے بڑھ کر کہا۔

"طورش اور شردعا کہاں ہیں۔"

"میں نہیں جانتا۔ میں تو ان کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔" کالیا بولا۔

"آہ...... مگر تیری کہانی کیا ہے طورش کے لیے' تو کہاں پیدا ہوا۔ یہاں سے تحقیق کرنے کے لیے جانے والوں میں تو بھی شامل تھا مگر تو نہ ہوگا کیونکہ تیری عمر اس کا ساتھ نہیں دیتی۔ یعنی ان لمحات کا جب نکولیا والوں نے اس دنیا میں جانے کا فیصلہ کیا تھا۔"

"میں کچھ نہیں جانتا' میں تو خود آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے ماں باپ کہاں ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ طورش اور شردعا اب بھی جبانہ سے دور ہیں۔ طورش ہواؤں کا جادوگر' ہواؤں کے دوش پر سفر کرنے والا' ایک طویل سفر کرنے کے لیے ہوا کے رخ پر چل پڑا تھا جو انہیں ان دونوں کو فضاؤں میں لے گئی تھیں اور دیکھنے والی آنکھ نے انہیں دور' بہت دور تک دیکھا کہ وہ سمندر میں بہت دور تک گم ہو گئے اور اس کے بعد طورش کی واپسی کبھی نہیں ہوئی جبکہ ہواؤں کے جادوگر کو آج تک یاد کیا جاتا ہے۔ طورش کے بیٹے تو تو اول ہے' چونکہ طورش نے نکولیا والوں کو ہواؤں کا جادو دیا اور وہ تنگدل نہیں تھا کہ اپنا جادو خود تک محدود رکھتا۔ معزز طورش کے نام پر ہم تجھے خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہواؤں کے جادوگر کا بیٹا۔" جبران کہنے لگا۔

"ایک احمقانہ اعتراض تھا جسے مسترد کیا جاتا ہے اور اب نکولیا والوں میں تم سے شرمندہ ہوں کہ یہ رات تمہیں بھی اس انداز میں گزارنی پڑی لیکن آؤ' اپنی دنیا میں چلو۔ تمہارا شدت سے انتظار کیا جا رہا ہے اور تمہارے لیے وہ تمام انتظامات میں نے بذات خود کرائے ہیں جو تمہاری شایان شان ہیں۔"

"آؤ نکولیا والو! آؤ اور نیولیا والو! تمہیں یہاں قید رہنا ہوگا۔ جو ناواقف ہیں انہیں یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ آسمان سے کٹ کے

والی چمک کا جادو ہے جو تمہارے گرد احاطہ کیے ہوئے ہے۔ تم میں سے کوئی اگر اس تک پہنچا تو یہ تمہیں خاکستر کر دے گا اور نئی دنیا کے لوگوں تم اپنے آپ کو قیدی نہ سمجھنا کیونکہ تمہارے بارے میں بزرگ فیصلہ کریں گے۔"

"یہ تم پر منحصر ہے کہ تم ان کے ساتھ رہنا چاہو جو ہمارے مخالف ہیں یا اگر ان سے جدا ہونا چاہو تو تمہیں ایک الگ جگہ دیے دیتے ہیں تا کہ تم زندگی اپنے طور پر بسر کرو۔ اطمینان رکھو تمہارے ساتھ ہمدردی ہوگی اور تمہیں جس شے کی ضرورت ہو ہمارے آدمی تمہاری خدمت میں حاضر رہیں گے ان سے اظہار کر دینا۔ یہی نپولیا والو! تم سے کہا جاتا ہے۔ بے شک تم قیدی ہو ہمارے مخالف ہو لیکن کوئی سختی تم پر روا نہ ہوگی۔ سوائے اس کے کہ تمہیں منتشر ہو کر بھاگنے کا موقع نہ دیا جائے۔"

"چلو نکولیا کے دانشمندو! چلو میرے ساتھ چلو۔"

نکولیا کے وہ تمام لوگ جو جہاز کے ذریعے یہاں تک پہنچے تھے چل پڑے لیکن الماس نے کالیا کو آنکھ کا اشارہ کیا اور وہ طلوسی کے ساتھ ہی رہی تھی کہ یہ منصوبہ اس کے ذہن میں تھا کہ اگر طلوسی کو آزادی ہے تو وہ نپولیا والوں کا ساتھ دے۔ اس طرح دونوں سمتیں سنبھالی جا سکیں۔

کالیا یہ معلوم کر کے مرجھا گیا تھا کہ اس کی ماں شیر دعا اور اس کا باپ یہاں جبانہ میں نہیں ہیں بلکہ انہوں نے اسی دنیا کا سفر کیا تھا۔ ہواؤں کے دوش پر اور نجانے کیا بیتی ان کے ساتھ...... نجانے کیا واقعہ کیا کہانی تھی لیکن تحمل سے کام لیا اس نے۔ یہ تحقیق کرنے والی بات تھی کہ وہ دونوں کہاں گئے؟" اس کے لیے جلدی ممکن نہ تھی۔ یوں اس قید خانے سے نکل کر وہ جبران کی رہنمائی میں نکولیا کے ان گوشوں کی طرف چل پڑے جو اپنے اندر ہزاروں رازہائے سربستہ چھپائے ہوئے رہتے۔

سو یوں ہوا کہ اس جگہ سے کافی دور نکلنے کے بعد اچانک ہی کالیا نے چٹانوں کا ایک جنگل دیکھا۔ اتنا وسیع و عریض جنگل جو تاحد نگاہ پھیلا ہوا تھا۔ جب وہ ان چٹانوں کے نزدیک پہنچا تو اس نے دیکھا کہ چٹانوں کے نچلے حصوں میں قد آدم دروازے بنے ہوئے ہیں۔ اتنا وسیع کہ انسان باآسانی ان دروازوں سے اندر داخل ہو جائے۔ یہ چٹانیں گویا کسی گھر کا اوپری حصہ تھیں اور ان دروازوں کے دوسری جانب صاف ستھری اور شفاف سیڑھیاں۔ سو انہیں لانے والے ان دروازوں سے اندر داخل ہونے لگے۔

بے شمار دروازے تھے ہر چٹان کے نیچے لیکن سیڑھیاں طے کرنے کے بعد تمام راستے ایک بہت وسیع و عریض ہال نما جگہ پر کھلتے تھے جو اندر سے پتھریلی دیواروں پر مشتمل تھی۔ اس کا فرش نہایت ہموار چکنا دیواریں روشن طرح طرح کی چیزوں سے جو کچھ سمجھ میں نہیں آتی تھیں لیکن یہ بجلی کا کمال نہیں تھا بلکہ کوئی اور ایجاد تھی جس نے اس ہال کو اس قدر روشنی بخش دی تھی کہ آنکھوں کو بری نہ لگے اور ہر چیز صفائی سے دیکھی جا سکے۔

اور یہاں اس ہال میں پتھر سے تراشی ہوئی سنگی کرسیاں بچھی ہوئی تھیں جن کی تعداد ہزاروں کے قریب تھی۔ درمیان میں ہر چیز تراشی گئی تھی اور یہ میز ایک دیوار سے لگی ہوئی تھی اور اس کے گرد بیٹھنے والوں کا رخ ان نشستوں کی جانب تھا جہاں سے انہیں دیکھا جا سکے۔ یہ کوئی کانفرنس ہال تھا جہاں انہیں لایا گیا تھا۔ پھر نجانے کہاں کہاں سے لوگ ان دروازوں سے نمودار ہونے لگے اور سیڑھیوں سے

گزرنے کے بعد ہال میں پڑی ہوئی نشستوں پر بیٹھنے لگے جبکہ جہاز سے آنے والوں کو میز کے گرد نشستوں پر ایک سمت جگہ دی گئی تھی۔

وہ سب ان نشستوں پر بٹھا دیے گئے تھے۔ جبران اس میز کے حصے میں بنے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے کچھ دیر کے لیے یہاں موجود لوگوں سے معذرت طلب کر لی۔ جب وہ برآمد ہوا تو اس کے ساتھ سفید لباسوں میں ملبوس معزز بوڑھے جن کے بال برف کی طرح سفید تھے لیکن صحت قابل رشک اور دیکھنے سے تعلق رکھنے والی۔ وہ سب جب اندر داخل ہوئے تو تمام لوگ احترام سے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو ترقی اور خوشحالی کی دعائیں دیں اور خود بیٹھ گئے تو بقیہ تمام افراد بھی بیٹھ گئے۔ جبران نے تقریر کرنے والے انداز میں کہا۔

"نکولیا کے دانشمندوں خوشی کا مقام ہے کہ ہم نے اپنی زندگی میں انہیں دیکھا جو نکولیا کے لیے برکتیں لینے گئے تھے کہ ہمیں فوقیت حاصل ہو تیولیا والوں پر اور امن وامان قائم کیا جائے۔ جبانہ کی سرزمین پر اور یہ برتری حاصل کرنے والے واپس آ گئے ہیں کہ وہ کہانی جو مجھے اس وقت سنائی گئی تھی جب نکولیا کی سربراہی میں ان بزرگوں نے میرے شانے پر رکھی تھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ زمانہ قدیم میں جبانہ کی سرزمین پر صرف ایک قبیلہ آباد تھا اور یہ سب جبانہ کے لوگ کہلاتے تھے لیکن پھر یوں ہوا کہ کچھ لوگوں نے غیر دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے دو گروہ بنا لیے۔ ایک گروہ تیولیا اور دوسرا نکولیا کہلایا۔

تو دونوں کے درمیان اقتدار کی دوڑ شروع ہوئی اور جادوگروں نے اپنے جادو سمیٹ لیے۔ کچھ تیولیا کے ساتھ ہوئے اور کچھ نکولیا کے ساتھی بن گئے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے جادو کی برتری کا اظہار شروع کر دیا اور بدقسمتی یہ رہی کہ تیولیا والوں نے افکار یہ چہارم کو اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ اس طرح وہ برتری کا اظہار کرنے لگے جس کی وجہ سے نکولیا والوں کو پسپا ہو کر اپنے لیے دور دراز جگہ حاصل کرنا پڑی اور ہمارا یہ موقف رہا کہ جبانہ کی زمین تباہی کا شکار نہ ہوں بلکہ وہاں قدیم عمل قائم کیا جائے جو صحیح کا رہا کر ہوتا ہے۔

لیکن ہر پیشکش رد کر دی گئی اور کہا گیا کہ نکولیا کا نام ختم کر دیا جائے اور ہم ان کی غلامی اختیار کریں۔ سو یہ تو ممکن نہیں تھا۔ ایک اول اور دوسرا آخر۔ ایک برتر اور دوسرا محکوم۔

یہاں ہی سے تو نفرت کی ابتداء ہوتی ہے کیونکہ برابری کی بنیاد ہی محبتوں کو قائم رکھتی ہے اور نکولیا والے بالآخر مجبور ہو گئے اپنے آپ کو منظم کرنے پر تاکہ ان کے جادو کا توڑ دریافت کیا جائے۔ یہ سب ایک ہی گروہ ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ سب انہی صلاحیتوں کے مالک تھے جو ایک دوسرے کے پاس ہوتی ہیں لیکن ایک طرف جارحیت اور دوسری طرف دفاع۔ یہ نہ سوچا گیا کہ اپنی ان قوتوں کو لے کر میدان میں نکل آیا جائے بلکہ اصل جھگڑا ان جادوگروں کا تھا جو اپنی جادوئی قوتوں کو سبقت دلانا چاہتے تھے۔

اور کچھ ایسے جادو دریافت کرنے کے بارے میں سوچا گیا جو تیولیا والوں کے پاس نہ ہوں۔ یوں ایک گروہ ترتیب دیا گیا جسے اس مہذب دنیا کی جانب روانہ کر دیا گیا' جہاں قوت کا ایک الگ مقام ہے اور یہ سمجھدار ایک طویل سفر پر چل پڑے۔ نئے جہانوں کی تلاش میں اور علم ہوا کہ انہوں نے وہ جہاں پا لیے اور مصروف ہو گئے۔

لیکن کچھ عرصے کے بعد غداروں نے نیولیا والوں کو یہ بتا دیا کہ نگولیا کے لوگ کیا کر رہے ہیں۔ نیولیا والوں نے سوچا کہ یہ تو بڑی خطرناک بات ہے۔ سو انہوں نے بھی ایک گروہ تیار کیا اور اسے اسی دنیا کی طرف روانہ کر دیا۔ وہاں ان کا آپس میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہوا لیکن اب بالآخر یہ دونوں گروہ یہاں پر واپس آ چکے ہیں۔ یقینی طور پر اگر نگولیا کے لوگ نئی دنیا کا جادو لے کر آئے ہیں تو نیولیا والے بھی کچھ نہ کچھ معلوم کر کے ہی آئے ہوں گے۔

اتفاق یہ کہ کچھ عرصے بعد نگولیا والوں کو یہ علم ہو گیا کہ ایک سمندری جہاز اس سمت آ رہا ہے اور اس میں دونوں گروہ کے افراد موجود ہیں۔ چنانچہ یہاں میری تھوڑی سی تجویز کام آئی۔ میں جانتا تھا کہ طویل عرصے کے بعد اپنی سرزمین پر لوٹنے والے اس جغرافیائی کیفیت سے بے خبر ہو گئے ہوں گے جو نیولیا اور نگولیا کی طرح تھی اور یہ علم بھی ہوا کہ نیولیا والے کس طرح ان کا استقبال کریں گے۔ سو میں نے اتنا ضرور کیا کہ میں نے نگولیا کے اس علاقے کے ماحول کو نیولیا کے ماحول میں تبدیل کر دیا۔ اس طرح وہ لوگ بھٹک کر ادھر آ گئے۔ اب وہ میرے قیدی ہیں۔

نیولیا والوں کو بے شک علم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ یہ الگ بات ہے لیکن ہمارے جادوگر پہاڑوں کی چوٹیوں سے نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ نیولیا کے علاقے کی جانب اور اگر ادھر سے کوئی کارروائی ہوئی تو اس کا موثر جواب دینے کے لیے تیار ہیں لیکن ایک حل درکار ہے۔ ہمیں یقینی طور پر ہمارے معزز بزرگ جو میری رہنمائی کرتے ہیں اس وقت بہت کچھ سوچ چکے ہوں گے اس حل کے بارے میں کیونکہ میں نے انہیں وقت دیا ہے اور آنے والے وقت کو ضائع کر دینا دنیا کا سب سے بڑا کام ہے۔

اور وہی پسپائی اختیار کرتے ہیں جو وقت سے پیچھے رہ جائیں۔ چنانچہ ساری کارروائی اس وقت سے شروع ہو کر اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہم اپنے لیے آئندہ کا حل تلاش نہ کر لیں۔ چنانچہ میں معزز بزرگوں کی اجازت سے نئی دنیا سے آنے والوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ نگولیا کے لیے کیا لائے اور ہمیں کس انداز میں اب نیولیا والوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہیے۔ میں دعوت دیتا ہوں آنے والوں میں سے ایک ایک شخص کو کہ وہ اپنی رائے کا اظہار کرے۔ چند لمحات کے لیے خاموشی طاری ہو گئی۔ کالیا دلچسپی سے یہ ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔ ایک شخص جو چہرے سے مدبر نظر آتا تھا کھڑے ہو کر کہا۔

”نئی دنیا میں جو کچھ میں نے دیکھا اسے دیکھ کر مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی۔ بڑا غلط نظام قائم کیا ہے ان لوگوں نے اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہر شخص زندگی کو مختصر سمجھتا ہو اور یہ سوچتا ہو کہ جیسے بھی ممکن ہو حیات کے ان مختصر لمحات میں آسائشیں حاصل کی جائیں اور اپنی زندگی گزار کر فنا کے راستے اختیار کیے جائیں۔

بڑی بے یقینی ہے اس دنیا میں کوئی اس دنیا میں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتا۔ سب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی فکر میں سرگرداں رہتے ہیں مختلف انداز میں۔ کسی کے پاس غذائی قوت ہے تو وہ اس وقت کو اپنے سنہرے سکوں میں تبدیل کر رہا ہے کسی کے پاس کوئی اور طاقت ہے تو وہ اپنی اس طاقت کو استعمال کر رہا ہے اور یہ دیکھ کر میں نے سوچا کہ ہماری سرزمین کے جادوگر بالکل اسی انداز

میں عمل کرنے لگے ہیں۔

لیکن میری آنکھوں نے دیکھا کہ وہ دنیا جسے ہم ترقی کی دنیا کہتے ہیں' اتنی برق رفتاری سے پستی کے گڑھوں کی طرف جارہی ہے کہ کوئی بھی لمحہ اس کا اختتام بن سکتا ہے۔ وہاں ہتھیار تیار کیے جاتے ہیں۔ آتش و آہن سے بنائے جاتے ہیں۔ وہاں بیماریاں ایجاد کی جاتی ہیں۔ جراثیمی ہتھیاروں کی شکل میں جب کہیں کچھ گروہ آپس میں لڑ پڑتے ہیں تو وہ ہتھیار ایک دوسرے پر استعمال کرتے ہیں۔

جنگ ختم ہو جاتی ہے لیکن ان ہتھیاروں سے جو فضاؤں کی کیفیت ہوتی ہے' وہ لاکھوں المیے جنم دیتی ہے۔ بیماریاں گھر گھر پھیل جاتی ہیں۔ یہ بدترین المیہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اس معزز دنیا سے بھی احساس لے کر آیا ہوں کہ وہاں کے لوگ ترقی کے راستے ایک دوسرے کو فنا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں اور میرے خیال میں اس دنیا کی عمر بہت مختصر ہے۔ میں صرف ایک تجربہ لے کر آیا ہوں جبانہ کے لیے۔"

"بہت افسوس ناک بات ہے۔ یہ ظاہر ہے ہمارا اس دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جہاں انسان رہتا ہے' وہاں سے خود بخود ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے کیونکہ ہم بھی انہی جیسے ہیں لیکن یہ بڑی فکر کی بات ہے کہ ان کی یہ سوچ رفتہ رفتہ جبانہ تک آ پہنچی ہے۔ بے شک ہم ذی روح ہیں لیکن ان کی طرح زندہ نہیں رہنا چاہتے۔ قدرت نے ہمارے اور ان کے درمیان وسیع و عریض سمندر حائل کیے ہیں تو ہماری دعا ہے کہ خدا ہم کو ان سے محفوظ رکھے ہمیشہ ہمیشہ۔ وہ تو اپنا اختتام لکھ کر چلے جائیں گے لیکن اگر یہ برائیاں ہم تک پہنچ گئیں تو بالآخر جبانہ کا بھی یہی انجام ہوگا۔"

"سمجھتا ہوں کہ میرے معزز دوست نے اس دنیا سے جو کچھ لا کر یہاں نکولیا والوں کو دیا' وہ سب سے عظیم ہے۔ ایک ایسی سوچ جو محبتوں کو جنم دے' نفرتوں کو ختم کر دے' دنیا کے ہر ہتھیار سے زیادہ قیمتی ہے اور اگر اس دنیا سے ہم یہ تصور حاصل کر کے نکولیا کے لیے بہت کافی ہے۔"

"لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ یہ تصور نیولیا والوں کے ذہنوں تک کیسے پہنچایا جائے۔"

"ہمارا اصلی کام یہی ہوگا کہ ہم ان سے سخت جنگ کرنے کے بجائے ذہنی جنگ کریں' انہیں یہ احساس دلائیں کہ نفرتیں تباہی کو جنم دیتی ہیں۔"

"ساری باتیں اپنی جگہ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نیولیا والے ہمارے ہم آواز کیسے ہوں؟"

"ہم ہماری تمام تر قوتیں اسی مقصد پر صرف ہونی چاہئیں کہ ہم نیولیا والوں کو یہ سب احساس دلا دیں۔"

"اور ہتھیاروں کے طور پر آپ میں سے کوئی کیا لایا ہے؟"

"میں نے بارود کا جادو دیکھا ہے۔ زمین کے اندر پیلے رنگ کا ایک موم پایا جاتا ہے جو اس سلسلے میں کارآمد ہوتا ہے۔ اس موم کو دوسری چند چیزوں میں شامل کر کے جن کے بارے میں مجھے علم ہے کہ زمین کے ہر خطے میں پائی جاتی ہیں' ایسے دھماکے کیے جا سکتے ہیں جو

آگ بھی اگلے اور اپنی قوت سے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ کر دیں۔ میں نے اس جادو پر عبور حاصل کیا ہے۔"

"میں نے وہ ہتھیار بنانا سیکھے ہیں جن سے جسم کو مختلف حصوں میں میں نے یہ دیکھا ہے۔ میں نے فلاں چیز سیکھی ہے" آنے والے پانے اپنے بارے میں بتاتے رہے اور سننے والے لرزتے رہے۔ کالیا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ایک بزرگ نے کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں کچھ لوگ ہتھیار بنانے کے طریقے سیکھ کر آتے ہیں وہیں کچھ لوگ وہ عظیم کہانیاں لے کر آتے ہیں جو سب سے بڑا ہتھیار محسوس ہوتی ہیں لیکن اب بات عمل کی رہ جاتی ہے۔ نیولیا والوں سے وہ ذہنی جنگ کس طرح شروع کی جاتی جو انہیں نفرتیں ختم کر کے محبت پر آمادہ کر سکے۔ یہ کوئی آسان کھیل نہیں ہے۔ ہم بوڑھے ہو چکے ہیں اور یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری سوچ بوڑھی ہے۔ جوان ذہن زیادہ بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں اور ان کے جسموں میں عمل کرنے کی قوتیں بھی موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ شلمران کا بیٹا جبران ہمارا سربراہ قرار پایا اور یہ ہم سب کی خوش نصیبی ہے اور ایک روشن علامت کہ جبران اپنے بزرگوں کی بات کو اولیت دیتا ہے اور اس نے ہم کو مقرر کیا ہے۔ اپنی رہنمائی پر جبران کو مکمل اختیارات حاصل ہیں کہ وہ سوچے، عمل کرے اور ہم سے مشورہ کرتا رہے۔ بہت سے مسائل رفتہ رفتہ حل کیے جا سکتے ہیں۔ سب سے پہلا مسئلہ نیولیا کے ان قیدیوں کا ہے اور ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ یہ لوگ بھی وہاں سے وہ قوتیں لے کر آئے ہوں گے جو ہمارے مقابلے پر سامنے آ سکتی ہیں۔ پہلا کچھ ان کے لیے فیصلہ کرنا کہ ان کا کیا کیا جائے۔

"سیدھی سی بات ہے کہ انہیں جہانہ کے لیے خطرناک سمجھ کر واپس ختم کر دیا جائے۔"

"نہیں، یہ حل نہیں ہے۔ مستقبل میں بہت سے ایسے معاملات آئیں گے۔ اگر یہ آغاز ہماری سمت سے ہو گیا تو ایک روایت بن جائے گی۔ ہمیں تقدیر پر بھروسہ کرنا ہوگا۔ انہیں آزادی دینا ہوگی۔"

"یہ مناسب نہیں ہوگا۔"

"تو پھر اس کے لیے بعد میں کوئی حل سوچا جائے گا اور فیصلہ جبران کرے گا۔"

کالیا دیکھ رہا تھا کہ ہر شخص آزادانہ طور پر بول رہا ہے اور سب اس کی باتیں سنتے ہیں اور اس پر غور کرتے ہیں۔ یہ واقعی بہت اچھی بات تھی۔ اگر کوئی غلطی پر ہوتا تو اس کی اصلاح ہو جاتی تھی اور اگر سچ کہتا تو اسے تسلیم کیا جاتا تھا۔ دراصل یہی انداز زندگی کو آگے بڑھاتا ہے پھر یہ ضروری کارروائی ختم ہوئی۔ معزز بوڑھوں نے کہا۔

"اور اب ان تمام باتوں کے بعد یہ طے پایا کہ بہت سے فیصلے غور کر کے کیے جائیں گے۔ ہم سب وطن واپس آنے والوں کو واپسی کی مبارکباد دیتے ہیں اور انہیں واپس آنے والوں میں ایک نوجوان بھی ہے جو طورش کا بیٹا ہے اور طورش اور شردھا ابھی اس مقدس مشن پر ہیں۔ یقیناً وہ واپس آئیں گے۔ ان کے بیٹے کو بھی وطن واپسی مبارک ہو۔ ہاں اسے انتظار کرنا ہوگا اپنے ماں باپ کا۔ اس یقین کے ساتھ کہ ان کی واپسی آخری بات ہے اور یہ لڑکا حیرت انگیز طور پر خوش نصیب ہے کہ ماں باپ کے نہ ہونے کے باوجود اس کا چچا تیمور یہاں موجود ہے۔

جبران کا باپ تیمور اور عظیم جبران کا چچازاد بھائی۔ یہ انکشاف کچھ دیر بعد کیا گیا لیکن تیمور نے کہا تھا کہ یہ بعد ہی میں اسے بتایا جائے۔ عظیم تیمور اپنے بھتیجے کو محبت کے ساتھ گلے سے لگاؤ۔ یہ اس کا حقدار ہے کیونکہ یہاں اس کا باپ نہیں ہے۔

کالیا حیرت سے چونک پڑا تھا۔ اس کا کوئی چچا بھی ہے' جس کا نام تیمور ہے اور یہ نوجوان جبران اس کا خون ہے اس کا چچازاد بھائی۔ جبران مسکراتی ہوئی نگاہوں سے کالیا کو دیکھنے لگا تھا۔ گویا اسے علم تھا اس بات کا لیکن ضبط کیا تھا اس نے کہ اس کا اعلان بوڑھے ہی کریں گے اور وہ بوڑھا شخص جو عام لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا' اٹھا۔ محبت سے کالیا کے پاس پہنچا اور اسے شانوں سے پکڑ کر سینے سے لگا لیا۔ محبت کا یہ منظر سب ہی کے لیے متاثر کن تھا۔ کالیا محسوس کر رہا تھا کہ بوڑھے تیمور کے بدن کا لمس اتنا سکون بخش ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جبران نے محبت سے کالیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

''میرے تایا کے بیٹے! میں سب سے زیادہ خوش ہوں کہ تو میرا خون ہے اور تو نے ایک ایسی دنیا میں پرورش پائی ہے' جہاں سے تو بہت کچھ سیکھا ہو گا۔ محبتیں تو بے شک کائنات میں سب سے اعلیٰ حیثیت رکھتی ہیں لیکن تو میرا دستِ راست ہے۔ اب تجھ سے مجھے جو مدد ملے گی' وہ لوگوں کے لیے ناقابلِ یقین ہو گی۔ میں اپنے تایا طورش کی واپسی کی دل سے دعا کرتا ہوں اور تجھے یہ یقین دلاتا ہوں کہ تو برتر رہے گا میری اپنی ذات سے اور میں تیری ہر بات کو اپنے لیے بہت بڑی سمجھوں گا۔''

یہ حیرتناک انکشاف کالیا کو گنگ کر گیا تھا اور وہ دیر تک عجیب و غریب جذبات میں ڈوبا رہا تھا پھر یہ تقریب ختم ہوئی اور لوگ منتشر ہونا شروع ہو گئے۔ یہ ہال خالی ہونے لگا اور تیمور اور اس کا بیٹا جبران کالیا کو اپنے ساتھ لیے ہوئے وہاں سے باہر نکل آئے۔ جبران کالیا میں بہت دلچسپی لے رہا تھا۔ اس جگہ سے باہر نکلنے کے بعد ان ابھری ہوئی چٹانوں کے درمیان چلتے ہوئے اس نے کالیا سے کہا۔

''دل تو چاہتا ہے کہ تجھ سے ہزاروں باتیں ایک ساتھ کر لوں لیکن مجھے بہت سے احساسات ہیں اور اس لیے میں تجھے ابھی پریشان نہیں کروں گا۔ پہلے میرے ساتھ چل کر آرام کر پھر میری اور تیری باتیں ہوں گی کہ اس کے لیے سیکڑوں چاند اور سیکڑوں سورج ناکافی ہوں گے۔ کیا تیرا دل مجھ سے باتیں کرنے کو چاہتا ہے۔'' کالیا نے مسکرا کر محبت بھرے انداز میں جبران کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہنے لگا۔

''میرے بھائی اور اس سے زیادہ میرے دوست۔ میں تو بڑا خوش نصیب ہوں کہ میں نے تجھے پایا اور یہ انوکھی سرزمین جو میری اپنی بستی ہے' میرے لیے اس قدر اجنبی ہے لیکن میرے لیے اتنی ہی دلکش کہ میں اس کی ہر بات جان لینا چاہتا ہوں اور جی چاہتا ہے کہ میں جاگتا رہوں اور تجھ سے اس کے بارے میں پوچھتا رہوں۔ یہ انوکھے مکانات میری دنیا سے بالکل مختلف ہیں۔'' جبران کے چہرے پر شوق آثار ابھر گئے۔ اس نے کہا۔

''تو کیا تیرے ہاں مکانات اس طرح تعمیر نہیں ہوتے۔''

''نہیں' بالکل نہیں۔ وہاں کا طرزِ تعمیر بالکل مختلف ہے۔''

”کیسا؟“ جبران نے سوال کیا اور کالیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے کہا۔

”وہ لوگ زمین کی گہرائیوں میں رہنا نہیں چاہتے بلکہ وہ آسمان کی بلندیوں کی جانب سفر کرتے ہیں۔عمارتیں زمین سے پرواز کرتی ہیں تو پہاڑوں کی مانند ہو جاتی ہیں اور بعض ایسی جن کی چوٹیوں پر کھڑے ہو کر زمین کو دیکھو تو انسان نہ ہونے کے برابر نظر آئیں گے۔اتنے چھوٹے کہ جیسے انگلی کا چھوٹا حصہ۔“

”مگر ان بلندیوں تک پہنچنا کیسے ہوتا ہوگا؟“

”راستے بنائے جاتے ہیں اور جدید ترقی میں ایسی سیڑھیاں ایجاد کر لی ہیں جن پر صرف کھڑا ہوا جائے اور پلک جھپکتے چوٹیوں تک پہنچ جایا جائے۔“

”گویا بلندی کا جادو۔“ جبران نے کہا اور کالیا ہنسنے لگا۔

”ہاں اب میں جادو کو کچھ کچھ سمجھتا جا رہا ہوں۔یہ عمارتیں بے شمار انسانوں کی رہائش گاہیں ہوتی ہیں اور وہ وہاں مکمل زندگی گزارتے ہیں لیکن یہ بہت چوڑی دار اور پست ہوتی ہیں اور کہیں بالکل نہیں ہوتیں۔“

”کیا مطلب؟“

لاتعداد انسان جو ایسی عمارتیں نہیں بنا سکتے‘ کھلے آسمانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔بے گھر‘ بے در اور بعض اوقات بھوک اور افلاس سے لرزتے لاغر نحیف بیماریوں کا شکار موت کی جانب بڑھتے ہوئے جبکہ زندگی جگہ جگہ انہیں مسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے۔وہ زندہ رہ سکتے ہیں لیکن ان کے پاس زندہ رہنے کے وسائل نہیں ہوتے اور بالآخر وہ بے بسی کی موت مر جاتے ہیں۔!!

”یہ تو بہت افسوسناک اور تاریک پہلو ہے زندگی کا۔جبانہ میں ہر شخص کی ذمہ داری دوسرے شخص پر پڑ سکتی ہے جو مشکل میں ہو اور اپنی مشکل خود نہ حل کر پائے۔میرا خیال ہے جبانہ کی تاریخ میں کوئی شخص بے کسی سے نہیں مرا۔ایک شخص اگر کسی شے کا ضرورت مند ہو اور یہ ضرورت اس کی زندگی پر بن جائے تو اگر اس کا بدترین دشمن بھی ہو تو اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ دشمنی کو عارضی طور پر خیرآباد کہہ دے اور اس شخص کی ضرورت پوری کرے۔اگر کوئی گریز کرتا ہے تو جبانہ میں بدترین سزا کا مجرم قرار پاتا ہے اور اسے سزائیں دی جائیں گی۔

پہلی بنیادی ضرورت ایک دوسرے کا احساس کرنے کی ہے اور یہی فطری قانون ہے۔سارے معاملات میں ایک دوسرے سے اختلاف تو کر سکتے ہیں لیکن انسانی ہمدردی اور انسانی ضرورت کے معاملات میں کبھی آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔آسمان کی بلندیوں پر جا بیٹھنے والے زمین کی پستیوں میں اگر ہم جیسے لوگوں کا ہی خیال نہ کر سکیں تو یہ بلندیاں تو بے مقصد ہوئیں کیونکہ وہاں سے وہ آسمان پر نہیں پہنچ سکتے کہ وہ ستارے بن جائیں۔تیرا کیا خیال ہے کالیا!“

”ہاں......تم نے بالکل درست کہا اور حقیقی نیکیاں اور اچھائیاں کتابوں میں درج ہیں اور جن کی تقلید کرنے کے لیے احکامات دیے گئے اگر انہیں سے گریز کیا جائے تو بدترین مظاہرہ ہوتا ہے۔“

"ہمارے یہاں عمارتیں زیرِ زمین ہیں۔ بلندیوں سے اگر یہاں کا منظر دیکھا جائے تو صرف سرسبز و شاداب جنگل و پہاڑوں کے درمیان بکھری ہوئی چٹانیں نظر آئیں گی اور کوئی نہ سمجھ پائے گا کہ ان کے نیچے زندگی پوشیدہ ہے۔ ہم پستیوں میں رہ کر بلندیوں کو دیکھتے ہیں اور بلندیوں کا احترام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس دنیا کے لوگوں نے اپنے آپ کو بلند کرکے اپنے وجود کو پست کرلیا ہے اور یہ اچھا عمل نہیں ہے۔ ان تمام اقدار سے ہٹ کر جو جینے والوں کے لیے متعین کیے گئے ہیں۔" کالیا ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہوگیا تو جبران نے پھر کہا۔

"مگر تو تو جبانہ کا باشندہ ہے۔"

"سمجھا نہیں۔"

"تجھے اپنی زمین سے محبت ہوگی یقیناً ہوگی۔ چونکہ یہ انسان کی فطرت میں شامل ہے۔"

"بے شک مجھے جبانہ سے پیار ہے۔"

"پھر تو اس کے لیے افسردہ کیوں ہے؟"

"اس لیے کہ وہ بھی جاندار ہیں اور سچ بات یہ ہے کہ مجھے ان لوگوں سے بے حد محبت ہے۔ میں کچھ ایسے افراد کو چھوڑ آیا ہوں جنہوں نے میری بے بسی کو اپنے سینے سے لگایا اور اس وقت میں ایک ناواقف بچہ تھا اور یقیناً اگر میری پرورش اس جگہ ہوتی جہاں میں نے ہوش سنبھالا تو آج میں کشتی لے کر سمندر میں مچھلیاں پکڑتا ہوتا۔ شام کو یہ مچھلیاں فروخت کرکے اپنا پیٹ بھرتا اور پھر سو جاتا۔ مسائل سے کوئی واقفیت نہ ہوتی مجھے اور نہ ہی میں کبھی جبانہ کی جانب رخ کرسکتا تھا کیونکہ نہ تو میرے وسائل ہوتے اور نہ میرے ذہن کی پہنچ۔"

جبران اسے لیے ہوئے ایک ایسی چٹان نما جگہ پر پہنچ گیا جہاں بڑا سا دروازہ بنا ہوا تھا اور اگر دنیا کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو جبران اس جگہ کا سردار تھا اور اس میں سرداری کی شان ہونی چاہیے تھی لیکن وہاں جہاں سب لوگ جمع ہوئے تھے وہ بے شک سردار نظر آیا تھا اور اس کے بعد کچھ لوگوں سے گفتگو کرتا جارہا تھا۔ جبران اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ پیچھے پیچھے چلا آرہا تھا اور کچھ لوگوں سے گفتگو کرتا جارہا تھا۔ جبران اس دروازے سے اندر داخل ہوا اور سیڑھیاں طے کرکے بڑے خوبصورت سجے ہوئے ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کا انداز مہذب دنیا کے کمروں سے مختلف نہیں تھا۔

دیواریں، چھت اور زمین پر کسی خاص قسم کی گھاس کے تنکوں سے بنا ہوا قالین جو موٹے موٹے تھے لیکن ایک نرم کہ پاؤں ٹخنوں تک اس کے اندر دھنس جاتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی مچھلیوں کے جسم کے ڈھانچوں اور ایسی ہی دوسری چیزوں پر خوبصورت کمال منڈھ کر نشست گاہیں بنائی گئی تھیں اور ساری کی ساری اتنی خوبصورت کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھیں۔ جگہ جگہ فانوس لٹکے ہوئے تھے اور ان فانوس میں ہیرے جگمگا رہے تھے جو رات کو دن بنا کر پیش کرتے تھے اور ان کی روشنی اتنی ٹھنڈی، مستقل پائیدار کہ اس میں نہ بجلی کا خرچ ہوا اور نہ آنکھوں کو بری لگے۔ رنگوں کی مناسبت بھی ذہن میں رکھی گئی تھی۔

ماحول اتنا دلکش تھا کہ بس جان بھی چلی جائے اور یہیں دو عورتیں نظر آئیں۔ پہلی بار کالیا نے انہیں دیکھا' ان میں ایک عمر رسیدہ عورت تھی' کسی قدر بھاری بدن کی مالک۔ خاص قسم کا لباس پہنے ہوئے اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ جسم اتنا موضوع اور متناسب کہ مانو پتھر سے بنایا گیا ہو۔ کالیا نے اسے دیکھا اور اس کی مسکراہٹ کالیا کو بے حد پسند آئی جب معمر عورت نے آگے بڑھ کر کہا۔

''یہ خبر مجھ تک پہنچ گئی کہ تو طورش کا بیٹا ہے۔ شردھا کی اولاد ہے۔ میں تیری چچی ہوں اور میری بیٹی شیری ہے۔ یعنی جبران کی بہن۔ میں تجھے خوش آمدید کہتی ہوں۔ میرے جسم و جان کے ٹکڑے کیونکہ تو میرے اپنوں میں سے ہے۔ آ...... میرے سینے سے لگ جا۔''

کالیا آگے بڑھا' عقب میں چچا بھی پہنچ گیا تھا۔ معمر عورت نے کالیا کو سینے سے لگا لیا اور نجانے کیوں کالیا کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی۔ اس لمحے اسے تاشہ یاد آئی تھی جس نے جیتا اسے ماں کا پیار دیا تھا۔ محبت کا لفظ قیمتی ہوتا ہے اور شکران مسکرا رہا تھا۔ اس نے کہا۔

''مجھے شکوہ تھا میری بیوی' کہ تیرا ایک ہی بیٹا ہے لیکن دیکھا' تیری تقدیر نے تجھے دو بیٹے عطا کر دیے۔ یہ جبران کا بھائی ہے۔ میرے بھائی کا بیٹا اور میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے اسے دیکھ کر۔ اگر مجھے خدشہ ہوتا کہ میرا بھائی طورش واپس نہیں آئے گا لیکن تو جانتی ہے کہ میرے پاس سوچ کا جادو ہے اور میری سوچ کا جادو مجھے یقین دلاتا ہے اور یہ یقین میں تجھے بھی دلاتا ہوں کہ طورش اور تیری ماں شردھا ہواؤں کے دوش پر سفر کرتے ہوئے کہیں بھی پہنچ چکے ہوں۔ ہالا خدا ایک دن واپس آ جائیں گے۔ میری سوچ کا جادو مجھے بتاتا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔

اور اگر پوچھتا ہے کہ میں اس اعتماد سے یہ بات کیسے کرتا ہوں تو میرا خیال ہے نہ پوچھ کیونکہ سوچ دل کی گہرائیوں میں پروان چڑھتی ہے۔ کسی کو اتارنا ممکن نہیں ہوتا۔''

''نہیں چچا! مجھے تیرے علم پر یقین ہے۔''

''خوب تو پھر یوں کر کالیا کہ اپنی دنیا کو اسی طرح خوش آمدید کہہ جس طرح تو یہاں واپس آتا اور تیرا باپ طورش تیرا استقبال کرتا تو مجھے خوشی ہوتی۔''

''ہاں مجھے اتنی ہی خوشی ہے چچا۔''

''اور اب اگر مجھے اجازت ملے تو میں کالیا کو اپنے کمرے میں لے جاؤں اور وہیں اس کے آرام کا بندوبست کر دوں۔'' معمر عورت نے مسکرا کر کہا۔

''اگر تم یہ سوچتے ہو کہ مرد بیرونی معاملات میں زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور عورت گھریلو معاملات میں احمق تو یہ تم مردوں کی سوچ ہے جبکہ تم نے ایسا کبھی نہیں پایا۔ مجھے علم ہوا ہے کہ طورش کا بیٹا واپس آیا ہے تو میں نے بھی اپنے سوچ کے جادو کو اپنی وسعتوں کے مطابق پھیلایا اور یہ سوچا کہ بھلا اس کا کیا سوال کہ طورش کا بیٹا ہمارے ساتھ نہ رہے۔ گو اس کا اپنا گھر موجود ہے لیکن وہ اس گھر میں تنہا نہیں رہے

گا۔ چنانچہ میں نے جبران کے کمرے میں اس کے لیے بھی بستر کا انتظام کیا ہے۔ یقین نہ آئے تو جا کر دیکھ لو۔" سمبلران ہنسنے لگا پھر اس نے کہا۔

"تیری سوچ کا جادو میرے علم میں ہے اور تو یقین کر کہ میں بات جانتا تھا تو جبران اب تیرا دوست تیرے حوالے اور یقیناً پانچ بزرگ جو فیصلے کر دیں گے وہ تجھ تک پہنچ جائیں گے۔ سو اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ کالیا کو جبانہ سے پوری طرح آگاہ کر دے اور یہ تو بڑی دلکش بات ہے کہ وہ سب یہاں سے جانے والے تھے جنہوں نے نئی دنیا دیکھی لیکن کالیا اس دنیا میں پیدا ہوا۔ جتنا یہ اس دنیا کو جانتا ہوگا' بھلا کون جان سکتا ہے اور تجھے اس کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوں گی بلکہ میری سوچ کا جادو کہتا ہے کہ کالیا تیرے لیے بہت کارآمد ثابت ہوگا اور اس کے مشوروں سے تو جبانیہ والوں کے بارے میں بہتر فیصلے کر سکتا ہے۔"

"مجھے یقین ہے میرے باپ ایسا ہی ہوگا اور تم دیکھنا میں اور میرا بھائی مل کر جبانہ کے لیے کیا کیا کرتے ہیں۔ میں اکیلا تھا لیکن اب میرے ساتھ عقل کا عظیم جادو شامل ہو گیا ہے اور اگر میرا بھائی کہے کہ وہ کالیا کا جبران ہے تو میں اپنا نام کالیا رکھ لوں گا۔" جبران کی محبت میں انتہائی خلوص تھا اور اس کا کمرہ بے حد خوبصورت جو شیری اور اس کی ماں نے ترتیب دیا تھا۔ دو بستر' نشستیں' وسیع و عریض کمرہ اتنا ٹھنڈا کہ لگتا تھا جیسے ایئر کنڈیشنڈ لگا ہوا ہے۔

ہواؤں کو ایک مخصوص زاویے سے سوراخوں سے گزار کر اندر تک لایا گیا تھا۔ کالیا ہر چیز کو محسوس کر رہا تھا اور اپنی دنیا کے لوگوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ بستر پر بیٹھا تو دھنستا چلا گیا اور اسے ہنسی آ گئی۔ جبران نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر پوچھا۔

"کیوں ہنسا کالیا؟"

"میں سوچ رہا تھا کہ انسان آسائشوں کے بارے میں ایک ہی انداز سے سوچتا ہے۔ یہ بستر کتنا نرم اور گداز ہے ہماری دنیا میں۔ میرا مطلب ہے اس دنیا میں جہاں سے میں آیا ہوں اور بستروں کے گداز کے لیے عجیب و غریب اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے جن میں سے ایک چیز فوم کہلاتی ہے جو مختلف اشیاء کا مرکب ہوتی ہے۔ تمہارے ان بستروں کے نیچے کیا ہے۔"

بستروں کا اوپری حصہ وہیل مچھلی کی کھال سے بنایا گیا ہے اور اس کے نیچے سمندر کی سطح پر بہنے والی سفید رنگ کی گھاس کے انبار لگائے گئے ہیں اور یہ گھاس انتہائی نرم اور لچکدار ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی کچھ ایسی صفات رکھتی ہے جس سے انسانی جسم کی تھکاوٹ دور ہو جائے اور اسے بہترین پایا گیا ہے۔ اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں جن میں ایک قسم وہ ہے جسے بن کر زمین پر بچھا دیا جاتا ہے تاکہ خوبصورت بھی لگے اور نرم بھی ہو۔" کالیا نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور میری کہانی بڑی مختلف ہے جبران! اور یاد کرتا ہوں ان لوگوں کو جو اپنی دنیا کی بقاء کے لیے سمندر میں خزانے تلاش کرنے نکلے تھے۔ وہ خزانے جو انہیں دنیا کی بقاء کے لیے ممتاز کر دیں اور ان کا مقصد یہی تھا اور اس مقصد میں کوئی کھوٹ نہیں تھی کیونکہ وہ اپنے وسائل سے مطمئن تھے لیکن دوسروں کی بہتری کے لیے خواہاں۔ سمندر کی دنیا کا جو تجربہ مجھے یہاں آ کر ہوگا' وہ کہیں نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ

یہاں سمندر کا شناسا موجود ہے اور یقیناً انہوں نے جو کچھ سمندر سے حاصل کیا ہوگا اس دنیا کو اس کی ہوا بھی نہیں لگ سکتی۔‘‘

’’ہاں نئی دنیا وہاں سے بالکل مختلف ہے اور ہمارے گزرنے والے یہ تاریخیں رقم کر گئے ہیں کہ ہم سمندر کے بیٹے ہیں۔ سمندر ہی ہماری تشکیل کا باعث بنا ہے اور سمندر نے ہی ہمیں وہ وسائل دیے ہیں جو ہم اس خشکی پر استعمال کر کے ہی جی رہے ہیں۔‘‘

’’میرے بھائی میری فطرت میں وہ پہلو پوشیدہ ہے۔ جس کی تشکیل میری پرورش کرنے والوں نے کی تھی۔ یعنی تاشہ اور پروفیسر عدیل بخشی اور میں سانسوں کے آخری لمحے تک ان دو محبت کرنے والوں کو نہیں بھول سکوں گا۔ اور چونکہ انہوں نے اپنی زندگی کا یہ ہی مشن بنایا تھا اس لیے میری خواہش ہوگی کہ میں ایک ایک شے کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں۔ مجھے اس تجسس پر معاف کر دینا۔‘‘

’’نہیں کالیا یہ تو ویسے بھی بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ تم تاشہ سے دور پیدا ہوئے۔ تمہیں جتابہ کے ایک ایک شہر سے واقفیت حاصل کرنا ہوگی۔ ہمارے ہر طرف سمندر ہے۔ اور سمندر ہی ہمارا محسن اور ہمیں پرورش کرنے والا ہے۔ سمندر کے نیچے جو کچھ بھی موجود ہے اس میں بہت کچھ کے بارے میں ہمیں معلوم ہے۔ مزید معلومات حاصل کی جا رہی ہیں‘ تمہیں ان تمام چیزوں سے روشناس ہونا ہوگا اور فکر مت کرو یہ خود بخود ہو جائے گا۔

میرے نانا یعنی جورش ہواؤں کے جادوگر تھے۔ اور اپنا جادو انہوں نے یقینی طور پر زبانی شکل میں محسوس کیا ہوگا۔ اور وہ رہائش گاہ جوان کی ہے اب تمہارے حوالے کر دی جائے گی۔ یقیناً اس وقت ان کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوگی کہ تم کبھی یہاں آؤ۔ اور تمہیں ان کے بغیر ان اشیاء کی ضرورت پیش آئے گی۔ لیکن یہ بھی ایک اصول ہے کہ جانے والے اپنی یادداشتیں محفوظ کر جاتے ہیں۔ تاکہ اگر ان کی واپسی میں وقت ہو تو ان کی یادداشتوں سے ان کے مقاصد کا پتہ لگ سکے۔ تو یقیناً ان کی رہائش گاہ میں تمہارے لیے رہنمائی بھی ہوگی یہ میرا سوچ کا علم کہتا ہے۔‘‘

’’مگر یہ یادداشتیں کہاں محفوظ ہوں گی۔ کیا یہاں تحریر کا رواج ہے۔‘‘

’’ہاں کیوں نہیں۔ ہم نے ضرورت کی ہر شے حاصل کر لی ہے۔ سمندر سے حاصل ہونے والی ایک مخصوص گھاس کے پتے بہت چوڑے اور سینکڑوں سال کے لیے کارآمد ہوتے ہیں۔ اگر ان پر تحریر لکھ دی جائیں تو وہ تحریریں فنا نہیں ہوتیں۔ بلکہ محفوظ رہتی ہیں۔ اور تحریروں کا رواج ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اور بھی طریقہ کار ہیں۔

’’وہ کیا؟‘‘ کالیا نے پوچھا۔

’’سمندروں ہی کی گھاٹیوں میں ہلکے نیلاہٹ مائل پتھر پائے جاتے ہیں اور ان پتھروں کو ایک دوسرے سے گھس کر ہموار کیا جاتا ہے۔ اور انہیں انہی پتھروں کے نوکیلے ٹکڑوں سے کریدا جاتا ہے۔ تو یہ آوازیں ان میں جذب ہو جاتی ہیں۔ کبھی نہ فنا ہونے کے لیے اور یہ بہت عام طریقہ ہے کہ کوئی شخص ان پتھروں کو اپنی آوازوں میں بھر دے اور جب انہی جیسا دوسرا پتھر جوان لکیروں کا عکس رکھتا ہو۔ اس پتھر پر رکھ دیا جائے۔ تو یہ آوازیں سماعت سے ٹکرانے لگیں۔

کیونکہ یہ ہوتا ہے کہ جب ان دو پتھروں کا ملاپ ہوتا ہے تو دونوں پتھر لرزنے لگتے ہیں۔ اور یہ لرزشیں ہی آوازوں کے انتشار کا سبب بن جاتی ہیں۔ ویسے سمندر سے نکلنے والے ان پتھروں کو ہم سنگ طرازی کہتے ہیں اور ہوتا بھی یہ ہی ہے کہ جب ان پتھروں کو سمندروں میں تلاش کیا جاتا ہی تو ان لرزشوں کو محسوس کیا جاتا ہے جو پانی پر ہلکی ہلکی آوازیں پیدا کر دیں۔ وہاں اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ پتھر وہاں موجود ہیں۔ اور یقینی طور پر دوسرا پتھر ان پر آ پڑا ہے۔ جس سے یہ لرزشیں بیدار ہو رہی ہیں، بہت آسانی سے سمندر کی گہرائیوں میں ان پتھروں کو تلاش کیا جاتا ہے۔

سو بات ہو رہی تھی تانیا طورش کی کہ وہ عظیم ہے۔ اور ہواؤں کے دوش پر سفر کرتے تھے۔ اور انہوں نے یقیناً اپنی تمام داستان اپنی رہائش گاہ کے کسی گوشے میں محفوظ ہو گی۔ یہ یہاں کا خاص طریقہ ہے۔'' کالیا نے تحیر سے کہا۔

''لیکن جبران کیا ایسا نہیں ہوتا کہ کسی شخص کا جادو اپنے قبضے میں کرنے کے لیے دوسرا شخص ان آوازوں کو تلاش کرے۔''

''وہ ایک مجرمانہ فعل ہوتا ہے اور یہاں ہم ہر قسم کے مجرمانہ فعل سے گریز کرتے ہیں۔ ایسا دشمنوں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔''

کالیا نے آنکھیں بند کر لیں اور اس نے دل میں سوچا کہ اگر کبھی ایک بار صرف ایک بار عدیل بخشی سے ملاقات ہوئی تو وہ اپنی اس دنیا کی کہانیاں اسے ضرور سنائے گا اور چھوٹے چھوٹے نمونے ضرور اکٹھے کرے گا۔'' جبران نے اس سے کہا۔

''میں تمہیں ایک مشروب پیش کرتا ہوں اس نے شہری کو اشارہ کیا اور شہری نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یہ مشروب یہاں پہنچا دے گی۔''

''وہ مشروب کیسا ہے؟''

''گرم مشروب ہے جیسے ہم طور کہتے ہیں۔ سمندری گھاس کو آگ سے گرم کر کے بنایا گیا ہے اس میں شیرینی ہوتی ہے۔ اور ایک عجیب سی پراسرار کیفیت جو جسم اور ذہن کو تازگی بخشتی ہے۔ میری طرف سے یہ تیری یہاں خاطر مدارات ہوگی اور بہت باتیں ایسی ہیں۔ جو میری سمت سے تجھے ناگوار گزریں درگزر کرنا۔ اور مجھ سے اس کا مفہوم پوچھ لینا۔ کیونکہ جب وقت کا فرق نمایاں ہوتا ہے تو غلط فہمیاں سامنے آ جاتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری طرف سے تو کبھی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔ تیرا احسان ہوگا مجھ پر اور میں ہمیشہ اس کے لیے شکر گزار رہوں گا۔'' کالیا نے محبت سے جبران کا ہاتھ دبایا اور کہا۔

''گو میں جس دنیا سے آیا ہوں وہاں نفرتوں کو فروغ مل رہا ہے۔ یقیناً وہی فطرت میرے ضمیر میں بھی شامل ہوگی لیکن کوشش کروں گا کہ اپنی دنیا سے محبت کروں۔ یہی الفاظ میں تجھ سے اپنے بارے میں کہتا ہوں۔ ہر بات میں مشورہ کروں گا تجھ سے۔ رہنمائی حاصل کروں گا۔''

''میں تیار ہوں۔'' جبران نے کہا۔ پھر شہری نظر آئی جو نوکیلے برتنوں میں ایک گرم چیز لائی تھی اور جسے اس نے ان دونوں کو پیش کر دیا تھا۔ پھر محبت پاش نظروں سے اس نے کالیا کو دیکھا اور اس کے لہجے کا ترنم ابھرا۔

''کالیا پر مکمل اپنا ہی قبضہ نہ جمائے رکھنا جبران، میرا بھی ان سے رشتہ ہے۔''

"کیوں نہیں، میں تجھ سے ان کا رشتہ نہیں چھینوں گا۔ شیری لیکن پہلے اسے جبانہ کو سمجھ لینے دے۔"

"اور یوں میں ہے کہ ہم عورتیں اسی کو کوئی بات سمجھا ہی نہ پائیں۔ جب تم انہیں بہت کچھ سمجھانے دینا۔ کالیا خیال رکھنا۔ جبران میں یہ خوبی ہے کہ وہ شخصیتوں کو جذب کر لیتا ہے۔ لیکن تم جذب نہ ہونا۔ کیونکہ تم بہت سوں کی ملکیت ہو۔" کالیا کو ہنسی آ گئی۔ اس نے کہا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ مجھے ریزہ ریزہ کر کے تقسیم کر دیا جائے۔ تاکہ میں کسی کی قربت سے دور نہ رہوں۔" شیری ہنستی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔ ایسی دلکش ایسی پیاری کہ دنیا کی حسین ترین عورتوں میں اسے تلاش نہ کیا جا سکے۔

لیکن کالیا کی نگاہوں میں وہ تصویر آج تک موجود تھی۔ اور نگاہوں ہی میں بوڑھے جاپانی نے اسے جو تحفہ دیا تھا وہ واحد چیز تھی۔ جسے کالیا نے اپنی زندگی سے لگا کر رکھا تھا۔ اور وہ اس وقت بھی اس کے سینے کی قربتوں میں محفوظ تھا۔ یقیناً وہی چیز وہی چیز۔ وہی شخصیت اس کے دل کا آئینہ بن گئی تھی۔ اور وہ جب بھی اس میں جھانکتا اس کے علاوہ وہاں کوئی چہرہ فروزاں نہ پاتا۔ سو وہ گرم شے جسے قہوے کے نام ہی دیا جا سکتا ہے۔ اتنی لذیذ تھی کہ کالیا اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکا۔

"یہ سمندری گھاس کا کمال ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ سمندر نے تمہیں ہر شے دے دی ہے۔ ہمارے ہاں بھی یہ انوکھی چیز ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ ہم اسے چائے کافی یا دوسرے مشروبات کا نام دیتے ہیں۔ نجانے کیا کیا ہے یہاں نجانے کیا کیا ہے؟"

"اور یہ سب کچھ رفتہ رفتہ ہی تیری سمجھ میں آئے گا۔ جلدی کی ضرورت ہی نہیں۔"

"وہاں اب تو مجھے ایک محقق بننا پڑے گا۔ ہر چیز پر تحقیق کروں گا تب کہیں جا کر مجھے سکون ملے گا۔ کیا وسعتیں ہیں۔ میری پہلی آمد میں اور کیا کیا ہوگا۔ میرے یہاں آنے کے بعد....." کالیا کو اپنی آنکھوں میں ہلکی سی نیند کا احساس ہوا تو اس نے کہا۔

"تو نے درست کہا۔ جبران یہ شہد سرور آمیز ہے۔ اور مجھے نیند آ رہی ہے۔"

اور یہ بستر اس سے بھی زیادہ سرور آمیز۔ لیٹ اور آنکھیں بند کر کے ویسے بھی سونے کا وقت ہو گیا ہے اور جبران اپنے بستر پر دراز ہو گیا۔ مدھم روشنیاں تو ذہن کو سکون ہی سکون دے رہی تھیں۔ کالیا کو نیند آنے میں ذرا بھی دیر نہ لگی۔ نہ ہی اس نے کوئی خواب دیکھا کہ طبیعت میں ذرا بے چینی پیدا ہوتی۔ تجسس کو بے چینی کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

جب یہ نیند مکمل ہو گئی تو وہ جاگا۔ سبز روشنی میں کچھ تبدیلیاں تھیں اور اب اسے تیز کیا جا سکتا تھا۔ گویا یہ سورج کی روشنی ہے۔ جبران کے بستر پر نظر پڑی تو وہ موجود نہیں تھا۔ کالیا خود بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ تب اس کی ملاقات شیری سے ہوئی۔ جو باہر اس کی منتظر تھی۔ وہی شاداب چہرہ دل موہ لینے والا اور وہی دلنواز مسکراہٹ۔

"آؤ بہتر ہے کہ جبران اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے نکل گیا۔ ورنہ تمہارے ساتھ ہی ہوتا۔ میری ماں تمہارا انتظار کر رہی ہے۔"

کالیا کو ایک انوکھا احساس ہوا۔ اور وہ احساس یہ تھا کہ وہاں کی دنیا میں صبح کے معمولات ہوا کرتے تھے۔ ناشتہ ایک اہمیت رکھتا تھا۔ حالانکہ

وہاں معدے میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ طبیعت سیر اور پرسکون تھی۔

لیکن مشغلے کے طور پر وہ وقت دلکش ہوتا تھا۔ جب سامنے ناشتہ آئے اور اب یہاں کوئی تصور نہیں تھا۔ لیکن چچی نے اس کے لیے وہی قہوہ تیار کیا تھا۔ اور اس کے برتنوں سے نکلتی بھاپ کو دیکھتے ہوئے وہ کالیا کا انتظار کر رہی تھی۔ کھڑے ہو کر اس نے کالیا کے ہاتھ کی درمیانی انگلی کو ہونٹوں سے لگایا۔ اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو دونوں انگوٹھے اس کی پیشانی پر چسپاں کیے یہ گویا محبت کا استقبالیہ انداز تھا۔ جسے کالیا نے اپنے ذہن میں رکھا۔ پھر وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی بیٹھ گئی۔ نرم و آرام دہ نشستوں پر کالیا نے بڑی فرحت محسوس کی۔ شیری اور چچی بیٹھے ہوئے تھے۔ سنمبران موجود نہیں تھا۔ کالیا نے خود ہی سوال کیا۔

''میرا چچا اور میرا بھائی جبران کہاں ہیں؟''

''جبران اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے سورج کی کرنوں کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ اور سنمبران اس کی دیکھ بھال کرتا ہے اور یقیناً تیری مصروفیات بھی اس سے مختلف نہیں ہوں گی لیکن کچھ عرصے کے بعد اور اس وقت تو ہمارے ساتھ ہے۔ سو اب ہمیں وقت ملا ہے۔ کہ تجھ سے باتیں کریں۔ کیا یہ تیری پسند سے الگ کی بات نہ ہوگی۔''

''نہیں میں تو اپنے آپ کو اپنوں میں پا رہا ہوں اور اپنوں سے باتیں کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی۔''

''تو یوں بتا کر طورش اور شردھا کو تو نے دیکھا تو نے پایا اور وہ کب تجھ سے جدا ہوئے اور وہ لمحات کیسے تھے؟'' کالیا نے کہا۔

''چچی تمہیں اس نئی دنیا کی باتیں، بہت عجیب محسوس ہوں گی۔ کیونکہ تو نے نہ تو اس کے بارے میں زیادہ سوچا ہوگا۔ اور نہ ہی اس سے شناسائی حاصل کرنے کے لیے تمہارے پاس ذرائع پیدا ہونے ہوں گے۔ میں مختصر الفاظ میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں''

کالیا اپنی دنیا کی باتیں انہیں بتانے لگا۔ شیری دلچسپی سے کالیا کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے اپنی ماں کی جانب دیکھا اور کہنے لگی۔

''کیا اس کے بعد مجھے اجازت ہوگی کہ میں کالیا کو باہر لے جاؤں''

''ہاں میں جانتی ہوں کہ تو اس کو بہت کچھ سنانے اور اس سے بہت کچھ جاننے پر تلی ہوئی ہے۔'' لیکن اگر کالیا پسند کرے۔

''کیوں نہیں''

''تو پھر آؤ۔ میں تمہیں آس پاس کی سیر کراؤں اور اپنی زمین سے روشناس کراؤں''

کالیا خوشی سے تیار ہو گیا تھا۔ وہ دونوں سیڑھیاں عبور کر کے چٹان سے باہر نکل آئے۔ شیری بہت خوش نظر آ رہی تھی اور کالیا جب بھی اس پر بھرپور نگاہ ڈالتا' رخ تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ کیوں کہ شیری کی دلکشی اسے اپنی جانب کھینچتی تھی۔ باہر سورج کی سبز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ جسے دھوپ کہا جا سکتا تھا۔ لیکن دھوپ میں جو تپش ہوتی ہے۔ اور جلد دینے والی قوت ہوتی ہے۔ وہ اس دھوپ میں نہیں تھی۔ بلکہ ایک عجیب طرح کا جو جسم کے مسامات کو فرحت بخشتا ہے۔ اور شیری کا رخ سمندر ہی کی جانب تھا۔ اور وہ راستے کی دلکشی سے بے نیاز نجانے کس سوچ میں ڈوبی مسکراتی آگے بڑھ رہی تھی۔

پھر ایک بار اس نے رک کر کالیا کو دیکھا اور اپنا مرمریں ہاتھ آگے بڑھا دیا جسے کالیا نے تھام لیا۔ شیری مسکرائی اور اس کے بعد آگے قدم بڑھا دیئے۔ ساحل کے ایک مخصوص گوشے میں پہنچ کر اس نے پھولوں کے وہ انبار دیکھے۔ جواب بھی سمندر کی سطح پر بہہ رہے تھے۔ اور وہ کالیا کو دیکھ کر ہنس پڑی پھر اس نے کہا۔

''کیسی چالاکی کی کولیا والیوں نے پنولیا والوں کو اپنی جانب بلانے کے لیے لیکن یہ بات مزید دلچسپ ہے کہ ان کے ساتھ تم بھی تھے۔ اور کالیا میں تمہارے آنے سے بہت خوش ہوں تمہارے آنے سے اپنوں کا احساس دل کی گہرائیوں میں پرورش پاتا ہے اور میں نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ تم یہاں تک اس طرح آ پہنچو گے۔''

''بیٹھو یہ جگہ بہت خوبصورت ہے۔ میں اکثر اسی جگہ آتی ہوں۔ اور یہاں میری ایک دوست جو سب سے زیادہ مجھے چاہتی ہے۔ ابھی کچھ دیر بعد وہ آئے گی۔ میں عام طور سے اس کے ساتھ سمندر کی سیر کو نکلتی ہوں۔ بہت سی باتیں ہوں گی تم سے لیکن تھوڑا سا وقت اس کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ ہاں...... میں اس سے ایک فرمائش بھی کروں گی اور میری دوست تمہیں پسند آئے گی۔'' کالیا مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

''شیری یہ بہت خوبصورت دنیا ہے۔ بے شک میں نے کبھی اسے نہیں دیکھا اور پہلی بار یہاں آیا ہوں۔ لیکن لگ رہا ہے کہ میرے دل کے تار یہیں سے بندھے ہوئے ہیں اور شاید ایک وقت گزارنے کے لیے مجھے انتظار تھا۔ یہاں آ کر میں بہت خوش ہوں۔ کاش میرے ماں باپ بھی مجھے مل جاتے۔ تو میں خوش نصیب ترین انسان ہوتا۔'' شیری نے خلوص سے کہا۔

''جیسا کہ میرے باپ طورش نے کہا کہ وہ ضرور واپس آئیں گے۔ تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی تصویر موجود ہوتی ہے اور اگر یہ تصویر بھی دل کے خانوں میں دھندلا جائے۔ تو تصور کر لیا جاتا ہے کہ اس شخص کا وجود نہیں ہے لیکن میرا تایا طورش اور تائی شردھا اتنے ہی روشن ہیں۔ جتنے زندگی میں لوگ ہوتے ہیں' تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ضرور زندہ ہیں۔ اور واپس آ جائیں گے' اور انتظار کرنا ہوگا ان کے لیے۔ چنانچہ تم ان کا غم نہ کرو...... دیکھو وہ میری دوست آ رہی ہے۔ وہ کتنی تیز رفتار ہے۔''

شیری نے ایک جانب اشارہ کیا۔ اور کالیا کی نگاہیں ایک طرف اٹھ گئیں۔ سطح سمندر پر ایک سفید لکیر کسی تار پیڈو کی طرح سیدھی آ رہی تھی۔ اور کبھی وہ بلند ہوتی تو اس کی اصل پتا چل جاتی۔ کالیا کے الفاظ میں وہ ڈولفن مچھلی تھی لیکن نجانے شیری اسے کیا کہتی تھی' کالیا دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔ مہذب دنیا میں ڈولفن کو سمندر کی سب سے ذہین مچھلی تسلیم کیا گیا ہے اور انسانوں سے اس کی قربت کو بھی یہاں بھی وہی نظارہ تھا۔ ساحل تک پہنچ کر ڈولفن مستیاں دکھانے لگا۔ کئی بار اس نے چھلانگیں لگا لگا کر شیری تک آنے کی کوشش کی تھی۔

''میرے ساتھ کالیا ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہارے ساتھ سمندر میں رنگ رلیاں مناؤں' ہاں اگر لا سکتی ہو تو اپنے ساتھ کالیا کے لیے بھی کسی کو لے آؤ۔ تاکہ ہم دونوں تمہاری قربت سے لطف اندوز ہوں'' اور جیسے ہی ڈولفن نے یہ الفاظ پوری طرح سمجھے' ایک لمبی چھلانگ لگا کر وہ سمندر کی گہرائیوں میں اتر گئی۔ اور شیری ہنسنے لگی اس نے کہا۔

''آخر سمندر میں اس کا قبیلہ بھی آباد ہے اور تمہارے لیے وہ یقینی طور پر کوئی انتظام کر کے آئے گی۔'' کالیا پر مسرت نگاہوں سے سمندر کی سطح کی طرف دیکھ رہا تھا۔

وہ ناخوش نہیں تھا۔ سوائے چند الوکھی یادوں کے اور ان یادوں میں بہت سے کالے دھبے بھی موجود تھے۔ جنہیں وہ اس ماحول میں اپنے ذہن سے دور رکھنا چاہتا تھا۔ کیونکہ یہاں آنے کے بعد بھی اسے یہ احساس ہوا تھا کہ اس پر لاتعداد ذمہ داریاں عائد ہو چکی ہیں۔ بہت سے ایسے مسئلے تھے جو اس کے ذہن میں موجود تھے۔ لیکن ابھی تو یہاں ابتداء ہوئی تھی اور مسئلوں کے حل کے لیے اسے پہلے ماحول میں اپنے لیے جگہ بنانا تھی۔ اس کے بعد ہی کچھ کرنا تھا۔

کچھ دیر کے بعد واقعی شیری کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ اس بار ڈولفن تنہا نہیں تھی۔ بلکہ اسکے ساتھ ایک اور ڈولفن موجود تھی۔ تندرست و توانا، طاقتور اور کافی بڑی بالکل پہلی ڈولفن کی جسامت کی مانند اور شیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آؤ کالیا میں تمہیں سمندر کے سفر کی دعوت دیتی ہوں۔'' کالیا نے حیرت اور دلچسپی سے شیری کو دیکھا اور بولا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں۔''

''یہ میری دوست ہے۔ مجھے اپنی پشت پر سوار کر کے سمندر کی گہرائیوں میں لے جاتی ہے اور سمندری عجائبات دکھاتی ہے۔ تم یقیناً سمندر کی گہرائیوں میں اترنے سے گریز نہیں کرو گے یا پھر تمہاری اس دنیا نے تمہیں سمندر سے دور کر دیا ہے۔'' کالیا نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی اور پھر بولا۔

''نہیں سمندر میرا دوست ہے۔ اور میرا ساتھی'' پھر کالیا نے جس طرح شیری کو بیٹھے ہوئے دیکھا خود بھی اس کی طرح بیٹھ گیا۔

شیری اس طرح ڈولفن کی پشت پر سوار ہو گئی جیسے کوئی گھوڑے کی پشت پر بیٹھ جاتا ہے اور کالیا نے تیر کر اور پھر پھرتی سے دوسری ڈولفن کی چکنی پشت پر ڈیرا جما لیا۔ دونوں ڈولفن برق رفتاری سے منہ سے آوازیں نکالتی ہوئی سمندر کی سطح پر دوڑنے لگیں اور اگر مہذب دنیا کے لوگ یہ منظر دیکھ لیتے تو حیرت سے دانتوں میں انگلی دبا کر رہ جاتے۔ سمندر میں مچھلیوں کو پانی کے گھوڑوں کی طرح استعمال کرتا ایک انوکھا تصور تھا لیکن یہ تصور اب زندہ حقیقت کی شکل میں موجود تھا۔

سطح سمندر پر وہ دور تک چلی گئیں۔ لہروں سے کھیلتی ہوئی پانی کے بلبلوں سے اٹھکیلیاں کرتی ہوئی۔ اور اچانک ہی انہوں نے اپنا رخ تبدیل کیا۔ اور تہہ کی طرف تیرنے لگیں نہ تو کالیا کو اور نہ ہی شیری کو اس میں کوئی تکلیف ہوئی تھی کہ سمندر تو ان کی زندگی تھا اور اگر شیری کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کالیا نے اس مہذب دنیا کو اپنی تیراکی کے مظاہروں سے حیران کر کے رکھ دیا ہے تو وہ شاید اس قدر نہ محسوس کرتی بار بار اس کی نگاہیں کالیا کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اور رفتہ رفتہ اسے یہ احساس ہوتا جا رہا تھا کہ اس کا تایازاد بھائی کسی بھی طرح پانی میں اس سے کم نہیں ہے۔ جب کہ وہ سمجھتی تھی کہ نئی دنیا سے آنے والا یہ شخص پانی سے اس قدر واقف نہیں ہو گا۔

ڈولفن مچھلی سمندر کی تہہ میں پہنچ گئی اور اس کے بعد وہ تہہ کے ساتھ ساتھ اپنے مشاغل میں مصروف ہو گئیں۔ اپنے جسموں پر

بیٹھے ہوئے ان جسموں کا انہیں کوئی احساس ہی نہیں تھا اور بلاشبہ اس وقت سمندری عجائبات کالیا کو زیادہ واضح اور دلکش نظر آ رہے تھے۔ کیونکہ اس سے پہلے اسے اپنا عمل بھی کرنا پڑتا تھا۔ جس کی وجہ سے ذہنی مصروفیت دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی تھی۔ لیکن یہ پرلطف سفر اسے بڑا بھایا۔ اور دیر تک وہ ڈولفن کی پشت پر سمندر کی گہرائیوں کا نظارہ کرتے رہے۔ اس کے بعد شیری نے ہی شاید ڈولفن کو اشارہ کیا تھا۔ ایک ڈولفن سطح کی جانب بلند ہوتی تو دوسری نے فوراً ہی اس کا تعاقب کیا اور یہ بھی انہی کا کمال تھا کہ وہ اپنے آپ کو مچھلیوں کی پشت پر سنبھالے ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد سطح سمندر پر پہنچ گئے اور اس کے بعد ڈولفن ساحل کی جانب تیرنے لگی۔ گویا انہیں ہر طرح سے ہدایت دی جا رہی تھی۔ ساحل پر پہنچنے کے بعد ڈولفن ایک بار پھر اچھلنے لگیں اور شیری نے انہیں رخصت کر دیا۔

دونوں تیرتی ہوئی پانی کی گہرائیوں میں غائب ہو گئی تھیں' شیری کالیا بے اختیار ہنس رہی تھی اور اس کی یہ ہنسی اتنی دلکش تھی کہ کالیا کوشش کے باوجود نظریں نہیں ہٹا سکا۔ شیری نے کہا۔

''کہو کالیا سمندر کی سیر کا لطف آیا اور سچ بتانا کیا اس سے پہلے کبھی اپنی دنیا میں تم نے مچھلی کی پشت پر ایسا سفر کیا ہے۔؟''

''کبھی نہیں۔''

''گویا تمہیں یہاں آ کر لطف آیا۔''

''ہاں' میں نے بہت عرصے کے بعد اپنے آپ کو بچہ محسوس کیا۔''

''بچہ......!'' شیری نے اسے چونک کر دیکھا۔

''ہاں بچوں ہی کا تو کھیل ہے۔'' شیری اسے دیکھتی رہی ایک لمحے کے لیے اس کے چہرے پر سنجیدگی سی آ گئی۔ پھر وہ تیزی سے اٹھ کر ہنس پڑی۔ پھر اس نے کہا۔

''تو پھر تم مجھے بڑوں کے کسی کھیل سے روشناس کراؤ گے۔ آج نہ سہی کسی دن۔''

ان الفاظ میں بڑی معنی خیزیت تھی اور کالیا سنبھل سا گیا تھا۔ شیری کے چہرے سے اچانک ہی یہ احساس ہونے لگا تھا کہ وہ جس طرح معصوم بچوں جیسی نظر آتی ہے۔ درحقیقت اتنی نہیں بلکہ معصومیت اپنی جگہ اور عمر اپنی جگہ اور بلاشبہ یہ نوجوانی کی عمر تھی۔ جو اس کے سر سے پاؤں تک اس پر چھائی ہوئی تھی اور گہری نظروں سے دیکھنے پر بہت سے انوکھے جذبے دل میں بیدار ہو جاتے تھے۔ شیری اس وقت بالکل سنجیدہ تھی۔ اس نے کہا۔

''یوں لگتا ہے کالیا! جیسے میں تمہیں آواز دے رہی تھی اور میری آوازیں تمہارے کانوں تک پہنچ رہی تھیں۔ ہمارا تو خون بھی ایک ہے اور میرے چچا طورش اور میری چچی شردھا واپس آ جائیں گی...... کالیا تو......'' شیری خاموش ہو گئی۔

یہاں بھی وہی تمام جذبے موجود تھے۔ یہاں بھی وہی احساسات موجود تھے۔ لیکن کالیا کو سب سے زیادہ الجھن اسی چیز کی ہوتی

تھی۔ تاہم اپنی اس عزیزہ کا دل وہ اس طرح نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ یہاں تو ایک انار سو بیمار والی بات تھی۔ نجانے کون تھا جو اسے نجانے کیسے کیسے جذبوں کا طالب تھا۔ شیری نے اسے سنجیدہ دیکھ کر کہا۔

''کیوں؟'' کیا بات ہے۔ تمہارے ہونٹوں کی مسکراہٹ کہاں گم ہوگئی۔''

''نہیں' میں اپنے باپ طورش اور ماں شردھا کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔'' شیری آگے بڑھی اور اس نے کالیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

''وہ واپس آ جائیں گے کالیا' میں تمہیں یقین دلاتی ہوں۔'' کالیا مضمحل انداز میں شیری کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

قیدیوں کو کوئی تکلیف نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ ان کے لیے ہر آسائش کا خیال رکھا گیا تھا۔ غذا کا وہ ٹکڑا جوان کے جسموں میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اس کے لیے بہت کافی ثابت ہوا تھا۔ حیران کن بات یہ تھی کہ کیرائل اور اس کے ساتھی جولیا اور الماس یہ سب بھی اس طرح مطمئن اور حیران تھے کہ انہیں یقین نہیں آ تا تھا۔ جولیا تو کئی بار پروفیسر جیکانہ سے اس موضوع پر بات کر چکی تھی اور اس وقت بھی وہ پروفیسر جیکانہ سے یہی سب کچھ کہہ رہی تھی۔

''ڈیڈی ہماری دنیا میں یہ ساری چیزیں کیوں نہیں ہوتیں ہیں' بہت زیادہ وہاں کے مسائل سے تو واقف نہیں ہوں' لیکن کم از کم اتنا ضرور اندازہ ہے مجھے کہ وہاں بیشتر برائیاں اسی بنیادی حق کی وجہ سے ہیں۔'' پروفیسر جیکانہ نے بھنویں اٹھا کر اسے دیکھا اور بولا۔

''کون سا بنیادی حق؟''

''ڈیڈی وہاں بے شمار افراد رزق کے حصول کے لیے نکلتے ہیں بیکاری' بے روزگاری کا دور دورہ ہے اور اسی سلسلے میں جرائم بھی ہوتے ہیں۔ بہت سے افراد بھوک کا شکار ہو کر موت کی آغوش میں پہنچ جاتے ہیں۔ ڈیڈی اگر ایسی کوئی چیز ہم سب کے لیے بھی ایجاد ہو جائے تو کیا اس دنیا کا مسئلہ حل نہ ہو جائے گا۔''

''کسی حد تک تو جانتی ہوں ڈیڈی۔''

''ہاں...... بس کسی حد تک جانتی ہو تم لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے اپنی دنیا کی تلاش تھی۔ میں یہ سوچتا تھا جولیا کہ ممکن ہے جہاز کے اس سفر میں مجھے کچھ ایسے نشان مل جائیں جو میری جبانہ کی جانب نشاندہی کر دیں۔ خوش قسمتی دیکھو کہ میری اس خواہش کی تکمیل اس انداز میں ہوگئی۔ جبانہ تک واپس آ جانا میری زندگی کا ایک ایسا بڑا مقصد تھا۔ میں شاید تمہیں الفاظ میں اپنے جذبات نہ بتا سکوں' بہر حال بات مختلف ہو رہی تھی۔ یعنی غذائی مسئلے کے حل ہونے کی۔ تو سچی بات ہے کہ جانداروں سے ہمدردی کے جذبے کے تحت اگر یہ مسئلہ اس دنیا تک پہنچ جائے کسی طرح تو مجھے خوشی ہوگی۔ وہاں بڑا امن قائم ہو سکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو......''

''ٹھیک ہے ڈیڈی! لیکن اب آپ یہ بتایئے کہ ہمارا کیا ہوگا۔ مسٹر طولسی تو اپنی پالیسیوں میں بالکل ناکام رہے ہیں۔''

☆......☆......☆

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں بھی سازشیں اور عیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ ابتداء تو اسی وقت ہو گئی تھی جب نکولیا والوں نے اپنے افراد کو اس دنیا سے ذہانتیں لینے کے لیے بھیجا تھا۔ ہم تو دوسرے گروپ میں تعلق رکھتے تھے مگر نکولیا والے یہ عمل نہ کرتے تو ہم اپنے معاملات اپنے آپ ہی تک محدود رکھتے اور کبھی اس دنیا کی طرف رخ نہ کرتے۔
بہر حال جو کچھ ہوا اس کا کچھ نہ کچھ تو حال سامنے آئے گا۔" اتنی دیر میں طولسی آتا ہوا نظر آیا اور پروفیسر جیکانہ سنبھل کر بیٹھ گیا۔ طولسی ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس نے پروفیسر جیکانہ سے کہا۔

"الماس کہاں ہے۔ آپ نے اسے دیکھا تو نہیں پروفیسر؟"

"نہیں میری نگاہ اس پر نہیں پڑی۔ یہیں کہیں ہوگی۔"

"میں نے ایک بڑی پریشان کن خبر سنی ہے اور اس کی وجہ سے میں بہت زیادہ الجھ گیا ہوں۔"

"کیا؟" پروفیسر جیکانہ چونک کر بولا۔

"میرا خیال ہے۔ نکولیا والے انسانیت کی حد سے گزر چکے ہیں۔ وہ سب کو قتل کر دینا چاہتے ہیں اور اس کا موقف یہ ہے کہ کیونکہ ہم بھی اسی دنیا سے واپس آئے ہیں جس دنیا سے نکولیا کے لوگ۔ ظاہر ہے یہ بات ایک ٹھوس حقیقت ہے لیکن وہ یہ سوچتے ہیں کہ جو جادو وہاں سے لائے ہیں یقینی طور پر وہ ہمارے علم میں بھی ہے۔ اگر ہم نیولیا تک پہنچ جائیں تو اپنا جادو استعمال کریں گے اور اس طرح انہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس کا بہتر طریقہ بھی دریافت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو قتل کر دیا جائے۔"

پروفیسر جیکانہ کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا۔ اس نے گارتھا کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر شدید خوف ابھر آیا تھا۔

"میں میڈم الماس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں مجھے کوئی اچھا مشورہ دے سکیں۔" طولسی آگے بڑھ گیا تو پروفیسر تشویش زدہ نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔ کچھ دیر کے لیے مکمل خاموشی طاری ہو گئی پھر جولیا نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

"ڈیڈی! یہ تو کچھ اچھا نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کیا آپ کی سرزمین پر قتل و غارت گری کا بھی دور شروع ہو گیا ہے اور ڈیڈی! ہم بھی نہ بچ سکیں گے۔" پروفیسر جیکانہ نے ایک سانس لی اور کہا۔

"ہاں حالات واقعی سنگین نوعیت اختیار کر چکے ہیں لیکن سارا الزام طولسی پر ہی نہیں رکھا جا سکتا۔ یہاں ایسی کارروائیاں ہو رہی ہیں جن میں تخریب جھلکتی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے جانہ میں بہت برا وقت شروع ہو چکا ہے۔"

"ڈیڈی! کالیا نے اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ کیا آپ کے خیال میں کالیا ہماری کوئی مدد نہیں کرے گا۔"

"کالیا......" پروفیسر جیکانہ ٹھنڈی سانس لے کر بولا پھر کہنے لگا۔ "میں اس شخص کے بارے میں کوئی صحیح بات نہیں کہہ سکتا۔"

"کیوں ڈیڈی؟"

"بعض اوقات مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک معصوم بچہ ہے۔ ایسا معصوم بچہ جسے دنیا کے بارے میں کوئی خبر نہیں ہے جو ہر چیز سے

ناواقف ہے جو خطرناک حالات میں اتنا بے خبر نہیں رہ سکتا کہ چہرے پر خوف کی جھلک بھی نہ پیدا ہو اور جب وہ عمل کرتا ہے تو وہ عمل اتنا خطرناک ہوتا ہے کہ سب لوگ حیران رہ جاتے ہیں' ان دنوں بہت کچھ سوچ رہا ہوں۔"

"کیا ڈیڈی؟" جولیا کی آواز بدستور خوفزدہ تھی۔

"ہوسکتا ہے' عدیل بخشی نے اسے زبردست ذہنی قوتوں سے آراستہ کیا ہو۔ اس کا ماضی تو غلط نہیں ہے۔ یعنی جو کچھ اس کے بارے میں ہمارے علم میں آیا ہے' اس کی تصدیق تو کئی بار ہو چکی ہے۔ وہ جبانہ ہی کا بیٹا ہے اور طورش اور شردھا نے اسے اس انوکھی دنیا میں جنم دیا ہے' جہاں میں نے بھی زندگی کا ایک طویل عرصہ گزارہ ہے اور جہاں تم نے بھی زندگی پائی لیکن یہ ہوسکتا ہے کہ عدیل بخشی اس کی شخصیت سے واقف ہونے کے بعد اس کی تربیت میں مصروف ہو گیا ہو اور اسے زندگی کے دو رخ دیئے گئے ہوں۔"

"دو رخ۔"

"ہاں دو رخ۔"

"وہ کیسے ڈیڈی؟"

"ایک سمت وہ ایک معصوم بچہ ہے۔ جبانہ کا رہنے والا۔ غیر معمولی صلاحیتوں سے آراستہ اور دوسری جانب وہ اس دنیا کا نوجوان ہے جو مکروفریب کی دنیا ہے اور جہاں سازشوں کا ابھی تک کوئی صحیح روپ سامنے نہیں آیا تو جولیا! میں تم پر الزام نہیں رکھتا۔ ظاہر ہے تم زیادہ معصوم ہو۔ ان عام لڑکیوں سے جو اس دنیا کی پروردہ ہیں کیونکہ میں نے تمہیں بہت سی الجھنوں سے دور رکھا ہے اور اپنی زیرنگرانی پروان چڑھایا ہے۔ یقینی طور پر کالیا کے بارے میں تم بھی دعوے سے نہیں کہہ سکتیں کہ وہ کس سے متاثر ہے اور کس سے نہیں۔ ہوسکتا ہے وہ بہت گہرا انسان ہو اور سب کو بے وقوف بنا رہا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ سچ مچ ایک احمق آدمی ہو۔" دفعتاً ہی الماس کی آواز سنائی دی اور وہ ان کے عقبی حصے سے نمودار ہو گئی۔ دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ الماس ہنس رہی تھی۔

"بہت دیر سے میں آپ دونوں کی باتیں سن رہی ہوں۔ خیر باقی باتوں سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے لیکن کالیا کے سلسلے میں کچھ غلط فہمیوں کو دور کر دینا چاہتی ہوں۔ احمق لڑکی! اگر تیرا خیال ہے کہ وہ تیری محبت میں گرفتار ہو گیا ہے تو اس خیال کو اپنے ذہن سے نکال دے۔ وہ نجانے کیا ہے اور نجانے کیا چاہتا ہے اور پروفیسر کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ عدیل بخشی نے اسے ایک خوفناک انسان بنا دیا ہے اور اس کے دو روپ ہیں لیکن مجھے دیکھو' میرا نام الماس ہے۔ اگر اس کے دو روپ ہیں تو میرے ہزاروں روپ ہیں۔ لوگوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں ہے ابھی تک اور دیکھ بھی نہیں سکتے۔ کسی ایک آنکھ میں یہ قوت نہیں کہ وہ میرا بھرپور جائزہ لے۔"

ابھی ابھی طولنی میری تلاش میں آیا تھا اور وہ خوفزدہ تھا۔ اس بات سے کہ کلولیا والے ہم لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ یعنی یہ جولیا کے ان لوگوں کو جوان کے مقابلے میں جادو لاتے ہیں۔ ڈیئر جولیا! میں نے چاہا' محسوس کیا تم کالیا کی قربت میں رہتی ہو اور شاید اس پر ڈورے ڈال رہی ہو۔ ہوسکتا ہے کالیا نے تمہاری محبت کا اعتراف کر لیا ہو۔ اگر تمہارے دل میں یہ خیال ہے کہ وہ اعتراف حقیقت ہے تو احمق

لڑکی اسے دل سے نکال دو اور پروفیسر جیکانہ! تم بھی اپنا یہ احمق خیال ترک کر دو کہ کالیا تمہاری قربت میں آ سکتا ہے۔ وہ کیا ہے' یہ میں جانتی ہوں...... صرف میں۔

اگر تم لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں تو سنو۔ طولشی احمق' خوفزدہ ہے۔ اس بات سے کہ ہمیں قتل کر دیا جائے گا لیکن یہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ الماس ہے اور پروفیسر جہاز پر تم نے الماس کا اچھی طرح سے تجزیہ کیا ہوگا۔ میری موت کے لیے کتنی کوششیں کی گئیں۔ میں زندہ تمہارے سامنے ہوں اور یہاں تک آ گئی ہوں جبکہ تم اپنی دنیا میں واپس آئے ہو۔

''جہاز چلانے والے اس لیے زندہ رکھے گئے ہیں کہ جہاز کو انہیں یہاں لانا تھا۔ جولیا اس لیے زندہ ہے کہ وہ تمہاری بیٹی ہے' میں کون ہوں۔ میں صرف یہاں اپنی ذہانت سے آئی ہوں۔ مسٹر پروفیسر جیکانہ اور اپنی ذہانت جبانہ کی تاریخ میں بھی تبدیلیاں پیدا کروں گی اور اس کا پہلا ثبوت تمہیں میں یہ پیش کر رہی ہوں کہ اس وقت طولشی جیسا آدمی بھی خوفزدہ ہے۔ تم سب اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے ہو۔ کہیں کالیا میری تربیت یافتہ ہے۔ عدیل بخشی نے اس پر جو محنت کی ہو سو کی ہو لیکن میں نے بہت کم وقت میں اس پر جو محنت کی ہے' وہ کہیں زیادہ کارآمد ہے۔

کالیا ان لوگوں تک پہنچ چکا ہے لیکن وہ ہمارے لیے بالکل اس طرح ہے جس طرح جہاز پر اس نے کیرائن گروپ والوں کو فنا کرنے کے لیے کارروائیاں کیں۔ تم لوگ میری باتیں سمجھ رہے ہو نا اور احمق لڑکی اس کا خیال دل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکال دو۔ تیری زندگی کی ضمانت میں دیتی ہوں وہ میری ملکیت ہے' صرف میری اور میں اسے۔ جس طرح چاہوں استعمال کرتی ہوں۔'' پروفیسر جیکانہ نے کہا۔

''نہیں میڈم الماس! آپ کا خیال غلط ہے۔ جولیا نوجوان ہے' جوانی سے متاثر ہوتی ہے لیکن میں نے اسے یہ اجازت نہیں دی کہ کالیا کی قربت اختیار کرے اور نہ ہی مستقبل میں اسے یہ اجازت دوں گا۔ کالیا جو کچھ بھی ہے لیکن کم از کم میرے معیار پر پورا نہیں اترتا اور میں جس طرح چاہوں اپنی بیٹی کو تیار کر سکتا ہوں۔ آپ یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں کہ جولیا کالیا کے لیے کوئی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بعد کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یعنی یہ کہ مستقبل میں ہمارا کیا ہوگا تو بہتر یہی ہے کہ جیسا آپ نے کہا' ہم جینا چاہتے ہیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اور میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کالیا کو کس طرح مٹھی میں لے رکھا ہے اور یہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ کالیا ہمارے لیے کیا کر سکتا ہے۔''

''پروفیسر اگر کالیا ہماری زندگیاں بچا لے تو جبانہ میں اس کا کیا مقام ہوگا۔''

''کاش میں ابھی اس کا تعین کر سکتا۔ ہم تو خود مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ ہم زندہ بچتے ہیں یا نہیں۔ اگر زندہ بچ جاتے ہیں تو نیولیا والے ہمیں کس حیثیت سے قبول کرتے ہیں' یہاں سے نکلنا نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ پہلے یہ سارے فیصلے کر لیے جائیں' اس کے بعد کوئی دوسری چیز سوچی جائے گی۔'' پروفیسر جیکانہ نے جواب دیا اور الماس پُرخیال انداز میں مسکرانے لگی پھر اس نے کہا۔

''بہرحال آپ لوگ مطمئن رہیں' میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ایسی کوئی کارروائی یہاں نہیں ہوگی۔''

الماس وہاں سے آگے بڑھ گئی۔ وہ طولسی کی سمت جا رہی تھی جو بہت دور نظر آ رہا تھا۔ جولیا اور پروفیسر جیکانہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پروفیسر جیکانہ سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"ہم مہذب دنیا سے اور کچھ لائے یا نہیں لائے ہیں لیکن الماس کی شکل میں جبانہ کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ لے آئے ہیں۔"

جولیا کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔ بارہا اس نے محسوس کیا تھا کہ الماس کالیا کی جانب متوجہ ہے اور کالیا نے بھی کبھی اس سے نفرت کا اظہار نہیں کیا بلکہ دونوں اکثر مسکرا مسکرا کر گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ کیا کالیا درحقیقت دوہری شخصیت کا مالک ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ وہ سوچ رہی تھی۔

"کئی سورج کئی چاند گزر گئے۔ کولیا کے لوگ اپنے اپنے مشاغل میں مصروف تھے۔ کالیا زیادہ تر شیری ہی کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کی ماں کالیا کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھی اور کالیا کا تایا اس پر جان چھڑکنے لگا تھا۔ کالیا کی اپنی فطرت میں بھی بڑی محبت تھی اور وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ پا رہا تھا۔

یہاں کا ماحول اسے اتنا اپنا لگا تھا کہ قدرتی طور پر وہ اس کی محبتوں میں گرفتار ہو گیا تھا۔ تاحد نگاہ پھیلا ہوا سبزی مائل سمندر جو نیلا رنگ رکھتا تھا۔ آسمان پر ہلکا ہلکا سبز رنگ جس نے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ روشن درخشاں حسین پیلاہٹ مائل زمین آبادی کی دنیا سے ہٹ کر جنگلات کا سلسلہ اور مہذب دنیا کی مانند ان جنگلات میں کلیلیں کرتے ہوئے جانور جو کالیا کے لیے بے حد دلکش ہے اور اس کی بنیاد یہ تھی کہ وہ سب مختلف شکلوں کے تھے۔ پرندے ایسے ایسے حسین اور ایسے خوشنما رنگوں سے سجے ہوئے کہ آنکھ لگے تو ہٹنے کا نام نہ لے۔ ساحل سمندر پر اترنے والی پرندوں کی ڈاریں...... کالیا جب بھی انہیں دیکھتا اس کے دل میں ایک آرزو بیدار ہوتی۔ کاش مہذب دنیا کے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوتے اور وہ بھی کالیا کی سرزمین کو دیکھتے جیسے کہ تاشہ عدیل بخشی یا کیپٹن بیوٹن۔ کیا ایسی ہی کیفیت محسوس کرتے۔ وہ بہت کچھ سوچتا تھا ان سب کے بارے میں۔ یہاں کا ماحول بھی نظروں کے سامنے آ چکا تھا اور اس میں بھی اس نے ایک اہم تجزیہ کیا تھا۔ کائنات میں جتنے بھی رنگ بکھرے ہیں ان میں سے ایک بھی بے معنی نہیں ہے۔

ابتداء میں اس نے سوچا تھا کہ سمندر سے حاصل ہونے والی جڑی بوٹیوں سے جو خوراک تیار کی جاتی ہے اور جو جسموں کو مکمل غذا فراہم کر دیتی ہے ایک ماہ تک وہ بلاشبہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضرورتوں کا ایک حل تو ہے۔

لیکن انسانی زندگی اس کے بعد جس طرح معطل ہو جاتی ہے وہ ایک الگ تشویشناک مسئلہ ہے۔ مہذب دنیا کے چپے چپے پر زندگی ہیجان کا شکار نظر آتی ہے اور یہی ہیجان ایجادات کو جنم دیتا ہے۔ بے شک اس ہیجان نے لاتعداد مسائل پیدا کر دیے ہیں۔ زندگی کے لیے شدید مشکلات پیدا ہو چکی ہیں لیکن یہ ہیجان دراصل درحقیقت زندگی کا دوسرا نام ہے۔

یہاں جبانہ میں وہ دیکھ رہا تھا کہ لوگوں نے زمین کی گہرائیوں میں اپنے مکانات بنا لیے تھے۔ انہیں اپنی ضرورتوں سے سجا لیا تھا اور اس سب کے بعد ان کے پاس کرنے کے لیے کچھ نہیں۔ نہ وہ ہوائی جہاز ایجاد کرتے ہیں نہ مشینیں نہ مل اور فیکٹریاں۔ ان کی ضرورتیں

آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں تو وہ صرف سانسوں کی تکمیل کر سکیں یا پھر وہ اہم ترین مسائل جن کا تعلق ان کی اس مختصر اور سادہ زندگی سے ہے۔ پتہ نہیں یہ بہتر ہے یا وہ۔

حقیقت یہ تھی کہ وقت کی رفتار یہاں بہت سست ہو گئی تھی۔ گزرنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا جبکہ اس دنیا میں یوں لگتا ہے جیسے دن اور رات ایک دوسرے کا پیچھا کر رہے ہیں۔ رات مختصر پڑتی تھی تو اس کے بعد دن پتہ ہی نہ چلتا تھا کب صبح ہو گئی اور کب شام اور زندگی کی یہ دوڑ غیر دلکش نہیں تھی۔ اس میں بڑا عمل تھا اور کالیا اسے اچھی طرح محسوس کر رہا تھا کہ وہاں کی اور یہاں کی زندگی میں کیا فرق ہے۔ یہ جگہ شدید ذہنی تھکن کے بعد اعصاب کو فرحت بخشنے کے لیے تو بے حد دلکش تھی لیکن اگر یہاں زندگی گزاری جائے تو اعصاب کا سکون ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ یہ گہرا تجربہ تھا کالیا کا لیکن جیری سے ایسا کوئی تذکرہ کسی بحث کا باعث بن سکتا تھا اور کسی نتیجے کا کالیا کے ذہن میں دوسرے بہت سے خیالات بھی تھے۔ محبت کرنے والوں کی آغوش میں اسے زندگی کا نیا لطف بے شک ملا تھا لیکن اگر ماں باپ ہوتے تو نجانے اس لطف میں کتنا اضافہ ہو جاتا۔ طورش اور شردھا کہاں ہیں۔ کوئی نہیں جانتا۔ بہر حال سنجیران اور اس کی بیوی کالیا کو وہ تمام محبتیں دے رہے تھے۔

ادھر جبران بھی کالیا سے دوستی نبھا رہا تھا اور کالیا نے گہری نگاہوں سے اس کا تجزیہ کیا تھا۔ وہ بے شک ایک ذہین نوجوان تھا اور اسے نکولیا کی سربراہی بلاوجہ ہی نہیں دی گئی تھی۔ اس کی رہنمائی بے شک نکولیا کے پانچ سب سے زیادہ معمر افراد کرتے تھے اور بڑا تعاون کرتے تھے وہ جبران سے اور جہاں کہیں جبران کو کوئی مشکل درپیش ہوتی' وہ سر جوڑ کر بیٹھ جاتے اور پھر فیصلے کر کے اسے مشورہ دیتے۔ ان سب کے درمیان بڑی ہم آہنگی تھی اور یونہی کاروبار زندگی چل رہا تھا لیکن نہایت سست روی سے آہستہ آہستہ اس حسین ماحول میں جو فرحت چھپی ہوئی تھی اس سے کالیا کو انکار نہیں ہو سکتا تھا۔

لیکن زندگی؟؟؟ بہت رکھی تھی اور اس؟؟؟ بہت کی تھی لنہ ہوتی رہے تو سست روی کا احساس اعصاب کی تھکن بن جاتا ہے' اس سے فرصت کے لمحات میں مختلف موضوعات پر گفتگو کرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اس کے ساتھ ساتھ ایک الگ تھلگ گوشے میں بیٹھا اس سے مشورے کر رہا تھا۔

"میرے ذہن میں ایسی بہت سی باتیں ہیں جن کا حل تلاش کرنے میں مجھے مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ بزرگوں سے مشورے جاری تھے اور وہ مختلف باتیں کہتے ہیں' وہ تمام جو مہذب دنیا کا جادو لے کر آئے ہیں۔ اپنے جادو کو آزمانے کے لیے پر تول رہے ہیں لیکن میں نے ان کا تجزیہ کیا ہے کہ اگر میں ان کو جادو آزمانے کی اجازت دے دوں تو جبانہ میں جنگ کا آغاز ہو جائے گا اور ہمارے لیے سب سے بدترین مسئلہ یہ ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں۔ چند لوگوں کی متفقہ رائے ہے کہ نکولیا والوں کو ہلاک کر دیا جائے اور اس جادو کو ہمیشہ کے لیے ہلاک کر دیا جائے جو وہ وہاں سے لے کر آ سکیں اور اگر وہ جادو ان تک پہنچے تو ہمیں ان پر نئی دنیا کے جادو کی برتری حاصل ہو جائے۔ وہ جو بارود بنانے کی بات کرتا ہے' کہتا ہے کہ آتشی ہتھیاروں سے انسان کو مجموعی تعداد میں با آسانی فنا کیا جا سکتا

ہے۔ تم خود سوچو کہ ہم ایک ہی جیسے گوشت پوست سے بنے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کو فنا کریں گے۔ وہ کام ہم پانے ہاتھ میں لیں گے جو فطرت کے ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں اس میں کامیابی حاصل ہو گئی تو کیا وہ ہمیں اپنی سانس کے آخری لمحے تک نہ روندتا رہے گا جس نے اپنے جیسے کو درمیان سے ہٹا دیا اور اس طرح کہ وہ کبھی نہ واپس آئیں۔ تم خود سوچو ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" کالیا نے عقیدت بھری نگاہوں سے جبران کو دیکھا اور بولا۔

"یہ بہت بڑا جذبہ ہے جبران! اور حقیقت یہ ہے کہ اس نئی دنیا میں جو طوفانی نفرتیں پھیل گئی ہیں وہ موت کو جنم دیتی ہیں اور وہاں ایسے ایسے دردناک المیے بیدار ہوتے ہیں جنہیں سن کر وہاں کے رہنے والے بھی درد و کرب میں ڈوب جاتے ہیں۔ سو بھلا اب ہم یہ کیسے کریں گے۔ چاہے حالات کچھ بھی ہوں کچھ بھی ہو جائے۔ یہ عمل نہیں ہونا چاہیے۔"

"تو نے میرے سر سے اتنا بڑا بوجھ اتار دیا ہے کالیا! میرے بھائی! میں تجھے بتا نہیں سکتا۔ بزرگوں نے خود ہی اس بارے میں کچھ فیصلہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ کالیا کے پاس عقل کا جادو ہے۔ طورش ہواؤں کا بیٹا تھا۔ اس نے ہواؤں کے دوش پر چلنا سیکھا لیکن کالیا عقل کا جادو لایا ہے اور وہ سب سے اہم جادو ہے کیونکہ اس سے ہر طرح کا جادو جنم لیتا ہے۔ سو ان لوگوں کے بارے میں کالیا کا مشورہ آخری مشورہ تصور کیا جائے۔"

"اور تو نے یہ کہا کہ ہم موت کے سوداگر نہیں بنیں گے۔ بے شک ہم موت کے سوداگر نہیں بنیں گے اور ایسا ہی نیولیا والے سوچتے ہوں گے کیونکہ وہ ہم میں سے ہی ہیں۔ یہ بنیادی اختلاف جادوگروں کا ہی پیدا کیا ہوا ہے۔ سو کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ جادوگروں کو ان کے جادو میں محکوم کر دیا جائے اور انہیں مجبور کر دیا جائے کہ وہ اپنا جادو صرف جہانہ کی بھلائی کے لیے استعمال کریں۔ اگر کسی نے اپنا جادو کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کیا تو در حقیقت سزا کا مستحق وہ ہو گا تو میرے بھائی یہ جگہ غلط ہے لیکن میں اور تو جہاں یکجا ہو جائیں وہ جگہ غلط نہیں ہوتی۔ میں اب تجھ سے مشورہ مانگتا ہوں، چند بنیادی امور پر میری رہنمائی کرو۔"

"کاش! میری رہنمائی تیرے لیے کارآمد ثابت ہو۔ جبران میں تیار ہوں۔"

"بنیادی طور پر سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نیولیا والوں کو گھیر کر یہاں لائے ہیں۔ اگر ہم یہ نہ کر پاتے تو آج نگولیا والے نیولیا والوں کی قید میں ہوتے۔ وہ کیا کرتے، یہ ہم نہیں جانتے۔ ہمیں ان قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے، کیا انہیں قتل کر دیا جائے۔"

"اس بات کا اب کوئی امکان ہی ختم کر دیا گیا ہے جبران۔"

"ہاں! بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔ اب ہم انہیں قتل کرنے کی بات نہیں کریں گے۔"

"تو پھر کیا انہیں آزاد کر دیا جائے۔"

"نہیں! میں تجھ سے پہلا سوال یہ کرتا ہوں جبران کہ نیولیا اور نگولیا کے درمیان راستے کا کیا ذریعہ ہے اور نیولیا کی سرحد کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ میں نے ابھی مختصر سی علاقہ دیکھا ہے لیکن جہاں بھی دیکھا ہے نگولیا والوں کو پایا، نیولیا والے نظر نہیں آتے۔"

''کافی فاصلے پر ایک پہاڑ جو فطری نوعیت کا ہے ہمارے درمیان حد فاصل بن گیا ہے اور اس کے دوسری جانب نیولیا آباد ہے اور یوں لگتا تھا جیسے پہلے اس پہاڑ کے درے ادھر ادھر جانے کا راستے تھے لیکن ان دروں کو اب وسیع و عریض چٹانی دروازے بنا کر بند کر دیے گئے ہیں اور اس طرح نیولیا اور نکولیا تقسیم ہو گئے جب کبھی ہمیں کوئی پیغام ان تک پہنچانا ہوتا ہے تو ہم روشنی کا جادو استعمال کرتے ہیں اور رات کو جب سبز چاند نکلتا ہے تو ہم سرخ روشنی فضا میں منتشر کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نیولیا والوں کو پیغام دینا چاہتے ہیں' تب ہم اپنی جانب کا سنگی دروازہ کھولتے ہیں اور وہ اپنی جانب کا دروازہ پھر وہاں سے تین افراد جو مدبر ہوتے ہیں' گزرت کر ہمارے علاقے میں آتے ہیں یا ہم میں سے کچھ گزر کر ان کے علاقوں میں جاتے ہیں۔ سو ہمارے درمیان گفتگو ہوتی ہے اور یوں پیغامات کا تبادلہ ہو جاتا ہے۔

''خوب تو میرے دوست دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا نیولیا والوں کے پاس نکولیا والوں کے کچھ افراد قید ہیں۔''

جبران نے چونک کر کالیا کو دیکھا اور بولا۔

''ہاں' بہت سے ایسے لوگوں کو انہوں نے قید کر لیا ہے جو غلطی سے یا کسی نہ کسی طرح وہاں تک پہنچ گئے ہیں یا کچھ ایسے خاندان جو ذہنی طور پر نکولین ہیں لیکن وہاں پھنس کر رہ گئے ہیں اور اب وہاں قیدیوں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے لوگ ہمیں واپس دیے جائیں لیکن انہوں نے نہ مانا۔''

''تو پھر سن جبران! ان لوگوں کی ہلاکت تو کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہے تو بس یہ کہ ان لوگوں کو پیغام یہ دیں کہ جو نیولیا والے یہاں آئے ہیں' اگر ان کی زندگی نیولیا والوں کو درکار ہے تو ہمارے قیدیوں کو رہا کر دے اور ہم ان لوگوں کو ان کے بدلے ان کے حوالے کر دیں گے۔ جبران پھٹی پھٹی نظروں سے کالیا کو دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے سے مسرت پھوٹ رہی تھی اس نے کہا۔

''گویا قیدیوں کا تبادلہ......؟''

''ہاں۔''

''لیکن اس سے ایک خطرہ ہے کالیا؟''

''کیا؟''

''کیا یہ لوگ مہذب دنیا کا وہ جادو وہاں تک نہ پہنچا دیں گے؟''

''مہذب دنیا کا جادو وہاں تک پہنچ گیا تو ہمارے پاس اس کا توڑ موجود ہے۔ ہم ان لوگوں کو سمجھائیں گے' گفتگو کریں گے اور اپنے نظریات ان تک پہنچائیں گے۔ میرے خیال میں نیولیا والے اب اس قدر بد انسان ہو گئے ہیں کہ وہ یوں نہ سوچیں جیسا کہ ہم نے سوچا۔''

''امکان نہیں اس بات کا' آخر وہ ہم میں سے ہیں لیکن یہ نئے آنے والے ہم میں سے نہیں ہیں جیسا کہ نکولیا کے لوگ وہ اپنا جادو آزمانے کے لیے دیوانے ہو رہے ہیں اور اپنی اپنی تلاش میں مصروف ہو گئے ہیں۔''

''خوب اس کے باوجود ہم یہ خطرہ مول لیں گے اور ان کی طرف سے پیش آنے والے خطرات کا مقابلہ بھی کریں گے لیکن ہمارے بچھڑے ہم میں واپس آ جائیں' یہ بہت اچھی بات ہو گی۔''

''میں اس سے اتفاق کرتا ہوں تو پھر تیرا کیا خیال ہے' ان لوگوں کو اس بنیاد پر آزادی دے دی جائے۔''

''ہاں اور اگر تم انسانی نکتۂ نگاہ سے سوچتے ہو جبران! تو ہمارے سامنے کچھ اور افراد ایسے ہیں جن کے لیے ہمیں رحم کا اندازہ اختیار کرنا ہو گا۔''

''وہ کون؟''

''اس دنیا کے وہ لوگ جو ہمارے قیدی بن کر یہاں آئے ہیں اور جہاز چلا کر لائے ہیں۔''

''ارے ہاں ان کا مسئلہ بھی ہمارے لیے باعث تشویش ہے۔ ان کا کیا کیا جائے؟''

''کیرائل اور اس کے ساتھیوں کو رہائی دینا ہو گی اور ایک مخصوص وقت پر انہیں اجازت دے دی جائے گی کہ وہ اس جہاز کو لے کر اپنی دنیا میں واپس جائیں' ان کی رہنمائی کر دی جائے گی اور اس کے بعد انہیں ان کی تقدیر پر چھوڑ دیا جائے گا۔''

''آہ...... میں نے وہ خوبصورت جہاز دیکھا' مہذب دنیا کے بارے میں جاننے کے لیے وہ ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں کیا کیا نہیں موجود ہے۔ میں تو اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ہم میں سے بہت سے اس کا جائزہ لے چکے ہیں۔''

''اسے مکمل طور پر محفوظ رکھا جائے کیونکہ اس سے میری جذباتی زندگی وابستہ ہے جبران!''

''ایسا ہی کیا گیا ہے۔ شاید تجھے وہ اس جگہ نظر نہ آیا ہو' جہاں اس کا استقبال کیا گیا تھا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کیرائل ہی کے ذریعے ہم اسے ایک ایسے پہاڑی کٹاؤ میں لے آئے ہیں جو تین سمت سے چوڑی دیواروں سے ڈھکا ہوا ہے اور وہ جہاز اس کے درمیان چٹان کا ایک حصہ بن گیا ہے اور وہاں مکمل طور پر محفوظ ہے۔ اس طرح کہ اس تک جانے کے راستے بھی ایک پہاڑی دیوار کے سوراخ سے گزرتے ہیں لیکن اس سوراخ پر لوگوں کو متعین کر دیا گیا ہے کہ ہر کوئی اس تک جا کر اسے خراب نہ کر سکے۔

''ارے ہاں' میں نے تو طویل عرصے سے اس کا جائزہ ہی نہیں لیا؟''

''خیر اب یہ بتاؤ کا لیا! اس کے بعد ہم اور کیا کریں؟''

''دیکھو جبران! یہ ایک تجربہ ہو گا اور اس سے ہم ایک پیغام بھی بھیجیں گے۔ یہ لیا کر امن و امان بہتر ہے جنگ و جدل سے اور وہاں کے بڑے ہمارے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھیں اور یہ جو مہذب دنیا سے موت کا جادو حاصل کرنے گئے تھے وہاں کے بارے میں ایک دوسرے کو بتائیں کہ وہاں زندگی کس قدر معمولی ہو گئی ہے اور یہ برائیاں ہماری دنیا تک نہ پہنچیں تو کیا یہ اچھا ہوا اسی طرح ہو سکتا ہے' وہ مسائل حل ہو جائیں جو جبانہ کے لیے طویل عرصے سے مصیبت کا باعث بنے ہوئے ہیں۔'' جبران تو خوشی سے اچھلنے لگا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون کہتا ہے کہ وہ بوڑھے بزرگ تم سے زیادہ مدبر ہیں جو صدیوں گزار چکے ہیں اور مشورہ دیتے ہیں۔ جبانہ والوں کو میں تو یہ کہتا ہوں کہ تو نے ایک ایسا حل چند لمحوں میں پیش کر دیا ہے جسے صدیوں میں نہ سوچا جاسکا ہو۔ میں اسے عملی شکل یوں دوں گا کہ سب سے پہلے ہم جبانہ کے دوسرے حصے نیولیا سے قیدیوں کا تبادلہ کرتے ہیں اور اس سے بھی پہلے ہم قیدیوں کے درمیان پہنچ کر انہیں یہ بتاتے ہیں کہ برائی بہرحال ہر حال میں برائی ہوتی ہے اور اس کے نتائج سنگین اور تباہ کن پھر ہم بزرگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ ان آنے والوں سے اس دنیا کے بارے میں پوچھا جائے گا جسے وہ نئی دنیا کہتے ہیں اور جس کے جادو کو افضل قرار دیتے ہیں۔

سو یہ سب اچھی بات ہے کہ فیصلہ اسی شکل میں ہو جائے اور آخر کار ہم انکار یہ کی اولیت قبول کر کے پھر سے یکجا ہو جائیں گے۔''

''واہ...... کیا خوبصورت حل ہے۔ اے کاش! یہ سب کچھ اسی طرح ہو جائے۔ آ میرے دوست میری بھائی تو نے میری آنکھوں کو روشن کیا ہی۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تیری فراست ایسا کوئی حل پیش کر سکتی ہے۔ میں اب بزرگوں سے یہی بات کرتا ہوں اور ان کی منظوری دے کر ہم سب قیدیوں کے احاطے میں چلتے ہیں تاکہ انہیں سمجھا سکیں۔''

جبران کے لیے یہ حکم ہے جس قدر جلد ممکن ہو سکا کر ڈالا۔ اسی دن شیری اس کی ماں اور اس کا باپ بہت خوش نظر آرہے تھے اور جبران برا انسان نہیں تھا کہ اس کارروائی کو اپنے آپ سے منسوب کرتا۔ اس نے کھلے عام یہ کہا تھا کہ کالیا اس کا بھائی نئی دنیا سے جو چیز لایا ہے اور جو سب سے کارآمد ہے وہ ہے عقل کا جادو۔ جو بہتر سوچا جائے۔ اب سچ بات یہ ہے کہ ہر چیز سوچ سے عمل میں آتی ہے اور سوچ کے لیے عقل ضروری ہے۔ سو عقل کا جادو برتر ہے۔ ان تمام چیزوں پر جو تباہی اور محبت کی پیغامبر ہوتی ہیں۔ سو اس نے جو مشورہ دیا بزرگوں نے قبول کیا اور بزرگوں کی قبولیت کے بعد لازمی امر یہ تھا کہ آغاز کر دیا جائے۔

پھر جب یہ لوگ چک کے احاطے میں داخل ہوئے تو سب انہیں گردنیں اٹھا کر دیکھنے لگے کیونکہ آج ان کے آنے کا انداز ذرا مختلف تھا۔

کالیا اور جبران سامنے آگئے تھے۔ چند اور افراد ان کے ساتھ تھے جو چاروں طرف سے نگرانی کر رہے تھے اور وہ ہوشیار تھے۔

تب جبران آگے بڑھا اور اس نے کہا۔

''نیولیا والو! اور وہ جو نئی دنیا کے معزز لوگ ہیں ذرا سب مل کر میرے سامنے آجاؤ۔ میں تمہیں نکولیا کی طرف سے پہلا پیغام دینا چاہتا ہوں اور اس پیغام میں تمہارے لیے بھلائی ہے برائی نہیں۔'' سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ طولسی بھی الماس بھی پھر الماس نے طولسی کے کان میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور میں نے تم سے کہا تھا کہ نکولیا والے کچھ بھی کریں میں نے کالیا ان کے درمیان بھیجا ہوا ہے جو بہتری خبر لائے گا۔ خیر سنو یہ حسن آدمی کیا کہتا ہے۔ الماس کی نگاہیں پاؤں کے ناخن سے لے کر سر کے بالوں تک جبران کا جائزہ لے رہی تھیں اور ان میں ایک نشہ آلود کیفیت اترتی آرہی تھی۔ نجانے کس فطرت کی عورت تھی وہ۔''

جبران نے ان سب کو دیکھا جو اس کے سامنے کھڑے ہوئے تھے پھر اس نے کہا۔ "بات کسی ایک سے کہنے کی نہیں ہے بلکہ میں سب سے کہہ رہا ہوں ان سے جو جبانہ کے لوگ ہیں جنہیں اپنی زمین کے لوگ جبانہ سے دشمنی بھی نہیں کریں گے۔ بے شک طویل عرصے سے ہمارے درمیان ایک چپقلش چل رہی ہے۔ جبانہ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکا ہے اور لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اب نیولیا اور نکولیا کبھی ایک نہیں ہو سکیں گے۔

لیکن میں بنیادی طور پر تمہیں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ مقصد وہیں جا کر ختم ہوتا ہے۔ اگر نیولیا والے نکولیا والوں پر برتری حاصل کر لیں تو زیادہ سے زیادہ کیا کریں گے، یہی نا کہ نکولیا کو نیولیا میں شامل کر لیں گے اور پھر ایک کہلائیں گے۔ نیولیا والوں کا مقصد بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ بات صرف ان افراد کی آ جاتی ہے جو ذاتی طور پر برتری چاہتے ہیں اور اپنے جادو کو برتری دینے کے خواہشمند ہیں۔

دوستو! سارا کام اور سارا کھیل یہیں سے شروع ہوا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص جادوگر جبانہ کا باشندہ ہے اور جبانہ کی زمین پر امن چاہتا ہے۔" جبران نے کہا۔

"نکولیا والوں نے اپنی قوتوں کو بڑھانے کے لیے کچھ لوگوں کا انتخاب کیا اور انہیں خطرناک دنیا میں بھیجا' جہاں جادو ایک الگ رکھتا ہے۔ آتش و آہن کا جادو وہاں اول سمجھا جاتا ہے لیکن آنے والوں نے جب اپنے وہاں کے تجربات بیان کیے تو پتہ یہ چلا کہ وہاں کے رہنے والے انسانوں کی مانند زندگی نہیں گزارتے۔ وہ ہر لمحہ موت کے خوف کا شکار ہیں اور یہ موت انہیں ان کے اپنے لوگوں سے مل رہی ہے۔ سو یہاں جو کچھ سامنے آئی وہ یہی ہے کہ ہم اس دنیا کی تخلیق کر کے اپنے لیے باہر سے موت منگانا چاہتا ہیں۔

جبانہ کی حسین سرزمین کسی بھی طرح اس وحشت کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ امن کا جھنڈا کوئی بھی بلند کر دے یہ اس کا فرض ہے اور یہی جبانہ سے محبت کا فرض بھی ہے۔ آپ لوگ بھی نیولیا کے لیے وہاں سے قوتوں کا خزانہ لے کر آئے ہیں لیکن آپ یہ سوچیے کہ ہمارے جسموں کے تار ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ ہم نے ایک ہی سرزمین پر رہ کر زندگی گزاری ہے۔ ہم ایک دوسرے کو فنا کیسے کر سکتے ہیں۔ جبانہ کے کسی بھی باشندے کی موت آپ میں سے کس کے لیے باعث خوشی ہوگی۔

دوستو! آپ نے یہ سنا ہوگا کہ شاید نکولیا والے آپ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ وہ دل کہاں سے لائیں گے ہم جس کے ذریعے اپنے جیسوں کو زندگی سے محروم کیا جا سکے۔ ہم یہ نہیں کر سکتے اور نجانے کیوں ہمارا دل کہتا ہے کہ آپ لوگ بھی یہ نہیں کر سکتے بلکہ آپ تو زیادہ بینائی رکھتے ہیں کیونکہ آپ نے بڑی دنیا دیکھی ہے۔ میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا' بس اتنا بتانا چاہتا ہوں آپ کو کہ آپ کی زندگی محفوظ ہے اور شکر ہے کہ ہمارے آدمی ابھی ہم تک پہنچ چکے ہیں۔ میں انتظامات کر رہا ہوں کہ آپ لوگوں کو آپ کے گھروں تک پہنچا دیا جائے گا اور اس کے لیے میں جبار کے دوسرے حصے سے سمجھداروں کو طلب کر رہا ہوں۔ مطمئن رہیں اور بس ایک بات ذہن میں رکھیں وہ یہ کہ یہ محبت اور امن کی سرزمین ہے جو جادو آپ وہاں سے لائے ہیں اسے آپ نے اپنوں کے خلاف استعمال کیا تو وہ جادو جو نکولیا والے لائے ہیں۔ آپ کے خلاف استعمال ہوگا اور نتیجہ موت کے سوا اور کچھ نہیں نکلے گا۔

آپ جب اپنی دنیا میں واپس جائیں تو بھرپور کوشش کریں کہ ہم محبتوں کو فروغ دیں انھیں بتائیں کہ بری دنیا کس بے کسی کا شکار ہے۔ اقتدار کی ہوس میں وہ اپنی ہی موت کا باعث بن گئی ہے۔ میں آپ کو یہی خوشخبری دینا چاہتا تھا اور اتنا ہی بتانا چاہتا تھا' کسی قسم کی بددلی کا شکار نہ ہوں اور اطمینان رکھیں کہ آپ کے لیے بہتری ہی بہتری ہے۔ باقی رہا ان لوگوں کا مسئلہ جو جہاز کو چلا کر یہاں تک لائے ہیں۔ معزز دوستو! بہت مختصر وقت میں آپ کو معزز مہمانوں کی حیثیت دے دی جائے گی۔

لیکن ہم اتنا ضرور چاہیں گے آپ سے کہ جبار کی سرزمین پر ایک طویل قیام کیجئے اور یہاں ہر قسم کی آسائش حاصل کیجئے۔ ہم اپنے مسائل کے حل کے بعد ہی آپ کو جانے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ اس سے پہلے اگر یہ ممکن ہوتا تو ہم ضرور ایسا ہی کرتے' آپ کا جہاز محفوظ رکھا جائے گا اور آپ کو خود اجازت دی جائے گی کہ آپ اس کی حفاظت کریں۔

چنانچہ آپ کچھ وقت انتظار کرلیں آپ کو بھی امن وامان اور محبت کی پیشکش کی جاتی ہے۔ مجھے بس اتنا ہی کہنا تھا۔" جبران نے سلسلہ گفتگو منقطع کردیا اور لوگوں کے منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکلنے لگیں' سب ہی خوش تھے اور زندگی بچ جانے پر بے حد مسرور نظر آرہے تھے۔ الماس نے فخریہ انداز میں کہا۔

"تم کیا سمجھتے ہو طولسی یہ الفاظ کالیا کے تھے اور آواز جبران کی؟" طولسی نے عجیب سی نگاہوں سے الماس کو دیکھا اور بولا۔

"لیکن جو کچھ میں نے کہا' وہ قابل غور تو ہے؟"

"ہاں' کیوں نہیں۔" الماس بے نیازی سے بولی۔ جولیا نے پروفیسر جیکانہ سے کہا۔

"ڈیڈی اب کیا ہوگا؟" پروفیسر جیکانہ پُرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا پھر اس نے کہا۔

"صورت حال بری نہیں ہے جولیا! اگر واقعی نیولیا اور کالیا یکجا ہوجائیں تو پھر بتاؤ ہمارے راستے میں کون سی مشکلات پیش آئیں گی۔"

کالیا جہاز پر جانا چاہتا ہے' اس لیے جبران سے ہی خواہش کا اظہار کیا تو وہ بولا۔

"یہ پتہ کہ اس خوبصورت جہاز کو دیکھ چکا ہوں لیکن میرے دل میں آرزو ہے کہ اسے تمہارے ساتھ دیکھوں' معلومات حاصل کروں۔"

"اگر ہم کیرائل اور اس کے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے لیں تو۔"

"تم میرے وجود کا نصف ہو' اپنی کسی خواہش پر مجھ سے سودے بازی نہ کیا کرو۔"

"اور میرے بغیر بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔" اس نے مداخلت کی۔

"تو پھر کیا طے رہا؟"

"کیرائل کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ بلایئے اور ان کے قیام کا بندوبست قیدیوں سے الگ کردیا جائے۔ میں اس کا انتظام کیے دیتا ہوں۔ مجھے کچھ وقت دو۔"

"ہاں' یہ مناسب ہے۔" کالیا نے اتفاق کیا اور جبران نے گردن ہلا دی پھر وہ کیرائل اور اس کے ساتھیوں کے قیام کے لیے انتظام کرنے چلا گیا۔

جبران کی ذمہ داریاں کچھ اور تھیں لیکن اس نے بھی وقت نکال لیا۔ کالیا کے ساتھ جہاز کو دیکھنے کا مزا کچھ اور ہی تھا۔ چنانچہ شیری اور جبران بھی کالیا کے ساتھ تھے۔ کالیا زیرک تھا۔ اس نے خود کیرائل کے پاس جانا مناسب نہیں سمجھا۔ کچھ دیر کے بعد کیرائل اور اس کے ساتھی آ گئے اور جبران نے کہا۔

"کالیا مجھے تمہارے بارے میں بہت کچھ بتا چکا ہے کیرائل اور اطمینان تمہارا جہاز تمہارے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے تاکہ جب ہم یہاں کے مسائل پر قابو پا لیں تو تمہیں عزت و احترام کے ساتھ روانہ کر دیں۔"

"ان حالات میں تم نے ہمیں زندگی ہی بخش دی ہے تو تمہارا احسان ہے۔ ہم تم سے تعاون کریں گے۔" کیرائل نے کہا۔

"کولیا کی وسعتیں تمہارے لیے کشادہ ہیں اور اب تم یہاں سے واپس قید خانے نہیں جاؤ گے بلکہ تمہارے لیے دوسری رہائش کا بندوبست کیا جائے گا' وہاں تم خوش رہو گے۔"

کیرائل نے اس کا شکریہ ادا کیا تھا اور اس کے بعد یہ سب کیرائل کے ساتھ جہاز کی طرف چل پڑے۔ کیرائل نے جہاز کے تحفظ کے انتظامات دیکھ کر اطمینان کا اظہار کیا پھر اس نے کہا۔

"مسٹر کالیا! جہاز طویل عرصہ تک لنگر انداز رہے گا۔ اس کے انجن اور کچھ دوسرے حصوں کو اگر گریس میں ڈھک دیا جائے تو انجن محفوظ رہے گا۔"

"آپ کا کہنا درست ہے۔"

"میں ایک شریف آدمی ہوں مسٹر کالیا! اور کسی سازش کا حامل نہیں ہو سکتا۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں یہ جہاز ہمارے لیے زندگی کا ضامن ہے کیونکہ اس پر ہماری واپسی کا انحصار ہے' اس لیے میں صرف اس کی بقاء چاہتا ہوں۔"

"مجھے آپ پر اعتماد ہے۔"

"تو مجھے اسے گریس کرنے کی اجازت دی جائے۔"

"ہیں نوجوان آپ سے تعاون کریں گے۔ مسٹر کیرائل! آپ ان کے ساتھ مل کر یہ کام کریں۔ کیا یہاں گریس موجود ہے؟"

"کیرائل معمولی کپتان نہیں تھا۔ میں جہاز کو چلاتے ہوئے انجینئروں سے اس کا تذکرہ کرتا رہا ہوں۔ جہاز پر ہر وہ شے موجود ہے جو اس کی ضرورت ہو سکتی ہے۔"

"گویا گریس موجود ہے۔"

"کوئی پچاس ڈرم۔ جس سے کئی بار اسے گریس کر سکتے ہیں۔" پھر کالیا جبران اور شیری کو جہاز کے مختلف شعبے دکھاتا رہا۔ اس

نے اسے ہتھیار بھی دکھائے اور کہا۔

”یہ ہتھیار آدمی جبانہ کو ختم کر سکتے ہیں۔“

”آہ...... یہ تو بہت خوفناک بات ہے۔“

”مگر اس کا ایمونیشن میں نے ختم کر لیا ہے اور اب یہ بارود کے بغیر نامکمل ہے۔“

شیری کے لیے جہاز ایک عجوبہ تھا۔ بہر حال میں کیرائل پر اعتبار کیا گیا اور اس کو جہاز کی حفاظت کی ذمہ داریاں سونپ دی گئیں اور پھر جہاز سے واپسی ہوگئی۔

بزرگوں نے منظوری دے دی تھی۔ میں نے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ انتظامات کیے گئے اور پھر روشنی کے جادوگر نے سرحدی پہاڑی کے پار جا کر پتھروں میں آگ جلانا شروع کر دی اور اس کے بعد اس نے سرخ نگینے جیسی کوئی شے نکالی اور اسے سلگتے پتھروں میں ڈال دیا۔ روشنی نے اچانک سرخی اختیار کر لی اور اس کے بعد زوردار دھماکہ ہوا اور سرخ نگینہ فضا میں کئی فٹ بلند ہو گیا۔ اوپر جا کر وہ پھٹا اور ایک چمک دار سرخ چھتری فضا میں بلند ہوگئی جو بہت دیر تک پہاڑوں کو سرخ رنگ میں نہلائے رہی تھی۔ بلاشبہ عجیب چیز تھی، جبران نے کہا۔

”ہم نے انہیں پیغام دے دیا ہے۔ اب سنگی دروازوں پر ان کا انتظار کرنا ہوگا۔“ کالیا کو یہ سب بے حد پُراسرار لگ رہا تھا۔

رات کو شیری نے اس سے کہا۔

”مجھے یہ سب کیسا لگتا ہے، کالیا!“

”اچھا۔“

”اور میں؟“

”تو بھی دنیا کا ایک حصہ ہے۔“

”گویا میں بھی اچھی لگتی ہوں۔“

”بیشک۔“ کالیا بولا۔ شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”زیر سمندر پہاڑوں میں، میں نے اپنا ایک گھر بنا رکھا ہے۔ وہ میری سکون گاہ ہے، جہاں میں تنہا ہوتی ہوں۔ کل میں تجھے اپنے ساتھ وہاں لے جاؤں گی۔“

”سمندر کے نیچے۔“

”ہاں۔“

”یقیناً وہ دیکھنے کے قابل جگہ ہوگی اور مہذب دنیا کے لوگ تو یہ سوچ بھی نہ پاتے ہوں گے، میں وہ جگہ ضرور دیکھوں گا۔“

”وہاں میں نے ایک انوکھی چیز رکھی ہے۔“

''وہ کیا ہے؟''

''وہاں پہنچو گے تو دکھاؤں گی۔ تم اسے دیکھ کر حیران رہ جاؤ گے۔''

''ایسی کیا چیز ہے؟''

''اسے سنگت بست کہتے ہیں۔ صدیوں میں سورج کی کوئی کرن سمندر کی گہرائیوں میں جھانکتی ہے تو وہ تہہ کے جس ٹکڑے کو چھوتی ہے وہ سنگ بست بن جاتا ہے۔ یعنی سچ کا جادو اور اس پتھر کو چھو کر جو بھی کہا جاتا ہے سچ کہا جاتا ہے۔ چاہے وہ انسان کتنا ہی جھوٹ بولنا چاہے۔''

''تم مجھ سے کچھ سچ سننا چاہتی ہو؟''

''ہاں۔ ایک ایسا سچ جس پر میری آئندہ زندگی کا انحصار ہے۔'' شیزی نے عجیب سے لہجے میں کالیا سے کہا اور کالیا چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ کچھ بھی نہیں جانتا تھا وہ بھی اپنی دنیا کے بارے میں مگر بہت کچھ جاننا چاہتا تھا بہت کچھ۔

نکولیا کے داخلی سنگی دروازے پر نیولیا والوں کی طرف سے جواب کا انتظار کیا جا رہا تھا اور سرخ روشنی کا پیغام فضاء میں منتشر ہونے کے بعد سے اب تک ہر شخص بے چینی سے منتظر تھا کہ نیولیا والے کیا جواب دیتے ہیں۔ کچھ دیر بعد نیولیا والے جو شکل و صورت اور لباس میں بالکل نکولیا والوں جیسے تھے اور یہ اندازہ ہی نہیں ہوتا تھا کہ ان کے درمیان کوئی اختلاف ہے۔ جبران نے محبت سے ان کا استقبال کیا اور کھڑے ہو کر انہیں تعظیم دی جس کے اعتراف کے اثرات ان کے چہروں پر نظر آئے اور ان کے بیٹھنے کے لیے معقول بندوبست کیا گیا تھا۔ سو ان میں سے ایک شخص جو عمر رسیدہ تھا اور چہرے سے تجربہ کار موجود ہوتا تھا آگے بڑھ کر ان سب کا تعارف کراتے ہوئے بولا۔

''میں سرخ روشنی کے جواب میں آیا ہوں اور اس بات کا آرزو مند ہوں کہ مجھے ایک مہمان کی حیثیت سے قبول کیا جائے اور کسی دشمنی کا آغاز نہ کیا جائے کہ میں نمائندہ ہوں نیولیا کا اور گفتگو کرنے آیا ہوں اس روشنی کے جواب میں۔'' جبران نے کہا۔

''معزز بزرگ! ہم جانتے ہیں کہ صدیوں پہلے کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی شکل میں تم سے ہمارا کوئی رشتہ قائم ہوگا اور وہ رشتہ تو اب بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے اس کا کوئی نام نہ ہو لیکن بدقسمتی ہے ہماری کہ ہم فاصلوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں جو ہوا سو ہوا۔ آپ کی آمد پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں نے اور میرے بزرگوں نے یہ طے کیا کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اپنی جگہ لیکن ہم یہ بات ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں گے کہ ہمارے درمیان زمین کا رشتہ ہے۔ سارے رشتے ایک سمت ہو جاتے ہیں۔ محبت اور امن سے زندگی گزارنے کے لیے زمین کا رشتہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور بہتر تو یہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن آہ بدقسمتی نے ہمارے درمیان پہاڑی دیواریں کھڑی کر دی ہیں اور ایک نہ ایک دن یہ دیواریں ضرور ختم ہو جائیں گی مجھے اس بات کا یقین ہے۔''

''یقیناً ایسا ہی ہوگا اور وہ جو نوجوان ہیں اور اپنے جسموں میں آتش دوڑتی محسوس کرتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی معمولی چیز ہے۔ یہ نہیں جانتے وہ کہ آنے والی کوئی شے دوبارہ نہیں آتی چلے جانے کے بعد۔''

"چھوڑو یہ بتاؤ۔ وہ پیغام کے لیے دیا گیا تھا۔" دوسرے شخص نے کہا۔

"کیا تمہیں مکمل اختیارات دیے گئے ہیں اس گفتگو کے لیے معزز بزرگ۔" جبران نے پوچھا۔

"ہاں اس حد تک اختیارات دیے گئے ہیں مجھے کہ یہ پیغام سنوں اور اگر کوئی ایسی بات ہو جس پر میں خود ہی فیصلہ کرسکوں تو کروں اور اگر اتنا اہم مسئلہ ہو تو اس کے لیے شبران سے بات کرنی پڑے تو یہ پیغام لے کر اپنے علاقے میں پہنچ جاؤں اور شبران کو بتاؤں۔"

جبران نے مختصر ساری بات بتادی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

"وہ کون لوگ ہیں جن کا تم ان قیمتی لوگوں سے تبادلہ کرنا چاہتے ہو؟"

"وہ بالکل بے حقیقت لوگ ہیں' ان کے مقابلے میں تم یہ سوچ لو کہ معزز بزرگ کہ ہم کتنا بڑا خطرہ مول لے رہے ہیں۔ یعنی ایسے لوگوں کو تمہیں دے رہے ہیں جو مستقبل میں ہمارے لیے خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں لیکن ایک اچھے اور نیک پیغام کے ساتھ کہ جنگ اچھی چیز نہیں ہے۔ امن سے اور بہتر ہے کہ وہ جادو جو یہ لوگ اس کے سکون دنیا سے لائے ہیں' سب اپنے ذہنوں میں تحلیل کردیں اور نہ ہی یہ ہوگا کہ ہم لوگ یعنی نکولیا والے جو جادو وہاں سے لائے ہیں' اسے زیر عمل لائیں۔ صرف ایک وعدہ ہے جو کیا جاسکتا ہے اور بہتر ہے کہ اس کی پابندی ہو۔ اگر عقل و ہوش سے سوچا جائے اور اگر ایسا نہ ہوا تو جوابی طور پر نکولیا پہلے بھی نیولیا والوں سے جنگ کے لیے تیار تھا اور اب بھی تیار رہے گا لیکن اچھا ہو کہ یہ خیال ترک کرکے اور اس نیک اقدام کے بدلے بہتری کے راستے اختیار کیے جائیں۔" بزرگ نے گردن جھکا کر کچھ سوچا پھر آہستہ سے بولا۔

"اس سے اچھی بات کوئی نہیں ہے۔ بعض جگہ ذہنوں میں فتور ہے اور یہ سوچا جاتا ہے کہ قوت حاصل کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن ہم بھی سمجھتے ہیں کہ اس سے جبانہ کی سرزمین لہوزار ہو جائے گی اور حاصل کچھ نہ ہوگا۔ شبران کو میں تمہارا یہ پیغام پہنچائے دیتا ہوں اور خود اس سے درخواست کروں گا کہ تمہاری یہ بات تسلیم کرلی جائے۔ یہ ایک نیک خیال ہے جسے ہر شخص خلوص دل سے مان لے گا۔"

"میں بھی یہی چاہتا ہوں معزز بزرگ اور میری یہ خواہش ہے کہ سمجھدار لوگ شبران کو سمجھائیں اور کہیں کہ ایسا ہی ہو جیسا ہم چاہتے ہیں۔"

"تم مجھے ان لوگوں کے نام گنوادو جن کی آزادی چاہتے ہو تم۔"

"چونکہ یہ لوگ نہایت قیمتی ہیں جو نیولیا کے قیدی ہیں' اس لیے ہم چاہیں گے کہ اب تک ہمارے جتنے افراد کو قید کیا گیا ہے' سب کی رہائی عمل میں آئے اور اس کے لیے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔" جبران نے کہا۔

"تجویز یہ ہے کہ دو سورج اور دو چاند گزر جائیں تو ہمیں سرخ روشنی سے جواب دے دیا جائے اور یہ روشنی اس بات کا اعلان ہوگی کہ ہمارا مطالبہ منظور کرلیا گیا ہے۔ جب دو سورج اور دو چاند گزر جائیں تو ہم ایک سورج کا انتظار کریں گے اور جب چاند آسمان پر بلند ہوگا تو نیولیا کے تمام قیدیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا اور ان کی لاشیں پہاڑی چٹانوں کی دوسری جانب پھینک دی جائیں گی تاکہ نیولیا

والے انہیں اٹھا کر لے جائیں اور اس طرح یہ سمجھ لیا جائے گا کہ اب ہمارے درمیان جنگ کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہے اور پھر یہ تمہارا کام ہوگا کہ تم اپنے جادو کو کس طرح استعمال کرو لیکن ہم آنے والوں سے کہیں گے کہ وہ جو کچھ اپنے ساتھ لائے ہیں اس کی تیاری کر لیں۔"

"ٹھیک ہے اس کے بعد میرے لیے ضروری ہے کہ میں فوراً ہی واپسی کا سفر اختیار کروں۔ ہاں ذرا تفصیل سے ان ناموں کو میرے سامنے دہرا دو۔" جبران نے جتنے نام اس کے ذہن میں تھے بتائے اور اس کے بعد کہا۔

"لیکن بہت سے لوگ نشاندہی کریں گے ان قیدیوں کی جو نیولیا والوں کے پاس ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ شبران اچھائی چاہتا ہے تو ان سب ہی کو رہا کر کے ہمارے حوالے کر دے اور یہی اس کے حق میں بہتر ہوگا۔"

"ٹھیک ہے مجھے اجازت دو۔" بڑی عزت اور بڑے احترام کے ساتھ نیولیا کی طرف آنے والوں کو رخصت کیا گیا تھا۔

نیولیا کے قیدیوں کے درمیان کوئی بددلی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ غیر متوقع طور پر جبران نے ان لوگوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا۔ حالانکہ سب ہی جانتے تھے کہ وہ گولیا کے مخالفین میں شمار ہوتے ہیں اور درحقیقت گولیا والے اگر فرشتہ صفت نہیں ہیں تو ان کی زندگی کسی طور پسند نہیں کریں گے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں قتل کرنے کے بجائے مستقل اپنا قیدی بنائے رہیں۔ یہ بھی ایک ممکن عمل نہیں تھا۔ قیدی آپس میں یہ گفتگو کرتے رہتے تھے۔ الماس نے یہ بات پروفیسر جیکا تا اور لولیا سے بھی کی جو وہاں موجود تھے۔

یہ بھی صرف اتفاق تھا کہ اسی وقت کالیا کسی کام سے قیدیوں کے اس کیمپ میں نکل آیا تھا۔ وہ لوگوں سے گفتگو کر رہا تھا اور الماس نے اچانک اسے دیکھا تھا۔

چنانچہ وہ مسکراتی ہوئی کالیا کے پاس پہنچ گئی اور کالیا الماس کو دیکھنے لگا۔ ایک لمحے کے لیے وہ گہری سوچ میں کھو گیا پھر اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال کر الماس سے اس کی خیریت پوچھی اور الماس ہنس پڑی۔

"میں جہاں بھی ہوتی ہوں خیریت سے ہوتی ہوں۔ کہو تمہاری مصروفیات کیا ہیں۔ کیا تم مجھے اپنا کچھ وقت دینا پسند کرو گے اور اس وقت ان لوگوں کے درمیان...... اوہو میں سمجھ گئی۔ کیا تم اس لڑکی جولیا سے ملنے آئے ہو۔" کالیا نے چونک کر الماس کو دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ دراصل میں ان لوگوں کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ بلکہ تمہارا وہ طولسی کہاں ہے۔ اصل بات اسے ہی بتانی چاہیے نظر نہیں آ رہا ہو۔"

"واہ...... قیدیوں کے درمیان بھلا ایک قیدی کو تلاش کرنا کون سا مشکل کام ہے لیکن طولسی سے پہلے تم مجھے کچھ وقت دو اس کے بعد ہم طولسی سے بات کر لیں گے۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ میڈم......" الماس اسے لے کر ایک ایسے گوشے کی جانب بڑھ گئی جہاں دوسرے لوگ موجود نہیں تھے کہنے لگی۔

''کہو کالیا! کیسی گزر رہی ہے۔ اگر تم نیولیا پہنچ جاتے تو وہ نیولیا والوں کے قیدی ہوتے اور وہ جگہ تمہیں حاصل ہوتی جو اب ہمیں حاصل ہے۔ کالیا! کیا تمہارے دل میں یہ خواہش نہیں ابھری کہ تم مجھے آزاد نکولیا میں لے جاؤ۔''

میڈم الماس یہ تو آپ کی اپنی خواہش تھی کہ آپ کو قیدیوں کے درمیان ہی رہنے دیا جائے۔

''اور اگر میرے دل میں یہ خواہش نہ ہوتی تو۔''

''تو آپ لوگوں کے درمیان رہتیں۔ آپ نے دیکھا کہ کیرائل اور اس کے ساتھی اب قیدیوں میں نہیں ہیں۔ میں نے انہیں ایک بہتر مقام عطا کیا ہے۔''

''ہاں' اس بات پر میں حیران ہوں۔ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟''

''اس لیے کہ کیرائل ایک مظلوم انسان ہے اور کسی بھی طرح نہ تو وہ نکولیا والوں کا دشمن ہے اور نہ نیولیا والوں کا بلکہ وہ تو یہاں آ کر پھنس گیا ہے اور میرے بارے میں آپ جانتی ہیں کہ میں کسی بے گناہ انسان کو کوئی نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتا۔''

''ذرا یہ تو بتاؤ کہ تمہاری یہاں کیا حیثیت ہے۔''

''نکولیا کا باشندہ ہوں' بس جیسے عام باشندے ہوتے ہیں۔''

''نہیں کالیا! غلط کہہ رہے ہو۔ میں محسوس کر رہی ہوں کہ نکولیا کا حکمران تمہیں اولیت دیتا ہے۔''

''صرف اس لیے کہ میں یہاں پیدا ہوا اور وہاں پروان چڑھا۔''

''خیر تمہیں اپنی زندگی کی داستان بتاؤں کالیا!'' میں نے روز اول ہی سے اپنے آپ کو اول رکھا ہے۔ جہاں میرا انبر دو ہو جاتا ہے' وہاں میں ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتی۔ مصلحتاً کچھ وقت گزار دیتی ہوں لیکن اپنا مقام حاصل کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ لولسی اگر نیولیا پہنچ جاتا تو میں تمہیں بہت بڑی شخصیت کی مالک نظر آتی لیکن وقت آ رہا ہے کہ مجھے وہ حیثیت حاصل ہو جائے۔ میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کالیا! کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں' تمہیں چاہتی ہوں' میں صرف تمہارے لیے وہاں جا رہی ہوں۔ اگر میرے دل میں ایسا احساس نہ ہوتا تو میں نکولیا کی وفاداریاں قبول کر لیتیں اور جو کچھ کرتی نکولیا کے لیے کرتی لیکن اب بھی یہ ذہن میں رکھنا جو میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ اگر میں نیولیا پہنچی تو نکولیا کے لیے اپنے دل میں نرمی رکھوں گی کہ تم یہاں موجود ہو۔

کالیا! مجھے چٹانیں پسند ہیں اور چٹانی انسان میری بہت بڑی کمزوری ہیں لیکن تم میری مکمل آرزو ہو اور ایک ایسی نرم و ملائم شخصیت جسے چٹانی سفر کے بعد سرسبز و شاداب خطۂ زمین میں کہا جا سکتا ہے اور زندگی کی بقیہ سانسیں اس پر بسر کی جا سکتی ہیں۔ تیرے جہانوں میں میرا کیا مقام ہوگا کالیا! یہ آنے والا وقت بتائے گا اور تم یہ بات اپنے ذہن میں رکھنا کہ میں لامحدود نہیں ہوں اور میری وسعتیں تمہاری سوچ سے کہیں آگے ہیں۔ مجھ سے کبھی منحرف نہ ہونا' ورنہ جانتے میں طوفان آ جائے گا۔ ایک ایسا طوفان جس کے بعد یہاں کی تاراج سو جائے گی۔'' کالیا نے جواب دیا۔ خاموش نگاہوں سے الماس کو دیکھتا رہا تو وہ ہنس کر بولی۔

"اور وہ لڑکی جس کا نام جولیا ہے اور جو ایک پروفیسر کی بیٹی ہے' اپنی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت سجائے ہوئے ہے۔ کیا تمہارے دل میں اس کے لیے کوئی گنجائش ہے کالیا!"

"نہیں میڈم! نہ تھی' نہ ہے اور نہ آئندہ اس کا کوئی امکان ہے۔" کالیا نے فوراً جواب دیا۔ معصوم جولیا کو الماس کی شیطانیت سے بچانے کا ایک ہی ذریعہ تھا اور اس نے محسوس کیا کہ الماس کے چہرے پر اطمینان کے آثار پھیل گئے۔

"اب آؤ طولنی سے ملو۔"

"طولنی کو کالیا بھی اطلاع دینا چاہتا تھا کہ نیولیا والے آگئے ہیں اور جونہی ادھر سے کوئی اطمینان بخش جواب ملا' ان کی منتقلی کا کام شروع ہو جائے گا اور یہ اطلاع جبران ہی کے اشارے پر کالیا ان لوگوں کو دینے آیا تھا۔ سو اس نے طولنی کو تفصیل بتائی اور طولنی کے چہرے پر امید کے آثار پیدا ہو گئے۔ الماس اس وقت بھی ان دونوں کے درمیان موجود تھی اور اس کی نگاہیں ایک طرف چٹانوں جیسی شخصیت طولنی پر پڑتیں تو دوسری طرف کالیا کی جانب بھی اٹھ جاتیں۔ غالباً وہ اپنے دل میں دونوں کا موازنہ کر رہی تھی۔

"نیولیا والوں نے نکولیا کی اس پیشکش کو فوراً قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر قیدیوں کا وہ گروہ پہاڑی چٹانوں کو عبور کر کے نکولیا کے علاقے میں داخل ہو گیا اور اس گروہ کو ساتھ لانے والے وہی افراد تھے جو وفد کے طور پر یہاں آئے تھے۔ چونکہ نکولیا والوں کو انتظار تھا' چنانچہ ادھر نگاہیں رکھی جا رہی تھیں اور نیولیا والوں کے اس اقدام کو بڑی اہمیت دی گئی۔ سب نے طویل عرصے سے نیولیا میں قیدیوں کا استقبال کیا اور اس کے فوراً ہی بعد اس گروہ کو روک لیا گیا اور خیر سگالی کے طور پر ذرا بھی تاخیر نہ کی گئی اور طویل عرصے سے غیر دنیا میں زندگی بسر کرنے والے لوگوں کو بالآخران کی بستیوں کی جانب روانہ کر دیا گیا۔ کالیا بھی ساتھ تھا اور ان لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ پروفیسر جیکانہ نے موقع ملتے ہی کالیا سے کہا۔

"یہ سچ ہے کالیا کہ تم نے میرے دل پر ایک اثر چھوڑا ہے۔ کاش تم نیولیا کے باشندے ہوتے اور کاش میں پورے خلوص کے ساتھ آج تمہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوتا لیکن کالیا! صرف تمہاری وجہ سے صرف اپنی بیٹی کی وجہ سے آج میرا نکتہ نظر تبدیل ہو گیا ہے۔ میں بھی وہی چاہتا ہوں جس کی خواہش نکولیا سے کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ آنے والے وقت میں نیولیا اور نکولیا یکجا ہو جائیں اور ان کے درمیان نفرت کی دیوار گر جائے۔ لیکن اس بات کو حد نگاہ رکھنا کہ میں صاحب اختیار نہیں ہوں اور ہو سکتا ہے کہ کچھ ایسے لمحات بھی آ جائیں جن میں نیولیا اور نکولیا کے درمیان ناخوشگوار کیفیتیں پیدا ہوں۔ وقت جو بھی فیصلہ کرے کالیا! اس فیصلے میں میری شخصیت نہ سمجھنا۔ ہاں کچھ مجبوریاں دامن گیر ہوئیں تو میں ان کے بارے میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جولیا کے لیے میں تمہارا انتظار کروں گا۔"

جولیا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جب پروفیسر جیکانہ یہ گفتگو کر رہا تھا تو وہ قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی لیکن کسی نے بھی غور نہیں کیا تھا کہ اس وقت الماس بھی زیادہ فاصلے پر نہیں تھی اور ان لوگوں کی گفتگو سن رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نفرت کے چراغ روشن تھے اور وہ پروفیسر جیکانہ اور جولیا کو خونی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

قیدیوں کا یہ قافلہ چلا گیا اور نکولیا میں نیولیا کی طرف سے آنے والے قیدیوں کی خوشی میں جشن منایا جانے لگا۔ سب ہی خوش تھے ان قیدیوں کے آنے سے۔ خصوصاً ان کے اپنے عزیز و اقارب اور کالیا اس وقت عجیب و غریب کیفیت محسوس کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اداسی تیر رہی تھی اور عورت کی نگاہ غالباً تیز ہوتی ہے۔ نہ تو چچا اور نہ ہی جبران نے کالیا کی اداسی کو محسوس کیا۔ البتہ کچھ فاصلے پر موجود شیری' کالیا کو بغور دیکھ رہی تھی اور اس کے چہرے پر گہری سوچ کے آثار تھے۔ وہ عجیب سا محسوس کر رہی تھی اور جب سب اپنے اپنے خوش گپیوں میں معروف ہو گئے تو شیری آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کالیا کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے کالیا کے بازو پر ہاتھ رکھا تو کالیا چونک کر اسے دیکھنے لگا پھر مسکرا دیا۔

''میرے ساتھ آؤ' تمہیں کوئی کام تو نہیں ہے۔'' کالیا خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا۔ شیری سفر کرتی ہوئی ساحل پر پہنچ گئی اور پھر اس نے کالیا سے کہا۔

''کیا تم میری پسندیدہ جگہ چلنا پسند کرو گے؟''

''ابھی۔''

''ہاں' اگر کوئی مصروفیت نہ ہو۔ ویسے بھی بہت دن سے ہم سمندر سے دور ہیں۔'' کالیا نے ایک لمحے کے لیے سوچا پھر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ شیری نے فوراً ہی سمندر کی جانب رخ کیا تھا اور کالیا اس کے ساتھ تھا۔ سمندر کی گہرائیاں انہیں اپنی آغوش میں لینے کے لیے بے چین ہو گئیں اور اس کے ساتھ آبی جانوروں کے ساتھ دو انسان ان سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے سمندر میں سفر کرنے لگے۔ حسین ترین مناظر بکھرے ہوئے تھے۔ خوبصورت مچھلیاں جنہیں یہاں زندگی کی آزادی تھی اس کے علاوہ دوسرے سمندری جانور جو مہذب آبادیوں کے قریب نہیں پائے جاتے تھے۔ ان کے اطراف سے گزر رہے تھے اور کالیا کی نگاہیں ان کا جائزہ لے رہی تھیں۔ گہرائیاں طے ہوتی رہیں۔ شیری ایک مخصوص سمت جا رہی تھی پھر سمندر کی تہہ آ گئی اور وہ زمین پر جا اترے۔ چٹانی علاقہ تھا۔ عظیم الشان درخت اور آبی پھول تاحد نظر بکھرے ہوئے تھے۔ ان کے اندر آکٹوپس کروٹیں بدل رہے تھے۔ بڑی بڑی سمندری مچھلیاں گول گول آنکھوں سے ان اجنبی جانوروں کو دیکھ رہی تھیں۔

لیکن شیری ایک مخصوص سمت تھی' سمندر میں وسیع و عریض چٹانی اور پہاڑی سلسلے کے درمیان ایک مخصوص قسم کا غار نظر آیا اور شیری کا رخ اسی جانب ہو گیا۔ کالیا اس کے ساتھ ساتھ تیرتا ہوا غار میں داخل ہوا۔

تھوڑی دور تک تاریکی رہی اور اس کے بعد جب شیری اوپری سمت بلند ہوئی تو آہستہ آہستہ یہ تاریکی ختم ہو گئی۔ ایک عجیب سی مدھم روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ بلندیوں پر پہنچنے کے بعد کچھ ایسے چٹانی کٹاؤ سامنے آئے جن کی بھول بھلیوں میں سمندر کا پانی گم ہو گیا تھا اور پھر اس مخصوص جگہ جہاں پانی ختم ہوا تھا' ایک وسیع و عریض اور کشادہ چٹانی چھت نظر آئی جس کا سفر طے کرنے کے بعد جب وہ گہرائیوں تک پہنچے تو وہاں ایک عظیم الشان غار پھیلا ہوا تھا اور حقیقتاً سمندر کی گہرائیوں میں ایک ایسی جگہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا' جہاں

پانی کی سائنس ختم ہو جاتی تھی اور اس جگہ کو پانی سے محفوظ کہا جا سکتا تھا۔ اگر دیکھنے والے گہری نگاہوں سے جائزہ لیتے تو انہیں وہ عمل معلوم ہو جاتا جس کی تلاش دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔

شیری نے اس جگہ کو تلاش کیا تھا اور وہاں اپنے لیے ایک جنت ترتیب دے ڈالی تھی۔ سمندری گھاس کے عظیم الشان ڈھیر بکھرے ہوئے تھے جو بستر کے طور پر استعمال کیے جا سکتے تھے۔ سمندر سے نکلنے والی قیمتی موتیوں کی دیواروں میں نصب کر کے روشنی پیدا کی گئی تھی۔ اور یہ روشنی برسانے والے انمول ہیرے جو مہذب دنیا کی نگاہوں میں کبھی نہ آئے ہوں گے اس غار کی وسعتوں کو جگمگائے ہوئے تھے۔ آرائش کی تمام چیزیں سمندر ہی سے حاصل کی گئی تھیں اور کالیا حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔ کہ شیری نے کتنی محنت سے اپنی یہ جنت تعمیر کی ہے۔ بلاشبہ یہاں وقت گزارنا ایک مہذب دنیا کے لیے ایک ایسا عمل ہوتا جسے کوئی انسان کبھی فراموش نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن اس دنیا کی کہانیوں سے دور سمندر کے ایسے خطے میں جہاں انسانی تصور بھی نہ پہنچ پایا ہو۔ یہ پراسرار دنیا جن روایتوں کی حامل تھی ان کے تحت اس جگہ کو بھی تسلیم کیا جا سکتا تھا۔ کالیا نے یہاں نہایت پسندیدگی کا اظہار کیا۔ شیری نے اسے گھاس کے بستر پر بٹھا دیا اور خود بھی بے سدھ ہی ہو کر اس کے نزدیک نیم دراز ہو گئی۔ اس کے انداز میں شوریدہ سری نظر آ رہی تھی۔ اور آنکھوں میں ایک خمار آلود کیفیت جو غالباً سمندر کی گہرائیوں میں اس تنہائی کا نتیجہ تھی۔

دفعتاً ہی کالیا سنبھل گیا۔ اس نے جس دنیا میں پرورش پائی تھی اور جو اقدار اس نے سیکھے تھے ان کے تحت ایک سلیقہ انسانی زندگی میں ہونا بے حد ضروری تھا۔ جذبات ہر جگہ نہیں بھٹکنے چاہیے تھے۔ اور ویسے بھی کالیا اپنے طور پر ایک بہت محتاط نوجوان رہا تھا۔ اس کی زندگی میں ایسے بے شمار مراحل آئے تھے اور اس نے نہایت خوش اسلوبی سے انہیں ٹال دیا تھا اور پھر یہ تو اس کے چچا کی بیٹی تھی۔ جبران کی بہن اور اس کے چچا کی اولاد یہاں تو اسے مہذب دنیا سے حاصل کی گئی تربیت کا خصوصی مظاہرہ کرنا تھا۔ اور جہاں ان کے اقدار کے بارے میں ابھی کچھ جاننے کا بالکل موقع نہیں ملا تھا۔ گویا ابھی وہ اپنی اس دنیا سے بالکل ناواقف تھا۔ دوسرے معاملات سے ہی فرصت نہیں ملی تھی جو اس سمت توجہ دیتا۔ اور قیدیوں کے چلے جانے کے بعد اصل زندگی تو اب شروع ہونے والی تھی۔ جس میں سے اپنے ایک مقام کا تعین کرنا تھا۔ شیری ایک معصوم لڑکی تھی اور لڑکیاں کہیں بھی ہوں ان کے سینوں میں ایک ہی جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ کسی کی قربت کسی کی محبت اور کسی کی زندگی میں شامل ہو جانے کا۔ لیکن کالیا کے سینے میں جو تصویر محفوظ تھی اس کی جگہ شاید زندگی بھر کسی کو نہیں دے سکتا تھا۔ چنانچہ شیری کی اس خود سپردگی کو اس نے نظر انداز کیا۔ بلکہ اسے سنبھالنے کا فیصلہ کیا۔ شیری توجہ طلب نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ کالیا نے آہستہ سے کہا۔

"تمہاری یہ دنیا اتنی حسین ہے شیری کہ انسانوں کا یہاں آنے کے بعد واپس جانے کے لیے دل نہ چاہے۔"

"اسے صرف میری دنیا کیوں کہتے ہو تم بھی تو اس کے مالک ہو۔" شیری نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں میرا اور تمہارا رشتہ ہی ایسا ہے۔"

"اور ایک اور رشتہ جو میرے سینے میں نمو دے چکا ہے تمہارے لیے زیادہ مستحکم ہوگا کالیا۔"

"وہ کون سا رشتہ ہے؟"

"محبت کا رشتہ"

"شیری آج میں یہاں اس پرسکون دنیا میں تم سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں' تا کہ میری معلومات میں اضافہ ہو۔"

"باتیں تو ہم اوپر جا کر بھی کر سکتے ہیں' سمندر کی یہ دنیا تو دلوں میں جذبات کو بھڑکاتی ہے۔ اپنے جذبات پر بھی نظر ڈالو کالیا' میں تمہاری طلبگار ہوں اور جب سے میں نے تمہیں دیکھا ہے میرے سینے میں تمہارا تصور پیدا ہو چکا ہے۔"

کالیا پریشان نظروں سے شیری کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے اس کی جذباتی کیفیت کا احساس تھا' لیکن یہ سمجھنے کے لمحات تھے۔ ورنہ آنے والا وقت پریشان کن بھی ہو سکتا تھا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

"شیری یہاں رشتوں کا تعین کیا ہوتا ہے؟" وہ کچھ دیر کالیا کو عجیب نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر بولی۔

"رشتوں کا تعین بس یہی ہوتا ہے کہ...... میں تمہارے چچا کی بیٹی ہوں' وہ تمہارے باپ کا بھائی ہے۔ اور جبران میرا بھائی۔"

"ہمارے ہاں میرا مطلب ہے ہمارے گولیا میں یا ہمارے جہاں میں کچھ رشتوں کا تقدس بھی پایا جاتا ہے؟"

ہر رشتے میں تقدس ہوتا ہے کالیا۔ ماں ماں ہوتی ہے۔ باپ باپ ہوتا ہے۔ بہن بھائی' بہن بھائی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ جن کی رگوں میں ایک خون دوڑ رہا ہو۔ جیسے میں اور تو کالیا ایک دوسرے سے محبت کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کو اپنی دنیا میں شامل کر سکتے ہیں۔"

"بالکل اس دنیا کی مانند جس سے گزر کر میں یہاں آیا ہوں۔ لیکن اس دنیا میں کچھ اور رشتے بھی ہیں۔ مثلاً جیسے اعتماد کا رشتہ میرے چچا کی بیٹی جبران کی بہن میرے اور تیرے درمیان اعتماد کا ایک رشتہ قائم ہے۔ اگر جبران تجھے اپنی بہن کہتا ہے اور تو میرے چچا کی بیٹی ہے تو میرے لیے بھی تیرا درجہ اس سے کم نہیں ہے۔ اور میں اب تک تجھے اسی نگاہ سے دیکھتا رہا ہوں۔ اور ان نگاہوں میں کوئی فرق نہیں آیا۔ یہاں میرے تیرے جذبات کا احساس بھی رکھتا ہوں' تیرے دل میں میرے لیے جو جذبے جاگے ہیں۔ ان کی تسکین میں انداز میں تو چاہتی ہے۔ میرے دنیا نے اس سے منع کیا ہے۔ اور میں یقیناً تیری پذیرائی نہیں کر سکتا۔ کہ انسان جن گڑھوں میں جا گرتا ہے گرنے سے پہلے ان کے بارے میں نہیں سوچتا...... لیکن بعد میں وہ اسکا بدترین احساس بن جاتے ہیں۔"

"کالیا آ میرے ساتھ آ...... مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے تجھے سمجھنے میں دیر لگائی۔ شاید وہ احساسات مجھے بے اختیار کر گئے۔ جواب تک میرے دل میں تیرے لیے پلتے رہے ہیں۔ میں نے پہلے ہی نگاہ میں تجھے اپنا مان لیا تھا۔ اور اسی انداز میں سوچتی رہی تھی۔ جو کچھ تو کہہ رہا ہے' میری سمجھ سے باہر نہیں ہے لیکن آ اور مجھے ایک بات کا یقین دلا آ میرے ساتھ...... آ......" وہ اسے لیے ہوئے نماز کے ایک دوسرے گوشے میں پہنچ گئی۔ جہاں ایک چمکدار پتھر جوالٹے توے کی مانند تھا۔ اور ایک دوسری چیز پر رکھا گیا تھا۔ جو ہڈیوں کو کھڑا کر کے بنائی گئی تھی۔ شیری اس کے قریب پہنچ گئی اور اس نے کہا۔

"یہ سنگ بست ہے' وہی پتھر جس کا میں نے تجھ سے تذکرہ کیا تھا۔ تجھے یاد ہے نا؟"

''کیوں نہیں......تو نے کہا تھا کہ سورج کی کنواری کرنیں جب بھی سمندر کے تصور سے گزر کر گہرائیوں تک پہنچ جاتی ہیں تو ان کی زد میں آنے والا کوئی بھی چٹانی ٹکڑا سنگ بست بن جاتا ہے۔''

''ہاں یہی کہا تھا میں نے اور ایسا ہی ہے اور یہ صدیوں کے بعد ہوتا ہے۔لیکن سنگ بست کی یہ خوبی ہے کہ اس پر ہاتھ رکھ کر جو کچھ کہا جاتا ہے سچ کہا جاتا ہے۔اور اس پر ہاتھ رکھنے والا کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔کالیا میں تجھ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جس نیک نیتی کا درس تو نے مجھے دیا ہے کیا تو بھی اس پر کاربند ہے۔کیا کوئی اتفاقی حادثہ کیا کوئی مجھ جیسی عورت تیری خلوت تک نہیں پہنچی اور تو نے وہاں بھی اپنی اقدار کا خیال رکھا ہے۔اس کے بعد میں تیرے بارے میں اپنے معیار کا انتخاب کرلوں گی۔''

کالیا سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔اور اس نے غور کیا کہ عورت کے مسائل دنیا کے ہر گوشے میں یکساں ہوتے ہیں۔اس کی سوچ میں کہیں کوئی نمایاں تبدیلی بھی نہیں ہوتی۔وہی ایک انداز محبت عشق، یعنی سب سے اہم مسئلہ آج تک یہی ہوتا آیا تھا مرد کی ملاقات کسی سے بھی ہو۔چاہے مرد ہو یا عورت لیکن جو اصل موضوع اس کے سامنے ہوتا ہے وہ اسی پر توجہ دیتا ہے۔اور بعض اوقات اس کے دل میں تصور بھی نہیں ابھرتا کہ اس کا سامنا کسی عورت سے ہے۔لیکن جہاں بھی عورت نظر آئی نوجوان یا خوبصورت یا کسی عمر کی عورت اس کا ایک ہی مسئلہ سامنے آیا۔کالیا کو ہنسی آ گئی۔اس نے کہا۔

''تو میں کیا کروں؟''

''اس پتھر پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ دے۔'' کالیا نے ایسا ہی کیا۔اور پھر سوالیہ نگاہوں سے شیری کی طرف دیکھنے لگا۔شیری بولی۔

''اور اب اقرار کر کے تو نے کسی عورت کو جذباتی طور پر متاثر ہو کر اپنی خلوت میں حاصل نہیں کیا......؟''

''ہاں ایسا ہوا ہے شیری......''

''کیا ایسا ہوا کہ کوئی حسین لڑکی تیرے دل کو بھائی ہو؟'' کالیا نے اس تصویر کا تصور کیا۔اور بولا۔

''ہاں ایسا ہوا ہے''

''تو کیا تجھے اس کی قربت حاصل نہیں ہوئی۔'' شیری کی نگاہیں پتھر پر جمی ہوئی تھیں۔پتھر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔

''اور کیا ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی نے تیری قربت حاصل کرنے کے لیے آخری حد تک کارروائی کی ہو اور تو نے وہاں بھی اسے تسلیم نہ کیا ہو؟''

''ہاں ایسا ہوا ہے؟''

''بس پتھر سے ہاتھ ہٹا لے۔'' شیری نے کہا۔اور کالیا نے مسکرا کر پتھر ہٹا لیا۔شیری کے چہرے پر کچھ اداسی سی دوڑ گئی تھی۔اس نے آہستہ سے کہا۔

''میں اس کا دوسرا رخ بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔'' کالیا نے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''دیکھنا چاہتا ہوں کہ سنگ بست میں سچ کو پرکھنے کی کتنی طاقت ہے کیا صلاحیت ہے؟''

''تو پھر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دے'' شیری نے کہا۔ اور کالیا نے ایسا ہی کیا۔

''میں تجھ سے کوئی سوال کرتی ہوں کالیا' کیا..... کیا تو نے اپنی خلوت میں کسی عورت کو حاصل کیا؟''

''ہاں.....'' کالیا نے کہا اور دفعتاً ہی پتھر سے نیلی شعاعیں بلند ہونے لگیں۔ کالیا کے ہاتھ کو شدید گرمی کا احساس ہوا اور اس نے گھبرا کر ہاتھ پتھر سے ہٹا لیا۔

''یہ تو واقعی بڑی انوکھی چیز ہے کل''

''نہ صرف انوکھی بلکہ سزا دینے والی۔ اگر تو اس پر تین جھوٹ بول لے' تو تیرا ہاتھ جل کر خاک ہو جائے گا۔ یہ اس پتھر کی خاصیت ہے۔

''خوب'' کالیا نے مسکراتی نگاہوں سے پتھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ دفعتاً ہی اس کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی۔ عدیل بخشی اور تاشہ بھی دونوں یاد آئے تھے ان کے سوا کائنات میں کچھ نہیں تھا۔ اس نے محبتوں کا ہر تصور انہی کی ذات میں سمیٹا تھا۔ اور جب بھی کوئی انوکھی چیز اس کے سامنے آئی اس کے دل میں یہی تصور ابھر آتا۔ کاش اسے دیکھنے والے یہ دونوں افراد بھی اس کے پاس ہوتے......

بہر حال شیری کو یہاں مایوسی ہوئی تھی۔ وہ وہاں سے ہٹ گئی۔ اور پھر اس نے کہا۔

''کیا خیال ہے۔ اب چلیں۔''

''ہاں وہی مناسب ہے' ویسے تیری یہ عیش گاہ بے مثال ہے' تیرے لیے کھلی ہے۔ جب دل چاہے یہاں آ..... ویسے بھی میرا تیرا دل کا رشتہ ہے اور یہ سچ ہے۔ کہ تیرے اقدار اپنی جگہ مستحکم ہیں۔ لیکن میری محبت بھی اپنی جگہ مستحکم ہے۔ میں تجھے چاہتی رہوں گی۔''

''واپس چلیں۔''

''چلنا تو ہوگا......'' کالیا مسکرا کر بولا۔

''مگر ہم یہاں کیسے رہیں گے۔ بلکہ یہی چاہتا ہوں کہ تو مجھے اکثر یہاں آنے کی اجازت دے۔''

''تو آ سکتا ہے کالیا!'' شیری نے کہا اور پھر وہ دونوں اس پر اسرار غار سے باہر نکل کر سطح سمندر پر بلند ہونے لگے......

طولسی کا قافلہ چل پڑا۔ الماس جانتی تھی کہ اس وقت پروفیسر جیکا نہ اس کا واحد سہارا ہے۔ ورنہ اس اجنبی دنیا میں اس کے ساتھ بہت برا سلوک ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ تو مقامی ہیں جس میں ایک جولیا ہے جس کا تعلق براہ راست اس دنیا سے نہیں ہے۔ لیکن پروفیسر اس کے لیے سب کچھ ہے۔ اور اسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

الماس کے لیے یہ انتہائی مستقل سوچوں میں ڈوبا رہا۔

اور وہ اب تک کے حالات پر یہ سوچ رہی تھی کہ جو کچھ ہوا اس میں حالات کا کتنا بڑا دخل تھا اور بپی کوششیں کیا کیا تھیں۔ ایسے خود ہی یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس بار اس نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کی اب تک کی زندگی سے بالکل مختلف ہے۔

طولسی نے کچھ دیر کے بعد اس پر توجہ دی۔ وہ خود بھی اس قید کے دوران سوچوں میں ڈوبا رہا تھا اور قید میں اس کی بہت کم گفتگو الماس سے ہوتی تھی۔ البتہ اس کی شخصیت میں ابھی الماس کے لیے بے حد دلچسپی باقی تھی۔ کیونکہ طولسی اس کی خواہشوں کی مکمل تکمیل کر دیتا تھا اور ایسے ہی تو نامراد الماس کی کمزوری رہے تھے۔ لیکن اس سرزمین پر آنے کے بعد اسے یہ احساس ہوا تھا کہ یہاں تو چٹانیں ہی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں۔

جبران' طولسی سے کہیں زیادہ دلکش تھا۔ حسین لوگوں کی اس بستی میں الماس کے لیے دلچسپی کا کافی سامان موجود تھا۔ جبران البتہ اس کی دسترس سے باہر کی چیز تھا۔ اس لیے اس نے اس کے لیے زیادہ تگ و دو نہ کی اور اب نپولیا کی جانب سفر کرتے ہوئے وہ یہی سوچ رہی تھی کہ دیکھو آنے والی کہانیاں زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں رونما کرتی ہیں' طولسی اس کی ساتھ ساتھ چلتا ہوا بولا۔

''میڈم الماس تھا۔ تم کچھ سوچ رہی ہو؟'' اس نے چونک کر طولسی کو دیکھا اور دلکش انداز میں مسکرا دی۔

''ہاں' طولسی تیری یہ دنیا بہت دلکش ہے''

''ہاں لیکن ابھی تم نے اس کی دلکشی نہیں دیکھی۔''

''دیکھ رہی ہوں۔''

''یہ سب ویرانے ہیں۔ میری بستی۔ میرے آبادی' میرا جبانہ بہت حسین ہے۔ تم اس کے حسن و جمال کو دیکھو گی تو دیوانی ہو جاؤ گی......'' الماس نے محبت بھری نگاہوں سے طولسی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں اگر میں جبانہ کو طولسی سمجھ لوں تو مطمئن ہو جاتی ہوں۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب بتانے کا نہیں سمجھنے کا ہوتا ہے۔'' طولسی اس کے الفاظ پر غور کرنے لگا۔ اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں بہت عجیب و غریب حالات سے دوچار رہا ہوں۔''

''کیا؟''

''درحقیقت یہ ہے کہ اپنی دنیا سے طویل عرصے تک دور رہا ہوں۔ لیکن اس وقت یہاں سے گیا تھا جب تمام تر حقیقتوں سے واقف ہو چکا تھا۔ اور ان حقیقتوں میں عورت بھی تھی۔ میری بیوی بچہ کوئی نہیں ہے۔ میں اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکا تھا۔ تمہاری دنیا میں رہ کر بھی میرا واسطہ عورتوں سے پڑا لیکن میں خوفزدہ رہا۔ حالات سے اور میں نے یہ نہ سوچا کہ کسی جانب قدم بڑھاؤں لیکن میڈم تم سے ملنے کے بعد مجھے ایک اور احساس ہوا۔

''وہ کیا؟'' الماس اس کے اس انکشاف کو خاموشی سے پی گئی تھی۔ جس میں اس نے بتایا تھا کہ اس کی بیوی بھی ہے۔ حالانکہ ایسے انکشافات الماس کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوا کرتے تھے کہ اس کی پسند میں کوئی اور بھی شامل ہو۔

''عورت صرف عورت نہیں ہوتی بلکہ تیری جیسی عورتیں اپنی دلکش گفتگو سے مرد کو ان لذتوں سے آشنا کرتی ہیں۔ جو اس کی چاہت کو دوبالا کر دیتے ہیں..... الماس نے مسکراتی نگاہوں سے طولسی کو دیکھا اور بولی۔

''تم نے یہ الفاظ بھی کہہ سکتے ہو طولسی''

''کیوں نہیں۔''

''مجھے حیرت ہوئی۔''

''کیوں؟''

''اس لیے کہ میں نے تمہیں صرف ایک باعمل انسان پایا' اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

وہ تیری بھول تھی' میڈم الماس۔''

''کیوں؟''

''ہر شخص جب ذہنی طور پر آزاد ہوتا ہے تو زندگی سے دلکشی ابھرتی ہے۔ میرے بارے میں تو تو جانتی ہے کہ کیسے کیسے حالات کا شکار تھا۔ نکولیا والوں کو قید رکھنا میرے لیے انتہائی مشکل کام تھا۔ میں نے یہ مشکل کام اپنے شانوں پر قبول کیا تھا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جانہ کے لوگ سبھی ایک دوسرے سے واقف ہیں اور ہم لوگ یہ جانتے ہیں کہ کون کیا کر سکتا ہے۔ ایسے حالات میں مجھے اپنی کامیابی کی امید کم تھی۔ اور میری تمام تر توجہ اسی جانب تھی۔ اگر تو اس قدر دلکش نہ ہوتی اور خود میری جانب متوجہ نہ ہوتی تو شاید میرے تیرے درمیان اتنے ہی فاصلے رہتے جتنے اجنبی لوگوں کے درمیان ہوا کرتے ہیں۔ اور اب یہاں آنے کے بعد میرے مشن کی بدترین ناکامی مجھے افسردہ کیے ہوئے تھی۔ لیکن یہ معاملہ بالآخر طے ہو گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں تیری زندگی بچا کر لانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بھی۔''

''مجھے ایک بات بتاؤ طولسی کہ اب کیا ہوگا؟''

''جس کا فیصلہ شبران کرے گا۔''

''شبران کون ہے؟''

''ہمارے علاقے کا سردار؟''

''طولسی میرے خیال میں تو تمہیں اس علاقے کا سردار ہونا چاہیے تھا۔''

''تمہیں یہ معاملہ ذرا مختلف ہوتا ہے۔ جس کی جو ذمے داری ہوتی ہے وہ اسی کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ اور وہی زیادہ خوش اسلوبی سے اس ذمے داری کو نبھا سکتا ہے۔''

''میرے نزدیک تو تم ہر طرح کی ذمہ داریاں نبھانے کے قابل ہو۔ ویسے سردار کا درجہ کیا ہوتا ہے؟''

''بہت اعلیٰ سب اس کی بات مانتے ہیں اور اس کے اشاروں پر عمل کرتے ہیں۔''

''تو کیا شبران نپولیا میں سب سے بڑی حیثیت رکھتا ہے؟''

''عام لوگوں میں ورنہ سب سے بڑی حیثیت کی مالک افقاریہ ہوتی ہے۔ یہ سب درجے ہوتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ میں تجھے سمجھادوں گا۔ اور وہ تیری سمجھ میں آ جائیں گے۔''

''ہاں طولسی' تمہاری یہ دنیا تمہاری وجہ سے میرے لیے اتنی دلکش ہے کہ میں اس کے ایک ایک رمز سے آشنا ہو جانا چاہتی ہوں۔''

''اب ہم نپولیا پہنچیں گے۔ میری پیشی تو ان کے سامنے ہوگی۔ اور اس کے بعد مستقبل کے فیصلے ہوں گے۔ میں تجھے یہاں کی ایک ایک شے سے آشنا کرادوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔''

''اور تمہاری بیوی کیا وہ میری موجودگی پر اعتراض نہیں کرے گی؟'' طولسی مسکرایا پھر اس نے کہا۔

''نہیں یہاں ایسا نہیں ہے۔'' الماس خاموش ہوگئی' کافی سفر طے ہوگیا' پھر سفر کرنے والوں میں ہلچل مچ گئی۔ شاید نپولیا کی آبادی آ گئی تھی۔''

ہم نپولیا پہنچ گئے ہیں؟'' الماس نے پوچھا۔

''ہاں وہ دیکھو درختوں کے درمیان آبادی کے نشان وہ مکانات'' طولسی آہستہ سے بولا۔

سرسبز درختوں کی گھنی چھاؤں میں لکڑی کے شہتیروں سے بنے ہوئے یہ مکانات جادو نگری کے گھر معلوم ہوتے ہیں۔ گو ان کی تعمیر میں کوئی خاص ڈیزائن کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اس کے باوجود یہ بہت دلکش تھے۔ غور سے دیکھنے سے اندازہ ہوتا تھا کہ اس انداز میں بھی کوئی اہم بات پوشیدہ ہے۔ الماس نے کہا۔

''طولسی......'' اور طولسی اسے دیکھنے لگا۔ ''مجھے اس کے بارے میں بتاتے چلو۔''

''یہ سب کچھ تیرے سامنے ہے۔''

''میں نے ایک بات محسوس کی ہے۔''

''کیا؟''

''وہاں پہاڑوں کے اس طرف مجھے یہ زندگی نہیں نظر آئی تھی۔ وہاں میں نے ایسے گھر نہیں دیکھے۔''

''میں تجھ پر ایک انکشاف کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نپولیا سے گیا تھا اس وقت بھی نپولیا ایسا نہیں تھا۔''

''کیا مطلب؟''

''پہلی بات تو یہ کہ گولیا سے نپولیا کا فاصلہ۔''

"کیا یہ پتا نہیں تھا؟"

"نہیں۔"

"پھر کیا صورت حال تھی؟"

"چنانچہ تقسیم کے بعد ہی نیولیا کی آبادی شروع ہو جاتی تھی جیسے نکولیا میں ہے۔"

"اوہ.....تمہارا مطلب ہے کہ یہ آبادی سمیٹ کر آگے بڑھا دی گئی ہے۔"

"ہاں......"

"یہ تو دانشمندی ہے۔"

"تم اس سے اتفاق کرتی ہو؟"

"بالکل اور کیا تبدیلی ہوئی ہے؟" الماس نے پوچھا۔

"یہ مکانات ایسے نہیں تھے بلکہ زیادہ تر لوگ ذہنی گڑھوں میں رہتے تھے۔ یہ مکانات تو بہت خوشنما بنائے گئے ہیں پہلے یہ اس طرح نہ تھے۔"

"جب تم یہاں سے گئے تو شبران سردار نہیں تھا۔"

"نہیں اس وقت تو خاصی نیولیا کا سردار تھا۔"

"کیا وہ بوڑھا آدمی تھا۔؟"

"ہاں مگر بہت تجربے کار۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ شبران ایک ذہین سردار ہے؟"

"شاید" طوسی نے آہستہ سے کہا کچھ ہی دیر کے بعد اچانک اس خاموشی میں زندگی دوڑ گئی۔ درختوں کی شاخوں سے انسان ٹپکنے لگے تھے۔ بالکل یوں لگ رہا تھا جیسے تیز ہوا کے جھونکوں سے پھل گر رہے ہوں الماس دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ درختوں سے کودنے والے خوشیوں کا اظہار کرتے ہوئے انکے قریب آ گئے۔ وہ بھی تھے جن لوگوں کے عزیز و اقارب تھے۔ جو نکولیا گئے تھے چنانچہ انہوں نے محبتوں کا اظہار کیا۔ اور ایک دوسرے سے گلے ملے۔

اس وقت طوسی بھی الماس سے علیحدہ ہو گیا تھا اور الماس تنہا رہ گئی لیکن اس نے پروفیسر جیکانہ کو اپنی بیٹی کے ساتھ نہیں دیکھا اور آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچ گئی۔

"ہیلو پروفیسر آپ اتنے الگ تھلگ کیوں ہیں۔"

"یہ آپ کو بتانا ضروری ہے؟"

''مجھے تعجب ہو رہا ہے۔''

''آپ کو یہاں بہت سی باتوں پر تعجب ہوگا میڈم''

''یوں سے کیا بات ہے۔ پروفیسر کچھا کھڑے اکھڑے لگ رہے ہو۔ میں آپ میں...... میں آپ کی مہمان ہوں۔''

''میری......'' جیکانہ نے طنز کیا۔

''نیولیا کی۔''

''معاف کر دیجیے گا میڈم الماس! آپ میری دوستی کی مہمان ہیں ورنہ کسی نے آپ کو دعوت نہیں دی تھی۔''

ملنے ملانے کے ہنگامے دیر تک رہے۔ شاید بشران ان لوگوں کا استقبال کرنے نہیں آیا تھا۔ لیکن یہاں ان لوگوں نے قیام نہیں کیا۔ کچھ دیر بعد طوبیٰ نے الماس کو اپنے پاس بلایا دو افراد سے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''یہ دونوں میرے بھائی ہیں۔ میرے ضعیف ماں باپ میرے استقبال کے لیے نہیں آ سکے۔''

''یہ کون ہیں؟'' طلسی کے بھائی نے پوچھا' وہ پسندیدہ نظروں سے الماس کو دیکھ رہا تھا۔

''میڈم الماس نئی دنیا سے آنے والی......''

''آہ...... کیا یہ وہاں کی باشندہ ہیں۔'' طلسی کے بھائی نے پوچھا۔

''وہاں!''

''کیا نئی دنیا سے کچھ اور لوگ بھی آئے ہیں؟''

''صرف پروفیسر جیکانہ کی بیٹی۔''

''اور کوئی نہیں؟''

''نہیں۔'' طلسی نے کہا پھر الماس سے بولا۔ ''یہ مکانات ان نگرانی کرنے والوں کے لیے ہیں۔'' جو نولیا کی طرف سے ہونے والی ہر کارروائی سے باخبر رہتے ہیں۔ ہمارے گھر آ گئے ہیں۔''

''یہاں سے دور ہیں؟''

''زیادہ دور نہیں ہیں۔''

''خوب'' الماس نے کہا۔ اور طلسی کے ساتھ چلنے لگی اس نے غور کیا تھا۔ کہ طلسی کا بھائی اسے بار بار دیکھتا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں الماس کے لیے پسندیدگی کے تاثرات ہیں۔ شکل و صورت سے بھی ایک سرکش نوجوان نظر آتا تھا۔ الماس دل ہی دل میں مسکرا دی۔ گویا اس کی دلچسپی کا سامان موجود تھا۔

کالیا اپنا تجزیہ کر رہا تھا رات کی تنہائیوں میں وہ اکثر سوچوں میں ڈوب جاتا تھا۔ وہ غور کرتا تو جتانہ کی ایک اپنی زندگی ہے۔

یہاں بھی لوگ صدیوں سے جیتے ہیں۔اسی ماحول میں گزارہ کرتے ہیں۔اگر اس کے ماں باپ دوسری دنیا کا رخ نہ کرتے تو یقیناً میں بھی یہاں پیدا ہوتا اور اس کی زمین میں اس دنیا کا تصور بھی نہ ہوتا لیکن کوئی احساس تھا کوئی ایسا احساس جو اس کے دل میں سسکتا تھا۔

اسے وہ دنیا یاد آتی تھی اور وہ سوچنے لگتا تھا کہ وہ وہاں...... زیادہ خوش تھا۔وہ اپنے آپ سے سوال کرنے لگتا تھا...... یہ میری دنیا...... مگر...... کیا میں یہاں عمر گزار سکتا ہوں...... آخر کیسے...... آخر کیسے...... حالانکہ...... یہ سب درمیان میں ہوا تھا۔بالکل درمیان میں وہ تو سمندر کی تلاش میں نکلے تھے۔اس کے بعد تمہیں واپس جانا تمہارے ذہن میں یہ بھی نہیں تھا کہ اس کا تعلق اس دنیا سے نہیں ہے۔بس بہت کچھ ہو گیا تھا...... بہت کچھ...... اور جب...... یہ تصور اول کو گھبرا دیتا تھا کہ بقیہ زندگی محدود ہے۔" جبران نے کہا۔

"ہم نکولیا کے دوسرے حصے نہیں دیکھتے' نکولیا اس قدر مختصر نہیں ہے۔"

"ضرور دیکھوں گا۔"

"نہیں...... تم اس قدر خوش نظر نہیں آتے۔جتنا اپنی سرزمین پر آنے کے بعد کوئی ہوتا ہے۔"

"میں تم لوگوں کے درمیان خوش ہوں۔"

"اس کی وجہ شاید میرے چچا طورش کا نہ ہونا ہے۔"

"ہاں مجھے اس کا خیال تو ضرور ہے۔"

"وہ خود واپس آئیں گے۔یقیناً وہ ضرور واپس آئیں گے۔"

"تم کیسے کہہ سکتے ہو جبران؟"

"جب انہیں علم ہوتا کہ نکولیا اور نیولیا کے لوگ واپس جا چکے ہیں تو وہ بھی واپسی کا سفر اختیار کریں گے۔"

"تم بے حد معصوم انسان ہو جبران"

"کیوں؟"

"وہ کبھی واپس نہ آسکیں گے۔"

"آخر کیوں؟" جبران نے بچوں کی طرح کہا۔

"اس لیے کہ ان کے پاس واپسی کے وسائل نہیں ہوں گے۔جیسا کہ میرے علم میں آیا ہے کہ وہ اس دنیا میں پہنچ گئے اور وہاں انہوں نے مجھے جنم دیا تو اس کے بعد کیسے ممکن ہے کہ جو دور دراز سفر ہم نے جہاز کے ذریعے اختیار کیا وہ انہیں بھی حاصل ہو جائے۔یہ ناممکن ہے جبران! اور شاید میری اداسی کی وجہ بھی یہی ہے۔یہ سفر وہ لوگ کسی طور نہیں کر سکتے۔

"وہ ہوا کے جادوگر ہیں۔اور یقیناً ہوا کے دوش پر سفر کرتے ہیں۔وہ اپنی دنیا میں پہنچ جائیں گے۔" کالیا ہنسنے لگا۔جبران کی اس بات کو معصومیت کے علاوہ اور کیا کیا کہا جا سکتا تھا' بہر حال جبران نے اس کو پیش کش کی کہ وہ جس طرح بھی چاہے نکولیا میں اپنا مقام

بنالے۔ وہ جس سمت بھی اشارہ کرے گا۔ وہ سمت اس کے لیے مخصوص کر دی جائے گی۔ اور وہ اپنی پسند کے مطابق عمل کر سکے گا۔ کالیا نے جبران کو یقین دلایا تھا کہ کچھ وقت بے شک گزرے گا۔ اسے اپنی دنیا میں اپنے آپ کو ضم کرنے کے لیے لیکن بالآخر ایسا ہو جائے گا شیری بھی ملتی رہتی تھی۔ جولیا کالیا کے لیے کوئی ایسی شخصیت نہیں رکھتی تھی کہ اسے یاد کیا جا سکے۔"

دن اور رات سورج اور چاند گزرتے رہے۔ اور پھر وہ دن آ گیا جو یہاں جس کے طور پر منایا جاتا تھا۔ یعنی یوم خوراک اور یہ ہنگامہ خیزیاں بھی بڑی زبردست تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے نکولیا کے سوائے لوگوں میں زندگی جاگ اٹھی ہو۔ ہر شخص مصروف ہو گیا تھا۔

شیری اب زیادہ کالیا سے الگ تھلگ ہی رہا کرتی تھی۔ اور جب کالیا نے اس کا یہ انداز دیکھا تو اس نے بھی شیری کو پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

عورت کی فطرت کو وہ پہلی بار جاپان میں سمجھا تھا۔ اور جانتا تھا کہ شیری بھی اسی طرح بے اختیار لڑکی ہے۔

یوم خوراک میں کالیا نے بھی اسی طرح پورا پورا حصہ لیا۔ اس کی اپنی سوچ اس سلسلے میں بالکل مختلف تھی اور وہ یہ غور کر رہا تھا۔ کہ انسان اپنی فطرت کے مطابق ہی جینا پسند کرتا ہے۔ بے شک ان لوگوں نے خوراک کا مسئلہ حل کر لیا تھا۔ ہو سکتا ہے سمندر سے حاصل ہونے والی یہ گھاس اپنے طور پر اس دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے کارآمد ہوا۔ ایک ماہ نہ سہی ایک ہفتے کے لیے وہ شکم سیری کا مسئلہ حل کر لیں لیکن بہرحال زندگی وہی صبح کو اٹھ کر رزق کی تلاش میں نکلنا...... اور شام کو اپنے اپنے گھونسلوں میں واپس آ جانا۔

انسان ہی نہیں جانوروں کے لیے بھی یہی راستہ متعین کیا گیا ہے اور فطرت سے ہٹ جانے والے کبھی مطمئن نہیں رہتے اور انہیں بالآخر فطرت کی جانب لوٹنا پڑتا ہے۔"

نکولیا کی مخصوص چیزیں کھائی گئیں۔ اور دن جشن کے طور پر ختم ہوا تو رات کو چچی نے چچا جان سے کہا۔

"اب کیا یہ ضروری نہیں کہ کالیا کو اس کے باپ کے گھر کے حقوق سونپ دیے جائیں۔ میں یہ نہیں کہتی کہ اس کا ہمارے گھر میں رہنا مناسب نہیں ہے۔ میں صرف اس کی امانت اس کے حوالے کرنا چاہتی ہوں۔" اس کے شوہر نے کہا۔

"اور اس کی امانت محفوظ ہے۔ میرے پاس اور کالیا اس کا مالک ہے۔ سو جس طرح وہ چاہے اسے مجھ سے حاصل کر لے۔" کالیا ہنس کر بولا۔

"میرے معزز چچا! میں بے شک اپنا گھر ضرور دیکھوں گا۔ لیکن وہاں میرے لیے کیا ہے؟"

"ہاں یقیناً وہ خالی گھر تیرے لیے بے مقصد ہو گا۔ لیکن تو اس کی ملکیت حاصل کرے تاکہ ہم اس کے قرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ اور اس کے بعد یہ گھر تیرے لیے حاضر ہے۔ بھلا یہ تو سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ ہم تجھے خود سے جدا کرنا چاہیں گے۔ لیکن تو ہم سے رنگ نہیں ہے۔ اور نشانی ہے میرے بچھڑے بھائی کی۔" چچی کہنے لگی۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ ہم تجھے خود سے جدا نہ ہونے دیں گے۔" چچا بولا۔

"کالیا ہم نہیں جانتے کہ نیولیا پہنچ کر ان لوگوں نے کیا رویہ اختیار کیا ہوگا۔ اور شبران اس بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا۔ سنا یہ گیا ہے کہ وہ نیولیا کا خادم ہے۔ اور وہاں کے رہنے والوں کے لیے بہت محبت رکھنے والا ہے۔ لیکن جو پیغام ہم نے انہیں دے کر بھیجا ہے۔ اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ لوگ عمل ہی کریں گے۔"

"ہاں...... کیونکہ میرا بھائی جبران نکولیا کی سرداری کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ اس کا ہاتھ بٹاؤں"

"بے شک میں بھی یہی چاہتا ہوں کالیا! بلکہ یہ تو میری دلی خواہش ہے۔ بے شک تو عقل کا جادوگر ہے۔ چونکہ وہ دنیا جیسا کہ تم سب نے کہا کہ جنگ وجدل کی دنیا ہے۔ لیکن عقل کی دولت سے مالا مال تو میں یہ چاہوں گا کہ تو میری ذمہ داریوں کا ایک بڑا حصہ سنبھال لے اور یہ طے کر کہ تجھے کیا کرنا ہے۔" جبران نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کالیا کہ تو مجھے ان جادوگروں سے ملا۔ جو اپنا جادو رکھتے ہیں۔ ذرا میں دیکھوں کہ انہوں نے اپنی سائنس کو کیا درجے دیے ہیں؟"

"یہ کام میں کل ہی سے شروع کر دوں گا' خود نہ جاسکا تو رہنما کے ساتھ تجھے ان جادوگروں کے پاس بھیجوں گا۔ غور کرنا اور اس سارے ماحول کو نگاہوں میں رکھ کر مجھے بتانا کہ ہم نکولیا کو قائم رکھنے کے لیے کیا عمل کر سکتے ہیں۔ اور کالیا کو یہ گفتگو نہایت دلچسپ محسوس ہوئی تھی۔' تب سنمبران نے کہا۔

چچی جان کے کہنے کے مطابق کل جب سورج درمیان کو پہنچے گا تو میں تجھے تیرے باپ کے گھر لے چلوں گا۔ اور یقیناً وہاں طورش نے بہت چھوڑا ہوگا۔ تو ان سب کا جائزہ لے کر اس کے جانے کے بعد ہم نے اصول کے مطابق اس کے گھر کے دروازے کو بند کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد سے آج تک کوئی اس دروازے کے اندر داخل نہیں ہوا۔"

کالیا کے دل میں تجسس بیدار ہو گیا۔ اور اس نے سوچا کہ یہ سچ ہے کہ اسے اس کے باپ کے گھر سے طورش کی نشانیاں ملیں گیں۔ سو وہ بے چینیوں میں رہا۔ اور اس کے بعد صبح ہو گئی۔ دن معمول کے مطابق آگے بڑھا۔ اور دوپہر کو جب سورج بلندی پر چمکنے لگا تو چچا نے اپنے وعدے کی تکمیل کی جبران تو اپنے سرداری کے کاموں میں مصروف ہو گیا تھا۔ سنمبران اور اس کی بیوی اور جبران کے ساتھ اس مکان پر پہنچے جس کے دروازے بند تھے......"

☆......☆......☆

اور یہ مکان بھی زمین دوز ہی تھا اور ایک مضبوط چٹان نے اسے انسانی پہنچ سے الگ تھلگ کر رکھا تھا۔ سو سنمبران نے ایک عمل کیا اور دروازہ کھل گیا۔ اندر سے ایسے ہوا باہر آئی' جس سے احساس ہوا کہ بند مکان کو بہت عرصے کے بعد کھولا گیا ہے لیکن نیچے جاتے ہوئے کالیا کے دل میں انوکھے تاثرات تھے۔ اس ماحول میں اسے کچھ خوشبوؤں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا جس سے محبت کی بو آتی تھی اور دل سے یہ احساس

ابھرتا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں اس کا باپ طورش اور اس کی ماں شردھا چلتے پھرتے ہوں گے۔ ضروریات زندگی سے گزرتے ہوں گے اور یہ احساسات کالیا کے چہرے پر دیکھے جا رہے تھے۔ سو چچا نے اپنے بھتیجے کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''ہم جانتے ہیں کہ تیرے دل میں کیا کیا احساسات ہوں گے لیکن وہ واپس آئیں گے۔ ہمارا دل کہتا ہے اور کالیا اصولی طور پر ہمیں یہاں قیام نہیں کرنا چاہیے تاکہ تو اپنے جذبات کو نمایاں کرے اور اس وقت میں واپسی چاہتا ہوں۔''

کالیا نے ایسی نگاہوں سے انہیں دیکھا جس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ انہیں اجازت دے رہا ہے۔ سنجلران اپنی بیوی کو ساتھ لے کر چل پڑا۔ تب کالیا نے دروازہ بند کر لیا اور اس ٹھنڈے اور پُرسکون غار میں کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کے چہروں کا تصور کرنے لگا پھر اس نے اطراف میں دیکھا' مختلف اشیاء موجود تھیں۔

چونکہ فضا گرد آلود نہیں تھی' اس لیے ہر چیز ایسی لگ رہی تھی جیسے ابھی ابھی کوئی چھوڑ کر باہر نکل گیا ہو۔ کالیا احساسات میں ڈوبا رہا اور پھر اس کی نگاہوں میں دو چہرے ابھرے۔ یہ چہرہ طورش یا شردھا کا نہیں تھا بلکہ تاشہ اور عدیل بخشی کا تھا۔ دو ایسے چہرے ان چہروں میں مدغم ہونے لگے جن کی شناخت کالیا کو نہ تھی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ ان چہروں کی بناوٹ کیا ہے لیکن جو چہرے سامنے ابھر آئے تھے وہ انہی دونوں کے تھے۔ بہت دیر تک کالیا عجیب و غریب احساسات میں ڈوبا رہا' فیصلے کرتا رہا' تب ہی اسے کچھ آہٹیں محسوس ہوئیں اور اس نے چونک کر ادھر دیکھا پھر جو کچھ اس نے دیکھا' اسے دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ یہ وہی بوڑھی عورت تھی جو جہاز پر ملی تھی جو اسی گوشے میں خاموش کھڑی کالیا کو دیکھ رہی تھی۔ کالیا حیران رہ گیا پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچا۔

''اپیا'' اس نے کہا۔ اپیا مسکرا دی پھر بولی۔ ''اگر تو مجھے مائی گوکلاں کہے تو کوئی حرج نہیں۔''

''نہیں' میں تجھے اپیا کہوں گا۔ کیونکہ میری بستی میں تو اپیا ہے۔''

''تو نے مجھے کبھی یاد نہیں کیا کالیا۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب یہ کہ کبھی تجھے میری ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔''

''کن حالات کی بات کر رہی ہے؟''

''جبانہ میں آنے کے بعد۔''

''ہاں لیکن تو جانتی ہے۔ میرا تیرا اس دنیا کا رشتہ ہے اور میں تجھے بھول نہیں سکتا لیکن میں اس دنیا میں گم ہو گیا ہوں' اس میں بھی کوئی شک نہیں اور یوں بھی یہ میری دنیا ہے۔''

''اور آج تو پہلی بار اپنے باپ کے گھر میں داخل ہوا ہے۔''

''ہاں لیکن میں تو اس دروازے سے داخل ہوا ہوں اپیا لیکن تو بتا تیرا یہاں آنا کیسے ہوا۔'' اپیا کے چہرے پر جذبات کے سائے

لرزنے لگے۔اس نے کہا۔

"تم لوگوں کے یہاں آنے سے پہلے میں یہاں موجود تھی لیکن پوشیدہ۔"

"میں اس کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔"

"ہاں میں جانتی تھی کہ آج تو اپنے گھر میں پہلا قدم رکھ رہا ہے۔یہ بات ایسی نہیں کہ کسی کو معلوم نہ ہو لیکن میں یہ بھی جانتی تھی کالیا کہ تو نے جس دنیا میں زندگی بسر کی ہے وہ مختلف سوچوں کی حامل ہے اور تو کیا سمجھتا ہے کب سے نہیں جانتی میں تجھے۔کیا اس وقت سے نہیں جانتی میں تجھے جب سمندر کی لہریں تجھے مچھلیاں پکڑنے والوں کے ساحل تک لے آئی تھیں اور انہوں نے تجھے جمال کا بیٹا سمجھ کر اپنے درمیان جگہ دی تھی۔"

"ہاں ایپا تو وہ لمحات بھی جانتی تھی جن سے میں خود آشنا نہیں ہوں۔" کالیا نے کہا۔

"میں نے وہاں اس کے سوا کچھ نہیں کہا کہ وہاں انسانوں کا رہن سہن جانوں۔"

"جبکہ تو نکولیا کے لیے جادو لینے گئی تھی۔"

"نہیں ایسا نہیں تھا۔"

"پھر؟"

"میرا بیٹا جالینوس میرے ساتھ آ گیا تھا اور وہ مجھے اپنے ساتھ لے گیا تھا کیونکہ میرا شوہر مر گیا تھا اور اس بیٹے کے سوا میرا کوئی نہیں تھا۔"

"اوہ......پھر؟"

"نئی دنیا میرے بیٹے کو کھا گئی۔"

"کیسے؟" کالیا نے دلچسپی سے پوچھا اور ایپا کے چہرے پر غم کے آثار نظر آنے لگے۔

"وہ جی دنیا کی عورت کے جال میں گرفتار ہو گیا تھا اور اسے آتشیں ہتھیاروں سے فنا کر دیا گیا۔"

"وہ مر گیا؟"

"ہاں۔" ایپا نے غم آلود لہجے میں کہا۔

"مجھے بہت افسوس ہے۔یہاں تو تنہا ہے؟"

"ہاں اب میرا کوئی نہیں ہے لیکن یہ سب ہیں۔میں ان سے جدا نہیں ہوں۔"

"مچھیروں کی بستی تو کیسے پہنچ گئی؟" کالیا نے پوچھا۔

"میں سمندر میں بھٹکتے بھٹکتے سمندر سے اکتا گئی تو خشکی پر جا پہنچی۔وہ معصوم لوگوں کی آبادی تھی۔سب میری عزت کرتے تھے۔

بس ان کے درمیان رہ گئی پھر تو آ گیا۔"

"میں بھی تیرے پاس نہ رہ سکا' مجھے عدیل بخشی لے آئے تھے۔" ایپا مسکرائی۔

"مگر میں تجھ سے دور نہ تھی کیونکہ میں تجھے پہچان چکی تھی۔"

"کہاں تھی تو؟"

"تیرے آس پاس۔"

"میں نے تو تجھے کبھی نہیں دیکھا۔"

"مگر میں تجھے دیکھتی تھی۔" ایپا نے کہا اور کالیا اسے تعجب سے دیکھنے لگا۔

"میں جانتا ہوں یہ غلط نہیں ہوگا۔"

"یہ میری کہانی ہے کالیا! اب مجھے اپنے بارے میں بتا۔"

"کیا؟"

"جبانہ میں آ کر تو خوش ہے؟" کالیا سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے کہا۔

"شاید نہیں۔"

"اس کی وجہ یہ ہے کہ تو اس سے آشنا نہیں ہے' یہ دنیا تو اب مضطرب ہو گئی' ورنہ یہاں ساکن سمندر جیسا سکون تھا۔ بہت بدل گئی ہے یہ زمین' تیرا کیا ارادہ ہے۔"

"میں فیصلہ نہیں کر پا رہا۔"

"میں پیش گوئی کر سکتی ہوں۔"

"کیا؟"

"تیری واپسی ہوگی تو وہیں واپس جائے گا اور یانہ کو اس پر اعتراض بھی نہیں ہوگا لیکن یہ کام اتنی جلد بھی ممکن نہیں ہے۔" کالیا عجیب سی نظر سے ایپا کو دیکھنے لگا پھر اس نے دل سے بوجھ سا ہٹتا ہوا محسوس کیا۔ یہ ایک فیصلہ جو اس کی زبان سے نہیں ہوا تھا لیکن شاید اس کے دل کی آرزو تھی۔ وہ ایپا کو دیکھتا رہا۔

"کیا ایسا ہوگا؟"

"اسی طرح جیسے چاند نکلتا ہے اور سورج ڈوبتا ہے۔" ایپا اطمینان سے بولی۔

"اور میرے ماں باپ۔"

"وہ وہیں ہیں۔ اگر انہیں کوئی حادثہ نہیں پیش آیا تو وہ وہیں آباد ہو گئے ہیں اور ممکن ہے انہیں تیری تلاش ہو۔"

"تو نے میرے دل میں ایک نئی امنگ جگا دی ہے ایپا! کیا میں تجھ سے ایک درخواست کر سکتا ہوں؟"

"کیا کہنا چاہتا ہے؟"

"تو مجھے اپنے بیٹے کا مقام نہیں دے سکتی۔" کالیا نے کہا اور ایپا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ کالیا اس کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے اپنا سر ایپا کے سینے سے لگا لیا "میں بھی جبانہ میں تنہا ہوں۔ بے شک میرا بھائی جبران ہے لیکن میں پھر بھی تنہا ہوں۔ مجھے یہ مقام دے دے۔ میرے ساتھ یہاں رہ۔"

ایپا نے اسے بازوؤں میں بھینچ لیا تھا۔

طولسی کا گھر بھی خوب تھا۔ اس کا طرز تعمیر نکولیا والوں سے جدا نہیں تھا۔ زیر زمین وسعتوں میں پھیلا ہوا جس میں الگ الگ کمرے بنے ہوئے تھے۔ طولسی نے اسے اپنی بیوی شیرانہ سے ملوایا جو سادہ سے نقوش کی عورت تھی مگر اس کے چہرے پر رقابت نہیں ابھری تھی۔ شیرانہ نے اسے خوش آمدید کہا تھا پھر طولسی چلا گیا یہ کہہ کر وہ شیران کو تفصیل بتائے گا اور کچھ وقت گزارے گا اور واپس آ جائے گا۔ یہاں الماس کا میزبان طولسی کا بھائی زونارہ بن گیا۔

"تو اپنے بھائی سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ ذہین ہے۔" الماس نے کہا۔

"اور تو جبانہ میں بسنے والی ہر عورت سے حسین ہے۔" زونارہ ترکی بہ ترکی بولا۔ الماس اچھل پڑی۔

"تو جھوٹ بولتا ہے۔"

"ہرگز نہیں۔"

"کیا تو مجھے پسند کرتا ہے۔"

"مگر تو میرے بھائی کی تحویل میں ہے۔"

"طولسی کب واپس آئے گا؟"

"شاید کئی سورج کئی چاند کے بعد۔"

"تو مجھے نیولیا نہیں دکھائے گا۔"

"اگر تو قبول کرے۔"

"مجھے اعتراض......؟"

"میں خوشی سے تیار ہوں۔" زونارہ نے خوش ہو کر کہا پھر وہ الماس کو لے کر باہر نکل آیا اور الماس نے نیولیا کی وادیاں دیکھیں۔ زمانہ دیکھے ہوئے تھی۔ حالانکہ نکولیا میں قیدی تھی اور محدود تھی لیکن...... اس لیے کہ نیولیا والے وہاں کے لوگوں سے زیادہ مشاغل ہیں اور اپنے میں دلچسپی لیتے ہیں۔ سورج ڈھلے وہ جگہ جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے ساز بجا کر محفلیں جماتے ہیں۔ وہ رنگین مزاج بھی

معلوم ہوتے تھے کیونکہ بے شمار نظروں نے الماس کا سر سے پاؤں تک طواف کیا تھا۔

''تیری عورت نہیں ہے زونارہ؟''

''نہیں۔''

''مجھے کوئی عورت پسند نہیں آئی۔''

''اوہ...... ہاں شادیاں کیسے ہوتی ہیں؟''

''شادیاں؟'' زونارہ نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''کوئی عورت ماں کیسے بنتی ہے؟''

''ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اپنے بڑوں سے کہتے ہیں۔ دونوں کے بڑے سب کے سامنے پوچھتے ہیں اور وہ زندگی بھر کے ساتھی بن جاتے ہیں۔'' زونارہ نے جواب دیا۔

''بس۔''

''ہاں اور یہ ساتھ پائیدار ہوتا ہے۔''

''دوسری عورت کا کیا تصور ہے۔''

''مرد دوسری اور تیسری عورت کو بھی پسند کر سکتا ہے۔''

''اور عورت؟''

''نہیں' عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔''

''وحشت تیرے کی۔ یہاں بھی عورت ہی پست ہے۔'' الماس نے ہنستے ہوئے کہا پھر اس نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا ہے؟''

''نوجوان خوش فعلیاں کر رہے تھے۔'' زونارہ نے جواب دیا اور الماس زونارہ کا ہاتھ پکڑ کر اس طرف چل پڑی۔ نہ جانے اس کے ذہن میں کیا تھا۔

زونارہ خوش تھا کہ اسے اتنی حسین عورت کا ساتھ حاصل ہو گیا تھا اور عورت بھی وہ جس کا تعلق جبانہ سے نہیں تھا بلکہ وہ ایک انوکھی دنیا سے آئی تھی۔ زونارہ طولسی کی نسبتاً ایک لاابالی اور ناکارہ سا نوجوان تھا اور اسے نیولیا میں کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی۔ بس عیش و عشرت کی زندگی میں ڈوبا ہوا تھا۔ غرضیکہ نوجوانوں کے غول کے درمیان الماس زونارہ کے ساتھ پہنچ گئی۔ اس نے ان سب کو دیکھا' وہ عجیب و غریب سے ساز بجا رہے تھے۔ مقصد خوشی کا اظہار ہی تھا اور الماس محسوس کر رہی تھی کہ سب کی نگاہوں میں پسندیدگی کے تاثرات ہیں۔ الماس نے ان کے بیچ دائرے میں آ کر گردن ہلائی اور پھر اس نے رقص شروع کر دیا۔ نوجوانوں نے حیرت اور مسرت کے ساتھ ایک عورت کو اپنے

درمیان تھرکتے ہوئے دیکھا اور شاید سرزمین منگولیا میں ایسا منظر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ الماس نے ایک ایسا ہیجان خیز رقص شروع کر دیا کہ نوجوانوں کے چہرے سرخ ہوگئے اور ان کی آنکھوں میں گلابی گلابی ڈورے تیرنے لگے۔ وہ سب مست ہو کر تالیاں بجا رہے تھے۔ طرح طرح کی آوازیں نکال رہے تھے اور زونارہ خوشی سے دیوانہ ہو گیا تھا۔

الماس دیر تک نوجوانوں کے ساتھ رقص کرتی رہی اور نوجوان دور دور سے آ کر جمع ہو گئے۔ جب وہ بری طرح تھک گئی اور نوجوانوں کے ہاتھ سازوں پر الٹے سیدھے پڑنے لگے کیونکہ وہ اتنی دیر تھرکنے والی رقاصہ کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے تو الماس نے یہ سلسلہ ختم کر دیا۔

مگر وہ نوجوانوں کی یلغار کا نشانہ بن گئی۔ وہ سب اپنی پسندیدگی کا اظہار کر رہے تھے۔ کسی نے زونارہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو زونارہ نے اسے بتایا کہ یہ حسینہ اس کی مہمان ہے اور اس پر خاص نظر رکھتی ہے۔ یوں زونارہ کو وہ مقام حاصل ہو گیا جو نوجوانوں کی نظروں میں حسرت بن جائے۔ سب نے کچھ نہ کچھ کہا اور زونارہ الماس کے ساتھ وہاں سے واپس پلٹ پڑا لیکن اپنی رہائش گاہ کی جانب نہیں بلکہ ایک اور سمت جو انتہائی حسین تھی۔ الماس بیٹھ گئی۔ زونارہ نے کہا۔

"تو نے یہاں اپنا رنگ ہی الگ جما لیا اور کیسا انوکھا رنگ جمایا تو نے کہ میرے تمام شناسا مجھے مبارکبادیں دینے لگے۔ آہ...... میں انہیں یہ کیسے بتاتا کہ مبارکباد مجھے نہیں میرے بھائی طولسی کو دینی چاہیے اور اب مجھے افسوس ہوتا ہے کہ کاش طولسی کی جگہ میں اس دنیا کی سمت گیا ہوتا اور تیری شناسائی مجھ سے ہوتی۔" الماس ہنسنے لگی پھر اس نے کہا۔

"کیا تیرا دل مجھے پسند کرنے لگا ہے زونارہ؟"

"میں تو اب یہ سوچتا ہوں کہ آئندہ کیا ہوگا۔ تو میرے بھائی لولسی کی ملکیت ہے مگر میں شاید تجھے طولسی کے برداشت نہ کر سکوں اور مجھے طولسی سے پرخاش ہو جائے۔ اے عورت میں درحقیقت پریشان ہو گیا ہوں۔" الماس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر میں طولسی کی عورت نہیں ہوں۔ وہ تنہا میرا مالک نہیں ہے۔ تو بھی اس ملکیت کا دعویدار ہو سکتا ہے۔" زونارہ نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر الماس کو دیکھا اور کہنے لگا۔

"یہ ممکن نہیں ہوگا۔ یہ تو بہت خطرناک بات ہے اور اگر طولسی کو اس کا علم ہو گیا کہ میری نگاہ تیری جانب اس طرح اٹھی ہے تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔"

"کیا تو اس سے ڈرتا ہے؟"

"ہاں وہ میرا بڑا بھائی ہے۔"

"یہ دوسری بات ہے اور ظاہر ہے میں اس میں مداخلت نہیں کر سکوں گی لیکن اگر میں خود طولسی سے کہہ دوں کہ میں اس کی نہیں زونارہ کی ملکیت بننا چاہتی ہوں تو طولسی اس کے بعد کیا کرے گا۔" زونارہ نے خوشی سے دیوانہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اور اگر تو یہ کہہ دے الماس تو پھر بزرگ یہ تسلیم نہیں کریں گے کہ طولسی تجھ پر اپنا حق جما سکے۔ یہ تو حقیقت ہے کہ یہاں دونوں

کی پسندیدگی ہی یکجائیت کا باعث بنی ہے۔ آہ کاش...... تو ایسا کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری زندگی سنور جائے گی۔ تو تو بہت ہی انوکھی بہت ہی عجیب ہے۔''

''ایسا کریں گے زونارہ مگر احتیاط اور اطمینان کے بعد کہ میں تو تیری اس دنیا میں اجنبی ہوں اور نئی ہوں اور جیسا کہ تو میری محبت کا دعوے دار ہے' ذرا مجھے یہ تو بتا کہ یہاں زندگی کیا ہے اور کیا کچھ ہوتا ہے یہاں اور شبران جو تیرا سردار ہے' کس مزاج کا انسان ہے۔ اس کی عمر کیا ہے اور وہ عورت کے بارے میں کیا نظریہ رکھتا ہے؟''

''کیا شبران ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا ہے؟''

''ہاں۔ اس کی خلوت میں بہت ہی حسین لڑکیاں ہوتی ہیں اور وہ تو واقعی خوش نصیب ہے جہاں کہیں دیکھا جاتا ہے' اس کی خادماؤں کا غول اس کے ساتھ ہوتا ہے لیکن کسی کی مجال نہیں کہ اس کی کسی خادمہ کی طرف نظر اٹھا جائے۔ ایسا کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔''

''کیا سزا ہوتی ہے؟''

''اسے پتھروں کی وادیوں میں پہنچا دیا جاتا ہے' جہاں زمین کے کیڑے اسے چاٹ لیتے ہیں اور پھر اس کے سوکھے پنجر ان ہی پتھروں میں پڑے سڑتے رہتے ہیں۔''

''شبران یہاں سب سے بڑی قوت ہے؟''

''نہیں' بالکل نہیں۔ سب سے بڑی قوت انفاریہ کے پاس ہوتی ہے اور انفاریہ اگر جبانہ میں یہ اعلان کر دے کہ آج سے اس نے نپولیا اور نکولیا کے نام ختم کر دیے اور جبانہ والے کہلائیں گے تو نہ نکولیا والوں کی یہ مجال کہ اس سے انکار کریں اور نہ ہی نپولیا والوں کی کیونکہ انفاریہ کا حکم آفاقی حکم کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے انکار کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔''

''لیکن انفاریہ تو صرف نپولیا کی ملکیت ہے۔''

''ہاں' یہ ہمارے جادوگروں کا کمال ہے۔ نپولیا کے جادوگر یکجا ہو گئے ہیں اور یہی نپولیا والوں کی سب سے بڑی کامیابی ہے جبکہ نکولیا کے جادوگروں میں یکجائیت نہیں ہے' وہ اپنے اپنے جادو کے ساتھ الگ الگ زندہ ہیں اور کسی کی بات نہیں مانتے۔ یہاں تک کہ نکولیا کا سردار جبران بھی اپنے جادوگروں کے زیر اثر رہتا ہے۔ جادوگروں نے انفاریہ کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے اور انفاریہ وہی احکامات دیتی ہے جو جادوگروں کے لیے خوب پسندیدہ ہوں۔ سو یہ کیفیت ہے۔''

''خوب' بہت خوب اور شبران کہاں پایا جاتا ہے؟''

''اس کی رہائش گاہ کچھ دور ہے۔ میرا بھائی طولسی اسی کے پاس تو گیا ہوا ہے۔'' یوں الماس نے بہت سی معلومات زونارہ سے حاصل کر لیں اور غالباً یہ زونارہ طولسی اور اس کے چھوٹے خاندان کی خوش بختی تھی کہ اس طرح شبران کا نام سامنے آ گیا' ورنہ الماس نے سوچا تھا کہ اب زونارہ اور طولسی میں چپقلش کرا دی جائے اور اس کے بعد طولسی کا مکمل ختم کر دیا جائے کیونکہ طولسی اب اس کے لیے زیادہ

اہمیت نہیں رکھتا تھا بلکہ اصل اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ اصل اہمیت ان کے بڑوں کی تھی جو نیولیا میں اپنی آواز رکھتے تھے اور جن کے احکامات اول ہوا کرتے تھے۔ الماس نے صبر کیا اور پھر بہت دیر کے بعد وہ زونارہ کے ساتھ واپس اس کی رہائش گاہ پر آ گئی۔

ایپا نے خلوص دل سے کالیا کو اپنا بیٹا سمجھ لیا تھا۔ حالانکہ مچھیروں کی اس بستی میں جہاں ایپا 'مائی گوکلاں' کے نام سے مشہور تھی۔ اس نے کالیا کو نگاہوں میں رکھا تھا اور کئی بار بعض امور میں اس کی مدد کی تھی۔ یہاں تک کہ جب عدیل بخشی اور تاشہ کالیا کو لے کر چلے تو ایپا نے سمندر میں سفر کر کے ان لوگوں کو سیاہ پتھروں کی وہ تھیلی دی تھی جس کے بارے میں اس نے ہمیں بتایا تھا کہ اس میں کالیا کے ہر مرض کا علاج ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی پتھر اس تمام سفر کا باعث بنے تھے اور یہ احساس عدیل بخشی کے دل میں پیدا ہوا تھا کہ سمندر میں انسانی بقا کے لیے بہت سی چیزیں موجود ہیں اور اب جبکہ ان کا براہ راست ساتھ ہو گیا ہے تو ایپا میں محبت کے سوتے کھل گئے تھے اور اس نے دل کالیا کو اپنا مان لیا تھا۔ چنانچہ طورش کے غار میں ایک بار پھر رونقیں پیدا ہو گئیں اور ایپا ایک ایک چیز کی صفائی اور اسے اپنی جگہ رکھنے لگی۔ اس نے پورے غار کو روشن کر دیا۔

سورج اور دو چاند گزرے اور طورش کے بھائی سنجلران نے اپنی بیوی سے کہا۔

"کم از کم کالیا کے غار میں جا کر دیکھا تو جائے کہ اس نے اپنے گھر میں زندگی کا کیسے آغاز کیا ہے اور دو دن تک وہ ہم سے جدا رہ کر اپنے گھر میں کیا کرتا رہا کہ ہم انتظار ہی کرتے رہے کہ وہ آئے اور ہم سے ملے لیکن اس نے صورت نہ دکھائی میرے بھائی کا بیٹا خوش ہے یا نہیں۔" جب وہ دونوں اس طرف چلے تو شیری نے ان کا ساتھ دیا اور چل پڑی۔

وہ تینوں کالیا کے غار میں داخل ہوئے تو شیری نے تعجب بھری نگاہوں سے پورے ماحول کا جائزہ لیا اور ہنس کر اپنی ماں سے کہنے لگی۔

"مجھے تو لگتا ہے نئی دنیا سے آنے والا میرا چچا کا بیٹا عورتوں کی صفات میں مہارت رکھتا ہے۔ ذرا دیکھو اس نے کس طرح اس گھر کو صاف ستھرا کر لیا ہے جیسا کہ عورتیں۔" اس کی ماں نے کہا۔

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں اور افسوس کہ ہم نے اس بارے میں اس کی کوئی مدد نہیں کی لیکن وہ ہے کہاں؟"

کالیا اپنے گھر کے دوسرے حصے میں ایپا کے ساتھ محو گفتگو تھا اور جب اسے احساس ہوا کہ کچھ لوگ اس کے گھر آئے ہیں تو وہ تنہا ہی وہاں سے باہر نکلا اور اپنے چچا سنجلران اور چچی کو دیکھ کر خوش ہو گیا۔ ساتھ ہی اس کی نگاہیں شیری پر بھی پڑی تھیں۔ شیری نے کہا۔

"واہ کالیا! تمہارے غار کو دیکھ کر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم میں مردوں سے زیادہ عورتوں کی صفات پائی جاتی ہیں۔ ارے وہ کون ہے؟" اس نے کالیا کے عقب میں ایپا کو دیکھ کر کہا اور سنجلران بول اٹھا۔

"آہا..... معزز ایپا تو کالیا کے پاس ہے؟ کالیا کے غار میں۔ کیوں نہ ہو تیرا تو اس سے قدیم رشتہ رہ چکا ہے۔"

"اور ایک اور رشتہ میرے اور اس کے درمیان پیدا ہوا ہے۔" ایپا نے کہا۔

"بھلا وہ کون سا؟"

''کالیا کہتا ہے کہ وہ مجھے اپنی ماں کی جگہ دیتا ہے اور اپنے آپ کو میرے بیٹے کے حوالے سے متعارف کراتا ہے۔ سو ہم دونوں نے یہ نئے رشتے قبول کر لیے ہیں۔'' شیری ہنس پڑی۔ اس نے کہا۔

''واہ...... چلو یہ اچھا ہوا کہ تمہارا کسی سے کوئی رشتہ قائم ہوا۔'' سنگھران نے کہا۔ کالیا نے کہا کہ وہ دو سورج اور دو چاند اس سے ملنے نہیں آیا تو کالیا کہنے لگا۔

''مجھے اعتماد کی فضا میں سانس لینے دے میرے چچا۔ میں اپنے آپ کو کالیا میں محسوس کرنا چاہتا ہوں۔''

''بے شک یہ تیری سرزمین ہے اور ہم تجھے خوشی سے اجازت دیتے ہیں کہ ہم سے یہ دوری سہی لیکن تو اسے اپنا سمجھے اور یہ بہت ہی اچھا ہے کہ ایپا جیسی سمجھدار نگران کے ساتھ ہے۔ میں اس بات سے بہت خوش ہوا۔''

جب وہ چلے گئے ایپا نے مسکرائی نظروں سے کالیا کو دیکھا اور کہنے لگی۔

''کالیا کیا تو عورت کی آنکھ پہچانتا ہے؟'' کالیا نے تعجب سے ایپا کو دیکھا پھر بولا۔

''تیری حکیمانہ باتیں بڑی مشکل ہیں جو میری سمجھ میں بڑی مشکل سے آتی ہیں ایپا۔''

''عورت کی آنکھ کے بارے میں کہہ رہی ہوں میں۔ حالانکہ میں نے تجھے معصوم بچے کے طور پر دیکھا لیکن زمانے کے تجربات بہت کچھ دیتے ہیں۔ ویسے میں سمجھتی ہوں کہ جب تو جاپان گیا تھا تو تیری آشنائی پہلی بار ایک ایسی عورت سے ہوئی جس نے تجھے اپنے مرد کے طور پر دیکھا۔'' کالیا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور یہ بہت بڑا سچ ہے کہ جب بھی میں تیری باتیں سنتا ہوں۔ میں میری ماں! تو مجھے شدید حیرانی ہوتی ہے۔ بھلا کیسے تجھے کیسے معلوم کہ میں جاپان گیا تھا اور وہاں مجھے کوئی ایسی لڑکی ملی تھی جس نے مجھے محبت کی آنکھوں سے دیکھا تھا۔'' ایپا مسکرائی پھر اس نے کہا۔

''میں نے تجھ سے کہا تھا ناں کہ میں تجھ سے زیادہ دور نہیں رہی۔''

''اس کا مطلب ہے کہ میرے وہاں سے سفر کرنے کے بعد ہی تو نے بھی مچھیروں کی وہ بستی چھوڑ دی۔''

''تقریباً ایسا ہی ہے۔''

''میں شدید حیران ہوں۔ نجانے تو نے وہ سب کیسے کر ڈالا جس کے لیے وہاں لوگوں کے پاس وسائل نہیں ہوتے۔ بہر طور میں تو تیری ہر بات پر یقین رکھتا ہوں۔ بات ہو رہی تھی آنکھوں کی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جاپان میں مجھے جو لڑکی ملی تھی اس نے مجھے اپنے مرد کی حیثیت سے دیکھا تھا۔''

''اور تو نے اسے ٹھکرا دیا۔''

''مجھے تو یوں لگتا ہے معزز ایپا! کہ اب مجھے دل کی ساری باتیں تیرے سامنے بیان کرنا پڑیں گی۔ پہلے تو یوں تھا کہ میں اپنی پرورش کنندہ یعنی تاشہ کے ساتھ رہتا تھا اور ان کا احترام کرتا تھا۔ سو ایک وقت ایسا بھی آیا جب تاشہ میرے دل کی ساری باتیں جان گئیں لیکن

اپنے جذبات کا اظہار میں ان سے بھی نہیں کر سکا لیکن معزز اپیا تو پُر اسرار قوتوں کی مالک ہے اور جو میں چھپانا چاہوں' مجھے لگ رہا ہے' میں تجھ سے نہیں چھپا سکوں گا تو بہتر یہ ہے کہ میں دل کے سارے راز تیرے سامنے کھول دوں تو بہتر رہنما ہو گی۔ میری بزرگ' میری دوست۔"

کالیا نے کہا اور اپیا مسکرانے لگی۔ اس کی آنکھوں میں کالیا کے لیے ماتا کے جذبے موجزن تھے۔ کالیا چند لمحات سوچ میں ڈوبا رہا پھر اس نے کہا۔

"شاید ایسا کبھی نہ ہوا اور میں چونکہ ان لوگوں کے درمیان پروان چڑھا' جہاں محبت اندھی ہے لیکن بعد میں یہ ہوا کہ میری ذہنی کیفیت بدل گئی اور میں نے ذرا مختلف انداز میں سوچا اور اس کی بنیادی وجہ جاپان میں ہونے والا ایک واقعہ تھا۔ یعنی مجھے ایک بوڑھا شخص ملا جو سمندر کا ماہر تھا اور اس نے سمندر میں ایک طویل عرصہ گزارا تھا۔ وہاں ایک تصویر ایسی تھی جس میں زیر سمندر ایک لڑکی سمندری پودوں کے درمیان کھڑی مسکرا رہی تھی اور مجھے یوں لگا معزز اپیا! جیسے وہ لڑکی میری آشنا ہو اور بچی بات یہی ہے کہ اس وقت کے بعد وہ میرے سینے میں پیوست ہو گئی اور پھر یوں ہوا کہ جو بھی میرے سامنے آیا' وہ اس کے تصور کے سامنے ہیچ ہو گیا اور میں نے صرف اس کے بارے میں سوچا۔ سو آج بھی اس کی تصویر میرے پاس موجود ہے کہ بوڑھے نے مجھے تحفتاً پیش کر دی تھی۔ معزز اپیا! میں وہ تصویر تیرے سامنے پیش کروں گا۔"

"ہاں...... ہاں' کیوں نہیں۔ اب تو نے اپنی ساری ذمہ داریاں مجھے سونپ دی ہیں اور مجھ پر یہ لازم ہو گیا ہے کہ میں تیرے تمام مفادات کی نگرانی کروں لیکن جہاں تک مسئلہ اس لڑکی شیری کا ہے تو تجھے خوش اسلوبی سے اسے طے کرنا ہو گا کیونکہ بہر طور یہ تیرے چچا کی بیٹی ہے۔" کالیا پُر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا تھا۔ کچھ دیر بعد اپیا نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

"کیا وہ تصویر تیرے پاس موجود ہے؟"

"ہاں۔"

"مجھے دکھائے گا۔"

"کیوں نہیں۔ اب تو سب کچھ تیرے سامنے پیش کر دینا ہو گا۔" کالیا نے اپنے پاس محفوظ کی ہوئی تصویر اپیا کو دکھائی اور وہ پُر خیال نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لڑکی جاپان کی باشندہ ہے لیکن کون ہے۔ یہ جاننا ہو گا اور تو اطمینان رکھ' اب تو اس کی تلاش میں تنہا نہیں ہے۔ میں بھی تیری ساتھی ہوں۔" کالیا نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی۔

طولسی ان تمام افراد کے ساتھ شیران کے ساتھ پیش ہوا' جنہیں وہ نئی دنیا سے سمیٹ کر لایا تھا۔ طولسی کے چہرے پر خوف کے آثار تھے' وہاں تو وہ کامیاب ہو رہا تھا' جہاں اس نے جہاں حاصل کیا تھا اور اس کے بعد کالیا کے قیدیوں کو لے کر چل پڑا لیکن اختتام بہت خلاف توقع ہوا تھا۔ گو اس میں طولسی کی غلطی نہیں تھی لیکن اسے خوف تھا کہ حکمران اس سے سوالات کرے گا اور ہو سکتا ہے' وہ سزا کا مرتکب

قرار پائے۔ شبران ایک عیاش طبع انسان تھا۔ اسے جادوگروں کی حمایت حاصل تھی اور سب سے بڑی حمایت یہ تھی کہ اقتاریہ اس کی سرپرست تھی۔

اور عظیم جادوگر اس پر مہربان بس یہی وجہ تھی کہ شبران بہت بڑا مقام رکھتا تھا اور اپنے طور پر آزاد زندگی گزارتا تھا۔ غرض یہ کہ طولسی شبران کے سامنے پہنچا اور شبران نے سرد نگاہوں سے اس کا استقبال کیا۔ جادوگر اس کے اردگرد موجود تھے لیکن جادوگرنیاں بھی تھیں۔ یعنی وہ لڑکیاں جو اسے ہمیشہ معتدل رکھا کرتی تھیں۔ شبران نے طولسی کو قریب آنے کا اشارہ کیا اور وہ تمام لوگ بھی جو ساتھ آئے تھے اور جن کا تعلق نیولیا سے تھا۔ تب شبران نے کہا۔

"مجھے تجھ سے کوئی شکایت نہیں ہے طولسی کیونکہ حالات میں ہماری بھی کوتاہیاں شامل تھیں۔ یعنی ہم تیری صحیح رہنمائی نہ کر سکے اور یہ علم نہ ہو سکا ہمیں کہ تیرا سمندری جہاز کس سمت جا رہا ہے۔ حالانکہ یہاں تیرے استقبال کے لیے وہی تیاریاں کی گئی تھیں جو نکولیا والوں نے کیں اور جن کی تجھے ہدایت کی گئی تھی۔" طولسی کی جان میں جان آئی۔ اس نے مودب لہجے میں کہا۔

"معزز شبران جو ہوا سو ہوا۔ میں اس میں اپنا قصور زیادہ سمجھتا ہوں کہ آخری لمحات میں مستعد نہ رہا لیکن اس نئی دنیا میں میں نے جو کچھ کیا وہ تیرے لیے دلکشی کا باعث ہوگا۔"

چند ایسے بزرگ بھی یہاں شامل تھے اور شبران کے دربار میں موجود تھے۔ سو یہ ہوا تھا کہ جادوگروں کے ایماء پر یہاں تھوڑی سی آزادی بخش دی گئی تھی اور راگ و رنگ کی محفلیں جم جاتی تھیں۔

پچھلے دنوں جب نکولیا کے سردار جبران کا پیغام موصول ہوا تھا اور جادوگروں کو لایا گیا تھا تو وہ اعتدال پسند بوڑھے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ نکولیا کا جبران بے شک نوجوان ہے لیکن بوڑھوں کی سرپرستی میں اس نے امن سے زندگی گزارنے کا طریقہ سیکھا ہے اور اس کے اندر وہ احمقانہ جوش نہیں ہے جو آنکھیں بند کر کے آگ کی دیواروں کی طرف دوڑ پڑتا ہے اور انہوں نے جبران کی بات کو بہت پسند کیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ جادوگروں نے شبران کو کیا مشورہ دیا ہے۔ جادوگروں کا فیصلہ خفیہ تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ خاموشی کے ساتھ جبران کی ہر بات منظور کر لی جائے اور اس کے تمام قیدیوں کو اس کی خواہش کے مطابق اس کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ یہ بے مصرف لوگ ہیں جبکہ ان کے عوض جو لوگ واپس آ رہے ہیں۔ وہ نہایت قیمتی اور آئندہ نکل کر وہ نیولیا کی تقدیر بدل دیں گے اور نکولیا کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

سو شبران نے انہیں کے حکم کے مطابق ہدایت کی تھی اور جادوگر بے حد خوش تھے کہ چالاکی سے ان کارآمد لوگوں کو یہاں بلانے میں کامیاب ہو گئے۔ سو جب طولسی نے کئی انکشافات کیے اور شبران کے انداز میں وہ تبدیلی پیدا نہ ہوئی جس کی توقع وہ لوگ کر رہے تھے تو ان کے اندر بے چینی پیدا ہوئی۔ شبران نے طولسی سے کہا۔

"نکولیا کی قید میں رہ کر طولسی تو نے کیا اپنے اندر کچھ تبدیلیاں پیدا کیں یا تیرے ساتھ آنے والوں نے یہ سوچا کہ جب تو یہاں

آ ئے گا تو ان تمام چیزوں کو چوپٹ کر دیں گے' جنہیں وہ سیکھ کر آ ئے ہیں۔"

"میں سمجھا نہیں معزز شبران۔"

"سمجھنا بے حد ضروری ہوتا ہے کیونکہ نا سمجھی موت کی علامت سمجھی جاتی ہے اور طولشی مجھے یہ بتا کہ کیا تو ان سب کا نمائندہ ہے یا میں ان سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔"

"میں نے اپنی ذمہ داری صرف اس حد تک قبول کی معزز شبران کہ ان سب کو یکجا کروں اور اس کے بعد جس طرح بھی ممکن ہوا انہیں جبانہ واپس لے آؤں اور یہ سب برابر کی حیثیت کے مالک ہیں۔ سو بہتر یہی ہو گا کہ انہیں سے سوال کر۔"

شبران کے جادوگر کے ایماء پر ان میں سے ایک ایک کو طلب کرنا شروع کر دیا اور ان سے سوالات کرنا شروع کر دیے۔ وہ سب دنیا کی باتیں بتا رہے تھے اور اپنے اپنے کارنامے سنا رہے تھے۔ شبران اور جادوگران کی طرف متوجہ تھے۔ اس نئی دنیا کی لاتعداد کہانیاں انہیں سننے کو ملیں۔ وہ کہتے تھے کہ جانور سواری کے لیے بے مقصد ہوتے ہیں بلکہ ایسی سواریاں بنائی جا سکتی ہیں جو آگ اور پانی پی کر دوڑتی ہیں اور بے شمار انسانوں کو اپنے اندر سمو لیتی ہیں۔ یوں فاصلے کم ہو جاتے ہیں اور انہوں نے جو کچھ یہاں بتایا' اسے جان کر جادوگر بھی ششدر رہ گئے اور ایک جادوگر جو آگ کا جادوگر تھا۔ حیران لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس کا جادو تو آسمانوں تک پہنچ چکا ہے۔ آہ ہم تو بالکل ہی پیچھے رہ گئے۔" بعد میں پروفیسر جیکا نہ کی باری آئی اور شبران نے جیکانہ سے کہا۔

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو تم جیکانہ ہو اور تمہارے باپ کا نام یاشیر تھا۔"

"تو نے بالکل صحیح پہچانا معزز شبران اور کیا تجھے یہ یاد نہیں کہ میں اور تو ایک ساتھ۔ جبانہ کی سرزمین پر سمندر کا سفر کیا کرتے تھے۔"

"آہ بہت عرصہ ہو گیا' بہت سی ایسی صورتیں۔ بعض اوقات نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہیں جن کے ساتھ بڑا وقت گزرا ہو اور جیکانہ میں نے تجھے پہچان لیا تو کیسا ہے؟ خوش ہے نا تو؟"

"ہاں۔"

"اور انوکھی دنیا سے تو یقیناً انوکھا جادو لے کر آیا ہو گا۔ تیرا جادو کیا ہے مجھے بتائے گا؟" جیکانہ نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی اور کہنے لگا۔

"معزز شبران اس کھولیاش قیدی رہا اور جب تیرے اور جبران کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ ہوا اور جبران نے ہمیں مناسب شرائط پر رہا کر دیا تو میں نے سوچا کہ جو جادو میں دنیا سے لے کر آیا ہوں' وہ بڑا کارآمد رہے گا اور میں جبانہ کی سرزمین کو گلزار بنانے میں اسے استعمال کروں گا لیکن یہاں مجھے کچھ بدلے ہوئے رنگ نظر آ رہے ہیں۔ میں اس دنیا سے کیا جادو لایا ہوں' وہ تو ایک الگ بات ہے لیکن معزز جادوگروں کی موجودگی میں اور ان امن پسندوں کی موجودگی میں چند باتیں تجھے بتانا چاہتا ہوں۔"

"ہاں ہاں ضرور کیونکہ تو میرا دوست ہے۔" شبران نے کہا۔

"معزز شبران بنیادی چیز یہ ہے کہ اس دنیا کا آغاز امن پسندی پر ہوا۔ گروہ بنا کر رہنے کے گر تلاش کیے گئے اور اس کے بعد جب یہ دنیا محبت کی دولت سے مالا مال ہو گئی تو انہوں نے نفرت کا آغاز کیا اور محبت اور نفرت کا فرق اتنا نمایاں ہے کہ یہ آسانی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ طوالت میں نہیں جاؤں گا۔ اس دنیا نے اپنے لیے آسائشیں تلاش کر لیں لیکن ان آسائشوں نے انہیں نگل لیا اور آہستہ آہستہ تباہی چلی جارہی ہے اور تو انتظار کر ان لمحات کا۔ جب کچھ دن کے بعد ان کے درمیان بھیانک جنگ ہوگی۔ دنیا سے آسمان تک آگ ہی آگ ہوگی اور اس آگ میں جل کر وہ بھسم ہو جائیں گے کیونکہ انہوں نے اپنی یہ آگ بڑی محنت سے خود ہی تیار کی ہے۔ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات ہوتے رہتے ہیں جو انہیں یاد دلاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے لیے جو خوف پیدا کیا ہے وہ حقیقی ہے اور تو یقین کر وہ لوگ خود اپنے لیے ہتھیار بناتے ہیں اور بعض اوقات ہتھیاروں کے ان ذخیروں میں آگ لگ جاتی ہے۔ جو خود ہی اپنی تباہی کا باعث بن جاتے ہیں۔ پھر ماتم کرتے ہیں اور روتے پیٹتے ہیں اور دنیا ان سے ہمدردی کرتی ہے لیکن جو ہمدردی کرنے والے ہوتے ہیں انہیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایسا ہی ایک ہتھیاروں کا ذخیرہ ان کے پاس بھی موجود ہے جس میں کسی بھی دن آگ لگ سکتی ہے۔ ایسے لمحات ان پر بھی کسی نہ کسی دن نازل ہو سکتے ہیں۔

جہاں تک میرا اندازہ ہے معزز شبران وہ دنیا پاگلوں کی دنیا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایسے گڑھوں کی جانب دوڑ لگا رہی ہیں جن کا اختتام تباہی اور بربادی ہوتا ہے اور میں تو بڑا مسرور ہوں اس بات پر کہ جبانہ تک وہ تباہی نہیں پہنچی اور میری خواہش بھی یہی ہے کہ اس تباہی کو جبانہ کی تباہی نہیں بننا چاہیے اور اسے دو ہی روک دینا مناسب ہوگا۔ سو جیسا کہ جبران نے کہا کہ ہم جادوگروں کے جادو کو کسی طرح عملی شکل نہیں دیں گے اور امن پسندوں کے ساتھ ہی رہیں گے اور ایک وقت ایسا آسکتا ہے جب جبانہ صرف جبانہ رہ جائے گا اور منگولیا اور مپولیا کا نام و نشان نہیں رہے گا۔

سو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ان جادوگروں سے کوئی کام نہ لیا جائے۔ بلکہ سارا جادو امن و محبت کا جادو بن جائے اور جبانہ میں پھول ہی پھول کھلے ہیں۔" جادوگروں میں سے ایک ہنس پڑا۔ جو روشنی کا جادوگر تھا اس نے کہا۔

"لو یہ آیا ہے اس دنیا سے محبت کا پیغام لے کر احمق نہیں جانتا کہ برتری کیا شے ہے اور انسان کی عظمت کیا چیز ہوتی ہے اور جو اس چیز کو جانتا ہی نہ ہو وہ بھلا کیا مشورہ دے گا۔"

"لو اے شخص کیا تیرا نام جیکانہ ہے۔ یہ بتا کہ تو اس دنیا میں کون سا جادو لایا ہے۔"

"اگر میرے جادو کی بات کی جاتی ہے تو میں صرف وہاں سے محبت کا جادو لے کر آیا ہوں اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔" پروفیسر جیکانہ نے سرد لہجے میں کہا اور روشنی کا جادوگر پھر ہنس پڑا اس نے کہا۔

"نہیں حقیقت یہ ہے کہ تو بزدلی کا جادو لے کر آیا ہے اور ایسے جادوگر پر کوئی بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔" شبران نے کہا۔

"ہمارا مقصد جو ہے۔ اگر اس کی تکمیل نہ ہوئی تو یہ طویل ترین جدوجہد بیکار ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ اب ہمیں ان لوگوں سے گفتگو کرنے دے۔" شبران نے کہا۔

"معزز جادوگروں کا راستہ میں نے کبھی اس سے پہلے روکا ہے اور نہ اب روکنے کا ارادہ رکھتا ہوں' جادوگر سوال کر سکتے ہیں۔" تب وہ مجمع معتوں میں جو نیولیا میں برسراقتدار تھے۔ آگے بڑھے اور انہوں نے ایک ایک شخص سے اس کے بارے میں پوچھا ایک شخص نے کہا۔

"حقیقت یہ ہے کہ وہاں آگ اور آہن کا جادو سب سے بڑی قوت رکھتا ہے آگ کا طوفان نازل کردیا جائے تو بہت سے مسائل حل ہوجاتے ہیں اور اس کی ایک مثال میں اس شکل میں دیتا ہوں کہ پروفیسر جیکا نہ ہی نہیں بلکہ تمام لوگ اس کے گواہ ہیں ہمارا وہ جہاز جو ہمیں لے کر جبانہ آیا۔ ایسے لوگوں کے سامنے آ گیا۔ جو اس کی تباہی کے خواہش مند تھے۔ تبھی جہاز پر جورش کے بیٹے نے ان پر آگ اور آہن کا جادو نازل کردیا اور کبھی ہم نے جو دیکھا وہ ناقابل یقین تھا۔ کہ شعلے فضاء میں پرواز کر رہے تھے اور آنے والوں پر تباہی نازل ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے بچالیا ہمارے جہاز کو ورنہ شاید ہم جبانہ تک نہ پہنچ پاتے۔

"آہ کیا شعلوں کا جادو اس قدر طاقتور ہے؟"

"یقیناً"

"تب پھر ہمیں شعلوں کا جادو حاصل کرنا ہوگا۔ آگ کے جادوگر تیرا کیا خیال ہے؟" روشنی کے جادوگر نے دوسرے شخص سے سوال کیا۔

"میں اپنے طور پر یہ بتا سکتا ہوں کہ آگ بہت طاقتور چیز ہوتی ہے اور اگر ہم اسے دوسری جگہ تک پہنچانے میں کامیاب ہوجائیں تو اس سے اچھی بات اور کیا ہوسکتی ہے لیکن ہمیں اس کے لیے ایک مضبوط آگ درکار ہے اور یہ شخص جو آگ کا جادو دیکھ کر آیا ہے۔ بتا سکتا ہے کہ ایسا کون سا ذریعہ ہوسکتا ہے۔"

"ہاں وہ آگ اس جگہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ جہاں دلدلوں سے دھواں اٹھتا ہے اور میں نے جس قدر معلومات حاصل کیں۔ ایک شے ہوتی ہے جسے وہ لوگ گندھک کہتے ہیں۔ گندھک آگ کی تکمیل کے لیے بہت اہم چیز ہے اور بھی بہت سی ایسی اشیاء ہیں جو گندھک میں شامل کر کے ایسے گولے بنائے جاتے ہیں جو بظاہر پتھروں کی شکل کے ہوتے ہیں لیکن جب وہ کسی جگہ جا کر گریں تو زمین سے رگڑیں اور اس کے بعد وہ ایسا دھماکہ پیدا کرتے ہیں کہ چٹانیں زمین بوس ہوجائیں اور آگ اتنی بلند ہو کہ اس کے دائرے میں جو چیز آئے وہ جل کر خاکستر ہوجائے۔" سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔ شبران نے کہا۔

"اس جگہ جہاں دلدلوں سے دھواں اٹھتا ہے۔ وہ شے پائی جاتی ہے جس کا نام تو نے لیا تھا۔ وہ دھواں اس کی ملاوٹ سے بلند ہوتا ہے اور یہ تمام ترکیب میں نے سیکھی ہے کہ کس طرح گندھک حاصل ہوجائے۔"

"تو ان لوگوں کے درمیان کیوں کھڑا ہے۔ ہمارے پاس آجا۔" جادوگروں نے کہا اور وہ شخص مسکراتا ہوا جادوگروں میں

جا شامل ہوا۔ گویا جادوگر ہو گیا۔ اس کے بعد شبران کا کام باقی نہ رہا اور اس کے بعد جادوگر خود ہی اپنے کام کے لوگوں کی تلاش کرتے رہے۔ جو نئی دنیا سے آئے تھے ان میں سے کوئی نہ کوئی جادوگروں کے لیے کارآمد ہوا۔ یوں بہت سے افراد انہوں نے اپنی درمیان سمیٹ لیے اور شبران خاموشی سے تماشا دیکھتا رہا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوا۔ تو شبران نے طلوسی سے کہا۔

''طلوسی! تیری وجہ سے ہمیں کچھ دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن بعد میں جو کچھ ہوا وہ برا نہ رہا۔ اس لیے تجھ پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔ جا اب عالم لوگوں کی طرح ان میں شامل ہو جا اور اپنے کام میں مصروف رہ کہ تمہارے ساتھ جو لوگ آئے انہوں نے اپنی اپنی افادیت ظاہر کر دی۔'' جب آگ کے جادوگر نے واپسی کا تقاضا کیا تو شبران نے انہیں محبت سے رخصت کیا اور وہ اپنے ساتھ ان لوگوں کو لے گئے۔ جو انہیں اپنے جادو لے کر آئے تھے اور پروفیسر جیکانہ اپنی بیٹی جولیا کے ساتھ وہیں موجود رہا تو شبران نے جیکانہ سے کہا۔

''تو آ جیکانہ! میرے ساتھ کچھ وقت گزار اور تو نے جیسا کہ بتایا یہ تیری بیٹی ہے۔''

''ہاں، یہ اسی دنیا سے آئی ہے۔''

''تو یہ میرے لیے بھی بیٹی کی مانند ہوئی۔ آ میرے ساتھ آ......''

تب شبران جو نیولیا کا سردار تھا۔ جیکانہ کو عزت سے اپنے ساتھ لے گیا اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے وہ پروفیسر جیکانہ کی خاموشی کو بھی محسوس کر رہا تھا۔ تب اس نے پروفیسر جیکانہ کو بٹھاتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ تو غمزدہ ہے لیکن یہاں جبانہ میں اب یہی سب کچھ جاری ہو گیا ہے اور میں سردار اس لیے ہوں کہ جادوگروں سے تعاون کرتا ہوں لیکن تو ذرا یہ بتا کہ نکولیا میں یہ سب کچھ نہیں ہے۔''

''میں نکولیا میں چند لمحات قیدی کی حیثیت سے گزار کر آیا ہوں اور یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہاں جادوگروں کا کیا مقام ہے لیکن اتنا جانتا ہوں کہ وہاں بھی جادوگروں کا غلبہ ہو گا لیکن میں نے دیکھا کہ نکولیا کے سردار جبران نے ان تمام لوگوں کو عزت سے ساتھ رہائی دے دی اور یقیناً اس کے دل میں نیک جذبے تھے اس نے سب کو تلقین کی تھی کہ وہ وہاں جا کر محبت کے جادو پر یقین رکھیں اور امن و اماں ہر لحاظ سے بہتر ہوتا ہے۔ گویا اگر وہاں جادوگروں کا غلبہ بھی ہے تو وہاں جادوگر جاہی اور بربادی پر یقین نہیں رکھتے۔ جب کہ شبران جو کچھ میں تجھے بتا رہا ہوں وہ تیری دنیا کی بنیاد پر اور اس میں میرا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔''

''حقیقت یہ ہے کہ میں نے دیکھا جہاں نفرتیں پروان چڑھ رہی ہیں۔ وہاں جاہی تحریر ہو گئی اور کبھی اس جگہ بہتری نہ ہوئی۔ میں ایک پیشن گوئی کر سکتا ہوں شبران ذرا اس بات پر غور کر لے اور میری بات کا بالکل برا نہ ماننا۔ نکولیا اگر امن کی سرزمین ہے اور وہاں سے محبت کے دھوئیں اٹھتے ہیں۔ تو پھر یہ سمجھ لے کہ وہ قائم رہے گا۔ جب کہ شبران نفرتوں کی گود میں پروان چڑھ رہا ہے۔ میری مراد نیولیا سے ہے۔ کیونکہ نیولیا شبران ہی کے نام سے منسوب کر دیا گیا ہے اور یہ میرا تجربہ ہے۔ اس دنیا سے اور اس کے علاوہ عقل سے بھی کہ نفرتوں کو کبھی پائیداری نصیب نہیں ہوتی۔''

شبران کے چہرے پر غم کے تاثرات ابھر آئے اس نے کہا۔

”میرے دوست جیکانہ! تو یہ جانتا ہے کہ جادوگر تو ہمیشہ ہی جبانہ پر قابض رہے اور ان کے بغیر کچھ نہ ہوا۔ اصل حکومت تو انہی کی ہوتی ہے۔ بلکہ اس افقار یہ بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور وہ صرف جادوگروں کی ایک تخلیق رہ گئی ہے اور یہ جو جادوگر ہیں بالآخر کچھ نہ کچھ کرا کر رہیں گے۔“

”ہاں ...... ایسا ہی لگتا ہے۔ ذہن کی تقدیر ہی میں تباہی ہے۔ وہاں بھی اور یہاں بھی اور میں تجھے ایک اور بات بتا دوں شبران کہ ان لوگوں کے ساتھ میرا مطلب ہے ان جادوگروں کے ساتھ ایک عورت بھی آئی ہے۔ وہ اس دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ تم لوگ اسے اہمیت نہ دے کر بہت بڑی غلطی کر رہے ہو۔ اس کا نام الماس ہے اور طولسی اسے غیر متعلق سمجھ کر اپنی بستی میں چھوڑ آیا ہے لیکن وہ عورت سب سے بڑی گندھک ہے اور اس اس سے ہر طرح کا بارود تیار ہوگا۔ یہ میری پیشن گوئی ہے۔“

”تیرا مطلب ہے کہ وہ عورت بہت خطرناک ہے۔“

”نہ صرف خطرناک بلکہ یوں سمجھو کہ وہی تمہاری تباہی تحریر کرے گی۔ یہ میری پیشن گوئی ہے۔“

”مگر طولسی نے یہ تو جرم کیا ہے کہ کسی ایسی عورت کو اپنی بستی میں چھوڑ آیا ہے۔“

”ہاں طولسی کا جرم ہے کہ وہ عورت اسی طرح ماحول پر حکمرانی کرتی ہے۔“

”میں اسے فوراً طلب کروں گا۔ تم فکر نہ کرو مجھے یہ بتا اب میں کیا کروں۔“

”جادوگروں نے ان سب کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور یہ نہ سمجھ شبران کہ اگر یہ جادوگر اتنا کچھ سیکھ کر آئے ہیں تو وہ جونکولیا میں کچھ نہ کر پائے ہوں گے تیرے ایک آدمی نے آگ و آہن کی تعریف کرتے ہوئے بتایا تھا کہ جب جادوگر حملہ آور ہو کچھ لوگوں نے اسے تباہ کرنے کی ٹھانی تو ایک نوجوان نے ان پر آگ کا جادو برسایا اور وہ تباہ ہو گئے۔ وہ نوجوان نکولیا کا باشندہ ہے اور وہاں امن و امان کی بہتری کا خواہش مند ہے لیکن اگر اسے یہ پتہ چلا کہ نیولیا والوں نے آگ کا جادو تیار کر لیا ہے اور وہ مسلسل بد ارادے رکھتے ہیں تو کیا وہ خاموش بیٹھے گا اور میں تجھے یہ بتا دوں شبران کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اور یہ یقینی طور پر نکولیا والوں کے لیے ایک مضبوط پہاڑی دیوار ثابت ہوگا۔ یہ بھی میری پیشن گوئی ہے۔“

”میں جانتا ہوں یقیناً ایسا ہی ہوگا لیکن جیکانہ مجھے مشورہ دے کہ کیا کروں میں کیا کر سکتا ہوں۔“ پروفیسر جیکانہ خاموش ہو گیا۔ اس سلسلے میں وہ بھی کوئی مشورہ نہیں دے سکتا تھا۔ اس نے کہا۔

”پھر میں بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر تجھے موقع ملے تو بیڑی کی طرف قدم بڑھا۔ یہ جادوگر تو نیولیا کو برباد کرائے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔“

”اپنی زبان بند رکھو پروفیسر۔ زور سے یہ بات کبھی مت کہنا، کبھی مت کہنا۔“

''میں جانتا ہوں لیکن تو میرا دوست ہے۔ شبران اس لیے میں تجھ سے یہ بات کر رہا ہوں۔''

''اس عورت کے لیے میں طولسی کو حکم دوں گا کہ اسے میرے سامنے پیش کیا جائے۔'' پروفیسر جیکانہ کچھ دیر کے بعد جولیا کے ساتھ اپنی آرام گاہ کی جانب چل پڑا۔ اس کے ذہن میں تشویش کے سائے تھے اور اس کی نگاہیں مستقبل میں دور تک دیکھتی رہی تھیں۔

بوڑھی ایپا نے کالیا کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا اور کالیا کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ یہاں آ کر جو تنہائی اور بیزاری کا احساس دل میں پیدا ہو رہا تھا وہ ایپا کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا۔ ایپا کی ماتا بھری نظریں اس کا طواف کرتیں تو وہ بہت سی محبتوں کو بھول جاتا تھا۔ دل کے گوشوں میں طورش اور شردھا کا خیال بے شک تھا لیکن اب وہ اتنا مضطرب نہیں تھا۔ ادھر سنجلران اور جبران کی محبت اسے حاصل تھی۔ شیری البتہ اب کچھ کھنچی کھنچی رہنے لگی تھی اور اس نے کالیا سے کوئی خاص گفتگو نہیں کی تھی۔

ایپا ہر وقت کالیا کے ساتھ رہتی اور ایپا ہی کا مشورہ تھا کہ کالیا اپنا نکولیا دیکھے۔ سو کالیا نے منظور کر لیا۔ واقعی اس نے اب تک نکولیا کی سرزمین نہیں دیکھی تھی۔

نکولیا کا یہ علاقہ بڑا سرسبز و شاداب تھا اور یہاں قدرتی حسن بکھرا ہوا تھا۔ اس نے نکولیا کے مختلف علاقوں میں گھومنا شروع کر دیا۔ یہاں کا طرز زندگی دیکھا۔ مرد عورتیں بچے سب اپنے طور پر خوش تھے۔ ان کی زندگی کا ایک نظریہ تھا اور وہ اس کے مطابق جی رہے تھے اور صدیوں سے جی رہے تھے۔

اس وقت بھی کالیا انہی لوگوں کے درمیان تھا۔ جہاں محبتیں نہایت فراخدلی سے لٹائی جاتی ہیں اور ہر شخص ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی رکھتا تھا۔ کالیا ایپا کے ساتھ ایک کونے میں جا بیٹھا۔ جہاں سرسبز و شاداب درخت جھول رہے تھے۔ اس نے گہری گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہاں کی فضائیں کتنی خوشبودار ہیں۔ ایپا اور کتنا سکون ہے ان فضاؤں میں۔ کوئی آلودگی نہیں ہے اور نہ ہی ماحول دھواں دار ہے اور نہ ہواؤں میں بدبو زہریلے جراثیم شامل ہیں۔''

''ہاں'' ایپا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

''میرا دل چاہتا ہے ایپا کہ کسی طرح میں یہ پیغام اس دنیا تک پہنچا دوں۔ کتنی سکون کی دنیا ہے ہماری۔'' ایپا کہنے لگی۔

''تو نے ان کا بغور جائزہ لیا ہوگا۔ کالیا تو نے دیکھا کہ یہ لوگ کتنے صحت مند ہیں اور یہاں کہیں بیماری کا نام و نشان نہیں ہے۔ جب کہ اس دنیا میں تیرے علم میں ہوگا کہ ہر گھر میں مختلف بیماریاں ہیں۔ کہیں بھوک اور افلاس کی بیماری کہیں رشک و رقابت کی بیماری کہیں محبت اور نفرت کی بیماری۔ کیا کیا بیماریاں وہاں موجود نہیں ہیں۔ ہوس اور اس کی تکمیل کی بیماری' جو دوسروں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ مختلف بیماریوں کا شکار ہیں وہ لوگ' اور جہاں تک دنیا کی تاریخ پر میری نظر جاتی ہے۔ تو انسانوں نے تو یہ چاہا تھا کہ سکون اور آرام کی زندگی بسر کریں بے شک ایک دوسرے کی قربت اور اس سے محبت ہی بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور جتنے مذاہب اس کائنات میں

آ ئے ہیں ان میں ہمیشہ یہی تلقین کی گئی کہ ایک دوسرے کا خیال رکھو اور ایک دوسرے سے محبت کرو۔ نفرت کے سوا اور نفرت برائیوں کی جڑ ہے اور اس کا تعلق شیطان سے ہے۔ سو یوں لگتا ہے کہ اب اس دنیا پر شیطان کی زبردست حکمرانی ہے۔ ہر شخص اپنی اپنی ذات میں گم ہو گیا ہی اور یوں لگتا ہے جیسے وہ لوگ واپس پہاڑوں میں جانے کی تیاریاں کر رہے ہوں۔'' کالیا کی آنکھیں خیالات میں ڈوب گئیں بہت دیر تک وہ کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔

'' جب سے تو نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ مجھے واپس اس دنیا میں جانا ہے تو یوں لگا ہے جیسے مجھے میرے اضطراب کا حل مل گیا ہو۔ میں پرسکون دنیا سے بے پناہ پیار کرتا ہوں لیکن جو پیار میں وہاں چھوڑ آیا ہوں وہ میرے لیے اوروں سے بھی افضل ہے۔ عدیل بخشی نے سمندری معلومات کے لیے اپنی تمام زندگی وقف کر دی تھی اور اب وہ ایک جزیرے پر پڑا ہوا ہے اور میڈم تاشہ جو میرے لیے درحقیقت ماں کا درجہ رکھتی ہے وہاں بے بس ہیں۔''

'' میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح بھی بن پڑے میں واپس جاؤں اور اس جزیرے پر ان لوگوں کو تلاش کروں اور اس کے بعد اس دنیا میں میں محبت کا پیغام لے جاؤں۔ ان تمام اشیا کے ساتھ جو مجھے یہاں سے حاصل ہوئیں۔ ایپا کیا یہ میرے لیے ممکن ہوگا۔'' اس نے پر خیال نظروں سے کالیا کو دیکھا۔ اور کہا۔

'' ہاں...... بے شک ممکن ہوگا لیکن انتظار کرنا ہوگا تجھے طویل انتظار اور کیا تو یہ جانتا ہے کالیا' کہ تیرا باپ طورش ہواؤں کا جادوگر تھا۔ ابھی تک میں نے تیری زبان سے یہ نہیں سنا کہ ہوا کا جادو کیا ہوتا ہے۔''

'' ایپا تیرے ساتھ مجھے عرصہ ہی کتنا ہوا ہے۔ میری ماں میں تو تجھ سے جہات کے بارے میں ہر ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اور بہت سی آرزوئیں ہیں میری لیکن میری عقل یہ بھی کہتی ہے کہ اچانک ہی حد سے زیادہ سرگرمیاں شروع کر دینا مناسب نہیں ہوتا اور جلد بازی ہمیشہ نقصان دہ ہی ہوتی ہے۔'' ایپا مسکرا دی پھر اس نے کہا۔

'' تو میں یہ کب کہتی ہوں کہ میں سب سے زیادہ ذہین اور سمجھ دار ہوں۔ کالیا ایک ایسا نوجوان ہے جس نے بہت سے عظیم کارنامے سرانجام دیے ہوں گے اور میری عقل بوڑھی ہے۔''

'' نہیں میں یہ نہیں کہنا چاہتا تھا بلکہ میری مراد کچھ اور ہے۔ میں بہت سی باتیں تجھ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد بہت سے عمل بھی کرنا چاہتا ہوں جو میرے ذہن میں موجود ہیں۔ تو نے میرے باپ کی بات کی اور اس بات سے مجھے خوشی ہے کہ وہ بھی جادوگروں میں شامل تھا۔''

'' اس کا جادو معمولی جادو نہیں تھا اور اگر اس سے تجھے دلچسپی پیدا ہوئی تو میں تجھے بتا سکتی ہوں۔ آج ایک انکشاف کر رہی ہوں۔''

'' ہوا کا جادو کیا ہے؟''

"تجھے اس کے بارے میں تفصیل بتاؤں گی۔ میں مچھیروں کی اس بستی میں ساکت ہو چکی تھی اور خیال تھا کہ جب تک زندہ رہوں وہیں رہوں، لیکن یہ تو تھا کالیا۔ جس نے میرے اندر ایک نئی زندگی بیدار کی اور جب مجھے یہ علم ہوا کہ تو بھی میری طرح جبانہ کا باشندہ ہے اور یقینی طور پر کوئی ایسا عمل ہوا ہے جس کی بنیاد پر تو وہاں پہنچا ہے تو میرے اندر دوسرے خیالات پروان چڑھنے لگے اور پھر میں نے اپنے جادو کی مشق کی اور اس کے بعد تیرا تعاقب کرتی رہی۔

اس سے پہلے اس جادو کے بارے میں جو کچھ میں جانتی تھی اس سے مچھیروں کی مدد کرتی رہتی تھی تو نے یقیناً نہیں دیکھا ہوگا لیکن عدیل بخشی نے دیکھا تھا کہ میں نے جو اپنی رہائش گاہ بنائی ہوئی تھی وہاں کچھ ایسی چیزیں تیار کی تھیں جو ہواؤں کے رخ کا پتہ دیتی تھیں اور جب وہ مچھیرے ساحل پر اپنی کشتیوں کو درست کر رہے ہوتے اور اس کے بعد سمندر میں جانے کی تیاریاں کرتے تو میں انہیں بتاتی کہ آج سمندر میں طوفان آئے گا یا نہیں۔ درحقیقت ہواؤں سے میری شناسائی تھی اور میں انہی ہواؤں کی شناسائی کی بنیاد پر انہیں طوفان سے بچایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ جو کچھ بھی مجھ سے ہو سکتا تھا میں کرتی تھی ان کے لیے اس لیے وہ میری عزت کیا کرتے تھے اور مجھے ایک جادوگر تصور کرتے تھے۔ ان کے ہاں جادو کا تصور ذرا مختلف ہی تھا۔ نجانے میرے چلے آنے کے بعد ان کا کیا حال ہوا ہو لیکن بہرطور یہ ان کی اپنی زندگی تھی۔"

"مگر ہواؤں کا جادو کیا ہوتا ہے؟ اور تو اس جادو سے میرا تعاقب کیسے کیا کرتی تھی۔"

"آج جب ہم اپنی رہائش گاہ پر واپس چلیں گے تو میں تجھے وہ ساری چیزیں دکھاؤں گی جو تیرا باپ یقینی طور پر تیرے لیے چھوڑ گیا ہے۔"

"وہ کیا چیزیں ہیں؟"

"وہ جو ہواؤں کا علم ہے؟"

"ہاں"

"تعجب ہے۔ میں اس سے ابھی تک ناواقف ہوں۔"

"میں تجھے اس سے واقفیت کرا دوں گی۔"

"مجھے بہت سی باتیں، بہت دکھ بھری محسوس ہوتی ہیں۔ جب مجھے اپنی اس دنیا میں واپس جانا ہی ہے تو میں یہاں سے وہ علم لے جانا چاہتا ہوں۔ جس کے بارے میں تجھ سے کیا اور میں اسے تحریر کرنا چاہتا ہوں۔"

"ہوں میں تیرا مطلب سمجھ رہی ہوں۔ مگر تو فکر نہ کر لیکن یہاں کاغذ قلم کا رواج نہیں ہے۔ مگر تو فکر نہ کر آواز کے جادو پر ہم اس سے ملاقات کریں گے۔ وہ آوازوں کی ترتیب جانتا ہے اور نجانے اس نے اپنے فن میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ وہ یہاں سے بہت فاصلے پر وہاں پہاڑوں پر جہاں جادوگروں کا بسیرا ہے۔"

"ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟"

''اس لیے ابھی ہمیں طویل وقت درکار رہوگا اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تو اپنے باپ کا علم اچھی طرح سیکھ لے۔''

''مگر مجھے یہ علم کون سکھائے گا؟''

''میں۔'' ایپا نے جواب دیا اور کالیا حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

''کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے؟''

''بالکل میں تجھے یہ علم سکھاؤں گی۔'' ایپا نے جواب دیا۔ کالیا مسرور نظر آنے لگا۔ اس کے بعد وہ بے چین ہو گیا اور اس نے کہا۔

''میں واپسی چاہتا ہوں'' اور ایپا نے آمادگی کا اظہار کر دیا۔ وہ اپنی رہائش گاہ میں واپس آ گئے۔ کالیا بری طرح بے چین ہو گیا تھا۔

''اور وہ گوشہ کون سا ہے۔ جس کی تو نے نشاندہی کی۔'' ایپا نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''آ میں تجھے دکھاؤں'' ایپا ایک جگہ جا کر رک گئی۔ پھر اس کی پراسرار آواز ابھری ''یہ تیرے باپ طلوش کی سحر گاہ ہے۔''

☆☆☆

الماس کو مقبولیت حاصل کرنے میں کمال حاصل تھا۔ مختصر ترین وقت میں اس نے نیدلیا کے نوجوانوں کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔ زونارہ تو اس کا دیوانہ ہو گیا تھا اور کہتا تھا۔

''میں تو سوچتا ہوں طلوسی کی واپسی کے بعد کیا ہوگا؟''

''کیوں؟'' الماس پوچھتی۔

''میں تو تیرے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔''

''تو میرے بارے میں کیا سوچتا ہے۔ کیا تیرے خیال میں میں تیرے سے محبت نہیں کرنے لگی ہوں۔''

''آہ...... کیا تو بھی مجھے چاہتی ہے؟''

''کیسا نوجوان ہے تو۔ محبت کی آنکھیں نہیں پہچانتا''

''مگر میں کیا کروں' تو ہی مجھے بتا۔''

''میں کیا بتا سکتی ہوں؟''

''طلوسی آئے گا تو تجھ پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے گا اور ہو سکتا ہے وہ تجھے اپنے ساتھ رکھ بھی لے۔''

''تو میرے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔''

''صرف ایک کام''

''وہ کیا......؟''

''طلوسی کو ہلاک کردوں۔''

الماس کے دل میں مسرت کی لہریں اٹھنے لگیں۔ گویا اس امن کی دنیا میں بھی اسے یہ مقام حاصل ہے کہ ایک بھائی کے ہاتھوں دوسرے بھائی کا قتل کرادے لیکن وہ اپنے نام کے ساتھ کوئی ایسی منسوبیت نہیں چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے کہا۔

''میں تجھے ابھی اس کا مشورہ نہیں دوں گی۔''

''اور اگر اس نے ایسا کر ڈالا تو پھر کیا ہوگا۔''

''تو مصلحت سے کام لینا؟''

''کیسے؟''

''اظہار نہ کرنا بلکہ انتظار کرنا۔ میں خود تجھے کوئی بہتر مشورہ دوں گی۔''

''دیکھ الماس میرا خیال رکھنا کسی بھی طور مجھ سے منحرف نہ ہونا۔ ورنہ...... ورنہ...... میں سب کچھ فنا کر دوں گا۔ میں ایسا ہی انسان ہوں'' الماس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور ایسے انسان مجھے ہمیشہ پسند رہے ہیں۔''

وہ خدشہ سامنے آ گیا جو زونارہ ظاہر کرتا رہا تھا۔ یعنی طولسی کی واپسی طولسی شبران کے پاس تمام ساتھیوں کے ساتھ گیا تھا۔ جنہیں وہ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا اور جنہوں نے قید سے رہائی حاصل کی تھی لیکن طولسی تنہا نہیں تھا اس کے ساتھ آٹھ افراد اور تھے۔ یہ وہ تھے جنہیں شبران نے اس کے ساتھ الماس کو لینے بھیجا تھا اور اس وقت طولسی خود بھی بری طرح پریشان ہو گیا تھا۔

''یہاں آنے کے بعد الماس مجھے بہت سی باتوں کا علم ہوا ہے۔'' طولسی نے الماس سے کہا۔

''کیا طولسی؟''

''یہی کہ نیولیا اب وہ نیولیا نہیں رہا۔ جو میں چھوڑ کر گیا تھا۔ پہلی بات تو یہ کہ یہاں جادوگروں کی مکمل حکمرانی قائم ہوگئی ہے اور یہ بات تو خیر ہم سب جانتے ہیں کہ جادوگر ہمیشہ سے طاقتور رہے ہیں اور جو کوششیں وہ کر رہے ہیں وہ انہیں مزید طاقتوں کے حصول میں مدد دیں گی لیکن اب تو ہر شخص اپنی سوچ کا مالک بن گیا ہے اور مجھے یہ خوف محسوس ہو رہا ہے کہ نیولیا کہیں کسی بدترین حادثے کا شکار نہ ہو جائے۔''

''کوئی ایسی بات نہیں ہوئی طولسی جو تیرے لیے پریشان کن ہو۔''

''ہاں آٹھ آدمی میرے ساتھ آئے ہیں تجھے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے۔''

''کیا؟''

''شبران کے پاس......'' الماس دل ہی دل میں اچھل پڑی تھی۔ یہ تو اس کی خواہش تھی کہ نیولیا کے سردار کے پاس پہنچ جائے لیکن یہ آرزو اس طرح بغیر محنت کے کس طرح پوری ہو جائے گی۔ اس کے تصور میں بھی نہیں تھا۔ تاہم اس نے پریشان چہرہ بناتے ہوئے کہا۔

''شبران میرا کیا کرے گا۔''

"یہی تو سب سے بڑا خوف ہے؟"

"یعنی؟"

"یعنی یہ کہ وہ عورت پرست ہے اور تو اس قدر حسین کہ کوئی بھی تجھے دیکھ کر دیوانہ ہو سکتا ہے۔ شبران تجھے درحقیقت کسی بھی مقصد کے لیے بلانا چاہتا ہے لیکن یہ خدشہ لاحق ہے مجھے کہ کہیں وہ تجھے پسند نہ کر بیٹھے۔"

الماس مسکرادی۔ پھر بولی۔

"کیا یہاں میرا مطلب ہے نہلیا میں اگر کوئی کسی کو پسند کر لے تو اس پر اس کی اجارہ داری ہو جاتی ہے؟"

"نہیں...... لیکن سردار کو یہ حق حاصل ہے اور اگر تو اس کا ساتھ نہ دے گی اور وہ تجھے چاہے گا تو پھر کسی کی یہ مجال نہ ہوگی کہ وہ تجھے اپنے لیے سمجھ سکے۔"

"ہاں یہ ذرا تشویش کی بات ہے۔"

"لیکن تجھے جانا ہوگا۔ میں بھلا اس کے حکم سے سرتابی کیسے کر سکتا ہوں۔"

"تو فکر نہ کر طوسی' میں شبران کو ایسی پٹی پڑھاؤں گی کہ وہ مجھے واپس تیرے پاس پہنچوا دے گا۔"

"یہ تجھے کرنا ہوگا الماس' میں تجھے بہت چاہنے لگا ہوں۔"

"میں جانتی ہوں طوسی' کب جانا ہوگا مجھے۔"

"باہر وہ لوگ موجود ہیں جو تیرا انتظار کر رہے ہیں۔"

"گویا ابھی ٹھیک ہے تجھے فکر نہیں کرنا چاہیے۔" الماس خوشی سے دیوانی ہوئی جا رہی تھی۔ البتہ جو تیاریاں اس نے کیں وہ ایسی تھیں کہ طوسی دل پکڑ کر رہ گیا اس نے مضطربانہ لہجے میں کہا۔

"آہ...... تو نے یہ کیا کیا؟"

"کیوں؟"

"اس صورت میں تجھے دیکھ کر شبران تو پاگل ہو جائے گا۔ وہ...... وہ...... حسن پرست ہے۔ میں نے تجھ سے کہا لیکن تو نے میری بات پر غور نہیں کیا۔"

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ تو میری فطرت کا ایک حصہ ہے۔ کیا تجھے میری دنیا کے انداز نہیں معلوم۔ ہم لوگ جب کہیں جاتی ہیں تو اسی انداز میں جاتے ہیں اور یہی ہمیں مناسب لگتا ہے لیکن آخر تو فکر مند کیوں ہے۔ میں جو کچھ تجھ سے کہہ چکی ہوں۔ اس پر یقین رکھ اور میرا اعتبار کر۔ یقیناً میں تیرے پاس ہی واپس آؤں گی۔ تجھے میرے لیے فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔"

طوسی خاموش ہو گیا اور اس کے بعد الماس وہاں سے چل پڑی' طوسی اس کے ساتھ تھا۔ وہ ان آٹھوں آدمیوں کے ساتھ ایک بار

پھر شبران کے پاس پہنچا تھا۔ شبران اپنی رہائش گاہ پر تھا اور عیش و عشرت میں مصروف تھا۔ کہ اسے طولسی کے آنے کی اطلاع ملی اور وہ طولسی کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ الماس طولسی کے عقب میں تھی اور اس وقت چھ خوبصورت لڑکیاں شبران کے اردگرد موجود تھیں۔

شبران نے گہری نگاہوں سے طولسی کو اور پھر اس کے عقب میں دیکھا اور دوسرے لمحے سنبھل کر بیٹھ گیا۔ ایک ایسا شعلہ سلگتا ہوا نظر آیا تھا اسے جسے دیکھ کر آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھیں اور یقیناً جابانہ اور نپولیا کی عورتوں میں یہ خوبی نہیں تھی کہ وہ آپ کو اس طرح بنا سنوار سکیں اور عام عورتوں سے اتنی حسین ہو جائیں جب کہ یہ چھ نوخیز لڑکیاں جو شبران کے اردگرد بکھری ہوئی تھیں۔ الماس سے کہیں زیادہ خوبصورت اور دلکش تھیں لیکن دلکشی تو وہی ہوتی ہے جو دوسروں کی من کو بھا جائے اور الماس اس سلسلے میں اپنا کمال صرف کرتی تھی۔

شبران یہ بھول گیا تھا کہ آنے والی ہستی کو اس نے کس لیے طلب کیا ہے۔ یا پروفیسر جیکانہ نے اس کے بارے میں کن الفاظ میں اظہار کیا ہے۔ وہ تو پرشوق نگاہوں سے الماس کو دیکھ رہا تھا اور پھر چونک کر اس نے طولسی سے پوچھا۔

"کیا یہ وہی عورت ہے طولسی۔ جسے تو نے چھپا کر اپنے پاس رکھا ہوا تھا؟"

"چھپا کر نہیں' معزز شبران میں تجھے بتا چکا ہوں کہ اسے یہاں لانے کا مقصد کیا تھا؟"

"بہتر یہ ہے کہ تو میرے غضب کو آواز نہ دے اور یہاں سے واپس چلا جا؟"

"ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں۔" طولسی نے کہا۔ ایک نگاہ الماس پر ڈالی اس کے بعد واپسی کے لیے مڑ گیا۔ شبران اب بھی پاگلوں کی طرح الماس کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اسے احساس ہوا کہ وہ چھ لڑکیاں اس وقت اس کی خدمت میں مداخلت کر رہی ہیں۔ چنانچہ اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر نیچے گرا دیے۔ تمام لڑکیاں واپس چلی گئیں اب صرف الماس رہ گئی تھی۔ شبران اس کے سامنے تصویر حیرت بنا اسے دیکھ رہا تھا۔ تب الماس مسکرائی اور اس نے جھک کر اپنا ہاتھ سر پر رکھتے ہوئے کہا۔

"حسین نپولیا کے حسین سردار شبران کو الماس تعظیم پیش کرتی ہے۔"

"تو...... تو...... تو...... کتنی خوبصورت ہے۔ کیا تیری دنیا میں عورتیں اتنی ہی حسین ہوتی ہیں۔"

"میری دنیا کی بات نہ کر معزز سردار...... وہاں کی یادیں میں اپنے دل سے نکال چکی ہوں۔ مجھے وہ یادیں یاد نہ دلا۔"

"میں نے تجھ سے ایک سوال کیا تھا۔ کیا تیری دنیا کی عورتیں اتنی ہی حسین ہوتی ہیں جتنی کہ تو؟"

"آہ یہی لگتا ہے اور بہت پہلے کی بات ہے کہ جادوگر کہا کرتے تھے کہ ہماری اس دنیا کے اوپر ایک اور دنیا آباد ہے وہاں حسین عورتیں رہتی ہیں۔ مجھے تو یوں لگتا ہی جیسے دنیا کی زمین سے تیرا تعلق ہی نہ ہو اور تو وہیں سے آئی ہو۔"

"اس کی ایک وجہ ہے" الماس نے کہا۔

"کیا؟"

"شبران بہت اچھی اور تیز نظر کا مالک ہے اور کیوں نہ ہوں اس کے بارے میں تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس سرزمین کا باشندہ ہی

نہیں لگتا۔"

"تو کس طرح جواب دیتی ہے۔ خوبصورت لفظوں میں اور ایسا تو کوئی نہیں ہے جو تیرے جیسا ہو۔ آ میرے پاس بیٹھ۔ تجھے کھڑے ہوئے دیکھ کر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ کہیں تو تھک نہ جائے۔"

الماس ادائے دلبری سے آگے بھی اس کی چال میں ہزار فتنے جاگ رہے تھے۔ بے شک نیولیا کی عورتیں جوان تھیں۔ حسین تھیں۔ جوانی کی دولت سے مالا مال تھیں لیکن ان کے اندر وہ تمام صلاحیتیں نہیں تھیں۔ جو الماس جیسی پرشتم عورت میں تھیں اور اس کی ایک ایک ادا شبران کو دیوانہ کیے دے رہی تھی۔ ایسا تو اس نے طولسی کے ساتھ بھی نہ کیا تھا اور نہ ہی نظام امری کے ساتھ کیونکہ یہ ایک کو اس نے اس کی اوقات میں رکھا ہوا تھا'

یہ ایک ایسے علاقے کا سردار تھا جس کی حکمرانی بہت بڑی بات تھی۔ چنانچہ الماس اس پر اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر رہی تھی اور اس کے خاطر خواہ نتائج پا رہی تھی۔ وہ ایک طرف بیٹھ گئی اور شبران اس کے سامنے کھڑا رہا۔

"میں تو سب کچھ بھول گیا کہ کس لیے بلایا تھا میں نے تجھے۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس طرح ایک آسمانی شے میری قربت میں آ رہی ہے۔"

"ہاں میرا نام شبران ہے۔ ہاں میں نیولیا کا سردار ہوں۔"

"میں جانتی ہوں اور خوش ہوں کہ سردار نے مجھے عزت بخشی۔"

"میرے دوست جیکانہ نے تیرے بارے میں بہت کچھ کہا ہے۔"

"کیا کہا تھا اس نے میرے بارے میں؟" الماس نے پوچھا۔

"یہی تو بے خطرناک ہے۔ ذہین ہے' چالاک ہے اور شاید اس نے یہ بھی کہا تھا کہ نیولیا کے لیے بے حد خطرناک ثابت ہو گی اور میں نے تجھے اس لیے طلب کیا تھا کہ تجھے دیکھوں اور اگر ایسا پاؤں تو تیرے بارے میں کوئی مناسب فیصلہ کر سکوں۔"

الماس ہنس پڑی اور اس نے کہا۔

"تو یہ کہا تھا۔ پروفیسر جیکانہ نے میرے بارے میں حالانکہ اس کے بارے میں میں یہ کہتی ہوں کہ بہت ہی ذہین بہت ہی سمجھ دار اور بہت ہی اچھا انسان ہے یہ اپنا اپنا خیال ہے اگر وہ مجھے پسند نہیں کرتا تو میں کیا کر سکتی ہوں۔"

"وہ احمق ہے اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ واقعی احمق ہے اور جادوگر درست کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں کہ وہ واقعی ایک بے وقوف انسان ہے۔"

"جادوگر کیا کہتے ہیں اس کے بارے میں۔" الماس نے پوچھا۔

"ان کا کہنا ہے کہ جیکانہ جس جادو کا ذکر کرتا ہے' جس کو وہ امن کا جادو اور محبت کا جادو کہتا ہے۔ وہ درحقیقت بزدلی کا جادو ہے

اور وہ کہتے ہیں کہ جیکانہ بزدل ہے اور جنگ وجدل سے خوف کھاتا ہے۔"

"اس میں کوئی شک نہیں کہ نیولیا کی سرزمین پر ایسے بزدل لوگوں کا رہنا۔ نیولیا کے مستقبل کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"

"معزز سردار میں تجھ سے درخواست کرتی ہوں کہ اگر تو اپنے نیولیا کو بچانا چاہتا ہے تو تو بہادر لوگوں کو اپنے درمیان جگہ دے اور بزدلوں کو خود سے دور رکھ۔"

"میں اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"اگر تو میری بات کرتا ہے تو میری دنیا بالکل عجیب وغریب دنیا ہے۔ یقیناً اس کے بارے میں تیرے ساتھیوں نے تجھے بہت سی معلومات فراہم کی ہوں گی۔ جس میں پروفیسر جیکانہ بھی شامل ہے۔ میں اس کا تذکرہ ابھی بالکل نہیں کرتی۔"

"تو سمجھے گا کہ چونکہ اس نے میرے لیے دشمنی کے الفاظ کہے اور میں نے جواب میں اس کے لیے دشمنی کے الفاظ کہہ رہی ہوں لیکن دوسرے لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ میری دنیا میں کیا ہوتا ہے اور میں تو اپنی دنیا میں بھی دوسرے لوگوں سے انتہائی منفرد ہوں۔ نیولیا کا سردار تو مجھے طلب کر کے مجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔"

"میں تو نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں اور نہ کچھ کرنا۔ کہا تو میں نے یہ تھا انطولسی سے کہ اسے لے کر آ' جو فتنہ ساز ہے لیکن ثابت یہ ہوا کہ فتنہ ساز وہ ہیں جو تیری برائی کرتے ہیں۔ غالباً اس لیے کہ انہیں تیری نگاہ التفات حاصل نہ ہو سکی ہوگی۔"

"شاید ایسا ہی ہو۔" الماس نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن میں...... جو کچھ میرے دل میں ہوتا ہے کہہ دینے میں کمال رکھتا ہوں اور کیا میں تجھ سے یہ کہنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ تو میری اول پسند بن گئی ہے۔ تیرے حسن وجمال نے مجھے تیرا دیوانہ بنا دیا ہے۔"

"الماس ہنس پڑی اور یہ ہنسی بھی اتنی دلکش تھی اور اس آواز اتنی نغمہ بار کہ شبران نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اس کی آواز کی بازگشت سے لطف اندوز ہونے لگا۔ تب الماس نے کہا۔

"تو اپنے آپ کو نہیں پہچانتا۔ شبران تیری قربت تو شاید ہر وہ عورت چاہے جس نے اس دنیا میں آنکھ کھولی ہو۔ اگر تو کسی کو خود اس قربت کی پیش کش کر دے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بری عورت اور کوئی نہیں ہوگی۔" شبران خوشی سے اچھل پڑا۔ پھر اس نے کہا۔

"تو کیا...... تو...... مجھے یہ مقام دے سکتی ہے"

"میں تیری غلامی کرنا فخر سمجھوں گی۔"

"تو میں سب کچھ بھول گیا۔ بلکہ میں...... میں تو اب پروفیسر جیکانہ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے میرے سامنے تجھ جیسی عورت کی نشاندہی کی۔"

الماس اس کی خوشی کا اندازہ لگانے لگی اور اس کے دل میں مسرت کے پھول کھلنے لگے۔ وہ تو سمجھ رہی تھی کہ شاید اسے وحشی انسان

پر بہت زیادہ محنت کرنا پڑے گی لیکن واقعی یہ تو کمال کی چیز نکلا اور اب روگی طوسی اور زونارہ تو ان جیسے تو بہت سے ملتے۔ جو الماس کے لیے دل میں محبت رکھتے تھے لیکن اسے پا نہیں سکتے تھے الماس ہمیشہ اس مقام پر ہاتھ ڈالتی تھی جس سے اس کے مستقبل کے بہت سارے راستے نکلتے ہوں اور اسے احساس ہو رہا تھا کہ اب نپولیا کی تاریخ میں یقینی طور پر کچھ تاریک ساز تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

ایپا کے چہرے پر پراسرار کیفیت بدستور چھائی ہوئی تھی اور کالیا اس جگہ کو دیکھ رہا تھا۔ یہ جگہ تو اس نے بہت بار دیکھی تھی اور یہاں اسے کوئی خاص چیز نظر نہیں آئی تھی۔ بس ایک کمرہ تھا جس میں غیر ضروری چیزیں اور دیواروں پر سوراخ بنے ہوئے تھے لیکن ان سوراخوں میں انہی کے برابر پتھر ٹھونسے ہوئے تھے تا کہ سوراخوں سے ہوا اور مٹی اندر نہ آسکے۔ یا پھر روشنی۔

کالیا نے اپنے باپ کے گھر کا جائزہ لیتے ہوئے کئی بار ان پتھروں کو ان کی جگہ سے ہٹا کر دیکھا تھا اور یہی اندازہ لگایا تھا کہ سوراخ قدرتی ہیں اور یقیناً اس کے باپ نے گرد اور مٹی سے محفوظ رکھنے کے لیے پتھروں کے یہ ٹکڑے ان میں نصب کیے ہیں۔ باقی اور کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی۔ جسے قابل توجہ کہا جاسکے۔ لیکن ایپا اس جگہ کو اس کے باپ کی سحرگاہ کہہ رہی تھی۔ کالیا جانتا تھا کہ ایپا ایک ذہین اور تجربہ کار عورت ہے اور جو کچھ وہ کہتی ہے۔ وہ بے مقصد نہیں ہوتا لیکن کچھ سمجھ میں بھی تو آئے تاہم وہ خاموشی سے ایپا کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔

ایپا نے اپنے لباس سے دو پتے نکالے۔ جو غالباً درختوں سے توڑے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں پتوں کو ایک دوسرے سے منسلک کر دیا اور انہیں کمرے کے وسط میں زمین پر ڈال دیا۔ کالیا اس کی تمام حرکتوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔ پھر ایپا نے آگے بڑھ کر ایک سوراخ سے پتھر کا وہ ٹکڑا نکال لیا جو سوراخ سے آنے والی ہوا اور روشنی کو روک رہا تھا۔ روشنی کی ایک کرن سیدھی اس جگہ آکر پڑی جہاں وہ دونوں پتے زمین پر پڑے ہوئے تھے۔

کالیا اس کو بغور دیکھ رہا تھا۔ ایپا آہستہ آہستہ دوسرے سوراخ کی جانب بڑھی اور اس نے اس سوراخ سے بھی پتھر ہٹا دیا۔ روشنیاں ایک دوسرے کو کراس کرنے لگیں۔

ساتھ ہی ساتھ ہوا بھی آ رہی تھی۔ چنانچہ پتہ ہلکے ہلکے لرزنے لگا تھا اور پھر ایپا نے ان دونوں کے درمیان میں ذرا بلند پر ایک اور سوراخ پتھر سے ہٹا دیا۔ ہوا بظاہر بہت تیز نہیں تھی لیکن آ رہی تھی۔ پتہ فضاء میں بلند ہوا اور اڑتا ہوا دور تک چلا گیا۔ پھر وہ نیچے گر پڑا۔

ایپا نے اسے اس کی جگہ سے اٹھا کر پھر واپس اسی جگہ پر رکھ دیا اور اس کے بعد اس نے مخالف سمت سے دو ایسے سوراخ اور کھول دیئے جو نیچی پتھر اوپر رکھا گیا۔ دفعتاً وہ فضاء میں بلند ہوا اور اسی سمت بڑھا جدھر وہ پہلے جا کر نیچے گر گیا تھا لیکن اچانک ہی ان دونوں سوراخوں سے آنے والی روشنی اور ہوا نے اسے پھر اس کی جگہ سے بلند کیا اور پتہ فضا میں تقریباً سات یا آٹھ فٹ کی بلندی پر معلق ہو گیا۔ گویا ہواؤں کا تناسب اس پر حاوی ہو گیا اور پتہ فضاء میں ایک جگہ رک گیا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ لرز رہا تھا اور اس کی لرزشیں کالیا کو بہت عجیب محسوس ہو رہی تھیں۔ دوسری بات اس کے ایک جگہ رک جانے کی

تھی۔ گویا مختلف سمت سے آنے والی ہواؤں نے اسے بیلنس کردیا تھا اور وہ اپنی جگہ رک گیا تھا۔

کالیا کی سمجھ میں اب بہت سی باتیں آنے لگیں۔ اپپا نے ان ہواؤں کو کاٹنے کی کوشش نہیں کی اور کالیا سے بھی کہا کہ پتے پر جس جس سمت سے ہوا اور روشنی پڑ رہی ہے اسے کاٹنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ اگر اسے رخ تبدیل کرنا ہو تو ان سے بچ کر نکلے۔ مگر کالیا تو اپنی جگہ ساکت تھا۔ البتہ اپپا خود ہی ان سے بچتی ہوئی جھکتی ہوئی دیوار کے ایک اور حصے کی جانب پہنچ گئی۔

یہاں سے اس نے ایک اور سوراخ سے پتھر نکالا اور وہاں سے بھی روشنی اور ہوا اندر آنے لگی۔ تب کالیا نے پتے کو مناسب رفتار سے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہ سوراخ کچھ اس قسم کا تھا کہ اس کی روشنی کمرے کی ایک دیوار سے نکل کر دوسری دیوار تک پہنچی تھی اور کالیا دیکھ رہا تھا کہ وہ پتہ جسے اصولی طور پر زمین پر گر پڑنا چاہیے تھا' آٹھ فٹ کی بلندی پر اس دیوار کی جانب آہستہ آہستہ سفر کر رہا تھا۔ کالیا حیران نگاہوں سے اس انوکھے جادو کو دیکھنے لگا اور اس کی آنکھیں شدت حیرت سے پھیلتی رہیں۔

یہاں تک کہ پتہ دیوار تک پہنچا۔ پھر وہاں ساکت ہو گیا۔ اپپا نے ایک اور عمل کیا اور ایک اور سوراخ کھولا۔ جس کی بنیاد پر پتہ واپس ہوا اور روشنی کے اسی دائرے میں اپنی جگہ جانے لگا اور وہاں دیوار تک پہنچ گیا جو سامنے نظر آ رہی تھی۔

اب یہ دلچسپ اور انوکھا جادو تھا۔ بلاشبہ جدید دنیا کی سائنس میں اس کا تصور موجود تھا۔

لیکن جس انداز میں ہواؤں کو اس کمرے میں قید کیا گیا تھا پتہ نہیں جدید دنیا میں اس پر تحقیق ہوئی تھی یا نہیں۔ اپپا نے مزید تبدیلیاں کیں اور پتہ زمین پر آ رہا پھر اس نے وہ سوراخ بند کرنا شروع کر دیے اور اس کے بعد مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کالیا کے سامنے آ گئی۔

''میں نے غلط تو نہیں کیا تھا۔ تو نے اپنے باپ کی سحر گاہ دیکھی۔''

''اپپا تو نے تو مجھے حیران کر دیا ہے۔''

''نہیں' یہ تیرے باپ کی حیران گاہ ہے' کیا سمجھا ہے اور اس سے تو نے کیا اندازہ لگایا ہے۔ مجھے جواب دے۔''

''پتہ ہواؤں کے دوش پر اپنی رخ تبدیل کر رہا تھا اور ہوائیں اپنے مخصوص زاویوں سے فضا میں بلند کر کے آگے بڑھا رہی تھیں۔''

''ہاں بالکل ٹھیک۔ یہ ایک بڑا کمرہ ہے اور ان چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے جو ہوائیں آتی ہیں' ان کی طاقت بہت معمولی ہوتی ہے لیکن کھلی فضاؤں میں ہواؤں کی طاقت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اب یہاں تو نے دیکھا کہ یہ پتہ زمین پر پڑا ہوا تھا اصل میں اسے ایسے رخ تیار کرنے تھے جہاں ہوا کی عافیت اس کے وزن پر حاوی ہو جائے حالانکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہوائیں تیز ہوں۔

بس مشترکہ سمتوں سے آنے والی ہواؤں کا ایک جگہ جمع ہونا وہ طاقت بن جاتا ہے جو کسی بھی وزنی شے کو بے حقیقت کر دے اور اس کا وزن ختم کر دے۔ تجھے ہوا کا رخ پہچاننا ہے اور یہی ہواؤں کا جادو ہے۔ ہواؤں کا رخ پہچاننے کے لیے بہت آسان طریقے ہیں جو میں تجھے کھلی فضاؤں میں لے جا کر بتاؤں گی اور جب تو ہوا کا رخ اختیار کرے گا۔ تو تیرا جسم بے وزن ہو جائے گا اور اس کے بعد ہواؤں کی ترتیب سے تو بلندیوں تعین کر سکے گا اور سمتوں کا بھی۔ یہی ہوا کا جادو کہلاتا ہے۔''

کالیا بدستور حیران تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جدید دنیا کی بھرپور سائنس تھی لیکن اصل مسئلہ اس پر قابو پانے کا تھا اور یہ کام آسان نہیں ہوسکتا اسے اپنی دنیا کے وہ ہوائی جہاز نظر آئے یا پھر وہ پتنگیں جو ایک دھاگے میں باندھ کر اپنی مرضی سے اڑائی جاتی ہیں۔

''خوب سوچ چکا تو...... تو نے خوب سوچا اور کیا تو نے وہ سمجھ''

''میں دعویٰ نہیں کرتا عظیم ایپا! لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہوا کا جادو اپنے طور پر ایک بڑی قوت رکھتا ہے۔ ہمارے ہاں ہوائی جہاز اڑائے جاتے ہیں۔ راکٹ اڑائے جاتے ہیں۔ راکٹ کو فضا میں پہنچانے کے لیے بازو کی قوت درکار ہوتی ہے لیکن ہوائی جہاز جو انسان کو لے کر فضا میں بلند ہوتا ہے۔ اس میں سو فیصد یہی ہواؤں کی قوت کارفرما ہوتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کا سائنسی طریقہ کار کیا ہے لیکن اندازہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں ہواؤں کی قوتوں کو یقینی طور پر استعمال کیا گیا ہے۔''

''بالکل کیا گیا ہوگا۔ ہواؤں سے تعاون بغیر کسی چیز کا فضا میں رہنا ممکن نہیں رہتا۔''

''آہ...... معزز ایپا میں تو اس فن کو سیکھنے کے لیے بے چین ہوگیا ہوں۔ میں نے پتے کی پرواز اس کمرے میں دیکھی لیکن کیا میرا جسم بھی اس پتے کی مانند فضاء میں بلند ہوسکتا ہے۔'' ایپا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

''ہاں...... آغاز تو یہیں سے ہوتا ہے اور بھلا باہر کی فضاؤں میں تمہارے کام سمجھ لینا کیسے ممکن ہے۔''

''تت...... تو...... تت' کیا لیکن ہوائیں تو اتنی تیز نہیں ہیں کہ مجھ جیسے شخص کو فضاء میں بلند کردیں؟''

''ہوائیں تو ہر وقت بھی تیز نہیں ہوتیں لیکن فضاؤں میں جس قدر بھی ہوائیں موجود ہوتی ہیں۔ ہمارے لیے کارآمد ہیں ورنہ کیا ہم آندھیوں کے چلنے کا انتظار کریں تاکہ یہاں سے کہیں اور منتقل ہوسکیں۔ نہیں میرے بچے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہی ہوائیں بھی ماحول ہمارے لیے کارآمد ہوسکتا ہے۔''

کالیا اس بات سے اتفاق نہیں کر رہا تھا لیکن بوڑھی ایپا نے اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک جگہ لاکر کھڑا کردیا اور پھر سوراخوں کا عمل دہرانے لگی۔ کالیا کو محسوس ہوا کہ پہلے جب وہ کمرے میں کھڑا ہوا تھا تو ہوائیں اس شدت سے اپنی قوت اندر داخل نہیں کررہی تھیں لیکن اب جب کہ ایک زاویہ منتخب کیا گیا تھا تو ہوائیں محسوس ہورہی تھیں۔ پھر ایپا نے کچھ نئے عمل کیے۔ یعنی کمرے کے بالکل نچلے حصے میں جو سوراخ تھے انہیں کھولنے لگی اور اچانک ہی کالیا کو محسوس ہوا کہ اس کے قدم لرز رہے تھے۔ اس ہواؤں کا تیز شور بھی سنائی نہیں دیا تھا لیکن اس کے پیروں میں پڑنے والی ہوائیں اس کے پیروں کو زمین سے اکھاڑے دے رہی تھی اور اچانک ہی جب ایپا نے بائیں سمت کے نچلے حصے سے دو پتھر نکالے تو کالیا ایک دم فضا میں اچھل گیا اور تھوڑے فاصلے پر زمین پر جاگرا۔ ایپا کی ہنسی کی آواز سنائی دی۔ اس نے فوراً ہی کہا۔

''میرے بچے یہ تو ایک تجربہ ہے۔ بلکہ یوں سمجھ کہ ایک نصیحت ہے تیرے لیے بے جان چیزوں کو قابو میں کرنا پڑتا ہے اور ان کے لیے زاویے خود منتخب کرنے پڑتے ہیں' لیکن جانداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے جسم کا توازن قائم کرلے۔ تمہیں ان ہواؤں میں اپنے جسم کا توازن قائم کرنا ہوگا۔ درمیان میں اسی جگہ کھنچ جاؤ' میں یہ سوراخ بند کرتی ہوں۔ پھر جب میں یہ سوراخ دوبارہ کھولوں گی اور

ہوائیں تمہارے قدموں کو اپنی طاقت سے دھکیلیں گی تو تمہیں فوراً ہی نئے رخ تبدیل کرنا ہوں گے اور یہ تمہاری برق رفتاری پر منحصر ہے سمجھ رہے ہو نا۔ دیکھو میں تمہیں عمل کر کے بتاؤں تم یہاں ان دو پتھروں کے پاس آ جاؤ اور جب میں وسط میں اس جگہ کھڑی ہو جاؤں تو تم اچانک ہی انہیں کھول دینا۔"

کالیانے گردن ہلا دی اور اس کے بعد وہ عمل کرنے کے لیے تیار ہو گیا' ایپا نے دونوں ہاتھ پھیلا دیے تھے اور کالیا کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے ہی کالیا نے پتھر ہٹائے ہوا کے تیز جھونکے اندر داخل ہوئے اور ایپا نے فوراً ہی اپنے جسم کو تین جنبش دیں اور اس کے بعد سیدھی فضا میں بلند ہوتی چلی گئی۔

یہاں تک کہ چھت سے جا لگی اب صورت حال یہ تھی کہ ایپا کا سر چھت سے لگا ہوا تھا اور اس کا بدن فضا میں معلق تھا۔ دونوں پتھر ایک سمت پڑے ہوئے تھے اور کالیا پھٹی پھٹی نگاہوں سے ایپا کو دیکھ رہا تھا۔ ایپا نے وہیں سے کہا۔

"ابھی اور ایسے سوراخ ہیں جنہیں اگر اپنی جگہ سے ہٹایا جائے تو میں اس کمرے کی فضا میں ٹھہر بھی سکتی ہوں لیکن ایسا نہیں کرنا' بوڑھی عورت ہوں اگر غلط جگہ سے ہوا آ گئی تو گر پڑوں گی اور چوٹ لگ جائے گی۔ تم نے اتنا دیکھا' اسی پر عمل کرو" کالیا نے گردن ہلا دی۔

ایپا آہستہ آہستہ خود ہی نیچے اتر آئی۔ کالیا نے اس بارے میں پوچھا تو وہ اسے تفصیل سمجھانے لگی۔ یہ اتنا دلچسپ مشغلہ تھا کہ کالیا کو انتہائی لطف محسوس ہوا۔ پرندوں کی طرح فضا میں پرواز کرنے کا تصور بڑا عجیب تھا۔

ایپا نے اسے کافی سمجھا بجھا کر فضا میں بلند ہونے کے طریقے سکھائے اور جب ہواؤں کے رخ پر تبدیلیاں کی گئیں تو کالیا کو احساس ہوا کہ اس کا بدن بہ آسانی فضا میں ابھر سکتا ہے اور نیچے اتر سکتا ہے اور نجانے یہ عمل وہ کتنی دیر تک کرتا رہا کہ اس کا جی نہیں بھرتا تھا۔

پروفیسر جیکانہ کا ایک چھوٹا خوبصورت سا گھر تھا' بے شمار شناسا تھے اور ان شناساؤں میں اس کا جی لگتا تھا لیکن نجانے کیوں ایک اضطراب اس کے سینے میں رہتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو اپنا مطمئن نہیں پاتا تھا جتنا اسے اپنی سرزمین پر آنے کے بعد ہو جانا چاہیے تھا' بہرطور پر وہ اس اضطراب کی وجہ جاننے میں کوشاں تھا۔ ادھر جولیا نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے گھر میں مصروف کرنے کے لیے عمل کرنے شروع کر دیے تھے۔

پروفیسر اور جولیا باتیں کرتے ہوئے کافی دور نکل آئے تھے۔ تبھی ان کی نگاہیں کچھ فاصلے پر گئیں۔ پروفیسر جیکانہ نے بھی وہ منظر دیکھا اور جولیا نے بھی۔ جولیا نے تو باپ کی موجودگی کی بنا پر فوراً ہی رخ تبدیل کر لیا تھا لیکن پروفیسر کی تشویشناک نگاہیں ادھر ادھر دیکھتی رہی تھیں۔

شہران تھا جو اس پرسکون علاقے میں رنگ رلیاں منا رہا تھا' نیولیا کا سردار دوسری دنیا سے آنے والی عورت الماس کے ساتھ تھا اور الماس کو شاہانہ انداز میں اسے اپنا غلام بنائے ہوئے تھے اور شہران اس وقت بالکل بے بس نظر آ رہا تا اس منظر نے پروفیسر کو خوفزدہ کر دیا۔ اس نے جولیا کے شانے پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا۔

"آؤ وہ درختوں کے جو کنج نظر آ رہے ہیں ان کی آڑ میں چلے جانا بہتر ہے کہیں یہ لوگ ہمیں دیکھ نہ لیں۔" جولیا نے خاموشی

سے باپ کی ہدایت پر عمل کیا تھا وہ دونوں درختوں کے کنج میں چلے گئے اور پروفیسر جیکانہ نے پرخیال انداز میں کہا۔

"میں نے کہا تھا کہ وہ اس عورت سے ہوشیار رہے وہ عورت سرزمین جبانہ پر فساد بن سکتی ہے لیکن میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ شبران اس کے سامنے بے بس ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جولیا کہ یہ بہت خطرناک عورت ہے اسے ماحول پر حکمرانی کا طریقہ آتا ہے اور وہ حالات کو اپنے بس میں کرنے کا گر جانتی ہے اور یہی محسوس ہو رہا ہے شبران اپنا منصب کھو بیٹھا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی پڑے گی۔"

جولیا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پروفیسر جیکانہ کے چہرے کی تشویش کو وہ بھی تشویش کی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆

رنگ و بھی مہذب دنیا سے دور اور ناقابل دور سمندروں سے پرے جہاں جہازوں کا گزر بھی نہیں ہوتا تھا اور جہاں سے فضائی پروازوں کا تصور بھی نہیں کی جا سکتا تھا ایک ناقابل یقین انوکھی دنیا سے الگ اگر کسی سیاح کا گزر ہوتا تو وہ ایک ایسی مخلوق کی کہانی ضرور سناتا جو اسی دنیا میں رہنے والوں کی مانند تھی۔ لیکن فرق یہ تھا کہ وہ فضاؤں میں پرواز کرتی تھی۔ اگر وہ یہ نہ کہتا کہ اس نے وہاں لاتعداد انسانوں کو فضاء میں پرندوں کی مانند اڑتے دیکھا ہے تو کم از کم یہ ضرور کہتا کہ اس نے اپنی آنکھوں سے دو افراد کو اس طرح فضاء میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جیسے تیز رفتار پر زور فضاؤں کے حکمران ہوتے ہیں اور اس کے لیے وہ قسمیں کھا لیتا ہے کیونکہ یہ ایک سچ تھا۔ جبانہ کے اس حصے پر جو کولیا کہلاتا تھا۔ فضاؤں میں عموماً کالیا کو دیکھا جا سکتا تھا۔ جو پہلے سمندروں کا رسیا تھا اور اب ہواؤں کا۔

ایپا کی رہنمائی میں اس نے ہواؤں میں اپنے آپ کو منوا لیا تھا۔ ہوا کا ذرہ بھی شاید نہ ہوتا لیکن وہ ایسے زاویوں کو سمجھ چکا تھا۔ جہاں سے فضا میں موجود ہلکی ہلکی ہوائیں بھی جو کائنات پر مسلط رہتی ہیں اس کے خوبصورت بدن کو سنبھال کراتی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہیں کہ پرندوں کا گزر بھی وہاں سے نہ ہو۔ بوڑھی ایپا کی جسمانی قوتیں اب اس کا ساتھ نہ دے پاتی تھیں اور ہوا اتنی بلندیوں تک نہیں پہنچ پاتی تھی۔ جہاں انسانی آنکھ ناکام رہے اور جہاں آکسیجن بے پناہ بھاری ہو جائے۔

یہ کالیا کی جوان قوتیں تھیں جو آکسیجن کی کمی کو بھی برداشت کر لیتی تھیں اور وہ فضاؤں میں اٹھکیلیاں کرتا پھر رہا تھا اور یہ تو اس کی فطرت کا ایک حصہ تھا کہ جس کام کو وہ سیکھنا چاہتا ہے اسے سیکھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آتی۔ بس طریقہ کار دریافت ہو جاتے اور یہی ہوا۔

ایپا اور وہ اب اکثر وادیوں میں دیکھے جاتے تھے اور یہاں کالیا ہوا کے جادو کی مشقیں کرتا تھا اور دیکھنے والے اگر اس تجربے کو دیکھتے تو ناقابل یقین طور پر آنکھیں پھاڑ کر رہ جاتے۔ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک پہنچنا چشم زدن کا کام تھا۔

پلکیں جھپکیں اور فاصلے طے ہوئے خود ایپا بھی اعتراف کرتی تھی کہ کالیا کا باپ طورش بھی اپنے فن میں اتنی مہارت حاصل نہیں کر سکا تھا۔ جس نے یہ فن ایجاد کیا تھا جتنی اس وقت کالیا کو حاصل ہے۔ وہ کہتی تھی کہ کالیا کے اندر جبانہ کا سب سے بڑا جادوگر بننے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔

☆......☆......☆

اور وہ جو عمل سیکھنا چاہے دوسروں کو بے شک اس میں دقت ہو گی لیکن اسے نہیں۔ اس وقت بھی وہ تھک کر بیٹھ گئی تھی جبکہ کالیا فضاؤں کی سیر کر رہا تھا۔ ایپا نے ہاتھ کے اشارے سے اسے قریب بلایا اور کالیا زمین پر آ کھڑا ہوا۔ ایپا مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ کہنے لگی۔

''بہت زیادہ فضاؤں میں رہنا بھی درست نہیں۔ دیکھنے والوں کی نگاہیں حیران ہو جائیں۔ یہ بچپن ہے جو ابھی تک تمہارے اندر اس طرح موجود ہے۔''

''تمہارا کیا خیال ہے ایپا! کیا میں اپنے اس فن میں کامل ہو چکا ہوں؟''

''میرا خیال' میرے ذہن تک ہی رہنے دے کالیا! میں تجھے صرف اتنا بتانا چاہوں گی کہ عام لوگوں کے سامنے اپنی اس پرواز کا مظاہرہ مت کرنا۔''

''میں اس پرواز میں مکمل ہونے کے بعد تیرے انکشاف کے مطابق گروشر سے ملنا چاہتا ہوں جو بقول تیرے آوازوں کا جادوگر ہے اور پہاڑوں پر رہتا ہے۔ اس دوران میں نے تجھ سے اس کا تذکرہ اس لیے نہیں کیا کہ تو نے مجھے اس تک پہنچنے کی مشکلات کے بارے میں بتایا تھا۔'' ایپا سنجیدہ نگاہوں سے کالیا کو دیکھنے لگی پھر اس نے کہا۔

''ہاں' تیرے مقصد کی تکمیل گروشر سے ہو گی۔''

''تو پھر کب مجھے اس کے پاس لے چلے گی؟''

''اب کوئی بھی دن مقرر کر لیں گے کیونکہ تو اپنے اس جادو کو مکمل کر چکا ہے۔''

''ٹھیک ہے' ہم آج اس موضوع پر بات کریں گے۔'' ایپا کہنے لگی۔

''میں چلتی ہوں اور بہتر ہو گا کہ تو پھر بھی گھر ہی واپس آ جا' بہت دیر تک فضاؤں میں رہ چکا ہے۔'' کالیا مسکرا دیا۔ اس نے پُرخیال نگاہوں سے دور چمکنے والے پہاڑ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے ذہن میں عجیب و غریب خیالات آتے ہیں ایپا! سوچتا ہوں کہ اگر دنیا میں' میں یہ فن لے کر گیا تو دنیا والے اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟''

ایپا نے عجیب سی نظروں سے کالیا کو دیکھا پھر ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

''ہاں تو اسے اپنی دنیا ہی کہہ سکتا ہے اور یہ بات میں نے بارہا محسوس کی کہ یہاں آنے کے بعد بھی تو صبانہ کو اپنی دنیا نہیں سمجھ سکا۔'' کالیا سنجیدہ ہو گیا۔ اس نے کہا۔

''ہاں ایپا! میں نے پہلے بھی تجھ سے جھوٹ نہیں بولا اور آج بھی نہیں بولوں گا۔ بے شک یہاں کی زندگی میں سکون ہی سکون ہے لیکن میں نے جہاں ہوش سنبھالا' وہاں کی زندگی تو یوں سمجھ میرے ذہن پر نقش اول ہے۔''

"میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ اچھا اب میں چلتی ہوں مگر تو کتنی دیر میں واپس آئے گا؟"

"زیادہ دیر میں نہیں۔ اچھا! چلیں۔" کالیا چند لمحات سوچتا رہا پھر اس نے فضاء میں ایک جست لگائی اور بلند ہوتا چلا گیا۔ زمین نیچی ہوگئی۔ کالیا سوچ رہا تھا کہ درحقیقت اگر وہ عدیل بخشی کی دنیا میں واپس پہنچ ہی گیا تو وہاں کے لیے ایک عجوبہ بن جائے گا۔ اسے یاد تھا کہ سمندر کی گہرائیوں میں اس کے تیرنے کے انداز کو عجیب سی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا اور لوگ اس کے بارے میں طرح طرح کی کہانیاں سنانے لگتے ہیں۔ کبھی کبھی تو اسے سمندر کا بیٹا بھی کہہ دیا جاتا تھا۔ اب اسے لوگ ہوا کا بیٹا کہیں گے۔ بڑا دل چاہتا تھا اپنی دنیا میں واپس جانے کا۔ ہاں اگر خلش تھی تو صرف ایک اور وہ خلش اس تصویر کی تھی جو آج بھی اس کے سینے میں محفوظ تھی اور اس کے بعد اس کے سامان میں۔ بلندیوں سے اس نے ساحل پر بیٹھی شیری کو دیکھا۔ خاموش اور پُرسکون نظر آ رہی تھی۔

کالیا گردن جھکائے اسے دیکھتا رہا اور وہ فضاء میں ساکت تھا۔ شیری کے بارے میں اس نے سوچا اور اس کا دل چاہا کہ شیری سے گفتگو کرے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آیا لیکن ایسی جگہ جہاں سے شیری اسے آسمان سے زمین کی طرف آتے نہ دیکھے اور اس کے چہرے پر تبدیلیاں پیدا ہوگئیں۔ اس نے مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ کالیا کا استقبال کیا اور کہنے لگی۔

"ہواؤں کا جادوگر زمین پر کیسے نظر آ رہا ہے۔"

"اس لیے کہ زمین پر میرا ایک بہت اچھا دوست موجود ہے۔" کالیا نے مسکرا کر کہا۔

"کون؟"

"شیری ہے اس کا نام۔" شیری پھیکے انداز میں مسکرادی اور کہنے لگی۔

"یہ تیری شخصیت پر کچھ اچھا نہیں لگتا۔"

"کیا؟"

"غلط باتیں کرنا۔"

"کیوں؟"

"میں تیری دوست کہاں سے ہوگئی۔"

"تو کیا تم میری دشمن بن چکی ہو؟"

"نہیں مگر دوستی تو بہت عظیم چیز ہوتی ہے۔"

"میں تمہارے اندر وہ تمام عظمتیں پاتا ہوں اور بعض اوقات مجھے تمہاری افسردگی پر افسوس بھی ہوتا ہے لیکن تم نے مجھ سے سچ بولنے کو کہا اور سچ بولنے کے چکر کو چھوڑ کر میں نے سچ ہی کہا اور یقیناً یہ سچ قبول کر لینا چاہیے۔"

"اس کے بعد میں نے تجھ سے کچھ کہا۔"

''نہیں مگر تمہاری اداسی میری سمجھ میں نہیں آتی۔''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔بس دل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں۔میں بھی سچ ہی بولتی ہوں اور جو کچھ میں نے تجھ سے کہا تھا کالیا! وہ بھی ایک سچ تھا اور ہمیشہ ہی سچ رہے گا۔'' کالیا خاموش ہو گیا۔شیری کہنے لگی۔

''میں واپسی کا ارادہ کر رہی تھی۔آ گھر واپس چل۔کیا تیرا ارادہ کچھ اور ہے کالیا!''

''نہیں۔'' کالیا آہستہ آہستہ شیری کے ساتھ چلتا رہا اور شیری اسے اپنے گھر لے گئی۔جبران اس سے کچھ لمحے پہلے ہی اندر داخل ہوا تھا۔سنجلران اور شیری کی ماں بھی وہیں موجود تھے۔سب نے کالیا کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھا۔سنجلران نے فخریہ انداز میں کہا۔

''کلولیا والے کہنے لگے ہیں کہ طورش کا بیٹا طورش کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور اس کا جادو دیکھ چکا ہے۔لوگوں نے تجھے فضاؤں میں دیکھا اور میں نے بھی بلاشبہ تو طورش سے زیادہ بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے لیکن یاد رکھنا! بعض اوقات بلندیوں پر خطرات بھی پیش آ جاتے ہیں۔''

''نہیں چچا! ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔'' کالیا نے کہا۔

''پھر بھی ہر چیز کا ایک حد میں رہنا اچھا ہوتا ہے۔''

''میں تو کچھ اور ہی سوچ رہا تھا تیرے بارے میں کالیا!'' جبران کہنے لگا۔

''کیا؟''

''بیٹھ...... مجھے تجھ سے باتیں کرنی ہیں۔''

''کہو میرے بھائی کیا بات ہے؟''

''بے شک تو یہاں ایک آزاد انسان کی حیثیت رکھتا ہے کالیا! لیکن کلولیا کے تمام رہنے والے اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کرتے ہیں جوان کے لیے متعین کر دی جائیں۔قیدیوں کو یہاں سے روانہ ہوئے طویل عرصہ گزر چکا ہے اور یہ بھی ایک سچ ہے کہ نیولیا والوں کی طرف سے اور کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی جو قابل ذکر ہو لیکن وہ ہماری دشمنی پر آمادہ تھے۔میں نہیں جانتا کہ شبران کے ذہن میں کیا ہے لیکن میری خواہش ہے کہ ہمیں نیولیا کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔'' کالیا پُرخیال نگاہوں سے جبران کو دیکھنے لگا پھر اس نے کہا۔

''تو کیا چاہتا ہے میرے بھائی؟''

''نیولیا والے بے شک خاموشی اختیار کر چکے ہیں اور ان کی جانب سے کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی جو باعث تشویش ہو لیکن نیولیا پر جادوگروں کا راج ہے اور جس طرح ہمارے ہاں کے جادوگر خاموشی سے اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں اور اپنی اپنی طاقتوں کو اپنے آپ تک محدود رکھے ہوئے ہیں نیولیا میں ایسا نہیں ہے۔جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے نیولیا کے جادوگر شبران پر پوری پوری نظر رکھتے ہیں اور اسے اپنے مقصد کے لیے آمادہ کرتے رہتے ہیں۔شبران نے بے شک سردار کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری سنبھالی ہوئی ہے لیکن ہماری معلومات کہتی ہے کہ شبران ہر چھوٹے بڑے مسئلے میں جادوگروں سے رہنمائی حاصل کرنے جاتا ہے اور پھر وہی کرتا ہے جو

جادوگروں کا حکم ہو۔ سو یہ نہیں معلوم کرنی دنیا سے آنے والے جو وہاں کا جادو اپنے ساتھ لائے ہیں۔ کس مقصد کے لیے وہاں زیر عمل ہیں۔
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جادوگروں نے شبران کو مشورہ دیا ہو کہ چند ایسے لوگوں کو واپس دیکھ کر جن کا کوئی مصرف نہیں ہے اس کے پاس اگر کارآمد لوگوں کو بلا لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا تاکہ مقصد پورا ہو جائے۔ یعنی وہ جو مہذب دنیا سے جادو سیکھ کر آئے ہیں اپنا کام شروع کر دیں اور یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ ایک معاہدہ ہوا ہے لیکن کہیں ایسا نہ ہو کالیا کہ اس معاہدے کی یکطرفہ پابندی ہو رہی ہو۔ یعنی وہاں تو جادوگر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوں اور یہاں ہم یہ سوچ کر مطمئن ہو کر بیٹھیں کہ اب نکولیا کی جانب سے یا نپولیا کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔

یہ تو میرے خیال میں بہت خطرناک بات ہے۔ کم از کم ہمیں نپولیا والوں کی جانب سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ان کی طرف سے کبھی ہوا کے کسی جادو کا تذکرہ سننے کو نہیں ملا۔ سو یہ برسائی ہمیں حاصل ہے یعنی تیری شکل میں اور تو نے چچا طورش کا جادو اپنے قبضے میں کر لیا ہے تو کم از کم تھوڑا سا نپولیا کا حق بھی ادا کر۔ یعنی اس جادو کو استعمال کرتے ہوئے تو نپولیا کی خبر لے اور میرے بھائی امیں تجھ سے یہ بات بڑے خلوص سے کہہ رہا ہوں۔ اس خیال کے تحت کہ تو میری ذمہ داریوں کو خلوص سے سنبھالنے کی کوشش کرے گا۔ اگر تجھے اعتراض نہ ہو۔"
کالیا کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ اس نے کہا۔
"نہیں جبران! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں نپولیا جا کر وہاں کے بارے میں معلومات حاصل کروں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہواؤں کے دوش پر نپولیا کا سفر کوئی مشکل نہیں ہوگا لیکن یہ کام کب کرنا ہے کیا اس کے لیے بہت جلدی کی ضرورت ہے۔"
"نہیں یہ تیری اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ جیسا تو چاہے۔"
"تو اس کے لیے مجھے تھوڑا سا وقت درکار ہے۔ میں کچھ اور بھی کام کرنا چاہتا ہوں۔"
"ضرور ضرور بھلا اس سے تجھے کون روکے گا۔ یہ تو ایک تذکرہ تھا جو میں نے تجھ سے کر دیا بلکہ میں تجھ سے یہ پوچھنا بھی چاہتا ہوں کہ کیا نپولیا کی خبر گیری غیر مناسب ہے۔"
"بالکل نہیں بلکہ ایک سردار کی حیثیت سے تیری یہ سوچ قابل تحسین ہے اور ایسا ہونا چاہیے۔"
"بس اگر تو مجھ سے متفق ہے اور اس پر عمل کرنا چاہتا ہے تو میں تجھ سے ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ میرے لیے یہ عمل کر...... لیکن اس وقت جب تو اپنے آپ کو اس کے لیے مکمل طور پر تیار پائے۔"
"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔" کالیا نے کہا۔ اسی رات اس نے اپنا سے بھی مشورہ کیا اور وہ کہنے لگی۔
"ہاں یہ تیرا بھی فرض ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ اپنے باپ کا علم سیکھنے کے بعد تجھ پر یہ لازم ہے کہ جب بھی تو یہاں سے روانہ ہو لیکن اس سے پہلے اپنے باپ کی اس سرزمین پر اپنا حق ادا کرتا جا۔"
"ٹھیک ہے میں پہلے گروشر سے ملوں گا۔ یہ دیکھوں گا کہ وہ میرے لیے کس قدر کارآمد ہوتا ہے اور اس کے بعد میں نپولیا کے

لیے روانہ ہو جاؤں گا۔"

"لیکن مجھ سے مشورہ کیے بغیر نہیں۔ میں تجھے وہ تمام باتیں بتاؤں گی جو تیرے لیے ضروری ہوں گی۔" کالیا مسکرا دیا۔ اس نے کہا۔

"نہیں ایپا! تو میرے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہے اور ماں کی اجازت کے بغیر میں کہیں قدم نہیں رکھوں گا۔" ایپا کی آنکھوں میں محبت سمٹ آئی اور وہ پیار بھری نگاہوں سے کالیا کو دیکھنے لگی۔

بالآخر ایپا نے ایک دن اس بات پر آمادگی کا اظہار کر دیا کہ وہ اسے گروشر کے پاس لے جائے اور یہ دن ان کے ہاں یوم خوراک تھا اور تھولیا میں جشن شروع ہو چکا تھا۔ مرد عورتیں بچے بوڑھے سب کے سب خوشیوں میں ڈوبے نظر آتے تھے اور اس دن آبادیوں کی چہل پہل ہی مختلف ہوا کرتی تھیں۔ نوجوانوں کی ٹولیاں سمندر میں مچھلیوں کی تلاش میں نکل آتی تھی اور ایسے ہر شعبے کو اپنا لیا جاتا تھا جس میں خوش ذائقہ خوراک حاصل ہو سکے۔ سو دوپہر تک کالیا اور ایپا ان ہنگاموں میں حصہ لیتے رہے۔ سنجلران نے ان لوگوں کی دعوت کی تھی۔

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کالیا ایپا کو اشارہ کر کے خاموشی سے باہر نکل آیا اور دونوں ویران اور غیر آباد علاقے کی جانب چل پڑے تاکہ وہاں سے ان پہاڑیوں کا رخ اختیار کریں جہاں گروشر کا قیام تھا۔ کالیا کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایپا اس کے ساتھ چل رہی تھی۔ باتیں کرتے ہوئے یہ لوگ بہت دور نکل آئے۔ تھولیا کی ہنگامہ خیزیاں پیچھے رہ گئی تھیں اور پھر ایپا نے کہا۔

"گروشر ایک گوشہ نشین انسان ہے اور اس لیے اس نے پہاڑوں کی بلندیوں پر بسیرا کیا ہے۔ وہاں اس نے ایک خانقاہ بنائی ہے جس میں اس کا قیام رہتا ہے اور یہ خانقاہ اس نے اتنی بلندیوں پر بنائی ہے کہ عام لوگ وہاں جانے کا تصور نہیں کرتے۔ میں اب تجھے وہاں لیے چلتی ہوں اور یہ تیری ذمہ داری ہو گی کہ اسے آمادہ کرے اور وہ تجھے آواز کا جادو سکھانے کے لیے آمادہ ہو جائے۔"

کالیا نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی۔ ایپا نے ایک زقند بھری اور کالیا نے اس کا تعاقب کیا۔ پھر یہ دو انسان ہوا میں اڑتے ہوئے سفر کرنے لگے اور یہ سفر اچھا خاصا طویل تھا جس کا اختتام ان چوٹیوں پر ہوا جو بلندیوں سے سبز نظر آتی تھیں اور پرندوں کی آبادی بھی کہ پہاڑوں پر انہوں نے بسیرا کیا تھا اور مطمئن تھے۔ ہر چند کہ یہ علاقہ تھولیا کے دوسرے علاقوں سے مختلف نہیں تھا۔ بس اتنا فرق تھا کہ یہاں ایک انسان نے اپنی رہائش گاہ پہاڑی کی چوٹی پر بنائی تھی اور دوسرے باشندوں سے الگ تھلگ اپنے طور پر زندگی گزار رہا تھا لیکن ماحول نیچے کی وادیوں سے بالکل مختلف اور پتھروں کے ٹکڑوں سے بنائی گئی وہ خانقاہ کچھ زیادہ فاصلے پر نہیں تھی۔

سوائے اس کے کہ گھاس کے خطوں کو عبور کیا جا سکے اور اس تک پہنچنا بالکل مشکل نہیں تھا۔ حسین مناظر کے ساتھ جو بلندیوں اور گہرائیوں پر یکساں نظر آ رہے تھے اور اندر ایک آواز بھی تھی جس سے زندگی کا احساس ہوتا اور شاید اندر موجود شخص نے باہر انسانی قدموں کی چاپ سنی اور خود باہر نکل آیا۔ وہ ایک کمزور اور لاغر بوڑھا تھا' بہت زیادہ عمر تھی اس کی اور دنیا سے الگ تھلگ رہنے کے باعث اس کے چہرے میں بھی کچھ تبدیلیاں رونما ہو چکی تھیں۔ اس نے دونوں کو دیکھا' دونوں کو دیکھتا رہا پھر اس کی آواز ابھری۔

"تجھے میں نے پہچان لیا تو ایپا ہے نا۔"

"ہاں گردشر کی غلام۔" ایپا نے گردن خم کر کے کہا۔

"اور یہ کون ہے؟"

"میرا نام کالیا ہے' طورش کا بیٹا کالیا۔"

"مجھے تو طویل عرصہ ہوا سب لوگوں سے الگ تھلگ یہاں رہتا ہوں۔ ہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جبانہ میں اور وہ سب جو جبانہ میں امن وامان کے پیغامبر تھے اور جو جادوگر اپنے لوگوں کے لیے سکون تلاش کرتے تھے اب بے سکونی کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ غالباً اس خاموش دنیا میں رہتے رہتے ان کا جی اکتا گیا ہے اور اب وہ یہاں جنگ وجدل چاہتے ہیں تاکہ انسانوں کی آبادی کم ہو۔ لوگ ایک دوسرے سے دشمنی کریں اور معصوم دل غموں سے آشنا ہوں۔ تجربہ کار ایپا! میں نے غلط تو نہیں کہا۔ کیا ایسا ہے۔"

"ایسا ہی ہے۔ عظیم جادوگر تیرا کہا بالکل درست ہے۔ تو نے بالکل سچ کہا کہ جبانہ والے تقسیم ہو رہے ہیں اور ایسی خواہشوں کے ساتھ اور تو نے دانشمندی کا مظاہرہ کیا کہ سب سے الگ تھلگ یہاں اپنی زندگی گزار رہا ہے اور یہ تنہائیاں یقیناً تجھے پسند آئی ہوں گی۔"

"میں تنہا کہاں ہوں ایپا! لاتعداد پرندے میرے دوست ہیں۔ اس کے علاوہ زمین پر دوڑنے والے جانور۔ ہم سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور وہ دنیا درحقیقت اب مجھے یاد نہیں آتی۔ پہاڑوں کی ان بلند چوٹیوں پر کوئی مجھ سے ملنے نہیں آتا اور میں یہاں سکون سے رہتا ہوں۔"

"لیکن تیری صحت بہت خراب ہو گئی ہے۔ گردشر اس کی کیا وجہ ہے۔"

"یوں سمجھ لو کہ عمر اختتام کو پہنچ رہی ہے اور اس کے اندازے مجھے بخوبی ہو چکے ہیں۔ شاید تو میری صحیح عمر کا اندازہ نہ لگا سکے۔ شاید بہت سے لوگ نہ لگا سکیں۔ میں نے جبانہ کو صدیوں دیکھا ہے' صدیوں سے..... اتنی صدیاں بیت گئی ہیں کہ شاید میں ان کا حساب بھی نہ رکھ پایا ہوں اور بلا آخر اختتام کی طرف رخ ہے اور یہ تو ہر زندہ رہنے والے کے لیے ہے۔ سو یہ لمحات مجھ پر بھی گزر رہے ہیں اور کسی بھی وقت میں خاموش وادیوں میں چلا جاؤں گا۔" ایپا نے کالیا کی طرف دیکھا اور کالیا آگے بڑھ کر بولا۔

"عظیم گردشر! طورش کا بیٹا تیرے پاس ایک ضرورت کے تحت آیا ہے اور کیا تو اس کی یہ ضرورت پوری کرنا پسند کرے گا۔"

"میں نہیں سمجھتا مجھ سے کسی کی کیا ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ تاہم تو مجھ سے کہہ' میرے پاس اب کچھ نہیں ہے اور جو کچھ ہے اسے میں اپنی ملکیت میں رکھ کر کیا کروں گا۔ میں وہ سب کچھ تقسیم کر دینا چاہتا ہوں جو میرے پاس ہے۔ تجھے اس میں سے کیا چاہیے؟"

"پتھروں کا جادو۔" کالیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ گردشر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر مسکرا دیا اور بولا۔

"ہاں اگر پتھروں کا جادو کسی اور کے پاس نہیں ہے تو میری جانب سے یہ تیرے لیے حاضر ہے۔ میں اس علم کو ساتھ لے جا کر کیا کروں گا۔" کالیا کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔ اس نے کہا۔

"میں جب بھی کسی سے اپنے اس جادو کا پتہ کروں گا تو معزز گردشر کا نام لوں گا کہ وہ میرا استاد تھا۔ گردشر اگر تو اس کی اجازت

دے دے تو میں اپنی زندگی کا اختتام کرنے لگوں گا تو تیرے نام پر تیرا یہ جادو کسی اور کو منتقل کر دوں گا۔"

"ہاں لیکن صاحب ظرف کو..... کہیں یوں نہ ہو کہ جبانہ کے جادوگروں کی مانند جو چھوٹے چھوٹے علم سیکھ کر اپنے آپ کو دوسروں کی تقدیر کا مالک سمجھنے لگے ہیں' کم ظرفی کا مظاہرہ نہ کریں۔"

"ٹھیک ہے معزز گروشر! تیری یہ نصیحت بھی اپنی گرہ میں باندھ کر رکھوں گا۔"

"ایپا! کیا تو بھی پتھروں کا جادو سیکھنا چاہتی ہے؟"

"نہیں۔"

"تو پھر تو جا یہاں تیرا کام نہیں ہے۔ یہ شخص جب بھی تیرے پاس آنا چاہے گا' آ جائے گا۔" ایپا نے گردن خم کر کے کہا۔

"میں تو خود اس کے گھر کی نگرانی کرنا چاہتی ہوں تو اے کالیا! تیرا کام بن گیا۔ اب تو مجھے اجازت دے۔" کالیا نے ایپا کو رخصت کیا۔ گروشر بے شک کمزور اور لاغر تھا لیکن ایسا بھی نہیں کہ چند قدم نہ چل سکتا اور پھر جب اس نے ایپا کو پرواز کر کے گہرائیوں تک جاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا۔

"ہوا کا یہ جادو بھی خوب ہے۔ ارے ہاں' تیرا باپ طورش بھی تو ہوا کا جادوگر تھا۔ کیا تو نے ایپا سے ہوا کا علم نہیں سیکھا؟"

"کیوں نہیں' ہم دونوں اسی طرح یہاں پہنچے ہیں۔"

"تو پہلا جادوگر ہو گا جس کے پاس دو جادو ہوں گے۔ یہ واقعی بہت اچھی روایت ہو گی۔ چل میں تجھے ابتدائی باتیں کل پہلے سورج کے ساتھ بتاؤں گا۔"

کالیا جانتا تھا کہ کوئی بھی علم اتنا آسان نہیں ہوتا کہ اسے لمحوں میں سیکھ لیا جائے گا۔ وہ اس کے ساتھ قیام کرے گا اور پتھروں کا یہ جادو کالیا کے لیے بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ سو جب دوسرے دن چمکتے سورج میں گروشر نے اس سے کہا کہ پتھروں کے چند ٹکڑے اٹھا کر لائے اور کالیا نے عمل شروع کر دیا۔

گروشر نے کالیا کو ایک فاصلے پر بٹھا لیا اور پھر نہایت مہارت سے پتھر کا ایک ٹکڑا زمین پر پھینکا۔ پتھر زمین پر گرا اور پھسلتا ہوا دور تک نکل گیا۔ کالیا نے گروشر کی جانب دیکھا۔ دوسرا پتھر اس کے بائیں سمت' تیسرا دائیں سمت اور چوتھا اس کے عقب میں اور پانچواں پتھر اس کے سامنے گرا اور یہی پانچ پتھر تھے جو کالیا نے گروشر کو دیے تھے تو گروشر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا اور اس نے اس کے قریب بیٹھ کر کہا۔

"جب یہ پتھر زمین پر گرے تو کیا تو نے کوئی آواز سنی۔"

"آواز....." کالیا نے تعجب سے پوچھا۔

"ہاں' پتھر کی زمین پر گرنے کی آواز۔"

"بے شک میں نے سنی۔" کالیا بولا۔

"اور یہ پتھر الگ الگ جگہوں پر گرے تھے' جہاں جہاں یہ پتھر گرے تھے' وہاں سے یہ آوازیں ابھری تھیں۔ کیا تو نے آوازوں میں کوئی فرق محسوس کیا۔"

"بے شک ہر پتھر کا اپنے گرنے کا ایک انداز ہوتا ہے اور آواز بھی اسی قسم کی۔"

"وہ نشان تیرے ذہن میں موجود ہیں' جہاں یہ پتھر گرے تھے۔"

"ہاں' کیوں نہیں۔"

"پتھریلی جگہ پر یہ پتھر گرے تھے جو تو نے منتخب کی اور دیکھ یہ نشان میرے دائیں اور سامنے موجود ہے۔"

"پتھروں کے وہ ٹکڑے کہاں گئے جو میں نے پھینکے تھے۔"

"ان پر تو میں نے غور نہیں کیا۔"

"جاؤ انہیں تلاش کر کے لاؤ۔" گردشر نے کہا اور کالیا اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ بعض ٹکڑے تو اسے قریب ہی مل گئے اور بعض کے لیے خاصا فاصلہ طے کرنا پڑا۔ اس نے وہ پانچوں ٹکڑے لا کر گردشر کے سامنے رکھ دیے اور گردشر ان تمام ٹکڑوں کو الگ الگ کرنے لگا۔ اس نے کہا۔

"یہ وہ جو میں نے دائیں سمت پھینکا تھا' یہ وہ جو بائیں سمت تیرے پیچھے گرا اور یہ تیرے سامنے۔ اب آ...... یہ سامنے والا پتھر ہے۔ اس پتھر کو آہستہ آہستہ اس لکیر پر سے گزار اور ذرا غور کر کہ کیا تو نے یہ آواز سنی ہے۔" تب کالیا نے وہی عمل کیا جو گردشر نے کہا تھا۔ پتھر لکیر سے گزرا تو کالیا کے کانوں نے پتھر گرنے کی وہ مانوس آواز سنی اور اس کے دائیں بائیں اور عقب کے پتھروں سے بھی ویسی ہی آوازیں نکلیں' تب گردشر نے کہا۔

"گویا تم نے جانا کہ جب ایک لکیر ایک مخصوص آواز سے پتھر پر پڑی تو دوسرا پتھر اس پر سے گزارنے سے وہی آواز دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے۔ یہاں صرف اس دباؤ کا معاملہ ہے جو اس لکیر پر ڈالا جائے۔

یعنی اگر یہ دباؤ آہستہ آہستہ ڈالا جائے تو آواز مدھم ہو گی لیکن اگر یہ دباؤ اسی قوت سے ڈالا جائے جس قوت سے پتھر آ کر یہاں گرا تو پتھر میں اور چونکہ یہ پتھر سخت اور دانے دار ہے' اس لیے اگر تین چار بار اس آواز کو اس درز سے گزارا جائے تو پھر یہ منتشر ہو جائے گی' پھٹ جائے گی اور اس کا انداز مختلف ہو گا۔ میری بات سمجھ میں آ رہی ہے۔" کالیا نے پرسحر انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں سمجھ رہا ہوں"

"اس طرح تیرے لیے یہ پہلا سبق ہوا کالیا۔ کہ اگر پتھر کو پتھر پر رگڑا جائے تو آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر پتھر میں ایک لکیر بنا دی جائے اور اس لکیر کے ہم وزن ابھری ہوئی لکیر اس پر سے گزرے تو دوسری آوازیں اس میں پیوست ہو سکتی ہیں۔ اب میرے ساتھ آ میں تجھے بتاؤں کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ خانقاہ کی جیسی رہائش گاہ میں جو پتھر جڑے ہوئے تھے بظاہر یوں لگتا تھا جیسے وہ صرف ایک عمارت کی

تعمیر کے لیے استعمال کیے جانے والے پتھر ہوں لیکن حقیقت یہ تھی کہ گروشر نے اپنا سرمایہ محفوظ کیا تھا۔ اور ان میں مختلف قسم کے پتھر چنے ہوئے تھے۔ گروشر نے دو پتھر اٹھائے اور انہیں کالیا کے سامنے کر دیا۔

کالیا دلچسپی کی نگاہوں سے ان پتھروں کو دیکھ رہا تھا۔ تب گروشر نے ان کو ان کی جگہ سے الگ کر دیا اور ایک پتھر کو آہستہ آہستہ دوسرے پتھر سے گزارنے لگا۔ پرندوں کی چہچہاہٹیں سنائی دینے لگیں۔ موروں کی آوازیں دوسرے خوبصورت پرندوں کی آوازیں اس میں سنائی دے رہی تھیں اور بہت صاف ستھری اس کے بعد گروشر نے اس پتھر کو ذرا سا اپنی جگہ بدل کر واپس دوسرے پتھر پر رگڑا تو دوسرے جانوروں کی دہاڑیں سنائی دینے لگیں۔ اور اس کے بعد گروشر یہ عمل کا دہراتا رہا۔ پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں لاتعداد آوازیں موجود تھیں۔ بادلوں کی گڑگڑاہٹ ہواؤں کا شور۔ گروشر کی بڑبڑاہٹیں بے شمار آوازیں۔ ناقابل یقین شکل میں اور اس کے بعد گروشر نے دونوں پتھروں کو کھول کر سامنے کر دیا۔ کالیا نے دیکھا کہ ان میں باریک باریک سیدھی لکیریں پڑی ہوئی ہیں۔ گروشر کہنے لگا۔

''اصل کام ان لکیروں کی ترتیب ہے اور ایک نوک دار پتھر سے یہ لکیریں ایک مخصوص انداز میں ڈالی جاتی ہیں اور اس پتھر کا دوسرا حصہ اس شکل میں بنایا جاتا ہے۔ یہ کام پتھروں کے گھسنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ یعنی تم جب دو پتھروں کو گھسو گے اور وہ ناہموار ہوں گے تو کچھ لکیریں اپنی جگہ بنالیں گی۔ اور یہ پتھر مسلسل گھسنے کے بعد ایک قابل ہو گا۔ دوسرا مفعول اور یہ دونوں پتھر اپنے اپنے اندر آوازیں جذب کرنے کی صلاحیتیں پیدا کر لیں گے۔ اور پھر ان میں سے جو آواز بھی گزاری جائے وہ ان میں محفوظ ہو جائے گی۔ اب میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ ایسے دیرپا پتھر کون سے ہوتے ہیں۔ جو آوازیں چھٹنے اور معدوم ہونے سے روک سکیں یعنی انہیں محفوظ رکھ سکیں۔''

یہ تو ایک پورا فلسفہ تھا۔ یہ تو ایک پوری سائنس تھی۔ جو کالیا کی سامنے آ رہی تھی اور ذہین ترین لوگوں کی آبادیوں سے دور پرسکون وادی میں رہنے والے یہ لوگ جو اپنے آپ کو جادوگر کہتے تھے۔ درحقیقت بڑے سائنس دان تھے اور شاید دوسرے لوگ نہ جانتے ہوں لیکن کالیا نے اس دنیا میں سائنس کا جادو دیکھا تھا۔ جس نے اس دنیا کے رہنے والے ہر شخص کو آسائیاں فراہم کی تھیں لیکن مشکلات کے ساتھ اور وہ پتھروں کی ترتیب دیکھتا رہا۔ ان لکیروں کو شناخت کرتا رہا۔ اور گروشر کافی دن تک اسے پتھروں میں ڈالی جانے والی لکیروں میں جذب شدہ آوازوں کے بارے میں بتاتا اور سکھاتا رہا۔ پھر اس نے کچھ نئے پتھر کالیا کے سامنے پیش کیے۔ اور کالیا کو ایک اور انوکھا تجربہ ہوا۔ گروشر نے کہا۔

''زمین کے پتھر کیونکہ ہواؤں سے ترتیب پاتے ہیں اور ان میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں یعنی ہواؤں کی طاقت ان کے اندر بھربھراپن پیدا کرتی ہے۔ بے شک یہ دنیا کی نگاہوں میں ٹھوس ہوتے ہیں۔ لیکن اندرونی طور پر کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جب کہ سمندروں میں موجود چٹانیں ہواؤں سے محفوظ رہتی ہیں۔ اور پانی کا دباؤ انہیں ٹھوس تر کرتا رہتا ہے۔ سو میرے بچے کالیا جب میرے ذہن میں یہ بات آئی تو میں نے سمندری پتھروں پر تجربات شروع کر دیے اور یہ تجربات پہلے سے کہیں زیادہ موثر اور کارآمد ثابت ہوئے۔ یعنی ان میں پڑنے والی آوازیں صاف تھیں۔ اور انہیں سنا جا سکتا تھا۔

دوئم یہ کہ ان میں جو آوازوں کی لکیریں ڈالی جاتی تھیں۔ وہ بہت زیادہ دیرپا اور بعض جگہ صدیوں تک خراب نہیں ہو پاتیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ شاندار تجربہ میری زندگی میں وہ تھا جب مجھے سنگ لرزاں حاصل ہوا۔"

"سنگ لرزاں؟" کالیا نے کہا۔

"ہاں اس چھوٹی سی خانقاہ میں بڑے بڑے عجائبات موجود ہیں۔ جو میں نے محفوظ رکھے ہیں۔ میں تجھے آج سنگ لرزاں کا تجربہ بھی کررہا ہوں۔"

تب بوڑھے گردشر نے زمین کے نیچے دبے ہوئے ایک خانے سے کچھ ایسے پتھر نکالے جو دیکھنے میں عجیب نہیں لگتے تھے لیکن ان کی عجیب بات یہ تھی کہ ان میں جنبش اور لغزش پائی جاتی تھیں۔ یعنی وہ متحرک تھے۔ خود بخود جیسے جاندار ہوں اور سنگ لرزاں کے دو ٹکڑے جب اس نے آپس میں ایک دوسرے پر رکھے تو آوازوں کا طلسم جاری ہو گیا۔ انسانی آوازیں بے شمار آوازیں نجانے کیا کیا کہانیاں ان میں پوشیدہ تھیں اور انہیں ہاتھوں کی جنبش بھی نہیں پیش آتی تھی۔ سنگ لرزاں کے بارے میں کالیا نے اس دنیا میں بے شک سنا ضرور تھا' دیکھا نہیں تھا۔

عجائبات عالم میں سنگ لرزاں کا تذکرہ بھی کیا جاتا تھا۔ لیکن نگاہوں سے نہ گزرنے والی چیز تھی وہ...... جسے وہ یہاں دیکھ رہا تھا۔ بوڑھے گردشر نے کہا۔

"یہ پتھر بھی میں نے سمندر سے حاصل کیے۔ اور ان کی خوبی یہ ہے کہ جب ان میں لکیروں کو نقش کردیا جائے تو پھر ان کے ہاتھوں کی جنبش کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ لکیریں خود بخود ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ انگلی کا ہلکا سا دباؤ۔ اصل جگہ پہنچ جاتا ہے اور وہاں سے آوازوں کی نشریات شروع ہو جاتی ہیں۔" بوڑھا گردشر اسے یہ تجربات کراتا رہا۔

ایک طویل عرصہ کالیا نے گردشر کے قریب رہ کر پتھروں میں آوازیں جذب کرنے کے تجربات میں صرف کیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ وہ اس میں مہارت حاصل کرتا چلا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ وادی جبانہ میں موجود جادوگر اپنی کہانیاں الگ رکھتے تھے۔ ہوا کا جادو اپنی جگہ ایک الگ حیثیت رکھتا تھا لیکن پتھروں کے اس جادو نے کالیا کو ششدر کرکے رکھ دیا تھا۔ مہذب دنیا میں مختلف طریقوں سے آوازوں کو جذب کرنا بے شک منظر عام پر آچکا تھا۔

لیکن اس کے لیے بڑے بڑے سائنسدانوں نے کام کیا تھا۔ بڑی بڑی مشینیں اور بڑے بڑے لوازمات درکار ہوتے تھے۔ جب کہ سمندر میں پائی جانے والی ان اشیاء سے کام نہایت آسان کرلیا گیا تھا۔ اور کالیا کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اب اس کام کا بھی آغاز ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس کی تیاریاں کرنے لگا۔ اس دوران ایپا تین بار اس کے پاس آچکی تھی۔ اور وہ کالیا سے اس کی مصروفیات کے بارے میں معلومات حاصل کرتی رہتی تھیں۔ لیکن گردشر نے اس وقت کالیا کو چونکا دیا۔ جب ایک ڈھلتے ہوئے سورج وہ زمین کے ایک خوبصورت خطے میں بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے۔ گردشر نے مسکرا کر کہا۔

''تو کیا تو...... اپنے آپ کو آوازوں کی جادوگری میں مکمل سمجھ چکا ہے؟''
''نہیں۔'' کالیا نے کہا۔ اور گروشر چونک کر اسے دیکھنے لگا اس کے چہرے پر حیرانی کے نقوش ابھرنے لگے تھے۔ تب وہ بولا۔
''لیکن میں نے تو جو کچھ میرے پاس تھا تجھے سکھادیا اور تو نے جو تجربات کیے وہ اس قدر مکمل ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ تو پتھروں کا جادوگر کہلانے میں حق بجانب ہے۔'' کالیا کہنے لگا۔
''عظیم گروشر وادی جبانہ میں تو پتھروں کے جادوگر کی حیثیت سے اولیت رکھتا ہے اور چونکہ تو نے اس علم کو اپنے طور پر ایجاد کیا چنانچہ میں اس میں اپنا کوئی حق نہیں سمجھتا اور مکمل میں نہیں بلکہ تو ہے اور جب تک تو زندہ ہے کبھی اپنے آپ کو مکمل نہیں کہوں گا۔ کیونکہ تو میرا نشان ہے۔ تو میری شناخت ہے۔ اور اگر میں تیرے اس سوال کے جواب میں ہاں کہہ دیتا۔ تو یہ تجھ سے روگردانی ہوتی اور یہ میں کبھی نہیں کروں گا'' گروشر کالیا کی باتوں سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ اس نے کہا۔
''میں نہیں سمجھتا کہ وادی جبانہ میں تجھ جیسے باظرفوں کی تعداد کتنی ہے لیکن اگر میں نے تسلیم کیا تو یہ ضرور کہ جس دنیا سے تو آیا ہے وہاں کم از کم تہذیب ضرور سکھائی جاتی ہے اور تو نے جو پر احترام الفاظ مجھ سے ادا کیے ہیں تو یقین کر مجھے ان سے دلی مسرت ہوئی۔ ایک بات میں نے تجھ سے چھپائے رکھی تھی۔
کالیا! تو نے جب یہ کہا تھا کہ ہواؤں کی جادوگری کے ساتھ ساتھ تو نے پتھروں کا علم بھی سیکھنے کا فیصلہ کیا ہے تو میں نے تجھ سے یہ کہا تھا کہ شاید وادی جبانہ میں تو واحد ہوگا۔ جو دو علم رکھتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔''
''میں خود بھی دو علم رکھتا ہوں۔ ایک ایسا علم جس کا علم شاید ابھی کسی کے ذہن میں اس کا تصور بھی نہیں ہے۔''
''وہ کون سا علم ہے؟''
''عکس کا جادو اور عکس کے بارے میں تو جانتا ہے۔ جب آسمان پر سورج چمکتا ہے تو سورج کی شعاعیں زمین پر آتی ہیں اور جو چیز ان کی راہ میں حائل ہوتی ہے اس کا سایہ زمین پر بکھر جاتا ہے۔ یعنی تاریکیاں اور میں تاریکیوں کا جادو بھی سیکھ چکا ہوں۔ لیکن ایک ایسے انداز میں کہ تو دیکھے گا تو حیران رہ جائے گا۔ فرض کر تو سمندر کی سطح پر کھڑے ہو کر پانی میں جھانکتا ہے۔ تو تجھے اپنا عکس نظر آتا ہے...... جانتا ہے کیوں۔ روشنی تجھے اپنے آپ سے گزار کر سیل کر دیتی ہے۔ ایک نامعلوم شے پر اور یہ نامعلوم شے کیا ہے۔ دراصل تجربہ اس کا کیا جاتا ہے۔ اور مجھے یہ حیرتناک تجربہ بس یوں سمجھ لے اس وقت ہوا جب میں سمندر میں اپنے پسند کے پتھر تلاش کر رہا تھا اور انہی لمحات میں مجھے وہاں سے ایک عجیب و غریب شے ملی جسے میں نے حاصل کیا اور اس کے بعد میرے تجربات نے مجھے ایک نئی کہانی سنائی۔
یعنی نمی اور بھاپ کو جذب کر کے اس کی دیواریں بنائی جا سکتی ہیں اور ایک مخصوص طریقے سے لیکن ان کی عمر بہت کم ہوتی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ ایک سورج اور ایک چاند اور اس کے بعد وہ زمین بوس ہو جاتی تھیں۔ ہو سکتا ہے میری بات نہ سمجھ سکے۔ لیکن میں تجھے اس کا عملی تجربہ بھی بتاؤں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ وادی جبانہ میں تین جادوگروں کے بجائے ایک جادوگر ہوں۔ جو تین علم جانتا ہو اور عکس کا

جادو انہی میں سے ایک ہے۔ نمی اور بھاپ کو منجمد کر کے جب ہم سامنے کھڑا کر دیں گے۔ تو وہ کسی کو نظر نہیں آئے گی۔ لیکن اس پر جس چیز کا عکس پڑے گا۔ وہ دگنی اور سہ گنی تعداد میں لوگوں کو نظر آئے گی۔ اسے میں نے عکس کے جادو کا نام دیا ہے۔''

''بے شک میں تیری یہ بات نہیں سمجھ سکا۔ عظیم گرو شر لیکن اگر تو پسند کرے تو میں اسے سمجھنا چاہتا ہوں۔'' گرو شر ہنس پڑا۔ پھر کہنے لگا۔

''اور وہ برتری تجھے حاصل ہو جائے گی۔ لیکن ہونی ہی چاہیے۔ کیونکہ میرے پاس نہ تیسرے جادو کو سیکھنے کی گنجائش ہے اور نہ میری عمر لیکن جو کچھ میرے پاس ہے میں اسے دینا چاہتا ہوں' کسی کو۔ آ میں تجھے اس سمندر کی گھاس کے بارے میں بتاؤں۔ جسے اگر خشک کر کے باریک پیس لیا جائے تو فضاء میں منتشر کر دیا جائے۔ تو اس میں نمی اور بھاپ جذب کرنے کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ جتنی بلندی سے زمین پر پھینکی جائے۔ وہاں سے لے کر زمین تک اپنا عکس چھوڑ جاتی ہیں۔ اور یہ عکس جیسا کہ میں نے تجھ سے کہا کہ ایک سورج اور ایک چاند تک رہ سکتا ہے۔ لیکن اسے دیکھنے والے جو بھی ہوں گے وہ حیران رہ جائیں گے۔ کیونکہ اس میں انہیں ہر چیز دو دو گنا' چار چار گنا اور بعض جگہ آٹھ آٹھ دس دس گنا نظر آئے گی۔ لیکن ان دیواروں کی ترتیب کرنا ہوگی۔ میں تجھے اس کے بارے میں مکمل طور پر بتاؤں گا۔'' کالیا کا دماغ چکرا کر رہ گیا۔

اس دن اس نے اپنی کہانی کا پہلا باب شروع کیا اور یہ باب کچھ اس طرح شروع ہوا۔

عظیم سرپرست عدیل بخشی اور میری ترتیب کنندہ میڈم! لاشعر میں کالیا۔ تم دونوں کی محنتوں کا پھل وادی جہانہ تک پہنچ چکا ہوں۔ اور کہا گیا کہ یہ وادی میری آبائی وادی ہے۔ جہاں میرے ماں باپ نے جنم لیا اور ایک لمبی کہانی ہے۔ جسے میں مختصر کر کے تم لوگوں کے لیے محفوظ کر رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں لیکن ہو سکتا ہے کبھی کوئی ایسا وقت آ جائے جب کہانی پھر سے تمہارے کانوں تک پہنچے۔ تو اسے ستو طیورش اور شردھانا می دو افراد جو سمندروں سے دور ایک ایسی وادی میں رہتے تھے جس کو جہانہ کا نام دیا جاتا ہے۔ ہواؤں کے دوش پر سفر کرتے ہوئے تمہاری دنیا تک پہنچے۔ اور وہاں نہ جانے انہیں کیا واقعات پیش آئے کہ انہوں نے سمندر کی آغوش میں مجھے جنم دیا۔ اور یوں سمندر کا یہ بیٹا پانی کے ہمرکاب مچھیروں کی اس بستی تک پہنچا۔ جہاں اسے مچھیروں کا بیٹا سمجھا جانے لگا۔ اور اس کی پرورش کی گئی۔ لیکن تم نے اس بچے کو حاصل کر کے ان وسعتوں میں پہنچا دیا۔

جہاں شاید کبھی اسے راستہ نہ ملتا۔ سو میں مختلف واقعات سے گزرتا ہوا ایک بار پھر اپنی وادی میں پہنچا اور چونکہ تمہارا مقصد یہی تھا کہ سمندر کے بارے میں تحقیقات کرو۔ سو یہاں اس وادی میں مجھے اس کی بہت سی آسانیاں حاصل ہو گئیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی تفصیلات اس طرح ان پتھروں میں محفوظ کر دوں۔ کہ تمہارے کان انہیں با آسانی سن سکیں۔

ابتداء یہاں سے کی گئی تھی۔ اور اس کے بعد کالیا اپنے ساتھ گزرنے والے واقعات' سمندر میں موجود اشیاء کی معلومات' ان تمام چیزوں کا ذخیرہ ان پتھروں میں جمع کر دینے کا خواہشمند تھا۔ لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔ جب کہ گرو شر اسے اپنا فن سکھانے پر آمادہ تھا۔

اور پتھروں کا استعمال تو کالیا نے سیکھ ہی لیا تھا۔ لیکن عکس کا جادو وہ بے حقیقت نہیں تھا۔ وہ آئینہ اس دنیا میں موجود تھا۔ اور اس کے ہزاروں رنگ روپ دیکھے جاسکتے تھے۔ لیکن جو کام اپنے ہاتھوں سے کیا جائے۔ اس انداز میں انوکھا ہوا۔ اور سمجھنے والے نہ سمجھ سکیں اس کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ کالیا کی عمر تو دلچسپیوں کے حصول کی عمر تھی۔ چنانچہ بوڑھے گروشر کی معیت میں وہ جادو کے بارے میں تفصیلات دیکھتا رہا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے پتھروں میں اپنی کہانی جذب کرنے کا عمل بھی جاری رکھا۔ یوں شاید وہ اپنی تربیت میں تکمیل حاصل کرتا جارہا تھا۔ اور آنے والے وقت میں نجانے کون کون سی کہانیاں جنم لینے والی تھیں۔

وقت خود اپنا فیصلہ کررہا تھا۔ کی زندگی کا چراغ مدھم سے مدھم ہوتا چلا گیا۔ کالیا نے کافی وقت اس کے ساتھ گزارا تھا۔ اور اس سے عکس کا جادو مکمل طور پر سیکھ لیا تھا۔

غالباً..... گروشر اپنی زندگی کو اسی لیے روشن رکھے ہوئے تھا کہ اپنا علم کس صحیح ہاتھ میں منتقل کردے۔ اور جونہی اس کا کام ختم ہوا اس نے آنکھیں بند کرلیں۔ اور جب سورج چمکا تو کالیا نے اسے بولتے ہوئے نہ پایا۔

وہ سیدھا اپنی جگہ لیٹا ہوا تھا۔ نجانے کیوں کالیا کو یہ احساس ہوا کہ گروشر کے جسم میں اب سانس کا بسیرا نہیں ہے۔ اس نے گروشر کو جھنجھوڑ ڈالا اور گروشر کو بے جان اور سرد پایا۔

وادی جبانہ میں کالیا نے یہ پہلی موت دیکھی تھی اور ششدر رہ گیا تھا۔ ایک لمحے کے لیے جی چاہا کہ اپا کے پاس جائے۔ اس سے مشورہ کرلے۔ جبران، سنبھلر ان اور دوسرے لوگوں کو گروشر کی موت کے بارے میں بتائے۔ لیکن یہ بھی خوش قسمتی تھی کہ اپا جو کافی دن سے یہاں نہیں پہنچی تھی۔ بے چین ہو کر اس کے پاس پہنچ گئی۔ اور کالیا نے اسے دیکھ کر حیرت سے کہا۔

''آج تیری آمد میرے لیے باعث حیرت ہے۔ اپا کیونکہ میں نے تیری ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی تھی۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ شاید گروشر اب اس کائنات میں موجود نہیں ہے۔''

اپا دیر تک خاموش کھڑی گروشر کی موت کا سوگ کرتی رہی۔ پھر اس نے کہا کہ اب ہمارا فرض ہے کہ اسے اس کی آخری آرام گاہ دے دیں۔

''میں تیری رہنمائی چاہتا ہوں۔''

''اگر ہم اطلاع دیں اہل جبانہ یا نگولیا والوں کو کہ گروشر مرچکا ہے تو وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہیں گے کہ اس کی لاش کو دفن کردیا جائے۔ کیونکہ وہ یہاں تک پہنچ نہیں سکتے۔ کیا فائدہ اس کہانی کو ان کے سامنے دہرانے کا' میں یوں کرتی ہوں کہ کوئی ایسا غار تلاش کرتی ہوں جہاں گروشر آرام کی نیند سوتا رہے۔'' کالیا نے ٹھنڈی سانس لے کر گردن ہلادی۔

اور اپا وہاں سے رخصت ہوگئی۔ لیکن اس نے واپسی میں بھی بہت زیادہ وقت نہیں لگایا۔ کہنے لگی۔

''ہاں یہاں ایسے بے شمار غار موجود ہیں جو گروشر کی آرام گاہ بن سکتے ہیں۔ تو اس کے جسم کو اٹھا کر وہاں لے چل۔''

کالیا نے بڑے احترام سے اپنے استاد کا جسم ہاتھوں میں سنبھالا اور ایپا کی رہنمائی میں راستہ طے کرتا ہوا اس پہاڑی چٹان کے قریب پہنچ گیا جس کے سینے میں سوراخ تھا۔ اور اس وسیع و کشادہ سوراخ میں گردشر کے جسم کو رکھنے کے بعد اس پر ایک بھاری پتھر ڈھک دیا گیا کہ کوئی اس کی آرام کی نیند میں خلل انداز نہ ہو۔ ایپا کے چہرے پر بھی افسردگی طاری تھی۔ اور کالیا کو اس مختصر وقت میں گردشر سے بڑی عقیدت ہو چکی تھی۔ چنانچہ وہ بھی افسردہ تھا پھر ایپا نے کہا۔

''اور یہی کریں گے نکولیا والوں سے اس کا تذکرہ ہی نہ کیا جائے۔''

''لیکن یہاں کا کیا ہوگا' کیا اب ہمارا ان پہاڑوں پر رکنا مناسب ہے۔''

''ہوتا تو یوں ہے استاد کی وراثت شاگرد کو مل جاتی ہے اور شاید تو گردشر کا تنہا شاگرد تھا اس سے اب یہ جگہ تیری ہے۔ لیکن تو بھی یہاں رہ کر کیا کرے گا۔ کالیا تیرا تو مقصد ہی کچھ اور ہے ہاں اگر ضرورتیں تجھے یہاں لے آئیں تو دوسری بات ہے۔ بلکہ اس جگہ ہی کو اپنا مسکن بنا اور جو کچھ بھی کرنا ہے یہاں سے کر۔ ویسے تیرا ارادہ ہے''

''میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں ایپا اور تو نے اب میرے خیال کی تصدیق کر دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں جہاں کا انسان نہیں ہوں بے شک میری نمود یہاں ہوئی اور یہی میری دنیا ہے لیکن میں نے جس دنیا میں آنکھ کھولی ہے اور جہاں میں پروان چڑھا ہوں مجھے اس سے اتنی ہی محبت ہے۔

جتنی کسی شخص کو اپنی جائے پیدائش سے ہوتی ہے۔ اور اب تو اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ میرا ارادہ اپنی دنیا میں واپس جانے ہی کا ہے اور کوئی چیز نہ میرے لیے پسندیدہ ہے۔ اور نہ میں یہاں رکنا چاہتا ہوں اور عظیم ایپا بے شک تو نے میرے لیے ماں کا درجہ سنبھالا اور جس دنیا میں میں پروان چڑھا وہاں کے ادوار کے مطابق مجھ پر تیرا ہر طرح سے احترام واجب ہے۔ لیکن تو نے مجھے موقع دیا ہے۔ اس کے تحت میں تجھ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنی منزل بھی درکار ہے۔ یعنی وہ جو میرے سینے کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہے اور آج تک نکولیا میں اسے تلاش نہیں کر پایا۔ نجانے کون ہے کہاں رہتی ہے۔ میری آرزو ہے کہ میں اسے تلاش کروں۔ ہاں وہ اگر مجھے میری پسند کے مطابق قبول نہ کرے تو دوسری بات ہے۔ پھر میں اپنے خیالوں کو خاموش کر لوں گا۔''

''ٹھیک ہے لیکن بہتر یہ ہی ہوگا کہ تو واپس چل اور اپنے عزیزوں سے مل تاکہ وہ یہ نہ کہیں کہ تو نے خودسری اختیار کی۔''

''نہیں اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جبران نے مجھ سے کہا تھا کہ نیولیا کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے' اور حقیقت یہ ہے کہ عظیم ایپا کہ تو نے ہوا کا جو جادو مجھے دیا ہے وہ میرے لیے آسانیاں پیدا کرے گا۔''

''تو پھر واپس چلتے ہیں میرے خیال میں تو سب سے پہلے تو اپنے عزیزوں سے مل لے۔ اور جب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ زبان بند رکھیں گے تو پھر گردشر کے بارے میں کسی سے کچھ کہنا بے مقصد ہی ہوگا۔''

کالیا نے وعدہ کر لیا۔ ایپا کی واپسی کا سفر طے کیا گیا' لیکن ان پہاڑوں پر آ کر کالیا کو جو کچھ حاصل ہوا تھا۔ وہ بہت عظیم تھا۔ اور

وہ جانتا تھا کہ گردشر کے بارے میں کسی سے کچھ کہنا بے مقصد ہی ہوگا۔

وہ پتھر وہیں محفوظ کر دیئے گئے تھے جن میں جبانہ کی کہانیاں لکھی تھیں۔ سمندری تحقیق کے بارے میں اس نے لکھا تھا کہ انسانیت کے لیے جو ایک عظیم تحفہ ہے۔ وہ سمندری گھاس ہے۔ جس سے ایک خاص قسم کی خوراک تیار ہوتی ہے اور یہ خوراک انسان کو بغیر کسی تکلیف کے صدیوں تک زندہ رکھ سکتی ہے۔

چنانچہ دنیا بھر کے سمندروں سے اگر وہ گھاس حاصل کر لی جائے تو بہت سے مسئلے حل ہو سکتے ہیں' اس کے علاوہ بھی ان لوگوں کے لیے یہاں سے بہت کچھ لے جایا جا سکتا تھا۔ کالیا شرطیکہ اسے وہاں تک پہنچنے کا موقع ملتا اور اس کے اپنے اسے مل جاتے یعنی عدیل بخشی اور تاشہ جن کے بارے میں سوچ کر وہ افسردہ ہو جاتا تھا کہ نجانے وہاں ان پر کیا بیتی۔ غرض یہ کہ طویل عرصے کے بعد جبران اور سنجلران وغیرہ سے ملاقات ہوئی تو جبران نے اس سے کہا۔

”میرے بھائی۔ یوں لگتا ہے جیسے وادی جبانہ کی ساری سیاحت کر ڈالی تو نے۔ بول کیا تو وادی جبانہ کو خوشگوار پاتا ہے۔“

”کیوں نہیں' یہ میری سرزمین ہے۔ افسوس تو صرف اس بات کا ہے کہ میری ماں شردھا اور میرا باپ طورش موجود نہیں۔ ورنہ شاید مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔“

شیری اس دوران بالکل خاموشی اختیار کیے ہوئے تھی۔ اور اس کے انداز سے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اس کی اپنی ذہنی کیفیت کیا ہے۔ بہر حال جبران اور دوسرے لوگ اس کے آ جانے سے خوش تھے۔ اپنا پہلا قیام گاہ میں چلی گئی تھی اور کالیا سوچ رہا تھا کہ مناسب وقت پر جبران وغیرہ کو اپنے مقصد سے آگاہ کر دے اور بھی بہت سے خیالات تھے اس کے دل میں جن کا وہ اظہار کسی سے نہیں کر رہا تھا لیکن ان کی تکمیل کرنا اس کا اولین مقصد تھا۔

پروفیسر جیکانہ گہری نگاہوں سے نیولیا کا جائزہ لے رہا تھا وہ یہ اندازہ تو لگا چکا تھا کہ الماس شبران پر قبضہ جما چکی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی اس نے اپنا مقصد بھی ختم نہیں کیا تھا۔ جولیا کی بددلی سے اسے خود بھی اب نیولیا سے اور جبانہ سے بددلی کا احساس ہوا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ یہ سرزمین اب ان کے قابل نہیں رہی تھی۔ پتا نہیں اس دنیا سے آنے والے دوسرے افراد یہاں کیا کر رہے ہیں یہ کچھ بھی نہیں معلوم ہو سکا تھا۔

شبران نے اس بارے میں جیکانہ سے کوئی کام کرنے کے لیے کہا تھا۔ پروفیسر جیکانہ اس سلسلے میں شبران سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ جادوگر جو اقتدار حاصل کر چکے ہیں اپنی دنیا الگ ہی بنائے ہوئے ہیں اور شاید نیولیا کے عام باشندوں سے ان کا کوئی رابطہ نہیں رہا تھا۔ یہ تمام چیزیں اس بات کا اظہار کرتی تھیں کہ یہاں بہتری نہیں ہے بلکہ یقینی طور پر کسی نہ کسی موقع پر ان لوگوں کو شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اپنی اس دنیا سے اسے پیار تھا لیکن اب وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ دنیا اس کے لیے اجنبی ہو گئی ہے۔ غرض یہ کہ جیکانہ نے منصوبہ

بندیاں کیں اور بالآخر ایک دن وہ شبران کے پاس اس وقت پہنچا جب شبران تنہا تھا۔ اور عام طور سے کرنے والے کام کر رہا تھا۔ پروفیسر جیکانہ کو دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔ اور پھر اس کے چہرے پر ایک طنز سا پھیل گیا۔

"آؤ جیکانہ میرے دوست! بہت دن کے بعد تمہیں میرا خیال آیا۔"

"عظیم شبران نیولیا کا سردار ہے۔ ظاہر ہے وقت بے وقت اسے تکلیف تو نہیں دی جا سکتی۔ بلکہ ایسے وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ تنہا مل جائے اور اس میں محسوس کر رہا ہوں کہ شبران اب تنہا کم ہی ہوتا ہے۔"

"تمہارے لہجے میں جو طنز چھپا ہوا ہے اسے میں سمجھ رہا ہوں شاید تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرے زیادہ تر لمحات الماس کے ساتھ گزرتے ہیں۔"

"اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آخر تو انہی راستوں پر چل پڑا جن راستوں پر میں نے تجھے منع کیا تھا۔"

"یہ الفاظ صرف تم کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ تم میرے بچپن کے دوست ہو ورنہ سردار کے سامنے ایسی باتیں کہنا نیولیا میں جرم سمجھا جاتا ہے۔ تم کون سے راستوں کی بات کر رہے ہو۔ نشاندہی کرو گے۔"

"اس سے پہلے تو الماس سے واقف نہیں تھا۔ اور میں نے یہ نشاندہی کی تھی اس بات کی کہ وہ عورت 'عورت کم ناگن زیادہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ یہاں بھی اپنی سازشوں کا جال پھیلا دے اور نیولیا کو نقصان پہنچے اور اس کے جواب میں تو نے کہا تھا کہ تو طوسی کو سرزنش کرے گا اور کہے گا کہ اس نے ایسی کسی شخصیت کو اپنے ساتھ کیوں رکھا ہے۔ اسی بنیاد پر تو نے الماس کو اپنے پاس بلا لیا تھا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور تو اس کے ہاتھوں میں کھلونا بن گیا ہے۔" شبران کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہوئے۔ اس نے کہا۔

"گویا تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں کتنا ہی بے صلاحیت آدمی ہوں کہ کسی کی شناخت نہیں کر سکتا۔ اور کسی کے ہاتھوں میں کھلونا بن سکتا ہوں۔"

"نہیں میں یہ نہیں کہنا چاہتا بلکہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ عورت اتنی خطرناک ہے کہ ہر ماحول کو اپنے قبضے میں کرنا جانتی ہے۔"

"تو پھر اس کے جواب میں اس سے پہلے کہ تو اس کی مزید برائیاں کرے اور کچھ اور بھی کہے میں تجھے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی سننا میری برداشت سے باہر ہے۔ اگر تو سمجھتا ہے کہ میں ایک ناکارہ انسان ہوں اور کسی کے ہاتھوں میں کھیلنے کی اہلیت رکھتا ہوں تو پھر یہ سمجھ لے کہ میں اس کے ہاتھوں میں کھیلنا پسند کرتا ہوں۔ اور تجھ سے اس بارے میں کوئی مشورہ نہیں چاہتا۔"

"مجھے اندازہ تھا جب وہ اپنا جال ڈالتی ہے تو کسی پر تو اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے کہ کوئی اس کے جال سے نکل نہیں سکتا۔"

"میں نے تجھے منع کیا ہے جیکانہ کہ اس کے بارے میں میرے سامنے ایسے جملے نہ کہہ کہ مجھے غصہ آ جائے۔"

"ٹھیک ہے اور میں بھی یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جو جادوگر اس دنیا میں اپنا جادو لے کر آئے ہیں کیا انہیں استعمال کیا جا رہا ہے۔"

"یہ ذمہ داری جادوگروں کی ہے جو مجھے ہدایات دیتے ہیں اور ابھی تک مجھے وہاں سے کوئی ہدایت نہیں ملی۔ جس سے یہ علم ہو کہ وہ کیا کرر ہے ہیں۔"

"تو پھر میں ان جادوگروں سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"اگر تو اپنے طور پر اس سلسلے میں کوشش کر سکتا ہے تو ضرور کر مجھے کیا اعتراض ہوگا۔"

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔" جیکانہ نے کہا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے اٹھ گیا۔ یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ شبران پر الماس کس حد تک قابض ہے۔ لیکن جیکانہ ایک بات اچھی طرح جانتا تھا اور اسے خوب تجربہ تھا۔ کہ الماس ان عورتوں میں سے ہے جو سکون سے نہیں بیٹھتیں۔ ان کے سامنے ساری دنیا لا کر رکھ دی جائے پھر بھی ان کے اندر تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اور ان کے بغیر ان کی زندگی ہی ممکن نہیں ہوتی۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی۔ اور جو کچھ وہ کرے گی وہ جیانہ والوں کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ جادوگروں نے اگر جیکانہ کی بات مان لی تو پہلا کام وہ ان سے یہی کرائے گا کہ الماس کو قابو میں کرایے۔ اور اس کے لیے کوئی قید خانہ منتخب کر دے وہ اتنی ہی خطرناک عورت تھی۔ جیکانہ وہاں سے نکل کر چل پڑا۔

لیکن الماس بھی ماحول سے بے خبر رہنے والوں میں سے نہیں تھی۔ اس وقت اس کی توجہ کا مرکز شبران ہی تھا۔ اور وہ شبران کو پوری طرح اپنے قبضے میں رکھنے کے لیے اس کے اطراف سے بھی باخبر رہنا چاہتی تھی اور اس نے دیکھ لیا تھا کہ پروفیسر جیکانہ شبران کے پاس آیا ہے۔ اور بھلا پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کو سن لیتی۔ چنانچہ جب جیکانہ چلا گیا تو وہ سیدھی شبران کے پاس پہنچ گئی۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔ لیکن الماس کے ہونٹوں پر جوابی مسکراہٹ نہیں پھیلی تھی۔ شبران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے الماس تو اس وقت ضرورت سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دراصل میں عجیب عورت ہوں' میں جس کے بارے میں اچھے انداز سے سوچتی ہوں میری دلی آرزو ہوتی ہے کہ میں کبھی اس کے ذہن پر بار نہ بن سکوں۔ اور میں محسوس کر رہی ہوں کہ یہ لمحات میرے لیے غیر مناسب ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ ہے کہ میں تیری اور جیکانہ کی گفتگو سن چکی ہوں۔"

"تو پھر تجھے یہ علم ہو گیا ہوگا' الماس کہ میں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟"

"تیری محبت پر مجھے اعتماد ہے شبران اور میں کہیں سے بھی تجھے ایسا نہیں سمجھتی۔ جو میرے لیے باعث نقصان ہو۔ لیکن جو دشمنی پر آمادہ ہوتے ہیں وہ اپنا عمل ضرور کرتے ہیں' اور یقینی طور پر جیکانہ میرے خلاف ہے۔ جہاز پر بھی وہ میرے خلاف زہر اگلتا رہتا تھا۔ اور اس نے مجھے شدید نقصانات پہنچائے تھے۔"

"اگر ایسا ہے تو جیکانہ کو سزا ابھی دی جا سکتی ہے۔"

"لیکن میں یہ نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کسی کو نقصان ہو' لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے تجھے کوئی نقصان پہنچے جیکانہ جادوگروں کے پاس جائے گا۔اور ان کو نجانے کیا کیا من گھڑت کہانیاں سنائے گا۔ان سے کہے گا کہ شبران ایک عورت کے جال میں گرفتار ہوگیا ہے۔اور وہ عورت جبانہ کی دشمن ہے۔ مجھے تو بس یہ خطرہ ہے کہ کہیں جادوگر تیرے خلاف کوئی عمل نہ کریں۔" شبران نے سنسنی خیز نگاہوں سے الماس کو دیکھا پھر اس نے کہا۔

"ہاں ایسا ممکن تو ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ جیکانہ کو جادوگروں کے پاس نہ جانے دے۔"

"ٹھیک ہے میں یہ کام کیے دیتا ہوں جیکانہ کو ایک پیغام بھیجتا ہوں کہ جب تک میں اجازت نہ دوں وہ اپنا سفر جاری نہ کرے۔ بلکہ اپنی جگہ محدود رہے۔"

"ہاں یہی مناسب رہے گا۔اور اس کی سخت نگرانی کرنا بھی از حد ضروری ہے کیونکہ اس نے تو مجھ پر الزامات لگائے ہیں۔لیکن اب یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ اس دنیا میں جو شخص ایک طویل وقت گزار آیا ہے اسے بہت سی سازشیں کرنا آجاتی ہیں۔اور جیکانہ اکی کوئی نہ کوئی سازش کر سکتا ہے جو تیرے خلاف ہو۔"

"نیولیا کی سرداری دی گئی ہے۔جو کسی بے وقوف آدمی کو نہیں دی جاتی بھی الماس' ایسا بالکل نہیں ہو سکے گا۔تو اطمینان رکھو۔" الماس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچتی ہوں کہ نیولیا کی سرداری کسی کو واقعی نہیں دی جا سکتی کہ الماس سازشیں کرے۔اور ان کا کوئی مقصد نہ نکلے۔"

چنانچہ کام شروع ہوگیا۔جیکانہ نے تیاریاں کیں لیکن اسے حکم دیا گیا کہ وہ کہیں بھی نہیں جا سکے گا۔اور اپنے آپ کو اپنے گھر میں محصور تصور کرلے۔جیکانہ نے احتجاج کیا لیکن شبران نے اس سے ملنے سے انکار کردیا۔البتہ الماس نے اس سے ملاقات کی تھی۔وہ خود ہی جیکانہ کی رہائش گاہ پر پہنچی تھی اور اس کے ساتھ سلوی نامی ایک شخص تھا۔سلوی نامی یہ شخص نوجوان آدمی تھا اور فطرتاً عجیب۔۔۔۔۔الماس نے کئی بار سے گہری نگاہوں سے دیکھا تھا۔شخصیت اس کی بھی بہت شاندار تھی۔لیکن الماس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ آنکھیں بند کر کے شبران کا وفادار ہے۔اور کم از کم شبران کے خلاف کوئی عمل کبھی نہیں کرے گا۔لیکن اس وقت جب اسے جیکانہ کے گھر میں جولیا نظر آئی تو اس کے ذہن میں فوراً ہی ایک منصوبہ آگیا۔اور اس منصوبے کے تحت پروفیسر جیکانہ سے بہترین انتقام لیا جا سکتا تھا۔بہر حال وہ پروفیسر جیکانہ کے سامنے پہنچ گئی۔اس نے جولیا کو بھی دیکھا۔پروفیسر جیکانہ نے اسے نفرت سے دیکھا اور گردن موڑ لی۔الماس مسکرائی اور کہنے لگی۔

"جہاز پر غالباً تم واحد آدمی تھے جسے جہاز والوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اور رہی نظام امری سے نہ عدیل بخشی سے ہاں کالیا تمہاری دنیا کا ایک باشندہ تھا بس تم اس سے منسلک رہتے تھے۔لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ تم نے میری دشمنی پر کیوں کمر باندھ لی ہے۔"

"مجھے بھلا مجھ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔ الماس' تو اپنی دنیا کی عورت ہے اور میری دنیا تو تو دیکھ ہی چکی ہے۔"

"اس کے باوجود تم نے شبران سے میرے لیے بہت کچھ کہا جو میں نے خود بھی سنا۔"

"اس میں سچائی تھی اور میں شبران کو حقیقتوں سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔"

"اور مجھے موت کے حوالے کرنے کے خواہشمند تھے۔"

"میں تجھ سے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ تیری آمد کی کوئی اور بھی وجہ ہے؟"

"نہیں" الماس نے جواب دیا اور اس کے بعد وہاں سے پلٹ پڑی۔ راستے میں اس نے سلوی سے کہا۔

"تو کیسا نوجوان ہے۔ مجھے تو تو صورت سے ہی احمق نظر آتا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا الماس؟"

"کیا تو نے وہ خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی جو پروفیسر کے گھر میں تھی۔ جو دوسری دنیا کی باشندہ ہے کیا تو یہ بات نہیں جانتا کہ وہاں کی رہنے والی لڑکیاں کس قدر پرکشش اور دلکش ہوتی ہیں۔ جب کہ تیرے جبانہ کی رہنے والی عورتیں لکیر کی فقیر اور بالکل ویسی ہی ہیں جیسی ایک عام سی عورت ہوتی ہے اور جب تو زندگی میں کسی عورت کو شامل کرلے گا تو اس میں کوئی ندرت نہیں پائی جائے گی۔ جب کہ جولیا بہت حسین اور صاحب ذہین لڑکی ہے۔"

"آہ...... تو نے تو میرے دل کی بات مجھ سے کہہ دی۔ الماس اس لڑکی کو دیکھ کر تو میں خود بھی ہوش وحواس سے بے گانہ ہو گیا ہوں۔"

"ہاں لیکن اس بات سے شبران کا کیا واسطہ؟"

"کیوں کیا شبران نیولیا کا سردار نہیں ہے کیا وہ تیرا سرپرست نہیں ہے۔ تجھے دونوں میں سے کون سی بات سے اختلاف ہے؟"

"دونوں میں سے کسی بات سے نہیں۔" غریب سلوی بھلا اس جیسی شیطان عورت کی خباثت کو کیا سمجھ سکتا ہے۔

"تو پھر تو یہ بات شبران سے کہہ سکتا ہے۔ کہ تجھے جیکانہ کی بیٹی پسند ہے اور تیری شادی اس سے کردی جائے اس طرح کم از کم تیرے ذہن میں یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ شبران تجھے کس قدر چاہتا ہے اور وہ حسین عورت تیری ہو جائے گی۔" سلوی کے چہرے پر خوشی کے آثار پھیل گئے۔ الماس نے پروفیسر جیکانہ پر ایک شاندار وار کیا تھا۔ اور حقیقت یہ تھی کہ بھلا بے چارہ پروفیسر جیکانہ حیثیت ہی کیا رکھتا تھا اس شیطان عورت کے سامنے۔ سو سلوی بشان کے پاس پہنچ گیا۔ اور اس نے حال دل ظاہر کر دیا۔

"جیکانہ کی بیٹی؟" لیکن کیا وہ اس بات کے لیے تیار ہو جائے گا۔"

"کبھی نہیں ہوگا' خاص طور سے اس لیے کہ اب وہ تجھ سے دشمنی پر آمادہ ہے۔"

"وہ میرا دوست تھا۔ لیکن اس نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔ بھلا میری دشمنی کر کے وہ کیسے بہترین کے راستے اختیار

کر سکتا تھا اور جہاں تک اس کی بیٹی کا تعلق ہے تو ٹھیک ہے سلوی میں ایک سردار کی حیثیت سے اسے تیری تحویل میں دیتا ہوں۔ جب چاہے جا اور اسے اپنی تحویل میں لے لے۔ اگر جیکانہ تیرا راستہ روکے تو مجھے اس کی اطلاع دے کہ سردار کے حاکم کی روگردانی قابل سزا ہے۔"

سلوی نے خوشی سے گردن ہلائی اور یہ اطلاع الماس کو دی وہ بھی خوش ہو گئی' اس نے کہا۔

"اس طرح جیکانہ مجھ سے بھی نفرت کرے گا۔ لیکن ایک حسین لڑکی کی خاطر ہر طرح کی نفرتیں قبول کی جا سکتی ہیں۔ اور تجھے اس کی فکر نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ حکم سردار کا ہے۔" سلوی نے گردن ہلا دی اور اس کے بعد وہاں سے پروفیسر جیکانہ کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ جو انتہائی بددلی کے عالم میں جولیا سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس نے سلوی کو دیکھا اور اس کے چہرے پر ناگواری کی شکنیں پھیل گئیں۔

"کیا بات ہے؟ تیرا آنا کیسے ہوا؟"

"بات یہ ہے جیکانہ کہ میں تیری بیٹی جولیا کو پسند کرنے لگا ہوں۔ اور تو بھی دنیا میں پروان چڑھی ہوئی یہ لڑکی میرے دل کے گوشوں میں گھر کر چکی ہے۔ سو میں نے اسے دیکھا اور شبران یہ جانتا ہے کہ میں ایک اچھا انسان ہوں اور میں نے اس کے لیے ہمیشہ وفادار جذبوں سے سوچا ہے۔ سو اس نے مجھے اجازت دے دی۔ اور کہا کہ جا جیکانہ کے پاس جا اور اسے سردار کے فیصلے سے آگاہ کر دے۔ اور جیکانہ میں تو شہری دنیا کا ہی باشندہ ہوں۔ البتہ یہ وعدہ کرتا ہوں کہ تیری بیٹی کو خوش و خرم رکھوں گا اور اسے کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔"

"اگر تیرا دماغ خراب نہیں ہو گیا ہے سلوی تو ایک لمحے کے اندر تو یہاں سے نکل جا۔ ورنہ کہیں یوں نہ ہو کہ جبانہ کی سرزمین پر میں تیرا قاتل کہلاؤں اور مجرم بن جاؤں۔"

سلوی نے مسکراتی نگاہوں سے پروفیسر جیکانہ کو دیکھا جولیا بھی ساکت رہ گئی تھی' اس نے کہا۔

"لیکن جبانہ کے قوانین تیری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہیں جیکانہ اور جو حکم سردار دے اس پر عمل کرنا تو ہمارا فرض ہوتا ہے کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ تو جولیا کو فوراً میرے حوالے کر دے بجائے اس کے کہ تو اپنی مشکلات مول لے اور تیری یہ بیٹی بھی سکون سے خوش نہ رہ سکے گی۔ میں برا انسان نہیں ہوں اور تو اس سے جب دل چاہے پوچھ لینا کہ کبھی اس کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" جیکانہ نے شدید غصے کے عالم میں اپنے قریب رکھا ہوا ایک وزنی پتھر اٹھایا جو کسی کام میں استعمال ہوتا تھا اور سلوی پر دے مارا۔ سلوی زخمی ہو گیا مگر ایسا نہیں کہ بے ہوش ہو جائے اس پر بھی خون سوار ہو گیا اور وہ جولیا کی طرف جھپٹا۔

"یہ لڑکی اب میری ملکیت ہے اور اسے کوئی نہیں روک سکتا اور یہ بھی سن کہ میں تنہا نہیں ہوں۔ بلکہ میرے ساتھ چند افراد اور بھی ہیں جو شبران کے وفادار ہیں۔" سلوی کے ساتھیوں نے جیکانہ کو بے بس کر دیا۔ اور وہ جولیا کو بے بس کر کے اپنے ساتھ لے کر چل دیئے۔ پروفیسر جیکانہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اس شبران کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ الماس بھی وہیں موجود تھی۔ بے ہوش جولیا کو دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آہ...... اس حسین لڑکی کے لیے تو کتنے خون ہونا چاہیے تھے تو تقدیر کا دھنی ہے' تجھے اس دنیا کی مخلوق ملی۔ اور سچی بات یہ ہے

کہ اس طرح سے تو شبران سے برابر کا درجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا' میرا مطلب اگر تیری سمجھ میں آ رہا ہے تو تو سمجھتا ہے۔" شبران نے پروفیسر جیکانہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مقصد ہے کہ تو نے سلوی کے راستے میں مداخلت کی تھی۔"

"شبران کیا یہی میری دوستی کا صلہ ہے۔ اور کیا ہی کرنا چاہیے تھا تجھے سردار کی حیثیت سے اور کیا یہ سب کچھ مناسب ہے دیکھ تیرے لوگ کس طرح بے عزتی کر کے مجھے یہاں لائے ہیں۔"

"شبران کیا یہی میری دوستی کا صلہ ہے اور کیا یہی کرنا چاہیے تھا تجھے سردار کی حیثیت سے اور کیا یہ سب کچھ مناسب ہے دیکھ تیرے لوگ کس طرح بے عزتی کر کے مجھے لائے ہیں۔"

"یہ تیری بدقسمتی ہے جیکانہ کہ طویل عرصے تک نیولیا کے لیے اپنا گھر بار چھوڑنے کے باوجود جب وہاں سے واپس آیا تو نیولیا سے اتنا مخلص نہیں تھا۔ جتنا تجھے ہونا چاہیے تھا یہاں کے قوانین بھی بھول گیا ہے تو اور یہ تو مجبوری ہے کیونکہ اگر آج تو نے ان قوانین سے گردن موڑ کر اپنی رائے مسلط کرنے کی کوشش کی ہے تو کل وہ لوگ بھی اس بات کا اظہار کریں گے جو تیرے ساتھ گئے تھے اور واپس آئے ہیں۔ چنانچہ یہ تو ایک مثال ہوگی ان کے لیے کہ جبانہ کے قوانین میں آج بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ جہاں تک سلوی کا تعلق ہے۔ وہ ایک اچھا نوجوان ہے اور کے لیکن یوں لگتا ہے تو نے شدید مداخلت کی اور سلوی کا زخم بھی یہ بتاتا ہے تو پھر میں تیرے ساتھ اس کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں"

"کیا تیرے ہاں مجرموں کے ساتھ رعایت برتی جاتی ہے شبران...... اگر سرداری کے یہی اصول ہیں یا نہ میں تو سمجھ لے کہ تیری سرداری ممکن نہیں رہے گی رعایت کا بھی کیا تصور ہو سکتا ہے۔ قوانین میں اس شخص نے تیرے حکم سے روگردانی کر کے تیرے وفادار ساتھی کو زخمی کر دیا۔ اس کے سزا کے نتیجے میں اس کو موت کی سزا ملنی چاہیے موت کی سزا" الماس نے کہا۔

"نہیں الماس یہ میرا دوست بھی ہے اور ایک احمق انسان بھی میں اسے قید کی سزا دیتا ہوں۔ لے جاؤ اسے نیولیا کے شمال میں پہاڑوں کے درمیان سے قید خانے میں ڈال دو۔ اور اس لڑکی کو سلوی کی تحویل میں دے دو کہ یہ میرا حکم اور یہی میرا فیصلہ ہے۔" شبران نے کہا اور پروفیسر جیکانہ نے آنکھیں بند کر لیں' گویا تقدیر کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ جولیا اس سے چھن گئی تھی۔ اور اب اس کے دل میں نفرت کی آگ کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اور پہاڑوں کے درمیان جو قید خانہ تھا وہ پہاڑوں ہی کے کے حصے کو تراش کر بنایا گیا تھا۔

اس سے باہر کے مناظر دیکھے جا سکتے تھے۔ دور سے نظر آتے ہوئے نیولیا کا جائزہ لیا جا سکتا تھا۔ لیکن ایک محدود شکل میں ایک قیدی کی حیثیت سے اور یہ اس تمام محنت کا صلہ تھا جو اس نے اس دنیا میں کی تھی۔ نیولیا کے لیے لیکن اب اس کے دل میں نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ہاں وہ اپنی بے بسی کو پوری طرح محسوس کرتا تھا۔ کاش کوئی ایسا ذریعہ ہو سکتا کہ وہ اپنی بیٹی کو ان لوگوں کے چنگل سے بچا سکے لیکن الماس جو بھی کام کرتی اس کی بنیاد مضبوط ہوتی تھی۔ سوائے اس کے کہ کالیا نے اس کے راستے کاٹے تھے۔ اور حقیقتاً جولیا کے لیے بھی

الماس کے دل میں کالیا ہی کی آگ تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ نوجوان لڑکی اس وقت اس کے راستے میں مزاحم ہو جب وہ تمام معاملے سے نمٹنے کے بعد کالیا کو اپنی خلوت میں طلب کرلے حقیقت یہ تھی کہ یہ کڑیل جوان اگر اس کے لیے اس کا من پسند تھا تو کالیا ان نرم نرم اور لطیف لطیف تصورات کا ذریعہ جو ایک عورت کے لیے کسی مرد کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں الماس ان تمام لوگوں کی دوستی کے باوجود کالیا کے حسین تصور کو اپنے ذہن سے دور نہیں کرسکتی تھی۔

☆☆☆

سمکران' جبران' اور شیری اور کالیا کی چچی وغیرہ سب کالیا سے بہت متاثر تھے اور خوش رہتے تھے۔ اور اسے اپنے درمیان ایک اچھی حیثیت دیتے تھے۔ جب کہ جبران تو اسے بہت زیادہ چاہنے لگا تھا۔ اور اس نے شکایت بھی کی تھی کہ کالیا سے یوں لگتا ہے جیسے وہ ان لوگوں سے قربت نہ محسوس کرتا ہو۔ اور اس کے جواب میں کالیا اپنے بھائی کو اطمینان دلاتا تھا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ اگر ملول رہتا ہے تو صرف اپنے ماں باپ کے تصور سے ورنہ نیولیا کی سرزمین تو اس کی اپنی ہے اور یہ بات اپیا نے کالیا سے کہہ دی تھی کہ حقیقتوں سے کسی کو آشنا نہ کرے۔ کیونکہ اس طرح الجھنوں میں اضافہ ہو سکتا ہے اور کالیا اپیا کی ہر بات سے اتفاق کرتا تھا۔

چنانچہ اس نے جبران کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا البتہ جب جبران نے اس سے کہا کہ نیولیا کے معاملات ابھی تک صیغہ راز میں ہیں اور کچھ نہیں معلوم ہو سکا وہاں کے بارے میں جب کہ علم ہونا ضروری ہے۔ تو کالیا نے کہا۔

''میرے بھائی میں اس ذمے داری کو بخوشی اپنے شانوں پر قبول کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اور آج اگر تیرے دل میں یہ شکایت پیدا ہوئی ہے کہ میں تجھ سے فاصلہ اختیار کیے ہوئے ہوں تو درحقیقت اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے باپ کا جادو سیکھ رہا تھا۔ اور میرا باپ طورش ہواؤں کا جادوگر تھا۔ اور اس نے اپنا ورثہ میرے لیے چھوڑا تھا۔ سو اپیا کی مدد سے یہ ورثہ مجھے مل چکا ہے۔'' جبران آنکھیں پھاڑ کر کالیا کو دیکھنے لگا پھر انتہائی مسرور لہجے میں بولا۔

''گویا تو اب ہواؤں کے دوش پر اڑ سکتا ہے۔ ہوائیں تیری معاون ہو چکے ہیں۔''

''ہاں...... ایسا ہی ہے اور یہ جو فاصلے تجھ سے قائم ہوئے ان کی بنیادی وجہ یہی تھی۔''

''آہ...... میرے دوست تو تو دو آتشہ ہو گیا' یعنی ایک تو تیرے پاس عقل کا جادو تو اس دنیا سے لے کر آیا ہے اور تو نے جو مجھے نیولیا کے بارے میں معلومات کی پیش کش کی تھی وہ اسی بنیاد پر تھی۔''

''یہی سچ ہے۔ جبران اور یہ اطلاع تجھے دینا میرے لیے نہایت ضروری تھا تاکہ میرے جانے کے بعد تو تشویش کا شکار نہ رہے میں نیولیا جاؤں گا وہاں یہ معلومات حاصل کروں گا۔ کہ اس سرزمین پر کیا کیا ہو رہا ہے۔ اور پھر تجھ تک پہنچوں گا۔ اور تجھے بتاؤں گا کہ وہاں کی صورت حال کیا ہے۔ اور تجھے اطمینان رکھنا چاہیے اور اعتماد رکھنا چاہیے میرے باپ کے جادو پر کہ اس کے ذریعے مجھے آسانیاں بھی حاصل ہو گئی ہیں۔''

''اگر تو اجازت دے تو میں یہ خوش خبری سمکران کو بھی سنا دوں۔''

''بات وہی اچھی ہوتی ہے جس کو راز میں رکھا جائے اور سردار کی حیثیت سے تجھ پر یہ لازم ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس کا تذکرہ ابھی کسی اور سے نہ ہو۔ اور اس میں فائدہ ہے۔''

''میں سمجھتا ہوں اور تیرے انکار کی وجہ بھی جانتا ہوں۔ ٹھیک ہے تو جو مناسب سمجھتا ہے وہی بہتر ہے مگر تو کب روانہ ہوگا۔''

''بہت جلد میں تجھے وقت کے بارے میں بتا دوں گا لیکن اس سے پہلے میں ذرا جہاز کے رہنے والوں سے مل لوں اور انہیں تسلی دے دوں کہ وہ مطمئن اور پرسکون رہیں۔'' اور اس بات پر جیران نے کالیا سے کوئی اختلاف نہیں کیا۔

پھر وہ تیاریاں ہوگئیں۔ ایپا کو تو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا اور یہ ضروری تھا کہ کالیا کیرائیل کو اپنے پروگرام سے آگاہ کر دے تا کہ اس بیچارے غریب ملاح کے دل میں بھی اطمینان کی لہریں ابھر آئیں ورنہ اس بے زیادہ نقصان میں یہاں اور کوئی نہیں رہا تھا۔ کالیا نے ایک پوشیدہ جگہ تلاش کی اور وہاں سے خود کو ہواؤں کے حوالے کر دیا۔ اور جب وہ جہاز تک پہنچا تو نجانے کیا کیا خیالات اس کے دل میں آنے لگے کبھی اس جہاز کا سمندر پر راج تھا۔ اور اس میں ایک حسین و جمیل زندگی رواں دواں تھی۔ عدیل بخشی ستاشہ کیپٹن ہیون نظام امری پروفیسر جیکا نہ جیسے تمام ذہین انسانوں کا اجتماع ہوتا تھا۔ لیکن اس وقت کیا کیا تبدیلیاں پیدا کر دی حالات میں جہاز اداس نظر آرہا تھا۔ ساحل سمندر پر ایک مخصوص مقام پر وہ لنگر انداز تھا۔ اور کیرائیل کی زندگی اسی پر گزر رہی تھی۔

کیرائیل اپنے کیبن میں موجود تھا۔ جو ابتداء ہی سے کپتان کا کیبن تھا۔ جب کالیا اندر داخل ہوا تو کیرائیل ایک سیر ٹیبل کے عقب میں بیٹھا مے نوشی کر رہا تھا۔ کالیا کو دیکھ کر خوش ہوگیا۔

''کالیا تم...... مگر مجھے تمہاری آمد کی اطلاع کیوں نہیں دی گئی۔ جب کہ ایسا ہوتا ہے خیر تم آ گئے آ جاؤ...... بیٹھو...... ہماری یاد کیسے آ گئی تمہیں۔'' کیرائیل مضمحل لہجے میں بولا۔

''کیرائیل یاد آنے یا نہ آنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ میں نے کبھی تمہیں خود سے الگ نہیں سمجھا۔ اور بار ہا تمہارے بارے میں سوچتا رہا۔'' کیرائیل نے ایک سسکی سی بھری اور آہستہ سے بولا۔

''ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں کالیا۔ تم کولیا میں نئی زندگی کا آغاز کر کے کیا تمہیں ایسی باتوں کا خیال بھی رہتا ہے۔''

''کیا تمہیں کوئی شکایت ہوگئی ہے مجھ سے۔''

''نہیں میرے دوست شکایت کسی فرد سے نہیں کی جاتی بلکہ اگر کبھی شکوہ کیا جاتا ہے تو تقدیر سے حقیقت یہ ہے کہ مجھے اپنے بچے بہت یاد آتے ہیں۔ اور جب میں ان کے بارے میں سوچتا ہوں تو نجانے کون کون سی کیفیتوں کا شکار ہو جاتا ہوں نہ جانے کیا کیا تصورات قائم ہو چکے ہوں گے میرے بارے میں میرے بچے مجھے بھلا چکے ہوں گے۔

یا پھر میں ایک یاد ماضی کی حیثیت رکھتا ہوں گا ان کی نگاہوں میں میرے جہاز کو تباہ شدہ تسلیم کر لیا گیا ہوگا۔ اور...... اور نجانے اور

کیا کیا تبدیلیاں ہوئی ہوں گی پہلے یہ بھی سوچا تھا میں نے کئی بار کہ اگر میں ان کے پاس واپس پہنچ گیا تو یقیناً مجھے اس بات پر اعتماد ہے کہ وہ میری آمد کا جشن منائیں گے۔ لیکن قدیر کو یہ گوارہ نہیں تھا کہ ہوسکتا ہے خیر زندگی بے شک یہاں آسان ترین ہے لیکن میں اس زندگی کو قبول نہیں کر پا رہا کالیا......"

"کیا تمہیں میری کہی ہوئی بات پر یقین نہیں ہے؟" کالیا اس کے سامنے بیٹھ کر بولا۔

"کون سی باتوں پر؟"

"یہی کہ جہاز یہاں سے واپس جائے گا۔ تم کپتان کی حیثیت سے اسے کنٹرول کرو گے۔ اور واپسی میں اسے اس پر اسرار دنیا تک لے جاؤ گے۔ جہاں عدیل بخشی اور دوسرے لوگ موجود ہیں اور پھر وہاں سے اپنی دنیا کی جانب سفر ہوگا۔"

"بے شک یہ ایک حسین خواب ہے۔ لیکن وقت یہ بتاتا ہے کہ اس خواب کی تعبیر ملنا مشکل ہے۔"

"افسوس یہ ایک دکھ بھری بات ہے کہ تم حالات پر یقین نہیں رکھتے بہر حال وقت کا انتظار کرو۔ ہم لوگ یہاں سے واپس جائیں گے۔ میں تمہارے ساتھ واپس چلوں گا۔"

"کیا......؟" کیرائیل نے آنکھیں پھاڑ کر کالیا کو دیکھا۔

"ہاں...... واپسی میں میں بھی تمہارے ساتھ اسی دنیا میں چلوں گا۔ کیرائل یہ دنیا مجھے پسند نہیں آئی جی نہیں لگتا۔ میرا یہاں"

کیرائل کے چہرے پر ایک دم سرخی سی دوڑ گئی اس نے کپکپاتی آواز میں کہا۔

"اگر تم یہ سوچ رہے ہو تو ایک بار پھر تم نے پھر سے میری امیدوں کو تازہ کر دیا ہے۔ اگر تمہارے دل میں واپسی کی لگن پیدا ہو جائے تو اس کام میں دقت نہیں ہوگی۔"

"ہاں مجھے وہ لوگ بہت یاد آتے ہیں میں انہی کے درمیان زندہ رہ سکتا ہوں کیونکہ میں نے ہوش وہیں سنبھالا ہے میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں کہیں اور جی سکوں" کیرائل نے کالیا کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے پاس اس لیے ہی آیا تھا کہ اگر تم مایوسیوں کی طرف قدم بڑھا چکے ہو تو تمہیں واپس اس زندگی کی جانب لے آؤں جو در حقیقت ہمارے لیے ہے اور میرا خیال ہے تمہیں اس بات پر کافی اعتماد ہو گیا ہے۔"

"اب ہو گیا ہے؟"

"میں چاہتا ہوں یہاں میں نے اپنی دنیا کے چند علوم سیکھے ہیں اور ان کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ میں تمہاری اس دنیا میں مجھے کافی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔"

"بالکل یہ پر اسرار دنیا ہے اور واقعی اگر ہم اپنی دنیا میں واپس پہنچ سکے اور ہم نے اس دنیا کی کہانیاں دوسرے کو سنائیں تو لوگ یقین نہیں کریں گے" کالیا مسکرا دیا اس نے کہا۔

"میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں۔"

"نہ چلو تو بہتر ہے۔"

"کیوں؟"

"اس لیے کہ جہاز والوں کو میری آمد کا کوئی علم نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کو میری آمد کا علم بھی ہو۔"

"کیا مطلب، کیا تمہیں کسی نے نہیں دیکھا۔"

"ہاں...... اتفاق سے اور پھر ظاہر ہے یہاں جہاز پر لوگ بے اطمینانی کے انداز میں نہیں جی رہے وہ جانتے ہیں کہ یہاں انہیں کوئی مشکل نہیں۔ اس لیے کوئی بھی میری جانب متوجہ نہیں ہوا......"

"تاہم میں تمہیں چھوڑنے تو چلوں گا۔ اسٹیمر سے آئے ہو۔ میرا مطلب ہے تمہارے لیے یہ تو مشکل نہیں ہے کہ سمندر میں دور دراز فاصلے طے کر لو لیکن ساحل پر اسٹیمر موجود تھا جو آنے جانے والوں کے لیے وہیں رہتا ہے۔ تو کیا تم نے اس سے سفر کیا......؟"

"نہیں میں پانی کے ذریعے آیا ہوں۔"

"مگر تمہارا لباس تو بالکل خشک ہے۔" اس نے کہا۔ اور کالیا مسکرا دیا۔

"جو کچھ بھی ہے تم آرام سے بیٹھو۔ میں چلتا ہوں" کالیا نے کہا۔ اور اس نے شانے ہلا دیئے کالیا وہاں سے نکل آیا۔ اب کسی اور سے ہدایات لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ جبران وغیرہ سے بھی وہ کہہ چکا تھا کہ اس کا دوسرا سفر نیولیا کی جانب ہوگا اور وہیں سے چلا جائے گا۔ ایپا پہلے ہی اسے اجازت دے چکی تھی۔

چنانچہ جہاز کے سنسان گوشے میں آنے کے بعد کالیا نے ہواؤں کی سمت کا اندازہ کیا اور تند و تیز ہوائیں اس کے جسم کو گدگدانے لگیں، تبھی اس نے ایک کروٹ سی بدلی اور اپنے آپ کو ہوا کے دوش کے لیے خالی چھوڑ دیا۔ ہوا نے اس کا بے وزن جسم اٹھا کر فضاؤں میں منتشر کیا اور پھر وہاں سے اسے اس کی پسند کے مطابق لے چلیں۔

کالیا کے دل میں بہت سے عجیب و غریب حالات تھے نیولیا کی عجیب و غریب زندگی کے بارے میں اس نے سنا تھا لوگوں نے یہ بھی کہا تھا کہ نیولیا میں زندگی کو آزادی دے دی گئی ہے۔ اور نوجوان کا اخلاق خراب ہو چکا ہے۔ گویا وہاں بھی اس دنیا کی زندگی کا آغاز ہو چکا تھا۔ جس سے کالیا اس طرف آیا تھا۔ لیکن یقینی طور پر نیولیا کے جادوگر فضاؤں اور زمین کی نگرانی کرتے ہوں گے چنانچہ کوئی ایسی سمت اختیار کی جائے جو پہاڑوں سے گھری ہوئی ہو۔ اور میدان اور صاف ستھرے علاقے میں کسی ایسے شخص کو نہ دیکھا جا سکے۔ جو پرواز کرتا ہوا فضاء میں سفر کر رہا ہو۔ اور ایسے بھورے رنگ کے پہاڑ کالیا کو جانے کے شمال میں نظر آئے تھے چنانچہ اس نے شمالی سمت ہی کا رخ اختیار کیا اور جب ہواؤں نے اسے آہستہ آہستہ پہاڑوں تک پہنچایا تو ایک جگہ اس نے اترنے کے لیے منتخب کی۔

چاروں طرف ویران سناٹے بکھرے ہوئے تھے۔ انسان کا کوئی وجود نہیں تھا۔ یہاں دوسرے جانور ضرور نظر آ رہے تھے۔ جن کا

تعلق پہاڑی علاقوں سے ہوتا ہے۔ کالیا نے اس سارے منظر کو دیکھا اور پھر ایک ایسی جگہ منتخب کرلی جہاں سے وہ دور دور تک کا جائزہ لے سکے۔ چند لمحات کے بعد وہ پہاڑوں کے سب سے بلند ٹیلے پر موجود تھا۔ وہ علاقہ تو پیچھے رہ گیا تھا جسے نیولیا اور نکولیا کے درمیان سرحدی علاقہ کہا جاتا تھا۔ اور اب وہ نیولیا میں موجود تھا۔ یا پھر اسی جگہ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ وہ نیولیا اور نکولیا کے درمیان ایک ایسی جگہ ہے جس کا مالک کوئی نہیں ہے یقینی جہاں سے ایک دوسرے کو دیکھا جاسکے کہ اس کا عمل کیا ہے تاہم کالیا کسی خاص بات کا اندازہ لگائے بغیر آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے پہلے انسان کو دیکھا جو نیولیا کا باشندہ تھا لیکن قرب وجوار میں اس کے سوا اور کوئی نہیں تھا نہ کوئی آبادی گویا یہ شخص کسی کام سے اس سمت نکل آیا ہے لیکن کالیا بلندیوں سے اس پر ظاہر نہیں رہا تھا بلکہ اس نے خاموشی سے ایک ایسی جگہ اختیار کی جہاں سے اچانک نکل کر وہ اس شخص کے سامنے پہنچے تو اسے کوئی احساس نہ ہوسکے اور اس نے دیکھا کہ یہ بوڑھا شخص کسی سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔ لیکن جب بوڑھے نے اس کے قدموں کی چاپ سنی تو فوراً ہی پلٹ کر اس کی سمت دیکھنے لگا۔ اور کالیا نے اسے تعظیم دی۔ بوڑھے شخص کے چہرے پر تیکھے نقوش تھے کہنے لگا۔

”تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ بے وقوف نوجوان آبادیوں کو چھوڑ کر ایسی سمتوں میں نکل آنا عقلمندی کی نشانی تو نہیں ہے۔“

”میں اگر یہ کہوں کہ میں معزز بزرگ کا پیچھا کرتا ہوا یہاں پہنچا ہوں تو کیا میرا بزرگ ناراض ہوجائے گا۔“

”میرا پیچھا کرتا ہوا۔“

”ہاں حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ صرف اتفاق ہے کہ میں اس سمت نکل آیا ہوں لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ تو یہاں کسی خاص مقصد کے تحت پہنچا ہے۔“

”خاص مقصد کیا ہوگا۔ سرزمین نیولیا میں برائیوں کے سوا کیا ترقی کی ہے تم نوجوانوں نے اور جو کچھ تم کر رہے ہو ان کے بارے میں پیشن گوئی سن تو کہ بربادیوں کے سوا تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ کیا ہی اچھی تھی تمہاری سرزمین جبانہ کہ یہاں اور توں کے حوالے کچھ تھا ہی نہیں۔ لیکن تقسیم کر دیا تھا تمہاری وحشتوں نے تم جیسوں کو ایک دوسرے میں اور اس کے بعد جو کچھ ہونے والا تھا۔ اس کے لیے بھی میری پیشن گوئی سن لو۔ سر پکڑ کر روؤ گے تم سب سر پکڑ کر روؤ گے۔ جب اپنے ہی ہاتھوں سے ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ تو بعد میں تمہارے پاس رونے کے سوا اور کیا رہے گا۔“

”تم تو میرے ہم مزاج معلوم ہوتے ہو معزز شخص تمہارا نام کیا ہے۔؟“

”میرا نام جولن ہے۔ اور تم کون ہو؟“ بوڑھے نے کسی قدر نرم لہجے میں پوچھا۔

”کالیا“

”یہاں کیا کر رہے ہو؟“

”کہاناں ہوں! میں بھی ان لوگوں سے متفق نہیں ہوں جو سارے نوجوانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ اور عظیم جولن تم نے یہ نہیں سوچا کہ

سب ہی تو بڑے نہیں ہوتے مگر کون ہے جو نیولیا میں ایک دوسرے سے یہ سوال کرے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں تمہارا ہاتھ کس حد تک ہے۔"

"جادوگروں نے سب کو پاگل کر دیا ہے دیوانے ہو گئے ہیں اور جب ان کی دیوانگی منظر عام پر آئے گی تو دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ دیکھنا ذرا دیکھنا تم۔"

"مگر معزز بزرگ آپ جیسے بزرگ اس بارے میں نہیں سوچتے۔"

"ارے میں کیا اور ان کے سوا اور کوئی ہے۔ جس کی آواز سنی جاتی ہو۔ وہ جو کچھ بھی حکم دینا چاہتے ہیں انفاریہ کی زبان سے ادا کرا دیتے ہیں۔ اور پھر اہل جبانہ بھلا انفاریہ کے علاوہ کسی اور کو کیا جانیں۔ لیکن یہ سب کچھ ایک سازش ہے مگر مجھے خیال میں نے اپنے اور اپنے اہل خاندان کے لیے انتظام کر لیا ہے۔" بوڑھا اچانک خوش ہو کر بولا۔

"وہ لوگ جادوگر ہیں جادو میں نے بھی سیکھا ہے۔ ان کا جادو دوسروں کو فنا کرنے کے لیے ہے اور میرا جادو اپنی بقاء کے لیے۔"

"تم جادو جانتے ہو؟"

"تو کیا سمجھتا ہے میں یہاں جھک مارنے آیا ہوں۔ میں ان جب کی کسی بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ اور میں نے ایسے زاویے ایجاد کر لیے ہیں جو مجھے اپنی آغوش میں پناہ دے کر ان کی آنکھوں سے اوجھل کر سکتے ہیں۔"

"زاویے۔"

"ہاں تو مجھے زاویوں کا جادوگر کہہ سکتا ہے۔" بوڑھے جوبن نے کہا۔

"لیکن بات میری سمجھ میں نہیں آئی؟"

"کیا تو حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر نہیں رہ جائے گا۔ اس وقت جب میں اچانک تیری نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو جاؤں گا۔ جانتا ہے کس طرح تجھے کر کے دکھاؤں گا۔"

"کیوں نہیں...... کیوں نہیں"

"حقیقت یہ ہے کہ روشنی کی نگاہوں سے چھپ جاؤ۔ کسی پر ظاہر نہیں ہو گے بس روشنی کے صحیح زاویے تلاش کر لو۔ میرا مطلب تو تم سمجھ ہی رہے ہو گے۔ جیسا کہ چھت کے نیچے یعنی ایک سائبان کے نیچے تاریکی ہوتی ہے اور اگر تم تاریکی میں آنکھیں پھاڑ کر کسی کو دیکھو تو وہ نظر نہ آئے بشرطیکہ تاریکی گہری ہو۔ اس طرح روشنیوں کے ساتھ تاریکی کے نقطے بھی موجود تھے بس ان نقطوں کی آغوش میں پناہ لے لو۔ دیکھ میں تجھے بتاتا ہوں۔" بوڑھا اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک مخصوص حصے میں کھڑے ہو کر ایک پاؤں ایک سمت رکھا پھر دوسرا پاؤں دوسری سمت اور اس کے بعد اس نے پھرتی سے اپنا زاویہ بدل دیا۔

تیسرا پاؤں تیسری اور چوتھا چوتھی سمت رکھنے کے بعد جونہی اس نے پانچواں پاؤں ایک سمت رکھا اچانک ہی غائب ہو گیا کالیا شدید حیرت سے آنکھیں پھاڑے سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا تبھی بوڑھے کا قہقہہ سنائی دیا کہنے لگا۔

"حالانکہ میں تجھ سے اتنے ہی فاصلے پر ہوں۔ جتنے فاصلے پر پہلے تھا لیکن تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ یہ ہے زاویے کا جادو۔ اور جب نیولیا کے پاگل بلکہ جبانہ کے پاگل ایک دوسرے سے جنگ کریں گے اور وہ فنا ہو جائیں گے ایک دوسرے کے ہاتھوں تو جانتا ہے میں اس وقت کیا کروں گا۔ میں اپنے پورے خاندان کو روپوش کردوں گا۔

زاویوں کی آغوش میں مرنے والے مرتے رہیں گے۔ ان کے درمیان میں اور میرا خاندان بھی ہوگا۔ پاگل ہیں وہ جادوگر جو اپنے اپنے خطرناک جادوؤں کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ پہاڑوں کی آغوش میں اور سمجھتے ہیں کہ وہ جبانہ کے لیے بچالے کرآئیں گے۔ ہاں بجا ہے شک کچھ لوگوں کو ہوگی جو اس جنگ میں زندہ بچ جائیں گے۔"

"لیکن معزز جولن میں نے تو سنا ہے کہ نیولیا والے جنگ نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ انہوں نے امن کا پیغام بھیجا ہے۔"

"یہ پیغام شبران نے قبول کرلیا۔ نیولیا کے رہنے والوں نے قبول کرلیا۔ لیکن کیا جادوگر اس پیغام کو قبول کریں گے اگر وہ اس پیغام کو قبول کر لیتے ہیں تو پھر ان کی جادوگری تو بے مقصد ہو جاتی ہے۔ وہ اختلاف کریں گے اور یہ بات میرے علاوہ چند ہی افراد جانتے ہوں گے کہ جادوگروں نے ان لوگوں کو طلب کرلیا ہے۔ جو انوکھی دنیا سے اس دنیا کا جادو لے کر آئے ہیں اور ان سے معلومات حاصل کررہے ہیں۔ سوائے چند افراد کے اور اس کے بعد جانتا ہے کیا ہوگا۔

'وہ لوگ اس دنیا کا جادو بھی استعمال کریں گے۔ تیاریاں ہو رہی ہیں اور یہ خاموشی صرف اسی مقصد کے لیے ہے کہ وہ خاموشی سے تیاریاں کررہے ہیں۔ اور بھلا کون ہے جو اقتدار یہ کی خلوت گاہوں میں جا کر یہ معلوم کرلے کہ جادوگر کیا کررہے ہیں لیکن اہل نیولیا تو اس جانب متوجہ بھی نہیں ہیں بس وہ مطمئن زندگی گزار رہے ہیں۔ اور زندگی اس طرح سے مطمئن ہے کہ انہیں زاویوں کی آغوش مل گئی ہے۔ اور نوجوانوں کے لیے بھلا اس سے زیادہ دلکش اور دلچسپ بات کیا ہو سکتی ہے کہ وہ جس طرح بھی چاہیں رنگ رلیاں منائیں اور انہیں روکنے والا کوئی نہ ہو۔

سب بھٹک گئے میں زاویوں کے جادو میں پوشیدہ ہو کر میں نیولیا کا نظارہ بھی کروں گا۔ یا پھر کسی ایسے شخص کی تلاش جو مجھے یہ بتائے کہ کیا نیولیا والے بھی اسی پاگل پن کا شکار ہیں میں انہیں احمق نہیں سمجھتا لیکن نیولیا کا جبران اگر واقعی جادوگروں کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے۔ تو پھر یہ سمجھ لو کہ دونوں سمت سے بات مکمل ہو جائے گی۔" کالیا کو بوڑھے جولن کی گفتگو بڑی عجیب اور بڑی دلچسپ لگی تھی اس نے کہا۔

"اور اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے معزز جولن کہ نیولیا والے کیا کررہے ہیں تو کیا تم اس کی اطلاع اپنے جادوگروں کو دو گے؟۔"

"کبھی نہیں میں جن سے نفرت کرتا ہوں ان کے لیے ذریعہ اطلاع بنوں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ایک بات میں جانتا ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہے بہت ہی برا ہے۔"

"تم روشنی میں آؤ۔" کالیا نے کہا اور بوڑھا شخص اچانک ہی نمودار ہو گیا لیکن وہ ان زاویوں کے بیچ میں تھا۔ کالیا کو یہ جادو بھی بڑا عجیب لگا تھا کہنے لگا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ تمہاری گمشدگی نے مجھے حیران کر دیا اور اگر تم زاویوں کے جادوگر ہو تو خود ان جادوگروں میں شامل کیوں نہیں ہو گئے۔"

"اگر برا نہ مانو تو میں صاف زبان میں بات کہوں، موجود نسل احمقوں کی نسل ہے اور انہیں کوئی بات سمجھانا دنیا کا سب سے مشکل کام"

"میں سمجھا نہیں!" کالیا نے کہا۔

"ابھی میں تجھے اپنے خیالات بتا چکا ہوں۔ بھلا میں ان جادوگروں میں کیسے شامل ہو سکتا ہوں۔ جن سے مجھے شدید اختلاف ہو۔ جن کے ذریعے اشنیولیا برائیوں کی جانب سفر کر رہا ہو۔ میں ان کا ساتھی کیسے بن سکتا ہوں۔ میں نے تو تجھ سے کہا ہے کہ میں ان کا مخالف ہوں۔"

"تو تم نے اس شاندار جادو کے سہارے ان لوگوں پر اپنا مقصد کیوں نہیں ظاہر کیا۔" کالیا نے پوچھا۔

"اس لیے کہ وہ مجھ سے بڑے جادوگر ہیں۔ اور سب ایک آواز میں میرا یہ جادو صرف میرے لیے ہے۔ یا پھر ان لوگوں کے لیے جن کا تحفظ کرنا چاہتا ہوں۔ جب قومیں بگڑ جاتی ہیں نوجوان نسل تباہی کے راستے پر چل نکلتی ہے۔ تو ان پر بڑی آفتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور جب ان پر کوئی بڑی مصیبت نازل ہو گی تو وہ ان برائیوں کے بارے میں بھی نہیں سوچیں گے۔"

"مگر...... یہ نیولیا سے غداری ہے۔ کہ تم اس کے بارے میں ایسے سوالات رکھتے ہو۔"

"میں نیولیا ہی کو نہیں مانتا کیا نیولیا کیا نکولیا یہ سب جادوگروں کے رکھے ہوئے نام ہیں۔ اور ہمارے آباؤ اجداد نے اس قوم کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا تھا یہ تو ان لوگوں کی اپنی کوشش ہیں جنہوں نے جبانہ میں دشمنی کا آغاز کر دیا ہے۔ اور جانتے ہو صرف اس لیے کہ جادوگر اپنا مقام برتر چاہتے ہیں اور اپنے لیے عیش و عشرت مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ اپنے جادو کی قیمت وصول کرتے ہیں جبانہ کے رہنے والوں سے۔"

"یہ تو بہت افسوس ناک بات ہے۔ بہر حال تیرا سوچنا بھی غلط نہیں ہے تو نے اپنے طور پر جو کچھ کیا جو کچھ سوچا۔ جن وہ یقینی طور پر ایک حیثیت رکھتا ہے۔"

"میں نے تجھے یہ سب کچھ بتا دیا ہے نوجوان کہیں ایسا نہ کرنا کہ تو میرے راز کو دوسروں تک پہنچا دے۔"

☆......☆......☆

"میری تجھ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور میں تجھ سے محبت کرنے لگا ہوں۔ سمجھ رہا ہے نا میری بات۔ ویسے میرے جادو کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔"

"انوکھا، دلچسپ اور نہایت حیرت انگیز۔ کیا میں دوبارہ تجھے تاریکیوں میں پوشیدہ ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں۔"

"کیوں نہیں۔" سوا اس کے انداز میں بچوں جیسی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اس نے ایک بار پھر انہی زاویوں پر قدم رکھے اور کالیا

کی نگاہوں سے روپوش ہو گیا۔ اس بار بھی کالیا نے اس کا گہری نگاہوں سے تجزیہ کیا تھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اس بار وہ خود ہی دوبارہ نمودار ہو گیا اور فخریہ انداز میں بولا۔

"یہ جادو انوکھا ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں صرف اپنا بچاؤ کیا جا سکتا اور کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا جا سکتا لیکن ابھی تک نپولیا یا نکولیا میں تاریکیوں کے جادوگر کا ظہور نہیں ہوا اور ایسا کوئی عمل سننے کو نہیں ملا۔"

"ہاں' اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اگر تو برا نہ مانے تو میں تجھ سے کچھ کہوں۔"

"کیا؟"

"یہ جادو تو میں بھی جانتا ہوں۔" کالیا نے کہا اور جولن نے مذاق اڑانے والے انداز میں اسے دیکھا پھر بولا۔

"تیری بات سوائے ایک مذاق کے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔"

"نہیں جولن! تیرا خیال غلط ہے جس طرح تو نے اس علم کا مظاہرہ کیا' میں بھی کر سکتا ہوں۔"

کالیا نے شانے ہلائے اور آہستہ سے اپنی جگہ سے ہٹ آیا پھر اس نے بالکل اسی انداز میں عمل کیا اور جولن حیرانی سے آنکھیں پھاڑنے لگا۔ کالیا جولن کے چہرے کو دیکھتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ اسے اپنی اس کاوش میں کامیابی نصیب ہوئی ہے یا نہیں۔ جولن کی پھٹی ہوئی آنکھیں اور کھلا ہوا منہ اس بات کا اظہار کر رہا تھا کہ کالیا اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جولن کے منہ سے آواز تک نہیں نکل سکی تھی۔ کالیا نے پھر زاویے تبدیل کیے اور جولن کے سامنے آ گیا۔ جولن پتھر کے بت کی مانند کھڑا ہوا تھا۔ کالیا مسکرا کر بولا۔

"کیا میں تجھے دوبارہ یہ عمل کر کے دکھاؤں۔" جولن کے منہ سے آواز نہ نکلی۔ کالیا نے دوسری بار تیسری بار بھی وہ عمل کیا اور جولن نڈھال نظر آنے لگا۔ اس بار جب کالیا نمودار ہوا تو وہ اپنی کیفیت پر قابو پا چکا تھا۔ وہ وہیں زمین پر بیٹھ گیا اور اس نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

"تو کون ہے؟ کیا تو مجھے اپنے بارے میں تفصیل نہیں بتائے گا۔ میرے نوجوانوں' دوستوں اور حقیقت یہ ہے کہ تو نے مجھے نڈھال کر دیا۔ میں تو سمجھتا تھا وادی جبانہ میں تاریکیوں کا جادوگر صرف میں ہوں لیکن......لیکن......" جولن نے جملہ پورا نہیں کیا۔ کالیا ہنسنے لگا پھر بولا۔

"میرا ایک استاد ہے تاریکیوں کا جادو سکھانے کے سلسلے میں اور اسی نے مجھے یہ جادو سکھایا ہے۔"

"گویا' کوئی تیسرا بھی ہے۔" جولن نے مزید حیرت سے کہا۔

"نہیں' صرف ہم دو۔"

"تت......تو پھر تیرا استاد کون ہے؟" جولن بولا۔

"تو......"

"میں......"

"ہاں......"

"نہیں تو جھوٹ بولتا ہے۔"

"میں تجھ سے بالکل جھوٹ نہیں بولتا جولن! جب میں نے تیری عظمت کو تسلیم کیا تو تیرے سامنے ہر بات سچ بولی اور اب بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے سامنے میں ہر بات سچ بولوں گا کیونکہ تو میری نگاہ میں ایک بہت اچھا انسان ہے۔"

"مگر تو مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہا ہے۔ کہتا ہے کہ تیرا کوئی استاد ہے پھر کہتا ہے کہ میں تیرا استاد ہوں۔ میں نے تو تجھے ایک جنبش بھی نہیں بتائی اس جادو کے بارے میں اور کوئی بھی اتنی برق رفتاری سے یہ عمل نہیں کر سکتا۔"

"نہیں جولن! تیرا خیال غلط ہے۔ آ میں تجھے بتاؤں کہ میں نے تیرا یہ جادو کیسے سیکھ لیا۔"

جولن نے حیران نگاہوں سے کالیا کو دیکھا تو کالیا مسکراتا ہوا بولا۔

"تو نے جتنی بار یہ عمل کیا' میں نے اتنی بار غور کیا اور تو یہ دیکھ جہاں تو نے کھڑے ہو کر یہ عمل کیا تھا' وہاں تیرے قدموں کے نشانات زمین پر باقی رہ گئے تھے۔ میں نے ان نشانات کو ذہن میں رکھا اور تیرے بدن کی جنبش دیکھی۔ میں نے ان نشانات کی گنتی بھی کی اور مجھے علم ہو گیا کہ تو پہلے کدھر پاؤں رکھتا ہے اور پھر کدھر رکھتا ہے اور اس کے بعد اپنے جسم کی جنبش دے کر کون سے رخ اختیار کرتا ہے۔ بس یہ رخ میرے ذہن میں رہے اور ان نشانات نے میری رہنمائی کی اور میں نے یہ عمل ایک حد تک سیکھ لیا' اس طرح تو میرا استاد ہوا یا نہیں۔" جولن کا منہ پھر حیرت سے کھل گیا۔ اس نے حیران لہجے میں کہا۔

"کبھی نہیں اور اگر یہ سچ ہے تو میں نے اپنی زندگی میں تجھ جیسا ذہین نوجوان کبھی نہیں دیکھا۔ آہ...... اگر جبانہ اور نیولیا میں تجھ جیسے ذہین نوجوان بھی موجود ہیں تو...... تو پھر اس کی تقدیر اس طرح سیاہ کیوں ہو رہی ہے' کوئی ایسا کیوں نہیں جو لوگوں کو برائیوں سے روکے۔ نوجوان تو نے واقعی مجھے حیران کر دیا اور اب میری دلی آرزو ہے کہ میں تیرے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لوں۔" جولن حیرت سے پاگل ہو رہا تھا' اس کی آنکھوں میں کبھی بھی بے یقینی تاثرات ابھر آتے اور کبھی وہ تحسین آمیز نگاہوں سے کالیا کو دیکھنے لگتا۔

کالیا کے چہرے پر سنجیدگی کے آثار پھیل گئے۔ جولن کے بارے میں اب تک وہ جو اندازے لگا تا رہا تھا' اس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ جبانہ کا بوڑھا شخص ان افراد کا قائل ہے جو جبانہ کی سرزمین پر صدیوں سے رائج تھیں اور اب ان کے ختم ہو جانے سے سخت بد دل ہے اور صرف اپنے بارے میں سوچ رہا ہے۔ ایسے شخص سے سچ بولنا کسی نقصان کا باعث نہیں بن سکتا تھا۔ اس نے کہا۔

"اور جسے استاد تصور کیا جاتا ہے جولن سے جھوٹ نہیں بولا جاتا کیونکہ اس کے بعد علم علم نہیں رہتا بلکہ چوری بن جاتا ہے۔"

"واہ...... بہت عمدہ بات کی تم نے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ میں خود کو تیرا استاد نہیں سمجھتا بلکہ تیرے عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا ہوں۔ چونکہ تو برتر ذہانت کا حامل ہے اور مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے تیرا تعلق نہ نیولیا سے ہے' نہ گولیا سے بلکہ تو کسی اور ہی دنیا کا باشندہ ہے کیونکہ یہاں اتنے اچھے اور اتنے سچے لوگوں کی کمی واقع ہو گئی ہے۔"

کالیا نے کوئی جواب نہیں دیا جولن نے کہا۔

"اس طرف اس سمت کیوں نکل آیا تھا تو......؟"

"یہ بھی ایک طویل کہانی ہے۔ اگر میں تجھے بتاؤں تو مجھے یہ شبہ رہے گا کہ تو اسے سچ بھی سمجھتا ہے یا نہیں۔ میرے اور تیرے درمیان سچائیوں کے رشتے قائم ہو چکے ہیں۔" کالیا نے ایک گہری سانس لی اور کہا۔

"حقیقت یہ ہے کہ میرا تعلق جبانہ سے ہے اور میں ان لوگوں کے ساتھ یہاں واپس آیا ہوں جو اس دنیا کا علم لے کر آئے ہیں۔ جن کی کہانیاں جبانہ میں حیرانی سے سنی جاتی ہیں۔ میرے ماں اور باپ طورش اور شردھا کے جادوگر تھے اور ہواؤں کے دوش پر اس دنیا کی جانب نکل گئے تھے۔ وہاں اس دنیا میں میرا جنم ہوا اور میں نے اپنے باپ سے دور اس دنیا کے لوگوں کے درمیان پرورش پائی پھر یوں ہوا کہ جب اہل جبانہ اپنی سرزمین پر واپس چلے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا اور درمیان کی کہانیاں بہت عجیب اور طویل ہیں لیکن میں یہاں پہنچا کیونکہ یہ میرے ماں باپ کی سرزمین تھی۔ میں نے اس سرزمین سے محبت کی اور دیکھا کہ یہاں نفرتیں پروان چڑھ رہی ہیں اور اس دنیا کی کہانیاں بھی وہاں جیسی ہوتی جا رہی ہیں۔

جہاں نفرتوں نے برائیوں کو جنم دیا ہے اور زندگی موت سے زیادہ قریب ہو گئی ہے۔ سو میں یہ نہیں چاہتا تھا جولن کہ ایسا ہو اور نکولیا میں جب نیولیا کے قیدی پہنچے تو میں نے بھی اپنے بھائی جبران سے کہا کہ ان کی زندگیاں لینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ نفرتیں ہمیشہ کے لیے قائم ہو جائیں اور یہاں خونریزی کا دور دورہ شروع ہو جائے۔ چنانچہ اس کا حل یہ نکالا گیا کہ قیدیوں کا آپس میں تبادلہ کر دیا گیا اور یہ میرے ہی کہنے پر ہوا اور اس جادو کو موت کے لیے استعمال نہ کریں بلکہ جبانہ کی بقا کے لیے اسے جاری رکھا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی نے میری بات نہ مانی' کم از کم نکولیا والوں کے ہاں جنگ کی تیاریاں نہیں ہو رہیں لیکن ہم نیولیا کی جانب سے پریشان تھے اور سچ یہ ہے کہ میں چھپتا چھپاتا اس لیے نیولیا میں داخل ہوا ہوں کہ معلوم کروں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے' کہیں ایسا تو نہیں کہ اہل نکولیا میرے کہنے کی وجہ سے جنگ سے باز رہیں اور نیولیا والے جنگ کی تیاریاں کرتے رہیں۔ سو پھر یوں ہو کہ وہ لوگ شکست کھا جائیں نیولیا والوں سے اور میری وجہ سے یہ نقصان ہو جائے نکولیا کا لیکن یہاں تو نے بتایا کہ جادوگر اپنی برائیوں میں مصروف ہیں اور باز آنے کے لیے تیار نہیں اور یہ بات میرے لیے باعث تشویش ہے۔ میرا خیال ہے' میرا تجھ سے مکمل تعارف ہو گیا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ یہ ایک گہرا سچ ہے۔"

جولن کے چہرے پر عجیب سی سرخی چھا گئی تھی' وہ دیر تک گہری سوچوں میں گم رہا پھر اس نے گردن اٹھا کر کہا۔

"اس طرح تو میرا اور تیرا مقصد ایک ہی ہو گیا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ تو کچھ وقت کے لیے میرا مہمان بن جائے۔"

"نیولیا میں داخل ہونے کے بعد میرے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں تھا' سوائے اس کے کہ میں خود کو چھپائے رکھوں لیکن اگر تو میرا ہم خیال ہے اور میرے نیک جذبوں سے اختلاف نہیں رکھتا تو پھر مجھے کچھ وقت کے لیے ایک ٹھکانہ دے تاکہ میں تجھ سے مشورہ کر کے کوئی ایسا فیصلہ کر سکوں جو جبانہ کی بقاء کے لیے ہو۔"

''آہ...... تو میرے لیے دنیا کا سب سے قیمتی انسان ہے۔ آ میرے ساتھ چل اور خبردار کسی کو یہ نہ بتانا کہ تیرا تعلق نگولیا بلکہ نیولیا کی وادی کا ہی حصہ ہے تو اور نیولیا کے کسی دور دراز گوشے میں تیرا قیام ہے۔ کم از کم مصلحت کے تحت اس وقت مجھے یہ جھوٹ بولنا پڑے گا۔''

''مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'' کالیا نے کہا۔ تب دونوں ساتھ چل پڑے۔ اسے خوشی بھی تھی کہ جولن ایک ایسا انسان ہے جس سے اسے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئی ہیں۔ صاحب علم بھی ہے اور زاویوں کا جادو معمولی چیز نہیں تھی۔

کالیا کو اس سے پوری پوری دلچسپی تھی اور اگر جولن سے زیادہ تعلقات ہو جاتے تو یقیناً اس جادو پر بھی عبور حاصل کر سکتا تھا جبکہ کم از کم وہ قدم اس کے ذہن نشین ہو گئے تھے اور تاریک زاویوں کو وہ پہچاننے لگا تھا۔ سو ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد وہ آبادیوں میں داخل ہو گئے اور نیولیا کی یہ پہلی آبادی کالیا کے لیے بہت دلچسپ اور دلکش تھی کہ طریقہ کار نگولیا سے بالکل مختلف نہیں تھا۔ سوائے کہ وہ مسرور اور خوش نظر آتے تھے اور وادی جبار تو تھی ہی سر سبز و شاداب قدرت کی نعمتوں سے مالا مال۔ چنانچہ وہ جولن کے گھر میں داخل ہو گیا اور اس نے اپنے اہل خاندان سے اس کا تعارف کرایا لیکن یہ کہہ کر کہ وہ اس کا مہمان ہے اور نیولیا کے دور دراز گوشوں سے آیا ہے۔ اس کے قدیم دوست کا بیٹا' نام اس نے دوسروں کو کالیا ہی بتایا تھا اور اس طرح شعبان اس کے گھر میں مہمان ہوا اور یہاں اس کی ملاقات سلطانہ سے ہوئی جو ایک شوخ و شنگ لڑکی تھی اور آنکھوں میں نیولیا کی تمام نزاکتیں سنبھالے ہوئے اور اس کی جانب اس انداز میں نگراں جیسے وہ اسے پسند کرتی ہو پھر بھی ہوا کہ وہ دونوں بیٹھ کر یہ باتیں کرتے تھے کہ آنے والا وقت کس نوعیت کا حامل ہو گا اور اس کے لیے کیا کرنا چاہیے یا پھر جولن کالیا کو ساتھ لے کر نکل جاتا تھا۔ جادو سکھانے کے لیے اور نہرا اس کو تلاش کرتی تھی۔ غرضکہ کالیا کو اس طرح یہاں کئی دن گزر گئے اور ایک دن جولن نے اس سے کہا۔

''کیا تو زاویوں کے جادوؤں میں دلچسپی رکھتا ہے؟''

''ہاں' کیوں نہیں۔''

''تو پھر میرا خیال ہے تجھے اس کی مشق کرنی چاہیے۔''

''یہ میری دلی آرزو ہے لیکن میں نے تجھ سے یہ نہ کہا کہ تو یہ سمجھتا کہ کہیں میرا لالچ مجھے تجھ تک نہیں لے آیا۔''

''آہ...... اب ان باتوں میں کچھ نہیں رکھا۔ تو نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے۔ جتنا ذہین ہے تو اسے دیکھ کر میں یہ سوچتا ہوں کہ مہذب دنیا میرا مطلب ہے' وہ دنیا جس سے نیولیا اور نگولیا کے لوگ علم لاتے ہیں' یقینی طور پر ذہین لوگوں کی دنیا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کی کہانیوں میں نفرتوں کی باتیں زیادہ سنائی جاتی ہیں۔ تو یوں کر کہ زاویوں کا جادو اپنا لے۔ ہمیں آگے چل کر بہت کچھ کرنا ہے اور یقینی طور پر میں اور تو مل کر نیولیا کے جادوگروں کو برائی سے باز رکھیں گے اور یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ نگولیا کے سردار جبران کا بھائی ہے اور یقینی طور پر اگر تو یہ چاہے گا کہ نگولیا والے برائیاں نہ کریں تو وہ تیری بات کو تسلیم کریں گے اور یہاں وہ لوگ مل کر نیولیا کے جادوگروں کے لیے کچھ سوچتے ہیں۔''

کالیا نے آمادگی کا اظہار کر دیا اور اس کے بعد جولن کالیا کو زاویوں کی کہانی سنانے لگا اور بتانے لگا کہ تاریک زاویے کائنات کے ہر گوشے میں ہر جگہ موجود ہیں۔ بس ان کی شناخت کر لی جائے اور انہیں اپنائے رکھا جائے۔ یعنی ایک مرتبہ اگر انسان زاویے میں گم ہو جائے تو اس وقت تک اسے نہیں دیکھا جا سکتا' جب تک وہ خود نہ چاہے اور روشن زاویوں سے منسلک ہوتے ہیں لیکن تاریک زاویوں کی شناخت ایک الگ علم ہے اور یہ شناخت ہی اصل میں زاویوں کا جادو ہے' ورنہ صرف اتنا حاصل کر لینا کہ زاویوں میں گم ہو جایا جائے' مناسب نہیں ہے کیونکہ صحیح سمت معلوم نہ ہونے کی بنا پر کسی بھی جگہ اس شخص کا ظہور ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں چھپ گیا ہو اور کالیا نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اس کا کہنا بالکل درست ہے۔ زاویوں میں گم تو ہوا جا سکتا ہے لیکن انہیں برقرار رکھنا صحیح معنوں میں علم ہے' ورنہ اگر کہیں ایسی جگہ گم ہو جایا جائے اور رخ کا اندازہ نہ ہو تو انسان بری طرح مارا جا سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ ظاہر ہو کر اور اس کے بعد جولن اسے زاویوں کے بارے میں سمجھاتا رہا۔ اس نے کالیا کو مختلف باتیں بتائیں اور کالیا انہیں ذہن نشین کرنے لگا لیکن وہ لمحات جولن کے لیے باعث حیرانی تھے۔ جب کالیا کے لباس سے ایک تصویر نکل کر نیچے گر پڑی تھی اور اس پر جولن کی نگاہ پڑ گئی تھی' اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے تصویر کو دیکھا اور پھر حیران نگاہوں سے کالیا کو اور پھر وہ کہنے لگا۔

"یہ عکس کا جادو ہے' یقیناً یہ عکس کا جادو ہے کہ اس قسم کی چیز تیرے پاس موجود ہے لیکن افقاریہ کا یہ عکس تیرے پاس کہاں سے آیا' تو نے اسے کیسے تیار کیا۔ کیا تو عکس کا جادوگر ہے؟" جولن کے الفاظ جو کچھ بھی تھے لیکن کالیا کے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا تھا۔ اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے جولن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ شکل تیری جانی پہچانی ہے؟"

"ہاں' کیوں نہیں۔ افقاریہ وقت۔ یہ افقاریہ ہے۔ آج کے دور کی افقاریہ۔" کالیا سکتے کے سے عالم میں جولن کو دیکھتا رہ گیا۔ ایران کے بوڑھے نقاش نے جو تصویر بنائی تھی اور جس کے بارے میں اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے نامعلوم سمندروں میں موتیوں کی تلاش کے دوران یہ چہرہ چٹانوں کی آڑ میں چھپا دیکھا تھا۔ گویا دعویٰ بالکل درست تھا اور یہ ایک خیالی تصویر نہیں تھی لیکن نجانے وہ کون سے عوامل ہوں گے' نجانے کیوں افقاریہ وقت نے سمندر کا یہ سفر کیا ہو گا۔ اس سفر سے یقینی طور پر کوئی کہانی وابستہ ہو گی اور یہ کہانی اس کالیا کے دل میں موجود ہو گی جس کی تصویر کو کالیا نے اس طرح سنبھالے رکھا تھا۔ حالانکہ وہ اپنی فطرت میں عجیب تھا اور یہ بھی ایک کہانی تھی کہ کس کس نے اس کی جانب بڑھنے کی کوشش نہیں کی لیکن وہ ہر ایک کو نظر انداز کرتا رہا اور یہ بات صرف لتاشہ کے علم میں تھی کہ کالیا کے سینے میں بھی۔ محبت کی کونپل ابھر آئی ہے' وہ بھی کسی کو چاہنے لگا ہے' اس کے سوا کسی کو اور کچھ معلوم نہیں تھا لیکن بوڑھے جولن کی زبانی سن کر کہ تصویر افقاریہ وقت کی ہے' کالیا کی آنکھوں میں چراغ جل اٹھے تھے۔ کم از کم اس وجود کا عالم وجود میں ہونے کا ثبوت تو ملا' باقی جہاں تک رہا جستجو اور تلاش کا معاملہ تو یقینی طور پر اب بھلا اس عمل سے اسے کون روک سکتا تھا۔ بوڑھے جولن نے اسے مسلسل خاموش پایا تو بولا۔

"مگر عکس کا یہ جادو بلاشبہ حسین تر ہے' یوں لگتا ہے جیسے افقاریہ کو اس کاغذ پر چسپاں کر دیا گیا ہو۔ ذرا مجھے یہ تو بتا کالیا کہ عکس کا یہ

جادو کس نے تکمیل کو پہنچایا؟"

"میں تجھ سے جھوٹ نہیں بولوں گا میرے استاد! اس تصویر کی تکمیل میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے بلکہ مہذب دنیا کے ایک شخص نے اپنے جادو کی مشین سے جسے تم عکس کی مشین کہتے ہو۔ سمندر کی گہرائیوں میں یہ تصویر اتاری تھی اور تم دیکھو یہ حقیقی ہے۔ تم جسے انقاریہ کہتے ہو اس نے بھی سمندروں کا سفر کیا ہوگا اور دوسری دنیا کے اس شخص نے سمندر کی گہرائیوں میں اس کے عکس کو اس کاغذ پر منتقل کر لیا۔"

"میں جب بھی اس دوسری دنیا کی باتیں سنتا ہوں' میرے سینے میں نجانے کیسے کیسے تصورات جاگ اٹھتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کالیا کہ دوسری دنیا کے جادوگر نکولیا کے جادوگروں سے کہیں زیادہ ذہین' سمجھدار اور زیرک ہیں۔ میں نے اس بات کو خلوص دل سے تسلیم کیا ہے۔ واقعی یہ ایک سچائی ہے اور میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر لانے والے اس دوسری دنیا سے کوئی بڑا جادو لے آئے تو نکولیا کی زمین کا کیا ہوگا' یہاں کے رہنے والے لاکھ برائیوں کی جانب مائل سہی لیکن پھر بھی ان کے مقابلے میں بہت معصوم ہیں۔ بہر حال انقاریہ کا یہ عکس مجھے بے حد پسند آیا۔"

"کیا میں اسے واپس اس کی جگہ رکھ لوں؟"

"ہاں' کیوں نہیں۔ خیر اب تو مجھے یہ بتا کالیا کہ تیرا آئندہ کا ارادہ کیا ہے۔ زاویوں کا جادو بلاشبہ تیری ملکیت بن چکا ہے لیکن ایک استاد کی حیثیت ہی سے میں تجھے اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ اس سے نکولیا والوں کو نقصان نہ پہنچانا۔ حالانکہ یہ بات تجھ سے کہتے ہوئے مجھے خود بھی احساس ہوتا ہے کہ مجھے یہ الفاظ نہیں کہنے چاہئیں۔"

"میں معزز استاد کے حکم کے مطابق ہی عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ہاں اس سلسلے میں اپنے جس جذبے کا اظہار کر چکا ہوں' اس کی تکمیل کے لیے استاد کی مدد کا طالب ہوں۔"

"اگر تو نکولیا کی بھلائی کی بات کرتا ہے تو میرے اور تیرے درمیان محبت کے جو رشتے قائم ہوئے ہیں' ان کی تیرے درمیان محبت کے جو رشتے قائم ہوئے ہیں' ان کی بنیاد یہی ہے کہ میری اور تیری سوچ میں یکسانیت ہے۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ سرزمین نکولیا خون خرابے کی زمین نہ بننے پائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جادوگر منفی سوچ رکھتے ہیں اور انہیں سنبھالنا بے حد مشکل کام ہے۔"

"میرے ذہن میں ایک سوال پیدا ہوا ہے استاد۔" کالیا نے کہا۔

"کیا......؟"

"جادوگر تو تو بھی ہے اور زاویوں کا جادو رکھتا ہے پھر ان جادوگروں میں ایسی کون سی خاص بات ہے جو عام جادوگروں میں مختلف کہلاتے ہیں اور اپنی برتری قائم کیے ہوئے ہیں۔"

"ایک اچھا سوال ہے۔ ہوا یہ ہے کہ انہوں نے اپنے جادو میں کمال حاصل کیا اور عام لوگوں سے الگ تھلگ ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے اپنے جادو کے بارے میں یوں سوچا کہ اس سے عام لوگوں پر فوقیت کیسے حاصل کی جا سکتی ہے اور اسی طرح انہوں نے اپنا

ایک مضبوط گروہ بنالیا کہ جادو ان تک محدود رہے اور انہوں نے پہاڑیوں میں بسیرا کیا' جہاں انفاریہ کا معبد ہے اور وہیں انہوں نے اپنی طاقتوں کو حد سے آگے بڑھالیا اور اکثر اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ یوں اہل نکولیا اگر تو نیولیا کی بات کرتا ہے تو نیولیا والے ان سے خوفزدہ رہتے ہیں اور پھر چونکہ انہیں انفاریہ کا قرب حاصل ہے' اس لیے احکامات بھی انہی کے ہوتے ہیں' اس طرح یہ ایک طلسمی ماحول چل رہا ہے اور یہ ماحول انہی کا قائم کیا ہوا ہے۔ یہ ہے ان کی اپنی الگ حیثیت اور ہم جیسے جادوگر جو چھوٹے موٹے جادو جانتے ہیں' ان سے منسلک نہیں ہوسکے۔ حالانکہ ان کی طرف سے بارہا یہ پیش کش کی گئی ہے کہ ہر علم کے سلسلے میں ان سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان کے ساتھ شمولیت اختیار کی جائے۔ مثلاً میں زاویوں کا جادوگر ہوں اور لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہونے کا فن جانتا ہوں۔ ہوسکتا ہے وہاں بھی ایسے جادوگر ہوں جو یہ فن جانتے ہوں لیکن میں نے یہ فن اپنے آپ تک محدود رکھا ہے۔ صرف کسی برے وقت میں اپنے بچاؤ کے لیے جب کہ وہ اس طرح دوسروں پر خوف کا اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً تو خود سوچ' جب چند افراد ایک جگہ موجود ہیں اور وہاں اچانک ایک شخص کا ظہور ہو جاتا ہے جبکہ کہ اس سے پہلے وہ لوگ اسے کہیں نہ دیکھ سکے ہوں اور ان کا خوفزدہ ہو جانا ایک فطری امر ہے اور اس کے بعد وہ شخص انہیں جو بھی حکم دے گا' وہ اسے خوف کے عالم میں تسلیم کرلیں گے کیونکہ یہ بات ان کے فہم سے دور ہوگی۔ اتنی سی بات ہے لیکن بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنے علم کو اپنے فن کو اپنی بقاء کو استعمال کیا جائے نہ کہ دوسروں کے نقصان کے لیے اور اب وہ لمحات آئے ہیں جس میں اور تو میرا ہونہار شاگرد جادوگروں کی بستیوں میں جائیں اور صرف یہ دیکھیں' وہ نکولیا کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا کررہے ہیں۔ ہم شبران کی بات کرتے ہیں' تھوران بہت اچھا انسان نہیں ہے لیکن برا بھی نہیں ہے۔ اگر ہم اسے بتائیں کہ جادوگر معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نکولیا کے مقابلے کے لیے برابر کام کررہے ہیں تو شبران مضطرب ضرور ہو جائے گا لیکن اگر ہم اسے یہ تجویز پیش کریں کہ ہم اس کے خلاف کام کرسکتے ہیں تو یقینی طور پر وہ ہمیں آسانیاں ضرور فراہم کردے گا۔" کالیا بوڑھے جوان کی بات بغور رہا تھا اس نے غور کرتے ہوئے کہا۔

"تجھے یہ بھی معلوم نہیں معزز استاد کہ وہ جادوگر جو دوسری دنیا سے جادو لے کر آئے تھے' تھوران کی تحویل میں ہیں یا پھر وہ جادوگروں کے پاس پہنچ چکے ہیں؟"

"یہی خبریں تو مجھے پریشان کررہی ہیں' وہ جتنے لوگ تھے' ان میں سے چند میرے شناسا تھے اور میرے شناسا اب اپنے گھر میں نہیں رہتے بلکہ کسی نامعلوم مقام پر منتقل ہوگئے ہیں۔" کالیا چونک پڑا جولن کے اس انکشاف نے اسے خاصی تشویش کا شکار کردیا تھا اور وہ کافی دیر تک گہری سوچوں میں گم رہا تھا۔

☆☆☆

جولیا شیلون کی رہائش گاہ میں پہنچادی گئی اسے شیلون کی ملکیت قرار دے دیا گیا تھا اور وہ اب اس کی تقدیر کا مالک تھا۔ اسے یہ دنیا عجیب عجیب سی لگی تھی۔ حالانکہ پروفیسر جیکانہ نے اس سے بڑی الفت کا اظہار کیا تھا اور جب جبانہ کی جانب واپس ہوئی تھی تو پروفیسر جیکانہ نے اپنی بیٹی کے سامنے ایسے ایسے سنہرے خواب سجائے تھے کہ جولیا چشم تصور سے ہمیشہ جبانہ ہی کو دیکھتی رہتی تھی۔ بے شک اس کے

دل میں کالیا کی محبت کا پودا جڑ پکڑ چکا تھا لیکن کالیا کے ساتھ اپنے باپ کی سرزمین جبانہ بھی اسے اپنے تصور میں بہت حسین معلوم ہوتی تھی لیکن کالیا کے ساتھ اپنے باپ کی سرزمین جبانہ بھی اسے اپنے تصور میں بہت حسین معلوم ہوتی تھی۔ ایک ایسی خوابوں کی دنیا جو پھولوں کی سرزمین ہوگی اور جہاں پھول ہی پھول بکھرے ہوں گے اور پھولوں کی اس وادی میں کالیا اس کے ساتھ ہوگا۔ دکھ کا کوئی احساس ہی نہیں تھا لیکن وادی جبانہ میں قدم رکھنے کے بعد اس نے اس زمین کو اور اس پر بسنے والوں کو اپنا نہیں پایا تھا۔ ابتدا ہی قید سے ہوئی تھی اور نکولیا والوں نے نیولیا والوں کا عمل ناکام بنا دیا تھا پھر کافی دن تک اس احساس کے ساتھ گزرے کہ پتہ نہیں ان کا مستقبل کیا ہو۔ کبھی کبھی خوف کی ایسی جھلکیاں بھی نظر آتی تھیں جو دہشت زدہ کر دیتی تھیں لیکن یہ بھی جولیا اچھی طرح جانتی تھی کہ کالیا کی کاوشوں سے ان لوگوں کی اچھی طرح زندگی بچ گئی ہے اور انہیں نیولیا کی جانب بھیجا جا رہا ہے لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد اس کے دل کا خون ہو گیا تھا کہ کالیا نکولیا کا باشندہ ہے اور وہ نکولیا ہی رہے گا۔ بس یہیں سے دل رکھنے لگا تھا اور وہ یہ محسوس کر رہی تھی کہ اس سرزمین پر آ کر اسے نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔

پروفیسر جیکانہ نے اسے اپنا آبائی گھر دکھایا۔ جولیا کو خوشی ہوئی لیکن اس گھر کے در و دیوار بھی اسے اجنبی اجنبی سے ہی لگ رہے تھے۔ اس کا گھر تو بے کیتا میں تھا' جہاں وہ پلی بڑھی تھی اور بے کیتا سے نکلنے کے بعد اس میں کوئی شک نہیں کہ اسے لطف آیا تھا اور یہ لطف سیر و سیاحت کے نظریے سے تھا لیکن اس نے یہ محسوس کیا تھا کہ اس لطف میں بھی اس نے وہ مزہ محسوس نہیں کیا تھا جو ایک آزاد سیاحت کا ہوتا ہے اور پھر یہ طویل ترین سمندری سفر۔ اس کے باپ نے اسے ہمیشہ اپنے گرد بکھرے ہوئے نوجوانوں سے دور رہنے کی تلقین کی تھی اور اس نے اپنے باپ کی ہدایت پر ہمیشہ عمل کیا تھا لیکن آج یہ کیسے لمحات آ گئے ہیں کہ اسے ایک ایسے عجیب و غریب شخص کے حوالے کر دیا گیا ہے جو کسی بھی طور اس کی دنیا کا انسان نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ قصور پروفیسر جیکانہ کا نہیں' اپنی ذات سے خوشی کے لیے اپنی زمین سے محبت کے نام پر اس نے اپنی بیٹی کو بھینٹ چڑھا دیا تھا' جب اس کا تحفظ نہیں کر سکتا تھا تو' جب جبانہ کی سرزمین اس قدر ہولناک تھی تو اسے کیا حق حاصل تھا کہ وہ اپنے علاوہ ایک اور زندگی کو اپنی ان خواہشوں پر قربان کر دیتا۔

شیلون کے اس گھر میں جولیا انہی سوچوں کا شکار تھی۔ حقیقت یہ تھی کہ اس کا دل خون خون ہو گیا تھا۔ کالیا نہ ملا ٹھیک ہے تقدیر کا فیصلہ لیکن یہ شیلون میں اسے کیسے قبول کر لوں۔ کیا یہ ایک ہولناک لمحہ نہیں ہے میرے لیے' کیا اس میں مجھے اپنے باپ کا تحفظ نہیں حاصل ہونا چاہیے تھا۔ سارا قصور پروفیسر جیکانہ کا ہے۔ میرے باپ تم نے مجھے اپنی پسند کی بھینٹ چڑھا دیا۔ حالانکہ تمہیں اس کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ میری زندگی میں بہت سے نوجوان آئے' بے کیتا کے رہنے والے ایک سے ایک حسین ایک سے ایک شاندار۔ تم نے میرے ہاتھوں ان کی توہین کرائی اور انہیں مجھ سے دور کر دیا اور پھر میرے لیے ایک راہ منتخب کی جو تمہارے دائرۂ عمل میں نہیں تھی۔ مجھے وہاں ناکام بنایا اور اب......اب مجھے ایک وحشت کدے میں لا کر چھوڑ دیا ہے۔ آہ......آہ کیا کرنا چاہیے مجھے' کیا کرنا چاہیے۔ نوجوان تھی زندگی سے واقفیت رکھتی ہے۔ بھلا اس میں شک کی کیا بات تھی کہ اب اس کا وجود شیلون کی آغوش میں دم توڑنے والا تھا۔ اب وہ ایک بھیڑیے کے چنگل میں پھڑ پھڑانے کے لیے اس پنجرے میں چھوڑ دی گئی ہے۔ خودکشی اور صرف خودکشی مجھے خودکشی کر لینی چاہیے۔ کم از کم اپنے دل میں

تو زندہ رہوں گی۔ اپنے احساس میں تو زندہ رہوں گی۔ وہ دیوانہ وار اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور کوئی ایسی شے تلاش کرنے لگی کہ شیلون کے غلوت میں آنے سے پہلے موت سے ہمکنار ہو جائے لیکن یہاں کوئی ایسی چیز نظر آئی ہی نہیں۔ دیوانوں کی طرح وہ اس رہائش گاہ کے ایک کونے کی طرف جھانکتی رہی اور پھر اچانک ہی اپنی جگہ رک گئی۔ اگر خودکشی کرلوں گی تو پروفیسر جیکانہ کا کیا بگڑے گا۔ رو دھو کر خاموش ہو جائے گا۔ خودکشی سے کیا حاصل ہوگا۔ یہ سب خوشیوں سے زندگی گزاریں گے اور یہ دنیا میری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے گی۔ نہیں، خودکشی کرنے کا ایک ہی طریقہ نہیں ہوتا کہ زندگی کو خیرباد کہہ دیا جائے۔ خودکشی اپنے جذبات اور اپنے احساسات کی بھی کی جاتی ہے لیکن انتقام کے جذبوں کو قائم رکھنا چاہیے۔ میں یہ انتقام سب سے پہلے پروفیسر جیکانہ سے لوں گی۔ ہاں مجھے اپنے باپ سے نفرت ہو گئی ہے۔ ہاں میں پروفیسر جیکانہ کی ناپاک خواہشوں کی بھینٹ چڑھ گئی ہوں۔ اس نے باپ ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ نہیں تسلیم کرتی تمہیں پروفیسر جیکانہ...... نہیں تسلیم کرتی تم میرا تحفظ کرنے میں ناکام رہے ہو۔ تمہیں انتقام کی آگ میں جھونک دوں گی میں۔ مجھے...... تمہیں انتقام کی آگ میں جھونک دوں گی۔ جولیا کے دل میں انتقام کے شعلے بھڑکنے لگے۔ سارا وجود پھنک کر رہ گیا اور اسی لمحے اسے شیلون کا سایہ نظر آیا جو اپنے مکان کے دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا۔ قابل نفرت چہرہ بدنما وجود جسے دیکھ کر کراہیت ہو۔ جولیا بے حد نفاست پسند تھی، بہت صاف ستھرے کردار کی مالک تھی لیکن اس وقت وہ انتقام کے شعلوں میں گھری ہوئی تھی۔ اپنے آپ کو بھسم کرنے میں تلی ہوئی تھی۔ شیلون کو دیکھ کر وہ دلآویز انداز میں مسکرائی اور شیلون کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ وہ متحیر انداز میں آگے بڑھ آیا اور جولیا کو دیکھنے لگا۔

''کیا بات ہے شیلون......؟''

''تو...... مسکرا رہی ہے۔'' وہ حیرت سے بولا۔

''کیوں؟''

''مگر مجھے تو بتایا گیا ہے کہ تو...... تو مجھ سے نفرت کرے گی تو مجھے کبھی قبول نہیں کرے گی۔''

''آخر کیوں شیلون......؟''

''جولیا...... ایک خوش قسمت وہ ہے جسے گارتھا حاصل ہے انوکھی دنیا کی ہے وہ گروہ سردار ہے، اسے فوقیت حاصل ہے، دوسرا خوش نصیب میں ہوں کہ میرا مقام بھی وہی ہو گیا ہے۔''

''تو میری پسند ہے شیلون۔''

''آوہ...... اوہ...... میں نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا مجھ سے کہا گیا تھا کہ مجھے تیرے ساتھ سختی کرنی پڑے گی۔ مجھ سے کہا گیا تھا کہ میں ہمت سے کام لوں۔''

''کس سے کہا تھا یہ......؟''

''الماس نے۔''

"الماس نے ایسا کہا تھا؟"

"ہاں اس نے۔"

"وہ احمق ہے میں تو خوش ہوں کہ مجھے تم جیسے شیر کے حوالے کیا گیا ہے۔ سن شیلون مجھے بزدلوں سے نفرت ہے میں اس لیے خوش ہوں کہ تو بہادر ہے تو مجھے صورت ہی سے بہادر لگتا ہے۔ آ میری آغوش تیرے لیے کھلی ہے...... آ......" جولیا نے کہا اور شیلون آگے بڑھ آیا۔

☆......☆......☆

اہل نیولیا جانتے تھے کہ اب دوسری دنیا سے آنے والی جیران پر حکومت کرتی ہے اور جیران اس کے ہر اشارے پر اس طرح عمل کرتا ہے جیسے وہ دیوتاؤں کا اشارہ ہو۔ ویسے بھی نیولیا کے نوجوانوں کو گوارہ تھا اور تھا پسند تھی۔ ایسی حسین عورت ایسی دلکش اور ان روایات سے بالکل دور جو نیولیا کے بوڑھوں کے تخلیق کی تھیں۔ ایسے نوجوانوں کے گروہوں میں آ کر رقص کرنے پر عار نہیں ہوتی تھی اور وہ بھی بھی اس طرح ان میں آ کر شامل ہو جاتی تھی کہ نوجوان حیرت اور دلچسپی سے اسے دیکھتے رہ جاتے تھے۔ جیران کو بھی اس بات پر اعتراض نہیں تھا۔ الماس کا مزاج سمجھ چکا تھا۔ وہ ایک فرنگی عورت تھی لیکن الماس کا مقصد کچھ اور تھا۔ وہ اس ماحول کو سمجھ رہی تھی اس سے زیادہ شیطان ذہن رکھنے والا اور کون ہو سکتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ جب بھی ایسے لمحات آئیں گے کہ اسے یہاں اقتدار حاصل ہوگا تو یہ نوجوان ہی اس کے دست و بازو ہوں گے۔ جوانی کا ایک تصور اس کے ذہن میں موجود تھا اور وہ سمجھتی تھی کہ جوان ذہنوں کو کس طرح اپنی جانب راغب کیا جا سکتا ہے۔ غرض اس کی اپنی فطرت کی یہاں بھی تسکین ہو رہی تھی۔ نجانے عورتوں کی کون سی قسم میں سے تھی وہ کسی ایک جگہ اس کا ذہن نہیں جمتا تھا۔ بہر طور وہ اپنے مشاغل میں مصروف رہی۔

لیکن جیران کو آج تک اس سے یہ شکایت نہیں ہو سکی کہ ذہنی طور پر وہ کسی اور جانب راغب ہے ان دنیاوی چیزوں کا الماس نے پورا پورا خیال رکھا تھا جو کسی مرد کو تصورات سے برگشتہ کر سکتی ہیں اور یونہی اسے جیران کی محبت کے حصول میں کامیابی حاصل ہو گئی تھی۔ اس وقت بھی جیران کی حسین عیش گاہ میں بیٹھی وہ ایک خاص قسم کے پھلوں سے شغل کر رہی تھی۔ اس نے فاقہ کشی نہیں کی تھی اور نیولیا کے ان اصولوں سے متفق نہیں ہوئی تھی جن کے تحت خوراک کا صرف ایک دن ہوتا ہے اور بھلا جب کسی کو جیران کی توجہ حاصل ہو تو اس کی اپنی ضرورتوں کو کون روک سکتا ہے۔ اس نے جیران سے کہا۔

"سرزمین نیولیا پر یہ قانون لاگو کر کے درحقیقت جیران نے انسانوں کے ساتھ ظلم کیا ہے۔"

"وہ کیوں۔" جیران نے سوال کیا۔

"میں نے کبھی فلسفے سے دلچسپی نہیں لی نہ مجھے فطرت انسانی کے تجزیے کا شوق ہے لیکن تو خود بتا جیران انسان چند ہی ضرورتوں کے تحت تو اس دنیا میں جیتا ہے اور اپنے لیے خوشیاں حاصل کرتا ہے جن میں سے دنیاوی ضرورتیں آسائشیں جسم اور شکم سیری کی ضرورتیں ہیں۔ ذرا غور کریں پرندے صبح کو اپنے گھونسلوں سے باہر نکلتے ہیں اور سارا دن رزق کی تلاش میں پرواز کرتے ہیں۔ اس طرح ان کا جسم عمل

کرتا ہے اور عمل کے نتیجے میں خوراک انہیں ملتی ہے۔ یہی فطرت ہے ہر ذی روح کی اور اگر اس سے اس کی فطرت اس سے چھین لی جائے تو بے شک وہ اپنے آپ کو اطمینان بخش لمحوں کا حامل کہہ سکتا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں ایسی انہیں وہ ان لطافتوں سے محروم ہو جاتا ہے' جنہیں حصول کی لطافت کہا جاتا ہے۔"

"کیونکہ تیرے پاس دوسری دنیا کا علم ہے اس لیے تیری باتیں تو بہت منظم ہوئی ہیں لیکن ان میں سے بہت کم سمجھ پاتا ہوں۔" جبران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بھی لفظوں کو اس قدر مشکل نہیں کرنا چاہتی کہ انہیں سمجھنے میں دقت ہو۔ میرے الفاظ یہ ہیں کہ صبح اٹھ کر خوراک کا استعمال انسان کو خوش و خرم اور توانا رکھتا ہے۔ کم از کم میں فاقہ کشی کی یہ زندگی نہیں گزاروں گی۔"

"تو جبران کی زندگی ہے الماس تو جبران کا سب سے حسین تصور ہے تو یہ سوچ کہ جو تو نے چاہا وہی عمل ہوگا۔"

"میں آج کی بات نہیں کر رہی' بے شک تو نے میرے لیے ہر طرح کی آسائشیں مہیا کر دی ہیں جبران اور حقیقت یہ ہے کہ سرزمین جباتہ پر آنے والی میں سب سے خوش نصیب عورت ہوں کہ مجھے تجھ جیسے مرد کی محبت حاصل ہوئی۔ میں تو اس وقت کی بات کر رہی ہوں جب جبران پورے جباتہ کا مالک ہوگا۔ یہاں کا مکمل حکمران..... جباتہ میں سورج نکلے گا تو اس کے حکم سے شام ہوگی تو جبران کے احکامات پر لوگ جنبش کریں گے تو اس کے کہنے سے سکوت اختیار کریں گے تو اس کی خواہش پر کیا حکومت کا یہ تصور غلط ہے جبران؟" جبران کی آنکھوں میں انوکھے خواب جاگنے لگے۔ اس نے کہا۔

"تصور تو بہت حسین ہے لیکن کیا یہ ممکنات میں سے ہے۔" جواب میں الماس بڑے غرور سے مسکرائی اور اس نے کہا۔

"لوگ کہتے ہیں کہ میں ہما تانی ہوں' ہما کے بارے میں ایک تصور ہے ہماری اپنی دنیا میں کہ ایک پرندہ ہوتا ہے اور اس میں یہ خوبی ہے کہ جس کے سر پر بیٹھ جائے' سمجھ لو اس کی خوش بختی کا آغاز ہو گیا اور وہ سب سے بہتر سب سے اعلیٰ ہوگا تو یہی کیفیت ہے میری کہ جب میں کسی کے ساتھ ہوتی ہوں تو یوں سمجھ لو اس کی خوشیاں قید سے آزاد ہو جاتی ہیں اور پھر وہی ہوتا ہے جو اس کی خواہش ہو۔"

"اور تجھ میں یہ صفت ہے۔" شبران نے عجیب انداز میں کہا۔

"کیوں نہیں میں اس صفت کی مالک ہوں اور یہ سب کچھ مجھ میں ہے۔"

"آگے تو بول جو کچھ تو کہہ رہی تھی' اس وقت میں واقعی نہیں سمجھ پایا تھا لیکن اب سمجھنا چاہتا ہوں اب مجھے اس کے بارے میں تفصیلات بتا۔"

"میرے ذہن میں جباتہ کا ایک تصور ہے شبران بہت سی ایسی باتیں ہیں جن میں مجھے تیری معصومیت کا احساس ہوتا ہے اور اپنی دنیا کے اصولوں کے مطابق سوچتی ہوں تو یہ خیال بھی ہوتا ہے کہ تجھ سے بہت کچھ چھین لیا گیا ہے۔ حالانکہ تو اس بہت کچھ کا حق دار تھا۔"

"کیا چھین لیا گیا ہے مجھ سے؟"

''تیرے اختیارات۔''

''میں سمجھا نہیں۔''

''چل ٹھیک ہے شبران! آج میں تجھے مکمل طور پر ساری باتیں سمجھائے دیتی ہوں۔ کسی بھی مملکت کا کسی بھی ملک کا ایک سربراہ ہونا چاہیے جس کا حکم آخری ہو جس کا کہنا ہر شخص مانے لیکن تیرے جبانہ میں میں نے اقتدار کو تقسیم دیکھا ہے۔ ذرا مجھے بتا تو سہی کہ افقاریہ کیا چیز ہے اور اس کی حکمرانی کیوں ہے؟''

''یہ جبانہ کی روایت ہے۔''

''جس روایت کا کوئی مفہوم نہ ہو جس کا کوئی مقصد نہ ہو کیا اسے قائم رہنا چاہیے یا اگر کوئی مفہوم ہے تو ذرا مجھے اس کے بارے میں سمجھا۔'' شبران سوچ میں گم ہو گیا پھر اس نے کہا۔

''میرے علم میں نہیں۔''

''حالانکہ تجھے جو علم حاصل ہے وہ دوسروں کو نہیں ہو سکتا کیونکہ تو سردار ہے ذرا مجھے اس بات کا جواب دے کہ اگر افقاریہ صرف تیری ملکہ ہو۔ یعنی تو اول اور اس کا حکم دوئم تو کیا یہ ایک دلکش تصور نہیں ہے کہ وہ تجھ سے برتر نہ ہو بلکہ تیری محکوم ہو اور تیری ملکہ ہونے کی حیثیت سے دوسرے لوگ اس کے محکوم ہوں۔''

''ہاں یہ انوکھا خواب ہے۔''

''اور وہ بوڑھا جادوگر جو مردہ خور گدھوں کی مانند بیٹھے ہوئے اپنی شکم سیری کر رہے ہیں۔ کیا اس قابل ہیں کہ اس دور وقت سے آگے بڑھ کر بات کریں۔ ذرا مجھے اپنے اقتدار کے بارے میں بھی تو بتا شبران کیا قوتیں اور کیا فوقیت حاصل ہے کہ تجھے صرف چند احکامات فرض کر تو میری زندگی چاہتا ہے۔ جادوگروں کی جانب سے میری موت کا پروانہ جاری کر دیا جائے اور افقاریہ اس کی توثیق کر دے تو کیا میری زندگی بچا سکے گا۔'' شبران تڑپ سا گیا۔ اس نے بے چینی سے الماس کو دیکھا اور بولا۔

''لیکن وہ ایسا کیوں کرے گا؟''

''فرض کر انہیں مجھ سے اختلاف ہو جاتا ہے۔ یعنی میں کوئی ایسا عمل کر ڈالتی ہوں جو ان کے لیے ناپسندیدہ ہو تو وہ یہ حکم نازل کر دیں گے انہیں کون روکے گا۔''

''میں روکوں گا انہیں ان سے میں سوال کروں گا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔'' شبران سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

''اور وہ اپنی بزرگی و برتری کا اظہار کرتے ہوئے تجھ سے کہیں گے کہ وہ جادوگر ہیں تو تجھ سے وہ بہتر سمجھتے ہیں تو تجھ تو اس کا کیا جواب دے گا تو؟'' شبران غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس نے کہا۔

''تو میں ان جادوگروں کو ہلاک کر دوں گا میں انہیں مار ڈالوں گا جو تجھے مجھ سے دور کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔''

''افتاریہ کا بھی مقابلہ کرے گا تو۔''

''افتار یہ صرف جادوگروں کی تخلیق ہے اور وہ اس کے نام کا ہوا بنا کر ہر شخص پر اپنا اقتدار قائم کرتے ہیں۔''

''تو پھر میں اور کہنا کیا چاہتی تھی شبران سن ایک شخص کو حکمران ہونا چاہیے' بہت سوں کو نہیں۔ ایک شخص کو صاحب اقتدار ہونا چاہیے۔ بہت سوں کو نہیں اور وہ شخص تو ہے شبران! تیرے علاوہ پورے جبانہ میں اور کوئی نہیں۔ نہ صرف نپولیا بلکہ نکولیا کا بھی مالک تجھے ہی ہونا چاہیے لیکن اس سے پہلے تجھے جادوگروں کے خلاف عمل کرنا ہوگا۔ مجھے جادوگروں سے نمٹنا ہوگا۔ میں تو کہتی ہوں کہ ان جادوگروں کو تیرا محکوم ہونا چاہیے۔ وہ اپنا جادو تیرے سامنے پیش کریں اور تیری ہدایت پر اسے استعمال کریں اور اگر ایسا نہ ہو تو ان کے لیے ایک قید خانہ مناسب ہوگا' جہاں بہت سے لوگ ان کی نگرانی کریں گے اور انہیں کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا۔ افتار یہ صرف وہ عورت ہوگی جو حکمران وقت کی محبوب ہو' اس کی بیوی ہو' سمجھا اور تجھے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ شبران کیا تو اس پر عمل کرے گا۔''

''مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟''

''میں اس ناممکن کو ممکن کر کے دکھا سکتی ہوں۔ اگر تو مجھے اس کی اجازت دے۔''

''تو پھر بھلا افتار یہ تیرے علاوہ اور کون ہو سکتی ہے۔''

''یہ سب بعد کی باتیں ہیں' میں سب سے پہلے تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ سردار کی حیثیت سے تجھے کیا کیا اختیارات حاصل ہیں۔ مجھے پوری تفصیل سے بتا۔'' شبران کچھ سوچنے لگا پھر اس نے کہا۔

''سردار کی حیثیت سے وہ تمام افراد جو جنگ و جدل قائم کرتے ہیں۔ میرے محکوم ہیں۔ میرے لیے یہ ہدایت ہے کہ ان معاملات جن میں جادوگر اپنی مداخلت پسند نہ کرتے ہوں' میں مکمل شامل ہو کر ان کے لیے فیصلے کر سکتا ہوں اور یہی ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسی ہی الجھی ہوئی بات ہوتی تو جس کا فیصلہ میرے لیے ممکن نہ ہو تو میں جادوگروں تک پیغام پہنچاتا ہوں اور پھر جادوگر یا تو اس مجرم کو اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں جس کے بارے میں فیصلہ کیا جانا ہو یا پھر وہ ان کے لیے ہدایت جاری کر دیتے ہیں اور افتاریہ اس کی توثیق کر دیتی ہے۔''

''بہت خوب' بہت خوب۔ گویا وہ جنگجو تیرے کہنے پر عمل کرتے ہیں' جن کے سپرد نپولیا کے حالات سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔''

''مکمل طور پر ان کا کسی طرح جادوگروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

''تو پھر اور کیا چاہیے ہمیں تو انہیں حکم دے کر آنکھوں پر پٹی باندھ کر کسی کے خلاف عمل کریں اور وہ اس حکم کی تعمیل کریں۔ چنانچہ یہ ہوگا کہ ہمیں ایک قید خانہ تیار کرنا پڑے گا جو اتنا محفوظ ہو کہ وہاں جادوگروں کو قید رکھا جا سکتا ہے اور میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ تیری حکومت کبھی قبول نہ کریں گے اور تجھ سے جنگ پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن ان کا جادو استعمال ہونے سے پہلے ہم انہیں قید کر کے اس قید خانے میں اکٹھا کر دیں گے اور پھر وہ آدمی جو تیرے حکم پر آنکھیں بند کر کے عمل کرتے ہیں' ان کی نگرانی کریں گے اور اگر ان میں سے کوئی منحرف ہو کر تجھ سے بغاوت کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو اسے ہلاک کر دیا جائے گا اور جب تک یہ نہیں ہوتا' اس وقت تک کچھ نہیں

ہوتا۔ یہ میری پیش گوئی ہے جو تجھے یاد رکھنی ہے۔اب ذرا سوچ' غور کر اور مجھے بتا کہ کیا تجھے مکمل جبانہ کی حکمرانی پسند ہے۔ جواب دے' میں تیرا جواب چاہتی ہوں۔'' الماس نے کہا اور شبران پاگلوں کی طرح اسے دیکھنے لگا۔ ناقابل یقین تھا الماس کا کہا ہوا۔ کیسے ممکن ہے یہ آخر کیسے؟

☆☆☆

نیولیا کے اس علاقے میں جولن کا گھر کالیا کے بہترین پناہ گاہ تھی۔ یہاں اسے نہ صرف ہر طرح کی آسائش حاصل ہوئی تھی بلکہ اس نے ایک عظیم علم سیکھا تھا' بھلا جولن کو اس سے زیادہ کیا درکار تھا کہ اس کا ہمنوا ایک ایسا جوان ہو جو بیرونی دنیا کا علم بھی رکھتا ہے اور یہ بات زبانی نہیں تھی بلکہ کالیا نے خود کو اس کا اہل ثابت کیا تھا۔ ویرانوں میں زاویوں کے جادو کی مشق کرتے ہوئے اکثر جولن اس سے باتیں کرتا تھا اور کہتا تھا۔

''تو بیرونی دنیا کا علم رکھتا ہے' مجھے بتا کہ کیا جو ہم نے سوچا ہے' وہ ممکن ہے؟''

''کیوں نہیں' میری باتوں پر یقین کرو گے استاد؟''

''تو سنو کچھ انوکھی کہانیاں سناتا ہوں' میں اس دنیا کی کہانیاں' تم دن کو چمکتے سورج کو دیکھتے ہو جو روشنی پھیلاتا ہے۔ تم جانتے ہو سورج کیا ہے؟''

''روشنی کا پہاڑ۔''

''یہ پہاڑ کہاں ہے؟''

''بلندیوں پر۔''

''نہیں' یہ خلا میں ہے اور اس کے فاصلے اس طرح ہیں جیسے نیولیا اور نگولیا کا سفر لیکن ٹھوس زمین پر نہیں بلکہ نامعلوم ہواؤں میں جہاں کچھ نہیں ہے۔''

''یہ سفر کیسے کیا جاتا ہے۔''

''ہواؤں میں' اسی مشینوں کے ذریعہ جو زمین کی وسعتوں سے خلاء میں نکل جاتی ہیں۔''

''یہ مشینیں کس نے بنائیں۔''

''وہاں کے انسانوں نے۔''

''اور وہ اس میں سفر کرتے ہیں۔''

''ہاں' بہ آسانی۔''

''تو کیا وہ سورج کے پہاڑ تک جا پہنچے؟''

''نہیں لیکن وہ چاند کی پہاڑ میں داخل ہو چکے ہیں۔''

''اور تو جھوٹ نہیں بولتا۔''

''نہیں' میں جھوٹ نہیں بولتا۔''

''یہ کام تو روشنی کے جادوگر بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے روشنی کو بے شک قید کر لیا ہے اور وہ گہری تاریکیوں میں اجالا پیدا کر دیتے ہیں لیکن صرف جبانہ میں رہ کر۔''

''اس دنیا کے انسان کے قدم چاند کو چھو چکے ہیں بہت پہلے ایک انسان نے یہ تصور پیش کیا تھا۔''

''صرف تصور؟''

''ہاں' صرف تصور؟''

''اس نے اپنی خواہشوں کی کہانی لکھی تھی۔''

''چاند پر آدمی اور اس کی دنیا کے لوگوں نے مذاق اڑایا تھا یہ کہہ کر یہ پاگل ہے۔''

''پھر کیا ہوا؟''

''پھر کچھ سمجھداروں نے اس کی اس آرزو پر غور کیا۔ انہوں نے سوچا کہ کیا یہ ممکن ہے اور اس غور نے انہیں راستے دکھائے۔ یہاں تک کہ وہ چاند پر جا پہنچے۔ یہ سوچ کا جادو ہے۔''

''بے شک۔''

''تو پھر تو کیوں پوچھتا ہے معزز استاد کہ جو ہم نے سوچا ہے' وہ ممکن ہے یا نہیں۔''

''ایں......؟'' جولن اچھل پڑا۔

''تو نے مجھ سے سوال کیا تھا نا۔''

''ہاں اور تو نے اس کا یہ جواب دیا ہے کالیا تو صاحب عالم ہے تو زیرک ہے تو دیوتاؤں جیسی باتیں کرتا ہے۔ بھلا نیولیا میں تیرے علاوہ کسی اور کو سردار ہونا چاہیے۔''

''نہیں' میرے استاد مجھے نیولیا کی سرداری قبول نہیں۔ مجھے جبانہ کی بقا درکار ہے۔''

''کاش ہمارے خواب پورے ہو جائیں۔'' جولن حیرت سے بولا۔ اس کے دل میں وطن کا پیار تھا اور اس کی بیٹی سلطانہ کے دل میں کالیا کا پیار۔

''کیا تو سچ مچ انسان ہے۔''

''تجھے شک ہے میرا۔''

''ہاں۔''

''کیوں۔''

''اس لیے کہ نہ تجھ میں انسانوں جیسی صفات ہیں' نہ نوجوانوں جیسی۔ سلطانہ نے کہا کہ وہ کالیا کو دھوکے سے یہاں لائی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس کا باپ الماس اسے بلاتا ہے اور اس کا انتظار کر رہا ہے جبکہ جولن نے کالیا سے کہا تھا کہ وہ نیولیا کی دوسری آبادی جا رہا ہے اور اسے کچھ کام سرانجام دینے ہیں۔ اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے وہ چلا گیا تھا لیکن سلطانہ کے پیغام پر کالیا نے سوچا کہ شاید جولن کو کسی اہم مقصد کے لیے اس کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ چنانچہ وہ بے چون و چرا سلطانہ کے ساتھ چل پڑا لیکن یہ وہ راستے نہ تھے جہاں جولن اسے زاویوں کا جادو سکھانے کے لیے لے جاتا تھا بلکہ یہ نہایت پُرفضا مقام تھا' جہاں ایک چھوٹی سی خوش نما جھیل تھی اور اس کے گرد دور درختوں کے جھنڈ بکھرے ہوئے تھے۔ سلطانہ نے یہاں رک کر سوال کیا تھا۔

''میں نہیں سمجھتا کہ ایسا کیوں ہے؟''

''ایسا ہے۔ میں ثابت کر سکتی ہوں بلکہ سچ یہ ہے کہ آج میں تجھے جان لینا چاہتی ہوں۔''

''میرا استاد جولن کہاں ہے؟''

''وہ دوسری آبادی میں گیا ہے۔''

''مگر تو نے...... تو نے تو کہا تھا......''

''کہ وہ تجھے بلاتا ہے۔'' سلطانہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ہاں' یہی کہا تھا۔''

''جھوٹ بولا تھا میں نے۔''

''کیوں؟''

''کیونکہ میں تیرے ساتھ ایسی تنہائیاں چاہتی تھی' جہاں میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہ ہو۔''

کالیا خاموشی سے اسے دیکھنے لگا تو سلطانہ نے کہا۔

''میں نے بارہا تجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ راتوں کو تیرے قریب آئی۔ تیری سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کیں لیکن تو انجان بنا رہا۔''

''اس کی وجہ ہے سلطانہ۔''

''کیا......؟''

''تو میرے استاد کی بیٹی ہے۔''

''بیٹا تو نہیں ہوں۔'' وہ تڑ کی بہ تڑ کی بولی۔

''کیا مطلب؟''

''عورت تو ہوں نا۔''

''کیوں نہیں لیکن میرے لیے مقدس' قابل احترام......''

''مجھ سے تقدس کا اظہار اس طرح کرے مجھے قبول کرے تو اگر میرے باپ سے کہے گا تو وہ مجھے تیری عورت بنا دے گا۔ وہ تجھے انتہائی پسند کرتا ہے۔''

''مگر میں ایسا نہیں چاہتا۔''

''یہی تو وجہ ہے کہ میں نے تجھے غیر انسان کہا۔ اصل میں تو نے مجھے نگاہ بھر کر نہیں دیکھا۔ اگر تو مجھ سے ناواقف ہے تو آج مجھے دیکھ لے مجھے فیصلہ کرنا ہے۔''

''میں تجھے باز رکھنا چاہتا ہوں۔''

''مگر میں باز رہنا نہیں چاہتی۔ دیکھ مجھے غور سے دیکھ۔'' وہ چند قدم آگے بڑھ کر جھیل کے قریب پہنچ گئی اور وہ اپنا لباس اتار کر پانی میں داخل ہو گئی۔ کالیا نے رخ بدل لیا تو وہ زور سے چیخی۔ ''کالیا...... اوم رد کیڑ مجھے دیکھ اور میرے وجود سے پانی کا رنگ دیکھ۔ آہ...... کیسا سنہرا ہو گیا ہے اس کا رنگ۔ احمق بے وقوف آگے آ......''

''میں واپس جا رہا ہوں سلطانہ۔''

''اگر تو واپس گیا تو اپنی زندگی کے سب سے بڑے پچھتاوے سے دوچار ہو گا۔'' سلطانہ پانی میں سے چیخی۔

''میں واپس جا رہا ہوں سلطانہ۔ تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔''

کالیا نے واپسی کے لیے قدم اٹھائے تو سلطانہ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں نے تجھ سے کہہ دیا ہے' فیصلہ کرنا تیرا کام ہے۔ اگر تو مزید چند قدم آگے بڑھا تو میں تیرے بارے میں فیصلہ کر لوں گی۔ کالیا...... یہ ایک عورت کی بڑی توہین ہے کہ کوئی اسے یہاں تک آنے پر قبول نہ کرے۔ میں اپنی اس توہین کو برداشت نہیں کروں گی۔ دیکھ ساری بستی والوں کو علم ہو جائے گا کہ تو میرے گھر میں اجنبی ہے اور تو نے ...... اور تو نے تو نے لیا کے قانون کو توڑا ہے۔ کالیا میں کہوں گی کہ تو دھوکے سے مجھے یہاں لایا ہے۔ اس کے بعد...... اس کے بعد تو کتے کی موت مارا جائے گا۔ میں یہ کام کر سکتی ہوں' اس سے زیادہ توہین کسی عورت کی کبھی نہ ہوئی ہو گی اور وہ بھی مجھ جیسی خوبصورت عورت کی۔ احمق تو خود کو سمجھتا کیا ہے۔ میں' میں تجھے فنا کیے بغیر دم نہیں لوں گی۔ سن کالیا' سن تیری زندگی خاک میں مل جائے گی۔ یہ میرا عہد ہے۔'' وہ چیختی رہی' تب ہی کالیا نے اپنے شانے پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا اور چونک پڑا۔ کوئی موجود نہیں تھا لیکن کالیا جانتا تھا کہ ہاتھ کا یہ لمس کس کا ہے۔ اس نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''استاد معظم۔''

"ہاں میں جولن ہوں۔" آواز سنائی دی۔

"تو استاد معظم۔"

"آ...... میرے ساتھ آگے بڑھ مجھے ظاہر نہ ہونے دے۔ یہاں سے آگے بڑھ اب میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ اب ساری عمر زاویوں کی تاریکیوں میں بسر کر دوں۔ میں تاریک وادیوں ہی کا رہنے والا بن جاؤں کیونکہ میرا دل تجھے اپنی صورت دکھانے کو نہیں چاہتا۔ میرے بچے میں تجھ سے بے حد شرمندہ ہوں۔ جو کچھ میں نے دیکھا جو کچھ میں نے سنا۔ آہ...... میرا دل چاہتا ہے کہ اسے دیکھ اور سن کر میں اپنی زندگی ختم کر دوں اپنی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ میرے گھر میں ایسی غلاظت پروان چڑھ رہی ہے۔ مجھے تجھ سے شرم آتی ہے۔ کالیا...... اور تو...... تو اتنا ہی اچھا انسان ہے۔ جتنا میں نے تیرے بارے میں سوچا تھا بلکہ تو اس سے زیادہ اچھا انسان ہے۔ تو نے ایک مثال قائم کی ہے۔ تو جوانوں کے لیے اور آہ...... یہ مہر لگا دی ہے۔ میرے اس تصور پر کہ تو ان میں سے ہے کہ جو جوانی میں بھلائیاں چاہتے ہیں اور بے شک تو وہی ہے۔ جو تو نے کہا اور بے شک میں نے تیرے ہر جز بے پر یقین کیا۔ میری عقیدت تجھ سے بے پناہ بڑھ گئی ہے۔ کالیا مجھے غم ہے مجھے افسوس کہ تجھ جیسے اچھے انسان کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا اور تجھ پر ایسے ناپاک الزامات عائد کیے گئے مگر نہیں میں اگر چاہوں تو اسی جھیل میں اس کی قبر بنا دوں۔ یہیں اس کا مدفن بنا دوں۔ بھلا کس سے کہے گی وہ جا کر مجھ سے بستی والوں سے میری مرضی کے بغیر اور اس کے بعد۔ اسے میری سزا کا تصور ہو سکتا ہے۔ میں اسے سزا دے سکتا ہوں۔ کالیا...... تو بتا کیا میں اسے سزا دوں۔"

"نہیں معظم استاد تو مجھے چاہتا ہے اور میں تجھے' وہ بے وقوف لڑکی ہے۔ حماقتوں کا شکار ہو گئی ہے لیکن میں اس کے لیے بالکل کوئی سزا نہیں چاہتا۔" کالیا مسلسل آگے بڑھتا ہوا بولا۔

سلطانہ کی چیخیں عقب سے سنائی دے رہی تھیں۔ وہ غیظ و غضب کے عالم میں نجانے کیا کیا اول فول بکے جا رہی تھی لیکن کالیا بغیر رکے آگے بڑھ آیا تھا۔ یہ خوش بختی تھی اس کی کہ اس وقت زاویوں میں پوشیدہ جولن وہاں موجود تھا۔ نجانے کیسے آ گیا تھا وہ نجانے کیوں آ گیا تھا۔ کیا اس کے ذہن میں کوئی تردد تھا' کیا وہ کسی شبے کا شکار تھا۔ اب یہ تو خدا ہی جانے' کالیا کو اس کا اندازہ نہیں ہو سکا تھا۔ غرضیکہ فاصلہ اتنا ہو گیا تھا کہ نہ تو اب سلطانہ نظر آ رہی تھی اور نہ اس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ تب جولن نے کہا۔

"تو نے کیا فیصلہ کیا نیک انسان۔ میں تیرا فیصلہ جاننا چاہتا ہوں۔"

"استاد معظم موجود ہے۔ میرا فیصلہ کوئی بنیاد نہیں رکھتا جو حکم ہو گا اسی کے مطابق عمل کروں گا۔"

"بہت بڑا دھچکا پہنچا ہے۔ میرے ذہن کو بہت دکھ ہوا ہے مجھے اس کے کردار کا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس بدبخت کو سزا دینے بیٹھوں تو اصل کام سے بہت دور ہٹ جاؤں گا اور نجانے میرا کتنا وقت ضائع ہو جائے گا۔ کالیا یوں کر کہ تو خود کو زاویوں میں پوشیدہ کرے اور اس وقت تک کے لیے جب تک کہ ہم یہاں سے جادوگروں کی وادی کی جانب قدم نہ بڑھا دیں۔ بہتر یہی ہو گا کہ تو اس کا سامنا نہ کر تیرے پیچھے وہ مجھ سے کچھ کہنے کی ہمت نہیں کرے گی بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس نے یہ عمل کر کے ہمارے سفر کے لمحات مزید مختصر

کر دیے ہیں۔ میں ذاتی طور پر متاثر ہوئے بغیر اپنے اس کام کو جاری کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ہماری واپسی ممکن ہو سکی تو پھر میں دیکھوں گا کہ اسے کیا سزا دی جا سکتی ہے۔“

کالیا نے اپنے استاد سے پورا اتفاق کیا اور یہ فیصلہ ہو گیا کہ کالیا بھی خود کو زاویوں میں پوشیدہ کرے اور سلطانہ یا کسی دوسرے کے سامنے نہ آئے۔ سو ایسا ہی ہوا لیکن انہیں ایک چاند گزارنا پڑا کیونکہ اب خود جولن یہاں نہیں رکنا چاہتا تھا۔ صبح کو اس نے کالیا سے کہا جو ایک علیحدہ گوشے میں لوگوں کی نگاہوں سے گم موجود تھا۔

”میں انتظامات کر چکا ہوں کالیا اور اب ہم جادوگروں کی وادی کی جانب چلتے ہیں۔ میں نے اپنے اہل خاندان سے کہہ دیا ہے کہ وہ میری واپسی کا انتظار نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ میرا یہ سفر طویل ہو جائے۔ اس سے زیادہ کسی سے کچھ کہنا مناسب نہیں تھا۔“

”سلطانہ نے میری شکایت تو نہیں کی؟“ کالیا نے پوچھا۔

”آہ...... نام نہ لے اسے بدبخت کا میرے سامنے‘ مبارک سفر کے لیے روانہ ہوتے ہوئے میں اس جیسی آوارہ مزاج لڑکی کا تصور ذہن میں نہیں لانا چاہتا۔“ کالیا خاموش ہو گیا اور اس کے بعد وہ نیولیا کی اس آبادی سے باہر جانے والے راستے کی طرف تیز تیز قدموں سے بڑھنے لگے۔ حالانکہ کالیا ہوا کا جادو جانتا تھا۔ اگر راہوں کا یقین ہوتا تو شاید وہ ہوا کے دوش پر خود اپنے استاد جولن کا بوجھ اٹھا کر بھی سفر کر سکتا لیکن اول تو وہ جولن کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ ہوا کا جادو جانتا ہے جس قدر جادوگری کا مظاہرہ کیا جاتا‘ وہ کسی بھی نقصان دہ ہو سکتا تھا۔ بہتر یہی ہے کہ خاموشی سے جولن کے ساتھ سفر کیا جائے۔ جولن نے یہی طریقہ کار اختیار کیا۔

☆☆☆

شبران نے دل کی بات کہہ دی‘ اس نے متحیرانہ انداز میں کہا۔

”جو کچھ تو نے کہا‘ اس نے میری آنکھوں میں نجانے کتنے خواب جگا دیے ہیں۔ میں جوان ہوں‘ طاقتور ہوں لیکن جادوگروں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہوں۔ پہلی بار تیرے سامنے زبان کھول رہا ہوں۔ اس خوف سے کبھی زبان نہیں کھولی کہ اگر میرے خیالات دوسروں تک پہنچ گئے تو کہیں مجھے نقصان نہ پہنچ جائے۔

لیکن ہوتا یہی ہے کہ میں اگر کچھ کرنا چاہتا ہوں تو جادوگر آڑے آ جاتے ہیں اور مجھے اپنا دل مار کر رہ جانا پڑتا ہے۔ سو یہ بہت بڑی بات ہے الماس کہ مجھے جادوگروں پر فوقیت حاصل ہو جائے اور میں طاقتور حکمران بن جاؤں مگر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ صدیوں سے جادوگر ہم پر حکومت کرتے چلے آئے ہیں۔ میں ایک خاص بات محسوس کرتا ہوں اس دور میں‘ وہ یہ کہ کم از کم ہمارے علاقے کے لوگ یعنی نیولیا والے اب اس قدر تیز مزاج اور آتش رو ہو چکے ہیں کہ وہ کسی کی بات نہیں مانتے اور یہ عمل بھی جادوگروں ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کو سکھایا ہے کہ ہر شخص اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے۔ اگر سردار کوئی ایسا عمل کرے جو عام لوگوں کے لیے ناپسندیدہ ہوتا ہے تو وہ احتجاج کر سکتے ہیں۔ جادوگروں تک اپنی شکایات پہنچا سکتے ہیں۔

اور ایسا جادوگروں نے اس لیے کیا کہ وہ اپنا اقتدار قائم رکھیں۔ چنانچہ یہ سرکش لوگ اب اگر جادوگروں کے خلاف بھی کھڑے ہو جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ نیولیا والے کلولیا سے جنگ کر کے انہیں شکست دینا چاہتے ہیں لیکن اس وقت یہ آواز بھی بلند ہو رہی ہے کہ طویل ترین عرصے کے لیے جن لوگوں کو دوسری دنیا میں جادو کے حصول کے لیے بھیجا گیا تھا آخر وہ کون سا جادو لائے ہیں جو کارآمد ہو سکے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ صورت حال انتہائی نازک ہے اور ہمیں جو کچھ بھی کرنا پڑے گا' سوچ سمجھ کر کرنا پڑے گا لیکن جادوگروں کے خلاف کوئی مہم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے۔ یہ بات کم از کم میرا ذہن سمجھنے سے قاصر ہے۔" الماس کی دل آویز مسکراہٹ میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوا تھا' اس نے کہا۔

"بنیادی چیز تجھے بتاؤں شبران؟"

"ہاں' کیوں نہیں۔ تیری باتوں کو غور سے نہیں سنوں گا تو کس کی باتوں کو غور سے سنوں گا۔" شبران کی آنکھوں میں محبت کے نقوش ابھر آئے تھے۔ کہنے لگا۔

"اول تو تو ایک حسین ترین ساتھی ہے جسے پا کر انسان کو ساری دنیا سے کنارہ کشی کر لینی چاہیے لیکن تیرا یہ حکم نہیں ہے' ورنہ میں ایسا بھی کرتا۔ دوسری بات یہ الماس کہ تو انتہائی ذہین ہے۔ مجھے بتا تیرا منصوبہ کیا ہے۔"

"میرے عزیز ساتھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ تیرے ہاں جادوگروں کا ایک غول جمع ہے۔ انہوں نے اپنی اپنی عقل سے کام لے کر کچھ جادو ایجاد کیے اور ان کے ذریعے برتر بن بیٹھے جبکہ میرا دعویٰ ہے کہ وہ عام لوگوں سے مختلف نہیں ہیں لیکن یہاں بھی ان کا تصور اقتداری تھا۔ یعنی اقتدار کے حصول کے لیے انہوں نے طاقت حاصل کی اور اپنے آپ کو منوا کر عام لوگوں سے برتر ثابت ہو گئے۔ یہ عمل کیسے ہوا۔ جواب دے گا؟"

"میں بالکل جواب نہیں دے سکتا کیونکہ تیری بڑی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔"

"میں بتاتی ہوں تجھے' یہ عمل یوں ہوا عظیم شبران کہ انہوں نے عقل استعمال کی۔ گویا عقل کا جادو' تمام قسم کے جادوؤں سے برتر ہے اور الماس کے پاس عقل کا جادو ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسے تیرا تعاون حاصل ہو۔"

"تو میرے ہاتھ میں ایک خنجر دے اور مجھ سے یہ کہے کہ میں اپنا گلا کاٹ لوں اور ایک لمحہ دیر ہو جائے تو مجھ پر اعتماد نہ کرنا لیکن اس سے پہلے اعتماد کرنا از حد ضروری ہے۔"

"گویا تو یہ کہتا شبران کہ میری باتوں پر آنکھیں بند کر کے عمل کرے گا۔"

"بالکل عمل کروں گا۔"

"تو پھر یہ کام میرے سپرد کر دے۔"

"میں نے کر دیا۔ مجھے صرف اپنے احکامات دے اور اس پر عمل کیا جائے گا۔"

''ذرا غور کر کے بتا کہ تیرے ساتھیوں میں جو جنگجو ہیں اور جو تیرے ایسے وفادار ہیں جو اسی طرح تیری بات پر تیرے کہنے پر گلا کاٹ سکتے ہیں' جس طرح تو نے مجھ سے کہا کیا۔ ایسا کوئی نام تیرے ذہن میں ہے۔''

''یوں تو بہت سے نام میرے علم میں ہیں۔ میرے بہت سے ساتھی ہیں اور یہ وہ ہیں' جنھوں نے مجھے یہاں کا سردار بنایا لیکن دو افراد ایسے ہیں' جنہیں مٹی کا پتلا کہہ سکتی ہے۔ یعنی میں انہیں جہاں چاہوں اٹھا کر رکھ دوں' وہ صرف میری زبان سے سوچتے ہیں۔ وہ صرف میری زبان پر جیتے ہیں' وہ کرتے ہیں جو میں چاہوں۔''

''کون ہیں وہ؟''

''ان میں سے ایک کا نام بولان ہے اور دوسرے کا کورال۔''

''کیا یہ طاقتور ہیں؟''

''سرزمین نیولیا کے طاقتور ترین لوگ ہیں' ان کے تحت ساٹھ ساٹھ آدمی ہیں اور یہ آدمی ان کے احکامات پر اسی طرح عمل کرتے ہیں' جس طرح وہ میرے احکامات پر۔''

''اگر ان سے کہا جائے کہ فلاں شخص کو قتل کر دو تو کیا یہ اعتراض کریں گے؟''

''نہیں' تیرے منہ سے اس شخص کا نام نکلے اور لفظ قتل نکل جائے تو یوں سمجھ لے کہ ان کی لاشیں تیرے پاس پہنچ جائیں گی۔''

''بے رحم ہیں؟''

''انتہائی بے رحم' وہ دو افراد سو افراد پر بھاری ہیں۔''

''یہ تو نہایت عمدہ بات ہے اور یقینی طور پر اب یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ قابل اعتماد ہوں گے۔ اچھا تیز چھوڑ تو یوں کر کہ بولان اور کورال کو مجھ سے ملا دے اور انہیں حکم دے کہ میں جو کچھ کہوں وہی کریں۔''

''ٹھیک ہے' ایسا ہی ہو جائے گا۔''

''بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ شبران اور بھی کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں تجھ سے۔ کیا نیولیا میں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو بڑی حیثیت رکھتے ہوں اور لوگ ان کی باتیں مانتے ہوں۔''

''ایسے بھی بہت سے افراد ہیں جو معزز ترین تصور کیے جاتے ہیں اور بے شمار سرکش جوان صرف ان کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔''

''ان کے نام بھی بتا مجھے؟'' الماس خوشی سے مسکراتی ہوئی بولی۔

''گنتی بھی جا سکتی ہے ان کے ناموں کی لیکن اس میں بھی تو تین ناموں کو سرفہرست رکھ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر میں نیولیا کا سردار نہ ہوتا تو انہی میں سے کوئی سرداری کے منصب پر فائز ہوتا۔''

''کیا نام ہیں ان کے''

''تیکانہ' جوزن' کینال۔''

''کیا حیثیت ہے ان کی؟'' الماس نے پوچھا اور شبران اسے ان کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ الماس غور سے سنتی رہی پھر اس نے کہا۔

''ان کی اولادوں کے بارے میں بتا۔ خاص طور سے ان کی جوان لڑکیوں کے بارے میں۔''

''تیکانہ کی دونوں بیٹیاں حسن وجمال میں یکتا ہیں۔ جوزن کی ایک جوان بیٹی اور آٹھ بیٹے ہیں۔''

''پُر جوش ہیں یا ڈھیلے ڈھالے ہیں؟''

''پُر جوش ہیں۔''

''آخر میں رہ گیا کینال جولن کی بھی جوان بیٹیاں ہیں۔''

''بہت خوب۔''

''مگر یہ کیوں پوچھا تم نے؟''

''نہیں۔ شبران نے وعدہ کیا ہے۔ تو نے اعتماد کیا ہے مجھ پر۔ اب یہ سب کچھ مجھے کرنے دے۔''

''میں نے بس یونہی پوچھ لیا تھا' ورنہ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے۔'' شبران نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس ٹھیک ہے۔ یولان اور کورال کو میرے پاس لے آ۔'' الماس بولی اور شبران نے گردن ہلادی۔

☆☆☆

شیلون کی مسرتوں کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ بے حد خوش تھا۔ جولیا نے بھی حد کردی تھی۔ خود کو لٹانے پر آئی تو ایسا لٹایا کہ خلوص بھی نہ رہی اور یہ بھی سچ تھا کہ الماس اس کے سامنے کیا تھی۔ یوگا کی مشقوں نے الماس کو مصنوعی حسن بخشا تھا اور جولیا کول اور نوشگفتہ تھی۔ شیلون اپنے منہ سے بول اٹھا۔

''میں جبانہ کا سب سے بڑا انسان ہوں۔''

''مگر کیسے؟''

''اس طرح کہ تو مجھے حاصل ہے۔ تیرا پیار مجھے حاصل ہے۔''

''اوہ...... یہ بات ہے مگر تیرے خیال میں الماس مجھ سے زیادہ حسین ہے۔''

''تجھ سے دل کی بات کرتا ہوں' اگر سچ لگے تو یقین کر لینا۔ میں شبران کا خیال کرتا ہوں اور کوئی ایسی بات تجھے کہنا چاہتا جو شبران کی پسند کے خلاف ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عورت کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ خود کو سجانا جانتی ہے اور اس کی ادائیں ایسی ہیں جیسے وہ دنیا میں

سب کچھ دیکھ چکی ہو۔ وہ یہ جانتی ہو کہ مردوں کو کیسے لبھایا جاتا ہے جبکہ تو کچی کلی ہے۔ میں تجھ سے بہت زیادہ گفتگو نہیں کروں گا اس بارے میں۔ اول تو تو جھوٹ سمجھے گی جو لیا! دوسری بات یہ کہ اس سے کچھ اور انکشافات ہوتے ہیں لیکن یہ ایک بڑی سچائی ہے کہ اگر شبران کو تیری حقیقتیں معلوم ہو جاتیں تو وہ الماس کو ٹھکرا کر تیری جانب رجوع ہو جاتا' یہ بہت بڑی سچائی ہے۔"

"یعنی تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں الماس سے زیادہ حسین ہوں۔"

"تیرا اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے تو اس سے ہزاروں گنا زیادہ خوبصورت ہے۔"

"آہ...... میں خوش ہوں۔ مجھے سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ تو مجھے پسند کرتا ہے۔ باقی اور کچھ نہیں چاہیے مجھے۔ نہ مجھے سردار کی قربت پسند نہ کسی اور کی۔ بس تو میرا ساتھی ہے۔" شیلون مسکرانے لگا پھر بولا۔

"لیکن افسوس ہے مجھے کہ میں سردار نہیں ہوں' ورنہ درحقیقت تجھے ایک سردار کی بیوی کی حیثیت سے اپنے پاس رکھتا۔"

"کیا تو مجھے اس دنیا میں کچھ بھی نہیں دے سکتا شیلون؟"

"میری زندگی مجھ سے مانگ کر تو دیکھ' اب اتنا بے حقیقت بھی نہیں ہوں میں۔"

"میں سوچتی ہوں کہ تو اگر میری اس آرزو کو پورا نہ کر سکا تو خواہ مخواہ مجھے افسوس ہوگا۔"

"نہیں تو مجھ سے کہہ کر تو دیکھ میں اپنی بساط سے آگے بڑھ کر کام کروں گا اور تیری وہ آرزو پوری کر دوں گا۔"

"جیکانہ کے بارے میں۔"

"ہاں۔"

"ہاں' میں جانتا ہوں کہ اسے قیدی بنا دیا گیا ہے۔"

"کہاں ہے وہ...... زندہ ہے؟"

"ہاں زندہ ہے۔ قید خانے میں ہے۔"

"یہ قید خانہ یہاں سے کتنی دور ہے۔"

"کافی فاصلہ ہے' کیوں؟"

"میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"اوہو...... اچھا ٹھیک ہے تو پھر......"

"کچھ اور نہیں' بس میں اس سے ملنا چاہتی ہوں تو جانتا ہے شیلون کہ مجھے اپنے باپ سے نفرت ہے' بے پناہ نفرت۔"

"کیا......؟" شیلون اچھل پڑا۔

"ہاں میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔"

"اپنے باپ سے۔"

"ہاں۔"

"مگر......تو......میرا مطلب ہے یہ کیسے ہو گیا؟"

"ہو گیا ہے شیلون! ہو گیا ہے۔"

"مگر کیوں؟"

"مجھے اس سے کچھ گفتگو کرنی ہے۔ درحقیقت اس نے مجھے آج تک اس طرح پوشیدہ رکھا ہے جیسے کوئی اپنا قیمتی مال چھپا کر رکھتا ہے۔ مجھے زندگی کی لطافتوں سے بالکل ہمکنار نہیں ہونے دیا گیا۔ میں ایک الگ تھلگ زندگی گزارتی رہی اور جب مجھے تیری تحویل میں دینے کا فیصلہ کیا جا رہا تھا تو میرے باپ نے مجھ سے اس کی مخالفت کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اگر شیلون تجھ پر برتری قائم کرنے کی کوشش کرے تو اسے ہلاک کر دینا۔ آج میں سوچتی ہوں کہ اگر میں اس کی بات مان لیتی تو شیلون مجھے تیری محبت کیسے حاصل ہوتی۔ بس ایک بار میری آرزو ہے کہ ایک بار مجھے اس کے سامنے لے جا اگر میں غلط کہوں تو تجھے اختیار ہو گا کہ دیں مجھے ہلاک کر دے۔"

"تو بار بار ایسی باتیں کرتی ہے جولیا میں تیرے ہاتھوں ہزار بار ہلاک ہونے کے لیے تیار ہوں۔"

"مگر کسی اور کو اس بارے میں نہ بتانا' ورنہ میری یہ آرزو پوری نہ ہو سکے گی۔"

"کیوں نہیں' جیسا تو کہے گی میں ویسا ہی کروں گا۔"

"تو پھر کب مجھے میرے باپ کے پاس لے جا رہا ہے۔"

"بہت کم انتظار کرنا پڑے گا تجھے۔ تیری آرزو پوری کرنا یوں سمجھ لے مجھ پر اسی لمحے فرض ہو گیا ہے۔" جولیا نے مطمئن انداز میں گردن ہلا دی تھی۔

☆☆☆

کالیا کے دن اور رات گزرتے رہے۔ جادوگروں کی آبادی اب اتنی قریب بھی نہیں تھی کہ وہ پلک جھپکتے وہاں پہنچے اور پھر ساتھ میں بوڑھا جولن بھی تھا جو زاویوں کے جادو کے سوا اور کچھ نہیں جانتا تھا۔ زاویوں کا جادو نگاہوں سے پوشیدہ تو کر سکتا تھا لیکن اس سے آگے اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ چنانچہ وہ سفر کرتے رہے اور جب بھی کبھی انہیں دور سے انسانوں کے غول نظر آتے' کوئی ایسی آبادی جہاں نیو لیا کے لوگ ہوں یا جادوگروں کے وہ ہرکارے جو سبز میں ملبوس ہوتے تھے اور جن کا احترام فرض ہوتا تھا جب بھی ایسے لوگ نظر آتے یہ دونوں خود کو زاویوں میں پوشیدہ کر لیتے اور بعض اوقات تو انتہائی دلچسپ واقعات پیش آتے۔ وہ ایسے کہ اچانک ہی کسی ٹیلے کے عقب سے کوئی برآمد ہوتا اور ان کے قریب سے گزر جاتا۔ یہ ضرورت کی چیزیں حاصل کر لیتے اور لوگ تلاش کرتے رہ جاتے۔ اس طرح خود جولن کو بھی لطف آ رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"جوان اگر تو میرے ساتھ نہ ہوتا تو یہی بات یہ ہے کہ یہ لطف ادھورا رہ جاتا۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ اب بہت زیادہ سفر باقی رہ گیا۔ وہ جو چوٹیاں نظر آ رہی ہیں تجھے پہاڑی ٹیلوں کی جن پر برف چمک رہی ہے۔ بس ان کے عقب سے جادوگروں کا ٹھکانہ شروع ہو جاتا ہے۔"

"کیا ان کی باقاعدہ آبادی ہے؟"

"ہاں انہوں نے بہت خوبصورت مکانات بنا رکھے ہیں اپنے لیے لیکن یہ جادو کا عمل ہے۔ تو دیکھے گا تو حیران رہ جائے گا۔ انہوں نے پہاڑی ٹیلوں کو مختلف شکلوں میں تراش لیا ہے اور ان ہی ٹیلوں کے درمیان وہ لوگ رہتے ہیں لیکن اس طرح کہ یہ ٹیلہ ایک خوبصورت طرز تعمیر کا نمونہ ہوتا ہے۔" کالیا کو دلچسپی پیدا ہو گئی اور اس رات جب بہت دیر تک گفتگو کرنے کے بعد جولن گہری نیند سو گیا تو کالیا نے زاویوں کو تلاش کیا۔ گو چاندنی کی روشنی زمین پر اتری ہوئی تھی لیکن زاویوں کی بھلا قید کہاں ہوتی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو نگاہوں سے اوجھل کیا اور جولن کے پاس سے کافی آگے نکل آیا۔ اب اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو چکی تھی کہ وہ جلد از جلد جادوگروں کی آبادی دیکھ لے۔ جولن نے اپنے آپ کو ہواؤں کے حوالے کر دیا اور لمبی لمبی چھلانگیں لگانے کے بعد فضا میں بلند ہو گیا لیکن اس انداز میں کہ اب اس کا جسم نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا اور اس کا ہلکا بدن فضاؤں کے دوش پر سفر کر رہا تھا اور اس کا رخ اختیار کرنا بھلا کون سا مشکل کام تھا۔

چنانچہ وہ برق رفتاری سے ان پہاڑی ٹیلوں کی جانب بڑھنے لگا جن کی نشاندہی جولن نے کی تھی۔ البتہ اس کا ذہن سوچوں کا مسکن بنا ہوا تھا۔ بہت احتیاط سے کام لینا تھا اسے جادوگروں کے بارے میں اسے مکمل معلومات حاصل نہیں تھی کہ ان کا جادو کون کون سا ہے۔ صرف چند جادوگروں کے بارے میں اس نے سنا تھا جیسے روشنی کے جادوگر وغیرہ۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ممکن ہے وہاں ہواؤں کے جادوگر بھی ہوں۔ زاویوں اور عکس کے جادوگر بھی ہوں۔ ظاہر ہے ان لوگوں نے اپنی برتری بلاوجہ تو قائم نہیں کی ہو گی۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اس جادوگری کا توڑ دریافت کر لیا ہو گا۔ یعنی وہ جو ہوا کے دوش پر سفر کر رہا ہے اس طرح ہواؤں میں گرایا جائے کہ اس کی ہڈی پسلی برابر ہو جائے یا وہ جو زاویوں میں پوشیدہ ہے اس طرح سامنے لایا جائے کہ وہ خود حیران رہ جائے۔

غرض یہ کہ تمام باتیں کالیا کے ذہن میں تھیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ چالاکی بھی جو در حقیقت دوسری دنیا کی سب سے اہم چیز تھی۔ یعنی اپنے آپ کو ان تمام چیزوں کے لیے پہلے سے تیار رکھنا اور اس کے بعد اپنے تحفظ کا انتظام کرنا اس کے لیے اس نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ پہلے جب وہ زمین سے زیادہ بلند ہو گیا تھا وہ طریقہ ترک کر کے نیچے آ گیا۔ زمین پر قدم بڑھا کر چلنے کا مطلب یہ تھا کہ رفتار سست ہو جائے لیکن ہوائیں تو بہت قریب ہوتی ہیں۔ ہر جگہ ہر لمحہ۔

اب وہ زمین سے اتنا اونچا تھا کہ اگر کسی طرح کسی ہوا کے جادوگر کے علم میں آ جائے اور اس کے پاس اس کی جادوگری کا توڑ ہو تو زمین پر گرنے کے باوجود اس کے جسم کو چوٹ نہ لگے لیکن جب پہاڑوں کی چوٹیوں کے کچھ فاصلے پر پہنچا تو پھر تو بلند ہونا ہی پڑا اور جب چوٹیوں کو عبور کرنا پڑا اس نے دوسری جانب کی دنیا دیکھی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ بلاشبہ ایک طلسمی دنیا آباد تھی اور یہ بھی

ایک حقیقت تھی کہ یہ خطہ غالباً جابانہ کے تمام خطوں سے زیادہ حسین تھا۔ کیوں نہ ہوتا' وہاں جادوگروں کی جادوگری جو تھی۔

تاحد نگاہ سرسبز وشاداب باغ پھیلے ہوئے تھے۔ درختوں میں پھل اس کثرت سے آئے ہوئے تھے کہ اس کی انتہا نہ ہو۔ اتنا صاف ستھرا ماحول تھا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہاں روشنی کا اس طرح انتظام کیا۔ عجیب وغریب شے روشن تھی جسے کوئی نام نہیں دیا جاسکتا تھا لیکن بغور دیکھنے سے یوں لگتا تھا جیسے بجلی ہی کا کرشمہ ہو۔ حالانکہ وہ بجلی نہیں تھی اور اس کا کالیا نے تجزیہ انہیں روشن چیزوں کے پاس جا کے کیا۔

درحقیقت یہ روشنی کی جادوگری تھی۔ سورج اور چاند کی شعاعوں کو ایک ایسے پتھر پر قید کیا گیا تھا جس پر غالباً شعاعوں کو جذب کرنے کی صلاحیت تھی اور اس طرح اس پتھر کو ایسی جگہ نصب کر دیا گیا تھا کہ وہ وہاں روشنی پھیلاتا رہے۔ یہ حیران کن طریقہ کار تھا۔ نجانے یہ کون سا پتھر ہے۔ کالیا نے پتھروں کا جادو بھی سیکھا تھا اور آواز کی جادوگری میں اس نے پتھروں کا استعمال کیا تھا۔ ہوسکتا ہے۔ یہ پتھر بھی سمندر کی گہرائیوں سے لائے گئے ہوں لیکن اس کے پاس ایک اور علم آیا تھا۔ یعنی پتھروں میں ایسی روشنی جذب کی جاسکتی ہے جو بعد میں اس طرح روشن رہے کہ رات کو دن میں تبدیل کر دے اور جادوگروں کی اس طلسمی بستی میں ایسے پتھروں کو کثرت سے استعمال کیا گیا تھا۔ چنانچہ جگہ جگہ مدھم مدھم روشنیوں کے کنول بکھرے ہوئے تھے اور ان روشنیوں میں وہ پہاڑی ٹیلے نظر آ رہے تھے' جنہیں جولن کے انکشافات کے مطابق تراش کر رہائش گاہوں کی شکل دے دی گئی تھی اور کیا ہی عجیب وغریب تھا یہ منظر بھی۔

زمانہ قدیم میں مصری اور اہرام لوگوں کے لیے باعث حیرت بنے ہوئے تھے لیکن ان امکانات کو دیکھ لیا جاتا تو حیرت کدہ اسے کہا جاتا اور یقینی طور پر ان کی ساخت اہرام مصر سے کہیں زیادہ حسین اور بلند وبالا تھی۔ یعنی پورے پورے پہاڑوں کو اوپر سے نیچے تک اس طرح تراشا گیا تھا کہ وہ ایک باقاعدہ رہائش گاہ معلوم ہوں اور ان کے اندر نجانے کیا کیا لوازمات سجائے گئے ہوں گے۔ یہ تو ابھی اندر سے دیکھنے کی بات تھی۔

بیرونی منظر جو کالیا نے دیکھا تھا' اسی نے اسے حیران وپریشان کر دیا تھا۔ ایک محدود جگہ رک کر وہ دیر تک اس منظر کا جائزہ لیتا رہا۔ اس طلسمی زندگی میں پوری طرح رونق ہی رونق تھی۔ سبز لباسوں میں ملبوس وہ لوگ جن کے بارے میں کالیا کو علم ہو چکا تھا کہ جادوگروں کے ہرکارے ہیں۔ جگہ جگہ پھر رہے تھے۔ حسین وجمیل عورتیں انتہائی خوبصورت لباسوں میں ان کے ہمراہ تھیں۔ جگہ جگہ سے قہقہے ابل رہے تھے۔ حالانکہ یہ رات کا منظر تھا۔

لیکن رات کو دن کی روشنی میں تبدیل کر دینا ان کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ ہوسکتا ہے وہ رات ہی کو رنگ رلیاں مناتے ہوں۔ ہوسکتا ہے یہ بھی جادوگروں کا کوئی کھیل ہو۔ شاداب درختوں کے پاس پہنچ کر کالیا نے ان پھلوں کو بھی دیکھا تھا اور یہ پھل بھی بہت حسین ولذیذ معلوم ہوتے تھے۔ ان کی خوشبو فضا میں چکرا رہی تھی۔ آہ...... سا حیرت کدے کو اگر دنیا کی آنکھ دیکھ لے تو نجانے اس پر کیا اثر ہو۔ اسے ایک کہانی کا رنگ تو دیا جاسکتا ہے لیکن حقیقت کی آنکھ سے اگر دیکھا جائے تو ناقابل یقین حد تک خوبصورت جگہ تھی۔

کالیا کے دل میں حسرت کی ایک لہر بیدار ہو گئی ہو سکتا ہے یہیں کہیں انفاریہ بھی ہو۔ انفاریہ وقت اس کی منزل اس کی پسند اس کی آرزو اس کا پیار اور اب یہ سب کچھ کہنے میں کالیا کو کوئی دقت نہیں محسوس ہوتی تھی۔ یہ ایک سچائی تھی کہ وہ ایک حسین و جمیل لڑکی سے عشق کرتا تھا جس کی تصویر اس نے سمندروں سے پائی تھی۔ کچھ اور آگے بڑھا اور طلسم کدے کی رنگ رلیاں دیکھنے لگا۔ جدھر نظر جاتی تھی زندگی سے سرشار لوگ نظر آتے تھے۔ اپنے محبوب کے ساتھ زندگی کی تمام دلچسپیوں میں مصروف' حسین عورتیں ان کے ساتھ ہوتی تھیں۔ کہیں رقص کی محفل جمی ہوئی تھی' خوبصورت ساز نغمہ بازی کر رہے تھے اور ان کے درمیان حسین جسم متحرک رہے تھے۔ اس وادی کو دیکھ کر یہ احساس ہی نہیں ہوتا تھا کہ یہ جاپانہ کی سرزمین کا کوئی حصہ ہے۔ اس نے الگ تھلگ ایک اجنبی جگہ محسوس ہوتی تھی۔

حسن و جمال کے پیکر رقصاں رہے اور کالیا کا جی بے اختیار چاہنے لگا کہ وہ انفاریہ کی تلاش میں سرگرداں ہو جائے اور کسی طرح اسے پالے۔ اس وقت جو بے اختیاری اس پر طاری ہوئی تھی اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ حالانکہ دنیا کی حسین ترین لڑکیوں نے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ شاید وہ کسی سے متاثر ہو جاتا مگر اس حسین تصویر نے اس کے دل میں ایسی جگہ بنائی تھی کہ پھر کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ کالیا کو اچانک ہی جولن یاد آیا اور وہ چونک پڑا۔ جولن اگر جاگا تو پریشان ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے وہ اس کی تلاش میں کوئی قدم اٹھا دے جو اس کے لیے نقصان دہ ہو جائے۔

چنانچہ واپسی مناسب ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ جولن کے ساتھ یہاں آئے گا تو اس کے بعد انفاریہ کو تلاش بھی کرے گا کیونکہ اس نے نوجوان کالیا انفاریہ سے متاثر ہے۔ چنانچہ اس نے واپسی کا سفر اختیار کیا جو فاصلہ پیدل بہت طویل عرصے میں طے ہو سکتا تھا' وہ ہواؤں کے دوش پر آن کی آن میں طے ہو گیا اور اس نے جولن کو اسی طرح سوتے ہوئے پایا۔ اس ماحول میں اتنی دلکشی تھی کہ کوئی بھی نوجوان وہاں سے واپسی کا ارادہ بھی نہ کر سکے لیکن ذمہ داری بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ کالیا کو جولن کی وجہ سے واپس آنا پڑا تھا اور یہاں آ کر اسے اطمینان ہوا تھا کہ جولن جاگا نہیں ہے' ایک ٹھنڈی سانس لے کر وہ بھی وہیں دراز ہو گیا جہاں جولن دراز تھا اور جہاں کے بارے میں جولن جانتا تھا کہ وہ یہاں موجود ہے پھر روشنی کی کرنیں پھوٹیں اور جولن جاگ گیا۔ اس نے مسکراتی نگاہوں سے کالیا کو دیکھا جو گہری نیند سو رہا تھا اور پھر اس نے اس نوجوان کو جگا دیا۔ اس کی آنکھوں میں محبت کے آثار تھے' کہنے لگا۔

"معاف کرنا میرے بچے! اصولی طور پر مجھے تمہیں سوتے رہنے دینا چاہیے تھا لیکن ہم ان لوگوں کی سرزمین پر ہیں' جن کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کب کہاں پہنچ جائیں۔ چنانچہ ہمیں ہوشیار رہنا پڑے گا۔ میں تم سے معذرت خواہ ہوں کہ تمہیں جگا دیا لیکن یہ ضروری تھا۔

"نہیں' معزز جولن ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں تو خود اس بات پر حیران ہوں کہ اتنی دیر کیوں سویا جبکہ یہ جگہ در حقیقت ہوشیار رہنے کے لیے ہے۔ بہر حال ہمیں احتیاط تو کرنی ہی چاہیے۔ پتہ نہیں کس وقت کون اس طرف آ نکلے اور ہمیں اس کی طرف سے نقصان پہنچ جائے۔"

"میرا بھی یہی مقصد تھا اور اسی لیے میں نے تمہیں جگا دیا۔ براہ کرم محسوس نہ کرنا۔"

"بالکل نہیں میرے معزز استاد! سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بھلا اس میں محسوس کرنے کی کیا بات ہے۔" کالیا نے کہا اور اس کے بعد جولن وادی طلسم کے بارے میں تفصیلی گفتگو کرنے لگا اور کالیا دل ہی دل میں مسکرانے لگا کہ جو کہانی معزز استاد اسے سنا رہا ہے' اسے وہ اپنی آنکھوں سے بہت پہلے دیکھ چکا ہے لیکن اس کے بارے میں تذکرہ کرنا کسی طور مناسب نہیں تھا اور کالیا نے اس طرح اس حیرت کدے کی کہانی سنی جیسے درحقیقت اس کے بارے میں کچھ نہ جانتا ہو۔ پھر وہ کہنے لگا۔

"بہت ضروری باتیں ہیں یہ کالیا! اور ہمیں اس پر غور کر لینا ہے۔ دراصل جادوگروں کی اس بستی میں ہمیں کوئی بھی لمحہ خوف کا لمحہ تصور کرنا پڑے گا کیونکہ ان کے پاس بے پناہ وسائل ہیں اور وہ اپنے دشمنوں کے بارے میں عام لوگوں سے زیادہ باخبر رہتے ہیں کیونکہ مجرمانہ ذہنیت کے حامل ہیں' اس لیے ہمیں بہت زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا کہ احتیاط کا دامن کسی شکل میں ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے لیکن بہتر ہے کہ اب ہم اس جانب سفر کریں۔"

کالیا نے دن کی روشنی میں ایک بار پھر سفر اختیار کیا اور اس بار جولن بھی خاصی تیز رفتاری سے یہ سفر کر رہا تھا اور دونوں پوری طرح محتاط تھے پھر دن کی روشنی میں پہاڑوں کی چوٹیاں طے کرنے کے بعد کالیا نے اس طرف کا منظر دیکھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں راتیں جاگتی ہوں اور دن سوتے ہوں۔ اس وقت وہاں مکمل طور پر خاموشی طاری تھی اور وہ لوگ آرام کی نیند سو رہے تھے۔ کالیا کو یہ سب بہت عجیب محسوس ہوا۔ جادوگروں نے درحقیقت اپنی دنیا بسائی ہوئی ہے اور صحیح معنوں میں وادی جنابانہ میں عیش و عشرت کی زندگی ان کے نام لکھ دی گئی ہے جبکہ دوسرے لوگوں کو یہ زندگی میسر نہیں تھی۔ کالیا جولن سے ان تمام چیزوں کے بارے میں تفصیلات معلوم کرتا رہا اور جولن بڑی تفصیل سے اسے بتاتا رہا کہ جادوگر کس طرح زندگی گزارتے ہیں۔

غرض یہ کہ یہ وقت خاصہ دلچسپ اور معلومات گزرا اور کالیا کو وہ باتیں بھی معلوم ہوئیں جو درحقیقت کسی استاد کے بغیر معلوم ہونا ممکن نہیں تھا۔ تب اس نے اپنی پسند کا پہلا سوال کیا۔

"معزز استاد! انقاریہ کیا انہی مکانات میں سے کسی ایک میں ہو سکتی ہے؟"

"بالکل نہیں' وہ تو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے۔"

"کتنے فاصلے پر۔" کالیا نے چونک کر پوچھا۔

"وہ جو پہاڑی ٹیلے نظر آتے ہیں جو اس وقت بھی دھند میں ڈوبے ہوئے ہیں' وہاں انقاریہ کا مسکن ہے۔"

"کیا وہ جگہ یہاں سے زیادہ خوبصورت ہے؟"

"میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا اس لیے اس کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا۔" جولن نے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"خیر کوئی بات نہیں ہے' بہت جلد اس جگہ کو دیکھ لیں گے۔"

''کیا تو وہاں جانے کا ارادہ رکھتا ہے؟''

''یہاں آنے کا مقصد اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے معزز جولن کہ میں افتاریہ کو بھی دیکھوں اور پھر تم ہمارے دوسرے معاملات سے تو تم واقف ہی ہو۔ ظاہر ہے ہمیں وہ بھی دیکھنا ہے اور یہاں ان جادوگروں کی بستی میں ان کا عمل بھی۔''

''یہی میں کہہ رہا تھا کہ شاید تو نے یہاں رکنے کے بعد کچھ باتوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔'' کالیا مسکرایا اور بولا۔

''نہیں میرے استاذ میرے محترم استاد بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ جو چیز ہمارا مقصد حیات ہو اسے نظر انداز کر کے دوسری باتوں کے بارے میں سوچا جائے۔'' جولن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

☆☆☆

الماس نے بولان اور کورال کو دیکھا۔ بولان پستہ قامت تھا اور کورال انتہائی طویل القامت۔ الماس کو ایک ہی نگاہ میں اندازہ ہو گیا کہ بولان انتہائی چالاک اور شاطر آدمی ہے جبکہ کورال صرف جنگجو اور خونخوار شخص۔ بہر حال دونوں کے بارے میں شبران نے جو کچھ بتایا تھا وہ الماس کے ذہن میں تھا۔ اس نے انہیں عزت اور احترام سے اپنے سامنے بٹھایا اور دونوں احترام سے خوش ہو گئے۔ کورال نے کہا۔

''سچ بات یہ ہے کہ تو اس وقت نیولیا کی خاتون اول ہے۔ تیرا احترام ہم سب پر واجب ہے لیکن تو عزت دینا جانتی ہے اور جو عزت دینا جانتے ہیں ان کی عزت کرنا بھی فرض ہے۔ ہم تیرے اس احترام کے بے حد شکر گزار ہیں اور تجھے یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ تیرا حکم ہمارے لیے اول اور آخر ہوگا۔''

''تمہارا بے حد شکریہ۔ دراصل میں اجنبی دنیا کی انسان ہوں اور اسی دنیا کی کہانیاں لے کر آئی ہوں یہاں لیکن یہاں میں جو کچھ کرنا چاہتی ہوں اس کے لیے مجھے شبران نے بتایا ہے کہ تم سے بہتر انسان اور کوئی نہیں ہے۔''

''شبران ہم پر اعتماد کرتا ہے۔ ہم اس کے لیے جان کی بازی بھی لگا سکتے ہیں۔''

''مجھے یہ بھی بتایا ہے شبران نے کہ تم دو نہیں بلکہ ہزار ہو۔'' اس پر دونوں ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے اور بولان نے فوراً ہی کہا۔

''آپ کا کہنا درست ہے' خاتون اول۔''

''تم مجھے الماس کہہ سکتے ہو۔''

''یہ ہماری گستاخی ہوگی۔''

''نہیں میں تمہیں اجازت دیتی ہوں کہ تم مجھے الماس کہو۔''

''خاتون الماس ہمیں حکم دیجیے' ہمیں کیوں بلایا گیا ہے؟''

''بات اتنی مختصر نہیں ہے کورال تم لوگ اطمینان سے بیٹھو افسوس یہاں مدارات کا رواج نہیں ہے' ورنہ میں تمہاری خاطر مدارات

بھی کرتی۔"

"آپ نے جس لہجے میں ہمیں مخاطب کیا جو عزت اور جو مقام دیا اس سے بڑھ کے مدارات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ ایک بار پھر آپ کا بے حد شکریہ۔"

"میں سب سے پہلے تم سے نیولیا کے بارے میں کچھ سوالات کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے نکولیا کی بات نہیں کی بلکہ نیولیا کا ذکر کیا ہے اور نیولیا ہی کی کہانیاں میں سننا چاہتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے ہم آپ کو نیولیا کے بارے میں جتنا جانتے ہیں اتنا ضرور بتائیں گے۔"

"نیولیا کی سرزمین کے بارے میں معلومات حاصل کر کے میں یہاں کچھ تبدیلیاں لانا چاہتی ہوں جن کے بارے میں سب سے پہلے تم سے معذرت کرلوں کہ ہو سکتا ہے تمہیں پسند نہ آئیں۔" دونوں نے گردنیں خم کیں اور دونوں ہی بیک وقت بولے۔

"ہمیں صرف وہ بات پسند آتی ہیں جو شبران کو پسند ہو اور اگر شبران نے یہ کہا کہ ہم الماس سے ملاقات کریں اور ہر وہ کام کریں جو الماس کا حکم ہو تو یہ حکم شبران ہی کا ہوگا اور الماس ہم اس سے آگے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔"

"ہوں ٹھیک ہے تو میں تم سے سوالات کرتی ہوں تم ان کے جوابات دو۔"

"ضرور۔"

"کیا تم جادوگروں سے خوفزدہ ہو؟"

"ہم جادوگروں سے کوفزدہ نہیں ہیں لیکن اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہمارے اور شبران کے درمیان کوئی ایسا طلسمی چکر نہ چلائیں جس سے ہم پر شبران کی مہربانیاں کم ہو جائیں۔ اگر ہمیں ان سے کوئی خوف ہے تو صرف یہ ہے۔"

"تم براہ راست ان سے نہیں ڈرتے؟"

"بالکل نہیں۔"

"اور تمہارے ساتھ جو افراد ہیں وہ؟"

"وہ اس قدر قابل اطمینان ہیں کہ اگر ہم انہیں ایک قطار بنا کر گڑھے میں کود جانے کو کہیں تو آخری آدمی تک اس گڑھے میں کود جائے گا۔ یہ سوچے سمجھے کہ اس گڑھے میں اسے زندگی نہیں ملے گی۔"

"ویری گڈ۔" الماس نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ دونوں ہی اسے قابل اعتماد نظر آئے تھے پھر اس نے کہا۔

"سنو میں تمہیں اپنے خیالات بتاتی ہوں اور اس کے بعد تم سے اس بارے میں مشورہ کروں گی۔" وہ مدھم لہجے میں کورال اور بولان کو تفصیلات بتانے لگی۔

دونوں بغور اس کی باتیں سن رہے تھے۔ بار بار اس کی آنکھیں حیرت سے سکڑ جاتی تھیں۔ کبھی کبھی ان کے چہرے جوش سے

سرخ ہو جاتے تھے۔ الماس کافی دیر تک انہیں سرگوشیوں کے انداز میں اپنا مقصد سمجھاتی رہی اور دونوں ہی بار بار چونک کر حیرت سے کبھی اس کی اور کبھی ایک دوسرے کی شکل دیکھتے رہے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دونوں الماس سے بہت متاثر ہو گئے ہیں۔ اس نے انہیں اپنا پورا منصوبہ سمجھایا۔ اس تفصیل میں اس نے اپنی ذہانت کو کارفرما رکھا تھا اور اس انداز میں بات کی تھی کہ وہ وقت سے پہلے کچھ جان سکیں۔

اس کے بعد اس نے اپنی گفتگو ختم کر دی۔ بولان' کورال ساکت تھے۔ الماس کے خاموش رہنے کے بعد بھی وہ کافی دیر تک گنگ رہے تھے پھر بولان نے الماس کو تعریفی نگاہوں سے دیکھا اور کہا۔

''الماس تو ذہانت کا پہاڑ ہے۔ میں تیری حقیقت سمجھ رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ جو کچھ تو نے کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے؟''

☆......☆......☆

الماس نے مسکراتی نگاہوں سے بولان کو دیکھا اور کہا۔

''اور میں یہ سمجھتی ہوں بولان کہ تم اور کورال میرے لیے اتنے ضروری ہو کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔''

''یہ تیری محبت ہے۔ ہم اب اس بارے میں تجھ سے کچھ اور سوالات کریں گے۔''

الماس کو کم از کم بولان کے بارے میں یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ انتہائی ذہین انسان ہے۔ وہ خود بھی ذہانت کی قدر کرتی تھی اور ذہین لوگ اس کو بہت پسند تھے جبکہ اسے پہلے ہی یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ کورال صرف ایک جنگجو ہے۔ ذہانت میں وہ بولان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ وہ بولان کے سوالات کے جواب دینے کے لیے تیار ہو گئی۔ شبران نے پہلے ہی اس حقیقت کا انکشاف کر دیا تھا کہ یہ دونوں اس کے انتہائی قابل اعتماد ساتھی ہیں۔ بولان کہنے لگا۔

''پہلا سوال یہ ہے کہ تو ان کارروائیوں کے پس منظر میں کیا چاہتی ہے؟''

''تمہارے آقا شبران کی مکمل سربراہی۔''

''اور جادوگروں کا کیا ہوگا؟''

''جادوگر زندہ رہیں گے' سلامت رہیں گے کیونکہ وہ جبانہ کے باشندے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے بولان کہ شبران میری زندگی کا مالک ہے۔ اتنا شاندار انسان کہ میں اپنی تمام زندگی اس کے قدموں میں بسر کرنا فخر سمجھتی ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی سادہ لوح انسان ہے اور خود اپنے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ ذرا غور کرو۔ جبانہ کا سب سے شاندار انسان سب سے دلیر سب سے بہادر اور جادوگروں کا محکوم' اصل میں جادوگروں کو اس کا محکوم ہونا چاہیے لیکن انہوں نے اپنی چالبازیوں سے شبران کے گرد ایک دائرہ قائم کیا ہوا ہے اور بس بیچارہ شبران اسی دائرے میں عمل کر سکتا ہے۔ ایسی سرداری تو بے مقصد ہی ہوئی ناں جس میں کسی کو اتنا اختیار حاصل نہ ہو اور وہ دوسروں کے احکامات پر چلتا ہو۔ نہیں' میں یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ میں چاہتی ہوں کہ جادوگر اپنے مقام پر رہیں۔ وہ صرف ایک مشین کے کل پرزے ہیں۔ اصل چیز دماغ ہوتا ہے اور شبران کو دماغ کا کردار ادا کرنا چاہیے۔ میرا خیال ہے' اس سے زیادہ وضاحت سے تمہارے سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔''

''تو نے ٹھیک کہا۔ درحقیقت شبران کو اس کا مقام ملنا چاہیے جو کہ نہیں دیا گیا۔''

''تمہارا دوسرا سوال؟''

''میں سمجھتا ہوں' اس ایک سوال سے ہی میرے تمام مقاصد پورے ہو گئے ہیں۔ میں اپنے آقا شبران کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اگر ہم ان کاوشوں کا آغاز کریں تو اس کے نتیجے میں ہمارے مالک کو کیا فائدہ ہوگا۔''

''اور تم میری بات سے مطمئن ہو گئے؟''

''مکمل طور پر۔''

تو پھر اب یہ بتاؤ کہ میری ہدایت کے مطابق کام کا آغاز کب ہو رہا ہے؟''

''ہمیں کچھ سورج کچھ چاند انتظار کرنا ہوگا کیونکہ میں ایسے آدمی تیار کروں گا جو اس عمل کے لیے اچھے ثابت ہوں۔ ایک جگہ کا تعین بھی کیا جائے گا اور ان لوگوں کا انتخاب بھی جو اس سلسلے میں ہمارے چھوٹے شکار ہوں گے اور اس کے بعد بڑے شکاروں پر ہاتھ ڈالا جائے گا۔ کیا تو اس بات سے متفق ہے کہ ہمیں ایسے پھرتیلے اور تیز رفتار نوجوان درکار ہوں گے جو اس کام کو برق رفتاری سے کریں اور کسی کو شبے کا موقع نہ دیں۔''

''یقیناً اور میں یہ جانتی ہوں کہ اس میں وقت بھی لگے گا۔'' الماس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمارے لیے اور کوئی ہدایت۔''

''صرف یہ کہ اپنا کام مکمل طریقے سے سرانجام دینا' کبھی اپنے آپ کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا بلکہ یقینی طور پر جب یہ سب کچھ ہوگا تو سردار شبران کو اپنے آدمی گردش میں لانے پڑیں گے اور وہ معلومات حاصل کریں گے۔ تم بھی ان میں شامل ہو جانا۔ کسی کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ حقیقت کیا ہے۔''

''ایسا ہی ہوگا عظیم الماس۔ دیکھنا کہ ہم جو کچھ کریں گے' تیری خواہش کے مطابق ہی کریں گے۔'' الماس نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی اور اس کے بعد بولان اور کورال کو رخصت کر دیا۔ ان لوگوں کے انداز سے وہ مطمئن تھی اور اسے یقین تھا کہ جس کام کا آغاز اس نے کیا ہے' یہ دونوں اس کی بہترین تکمیل کریں گے۔ دیر تک وہ مسکراتی رہی اور اپنے دشمنوں کے بارے میں سوچتی رہی۔ ماضی کی بہت سی کہانیاں اسے یاد آ رہی تھیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ماضی سے اس کے حسین ترین تصورات وابستہ تھے۔

اٹلی میں اس کا ادارہ نجانے اب کس حال میں ہوگا۔ کروڑوں ڈالر کی دولت بینکوں میں جمع ہے' جس کی وہ تنہا مالک تھی لیکن کیا ہی فطرت پائی تھی۔ اس انوکھی عورت نے اتنا سب کچھ کیا لیکن اپنی ذات کے لیے ہمیشہ ہی منفرد رہی۔ اس نے ہر لمحے کو اپنی پسند کے مطابق بنا لیا۔ اس معاملے میں کیرانن گروپ نے اسے جس طرح ملوث کیا گیا تھا' یہ ایک ناقابل فراموش بات تھی۔ پتا نہیں زندگی کہاں سے کہاں تک پہنچے' معلوم نہیں حالات کیا رخ اختیار کریں۔ پتا نہیں اپنی دنیا میں جانا نصیب ہو یا نہ ہو لیکن جو زندگی گزر رہی ہے' وہ بھی کیا بری ہے۔

ہنگاموں سے بھرپور شاندار زندگی۔ الماس کو اپنے ماضی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ صرف حال سے دلچسپی رکھتی تھی اور اس وقت بھی اس کی پسندیدگی کے بہت سے سامان موجود تھے۔ ایک عظیم آبادی کے سربراہ ہونے کا تصور اس کے ذہن میں بہت بڑی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔

''شبران ہے کیا چیز ان لاتعداد انسانوں پر میں حکمرانی کروں گی۔ اس دنیا میں جرم کے راستے پر چلتے ہوئے تھوڑی سی اجارہ داری قائم تو تھی لیکن اس انداز میں کہ بے شمار افراد زندگی کے گاہک بنے رہتے تھے۔ یہاں صرف وہی ہوگا جو میں چاہوں گی۔ آہ...... یہی تو میرا مقصد ہے۔ شاید اسی کے لیے میں آج تک زندہ رہی ہوں' ورنہ کتنے لوگوں نے مجھے زندگی سے دور کرنے کی کوشش کی۔ کون کون تھا' ان میں وہ ماضی کے ایسے افراد کو یاد کرتی رہی جن سے اس کی بدترین دشمنی رہی تھی اور آہستہ آہستہ اس نے اپنے دشمنوں پر قابو پالیا تھا۔

☆☆☆

تصور کی آخری کڑی' یعنی کالیا۔ ایک نرم و نازک اور لطف سے جس کی لطافتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا جس کے اندر ایک ایسی نامعلوم کشش تھی کہ الماس اپنی پسند کے بے شمار مردوں کے ساتھ وقت گزارنے کے باوجود اس کی آرزومند تھی اور اسے اپنے خلوتوں میں حاصل کرنا چاہتی تھی پھر اس سے منسلک جولیا یاد آئی اور جولیا کو یاد کر کے وہ بری طرح چونک پڑی۔

جولیا کو اس نے عذاب میں گرفتار کر دیا تھا۔ پروفیسر جیکانہ شبران کا قیدی بن چکا تھا لیکن جولیا کا کیا ہوا۔ وہ تو کالیا سے محبت کرتی تھی۔ اب کالیا کے بجائے شیلون کے ساتھ کیسا وقت گزر رہا ہے اس کا۔ ارے ہاں' میں نے اس کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں کیا۔ کسی بھی دشمن کو نظرانداز کر دینا وہ حماقت ہوتی ہے جس پر ہمیشہ ہی کف افسوس ملنے پڑتے ہیں۔ ہر چند کہ جولیا معمولی سی حیثیت کی مالک ہے لیکن دشمنی تو اس کے دل میں بیدار ہوئی ہے۔ ذرا معلوم تو کیا جائے کہ اس کی کیا کیفیت ہے۔ اس کے لیے شبران ہی بہتر ثابت ہو سکتا تھا۔ بولان اور کورال سے اطمینان بخش گفتگو ہو چکی تھی۔

اس لیے وہ اٹھی اور شبران کی جانب چل پڑی۔ شبران اپنی سرداری کے ضروری کام نمٹانے میں مصروف تھا۔ الماس کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

''نہیں شبران! میرا خیال ہے' میں غلط وقت پر آ گئی۔ تم اپنے کام سرانجام دو۔''

''اول تو میرے کام ختم ہو چکے ہیں۔ دوئم یہ کہ تیری آمد کے بعد تیرے علاوہ بھلا اور کیا یاد رہ سکتا ہے؟''

''آہ...... اتنی محبت کرو مجھ سے شبران کہ میں اس کا بوجھ برداشت نہ کر سکوں۔''

''آ بیٹھ میرے پاس۔ کیسی رہی تیری بولان اور کورال سے ملاقات؟''

''اطمینان بخش۔ تو نے ٹھیک کہا تھا شبران! بڑے کام کے آدمی ہیں دو۔''

''چل تجھے اطمینان ہوا' مجھے خوشی ہوئی۔'' شبران نے جواب دیا۔ الماس نے کہا۔

''تو نے اپنے بھائی' شیلون کی پھر کوئی خبر نہیں لی؟''

"جیکانہ کی بیٹی کو اس کے حوالے کیا ہے تو نے' لڑکی کی مرضی کے خلاف۔ کیا تیرے خیال میں جولیا' شیلون کے ساتھ مطمئن ہے۔ شیلون کے ساتھ مطمئن۔"

"شیلون نے اس کے بعد مجھ سے کوئی ملاقات نہیں کی۔ اس کا کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جو قابل ذکر ہو۔"

"پھر بھی کم از کم اس کی خیریت تو معلوم کر۔ میرا خیال ہے کہ خاموشی سے اپنے پاس بلائے۔"

"شبران! الماس کی ہر بات پر آنکھ بند کر کے عمل کرتا تھا۔ یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اس کے پس منظر میں کچھ ہے۔ فوراً ہی اس نے دو آدمیوں کو شیلون کی طلبی کے لیے بھیج دیا اور کچھ دیر کے بعد شیلون ان کے قریب پہنچ گیا۔ الماس نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہنے لگی۔

"تم بڑے ناسپاس ہو شیلون! اتنی حسین لڑکی ہم نے تمہیں بخشی جس کا تعلق اس دنیا سے ہے لیکن بعد میں تم نے ہم سے ملاقات بھی نہیں کی۔ یہ بھی نہیں بتایا کہ اس کے ساتھ تمہارا وقت کیسا گزرا۔" شیلون کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے کہا۔

"میں اپنے بھائیوں کی معزز بیوی کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ فخر بخشا۔ درحقیقت وہ لڑکی بے حد حسین ہے' بے حد محبت کرنے والی اور ایسی دلکش کہ اس کے بعد دلکشی کا تصور ختم ہو جائے۔" الماس کی پیشانی کی لکیریں گہری ہو گئیں۔ اس نے غور سے شیلون کو دیکھا اور بولی۔

"کیا تو ہم پر طنز کر رہا ہے شیلون؟"

"طنز......" شیلون حیرت سے بولا۔ "نہیں میرے بھائی کی معزز بیوی' میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی بلکہ اس نے تو میرا پہلا ہی استقبال اتنے پرُ جوش انداز میں کیا تو میں حیران رہ گیا جبکہ تو نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ میرے لیے قاتل ثابت ہو سکتی ہے' وہ مجھے ذہنی طور پر بھی قبول نہیں کرے گی لیکن اس نے تو اس طرح اپنے آپ کو میرے سامنے بچھا دیا کہ میں خود ہی شرمندہ ہو کر اس کی غلامی میں آ گیا۔"

الماس کے اندر اضطراب کی بے شمار لہریں بیدار ہو گئیں لیکن اس نے اظہار نہیں کیا۔ البتہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ اس نے کہا۔

"بیٹھ اور تفصیل سے بتا کہ اس نے تیرا استقبال کیسے کیا؟" شیلون مسکرانے لگا اور پھر اس نے مزے لے لے کر اپنی اور جولیا کی کہانی اس کو سنائی۔ شبران کو اس گفتگو سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی لیکن وہ سنتا رہا' غور کرتا رہا۔ شیلون نے الماس کو جولیا کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں۔"

"اور اس کے جواب میں اس نے تجھ سے کچھ طلب کیا؟" الماس نے پوچھا۔

"بالکل نہیں' قطعی نہیں۔ ہاں اس نے ایک بار اپنے باپ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور یہ اچھا ہوا کہ تو نے مجھے طلب کر لیا۔ میں اپنے بھائی سے اس کی اجازت بھی لے لوں۔"

"جیکانہ ملاقات کرنا چاہتی ہے وہ؟" الماس بولی۔

"ہاں۔" وہ کسی سوچ میں ڈوب گئی اور کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

''حرج بھی کیا ہے۔اس طرح تیرے تعلقات مزید بہتر ہوں گے۔ وہ جب بھی تجھ سے جیکانہ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کرے تو اسے اس قید خانے تک لے جانا جہاں جیکانہ قید ہے اور باپ بیٹی کو ملا دینا۔''

''بہت بہت شکریہ اور میرے بھائی تجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔''

''جو الفاظ الماس کی زبان سے نکلیں سمجھ لے میرا حکم ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔''

شیلون شکریہ ادا کرنے کے بعد چلا گیا لیکن الماس تو کسی گہری سوچ میں ڈوبی رہی۔ شبران اس کے چہرے پر تشویش کے آثار دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

''کیا بات ہے الماس! تو کسی قدر متفکر ہو گئی۔'' الماس نے گردن اٹھا کر شبران کو دیکھا سوچتی رہی اور پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ شبران خاموشی سے اس کے جواب کا انتظار کرتا رہا پھر دوبارہ بولا۔

''ضرور کوئی خاص بات ہے۔''

''ہاں ہے تو۔'' الماس نے کہا۔

''کیا ایسی کہ مجھے بتانا مناسب نہ ہو۔'' شبران نے کہا اور الماس چونک پڑی۔

''آہ...... اس کائنات میں کیا کچھ ایسا ہے جو میں جانوں اور تو نہ جانے۔''

''میرا خیال ہے ایسا نہیں ہے۔''

''تو پھر تو نے یہ کیوں سوچا؟''

''تیری خاموشی پر۔''

''نہیں۔ میں جولیا کے ماضی پر غور کر رہی تھی۔ یہ سوچ رہی تھی کہ یہ لڑکی زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتی ہے۔ اس کا عجیب سا وقت میرے سامنے گزرا ہے۔''

''میں سمجھا نہیں۔''

''پروفیسر جیکانہ بے شک تیری دنیا کا انسان ہے۔ شبران میں میں نے اسے ہمیشہ منفرد پایا۔ وہ اپنی بیٹی جولیا کے ساتھ ہی اپنا وقت گزارتا تھا اور...... اور......'' الماس خاموش ہوئی تو شبران نے کہا۔

''اور...... کیا......؟''

''ہاں...... وہ اس نوجوان سے عشق بھی کرتی تھی۔''

''کس سے؟''

''نکولیا کے کالیا سے۔''

''اوہو......طورش کے بیٹے سے۔''

''یہ میں نہیں جانتی۔''

''میں جانتا ہوں مگر ان باتوں سے تیری سوچ کا کیا تعلق ہے؟''

''صرف ایک میری روح صرف ایک کچھ بھی ہے۔ جولیا کی ماں اسی دنیا کی باشندہ ہے' جہاں مکاری اور عیاری کی حکمرانی ہے۔ یہ چالاکی اسے ورثے میں ملی ہے۔ تجھے علم ہے کہ میں نے شیلون سے اس کے بارے میں کیا کہا تھا۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ وہ جولیا سے عشق کر کے اسے حاصل کرے۔ وہ آسانی سے قابو نہیں آئے گی مگر اس کی کہانی کچھ اور ہے۔''

''کیا......؟''

''یہی کہ اس نے آسانی سے اسے قبول کر لیا۔ یہ سب کچھ بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے پیچھے ضرور کوئی تصور ہے۔ شبران میری زندگی جولیا کے ذہن میں ضرور کوئی سازش ہے۔''

''کیا سازش ہو سکتی ہے۔'' شبران بولا۔

''یہی معلوم کرنا ہے ہمیں۔''

''مگر تو نے شیلون کو اجازت دے دی ہے کہ اس کی خواہش پوری کر دے۔ اسے جیکانہ کے پاس لے جائے۔ میرے خیال میں اسے خود منع کر دے اور ہدایات کر دے کہ جولیا پر کڑی نگاہ رکھے۔''

''کرنے دوں مگر کیوں؟''

''تاکہ وہ ہمارے علم میں آ جائے۔ ہم اسے سمجھ لیں۔ جب وہ جیکانہ سے ملنے جائے گی تو ہم اس جگہ سے دور نہیں ہوں گے۔ کیا سمجھے؟''

''میری عقل تیرے سامنے کچھ نہیں۔ درحقیقت میں تیری طرح سوچ سکتا ہوں۔'' شبران نے پیشانی ملتے ہوئے کہا۔ الماس شیطانی انداز میں مسکرانے لگی۔

☆☆☆

جادوگروں کی اس وادی میں دن بھی کسی طور خراب نہیں تھا بلکہ دن کی تفریحات بالکل الگ ہوتی تھیں۔ کالیا تو ان میں پوری پوری دلچسپی لے رہا تھا لیکن جولن کسی قدر خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔ سب سے پہلے پوری پوری دلچسپی لے رہا تھا لیکن جولن کسی قدر خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔ سب سے پہلے جولن نے اپنے ٹھکانے کی تلاش شروع کر دی۔ اس حسین و جمیل وادی میں جہاں پھلوں اور پھولوں کے باغات اور زمین کے ایک ایک گوشہ کو حسین بنا دیا گیا تھا۔ وہیں چھوٹے چھوٹے ایسے غار بھی موجود تھے جو بیکار پڑے ہوئے تھے۔ جن غاروں اور پہاڑی ٹیلوں کو تراشا نہیں گیا تھا' وہ ناقابل استعمال تھے اور یوں تھا کہ جادوگروں کو حاصل تھی۔ باقی سب وہ تھے جو ان کے وفادار غلام تھے۔ سبز پوش جوان کے خاص آدمی ہوا کرتے تھے اور اس کے علاوہ یہاں انتظامات کرنے والے۔ چنانچہ جولن نے ایک ایسا غار تلاش کیا

جو نہایت بھدا اور بدنما تھا' وہاں یہ نفاست پسند لوگ کسی قیمت پر رہنا پسند نہیں کرتے۔ کالیا نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

''آؤ...... یہاں تو بڑی بڑی خوبصورت جگہیں ہیں۔ بھلا یہاں اس بدنما غار میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔''

''اس میں ایک مصلحت ہے میرے بچے۔''

''کیا مصلحت ہے میرے بچے۔''

''کیا مصلحت ہے؟''

''اس غار کو کوئی بھی اس قابل نہیں سمجھتا ہو گا کہ اس کی جانب رخ کیا جائے اور جب لوگ اس کی جانب سے غافل ہوں گے تو ہم اس میں محفوظ رہ سکیں گے۔'' کالیا ہنسنے لگا پھر اس نے کہا۔

''استاد محترم اور حقیقت تم ان حالات میں بہت خوفزدہ ہو۔ حالانکہ ہم زاویوں کی آغوش میں محفوظ ہیں۔''

''دیکھو کالیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ تم نے بیشتر موقع پر خود کو مجھ سے برتر ظاہر کیا ہے لیکن میرے بچے عمر ایک ایسا تجربہ ہوتی ہے جو اپنی ذات میں منفرد ہوتی ہے اور بعض تجربات صرف عمر ہی دیتی ہے۔ تو جوانی میں وہ کبھی حاصل نہیں ہوتے۔ چند باتوں کو اپنی گرہ میں باندھ لینا۔ وہ یہ کہ اپنے سامنے پڑے ہوئے ذرے سے بھی ہشیار رہنا کیونکہ وہ ہوا سے اڑ کر تمہاری آنکھ میں پڑ سکتا ہے اور تمہیں تکلیف پہنچا سکتا ہے۔ یہ سوچ غلط ہے کہ ہر چیز ناکارہ ہوتی ہے۔ ہم جادوگروں سے واقف نہیں کہ وہ کون کون سے جادو حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ ہمیں صرف زاویوں پر بھروسہ نہیں کر لینا چاہیے۔'' کالیا نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''استاد معظم! میں تم پر اعتراض نہیں کر رہا۔ میں نے تو ایک بات کہی۔''

''یہاں میری درخواست کو قبول کر لو۔ میں تمہارا شکریہ ادا کروں گا۔''

''ٹھیک ہے۔'' کالیا نے اس غار میں رہنے پر آمادگی ظاہر کر دی اور اس کے بعد وہ زاویوں میں پوشیدہ اس آبادی کا نظارہ کرنے لگے۔

کالیا ایک نگاہ پہلے ہی اسے دیکھ چکا تھا۔ دن کی روشنی میں بھی اس نے اسے دیکھا۔ وہی زندگی' وہی تفریحات۔ یہاں کے لوگوں کو کوئی کام نہیں تھا یا پھر جادوگروں کا ایک کرشمہ ہی تھا کہ یہاں کے باغات پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ شاید ایسا بھی کوئی جادودان کے پاس ہو یا پھر یہ زمین کا خطہ سب سے زرخیز تھا اور یہاں کسی خاص طریقے سے یہ سب کچھ کیا گیا تھا لیکن ایک اہم بات جو دیکھی گئی وہ یہ تھی کہ جبانہ کی دوسری آبادی کی مانند غذائی پابندی نہیں تھی۔ جبانہ والے مہینے میں ایک دن یوم خوراک مناتے تھے اور عیش و عشرت کرتے تھے تاکہ ان کی آبادیاں کبھی تحفظ کا شکار نہ ہوں۔

انہوں نے سمندری بوٹیوں سے اپنے لیے وہ غذائیں تیار کر لی تھیں جس کی بنا پر وہ ایک ماہ تک گزارا کر سکیں لیکن جادوگروں کی اس بستی میں کھانے پینے کی کوئی قلت نہیں تھی۔ یہاں سب عیش و عشرت سے زندگیاں بسر کرتے تھے۔ غالباً کسی ایسی شے سے شراب کی قسم

کی کوئی چیز بھی بنائی گئی تھی کیونکہ لکڑی کے خولوں میں ایسی شراب پائی جاتی تھی جسے وہ عیش و عشرت کے درمیان استعمال کرتے تھے۔ جولن اور کالیا بے شمار افراد کے درمیان سے گزرے اور انہوں نے اس پر غور کیا۔ کالیا نے ان سبز پوشوں کے بارے میں پوچھا جو دوسروں سے منفرد نظر آتے تھے تو جولن نے انہیں بتایا۔

”یہ سبز پوش نیولیا کی آبادیوں میں آ جاتے ہیں اور سب ان کا احترام کرتے ہیں۔ یہ جو عمل بھی کریں وہ جادوگروں کی اجازت سے ہوتا ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ وہ انہیں کسی عمل سے روکے۔ گویا جادوگروں کے خصوصی ہرکارے ہیں اور ان کے لیے کام کرتے ہیں۔“

”اوہو...... کیا یہ جادوگروں کی پیغام رسانی کرتے ہیں۔“

”ہاں یہی ان کا کام ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو یہ آبادیوں میں چلے جاتے ہیں اور انہیں مقدس سمجھا جاتا ہے۔“

”یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سارے ترادانہ کی آبادی کو احمق اور پاگل سمجھ لیا گیا ہے اور ساری زندگی جادوگروں نے اپنے لیے وقف کر لی ہے۔“

”اس سے پہلے میں نے جادوگروں کی بستی کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حالانکہ یہاں صدیاں گزر گئی ہیں مجھے لیکن اس بستی کی جانب آنے کی اجازت کسی کو نہیں ہے۔ بارہا میرے دل میں یہ خوف ابھرتا ہے کہ اگر اس سلسلے میں باز پرس ہو گئی تو میں کیا جواب دوں گا لیکن خیر اب جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ ہم اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے سرگرداں رہیں گے۔ کالیا! میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہو بڑی احتیاط سے ہو اور اس میں ہمیں کہیں مصیبت کا شکار نہ ہونا پڑے۔ جادوگروں کی اس بستی میں آ کر کم از کم ہمارے اس اندازے کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جادوگر ہم پر حکمرانی کر رہے ہیں اور اپنے لیے انہوں نے عیش و عشرت کے وہ سامان مہیا کر رکھے ہیں جن کی ہمیں ممانعت کی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت ایک گندہ فعل ہے اور اب جبکہ ہم اس بستی کا جائزہ لے چکے ہیں تو ہمیں ان لوگوں کی تلاش کرنی چاہیے جو مہذب دنیا سے آئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر یہاں انہیں یہ آسائشیں فراہم کی گئی ہیں جو یہاں موجود دوسرے افراد کو حاصل ہیں تو پھر بھلا وہ جادوگروں کے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کریں گے۔

دیکھو تین عورتیں ہر شخص کے لیے ہیں جبکہ جبانہ پر قوانین مسلط کیے گئے ہیں کہ کیا کیا جائے اور وہ نہ کیا جائے۔“

کالیا خود اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا اور یہ محسوس کر رہا تھا کہ جولن ان تمام چیزوں کو دیکھ کر بے حد برگشتہ ہے اور جادوگروں سے ناراض لیکن کالیا یہ سوچ رہا تھا کہ ان جادوگروں پر قابو پانا واقعی ایک مشکل امر ہو گا۔ دن آہستہ آہستہ گزر گیا اور شام کے سائے زمین پر جھکنے لگے۔ یہ لوگ جو کچھ بھی کر سکتے تھے کر چکے تھے لیکن دن اور رات کا عمل روکنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ جوں جوں شام کی دھندلاہٹیں زمین پر اترتی آ رہی تھیں ایسے ہی روشنیوں کے ذخیرے روشن ہوتے جا رہے تھے۔

کالیا اس عمل سے بے حد متاثر تھا۔ پھلوں کے ایک درخت کے قریب پہنچ کر پھل توڑے سرخ رنگ کے سیب نما پھل لیکن اتنے گہرے سرخ کہ ان پر اور کوئی جھلک نہیں تھی اور پھر جب اس نے اپنے دانتوں سے ان پھلوں کو کاٹا تو گویا ان میں شہد کا ذخیرہ پوشیدہ تھا۔

بڑے لذیذ پھل تھے۔ اس نے جولن کو بھی پیش کیے اور اس نے کہا۔

"نہیں، میں یہ نہ کھاسکوں گا کیونکہ جادوگروں کی آبادی سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"یہاں میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں استاد معظم! وہ یہ جذباتیت ہمیشہ نقصان دیتی ہے۔ ہمیں وقت کے ساتھ سفر کرنا پڑتا ہے اور جب بھی ہم جذبات کے ہاتھوں بھٹک کر وقت کے دوش پر بیٹھ گئے تو پھر ہمیں سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوگا۔" جولن کالیا کو عجیب سی نگاہوں سے دیکھتا رہا پھر اس نے پھل لے کر دانتوں سے کترنا شروع کر دیے۔ گویا اس نے اپنے شاگرد کی استادی قبول کر لی تھی۔ پھل کھا کر اس نے کہا۔

"بلاشبہ یہ پھل نپولیا یا گولیا میں نہیں ہیں۔ آہ...... ان جادوگروں نے تو سب لوگوں کو یقین بے وقوف بنایا ہے اور ان کی چالبازیاں ابھی تک کسی کے علم میں نہیں ہیں۔" جولن جلتا بھنتا رہا۔ اسے اس بات کا افسوس تھا کہ جادوگروں نے یہ سب کچھ کر ڈالا ہے۔

لیکن کالیا اپنی ہی باتیں سوچ رہا تھا۔ وہ چمکدار پہاڑیاں جن کے دوسری جانب انفاریہ فروکش ہے۔ اس کی دلچسپی کا باعث بنی ہوئی تھیں اور وہ چشم تصور سے تصویروں والی حسینہ کو اس جانب دیکھ رہا تھا۔ جادوگروں نے جو جادوگری کی تھی اپنا تحفظ بھی کر لیا تھا انہوں نے اور اس کے ساتھ ہی انفاریہ کو عام نگاہوں سے محفوظ بھی کر دیا تھا تاکہ جب اس کا کوئی فعل ناکام ہو جائے تو وہ انفاریہ کی روایت کا سہارا لیں۔ سو یوں ہوا کہ جب رات خاصی گہری ہوگئی اور وادی میں رنگ رلیاں منانے والوں کے قہقہے پرلذت سسکیوں میں تبدیل ہو گئے تو کالیا غار سے باہر نکل آیا اور جولن ہمیشہ گہری نیند سونے کا عادی تھا۔ کالیا نے ادھر ادھر دیکھا۔ اسے دیکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ اس نے مسلسل زاویوں کی قید اپنائی ہوئی تھی۔

ہلکی ہوا نے اس کے جسم کے وزن کا اندازہ کیا اور کالیا نے ہوا کے پہلو میں قدم رکھ دیا جو اس کا بوجھ اٹھا سکتا تھا اور اس کا بدن فضاء میں بلند ہوتا چلا گیا۔ وہ ہواؤں کے دوش پر سفر کرتا ہوا ان خوشنما پہاڑیوں کی جانب جا رہا تھا جس کی دوسری جانب سے مدھم مدھم اجالا ابھر رہا تھا اور اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس جانب بھی روشنی کا وہی معقول بندوبست کیا گیا ہے۔ ایک بات کا خصوصی طور پر کالیا کو اندازہ ہوا کہ یہاں روشنی کے جادوگر کو سب پر سبقت حاصل ہوگی کیونکہ رات کو یہ حسین روشنیاں جلد ونیا اسی کے عمل کا نتیجہ تھا۔ ہوسکتا ہے کوئی باقاعدہ نظام قائم کیا گیا ہو اس کے لیے۔ بلاشبہ یہ تحقیق کالیا کی زندگی کا مقصد تھی اور اس نے پتھروں کے جادو سے کام لے کر پتھر کی کتاب میں جو آواز تحریر کی تھی وہ یہاں کی تحقیقات کے بارے ہی میں تھی لیکن جوانی کی محبت کا احساس اور وہ لمحات اسے سب کچھ بھلا دیتے تھے جب وہ لڑکی اس کی نگاہوں میں آتی اور اپنے آپ کو وہ بے بسی کا شکار پاتا تھا۔ ان لمحات میں اور اس کا تجزیہ بھی کیا تھا۔ اس نے اور اس تجزیے کو الفاظ کی صورت دے دی تھی۔

روشنیوں کی یہ رہنمائی اسے ان پہاڑیوں تک لے گئی جن کے دوسری جانب سرسبز و شاداب پھولوں بھرے ڈھلان تھے۔ پھولوں کی قطاریں پہاڑوں کی چوٹیوں سے زمین کی گہرائیوں تک چلی گئی تھی اور یہاں بھی ٹیلوں کی وہی تراش تھی لیکن ایک سب سے بڑا

ٹیلا جسے خوبصورت انداز میں تراشا گیا تھا۔ وہاں نمایاں نظر آتا تھا جو روشنیوں سے بقعہ نور تھا اور بھلا اس بات میں اب کیا شک ہو سکتا تھا کہ یہی ٹیلہ یا یہی مکان انقاریہ کی رہائش گاہ ہوگا۔ وہ بڑی وسعتوں میں پھیلا ہوا تھا اور اس کے اطراف میں چھوٹے چھوٹے اور بھی کئی ٹیلے تھے جنہیں گنبدوں اور چوکور رہائش گاہوں کی شکل میں تراشا گیا تھا۔ ویسے یہاں خاموشی ہی نظر آ رہی تھی اور ایک پُر سکون سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ظاہر ہے رات کی رنگ رلیاں یہاں نہیں منائی جا رہی تھیں اور یہ چیز کم از کم کالیا کے لیے باعث دلچسپی تھی۔ ہو سکتا ہے اس کا واسطہ بہت سے زیادہ افراد سے نہ پڑے۔ اس خاموش سناٹے میں وہ ہوا ہی کے دوش پر ڈھلوان کو عبور کر کے زمین تک پہنچ گیا۔ بھلا ان حسین پھولوں کو اپنے قدموں تلے مسلنے کی کیا ضرورت تھی جنہیں اگر گہرائیوں سے دیکھا جائے تو پھولوں کا پہاڑ معلوم ہو۔

زمین پر قدم رکھنے کے بعد کالیا نے یہاں کی خوشگوار ہواؤں کو محسوس کیا اور اس کا دل شدت سے دھڑکنے لگا۔ یہاں اس کی زندگی کا محور موجود تھا۔ وہ جو جاپان میں اس کی نگاہوں میں لا کر بسا دیا گیا تھا۔ آہ...... بوڑھے موتی حاصل کرنے والے شخص نے یہ کیسا روگ لگا دیا تھا۔ اس کے دل کو بھلا اب کسی اور سمت جانے کی کیا ضرورت تھی۔ حالانکہ یہاں کے ماحول سے واقفیت از حد ضروری تھی لیکن اس نے جلد بازی نہیں کی اور ان چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کے درمیان سے گزرتا رہا۔ جہاں مختلف آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ایک جگہ ایک دروازہ کھلا پایا تو وہ اس میں داخل ہو گیا کہ ذرا دیکھے تو سہی کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ یہاں اس نے دو حسین لڑکیوں کو دیکھا جو بے لباسی کے لباس ہی ملبوس ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھیں۔ ان کے مدھم مدھم قہقہے فضا میں بلند ہو جاتے تھے۔ لباس کی شکل میں انہوں نے اتنی معمولی چیزیں پہنی ہوئی تھیں کہ کالیا کو ان کی جانب سے نگاہیں بدلنا پڑیں۔ البتہ وہ تاریک زاویوں میں لپٹا ان کی گفتگو سننے کی کوشش کرنے لگا۔ نجانے کہاں کہاں کی باتیں کر رہی تھیں۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"جب چاند کا آخری دن پورا ہو جائے گا تو ہمیں ہماری بستی بھیج دیا جائے گا اور ہماری جگہ دوسری لڑکیوں کو لایا جائے گا۔ آہ...... کیا تو کسی کا انتظار کرتی ہے۔"

"حماقت کی بات ہے کون سا دل ہے جو محبت سے خالی ہوتا ہو؟"

"لیکن نوری! کیا تو اپنے محبوب سے ملنے کے لیے بے تاب نہیں ہوتی؟"

"اور میرے محبوب کی تو بات ہی نہ کرو۔ میں تو سچ بات یہ ہے کہ یہاں سے جانے کے بعد دوبارہ واپس نہیں آنا چاہتی۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ جادوگروں کا حکم ٹالنے کی مجال کس میں ہے۔"

"کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ہماری جگہ جس دوسری شخصیت کو لایا جائے اسے یہاں مستقل کر دیا جائے۔"

"ہمارے پاس سوال کرنے کی جرأت کہاں ہے۔ ہم تو صرف حکم کے پابند ہیں۔"

"یہ ظلم ہے سراسر ظلم۔"

"لیکن یہ جادوگروں کا حکم بھی تو ہے۔"

کالیا ان کی گفتگو سے اندازے لگاتا رہا۔ دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ ان سے معلوم کرے کہ ان پر کیا بیتی لیکن ان کے درمیان ہونے والی گفتگو نے اسے صورت حال سے آگاہ کر دیا اور اس پر یہ انکشاف ہوا کہ یہاں اس وادی میں شاید لڑکیاں ہی لڑکیاں رہتی ہیں اور مردوں کا گزر نہیں ہے۔ یہ بھی ایک انوکھی بات تھی۔ ان لڑکیوں کو آبادیوں سے لایا جاتا تھا اور انہیں انفاریہ کا غلام بنا دیا جاتا تھا پھر انہیں کچھ عرصے کے لیے چھٹی دی جاتی تھی اور یہ اپنی آبادیوں میں پہنچ جاتی تھیں اور اپنے اپنے محبوبوں کی خلوت سے لطف اندوز ہوا کرتی تھیں جبکہ یہاں انفاریہ کی وادی میں کسی مرد کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔

کالیا کو اس کا اندازہ تھوڑے فاصلے پر ایک اور ٹیلے کے درمیان ہونے والی گفتگو سے ہو گیا۔ غالباً ہر جگہ دو دو لڑکیوں ہی کو رکھا گیا تھا۔ بہرحال یہ ماحول بھی بے حد پُراسرار اور انتہائی دلکش تھا۔ رات کو جس حصے میں کالیا یہاں پہنچا تھا۔ ہوسکتا ہے اس وقت تک یہاں کی تفریحات اور زندگی کے مشاغل ختم ہو جاتے ہوں گے۔ اب آگے بڑھ کر انفاریہ کی رہائش گاہ کو دیکھنا تھا۔ اندازے کے مطابق یہی وہ جگہ ہوسکتی تھی جہاں انفاریہ فروکش ہوگی۔

کالیا کے دل کی دھڑکنیں انتہائی تیز ہو گئیں اور وہ بڑی عجیب سی کیفیت محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس ٹیلے کے قریب پہنچ گیا جسے انتہائی حسین مکان کی شکل میں تراشا گیا تھا۔ ٹھوس دیواریں جو پتھریلی تھیں اور ان میں جگہ جگہ نقش و نگار بنائے گئے تھے۔ گویا یہاں بھی فنون لطیفہ کا کوئی موثر تصور موجود تھا لیکن جو دروازہ اس بڑے مکان میں اندر داخل ہونے کے لیے بنایا گیا تھا اس کا کہیں نشان نہیں ملتا تھا۔ ہاں کالیا نے اپنے اندازے کی بنا پر تقریباً اس ایک فٹ چوڑی اور موٹی سل کے بارے میں پتا لگا لیا جو یقینی طور پر اندر داخل ہونے والے دروازے کے منہ پر جمی ہوئی تھی۔

کالیا نے اس سل کو ادھر ادھر سے ٹٹول کر دیکھا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کی لکیریں پھیل گئیں۔ یہ وزنی اور بھاری سل تو دس آدمیوں کا روگ بھی نہیں تھی۔ یقینی طور پر اسے بہت سے افراد دھکیل کر یہاں تک پہنچاتے ہوں گے۔ بلاشبہ ایسا ہی ہوتا ہوگا۔ یہ تو بڑی مشکل پیش آ گئی۔ ہوسکتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور ایسا جھروکہ یا کوئی جگہ ہو جہاں سے اندر داخل ہوا جاسکے۔ چنانچہ کالیا اس ٹیلے کی بلندیوں پر چڑھ گیا اور اس کے تمام گوشوں میں جھانکنے لگا۔ بلندیوں پر ایسی بہت سی جگہیں تھیں جہاں محفوظ رہا جاسکے لیکن اندر داخل ہونے کے لیے کوئی راستہ نظر نہیں آیا۔ ہاں کچھ چھوٹے چھوٹے روشن دان بے شک بنائے گئے تھے جو اندر ہوا کے لیے تھے۔

کالیا نے ان روشندانوں سے اندر جھانکنے کی کوشش کی لیکن ان کی تراش خراش بہت عجیب و غریب تھی۔ وہ ٹیڑھے ترچھے ہوئے تھے اور ان کے آخری سروں پر روشنی تک نظر نہیں آ رہی تھی۔ کالیا پر مایوسی کا غلبہ طاری ہو گیا۔ یہ تو بڑی مشکل صورت حال پیش آ گئی تھی۔ کیا کیا جائے کیا نہ کیا جائے۔ کافی دیر تک وہ اس ٹیلے کے مختلف گوشوں میں چکرا تا رہا اور اس کے بعد وہاں سے واپس اتر آیا۔ اب یہ فیصلہ کرنا تھا کہ واپس چلا جائے یا یہاں بیٹھ کر انتظار کیا جائے لیکن ابھی رات بہت باقی تھی اور وہ جانتا تھا کہ جولن گہری نیند سو رہا ہوگا اور اسے کالیا کی فکر نہیں ہوگی۔

چنانچہ کالیا وہاں کے مختلف گوشوں کی سیر کرتا رہا' وہ اس آبادی کے بارے میں پوری طرح جان لینا چاہتا تھا۔ ٹیلوں کی تعداد یعنی ان مکانوں کی گنتی جتنی تھی اور ان میں اگر دو دو لڑکیاں موجود ہیں تو زیادہ سے زیادہ یہاں پچاس لڑکیاں ہو سکتی تھیں یا پھر ہو سکتا ہے اس کی کچھ خادمائیں اندر بھی موجود ہوں۔ یہ ایک دلچسپ بات تھی کہ یہاں مردوں کا کوئی وجود نہیں تھا۔

کالیا آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا پھر اسے ایک جگہ درختوں کا ایک جھنڈ ایک عجیب سی شکل میں نظر آیا۔ یعنی ایک پورا دائرہ بنا ہوا تھا۔ درخت اس طرح سر جوڑے کھڑے ہوئے تھے جیسے بہت سے بزرگ گردنیں جھکائے آپس میں مشورے کر رہے ہوں۔ یہ خوبصورت منظر کالیا کو اس قدر بھایا کہ وہ اس کی جانب بڑھ گیا۔ درختوں کے درمیان سے اندر داخلے میں کوئی مشکل نہیں پیش آئی تھی لیکن اندر جونہی اس نے نگاہ ڈالی' دفعتاً اس کا دل بری طرح دھڑک اٹھا۔ اندر تقریباً آٹھ لڑکیاں موجود تھیں۔ یہ اتفاق تھا کہ کالیا جس سمت سے داخل ہوا تھا' ادھر کوئی لڑکی موجود نہیں لیکن اندرونی حصے میں اس نے پانی کی ایک جھیل دیکھی۔ گویا درختوں نے اس جھیل کے کنارے کنارے احاطہ کیا ہوا تھا۔ پتا نہیں یہ قدرتی جھیل تھی یا اسے کسی خاص طریقہ سے یہاں بنایا گیا تھا۔

لیکن جھیل میں ایک جسم تیر رہا تھا اور دلچسپ بات یہ تھی کہ جو روشنیاں لگائی گئی تھیں' وہ جھیل کے پانی کے اندر لگائی گئی تھیں۔ گویا یہ بھی یہاں کا ایک جادو تھا۔ یقیناً روشنی کا جادوگر اس علاقے کا سب سے بڑا جادوگر ہوگا۔ ظاہر بات ہے کہ وہاں بجلی کا کوئی سلسلہ نہیں تھا بلکہ سورج کی شعاعوں کو کسی خاص پتھر میں قید کر کے یہ پتھر جھیل کی گہرائیوں میں نصب کر دیے گئے تھے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ اس تاریک جگہ پہ جھیل صحیح معنوں میں چاندی کی جھیل معلوم ہو رہی تھی اور چاندی کی جھیل میں جسم لباس سے بے نیاز کلیلیں کر رہا تھا۔

اسے دیکھ کر کالیا کی آنکھوں میں جیسے پورے بدن کا خون سمٹ آیا۔ بھلا اس چہرے کو وہ کیسے پہچانتا جو نجانے کب سے چھوں کی آڑ سے اسے تک رہا تھا۔ نجانے کب سے اس کا لمس کالیا کے سینے کے پاس محفوظ تھا۔ ہاں یہ وہی تھی' سو فیصد وہی۔

کالیا پر بے خودی سی طاری ہو گئی۔ وہ اس قدر بے خود ہو گیا کہ سب کچھ بھول گیا۔ بس اس کی پتھرائی ہوئی آنکھیں اس کا طواف کرتے ہوئے وجود پر جمی ہوئی تھیں۔ حسن و جمال کا ایسا پیکر اس نے اس دنیا میں نہیں دیکھا تھا۔ بلاشبہ کالیا اسے سر سے پاؤں تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ تو تقدس کا پجاری تھا جس پر اس کا ضمیر داغدار ہوتا لیکن اب جس چہرے کو وہ دیکھ رہا تھا' وہ اس کی ذات میں اس طرح رچا بسا تھا جیسے اس کے دل ہی کا ایک ٹکڑا ہو اور وہ اس کی زبان میں سوچتا ہو' اس کے دماغ سے عمل کرتا ہو اور غرض یہ کہ کالیا پتھرایا ہوا اسی جگہ کھڑا رہا اور پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا' تب وہ باہر نکلی اور کئی لڑکیوں نے آگے بڑھ کر ایک پوشاک سے اس کا بدن ڈھک دیا۔ یہ انقار یہ وقت تھی۔

لیکن حینتا وہ کالیا کے دل کی ملکہ تھی۔ گویا یہاں آ کر اس نے اپنا تصور پا لیا تھا اور یہ اس کی جستجو کی انتہا تھی۔ جب وہ درختوں کے درمیان سے نکلی اور لڑکیوں کے جھرمٹ میں آگے بڑھنے لگی تو دفعتاً کالیا چونکا۔ بھلا اس میں اتنی سکت کہاں تھی کہ کوئی اور بات سوچ سکے۔ وہ ان کے تعاقب میں آہستہ آہستہ چل دیا اور کوئی ایسی ترکیب اس کی سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ اس کے قریب پہنچ جائے۔

اس کا اندازہ بالکل درست تھا۔ وہی بڑا سا ٹیلہ' وہی بڑا سا مکان اس لڑکی کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا لیکن یہ بھی ایک

دلچسپ بات تھی کہ وہ ایک بہت بڑی چٹان جو اس مکان کے دروازے کو ڈھکے ہوئے تھی بلکہ اس کے لیے انہوں نے کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کیا تھا جو اس وقت کالیا کی سمجھ میں نہیں آیا لیکن اس قسم کی میکانکی کو سمجھنا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ساری کارروائی ان لوگوں نے کسی مشینی شکل میں کی ہے۔

چٹان اپنی جگہ سے ہٹ گئی تھی اور وہ لڑکی ان آٹھوں لڑکیوں کی معیت میں اندر داخل ہو گئی۔ اس سے بہتر موقع اور کون سا ہو سکتا تھا' کالیا کے لیے کہ وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے اندر چلا جائے۔ چٹان کو بند نہیں کیا گیا تھا۔ گویا ابھی ان لڑکیوں کا وہاں رکنے کا ارادہ تھا۔ چنانچہ کالیا آسانی سے کھلے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے اپنے آپ کو بڑی سی جگہ پایا جو پتھروں کو تراش کر بڑی سی جگہ بنائی گئی تھی۔ سامنے ہی ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا جس میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی اور اندر سے تیز روشنیاں ابھر رہی تھیں جن میں رنگین روشنیاں شامل تھیں۔ اس عظیم الشان قدرتی ٹیلے کی وسعتیں لا انتہا تھیں۔ اندر چھوٹی چھوٹی سرنگیں بکھری ہوئی تھیں جن کا اختتام بڑے غاروں پر ہوتا تھا لیکن اندر کا سارا ماحول رنگین پتھروں سے روشن تھا۔ آرائش کی نادر اشیاء نے ان غاروں کو دلہن بنا رکھا تھا۔ ان میں سے بیشتر اشیاء سمندر سے حاصل کی گئی تھیں۔

لڑکیاں انفاریہ کو لے کر شاید دور دراز غار میں چلی گئی تھیں کیونکہ ان کی آوازیں نہیں آ رہی تھیں لیکن کالیا کو یہ اطمینان تھا کہ وہ اسی غار میں ہے اور اس کا دیدار مشکل نہیں ہوگا۔ اس وقت اس کے ذہن میں انفاریہ کے حسین تصور کے سوا کچھ نہیں تھا' وہ باقی سب کچھ بھول گیا تھا۔

☆☆☆

شیلون نے جولیا کو یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے اپنے بھائی شبران اور الماس سے قید خانے تک جانے کی اجازت لے لی ہے۔ اس کی ضرورت بھی نہیں تھی اور نہ ہی وہ اسے اجازت سمجھتا تھا۔ اگر شبران اسے بلا نہ لیتا تو شاید وہ ان سے تذکرہ بھی نہیں کرتا لیکن جولیا نے اس سے پوچھا تھا اور اس نے خوش ہو کر جولیا کے رویے کے بارے میں بتایا تھا۔ خود شیلون کا بھی اپنا مقام تھا اور قید خانے کے محافظوں کو اس بات کی جرأت ہو سکتی تھی کہ وہ شیلون یعنی سردار کے بھائی کو کسی عمل سے منع کر دیتے' یہ کسی طور ممکن نہیں تھا۔

شیلون نے جولیا سے کہا۔ "تجھے قید خانے میں اپنے باپ سے ملاقات کے لیے کب چلنا ہے؟"

"یہ تو تجھ پر منحصر ہے۔"

"نہیں تو اپنی خواہش کا اظہار کر۔"

"میرا کیا ہے' میں تو ابھی یہ چاہتی ہوں۔"

"تو پھر خاموش کیوں ہے؟"

"کیا مطلب؟"

”کیا میں تجھ سے انکار کردوں گا۔“

”تو.....تو بھی چل سکتا ہے۔“

”کیوں نہیں؟“

”مجھے کوئی دقت نہیں ہوگی؟“

”کیسی دقت؟“

”میرا مطلب ہے۔قید خانے کے محافظ تجھ سے تعاون کریں گے۔ تیرا راستہ نہیں روکیں گے؟“

”تو مجھے کیا سمجھتی ہے جولیا!“ شیلون نے کہا۔

”میرے لیے تو بہت کچھ ہے شیلون! میں دوسروں کی بات کرتی ہوں۔“ جولیا نے کہا۔

”جب میں پہلی بار تیرے سامنے آیا تھا تو تو نے مجھے کیا کہہ کر پکارا تھا' یاد ہے؟“

”شیر......میں نے تجھے شیر کہا تھا۔“

”تجھے یاد ہے؟“ شیلون مسکرا کر بولا۔

”ہاں' کیوں نہیں۔“

”تو پھر مجھے شیر ہی سمجھ۔ تو نے شیلون کو اپنا غلام بنا لیا ہے۔ میرے بھائی شیران کے علاوہ کسی کی کیا مجال کہ کوئی میری مرضی میں دخل دے اور یہ تو ایک معمولی سی بات ہے۔“

”کب چلنا ہے ہمیں؟“

”جب تیرا دل چاہے۔ ابھی چاہتی ہے تو تیار ہو جا۔“

”میں تیار ہوں۔“ جولیا نے کہا اور شیلون نے گردن ہلا دی۔ کچھ دیر کے بعد دونوں باہر نکل آئے۔ شیلون نے بتا دیا تھا کہ فاصلے طویل ہیں۔ اسے مشقت کرنی پڑے گی۔“

راستے طے ہوتے رہے۔ جولیا کے سینے میں آگ روشن تھی۔ پروفیسر کے لیے اس کے دل میں نفرت کا طوفان امڈ رہا تھا۔ اس شدت میں ایک لمحہ کی کمی نہیں آئی تھی۔ جب وہ شیلون کی آغوش میں ہوتی تو لمحہ لمحہ مرتی تھی۔ اس نے اپنا وجود کالیا کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔ تنہائی کے وہ جذباتی لمحات جب وہ عورت بن کر سوچتی' کالیا کی خوشبو سے آباد تھے اور جیکانہ نے اسے خود اجازت دی تھی لیکن وہ وطن پرست اپنی دنیا میں رہا تھا۔ اسے جیانہ عزیز تھا۔ اسے جولیا عزیز تھا۔ میں نے اپنی دنیا کے نوجوانوں سے اسے دور رکھا تھا اور جولیا نے ہر لمحہ اس سے تعاون کیا تھا۔ کیا اسی لیے' اس لیے کہ اس بھیڑیے کی شکل کے ایک شخص کے حوالے کر دیا جائے۔

جولیا نرم و نازک تھی۔ مشقت سے ہمیشہ دور رہی تھی لیکن انتقام کی آگ نے اسے ذرا بھی نہ تھکنے دیا۔ ویرانے میں ایک پہاڑی

تراش کر یہ قید خانہ بنایا گیا تھا اور یہ باقاعدہ قید خانے کی شکل میں تھا۔ ایک بڑے سے پنجرے میں جیکانہ قید تھا۔

محافظوں نے شیلون کو دیکھ کر گردن جھکادی۔ "شبران...... باغی کس حال میں ہے؟" شیلون نے سوال کیا۔

"پرسکوت، پرسکون۔"

"اسے کہاں رکھا ہے؟"

"داہنے گوشے میں۔" محافظ نے جواب دیا۔ شیلون نے جولیا کی طرف دیکھا اور بولا۔

"تم تنہا اس کے پاس جانا چاہتی ہو؟"

"ہاں، ابھی تنہا۔"

"اس کے بعد؟"

"تمہیں آواز دوں گی، تم بھی آجانا اور سنو، تمہیں وہی کرنا ہے جو اس وقت میں کہوں۔" جولیا کی آواز بے حد خوفناک ہو رہی تھی۔

شیلون عجیب سے احساسات لے کر واپس گیا تھا۔ ایک محفوظ نے جولیا کو راستہ دکھایا اور وہ کچھ دیر کے بعد اس قدرتی غار کے سامنے پہنچ گئی جس کے دہانے پر پتھر کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ وسیع غار میں قدرتی طور پر روشنی پھیلی ہوئی تھی اور اندر پروفیسر جیکانہ نظر آرہا تھا۔

قدموں کی چاپ ہوئی تو جیکانہ نے گردن اٹھا کر اس طرف دیکھا۔ جولیا پر نظر پڑی۔ ایک لمحے یقین نہیں آیا، جب بینائی کو درست پایا تو تڑپ کر کھڑا ہو گیا۔

"جولیا...... جولی...... میری بچی...... میری بچی...... میری جولی......" وہ دیوانہ وار آگے بڑھا اور پتھریلی سلاخوں سے دونوں بازو باہر نکال دیے۔ جولیا اس سے چند قدم کے فاصلے پر جا کھڑی ہوئی۔ "آہ...... جولی! یہ تو ہی ہے کہ میرا قصور، میری آنکھیں دھوکہ کھا رہی ہیں۔ یہ سچ ہے۔ جولیا! قریب آ میری بچی......"

"ہیلو کیسے ہو پروفیسر؟" جولیا نے زہریلی آواز میں کہا۔

"پروفیسر......؟" پروفیسر حیرت سے بولا۔

"پروفیسر جیکانہ۔"

"تو کیا...... تو کیا تو جولیا نہیں ہے۔"

"غور کرو پروفیسر، شاید یقین آجائے۔"

"آہ...... کیا مجھ سے ناراض ہے۔ جولی! یقیناً تو مجھ سے ناراض ہے۔ میرے قریب تو آ...... میں تجھے چھونا چاہتا ہوں۔ میں...... میری بچی میں...... آہ...... تو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟"

"میں تم سے کب ناراض ہوں پروفیسر! میں تو خوش ہوں۔ میں تو بہت خوش ہوں میرے باپ کہ تو نے مجھے مرد کی قربت

حاصل کرنے کا موقع دیا۔ ایک جوان عورت کی آرزو اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"تم نے مجھ پر جس قدر مظالم کیے تھے پروفیسر! میں نے ان کا ازالہ کر دیا ہے۔ آہ...... وہاں تم نے مجھ پر کتنی پابندیاں لگائی تھیں۔ کتنے اقدار کے بوجھ لاد دیے تھے۔ تم کہتے تھے۔ عورت ایک آبدار موتی ہے۔ اس کی چمک دمک اس کی آبرو ہے۔ وہ ایک گوہر نایاب ہے جسے سب حاصل کر لینا چاہتے ہیں مگر اس کی قیمت عظیم ہے۔ وہ صرف چاہت کے مول فروخت ہوتا ہے۔ یہی کہتے تھے نا پروفیسر؟"

"جولیا! تجھے کیا ہو گیا ہے؟" جیکانہ رندھے ہوئے لہجے میں بولا۔

"یہی کہتے تھے نا تم؟" جولیا غرائی۔

"ہاں یہی کہتا تھا میں۔"

"بہت مکار ہو پروفیسر! مجھے تم نے دھوکے سے اقدار کے جال میں جکڑ دیا۔ وصول قیمت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ تم یہاں اس گوہر نایاب کو کسی ایسے شخص کی گود میں ڈالنا چاہتے تھے جس سے تمہیں اقتدار حاصل ہو یا جس سے تمہیں سرخروئی ملے۔"

"جولیا......" پروفیسر کرب سے بولا۔

"تم ہم میں سے تھے ہی کہاں پروفیسر؟ تم اجنبی جبانہ کے باشندے تھے۔ مجھ سے پہلے میری ماں سے اور اس کے بعد مجھ سے تمہیں کیا ہمدردی ہو سکتی تھی۔ تم تو ایک مشن پر گئے تھے اس دنیا سے۔"

"ایسا نہ سوچ جولیا! ایسا نہ سوچ۔" پروفیسر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"اپنے مقصد کے حصول کی ناکامی پر رو رہے ہو وہ نہیں مل سکا تمہیں جو تم نے سوچا تھا۔"

"بکواس مت کر جولیا!" جیکانہ نے غرا کر کہا۔

"ہونہہ! تم میرا کیا بگاڑ لو گے بے بس قیدی۔ تم اپنے منصوبوں میں ناکام ہو چکے ہو۔"

"کیوں مجھے زخمی کر رہی ہے۔ جولیا! کیوں مجھے چور چور کر رہی ہے۔ کیا ہو گیا ہے تجھے۔"

"تمہارے پاس یہ سوال ہے پروفیسر۔"

"کیا مطلب ہے تیرا؟"

"تم یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہو مجھ سے۔ پروفیسر جیکانہ! کیا رشتہ ہے میرا تمہارا؟"

"جولیا......"

"کیا کہہ کر لوٹے تھے۔ مجھے تم کیا معیار بتایا تھا تم نے میرا۔ بولو جواب دو۔"

"میرا کیا قصور جولیا!"

''تم نے مجھ سے تحفظ کا وعدہ کیا تھا پروفیسر! تم نے مجھے بیٹی کہا تھا۔ یہ تمہاری دنیا ہے' میری نہیں۔ کس کے حوالے کیا ہے تم نے مجھے۔ بولو پروفیسر! یہاں بیٹھ گئے ہو آ کر۔ فرض پورا ہو گیا تمہارا۔ میں نے تو کوئی قصور نہیں کیا تھا۔ میں نے تو کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا تم سے۔ مجھے کیوں پامال کرا دیا تم نے۔ بولو پروفیسر! اس گوہر نایاب کو کس کخواب میں چھپایا ہے تم نے۔ اس ریچھ کے قابل تھی میں۔ بولو' وہی میری تقدیر کا مالک تھا۔''

''جولیا! جو کچھ ہوا' میری توقع کے برعکس ہوا۔''

''کیوں' آخر کیوں؟''

''بس ہو گیا۔''

''بہت ہو گیا پروفیسر! اب میں بھی کسی کو پیش کرنا چاہتی ہوں تمہارے سامنے' تمہیں خوشی ہو گی۔ جو تم نے کیا ہے' اسے اپنی آنکھوں میں دیکھو۔ دیکھو پروفیسر! میرے ارمانوں کا قبرستان' دیکھو اپنی آنکھوں سے میری آرزوؤں کے مزار..... شیلون۔'' جولیا نے زور سے پکارا اور شیلون اندر آ گیا۔

''کیا بات ہے جولیا؟''

''شیر ہو تم' بولو شیر ہو؟''

''کیا بات ہے؟'' شیلون بولا۔

''میرے مالک ہو نا تم۔ الماس اور شہران نے مجھے تمہارے حوالے کیا ہے نا۔''

''ہاں۔''

''پروفیسر کو یقین نہیں آتا' وہ اسے جھوٹ سمجھ رہا ہے۔''

''کیوں؟''

''تو اسے سچ ثابت کر شیلون! اس شخص کو بتا دو کہ تم میرے انگ انگ کے مالک ہو۔ بتا دو اسے۔''

''کیسے؟'' شیلون حیرت سے بولا۔

''مجھے پیار کرو' ثابت کر کہ تم میرے مالک ہو۔ بتا دو اس پروفیسر کو۔''

''جولیا!'' شیلون حیرت سے بولا۔

''شیلون! شیر کہا ہے میں نے تمہیں' شیروں کی طرح بھنبھوڑ کھاؤ مجھے۔ تو بچ دو میرا لباس' ورنہ شیلون ورنہ.....'' جولیا کی آنکھیں خون کی طرح سرخ ہو گئیں۔

''اوہ ہاں تو کہتی ہے تو ٹھیک ہے۔'' شیلون نے کہا اور پھر وہ شیر بن گیا۔ پروفیسر بوٹیاں چبانے لگا۔ وہ زور زور سے چیخا۔

"شیلون کتے...... جولیا...... اسے......"

"گوہر نایاب کا اصل مقام پروفیسر جیکانہ کی متاع عظیم پہ ہے۔اس کا مقام جو اسے اس کے باپ نے عطا کیا۔"

پروفیسر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔اس نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا تھا۔

"یہی نہیں۔ جانتے ہو مستقبل میں' میں کیا کھیل کھیلاؤں گی۔ جانتے ہو مستقبل میں' میں نیولیا کی فاحشہ ایسا ہی کروں گی' میں پروفیسر ایسا ہی کروں گی۔تم سے وعدہ ہے میرا۔ نیولیا کی گلی کوچے بازار دیکھیں گے۔نوجوان میرے ساتھ گزارے ہوئے رنگین لمحات کی کہانیاں ایک دوسرے کو لطف لے لے کر سنائیں گے اور جب کوئی مجھ سے پوچھے گا کہ میں کون ہوں تو میں بڑے فخر سے بتاؤں گی کہ میں پروفیسر کی بیٹی ہوں۔ پروفیسر جیکانہ ماہر سنوریات ایک مخلص نیک اور ایماندار آدمی ہے جس نے اپنی بیٹی کے لیے ایسا ماحول پیدا کیا۔سنا تم نے پروفیسر سنا تم نے۔آنکھیں بند کر لینے سے بلا نہیں بھاگ جاتی۔تم ایک ناکام باپ ہو۔ایک ایسے باپ جس نے اپنی بیٹی کے ناموس کو اپنی خواہشات کے لیے داؤ پر لگا دیا۔ارے یہ تمہاری دنیا تھی' میری تو نہیں تھی۔ مجھے ایک اچھا مستقبل دے کر تم اپنی دنیا میں آ کر جہنم رسید ہو جاتے۔مجھے کیا پڑی تھی۔ پروفیسر! کاش مجھے تم سے انتقام لینے کے لیے اور کوئی بہتر طریقے آتے تو میں ان سے بھی گریز نہ کرتی۔"

پروفیسر جیکانہ بدستور آنکھوں پر ہاتھ رکھے رو رہا تھا لیکن جولیا انداز اس کے لیے رحم کا کوئی جذبہ نہیں پیدا ہوا تھا۔وہ شدت غضب سے دیوانی ہو گئی تھی۔تب ہی قید خانے کے ایک پوشیدہ گوشے میں قدموں کی آواز ابھری اور ساتھ ہی ساتھ ایک نسوانی آواز ابھری جسے سن کر نہ صرف شیلون بلکہ جولیا بھی چونک پڑی اور بے اختیارانہ طور پر پروفیسر جیکانہ نے بھی اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا لیا۔آنے والی الماس تھی جس کے عقب میں شبران بھی موجود تھا۔

ایک حسین لباس میں ملبوس' شاہانہ چال چلتی ہوئی الماس قید خانے کے اس حصے میں نمودار ہوئی اور آگے بڑھ آئی۔جولیا بھونچکی رہ گئی تھی لیکن الماس کو دیکھ کر ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں نظر آنے لگی تھیں اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔الماس نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ حقیقت ہے جولیا کہ ساری زندگی میں نے تجھے ایک احمق اور بیوقوف لڑکی سمجھا لیکن ان لمحات میں تو نے یہ بات ثابت کر دی کہ عورت جب تک احمق رہنا چاہے رہتی ہے اور جب وہ اپنی کینچلی اتار کر اصل صورت میں نمودار ہوتی ہے تو بپھری ہوئی ناگن ہوتی ہے جس کا راستہ روکنے والا کوئی نہیں ہوتا۔میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تو اتنے خوبصورت ارادوں کی مالک ہے۔ بلاشبہ میں اس سلسلے میں تجھ سے اتفاق کرتی ہوں۔ کچھ لوگ اپنی اولادوں کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں۔وہ سوچتے ہیں کہ اولاد پیدا کرنے کے بعد اس طرح اس پر ان کا حق ہوتا ہے جیسے بازار سے خریدی ہوئی کسی چیز پر۔

میں تم سے یہ سوال کرتی ہوں معزز پروفیسر جیکانہ! تم تو بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان ہو۔کیا تم نے خواہش کی تھی کہ تمہارے گھر جولیا پیدا ہو۔کیا تم نے اس کا پورا پیکر اپنے ذہن میں اتار لیا تھا۔غالباً ایسا نہ ہوگا۔جولیا کی پیدائش صرف ان رنگین لمحات کا نتیجہ ہوگی جو تم

تے اپنی بیوی کے ساتھ گزارے اور اس کے بعد جب جولیا اس دنیا میں نمودار ہوگی تو تم نے اسے اس لیے پرورش کیا کہ وہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا مشترکہ کارنامہ تھا۔ گویا اس میں تمہارا کوئی دخل نہیں تھا بلکہ یہ وقت کی دین تھی۔

اور اس کی پرورش تمہاری ذمہ داری یا پھر جب جولیا مرنا چاہے گی یا اسے موت آئے گی اور تم زندہ ہوگے تو کیا تم اسے نئی زندگی دے سکتے ہو۔ دوبارہ اسی طرح جس طرح وہ پہلے اس دنیا میں آئی' جب ایسا نہیں ہے تو باپ ہونے کے رشتے سے تم اس کے مالک کیسے بن گئے۔ تمہیں اس کی تقدیر کا فیصلہ کرنے کا حق کیسے مل گیا اور تم نے یہ کیوں سوچا کہ جو بات تم بہتر سمجھتے ہو' وہی جولیا کے لیے بہتر ہے۔

یہ اس دنیا کی انسان کہاں ہے' اس کی دنیا تو الگ تھلگ ہے۔ تم صرف اپنی خواہشوں کی تکمیل کے لیے اس کی زندگی کو داؤ پر لگانے کا ذریعہ بن گئے اور حقیقت یہ ہے کہ تم نے اس کے خوابوں کو چکنا چور کر دیا۔ کبھی تم نے اسے کالیا کی طرف مائل کیا اور کبھی اس سے کچھ اور چاہا۔ جولیا! میں تیرے ساتھ ہوں اس لیے پہلے مجھے تجھ سے کوئی دلچسپی تھی لیکن یہ حقیقت ہے کہ پروفیسر جیکانہ جیسے انسانوں سے انتقام لینا چاہیے۔"

جولیا ششدر رہ گئی تھی اور سوچ رہی تھی کہ کمبخت الماس یہاں کیسے آ مری۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ شیلون کے ذریعے الماس کو تمام تفصیلات معلوم ہو چکی ہیں۔ خود شیلون بھی یہ نہیں جانتا کہ اس کا بھائی شبران اپنی نئی بیوی کے ساتھ یہاں قید خانے میں پہنچ جائے گا جو عمل جولیا کے مجبور کرنے پر اس نے یہاں کیا تھا' اس پر اسے اپنے بڑے بھائی سے شرمندگی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ الماس جیسی شیطان عورت بھلا اس مسئلے کو ایسے کیسے چھوڑ سکتی تھی۔ وہ یہ معلوم کرنے کے لیے آئی تھی کہ جولیا اپنے باپ کے ساتھ مل کر کیا سازش کرتی ہے۔ شیلون جیسے شخص کو جسم کے جال میں گرفتار کر کے احمق بنا دینا کوئی مشکل کام نہیں تھا اور کسی بھی شکل میں الماس کے مفادات کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔

چنانچہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے اس صورت حال کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا تھا اور شبران کو ساتھ لے کر یہاں آ گئی تھی اور پھر اس نے پوشیدہ رہنے کے لیے بھی ایک اچھا مقام تلاش کر لیا تھا لیکن جولیا کا جو عمل اس نے دیکھا' اس نے الماس کو باغ باغ کر دیا۔ حقیقت وہ نہیں تھی جو الماس نے سوچی تھی بلکہ حقیقت یہ تھی کہ جولیا اپنے باپ سے انتقام لینے آئی تھی اور الماس یہ بات اچھی جانتی تھی کہ جولیا کالیا سے محبت کرتی ہے اور اس کی قربت کے خواب دیکھتی ہے لیکن اب صورتحال اس طرح بدلی تھی کہ سارا کھیل ہی تبدیل ہو کر رہ گیا تھا۔ جولیا جیسی احمق لڑکی جواب شیلون سے ملوث ہو چکی۔ بھلا جذباتی طور پر یہ کیسے پسند کرتی کہ اسے کالیا کی قربت حاصل ہو۔ اب تو یہ تصور بھی اس کے ذہن سے دور چلا گیا ہوگا اور اس کے بعد پروفیسر جیکانہ کے ساتھ یہ سب کچھ۔ الماس دل ہی دل میں قہقہے لگا رہی تھی لیکن جولیا کی آنکھوں میں خون کی چادر پھیل گئی تھی۔ یہ عورت، یہ عورت ہی اس کی مصیبتوں کا ذریعہ ہے اور شیلون کو اس کی زندگی پر مسلط کرنے کا مشورہ اس نے دیا تھا لیکن جولیا اب احمق نہیں تھی' وہ جانتی تھی کہ الماس اس وقت شبران کی محبوبہ ہے اور اس کا چاہنے والا یعنی شیلون بھی اگر چاہے تو الماس کو براہ راست کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکہ شیلون کے انداز میں جولیا نے ہمیشہ الماس کیلئے احترام کے جذبات پائے تھے۔

اگر الماس کے خلاف اس وقت کوئی بھی کارروائی کی جائے تو وہ کامیاب نہیں ہوگی اور اس کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ جولیا

نے یہ بھی سوچا تھا کہ پروفیسر جیکانہ کو اپنی نفرت کا نشانہ بنانے کے بعد یہ دنیا اس کے لیے بے مقصد ہو جاتی ہے۔ بھلا شیروں جیسا جنگلی جانور اس کی قربت کے قابل ہے یا اسے ایسی کوئی حیثیت دی جا سکتی ہے۔ بہر حال وہ زندگی ختم کر لینے کی خواہش مند تھی لیکن الماس کو دیکھ کر ہی اس کے ذہن میں ایک تبدیلی رونما ہوئی تھی اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

''الماس! تو نے ایک بار پھر مجھے زندہ رہنے پر مجبور کر دیا ہے۔ بے شک میں نے اپنے باپ کو اپنی نفرت کا نشانہ بنا لیا ہے اور میرے دل میں سکون اتر آیا ہے۔ اس کے بعد تو مجھے زندگی کھو دینا ہی تھی کیونکہ زندگی کا محور کالیا بے شک ایک پاک باز نوجوان ہے اور اس کا اعتراف میں مرتے وقت بھی کرتی رہوں گی کہ اگر میں ذرا بھی لغزشوں کا شکار ہوتی تو کالیا کی قربت میرے لیے مشکل نہیں ہوتی' اگر وہ چاہتا لیکن اس نے ہمیشہ ایک پاک باز نوجوان ہونے کا ثبوت دیا۔ میں بھلا اس شخص کے لیے کیسے زندہ رہ سکتی ہوں۔ اب میں اس کے قابل کہاں لیکن میرا مر جانا اس وقت مناسب نہیں ہے کیونکہ تو زندہ ہے۔ میں کچھ دن اور زندہ رہوں گی' صرف اس لیے کہ تجھے زندگی سے محروم کر دوں۔'' جولیا نے بہت سے فیصلے بیک وقت کیے تھے۔ الماس نے آگے بڑھ کر اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا اور کہنے لگی۔

''اور اگر تو چاہے تو اب میں تجھے اپنی پناہ میں لینے کے لیے تیار ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے شبران کہ الماس کی زندگی عجیب رہی ہے۔ میں نے ساری عمر جس سے نفرت کی جس کے ہاتھوں مجھے نقصانات پہنچتے رہے' اگر اس کی ایک بات مجھے پسند آ گئی تو یہ سمجھ لے کہ میں نے اس سے زیادہ محبت کسی سے نہیں کی اور اس لڑکی کے اس انتقامی انداز نے اس کے اس جذبے نے میرے دل میں اس کے لیے بھی احترام پیدا کر دیا ہے۔ جولیا! تو فکر نہ کر' میں یہ سمجھتی ہوں کہ پروفیسر جیکانہ جیسے باپ سے انتقام لینے کے لیے تجھے سب کچھ کرنا چاہیے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔'' جولیا نے گرم جوشی سے الماس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ہذیانی انداز میں بولی۔

''میں پروفیسر جیکانہ کو خون کے آنسو نہ رلا دوں تو میرا نام جولیا نہیں ہے۔''

''پروفیسر جیکانہ! تمہیں اس خوشخبری سے مسرت ہونی چاہیے۔ آ جولیا! اب چلیں' بہت زیادہ جذباتی ہونا بعض اوقات تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ آؤ۔'' الماس نے محبت سے جولیا کا ہاتھ پکڑا اور جولیا اس کے قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی۔ شیلون' شبران کے ساتھ ان دونوں کے پیچھے پیچھے تھا۔

☆☆☆

نیولیا کے شرقی گوشے میں پھیلے ہوئے باغات میں پانچ نوجوان لڑکیاں کلیلیں بھر رہی تھیں۔ جوانی کی امنگوں سے بھرپور رنگین داستانیں بیان کرتی ہوئی' اپنی اپنی پسند کا اظہار کرتی ہوئی۔ وہ ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھیں۔ پانچوں گہری دوست تھیں۔ باغ کے خوشنما حصوں میں ان کے کھنکتے قہقہے ابھر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ درختوں کی ڈالیوں پر اچک اچک کر لٹک رہی تھیں اور اپنے نازک ہاتھوں سے ایک دو جھولے لینے کے بعد زمین پر آ جاتی تھیں اور اپنے خوبصورت ہاتھوں پر پڑ جانے والے نشانات ایک دوسرے کو دکھاتی تھیں کہ دفعتاً ایک سمت سے چار سبز پوش برآمد ہوئے۔ سبز لباسوں میں ملبوس وہ نقش و نگار چہروں پر سجائے ہوئے جو جادوگروں کا نشان

ہوتے تھے اور ان کے ہرکاروں کی علامت ہوا کرتے تھے۔ ان کو سکھایا گیا تھا کہ سبز پوش مقدس ہوتے ہیں اور ان کا احترام واجب۔ چنانچہ تمام لڑکیاں سہم کر کھڑی ہو گئیں۔ گویا اجنبی چہرے ان کی جوان عمر کو متاثر کر رہے تھے اور وہ ان سے کسی قدر خوفزدہ تھیں لیکن بزرگوں کی سکھائی ہوئی بات نظر انداز نہیں کی جا سکتی تھی۔

ان کے دلوں میں خوف اور احترام بیک وقت نمودار ہوا تھا لیکن اس وقت وہ اپنی دہشت ناک چیخوں پر قابو نہ پا سکیں۔ جب اچانک ہی ان نقاب پوشوں نے ان میں سے تین خوبصورت لڑکیوں کو پکڑ لیا اور انہیں گھسیٹتے ہوئے ایک سمت لے چلے۔ لڑکیوں کے حلق سے سہمی سہمی اور ڈری ڈری آوازیں نکل رہی تھیں۔ باقی دو لڑکیاں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی تھیں اور انہوں نے آبادی کی جانب رخ کیا تھا۔ سبز پوش ان لڑکیوں کو دبوچے ہوئے نجانے کہاں سے کہاں لے گئے تھے لیکن بھاگنے والی دونوں لڑکیاں بری طرح دہشت زدہ اپنے گھروں کو پہنچ گئی تھیں۔ ان کے چہرے خوف سے سہمے ہوئے تھے اور ان کی آنکھیں شدت خوف کا شکار تھیں۔ بمشکل تمام انہوں نے اپنے اہل خاندان کو یہ واقعہ سنایا اور سب کے سب دنگ رہ گئے۔

جن گھروں تک ان بچیوں کا تعلق تھا' وہاں خبریں بھجوادی گئی تھیں اور وہاں بھی دہشت اور سنسنی چھا گئی۔ یہ پہلا واقعہ تھا۔ سبز پوش آبادیوں میں آتے ہیں۔ جادوگروں کا پیغام لاتے ہیں اور ان پیغامات کی پذیرائی ہوتی تھی لیکن یہ پہلا موقع تھا کہ پیغام لائے بغیر انہوں نے ایک عمل کر ڈالا تھا جو اس سے پہلے کبھی سبز پوشوں نے نہیں کیا تھا۔ سب ہی جانتے تھے کہ جادوگروں کی وادیوں میں حسین لڑکیوں کو طلب کر لیا جاتا ہے اور پھر وہاں انہیں ایک مقدس زندگی دی جاتی ہے لیکن اس طرح اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا جو اب ہوا تھا۔ بہت سے افراد سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور کسی نے سر جوڑ کر کہا۔

"یقینی طور پر ان کے بارے میں یا تو کوئی اطلاع دی جائے گی یا پھر وہ واپس آ جائیں گی۔ اب یہ پتا نہیں کہ اس بار جادوگروں نے یہ کیا نیا طریقہ اختیار کیا۔"

غرض یہ کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ سب ہی سوچوں میں گم تھے لیکن اس وقت مارے دہشت کے گنگ ہو گئے' جب ان لڑکیوں کی بے آبرو لاشیں دستیاب ہوئیں اور اس کے بعد چند سورج اور چاند کے اندر اندر ایسی دو وارداتیں اور ہوئیں۔ سبز پوش سنسان جگہوں سے نوجوان نوخیز لڑکیوں کو اٹھا لیتے تھے اور اس طرح کئی لڑکیاں غائب ہو گئی تھیں۔ لوگ مختلف خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس خوف کا اظہار بھی کر رہے تھے کہ کبھی ان لڑکیوں کی بھی لاشیں دستیاب نہ ہوں۔ ایسا ہی ہوا۔ ان لڑکیوں کی بھی لاشیں مل گئیں اور کہرام مچ گیا۔

شبران خود حیران رہ گیا تھا۔ اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ یہ سب کیا ہے۔ بے شک جادوگروں کے ہرکاروں کو ہر طرح کے اختیارات حاصل تھے لیکن اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ وہ ہر شے کے مالک تھے لیکن کسی کی آبرو لوٹنا ان کے اختیار میں نہیں تھا۔ یہاں نہ صرف آبرو لوٹی گئی تھی بلکہ زندگیاں بھی چھین لی گئی تھیں۔ معصوم لڑکیوں کی لاشوں کو جس نے دیکھا' سکتے میں رہ گیا۔ خوف و ہراس کے بادل چھا گئے۔ قہر و غضب بیدار ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب بستی کے دو خاص اشخاص کی بیٹیاں گم ہوئیں تو طوفان پھوٹ پڑا۔ دونوں

غضب ناک ہو گئے۔ دونوں بپھرے ہوئے شبران کے پاس گئے۔

"تو ہمارا سردار ہے' نیولیا کا محافظ قرار دیا گیا ہے لیکن تو خاموش بیٹھا تماشہ دیکھ رہا ہے۔ شاید اس لیے کہ تو صاحب اولاد نہیں ہے۔"

"کیا مجھ پر یہ الزام درست ہے؟" شبران نے کہا۔

"تو بتا..... تو نے کیا کیا؟"

"کیا میں جادوگروں کے خلاف قدم اٹھانے کا اختیار رکھتا ہوں؟" شبران نے سوال کیا۔

"تو کیا اب نیولیا کی بیٹیوں کا یہی حال ہوگا۔"

"جادوگر اگر چاہیں گے۔"

"جادوگر ہمارے مالک نہیں ہیں۔"

"بے شک نہیں ہیں مگر ان کے اختیارات کس قدر ہیں۔"

"کیا ہم سبز پوشوں کو ان کے اقدامات سے باز رکھ سکتے ہیں" کسی نے کہا۔

"مگر ہم اپنی بیٹیوں کو قربان نہیں کر سکتے۔"

"اگر میری بیٹیاں مجھے واپس نہ ملیں تو میں جادوگروں سے بغاوت کردوں گا" ان میں سے ایک شخص نے کہا۔

"اور میں اپنے آدمیوں کو ہدایت کردوں گا کہ اب اگر نیولیا کی آبادی میں کوئی سبز پوش نظر آئے تو اسے ہلاک کر دیا جائے۔" دوسرے شخص نے غضب ناک ہو کر کہا۔

"تم لوگ اس کے نتائج سوچ لو" شبران نے کہا۔

"نتیجہ کچھ بھی ہو' ہم تیری نصیحت نہیں مانتے۔ ہمارے دل میں جو آگ روشن ہے' وہ تیرے دل میں نہیں ہے۔"

"میں تمہارا غم سمجھتا ہوں لیکن بات جادوگروں کی ہے۔ بس اس لیے خاموش ہوں۔"

"سردار کی حیثیت سے تو اپنی ذمہ داری پوری کر شبران!"

"مجھے مشورہ دو' کیا کروں؟"

"چند افراد کو جادوگروں کے پاس بھیجا جائے۔ ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے اس بدنما عمل کا آغاز کیوں کیا ہے؟"

"یہ اچھی تجویز ہے۔"

"میں اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہوں۔ دس آدمیوں کا انتظام کر لو اور اس کا سربراہ حیکانہ کو مقرر کرو۔ حیکانہ سنجیدہ مزاج انسان ہے اور معاملہ فہم۔ جادوگروں سے وہ بہتر طریقے سے بات کر سکے گا۔" شبران نے کہا۔

"میں تیار ہوں۔" حیکانہ بولا۔

"بس تو پھر میں اس عمل کی منظوری دیتا ہوں۔" شبران نے کہا۔ اپنی عشرت گاہ میں اس نے الماس سے کہا۔

"ایک عجیب کام شروع ہو گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ نوجوان لڑکیوں کی لاشوں نے میرا دل دہلا دیا ہے۔ سبز پوشوں نے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔"

"مجھے خود حیرت ہے۔" الماس نے کہا۔

"یہ تو جادوگروں کے خلاف خود عمل شروع ہو گیا۔ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آئی۔"

"شاید۔" الماس نے آہستہ سے کہا۔

نیولیا کی آبادیوں میں ہل چل مچی ہوئی تھی۔ لوگ دن رات سڑکوں اور علاقوں میں نظر آنے لگے تھے۔ سبز پوشوں کو اس کا احساس ہو گیا۔ چنانچہ وہ گم ہو گئے تھے۔ ادھر دس افراد کا ایک گروہ تیار ہو گیا تھا جس کی سربراہی میکانہ کے سپرد تھی۔ اس گروہ نے سردار شبران سے اجازت لی اور جادوگروں کی وادی کی طرف روانہ ہو گیا پھر تیسرے دن اہل نیولیا کو ایک روح فرسا نئے سے دوچار ہونا پڑا۔ باغوں کے محافظ نے اطلاع دی تھی کہ باغ کے درختوں سے تین لاشیں لٹکی ہوئی ہیں۔ تین لڑکیوں کی لاشیں اور یہ لاشیں انہیں دونوں اشخاص کی بیٹیوں کی تھیں۔

وہ دونوں سڑکوں پر دھاڑیں مارتے پھر رہے تھے۔ ان کے ساتھ بے شمار افراد رو رہے تھے۔ سب کے دل نفرتوں سے بھرے ہوئے تھے اور اب سب کھلم کھلا جادوگروں کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔

"یہ جادوگر ہمارے رہنما تھے۔"

"وہ دیوانے ہو گئے ہیں۔"

"احمق ہم ہیں کہ ہم نے انہیں یہ مقام دیا۔"

"ان سے یہ مقام چھین لو۔"

"ہمیں جادوگروں کی برتری قبول نہیں ہے۔ جادوگروں کے پاس جانے والا وفد واپس آ جائے۔ اس کے بعد افکار سے ملیں گے۔ نیولیا میں طریق زندگی بدلنا ہوگا۔ جادوگر قابل نفرت ہیں۔ جادوگروں سے نفرت کرو۔" نیولیا کی آبادیوں میں اب یہی نعرے گونج رہے تھے۔ ہر جگہ یہی چرچے تھے۔ ہر شخص ایک بات ہی کہتا تھا۔

شبران کی پریشانیاں عروج پر تھیں۔ اس وقت بھی وہ پورے دن کی پریشانیوں کے بعد اپنے خلوت کدے میں داخل ہوا تھا۔ الماس اس کا چہرہ دیکھ کر مسکرا دی۔

"الماس! نیولیا میں یہ کیا شروع ہو گیا؟"

"کیا بات ہے شبران!"

"پوری آبادی افراتفری کا شکار ہے۔ اگر کچھ اور لڑکیاں سبز پوشوں کا شکار ہو گئیں تو کیا ہوگا؟"

"نہیں شبران! اب ایسا نہیں ہوگا۔" الماس نے پُرسکون لہجے میں کہا۔

"ہو گیا تو......؟"

"میں نے کہا نا نہیں ہوگا۔ میں نے سبز پوشوں کو منع کر دیا ہے۔"

"تو نے؟" شبران چونک پڑا اور الماس ہنسنے لگی۔

"آہ...... میرے بھولے محبوب اتنی جلدی بھول جاتا ہے۔"

"کیا؟"

"میں نے تیرے ذریعے کورال اور بولان کو طلب کیا تھا۔"

"بولان اور کورال۔ ہاں تو پھر......؟"

"سبز پوش جادوگروں کے بھیجے ہوئے نہیں، ہمارے بھیجے ہوئے تھے، جنہوں نے جادوگروں کے خلاف مہم کا آغاز کیا ہے اور خلاف توقع ہمیں پہلے ہی مرحلے پر وہ کامیابی حاصل ہوگئی جس کی امید اتنی جلدی نہیں تھی۔ اس طرح مجھے اہل نیولیا کا مزاج سمجھنے کا موقع بھی ملا ہے۔"

"الماس تو نے...... تو نے......"

"میرے پاس عقل کا جادو ہے اور اس جادو نے جبانہ کے جادوگروں کو شکست دے دی۔ وہ مات کھا گئے۔ دیکھ لے آج نیولیا کے لوگ کہہ رہے ہیں۔ ہمیں جادوگروں کی نہیں، انقاریہ کی حکمرانی چاہیے۔ یہی ہوگا۔ انقاریہ کی حکمرانی ہوگی اور انقاریہ کون ہوگی۔ اس الماس اور جب انقاریہ کی حکمرانی ہوگی تو اصل حکمران کون ہوگا۔ شبران عظیم سردار۔ شبران۔"

شبران کی آنکھیں حیرت سے پھٹی پڑ رہی تھیں۔

☆☆☆

حیکانہ کا دل لرز رہا تھا۔ اسے بہت بڑی ذمہ داری سونپی گئی تھی جادوگروں سے گفتگو کرنے کی کہ ان کے سبز پوشوں نے نیولیا میں کیا جاہی مچائی ہے اور کس قدر سنگدلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہر چند کہ اسے تمام باتیں سمجھا بجھا کر بھیجا گیا تھا لیکن جادوگروں کی اتنی ہیبت طاری تھی اس پر کہ بار بار وہ اس گفتگو کو دہرانے لگتا تھا جو اسے جادوگروں سے کرنی تھی۔ شبران نے اسے تمام تفصیلات بتا کر بھیجا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ جادوگروں سے کہا جائے کہ اہل نیولیا جادوگروں سے بددل ہو رہے ہیں اور اس کی وجہ ان کے ہرکارے ہیں، جنہوں نے طوفان برپا کر دیا ہے۔ اور وہ وقت شاید قریب آ گیا ہے کہ نیولیا کے لوگ جادوگروں کے خلاف بغاوت کر دیں۔ سو یہ ہونا چاہیے کہ جن لوگوں نے یہ عمل کیا ہے انہیں ایسی سزا دی جائے کہ اس کے بعد جبانہ کی تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ دہرایا نہ جا سکے۔

وہ اپنے باقی نو ساتھیوں سے اس گفتگو کے بارے میں پوچھنے لگتا تھا اور کہتا تھا کہ ایسا تو نہیں ہوگا کہ جادوگر اس گفتگو کا برا مان جائیں اور پہلی سزا انہیں ہی مل جائے۔ اس کے ساتھی اسے سمجھاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو قاصد ہیں۔ بھلا پیغام لانے والوں سے بھی کوئی بیر ہوتا ہے۔ ان سے تو کوئی اختلاف رکھتا ہی نہیں ہے۔ سو جادوگر اتنے احمق بھی نہیں ہیں کہ سوچے سمجھے بغیر ہمیں کوئی نقصان پہنچا دیں گے۔ جادوگروں کی آبادیوں تک پہنچنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ راستے دشوار گزار تھے۔ ہر چند کہ جانہ کی سرزمین نے ویرانوں میں بھی اپنے حسن کا معیار قائم رکھا تھا لیکن اس کے باوجود وہ جگہیں ایسی تھیں جہاں سے ان لوگوں کے قدموں کا گزر نہیں ہو سکا تھا۔

البتہ اول تو جادوگروں کی آبادی تک جانے کا کبھی موقع ہی نہیں آتا تھا اور اگر آتا بھی تھا تو اس کے لیے رہنما ساتھ ہوتے تھے اور رہنما وہی سبز پوش ہوتے تھے جو انہیں عام راستوں سے گزار کر لے جاتے تھے جبکہ جادوگروں کی وادی کا ایک نقشہ بنا کر تیکانہ کے سپرد کر دیا گیا تھا اور اس سے کہا گیا تھا کہ اسے کون کون سے راستوں سے سفر کرنا ہے لیکن جو تھے چاند ایک نئے راستے کا انکشاف کیا۔ اس نے کہا۔

”بزرگ تیکانہ! حقیقت یہ ہے کہ یہ بات میں تجھے پہلے نہ بتا سکا۔ سوچا تو میں نے یہ تھا کہ تیری رہنمائی کروں لیکن پھر وہ منصب میں نے حاصل نہ کیا جو سبز پوشوں کو حاصل ہے۔ اچانک ہی میں نے سوچا کہ کیوں نہ تیرے سامنے یہ بات بیان کر دوں کیونکہ اب تو ہم ان واقعات کی وجہ سے سبز پوشوں سے وہ عقیدت نہیں رکھتے جو کبھی ہمارے دل میں تھی۔ اس خیال کے ساتھ کہ وہ جادوگروں کے ہرکارے ہیں۔“

”کیا تو مجھے کوئی اہم بات بتانا چاہتا ہے۔“

”ہاں معزز بزرگ۔“

”کیا بات ہے؟“

”دراصل میں کافی عرصے پہلے ایک جادوگر کے ساتھ تھا اور یہ جادوگر آواز کا جادوگر تھا۔ پتھروں کے رگڑنے سے وہ آوازیں پیدا کرتا تھا اور پھر ان آوازوں ہی کو پتھروں میں محفوظ کر لیتا تھا۔ وہ بھی اب انہی میں شامل ہے اور اس نے مجھے کچھ دن خدمت کا موقع دیا لیکن اس کے بعد مجھے اپنے آپ سے جدا کر دیا کہ کہیں میں پتھروں کا جادو نہ سیکھ جاؤں۔ حالانکہ میں ایک بیکار سا انسان ہوں تاہم میں نے اس کے ساتھ ان راستوں کو اور ان وادیوں کو دیکھا ہے۔ اگر تو مجھ پر بھروسا کرنا چاہے تو تجھے ایک مختصر راستہ بتا دوں کہ وہ مشکل بھی نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ بہت خوبصورت راستہ ہے۔“

”کیا ہم اس راستے کو پیچھے چھوڑ آئے؟“ تیکانہ نے پوچھا۔

”ہرگز نہیں بلکہ جو راستہ نقشہ کے مطابق ہمیں بتایا گیا ہے۔ اگر ہم نے اس پر سفر کیا تو ہمیں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن اب جو وقت آ گیا ہے کہ اگر ہم یہاں سے بائیں سمت کا راستہ اختیار کر لیں تو پھر ہمیں وہ مشکل پیش نہیں آئے گی اور ہم بہت جلد جادوگروں کی وادی تک پہنچ جائیں گے۔“

''اور اگر تو راستہ بھٹک گیا تو؟''

''اس جادوگر کا خیال تھا کہ میری یادداشت وادی نیولیا میں رہنے والے تمام لوگوں سے بہتر ہے۔''

''گویا تجھے اعتماد ہے کہ تو ہمیں درست راستے سے وہاں لے جائے گا۔'' تیکانہ نے پوچھا۔

''جی ہاں! اگر آپ مجھ پر اعتبار کریں۔''

''ٹھیک ہے تو پھر ہم صبح ہی وہ راستہ اختیار کریں گے اور تو ہماری رہنمائی کرے گا' اس طرح تجھے ایک عزت کا مقام بھی ملے گا۔''

''یہ تیکانہ کی مہربانی ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ جس قدر جلد جادوگروں تک پہنچا جاسکے' زیادہ بہتر ہے تاکہ اس کا کوئی نتیجہ ہمارے سامنے آجائے اور وادی نیولیا میں پھیلی ہوئی بے چینی ختم ہوجائے گی۔''

''یہ کون بدنصیب نہیں چاہتا تھا۔'' تیکانہ نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔

رات کا قیام ختم ہوا۔ سورج کی روشنی نمودار ہوئی اور سب کے سب آگے کے سفر کے لیے تیار ہوگئے۔ ویسے جادوگروں کی وادی تک پہنچنے کا معاملہ خاصا لمبا تھا اور ان لوگوں کو جو راستہ طے کرکے جانا تھا' اس کے بارے میں تفصیلات انہیں معلوم تھیں۔ اگر کوئی مختصر راستہ بتادیتا ہے تو اس سے اچھی کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ تیکانہ نے سوچا اور اپنے ساتھی کی رہنمائی میں چل پڑا۔

سورج نے بھی ان کے ساتھ ساتھ سفر شروع کردیا اور وہ بڑے اعتماد سے ایک ایسی وادی میں پہنچے جس کے بارے میں انہوں نے جو کچھ سنا تھا' درست تھا۔ سرسبز و شاداب وادی گھاس اور پھولوں کی بہتات درختوں کے جنگل۔ پھلوں اور پھولوں کے انبار۔ وہ لوگ جبانہ کے اس حسین راستے سے گزرتے ہوئے خاصے خوش و خرم نظر آرہے تھے۔ یہاں تک کہ دن چھپ گیا اور شام کو وہ ایک ایسی وادی میں پہنچ گئے' جہاں عجیب و غریب پھول کھلے ہوئے تھے اور پھلوں کے درخت بکھرے ہوئے تھے۔ یہاں قیام کرنا ان کے لیے ایک خوشگوار لمحہ ثابت ہوا اور سب ہنسنے بولنے لگے۔ کھانے پینے کی اشیاء نکال لی گئیں اور یہ بھول کر نیولیا میں کیا رواج ہے' وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف ہوگئے۔ تیکانہ نے کہا۔

''حقیقت یہ ہے کہ مہینے کے آخری دن کا انتظار کرنا اب برا لگنے لگا ہے اور تم نے سنا کچھ عرصے پہلے یہ بات منظر عام پر آئی تھی اور کہا گیا تھا کہ اب یہ وقفہ کم کردیا جائے گا۔ اس طرح ہم شکم سیر ہوجاتے ہیں اور ہمیں بھوک نہیں لگتی لیکن ایک ایسی تشنگی طاری رہتی ہے جسے مٹایا نہیں جاسکتا۔ تمہارا کیا خیال ہے؟''

''یہ ایک بڑا سچ ہے معزز تیکانہ! کہ اہل جبانہ نے غذائی مسائل حل کرنے کے لیے سمندر کا سہارا لیا اور یہ رواج نجانے کب سے چلا آرہا ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اس طرح زندگی بے کیف معلوم ہوتی ہے اور وہ لطف جاتا رہا ہے زندگی کا جو روزانہ یا کم از کم سات چاند گزرنے کے بعد کھانے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اگر مجھے اقتدار مل جائے یا کوئی مجھ سے یہ کہے کہ جبانہ میں کیا تبدیلیاں رونما ہونی چاہئیں تو سب سے پہلی بات میں لوگوں سے یہی کہوں گا کہ نہ کھانے کی اس رسم کو جاری کیا جائے اور پھر سچ یہ ہے کہ اہل جبانہ ان تمام

چیزوں کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں اور ہم انھیں ضائع کرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔"

"ہمارے پاس وہ سب کچھ موجود ہے جو ہماری غذائی ضروریات پوری کر سکتے ہیں لیکن درختوں سے گرنے والے پھل زمین پر گر کر سوکھ جاتے ہیں اور سڑ جاتے ہیں۔ انھیں سمیٹ کر پھینکنا پڑتا ہے یا پھر وہ ہوا کے ساتھ مٹی میں مل جاتا ہیں جبکہ یہ خوشنما چیزیں جو لذیذ ہوتی ہیں ہمارے لیے روزانہ کی خوراک کو بھی کافی ہو سکتی ہیں۔ نیز یہ کہ سمندر میں موجود مچھلیاں اتنی ہیں کہ صدیوں ہم انھیں کھاتے رہیں تب بھی کوئی فرق نہ پڑے۔ یہ پابندی عجیب و غریب ہے۔ اگر نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ زندگی میں ایک دلچسپی پیدا ہو جائے۔"

یہ ان کے اپنے خیالات تھے۔ وقت گزارنے کے لیے کوئی نہ کوئی گفتگو کرنا ہی تھی۔ جادوگروں کے بارے میں اور اپنے اس مقصد کے بارے میں بہت سی باتیں کر چکے تھے۔ اب مزید کیا گفتگو کرتے۔ دوسرے دن کا سفر بھی ختم ہو گیا اور پھر کئی دن اسی طرح سفر جاری رہا۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں بڑا سرسبز و شاداب خطہ تھا۔ چٹانیں پھولوں سے لدی ہوئی تھیں۔ بڑے بڑے درخت جھول رہے تھے۔ ایک درخت کے دامن میں انہوں نے ایک ایسا پودا دیکھا جو ان کے لیے اجنبی تھا۔ یہ نوکدار پھلوں والا پودا تھا اور یہ پھل بہت اونچے اونچے تھے۔ اچانک ہی حیکانہ کا ایک ساتھی چونک کر رک گیا۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس پودے کو دیکھا اور پھر حیرت و دلچسپی سے اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ حیکانہ نے چونک کر پوچھا۔

"کیا بات ہے' تیرا چہرہ عجیب سا ہو گیا ہے۔"

"آہ...... معزز حیکانہ! کتنے خوش نصیب ہیں ہم لوگ کہ ہمیں کانج کا پودا نظر آیا ہے۔"

"کانج کا پودا کیا ہوتا ہے۔"

"سرزمین جبانہ پر کانج کے پودے کبھی کبھی کہیں کہیں اگ آتے ہیں اور ایسی جگہ جو انسان کی پہنچ سے باہر ہو اور دیکھ کیا یہاں انسانی قدم پہنچ سکتے ہیں۔ معزز حیکانہ! جیسا کہ میں نے کہا کہ میں آوازے کے جادوگر کے ساتھ رہ چکا ہوں اور جادوگری کی بات جادوگر ہی جانتے ہیں۔ کیا تو یہ جانتا ہے معزز حیکانہ کہ اگر کانج کا ایک پھل کھا لیا جائے تو صدیوں کی زندگی مل جاتی ہے اور انسان اپنی عمر کا وہ لمحہ اپنی زندگی کی آخری سانس تک نہیں کھو پاتا۔ آہ...... کاش ایسا ہوتا۔ حیکانہ کہ تو بھی جوان ہوتا اور جب ہم نیولیا واپس پہنچتے تو ہماری بات ہی انوکھی ہوتی۔" حیکانہ کا ساتھی خوشی کے عالم میں کہہ رہا تھا اور حیکانہ کے ساتھ ساتھ ہی دوسرے تمام لوگ بھی اسے حیران نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

"تو کیا کہنا چاہتا ہے گومالا؟"

"یہ کہ کانج کا ایک پھل لگا لیا جائے تو زندگی وہیں ساکت ہو جاتی ہے اور انسان کبھی اس عمر سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور یہ خوشی کا لمحہ مجھے حاصل ہوا ہے۔ یہ موقع مجھے ملا ہے۔" گومالا نے آگے بڑھ کر کانج کا ایک پھل توڑ لیا اور اس کی دیکھا دیکھی تمام ہی لوگ ان پھلوں پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے ایک ایک پھل اپنے لیے حاصل کر لیا تو حیکانہ بولا۔

"کاش میری عمر بھی اس قدر آگے نہ بڑھی ہوتی۔"

"سچ پوچھو میکانہ تو تیری عمر ابھی اتنی زیادہ بھی نہیں ہے کہ تو حسرت کرے۔ اب بھی تو جوانوں کا جوان ہے اور زندگی اگر یہیں رک جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو بھی اس میں سے ایک پھل کھا لے۔"

"ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں۔" میکانہ نے کہا اور ایک پھل توڑ لیا۔

گومالا انہیں پھل کے خواص بتاتا رہا اور وہ اس لذیذ پھل کو کھاتے رہے لیکن سب ہی نے دیکھا تھا کہ خواص بتانے کے باوجود گومالا نے ابھی تک وہ پھل خود استعمال نہیں کیا۔ وہ سب پھل کے خواص کے داستان میں گم ہو گئے تھے یہاں تک کہ گومالا نے نہایت چالاکی سے ان سب کو احمق بنا کر وہ پھل جو اس نے خود توڑا تھا ایک طرف پھینک دیا اور ظاہر یوں کیا جیسے وہ پھل اس نے کھا لیا ہو۔ یہ رات بھی گزر گئی اور وہ لوگ آرام سے لیٹ گئے لیکن دوسری صبح جب وہ جاگے تو اچانک ہی میکانہ کو محسوس ہوا جیسے اس کا بدن مفلوج ہو گیا ہو۔ وہ حیرانی سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

تب اسے احساس ہوا کہ وہ سب جو اس کے ساتھ آئے تھے اسی عالم میں ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ سب اپنے جسموں کو جنبش دینے سے قاصر ہوں۔ تب میکانہ خوف سے چیخ پڑا اور اس نے ان سب کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ سب ہی جاگے ہوئے تھے اور اپنی حالت سے وحشت زدہ تھے۔ میکانہ کے قریب زمین پر لیٹے ہوئے شخص نے کہا۔

"بزرگ میکانہ! کیا تیرا جسم جنبش نہیں کر رہا ہے۔"

"تو کیا تمہاری بھی وہی کیفیت ہے۔"

"ہاں نجانے ایسا کیوں ہے۔"

"ہم سب ایک ہی کیفیت کے شکار ہیں۔" ہر سمت سے آوازیں ابھریں۔

"کیوں لیکن کیوں؟"

"کچھ نہیں معلوم۔"

"یہ سب کیسے ہوا؟" میکانہ رنج و غم سے بولا پھر کہنے لگا۔

"ہو سکتا ہے دھوپ نکل آنے کے بعد ہماری حالت بہتر ہو جائے اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں اپنے جسم کی جو حالت پاتا ہوں۔ اگر وہی تم سب کی ہے تو......" میکانہ کی آواز بھرا گئی۔

گومالا بھی اسی طرح پڑا ہوا تھا اور ان سب کی باتیں سن سن کر مسکرا رہا تھا لیکن اس نے کچھ کہا نہیں۔ دھوپ نکل آئی اور سورج کی شعاعیں ان کے جسم میں جذب کرنے لگے لیکن بھلا ان کے جسموں میں تبدیلی کہاں سے ہوتی۔ یہ تو ایک طے شدہ منصوبہ تھا اور کانچ کے اس پھل کی نشاندہی خصوصی طور پر کی گئی تھی اور یہ نشاندہی الماس کے وفادار شبران کی تھی کہ وہ کانچ کے پھل کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ غرض یہ کہ یہ دن اسی طرح مفلوج گزر گیا۔ البتہ انہوں نے گومالا کو شام کے وقت اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک سمت جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

وہ حیران رہ گئے تھے بلکہ ان میں سے سب ہی نے اپنے جسموں کو جنبش دینے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ اس تصور کے ساتھ کہ اگر گومالا پر سے یہ اثرات ختم ہو چکے ہیں تو شاید ان پر بھی یہی عمل ہو لیکن گومالا واحد تھا جو اس درخت کی جانب جا رہا تھا جو پھلوں سے لدا ہوا تھا اور پھر وہ پھل توڑ توڑ کر کھانے لگا۔

یہاں پھلوں کو توڑ توڑ کر کھانا ایک جرم سمجھا جاتا ہے اور لوگ ایسا نہ کرتے تھے کیونکہ جبانہ کی روایات کے خلاف تھا۔ گومالا بے باکی سے پھل کھاتا رہا۔ تیکانہ نے کہا۔

''گومالا! یہ کیوں نہیں پوچھا ہم سے کہ ہماری جسمانی کیفیت کیا ہے؟'' وہ سب تیکانہ کی صورت دیکھتے رہے۔ تب گومالا واپس ان کے پاس آ گیا۔ اس نے کہا۔

''کہو دوستو! کسی کو پھل حاجت تو نہیں ہے۔''

''گومالا! یہ تیرا بولنے کا انداز کیسا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے تجھے ہماری اس کیفیت پر کوئی افسوس نہ ہو۔'' جواب میں گومالا نے قہقہہ لگایا پھر اس نے کہا۔

''معزز تیکانہ! ساری عمر گزر گئی مگر عقل نہ آئی۔ بھلا کانچ کے پودے کے بارے میں تم نے کبھی نہیں سنا۔ یہ پھل انسانی جسم کو مفلوج کر دیتا ہے۔ وہ جیتے تو ہیں لیکن اسی درخت کی مانند جو اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر سکتے۔ ہواؤں سے ہلتے جلتے ہیں لیکن خود ان کے اپنے جسم اس سلسلے میں بے عمل رہتے تھے۔''

''گومالا! تو یہ کیا کہہ رہا ہے؟''

''ہاں معزز تیکانہ! اور یہ سچ ہے کہ اب تھوڑے دن کی زندگی تمہیں دی جا رہی ہے اور پھر تمہاری یہ حالت مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔''

''گومالا! کیا بک رہا ہے؟'' تیکانہ چیخ پڑا۔

''چیخو' خوب زور سے چیخو۔ تم ایک ایسی عظیم ہستی کی سازشوں کا شکار ہوئے ہو جو مستقبل میں جبانہ کی حکمران بنے گی اور اس کا نام ہے الماس۔''

''گومالا! کیا بک رہا ہے تو۔ تیری ایک بھی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ عظیم ہستی جبانہ کی حکمران الماس۔ یہ سارے کے سارے الفاظ سمجھ میں آنے والے ہیں۔''

''تمہاری سمجھ میں اتنا تو آ گیا بوڑھے تیکانہ! کہ اب تم اپنی مرضی سے اپنے جسموں کو جنبش نہیں دے سکتے۔ ابھی کچھ وقت درکار ہے مجھے چھ سورج اور چھ چاند اور گزر جائیں۔ یہ وہ لمحات ہوں گے جس وقت اس بات کا یقین کرایا جائے گا کہ تم جادوگروں کی آبادی میں پہنچنے کے بعد واپس چل پڑے ہو اور یہاں تک پہنچ گئے ہو۔ جانتے ہو اس کے بعد کیا ہو گا۔''

''کک...... کیا ہو گا؟'' تیکانہ نے پوچھا۔

''میں تمہارے جسموں کو پتھروں سے کچل کر تمہیں ہلاک کردوں گا۔تم سب کی موت میرے ہاتھوں آئے گی اور اس کے بعد میں روتا ہوا زخمی حالت میں نیولیا پہنچوں گا اور وہاں فریاد کروں گا کہ جادوگروں نے قاصدوں کو بھی نہیں چھوڑا اور دیکھو انہوں نے تمام قاصدوں کو ہلاک کردیا۔میں خوش نصیب تھا کہ اتفاق سے بچ گیا اور جادوگروں کے ہرکارے۔یعنی سبز پوش مجھے مردہ سمجھ کر وہاں سے واپس چلے گئے۔''

''مگر تو ایسا کیوں کرے گا گومالا!ہم نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔''

''یہ ایک لمبا کھیل ہے۔مرنے سے پہلے اگر اس کے بارے میں جان لو گے تو تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔خوامخواہ موت کے بعد بھی تمہارا ذہن الجھتا رہے گا'اس لیے رہنے ہی دو۔''

''اور جو تم میں سے ہے تو ہمارے ساتھ ایسا کرے گا؟''

''ہاں کیونکہ یہی میرے آقا کا حکم تھا۔''

''تیرے آقا کا؟''

''کیا تجھے علم نہیں اس بات کا حیکانہ کہ کورال میرا آقا ہے۔''

''ہاں'یہ تو علم ہے مجھے لیکن کورال'وہ ہمارا دشمن کیوں بن گیا؟''

''الماس کی وجہ سے۔''

''اور الماس کیا چاہتی ہے؟''

''جادوگروں کی موت۔نیولیا' کو لیا کو جادوگروں سے آزاد کرانا چاہتی ہے۔وہ اقتدار کی جگہ لینا چاہتی ہے۔یہی اس کا منصوبہ ہے اور میرے آقا کورال نے مجھے یہ ساری تفصیلات بتائی ہیں کیونکہ وہ مجھ پر اعتبار کرتا ہے اور میں اس کے اعتبار کو کبھی دھوکہ نہ دیتا اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ اس کہانی کو تیرے سینے میں یہیں دفن ہوجانا ہے۔''حیکانہ غم وغصے کے عالم میں گومالا کو دیکھنے لگا پھر اس نے کہا۔

''تو......تو ایک کالی بھیڑ کی حیثیت سے ہمارے ساتھ شامل ہوا تھا۔''

''کالی بھیڑ......مجھے یہ لفظ بہت پسند آیا۔تیرا خیال بالکل درست ہے معزز حیکانہ!ایسی ہی بات ہے۔''

''غدار قوم!تجھے......تجھے......''حیکانہ اپنا جملہ پورا نہیں کرسکا۔''

وہ سب غم وغصے کے عالم میں گومالا کو دیکھ رہے تھے اور پھر سب رونے اور چیخنے لگے اور گومالا قہقہے لگاتا رہا۔

گومالا کا کام بہت آسان تھا۔اب یہ کیڑے مکوڑے تھے اس کے سامنے اور وہ ایک سنگدل انسان تھا جسے کورال کی پشت پناہی حاصل تھی۔

وہ جو فیصلہ کرچکا تھا'اس پر اپنی جگہ اٹل تھا اور یہی منصوبہ لے کر اس کے آقا کورال نے اسے یہاں بھیجا تھا مگر ساری تفصیلات بتانے کے بعد کیونکہ وہ اس کا انتہائی اعتماد کا آدمی تھا پھر یوں ہوا کہ گومالا نے اکیلے رہنا مناسب نہ سمجھا۔یہ لوگ اگر ان لمحات میں زندہ

رہیں گے تو اس کے لیے نقصان دہ نہیں بن سکیں گے۔

یہ سوچ کر اس نے انہیں زندہ رہنے دیا تھا۔

اور اس کے علاوہ کچھ اور ایسے معاملات بھی تھے جن پر اسے غور کرنا تھا۔ جبانہ کی سرزمین پر اچانک واقعہ رونما ہوا۔ اس سے پہلے جو بھیانک واقعہ ہوا تھا' وہ ان لڑکیوں کی موت تھا جو نیولیا میں مردہ پائی گئی تھیں اور اس کا الزام سبز پوشوں پر آ گیا تھا۔ دوسرا المناک واقعہ یہ تھا کہ بڑے بڑے پتھروں میں سے گومالا نے ان میں سے ایک ایک کو کچلنا شروع کر دیا اور انہیں کچل کچل کر ہلاک کر دیا۔ تو لاشیں زمین پر بے گور و کفن پڑی ہوئی آسمان کو تک رہی تھیں اور ایک سنگدل انسان مسکرا رہا تھا۔ اب اس کو وہ نشانات مٹانے تھے جن سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہاں ان کا قیام طویل تھا اور یہ سازش جادوگروں کی نہیں بلکہ گومالا کی ہے۔ البتہ گومالا کی سنگدلی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنے جسم کو بھی کئی جگہ سے زخمی کرنے سے گریز نہیں کیا تھا اور چونکہ یہ اس کی ضرورت تھی' اس لیے اس نے اس پر عمل کر ڈالا تھا۔ اچھے خاصے زخم اپنے جسم پر لگا کر وہ وہاں سے چلا۔ یہ سارا منصوبہ کورال ہی کا تھا اور اس نے اس سے کہا تھا کہ اس کے زخم اتنے وقت پرانے ہونے چاہئیں' جتنے وقت میں وہ وہاں کا سفر کر کے نیولیا تک پہنچ سکے۔ سو گومالا نے واپسی کا سفر شروع کر دیا۔

لیکن جو کچھ اس نے اپنے ساتھ کیا تھا اور اس کا صلہ اسے جو ملنے والا تھا' وہ اس کے لیے بڑا قیمتی تھا اور اس نے ان زخموں کی تکلیف بھی برداشت کر لی تھی۔ وہ نیولیا کی وادیوں میں داخل ہو گیا۔ لاچار' نڈھال' کپڑے پھٹے ہوئے' بال بکھرے ہوئے' آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوئے۔ اس تکلیف نے اسے واقعی نڈھال کر دیا تھا جو اس کے زخموں سے پیدا ہوئی تھی اور جب بستی کے لوگوں نے اسے دیکھا تو حیرت و غم سے چیختے ہوئے اس کی جانب دوڑ پڑے' اسے سہارا دیا اور گومالا کی خراب حالت کا جائزہ لینے لگے۔ گومالا نے نڈھال لہجے میں کہا۔

''آہ...... مجھے سردار شبران کے پاس لے چلو۔ میں سردار کے پاس جانا چاہتا ہوں۔''

''لیکن گومالا تو تو حیکانہ کے ساتھ جادوگروں کی آبادی گیا تھا۔ باقی لوگ کہاں ہیں؟''

''سب کو مار ڈالا گیا۔ ان کی لاشیں دور ویرانوں میں پڑی سڑ رہی ہیں۔ یہاں سے کافی فاصلے پر اس جگہ جہاں جادوگروں نے ہم پر ستم ڈھائے۔''

''جادوگروں نے......'' لوگوں نے چیخ چیخ کر پوچھا۔

''ہاں' میں شبران ہی کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ مجھے اس کے پاس لے چلو۔''

گومالا کے لہجے کی مظلومیت سے کوئی اندازہ نہ لگا سکا کہ اس کے اندر ایک مکار انسان بول رہا ہے۔ لوگ غم و غصے میں ڈوبے ہوئے اسے شبران کی قیام گاہ پر لے گئے اور لوگوں کی تعداد اس کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی۔ شبران کی رہائش گاہ کے سامنے بے شمار افراد جمع ہو گئے اور شبران کے سامنے گومالا کو پیش کر دیا جو خود بھی اسے دیکھ کر ششدر رہ گیا تھا۔ اس نے گومالا کو اپنی آغوش میں لیتے ہوئے کہا۔

''میرے عزیز دوست! تجھے کیا ہوا۔ باقی لوگ کہاں ہیں۔''

"جادوگر ظالم ہیں۔ وہ ظالم ہیں۔ ہم تو ان کے پاس سبز پوشوں کے خلاف فریاد لے کر گئے تھے۔ انہوں نے ہم سے ملاقات کی تو ہم نے تمہارا پیغام ان تک پہنچایا اور میرے بزرگ تیکانہ نے بڑی لجاجت اور شرافت سے جادوگروں سے کہا کہ سبز پوشوں نے نیولیا کی آبادیوں میں داخل ہو کر ہماری بہنوں کو اپنے ستم کا نشانہ بنایا ہے اور اس کے بعد انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ ہم فریاد لے کر آئے ہیں کہ نہ صرف سبز پوشوں کو اس بات سے باز رکھا جائے بلکہ جن لوگوں نے یہ عمل کیا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے کیونکہ نیولیا کی آبادیوں میں ان کے خلاف نفرت پھیل رہی ہے۔"

☆......☆......☆
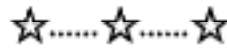
بس معزز شبران وچراغ پا ہو گئے اور اس طرح بھڑکے کہ یوں محسوس ہوا ہمیں جیسے اسی جگہ ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا۔

جادوگروں نے چیخ چیخ کر شبران کو گالیاں دیں اور نیولیا کے رہنے والوں کو برا بھلا کہا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان کی تقدیر ہے۔ ان کی آبادیوں کی تمام لڑکیاں ایک دن جادوگروں کی وادیوں میں لے آئی جائیں گی۔ ہر نوجوان لڑکی پر جادوگروں کا حق ہے اور اس حق کو کوئی نہیں روک سکتا۔ انہوں نے کہا کہ نیولیا والے انتظار کریں کہ یہ وقت ان پر نازل ہو جائے۔ یہ جواب دیا انہوں نے اور اس کے بعد تیکانہ انہیں سمجھانے لگا اور اس نے کہا کہ ہم تو ان کی عزت کرتے ہیں۔ ہم تو ان کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

ہم ان سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ بلکہ ہم انہیں اپنا سرپرست سمجھتے ہیں۔ مگر جادوگروں کا غصہ کم نہیں ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہم وہاں سے نکل جائیں۔ ورنہ ہمارے خلاف کاروائی کی جائے گی۔ جو انداز ہم نے ان کا دیکھا۔ معزز شبران اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں۔ وہی کریں گے اور تیکانہ نے فیصلہ کیا اور واپسی کا سفر اختیار کرنا شروع کر دیا۔

"چنانچہ ہم وہاں سے چلے لیکن پھر جادوگروں کے سبز پوشوں نے ہم سے زبردستی ہمارے راستے تبدیل کرائے اور ایک ایسے اجنبی راستے سے ہمیں لے کر واپس چلے جس کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے۔ وہ ہمیں مجبور کرتے رہے کہ ہم اسی راستے سے آگے سفر طے کریں اور ہم بالکل مجبور ہو گئے۔ کیونکہ ہم نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ خونریزی پر آمادہ ہیں۔ تو پھر یہ ہوا کہ جب ہم ایک مخصوص جگہ پر پہنچے۔ تو انہوں نے قریب پڑے ہوئے پتھر اٹھا کر ہم لوگوں پر حملہ کر دیا اور ہمارے جسموں کو کچل کچل کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ انہوں نے مجھے بھی مارا اور میں جب بیہوش ہو گیا تو وہ یہ سمجھ کر مجھے چھوڑ گئے کہ میں بھی دوسروں کی طرح مر چکا ہوں۔

میں نجانے کتنی دیر وہاں پڑا رہا۔

وہ لوگ اپنی دانست میں ہمیں ہلاک کر کے واپس جا چکے تھے اور جب میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو وہ سب کے سب ہلاک ہو چکے تھے میں بتا نہیں سکتا کہ غم سے میری کیا کیفیت ہے۔"

لوگ غصے سے دیوانے ہو گئے۔ ہر شخص چیخ و پکار کرنے لگا۔ سب کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ جادوگروں کو فنا کر دو۔ جادوگروں کو فنا کر دو۔ لشکر تیار کرو ہم جادوگروں کی وادی پر حملہ کریں گے۔

جولن کالیا کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کالیا کسی دوسری ہی دنیا کی سیر کر رہا ہے۔ پھر اس نے اس جگہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا۔ کم از کم اسے اس بات کا اطمینان تھا کہ زاویوں کی آغوش میں وہ دوسری وادی کی نگاہوں سے محفوظ رہے گا۔

وادی نیولیا کے لوگ رنگ رلیوں میں مصروف ہیں اور انہیں اپنی برائیوں کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ فی الحال ان کے لیے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہتر ہے کہ اپنے گھر کا راستہ اختیار کیا جائے۔ یہ معاملہ تو صدیوں سے چل رہا تھا اور نجانے کب تک چلتا رہے گا۔ وہ اپنے گھر سے جنگلات کے درمیان سرگرداں کیوں رہے۔ اس نے آبادی سے دوسری سمت کا رخ کیا اور پھر نجانے کہاں کہاں بھٹکتا رہا۔

بہت وقت گزرنے کے بعد اسے ایک ایسی جگہ نظر آئی۔ جہاں اس نے کچھ انسانوں کو متحرک دیکھا۔ حالانکہ عام حالات میں اس طرح لوگ نظر نہیں آتے تھے۔ نجانے کیا مقصد ہے۔ کون یہاں رہتا ہے۔ اس نے سوچا اور قریب جا کر دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ زاویوں کی آغوش میں پوشیدہ شخص کو دوسروں کی نگاہوں سے چھپ کر کہیں پہنچ جانے میں بھلا کیا دقت ہو سکتی تھی۔ چنانچہ وہ خاموشی سے راستے طے کرتا ہوا۔ اس جگہ پہنچ گیا اور یہاں آ کر اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ جو لوگ متحرک نظر آ رہے ہیں۔ دراصل وہ سپاہی ہیں اور جو دروازہ ایک پہاڑی تودے کے اندر نظر آ رہا ہے۔ وہ یقیناً ایک قید خانہ ہے۔

ایک بار پھر دل میں کالیا جاگ اٹھا تھا۔

اور اس تصور کے تحت اس نے قید خانے میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا تھا کہ ممکن ہے۔ کالیا یہاں قیدی ہو۔ سپاہیوں کی نگاہوں سے بچ کر قید خانے میں داخل ہو جانا اس شکل میں کچھ مشکل نہیں تھا۔ چند لمحات کے بعد وہ قید خانے سے اندر پہنچ گیا۔ قید خانے میں ایک ہی شخص قید تھا اور جولن نے اسے دیکھا۔ اس کے ذہن میں ہوائیں چلنے لگیں۔ یہ چہرہ اس کے لیے اجنبی نہیں تھا۔ کسی زمانے میں جولن اور جیکانہ بہت اچھے دوست تھے۔ نیولیا اور نکولیا اس وقت اس طرح الگ الگ نہیں تھے۔

جب علاقے تقسیم ہوئے تو کچھ لوگ ادھر چلے گئے لیکن جیکانہ نیولیا ہی کا باشندہ تھا۔ چنانچہ جولن کی اس سے دوستی جاری رہی اور اس کے بعد جیکانہ کو اس بڑے کام کے لیے روانہ کر دیا گیا۔ جس کا جولن اس وقت بھی مخالف تھا اور آج بھی اس کی مخالفت وہی حیثیت رکھتی تھی اور اس وقت نیولیا کا جیکانہ اس کے بچپن کا دوست قید خانے کی سلاخوں کے پیچھے موجود تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا جیکانہ کے سامنے پہنچ گیا۔

جیکانہ بیزار سا بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے زندگی اب اس کی نگاہوں میں بالکل بے وقعت ہو گئی ہو۔ جولن کے اس دل میں محبت امڈ آئی اور اس نے مدھم لہجے میں جیکانہ کو پکارا اور جیکانہ آواز سن کر چونکا اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ یہ کیسی آواز ہے۔ تب ہی جولن کو خیال آیا کہ وہ جسمانی طور پر تو دیکھا ہی نہیں جا سکتا لیکن باہر چوکیدار موجود تھے۔

چنانچہ یہ خطرہ بھی تھا کہ کوئی بھی کسی لمحے یہاں آ جائے۔ جولن کے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ جنگ کر کے اپنے آپ کو ان سے محفوظ رکھ سکے۔ زاویوں کی قید سے نکل کر دوبارہ انہیں اختیار کرنے میں کچھ لمحات لگتے ہی ہیں۔ اس نے ایک بار پھر جیکانہ کو آواز دی اور

اب جیکانہ چونک کر کھڑا ہو گیا۔اس نے پریشان نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا اور بولا۔

”کون ہے اور کہاں ہے۔“

جیکانہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سلاخوں کو گھورتا ہوا قریب آ گیا۔

”میرا نام جولن ہے۔مگر ٹھہرو۔کم از کم ایک لمحے کے لیے میں خود کو تم پر ظاہر کر سکتا ہوں۔ذرا ایک لمحے یہاں رکو۔“ وہ پلٹا غار کے دروازے سے باہر آ کر اس نے چوکیداروں کو دیکھا۔وہ اپنے اپنے آرام میں مصروف تھے اور کسی کے انداز سے یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ اندر آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

چنانچہ اس طرف سے مطمئن ہونے کے بعد جولن واپس آ گیا۔جیکانہ بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے باہر دیکھ رہا تھا۔پھر جولن نے اپنے آپ کو زاویوں کی اوٹ میں کر لیا۔

”جولن۔“

”پہچان لیا۔تم نے مجھے۔“

”ہاں میرے بچپن کے دوست“

”جیکانہ میرے رازدار میرے ساتھی۔“ جولن نے محبت بھرے انداز میں کہا۔

”تم یہاں اس قید خانے میں کیسے آ گئے اور......“

”کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میں زاویوں کا جادو سیکھ رہا تھا۔“

”زاویوں کا جادو۔؟“

”ہاں زمین پر پھیلی ہوئی روشنی کی کرنوں میں ایک ایسی سمت کی تلاش جو انسانی جسم کو نگاہوں سے اوجھل کر دے۔میں اسی جادو کو سیکھنے میں سرگرداں تھا اور میں نے اسے سیکھ لیا۔“

”تو تم اپنے جسم کو نگاہوں سے پوشیدہ کر سکتے ہو۔“

”ہاں۔“

پروفیسر جیکانہ کے ہونٹوں پر ایک غمزدہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

”تم یہاں کیسے اور ایک قیدی کی شکل میں تمہارے بارے میں تو میں نے کچھ اور سنا تھا۔“

”کیا۔“ جیکانہ نے اسی طرح مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”یہ کہ تم نیولیا کے جنگ جوؤں کے لیے وہ جادو لینے جا رہے ہو جو نیولیا والوں کو نگولیا پر برتری دلائے گا۔“

”ہاں اسی لیے میں نے ایک طویل سفر طے کیا ہے اور میں وہاں سے جو کچھ لے کر آیا ہوں۔وہ نیولیا کے حوالے کرنے کے بعد

میری خدمات کو معطل کر دیا گیا۔"

"یہاں اس قید خانے میں بھیج دیا گیا۔" جولن نے کسی قدر مذاق اڑانے والے انداز میں کہا اور جیکانہ مسکرا پڑا۔

"تمہارا خیال بالکل درست ہے اور اسی طرح تمہارا طنزیہ لہجہ بھی۔"

"کیا ملا تمہیں اس سے مجھے بتاؤ تم لوگوں کے لیے مزید موت لینے گئے تھے۔ جبانہ کے لوگوں کے لیے جو ہمارے اپنے ہیں۔ وادی جبانہ کی زمین کا ایک ایک چپہ ہمارا اپنا ہے۔ یہ تو صرف جادوگروں کی سوچ ہے کہ انہوں نے نپولیا اور تکولیا آپس میں بانٹ دیے ہیں اور اپنا مقصد پورا کیا ہے اور اب اپ تکولیا کے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار کر نپولیا والے رنگ رلیاں منانا چاہتے ہیں۔"

"یہی بات ہے لیکن مجھے افسوس ہے جولن۔"

"کس بات کا۔؟"

"میں دوسری دنیا کا جادو لینے گیا تھا اور جو کچھ وہاں سے لے کر آیا اس کا صلہ مجھے یہاں ملا ہے کاش میں بھی تمہاری طرح زاویوں کا جادو دیکھ لیتا اور اپنے آپ کو پوشیدہ کر کے دنیا کے ہنگاموں سے الگ تھلگ ہو جاتا۔"

"یہی زیادہ بہتر رہتا۔ برے لوگوں کی سوچ نے سب کچھ تباہ کر دیا ہے اور انسان انسان کا دشمن ہو گیا ہے۔ کیا یہ اچھا ہے۔"

"نہیں یہ اچھا نہیں ہے"۔ جیکانہ نے شرمندہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا تم تائب ہو گئے ہو اپنے اس عمل سے۔" جولن نے پوچھا اور پروفیسر جیکانہ ہنس کر خاموش ہو گیا۔

"مگر یہ بتاؤ۔ آخر تمہاری اس قید کی وجہ کیا ہے۔"

"بس موجودہ سردار نے مجھے آزاد دیکھنا پسند نہیں کیا۔" جیکانہ نے جوابدیا۔

"یہ ناسپاسی ہے۔ بے ایمانی ہے۔"

"شاید......"

"مگر میں تمہیں قید نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ تم میرے بچپن کے دوست ہو۔"

"چھوڑو میری قید ہی اچھی ہے"۔ جیکانہ نے جواب دیا۔

"یوں لگتا ہے۔ جیسے تم بہت بددل ہو گئے ہو۔"

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ بس اب مرنا چاہتا ہوں"

"کیسی باتیں کرتے ہو۔ چلو باہر نکلو۔ میرے ساتھ میرے گھر چلو۔" جیکانہ نے عجیب سی نگاہوں سے جولن کو دیکھا اور پھر بولا۔"

"باہر نکلوں۔"

"اگر تم اس قید خانے کی بات کرتے ہو تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے ایسا کرتے ہیں۔ میں چاند نکلنے کا انتظار کیے لیتا ہوں۔ جونہی چاند نکلے گا اور چوکیدار سو جائیں گے۔ میں ان سے قید خانہ کھولنے کے لیے تمام چیزیں حاصل کر لوں گا اور اس کے بعد ہم تم یہاں سے نکل چلیں گے۔" جیکانہ اس کی صورت دیکھتا رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان لمحوں کا انتظار کروں گا۔ باہر قدموں کی آہٹ ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کوئی آ رہا ہے۔ تمہیں محتاط ہو جانا چاہیے۔" اور جولن نے فوراً ہی اپنے بدن کو جنبش دے کر اپنے آپ کو زاویوں کی آغوش میں پہنچا دیا۔

پہرے دار تھے۔ جو اندر کا جائزہ لینے آئے تھے۔ انہوں نے ایک نگاہ جیکانہ پر ڈالی اور اس کے بعد وہ بے پروائی سے مڑ گئے۔

وہی رات جیکانہ کے فرار کی رات ثابت ہوئی۔ رات کے دوسرے پہر جولن نے اپنا کام کر لیا۔ قید خانہ کھولنے کے لوازمات لے کر وہ جیکانہ کے پاس پہنچا اور اس نے قید خانے کا دروازہ کھول دیا۔ اس وقت بھی وہ زاویوں کا قیدی تھا اور اگر دیکھنے والا دیکھتا تو اسے صرف جیکانہ نظر آ سکتا تھا۔ غار کے باہر رات کی تاریکیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

چاند نکلا ضرور تھا لیکن بادل اس پر سایہ کیے ہوئے تھے اور وہ ان کے درمیان آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔ کبھی وہ کالے بادلوں کی اوٹ سے نکل آتا اور کبھی ان میں جا چھپتا غار کے ایک بغلی حصے میں کھڑے ہو کر جولن اور جیکانہ نے انتظار کیا۔ چاند اس بار منہ چھپائے تو وہ یہاں سے آگے بڑھیں اور یہ لمحہ انہیں کچھ ہی دیر کے بعد میسر آ گیا۔ جونہی چاند کالے بادلوں کی اوٹ میں ہوا وہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے اور تاریکی میں دور تک دوڑتے چلے گئے۔ پہرے داروں کو کوئی اندازہ نہیں ہو سکا تھا۔

تاہم ایک خاص علاقے تک انہوں نے اسی طرح چاند کی تاریکیوں کا سہارا لیا اور پھر وہ قید خانے سے بہت دور نکل آئے جیکانہ کہنے لگا۔

"میرے دوست کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی لمحہ ایسا آئے گا۔ جب تم اس طرح میرے مددگار بن جاؤ گے لیکن وقت اپنے راستوں کا خود تعین کرتا ہے۔ اس قید خانے سے نجات حاصل کرنے کے بارے میں میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔"

"بہتر ہے کہ ہم رات بھر سفر کرتے رہیں اور صبح کو اپنے لیے کوئی قیام گاہ تلاش کریں۔ چنانچہ گفتگو کا سلسلہ اس وقت تک کے لیے منقطع کیے دیتے ہیں۔"

پھر جب صبح کی روشنی پھوٹی تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک ویرانے میں پایا۔ اتنے ویران نہیں ہوتے تھے۔ سبز شجر اور خوب صورت اور خوب صورت پرندے زندگی سے بھرپور نظر آتے تھے۔ انہوں نے ایک ایسی جگہ پناہ لی جہاں درختوں کے جھنڈ آپس میں سر جوڑے کھڑے تھے اور ان کے درمیان خالی جگہ بس یوں لگتا تھا۔ جیسے کسی ماہر فنکار نے ایک خوب صورت جھونپڑی تراش دی ہو۔ ان درختوں کے جھنڈ کے درمیان جیکانہ اور جیکانہ داخل ہو گئے۔ جولن نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا تھا۔ اس نے اپنے دوست جیکانہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں کہ تمہارے ذہن میں ہزاروں کہانیاں پوشیدہ ہیں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ خود تم بھی میرے بارے میں نجانے کیا کیا جاننے کے خواہاں ہو گے لیکن کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم کچھ وقت آرام کر لیں تا کہ رات بھر کی تھکن دور ہو جائے۔"

"یہی بہتر ہوگا۔" جیکانہ نے جواب دیا اور جولن سونے کے لیے لیٹ گیا۔ اس کو تو شاید تھوڑی دیر کے بعد نیند آ گئی تھی لیکن جیکانہ گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ جو کچھ اس کے دل پر بیت رہی تھی۔ وہی جانتا تھا۔ بہت سی سوچیں دامن گیر تھیں۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے در حقیقت اپنی بیٹی کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ اپنی ہی دنیا میں اس کے لیے کچھ باقی نہیں رہا۔ جبانہ کے لیے اس نے اپنے تمام جذبات اپنی ساری محبتیں وقف کر دی تھیں لیکن جبانہ آ کر اسے جو کچھ علاوہ اس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ نیند غیر اختیاری چیز ہوتی ہے۔ وہ سو گیا اور پھر اسے جولن ہی نے جگایا تھا۔

"شام جھک آئی ہے۔ جیکانہ تمہاری نیند بھی بھر گئی ہوگی۔ میں بہت دیر سے جاگا ہوا ہوں۔"

"ہاں کیا کوئی خطرہ پیش آیا۔"

"نہیں۔"

"میرے فرار کی خبر ان لوگوں کو ہو چکی ہوگی اور شبران اب میری تلاش میں سرگرداں ہوگا۔"

"خیر، تم محفوظ ہو اور اطمینان رکھو محفوظ رہو گے۔ میں تمہیں زاویوں میں چھپا کر ایسی جگہ لے جا سکتا ہوں۔ جہاں تم ان کی نگاہوں سے محفوظ ہو جاؤ۔" جیکانہ پر خیال نگاہوں سے جولن کو دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

"ہاں تمہارا بہت شکریہ۔"

"کچھ اپنے بارے میں بھی تو مجھے بتاؤ آخر تم اس قید خانے تک کیسے پہنچے۔"

"دوست میں نہیں جانتا کہاں کہاں غلطی کی ہے۔ میں نے یوں سمجھو شبران سے اختلاف ہو گیا تھا اور مجھے یہ احساس دلا دیا گیا کہ نیولیا کے لیے جو کچھ کیا تھا۔ وہ غلط ہے۔"

"میں تو ابتداء ہی سے اس کا مخالف ہوں۔ حالانکہ میرا اس قید خانے تک پہنچ جانے کا معاملہ کچھ ایسا سنگین نہیں ہے کہ میں پریشان ہو جاؤں لیکن حقیقت یہ ہے کہ نیولیا کا مستقبل میری نگاہوں میں مخدوش ہے۔ میں اس مستقبل کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسی میں میری اپنی اولادوں کا مستقبل پوشیدہ ہے۔ ہم کیسے اپنی دنیا کو برائی کے حوالے کر سکتے ہیں لیکن جانے نہیں۔ تمہاری اپنی سوچ کیا ہو۔ میں اپنے الفاظ کہنے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ جادوگر در حقیقت نیولیا کو بہتری نہیں بلکہ بدتری دے رہے ہیں اور اہل نیولیا۔ ان کے فریب میں آ کر یوں سمجھو اپنی زمین کو خون میں نہلانا چاہتے ہیں۔" جیکانہ پر خیال نگاہوں سے مسلسل جولن کو دیکھ رہا۔ جولن نے کہا۔

"مجھے ایک نوجوان ملا تھا۔ ارے ہاں جیکانہ تم بھی تو اس جہاز سے واپس آئے تھے۔ جس جہاز سے وہ نوجوان آیا تھا۔ اس کا نام کالیا ہے۔ کیا تم جانتے ہو۔" جیکانہ چونک پڑا۔ اس نے عجیب سی نظروں سے جولن کو دیکھا۔ پھر بولا۔

"ہاں میں کالیا کو جانتا ہوں۔مگر تم اسے کیسے جانتے ہو۔" جواب میں جولن نے اسے پوری کہانی سنا دی اور اس نے بتایا کہ یہاں آنے کے بعد کالیا اچانک غائب ہو گیا ہے۔جیکانہ کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار تھے۔اس نے کہا۔

"تو پھر یوں سمجھ لو کہ کچھ ہو کر رہے گا۔"

"کیا مطلب۔" جولن نے پوچھا۔

"وہ نوجوان معمولی انسان نہیں ہے لیکن آخر تم اسے تلاش کرنے میں ناکام کیوں رہے اور وہ تمہیں بتائے بغیر کیسے کہیں چلا گیا۔"

"میں نے جانتا۔"

"تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم دونوں مل کر اسے تلاش کریں۔"

"دل تو میرا بھی یہی چاہتا ہے۔مگر میں تھک گیا ہوں اور اب واپس جانا چاہتا ہوں۔"

"کہاں۔" جیکانہ نے پوچھا۔

"اپنے گھر مجھے یقین ہے کہ وہ سب کچھ میں نہیں کر سکوں گا جس کا ارادہ لے کر یہاں آیا تھا۔اس نوجوان کی بات دوسری تھی۔ اس کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات یہ بتاتے تھے کہ کچھ ہو جائے گا لیکن نجانے کیوں اس نے مجھے ساتھ رکھنا مناسب نہ سمجھا۔"

"ہو سکتا ہے۔وہ کسی مشکل کا شکار ہو گیا ہو۔"

"ہاں امکانات کو تو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔" جیکانہ اس سے کرید کرید کر کالیا کے بارے میں پوچھتا رہا اور اس بات کو محسوس کر کے جولن نے کہا۔

"کیا تم اس شخص سے بہت زیادہ متاثر ہو جیکانہ۔" جیکانہ نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔پھر آہستہ سے بولا۔

"ہاں اگر تم نے اس کی شخصیت کو پہچانا ہے۔تو تمہیں اس کا اندازہ ہو گا کہ وہ کیا چیز ہے۔میرے لیے بھی وہ اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے۔اس کی زندگی سے بڑی انوکھی کہانیاں بھی وابستہ ہیں۔میں تمہیں کون کون سی کہانی سناؤں۔"

"ہاں وہ بہت ذہین نوجوان ہے۔شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ جب اسے یہ علم ہوا کہ میں زاویوں کا جادوگر ہوں اور زاویوں کا علم میرے پاس ہے تو اس نے یہ بھی نہ کہا کہ وہ زاویوں کا علم سیکھنا چاہتا ہے۔بلکہ جب میں نے اسے چند بار وہ زاویے بتائے جن سے نگاہوں سے پوشیدہ ہوا جا سکتا ہے۔تو اس نے کچھ دیر ہی کے بعد اپنے آپ کو زاویوں میں پوشیدہ کر کے مجھے ششدر کر دیا۔" جیکانہ اچھل پڑا۔

"کک کیا مطلب۔" اس نے متحیرانہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ اس دوران زاویوں کا جادو سیکھ گیا۔"

"کالیا!" جیکانہ کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا۔

"ہاں۔"

"آہ تب تو۔ تم نے اس بات پر توجہ نہیں دی جولن۔"

"کس بات پر۔"

"اگر وہ زاویوں کا جادو سیکھ گیا ہے تو کیا تمہارے خیال میں وہ کسی کے قبضے میں آ سکتا ہے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس کا مقصد ہے کہ وہ کسی کارروائی میں مصروف ہے اور جب وہ نمودار ہوگا تو کسی ایسے واقعے کے ساتھ جو دوسروں کے لیے ناقابل یقین ہو۔"

"تمہارا مطلب ہے۔"

"ہاں میرا مطلب یہی ہے۔"

"بات سمجھ میں آتی ہے۔" جولن نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"آہ...... جولن کیا یہ ممکن ہے کہ میں زاویوں میں پوشیدہ ہو جاؤں۔"

"آہ...... میں تمہارے جسم کی ترتیب کر کے تمہیں نگاہوں سے اوجھل کر سکتا ہوں۔" جیکانہ نے عجیب سی نگاہوں سے دیکھا اور بولا۔

"میں تمہارا کتنا ہی گہرا دوست ہوں لیکن تم سے یہ فرمائش نہیں کر سکتا کہ مجھے بھی یہ فن سکھا دو۔" جولن آہستہ سے بولا۔

"تو دنیا کی صورت ہی بدل چکی ہے۔ جیکانہ جادوگروں نے اپنے اپنے جادو سیکھ کر اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیے ہیں۔ یہ علم اگر میرے پاس محفوظ ہے تو میں بھلا کیا مقام حاصل کر سکتا ہوں۔ اگر تم سیکھو گے تو میرا کیا جائے گا لیکن اس کے لیے کالیا جیسا ذہن ہونا ضروری ہے۔ زاویوں کو قید کرنا آسان کام نہیں ہے۔ پتا نہیں وہ شخص کیا چیز تھا۔ جس نے صرف چند بار دیکھنے کے بعد گم زاویے پا لیے۔ اگر تم اس سلسلے میں کوشش کرنا چاہتے ہو تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔"

"یہ علم میں صرف کچھ لمحات کے لیے حاصل کرنا چاہتا ہوں اور۔" جیکانہ کی آواز گلوگیر ہو گئی تھی۔ جولن کچھ نہیں سمجھا تھا۔ اس نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ میں تمہیں زاویوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔" اس سے پہلے پروفیسر جیکانہ کو زاویوں کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اس کے بعد وہ عملی طور پر اسے اس سلسلے میں سمجھانے لگا۔ اس نے کوئی دس بار اپنے آپ کو زاویوں میں گم کر کے دکھایا۔ نشانات بتائے اور اس کے بعد پروفیسر اس کے لیے مشق کرنے لگا لیکن کیا ہی حیرتناک بات تھی۔ جسم کی ذرا سی کاٹ غلط ہو جاتی تھی۔ زاویے منتشر ہو جاتے تھے۔ پروفیسر جیکانہ نجانے کتنی دیر تک کوششیں کرتا رہا اور کامیاب نہیں ہو سکا۔ پھر جولن نے اسے اپنے ہاتھوں سے ان زاویوں سے گزارا اور پروفیسر جیکانہ زاویوں میں گم ہو گیا۔ جسمانی طور پر اسے بے شمار بار اپنے ہاتھوں سے زاویوں کی قید میں لے کر جولن نے یہ ثابت کیا کہ زاویوں کا گزر جیکانہ کے جسم سے ہے لیکن وہ زاویوں کو پا نہیں سکا پروفیسر جیکانہ نے کہا۔

"میں مسلسل یہ کوشش جاری رکھوں گا ہو سکتا ہے کسی دن کر لوں کا راز پا جاؤں لیکن اب تم مجھے زاویوں میں ہی پوشیدہ رہنے دو اور ہم دونوں کالیا۔ کو تلاش کریں۔" جولن نے آمادگی کا اظہار کر دیا۔ پروفیسر جیکانہ بھی زاویوں میں پوشیدہ ہو گیا اور اس کے بعد وہ دونوں

کالیا کی تلاش میں چل پڑے۔

کالیا اپنی منزل مقصود پر پہنچ چکا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس وقت تک جب تک یہ تمام واقعات پیش نہیں آئے تھے۔ اس نے اپنی منزل کا کوئی تعین نہیں کیا تھا۔ اصل مسئلہ تو یہی تھا کہ عدیل بخشی اور ناشہ نے ایک پروگرام بنایا تھا۔ سمندری تحقیقات کے لیے اور کالیا کی صلاحیتوں کی بنیاد پر اس تمام مسئلے کا آغاز ہوا تھا۔

کالیا کو اس وقت صرف اس بات سے غرض تھی کہ عدیل بخشی اور ناشا کیا چاہتے ہیں۔ اس کی ہوشمندی کی پہلی دو شکلیں یہیں تھیں۔ اگر ماں باپ کا تصور کیا جا سکتا تھا تو انہی دونوں سے۔ ان کے علاوہ اور کوئی اس کے لیے اتنی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ پھر جو واقعات پیش آئے انہوں نے کالیا کو دوسرے راستے دکھائے۔ وہ تصویر اسے جاپانی بوڑھے کے ہاتھوں سے ملی جس نے اس کے دل میں گھر کر لیا لیکن کبھی ہوش و حواس کے عالم میں یہ نہ سوچا کہ تصویر والی حسینہ اس کی زندگی میں آ سکتی ہے لیکن ایک طلب ایک آرزو اس کے دل میں ضرور بیدار رہی اور اکثر رات کی تنہائیوں میں جب اس نے اس کے بارے میں سوچا تو نجانے کیوں اسے یہ احساس ہوا کہ تصویر والی شخصیت ایک زندہ حقیقت ہے اور جو حقیقتیں زندہ ہوتی ہیں۔ وہ کبھی نہ کبھی عملی زندگی میں سامنے آ ہی جاتی ہیں۔

چنانچہ دل میں ایک تجسس ضرور رہا کہ ہو سکتا ہے۔ زندگی کے کسی موڑ پر اس سے ملاقات ہو جائے لیکن پھر اسے گوہر مقصود کا نشان مل گیا اور اگر انفاریہ جیسا کہ اس کے بارے میں اسے بتایا گیا تھا۔ اسے مل جاتی تو پھر اور کوئی ایسا دلکش وجود نگاہوں میں آشکار نہیں تھا۔ اس لیے اسے کوئی دقت بھی نہیں ہوئی تھی۔ اپنے آپ کو اپنی محبت کے قریب پا کر اس کے دل کی جو کیفیات ہو رہی تھیں۔ اس کا وہ صحیح انداز میں تجزیہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ان لذتوں سے نا آشنا تھا۔ یہ لذت نہ اسے الماس کی قربت بخش سکی تھی۔ نہ جولیا کی محبت بھری آنکھیں کوئی بھی ایسا نہیں تھا۔ جس نے اسے اس لذت سے آشنا نہ کیا ہو۔

وہ ان غاروں میں موجود ہے اور میں اسے پالوں گا۔ یہی ایک تصور اس کے دل میں جا گزیں تھا۔ اس تصور کو حقیقت بننے میں زیادہ وقت نہ لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اس وسیع و عریض غار میں پہنچ گیا۔ جسے ناقابل یقین خوب صورتی بخشی گئی تھی۔ ایسا حسین اور جھلملاتا ہوا غار تھا۔ وہ جسے دیکھ کر حیرت سے آنکھیں کھل جائیں۔ حسین لڑکیاں انفاریہ وقت کی خوشامدوں میں مصروف تھیں۔ طرح طرح سے اسے خوش کرنے کی کوششوں میں مصروف تھیں۔ وہ بھی مسکرا رہی تھی اور کالیا کو اس کی مسکراہٹوں میں سارے جہاں کا حسن نظر آ رہا تھا۔ وہ ایک گوشے میں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ کسی کو اس کے وجود کا احساس نہیں ہوا تھا۔ جب اس نے پہلی بار انفاریہ کی آواز سنی۔

”اب مجھے آرام کرنے دو میں تھک گئی ہوں۔“

”کیا میں بھی جاؤں۔“ ایک اور حسین لڑکی نے پوچھا اور انفاریہ شکایتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

”اگر مجھ سے بیزار ہو گئی ہے تو چلی جا۔ میں کب منع کرتی ہوں۔“ وہ لڑکی ہنسنے لگی۔ باقی لڑکیاں اٹھ گئی تھیں اور اس کے بعد اس غار میں اس لڑکی کے علاوہ اور کوئی نہ رہا۔ کالیا خاموشی میں اسے دیکھتا اور وہ ان کی باتیں بھی سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

''تم اتنی نازک ہو۔افکاریہ کہ مجھے حیرت ہوتی ہے۔''

''کیوں۔''

''ہمارے جاپانہ کی لڑکیاں اتنی نازک کیوں ہوتی ہیں۔''

''جاپانہ۔'' افکاریہ کے ہونٹ سکڑ گئے۔

''کیوں کیا بات ہے۔''

''تو بار بار مجھ سے ایسے سوالات کیوں کرتی ہے۔''

''نہ کروں کیا۔''

''کیا فائدہ ان سوالات سے۔میرا نظریہ تجھے معلوم ہے۔''

''کون سا۔'' نوشینہ نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

''میں تجھ سے ناراض ہوں۔''

''ہرگز نہیں۔تم جانتی ہو۔افکاریہ کہ تم نے مجھے کتنا بڑا درجہ دے رکھا ہے۔'' نوشینہ بولی۔

''مطلب......''

''اگر تم ناراض ہو جاؤ گی۔تو میں بغیر کسی جھجک کے تمہارے گدگدیاں شروع کردوں گی اور اس کے بعد سمجھ لینا۔''

''بکواس مت کرو۔تم جانتی ہو کہ کسی کے ہاتھوں کی سرسراہٹ برداشت نہیں کرسکتی۔''

''سوچ لو۔افکاریہ جب کسی کے چوڑے بازو کی سرسراہٹ تمہارے جسم کے گرد محسوس ہوگی۔تو کیا تم اس سے بھی انکار کردوگی۔''

''آہ......میری زندگی میں لحات کہاں۔''

''کیا تم ان لحات کا حاصول چاہتی ہو۔''

''افکاریہ کیوں تو مجھے پریشان کرتی ہے۔''

''نہیں تم مجھے بتاؤ۔''

''ہرگز نہیں۔میں اپنے تصور سے نہیں ہٹ سکتی۔میرا تصور میرا تصور اور پھر تو یہ بھی جانتی ہے کہ میرا مستقبل کیا ہے۔ایک میں ہوں جسے سارے جہاں کی خوشیاں حاصل ہیں۔جسے عزت واحترام سے زندہ رہنے پر مجبور کیا جارہا ہے لیکن میرے دل کے سارے کنول مرجھائے ہوئے ہیں اور ایک تو ہے جو آزادی رکھتی ہے۔اپنا محبوب رکھتی ہے۔''

''میں تمہاری طرح بزدل نہیں ہوں۔'' نوشینہ نے کہا۔

''میں بزدل ہوں۔'' افکاریہ بھویں اٹھا کر بولی۔

''تو اور کیا۔ بزدل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ کیوں اپنے آپ کو اس طرح گھسیٹے ہوئے ہے۔''

''تم جانتی ہو اگر میں نے کسی طرف نگاہ الفت سے دیکھا۔ تو اس کا کیا ہو گا۔''

''تمہیں اس سے کیا غرض۔ اپنی بات کرو۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ میں اپنی محبت کے چند لمحات کے لیے کسی کی زندگی خطرے میں ڈال دوں۔ نہیں یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے۔''

''مطلب کیا ہے تمہارا۔؟''

''جادوگروں کا حکم ہے کہ افکاریہ کو ہر شخص عزت کی نگاہ سے دیکھے کوئی ایسا نہ بننے پائے جو اس کا طالب ہو اور اگر کسی نے اس کی قربت حاصل کرنے کی کوشش کی تو اسے موت سے ہمکنار ہونا ہو گا۔''

''افکاریہ میں تجھے بتاتی ہوں کہ کسی بھی نوجوان کو اپنی زندگی کا مرکز بنالے اس کی قربت حاصل کرے اس کے پیار سے لطف اندوز ہو اور جب تک جادوگروں کو اس کا پتا نہ چل سکے تجھے کیا پڑی ہے کہ اس کے بارے میں کسی کو بتا اور جب جادوگروں کو پتا چل جائے تو وہ جانے اور جادوگر۔''

''محبتیں اس طرح پامال تو نہیں کی جاتیں۔ توشینہ تو کیسی لڑکی ہے۔''

''میری بات نہ کر میں تو آزاد ہوں اپنی محبت کی پرورش کے لیے۔ مگر تیرے اوپر موجود پابندیوں کا ذکر کر رہی ہوں۔''

''نہیں یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے۔ حالانکہ میرے دل کی پہلی خواہش ہے کہ...... خیر چھوڑ۔''

''نہیں دل کی باتیں کہہ لینے سے دل ہلکا ہو جاتا ہے۔''

''ہزار بار تو کہہ چکی ہوں دل کی باتیں تجھ سے اور تو بار بار وہی ایک مسئلہ لے کر بیٹھ جاتی ہے۔''

''اچھا جو لگتا ہے مجھے۔''

''میرا دل دکھا کر۔''

''نہیں میں جانتی ہوں کہ تیری آنکھوں میں امید کی شمع روشن ہے تو نے کسی کو اپنی نگاہوں کا مرکز بنایا ہوا ہے۔ پھر دوسرے نوجوان پر اور جادوگروں پر الزام کیوں لگاتی ہو۔ میرے خیال میں اگر وہ میرا مطلب ہے۔ تیرا تصور کبھی تجھ تک نہیں پہنچا تو وہ کسی محبت نہیں کرے گی۔''

''فائدہ بھی کیا۔ چند لمحوں کے لیے۔ کسی زندگی سے کھیلنا۔''

''اور اگر تیرا محبوب تیرے پاس آجائے تو۔''

''تو اس کے لیے میں ہزاروں کی زندگی سے کھیل جاؤں گی۔ اپنی زندگی بھی داؤ پر لگا دوں گی۔ مجھے کوئی عزت نہیں چاہیے۔ کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے افکاریہ بننے سے۔ میں ایک پتھر کے ٹکڑے کی طرح نہیں جینا چاہتی۔ توشینہ میں نے آج تک اپنی آرزوؤں کو زندہ

رکھا ہے اور نجانے کیوں میرا دل کہتا ہے کہ میرا محبوب میری نگاہوں کے سامنے آ جائے گا۔"

نوشینہ نے مسکرا کر ایک سیاہ پردے کی جانب دیکھا جو ایک سمت لگا ہوا تھا۔" نوشینہ جانتی تھی کہ انفاریہ کا مقصد کیا ہے۔" انفاریہ نے کہا۔

" ایک دن جب وہ یہ پردہ ہٹاؤں گی۔ تو وہ اس کے عقب سے برآمد ہو گا۔ یہ ایک بہت بڑی پیشگوئی ہے اور میں اس پر یقین رکھتی ہوں، روز میرے دل یہی تصور ہوتا ہے کہ میرا محبوب اس کے پیچھے سے برآمد ہو گا۔ تو شاید اسی بات پر یقین نہ کرے کہ اگر اتنی بچی لگن ہو تو ایک دن ایک وجود اس پردے کے عقب میں نمودار ہو جائے گا اور میرا تصور دھوکا نہیں کھا سکتا۔"

کالیا کو ایک عجیب سا احساس ہوا ایک میٹھا میٹھا احساس ایک محبت بھرا احساس اور نجانے اس نے کیا کیا سوچا۔ بہر طور انفاریہ کے دل میں کسی کی محبت کا جادو جاگا ہوا تھا۔ ایک ایسی محبت جو حقیقی شکل میں اس کی نگاہوں کے سامنے نہیں تھی۔ کیا وہ میں ہو سکتا ہوں۔ کالیا نے سوچا۔ تقدیر ساتھ دے رہی تھی۔ حالات خود بخود ایک ایسا رخ اختیار کر رہے تھے۔ جس کی بناء پر اسے......!

آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے چلتا ہوا وہ اس سیاہ پردے کے عقب میں داخل ہو گیا۔ سیاہ پردے کے پیچھے ایک خوب صورت مسہری پڑی ہوئی تھی۔ جس پر گاؤ تکیہ لگا ہوا تھا اور آرام دہ بستر ہو رہا تھا۔ یہ انفاریہ کا ایک حسین تصور ہے۔ اس کا محبوب اس بستر پر برآمد ہو گا اور...... واہ یہ تو عمدہ بات ہے۔ کیوں نہ ایسا ہی کیا جائے۔ کہ کل صبح کو جب انفاریہ اس پردے کو ہٹائے تو میں یہاں موجود ہوں۔ کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر میں اس کی نگاہوں میں کوئی مرکز نہ پا سکا۔ تو بعد میں یہ فیصلہ کراوں گا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ کسی پر زبردستی اپنا تسلط قائم کرنا تو مناسب بات نہیں ہے۔

کالیا آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا۔ بستر کے قریب بیٹھ گیا۔ نرم بستر کسی خاص سمندری گھاس سے بنایا گیا تھا۔ تاکہ اس میں اسفنج کی آمیزش کی گئی تھی اور اصل اسفنج یہیں موجود تھا۔ چنانچہ اس پر بیٹھ کر جتنا لطف آیا۔ کالیا کو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔

انفاریہ اور اس کی دوست نوشینہ کی باتیں ہو رہی تھیں۔ نجانے کیا کیا باتیں۔

کالیا اپنے ہی تصور میں کھویا ہوا تھا۔ وہ بالکل بے اختیارانہ انداز میں بستر پر لیٹ گیا تھا۔ حالانکہ اس نے ابھی اپنے وجود کو نگاہوں کے سامنے روشن نہیں کیا تھا لیکن خیالات کی یلغار اس پر ہو گئی تھی اور وہ بہت سی سوچوں میں گم ہو گیا تھا۔ اس کی محبوب اس کی آرزوؤں کی طلب اس کے سامنے موجود ہے۔ اس دنیا میں رہنے والے چاہے وہ سمندر کے اس جانب ہوں یا میں رہنے والے چاہے وہ سمندر کے اس جانب ہوں یا اس جانب اپنی اپنی آرزوؤں کے لیے جیتے ہیں۔ اپنی خوشیوں کے لیے اور ایک نظریہ حیات تیار کر لیتے ہیں اور اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ میں بھی تو انسان ہوں۔

میڈم تاشہ اور پروفیسر ریل بخشی اور اس کے باقی سب کردار میرے لیے اہمیت رکھتے ہیں لیکن ایک دن ایسا بھی آئے گا۔ کہ وہ میرے درمیان نہ ہوں گے اور اس وقت میں تنہا ہوں گا۔ میرے ماں اور میرا باپ جبانہ میں موجود نہیں ہیں۔ وہ کہاں ہیں میں نہیں جانتا

اور انہیں تلاش کرنا بھی میرے لیے ممکن نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے وقت ملے تو میں انہیں اس دنیا میں تلاش کر سکوں۔ جہاں واپس جانے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔

اگر افاریہ میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جائے تو...... کالیا کے دل میں بہت سی مسرتوں کے ساتھ یہ تصور بھی ابھر رہا تھا۔ یہاں آنے کے بعد وہ اس قدر پرسکون ہو گیا تھا جیسے یہیں تک آنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہو۔ نرم و آرام دہ بستر پرسکون ماحول باہر مدھم مدھم آوازیں حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کے دل کا تجسس اسے ایک لمحے بھی قرار نہ آنے دیتا۔ کہیں نجانے کیسا سحر طاری ہو گیا تھا۔ اس پر اور اس کے بعد وہ اسی سحر کے عالم میں سو گیا۔ پلکیں ایک دوسرے سے جڑ گئی تھیں اور ایسی جڑی تھیں کہ الگ ہونے کا نام نہیں لیتی تھیں۔ یہ ایک حیرتناک اور کسی قدر غیر متوقع بات تھی لیکن ایسا ہو گیا تھا۔

بہر طور وقت گزرتا رہا۔

کالیا کو اپنی پیشانی پر ایک نرم سا لمس محسوس ہوا تھا اور اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھل گئی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے صدیوں سوتا رہا ہو۔ صدیوں کے بعد جاگا ہو۔ طبیعت اس قدر فرحت انگیز تھی کہ حیرانی ہوتی تھی۔ غالباً طویل عرصے کے بعد نیند بھری تھی لیکن پھر لمس کا یہ احساس، لمس کے اس احساس نے اسے ایک دم چونکا دیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ساتھ ہی ایک ہلکی سی چیخ بھی سنائی دی اور لمس پیشانی سے ہٹ گیا تھا۔

خود سے کچھ فاصلے پر چند منٹ کی دوری پر اس نے اپنی آرزوؤں کی تکمیل دیکھی۔

اپنے خوابوں کا مرکز دیکھا۔

اپنی تمناؤں کا حسین شاہکار دیکھا۔ اس کے بال کالیا کے بالوں کو چھو رہے تھے۔

بے شک وہ اس سے دور ہٹ گئی تھی۔ غالباً اس سے قبل اس سے بھی قریب تھی لیکن پھر بھی اس کے بالوں کی لمبائی اس قدر تھی کہ کالیا کا چہرہ ان کی چھاؤں میں تھا۔

کالیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس کے انداز میں شناسائی تھی۔ جبکہ افاریہ کی آنکھوں میں حیرت اور مسرت کے نقوش وہ اس کی آنکھیں کھولنے سے چونکی تھی۔ ڈری تو نہیں تھی لیکن ظاہر ہے۔ انسان ہی ہے حیرانی تو ہوگی تاہم اس کے باوجود اس نے اس سے دور رہنے کی کوشش نہیں کی تھی اور کالیا کو اس کے بدن کی قدرتی بھینی بھینی خوشبو بڑی عجیب سی لگ رہی تھی۔ وہ اسی طرح لیٹا اسے دیکھتا رہا۔ تب افاریہ نے جھٹکے سے اپنے بال پیچھے کیے اور سیدھی کھڑی ہو گئی۔ اس کے منہ سے سحر زدہ آواز نکلی۔

”تو تم...... سچ مچ ایک حقیقت ہو۔“ کالیا کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

”یہ یہ پھر یہ آج یہ خواب آج کچھ زیادہ گہرائیوں میں اتر گیا ہے۔“

”نہیں تم اس پردے کے عقب میں مجھے تلاش کر رہی تھیں۔ آج میں تمہاری اس طلب کی مکمل تصویر بن کر سامنے آ گیا ہوں۔

کیا تم اپنی طلب کے طور پر مجھے قبول کر لوگی۔"

"تم بولتے بھی ہو۔ کیا تصور بولتے بھی ہیں۔"

"میں تصور نہیں حقیقت ہوں۔" کالیا تھوڑا سا کھسکا اور اٹھ کر بستر پر بیٹھ گیا۔ اس کے حلق سے پھر ایک آواز نکلی اور اس بار وہ تھوڑا سا زیادہ پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ کر خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور آہستہ سے بولی۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔؟"

"کیوں وادی جیانہ میں ایسی باتوں کا ظہور نا ممکن ہے۔"

"مم...... مگر تم کون ہو۔؟"

"میرا نام کالیا ہے۔"

"یہاں کیسے۔"

"ہاں...... آگے کہو۔"

"میرا مطلب ہے کہ تم میں کون سے الفاظ سے تمہارا استقبال کروں۔ میں کیسے کہوں۔"

"کہ تم مجھے ہر صبح یہاں تلاش کرتی تھیں کہ میں تمہارے تصورات میں بسا ہوا تھا...... یہ کہ جادوگروں نے تمہیں حقیقت کی دنیا سے اتنا دور کر دیا تھا کہ اب یہ تصور تمہارے لیے صرف ایک خواب کی مانند رہ گیا ہے اور تمہیں اس کی حقیقت پر کبھی یقین نہیں آتا تھا۔"

"یہ سب کچھ سچ ہے لیکن سچائیاں تمہیں کیسے معلوم۔"

"دل سے دل کے راستے ہوتے ہیں۔ تم نے مجھے اپنے خوابوں میں محسوس کیا۔ تم نے اپنی تمناؤں کے لیے مجھے چاہا تو کیا تمہارے خیال سے تم میری تمنا نہیں افاریہ میں بھی تمہیں اتنے عرصے سے چاہتا ہوں اور میں نے تمہارا عکس اپنے سینے میں اتار رکھا ہے۔ کیا تم اس بات پر یقین نہیں کرو گی۔"

"مجھے سب سے بڑا کام یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میں تم پر یقین کر لوں۔"

کالیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ بے باکی سے کھڑا ہوا دو قدم آگے بڑھا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ افاریہ کے شانوں پر رکھ دیے۔ افاریہ کے پورے وجود میں کیف و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور وہ بے خودی ہو گئی۔

کالیا خود بھی اسی کیفیت کا شکار تھا۔ وہ افاریہ کے بازو پر اسی طرح اپنے ہاتھوں کا لمس قائم کیے ہوئے رہا۔ پھر اس نے کہا۔

"اور جو خواب ہوتے ہیں۔ جو تصورات ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی لمس نہیں ہوتا۔ کیا تم میرے وجود کو چھو کر نہیں دیکھو گی۔"

وہ چونک کر کالیا کو دیکھنے لگی۔ پھر اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور کالیا کے رخسار پر رکھ دیا پھر شرما کر اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔

"تم واقعی ایک حقیقت ہو لیکن کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے اور کیا۔ کیا تم اس بات کو...... کیا تم اس بات کو ثابت کر سکو گے کہ تم بھی

مجھے۔میرا مطلب ہے۔"

"ہاں...... میں نے کہا ناں۔نجانے کب سے تمہارا لمس میرے سینے میں محفوظ ہے۔" کالیا نے ہاتھ اٹھایا۔اپنے گریبان میں ڈالا اور وہ تصویر جو اس نے درحقیقت دل وجان سے قریب رکھی ہوئی تھی۔نکال کر انقاریہ کے سامنے کر دی۔

انقاریہ کے لیے حیرت کا ایک اور لمحہ تھا کہ وہ کاغذ پر موجود تھی وہ اپنے وجود میں بھی تھی اور کاغذ پر بھی جبکہ اس سے پہلے وہ پانی میں اپنی صورت دیکھ لیا کرتی تھی۔یا وہ آئینے جو بڑی دھندلاہٹیں رکھتے تھے اور ان میں چہرے نمایاں نہیں ہوتے تھے لیکن اس کا مکمل عکس اس کی حسین تصویر اس کاغذ پر موجود تھی۔اس کی آنکھیں شدت حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔دونوں ہاتھ آگے بڑھے اور اس نے اس تصویر کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔پھر اسے دیکھتی رہی۔پلٹ کر دیکھا۔ہلا کر دیکھا۔یہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسے یہ عکس اس کاغذ پر کیسے منتقل ہو گیا۔تب اس نے حیرانی سے کالیا کو دیکھا اور کہنے لگی۔

"تم عکس کے جادوگر ہو۔"

"نہیں میں صرف تمہارا پجاری ہوں۔"

"مجھے پجاریوں سے نفرت ہے۔" انقاریہ نے منہ بنا کر کہا۔

"میں وہ پجاری نہیں ہوں جو صرف تمہاری پوجا کرتے ہیں۔میں تمہارے اس وجود کا طلبگار ہوں۔" انقاریہ کا چہرہ ایک بار پھر سرخ ہو گیا۔اس نے کہا۔

"کتنے بے باک ہو تم۔اتنا ہی جتنا میں نے سوچا تھا۔" وہ بار بار اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔پھر اس نے عجیب سے لہجے میں کالیا سے پوچھا۔

"یہ میں رکھ لوں' یہ مجھے بہت پسند ہے۔" کالیا نے فرط محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تک جب تک میری نگاہوں کے سامنے نہیں تھیں۔یہ میرے لیے زندگی کا سرمایہ تھا۔سب سے قیمتی چیز لیکن جانتی ہو کیوں۔"

"کیوں۔؟"

"اس لیے کہ یہ تم تھیں۔یہ تمہاری یاد دلاتا تھا۔مجھے یہ تمہاری کمی پوری کرتا تھا لیکن اب جبکہ تم میرے سامنے موجود ہو۔تو میں اسے رکھ کر کیا کروں گا...... یہ تمہاری نذر۔"

"یہ بہت عجیب ہے۔میں تو شیدہ کو دکھاؤں گی...... میں دوسروں کو دکھاؤں گی تو وہ کس قدر حیران ہوں گے۔" کالیا ہنس دیا۔ پھر اس نے کہا۔

"اب جبکہ میں تمہاری زندگی میں آ گیا ہوں تو نہ تو شیدہ تمہارے لیے کوئی حیثیت رکھتی ہے۔نہ وہ دوسری لڑکیاں جو تمہاری خدمتگار تو ہو سکتی ہیں لیکن مجھ سے پوچھنا میں بتاؤں گا تمہیں کہ کس سے کیا گفتگو کرنی ہے اور کس سے کس حد تک گفتگو کر کے میرے بارے

میں بتاتا ہے۔ تم بہت سی باتوں کو نہیں جانتی ہوں گی۔ افشار یہ لیکن میں جانتا ہوں۔ اچھا یہ بتاؤ وقت کیا ہو رہا ہے۔"

"سورج نکل چکا ہے۔"

"تم تنہا ہو۔"

"ہاں۔"

"اور تمہاری وہ خادمائیں جو تمہیں بہلانے آتی ہیں وہ۔"

"وہ بس آنے ہی والی ہیں۔"

"کیا تم میرے بارے میں انہیں بتاؤ گی۔"

"میں...... میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کیا کرنا چاہیے مجھے......؟"

"حقیقتوں کو کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک ان سے پوری طرح آگاہی نہ ہو جائے۔"

"یہ تم نے جادوگروں جیسی بات کی۔ حکمت بھرپور۔"

"ہاں کیا یہ بات غلط ہے۔"

"نہیں۔"

"تو میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ کسی کو میرے بارے میں کچھ نہ بتانا یہاں تک کہ نوشینہ کو بھی نہیں۔"

"میں ایسا ہی کروں گی۔ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ میں بھی تمہیں خود میں چھپا کر رکھوں گا۔"

"تم میری فکر نہ کرو۔"

"لیکن میں تو تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔"

"میں تمہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتاؤں گا۔ یوں کرو کہ آج ان سے چھٹکارا حاصل کر لو۔ ان سے کہو کہ آج تم ان کی رفاقت سے دور رہو گی۔ بتاؤ کیا یہ کام تمہارے لیے مشکل ہوگا۔"

"بالکل نہیں میں جب بھی چاہتی ہوں ایسا کر لیتی ہوں۔ یہ میری اپنی طبیعت پر منحصر ہوتا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے تو میں ان سے کہہ دیتی ہوں کہ آج میں تنہا آرام کروں گی۔ وہ مجھے بے چین نہ کریں۔"

"اور وہ مان جاتی ہیں۔"

"ہاں...... اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ میں تنہائی چاہتی ہوں اور درحقیقت' درحقیقت مگر ابھی نہیں۔ میں بعد میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گی۔ تم یہاں پوشیدہ رہو۔ میں کسی کو اس پردے کے پاس آنے نہیں دوں گی۔ یہ یہ آرزوؤں کا مرکز ہے۔" وہ جملے کہتے کہتے شرما جاتی تھی۔

کالیا اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے امید نہیں تھی کہ اس کی زندگی بھر کی طالب اس طرح اس کی قربت میں آ جائے گی اور اسے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھے گی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انفاریہ کے ذہن میں کوئی تصور واضح نہیں تھا۔

بہر حال وہ اس کی اور نوشینہ کی جو گفتگو سن چکا تھا۔ اس سے اسے اس بات کا کسی طور اندازہ ہوتا تھا کہ صورت حال کیا ہے۔ وہ مسرت سے دیوانہ ہو رہا تھا۔ پھر باہر سے کچھ آہٹیں سنائی دیں اور نوشینہ بے چین سی ہو کر بولی۔

"وہ آ گئی ہیں۔" اس وقت مجھے ان کا آنا بالکل پسند نہیں۔ تم فکر مت کرو...... یہاں پوشیدہ ہو جاؤ۔ اس مسہری کے پیچھے چلے جاؤ ادھر کوئی نہیں آئے گا اور اگر آ گیا تو میں اس سے کہہ دوں گی کہ اس سمت نہ آئے میں آرام کر رہی ہوں۔ میں ابھی یہ کہہ کر اسے ہٹائے دیتی ہوں۔ آج کا دن تو تمہارے لیے ہے اور اگر تم پسند کرو۔ اگر تم میرے پاس رہو۔ اگر تم ایک خواب نہ بن جاؤ دوبارہ تو میرا ہر دن تمہارے لیے ہے۔ آہ۔ میں تمہیں بتاؤں گی کہ میں نے کس کس طرح تمہیں یاد کیا ہے اور کیسے کیسی تمہاری آرزو کی ہے۔"

کالیا مسرتوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے کالیا کی طرف دیکھا۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑا ہونٹوں سے لگایا اور پردے کے دوسری جانب چلی گئی۔

کالیا اس جلتے ہوئے لمس کو محسوس کر رہا تھا۔

کس قدر فرحت تھی۔

کس قدر تازگی تھی۔

کس قدر ملاحت تھی۔

اس لمس میں کس قدر پیار تھا آج یہ میری آرزوؤں کی تکمیل ہے اس کا مقصد ہے۔ اس کائنات میں کالیا میں پیدا ہونے کے بعد۔ مجھے میری زندگی کا پہلا مقصد ملا ہے۔

میرا گوہر مقصد۔

وہ باہر چلی گئی تھی اور کالیا باہر آہٹوں کا انتظار کر رہا تھا۔ تاہم انفاریہ کی تسلی کے لیے اس نے اپنے جسم کو جنبش دی اور خوابوں کی آغوش میں چلا گیا۔ اب انفاریہ بھی اسے دیکھ سکتی تھی۔

باہر آہٹیں جاری رہیں اور کچھ دیر کے بعد ساری کی ساری لڑکیاں باہر چلی گئیں تب اس نے پردے کے عقب سے خوفزدہ آواز میں کہا۔

"کیا تم ہو۔" اس کی آواز میں اس قدر بے قراری تھی۔ جس قدر خوف تھا۔ اسے کالیا نے محسوس کیا اور وہ خوابوں کی قید سے آزاد ہو گیا۔ آگے بڑھا پردہ سرکایا اور انفاریہ کی بند آنکھوں کو دیکھا۔ جو شدت جذبات میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر خوف کے سائے منجمد تھے۔

کالیا کو اس پر بے پناہ پیار آ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور افاریہ کے بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کر لیا۔ افاریہ کا لمس اس کے سینے میں سما گیا اور افاریہ نے اپنے بازو اس کی گردن کے گرد حمائل کر دیے۔ گویا آنکھیں بند کیے کیے اس کے پورے وجود کا یقین کرنا چاہتی تھی۔

اس طرح بہت سے لمحے بیت گئے۔ یہ دو محبتیں کرنے والے اگر اس طرح کھڑے کھڑے موت کی آغوش میں بھی چلے جاتے تو شاید دونوں کو احساس نہ ہوتا اس طرح ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے کہ وہ اور افاریہ کو اس کے وجود کا یقین آنے لگا اور یقین کرنے کے بعد اس کی آنکھیں بوجھل ہو گئیں۔

☆☆☆

جولیا شیلوان کے ساتھ واپس آ گئی۔ الماس تو تھی ہی شیطان صفت اسے یہ بات بڑی لذت انگیز لگی تھی کہ جولیا پروفیسر جیکانہ کے ساتھ اس قدر بے باک ہو گئی تھی۔ اس کی فطرت میں شیطان حلول کر گیا تھا اور کسی بھی انسان کو اذیت میں دیکھ کر اس کے دل کو مسرت کا جو احساس ہوتا تھا۔ وہ اس کا بہترین اور دلچسپ مشغلہ تھا۔ غرض یہ کہ جولیا کا انداز ہی تبدیل ہو گیا تھا۔ اب اس کے دل میں کیا تھا۔ یہ وہی جانتی تھی۔ شیلوان بھی خوش تھا کہ جولیا کی خوشیوں کی تکمیل ہوئی۔ اپنے طور پر وہ بھی اپنے آپ کو بہت بڑا انسان سمجھنے لگا تھا۔

لیکن جولیا کے اندر جو کچھ تھا۔ وہ صرف وہی جانتی تھی۔ اسے شدید غصہ تھا۔ شدید غصہ تھا اور یہ مجبوری کی انتہا تھی کہ اس نے اپنے مستقبل کے لیے یہ فیصلہ کیا تھا۔ واپس نیولیا کی آبادی میں آنے کے بعد جولیا اپنی رہائش گاہ میں چلی گئی۔ شیلوان کسی کام سے باہر چلا گیا تھا۔ ایک کمرے میں جا کر جولیا بستر پر دراز ہو گئی۔ اس کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا۔

پروفیسر جیکانہ پر جو کچھ بیتی ہو گی اسے اچھی طرح معلوم تھا۔ باپ بیٹی کا رشتہ تھا باپ کی فطرت کو اچھی طرح جانتی تھی۔ پتا تھا اسے کہ پروفیسر جیکانہ کس قسم کا انسان ہے۔ ہمیشہ پروفیسر جیکانہ نے اسے محفوظ رکھا تھا اور جولیا کی یہ عادت بنادی تھی کہ وہ خوفناکیوں سے دور رہے لیکن غصہ تو یہی تھا کہ اتنا تحفظ دینے کے بعد اس نے اسے اپنی بستی کے وحشیوں کے رحم و کرم پر لا ڈالا تھا۔ اس نے یہی نظریہ قائم کیا تھا کہ پروفیسر کو ہر قیمت پر اپنی آبادی عزیز تھی اور اس کے لیے اس نے اپنی بیٹی کو بھینٹ چڑھا دیا تھا۔ بہت سے پرانے واقعات اس کے ذہن میں آتے تو اس کو احساس ہوتا کہ ذہنی طور پر پروفیسر کبھی اس دنیا کا باشندہ نہیں بن سکا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی ماں سے بھی ایسا رویہ اختیار نہ کر سکا۔ جو ایک اچھے شوہر کا رویہ ہوتا ہے۔ ہاں جولیا کا مسئلہ دوسرا تھا۔ کیونکہ وہ اس کی اولاد تھی۔

وہ اسی غم و غصے میں ڈوبی ہوئی تھی اور الماس کا سامنے آ جانا سونے پر سہاگہ ثابت ہوا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس شدت کے عالم میں وہ زندگی ہی کو خیر باد کہہ دیتی لیکن الماس نے سامنے آ کر اسے زندہ رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔ پروفیسر کی آنکھوں کے سامنے جو کھیل کھیلا تھا۔ اس نے اسے انتقام کی اس آگ سے گزار دیا تھا۔ جو پروفیسر جیکانہ کے خلاف اس کے دل میں تھی لیکن الماس جوں کی توں تھی۔ الماس کو چھوڑنا نہیں ہے۔ اس کو کسی ایسی جگہ مارنا ہے۔ جہاں اسے پانی بھی نہ ملے اور اب اس مقصد نے اسے زندہ کر رکھا تھا۔ اس

کے منہ سے بڑبڑاہٹ نکلی۔

"میرے باپ کو جو اذیت ہوئی ہے۔الماس، وہ تو ہوئی ہی ہے اور اس کا تجھ سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے لیکن تو...... تجھ جیسی شیطان صفت عورت کی موت میرے ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ عورت جس نے نجانے کتنے مردوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ایک معمولی اور بے بس لڑکی کے ہاتھوں مرے گی۔یہ میرا عزم ہے اور اگر تجھے ہلاک کرنے کی کوشش میں، میں خود بھی ہلاک ہوگئی۔تو ظاہر ہے۔مجھے اس کا کوئی افسوس نہیں ہوگا۔کیونکہ میں زندہ ہی کب ہوں۔"میری زندگی کا تو ایک مقصد ہے۔"

الماس کی جانب سے بلاوا آ گیا اور جولیا چونک پڑی آنے والے نے کہا۔

"میڈم الماس نے آپ کو طلب کیا ہے۔"

"میں آ رہی ہوں۔"

تھوڑی دیر کے بعد جولیا۔الماس کے پاس پہنچ گئی۔اس کی آنکھوں میں وہی شیطانی چمک پھیلی ہوئی تھی۔جولیا اسے دیکھنے لگی۔کم بخت نے عالم جوانی میں نجانے کیا کیا گل کھلائے ہوں گے۔اس عمر میں ہوتے ہوئے اس نے قیامتیں زمین پر اتار لی ہیں۔تاہم چہرے پر تبدیلی پیدا کر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر وہ الماس سے ملی۔اس نے اسے عزت واحترام سے اپنے پاس بٹھایا اور کہنے لگی۔

"اس وقت تمہارا عہدہ، بہت بڑھ گیا ہے۔جانتی ہو کیوں۔" جولیا خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔الماس بولی۔"اس لیے کہ تم میرے شوہر کے بھائی کی بیوی ہو۔اصولی طور پر تمہارا منصب یہی ہے لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔"

جولیا اب بھی خاموش ہی رہی تھی۔الماس نے خود ہی ایک قہقہہ لگایا۔

"شوہر..... ویسے جولیا تمہاری یہ تبدیلی میرے لیے بڑی حیرتناک ہے۔دراصل میں دوسروں کے سامنے نہیں تنہائی میں تم سے اسی موضوع پر بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"کس موضوع پر میڈم۔"

"تمہیں اچانک اپنے باپ کے خلاف یہ عمل کرنے کا خیال کیسے آیا۔"

جولیا جانتی تھی کہ اس وقت اسے الماس سے کس قسم کی گفتگو کرنی ہے۔ہر طرح سے اس کے ساتھ مفاہمت ہی اس کے حق میں بہتر ہو سکتی ہے۔کہنے لگی۔

"آپ خود سوچیے میڈم سیلوینہ میں میرے باپ نے مجھے اس طرح قید کر رکھا تھا کہ میری دوستی کسی نوجوان سے نہ ہو۔اس کی حقیقت یہ ہے کہ زندگی جب لمحہ بہ لمحہ آگے بڑھتی ہے تو اس کے تقاضے بھی عمر کے ساتھ بدلتے چلے جاتے ہیں۔بچی تھی تو میری نگاہوں میں اپنے باپ کا درجہ سب سے بلند تھا۔بعد میں یہ درجہ کم نہیں ہوا۔ماں تو میری بچپن ہی میں مر گئی تھی۔بے شک مسٹر جیکانہ نے مجھے ماں اور

باپ بن کر پالا لیکن آپ خود سوچیے میڈم کہ اس شخص نے مجھے تحفظ کے نام پر دنیا کی تمام لذتوں سے دور رکھا۔

اور پھر جب میں اس کی محکوم بن گئی تو اس نے مجھے جہاز پر کالیا کی جانب متوجہ ہونے کے لیے کہا۔

کالیا بلاشبہ ایک اچھا نوجوان تھا لیکن آپ یقین کریں کہ مجھے اس سے عشق نہیں ہوا تھا۔ وہ صرف میرے باپ کی ہدایت تھی کہ میں اس کی قربت حاصل کروں اور اسی بنا پر اس کی جانب بڑھی اور آج بھی میں یہ بات نہیں کہہ سکتی کہ میں کالیا کے لیے مریض بن گئی تھی لیکن چونکہ یہ میرے باپ کی ہدایت تھی اس لیے میں نے کالیا کو اپنے ذہن کے آخری گوشوں تک پہنچا دیا اور اس کے بعد جب مجھے یہ احساس ہوا کہ کالیا بھی تھوڑا بہت میری جانب راغب ہے تو یقین کریں کہ مجھے بے حد عجیب سا لگا۔

بہرطور میں نے اپنے دل میں کالیا کے لیے عشق تو پیدا نہیں کیا لیکن میں سوچنے لگی تھی کہ اگر میرا باپ یہی چاہتا ہے تو پھر یہی سہی لیکن آپ ذرا غور کریں۔ مجھے میری دنیا سے یہاں لا کر مجھے میرے مزاج کے خلاف مجبور کرنے کے باوجود میرے باپ نے میرے لیے کیا کیا۔ اس نے...... اس نے میڈم الماس مجھے میری مرضی کے خلاف چھوڑ دیا۔ اپنی اس دنیا میں...... میں کیا۔''

''کیا آپ بتائیے کیا یہ مناسب رویہ تھا۔ کیا یہ درست بات تھی۔ میرے باپ کی۔ کیا اسے ایسا کرنا چاہیے تھا۔''

''ہرگز نہیں۔ بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ اس نے تم سے انتقام لیا ہے ہوسکتا ہے اس کے دل میں تمہاری ماں کی طرف سے کوئی بغض ہو اور اس نے اس بغض کو بیٹی سے نکالا۔''

جولیا کے منہ میں ایک گالی آتے آتے رہ گئی لیکن الماس کو اس وقت ایک دوسرے ہی انداز میں ہینڈل کرنا تھا۔ چنانچہ اس نے کہا۔

''اس قدر تو میں نہیں جانتی لیکن پروفیسر جیکانہ نے میرے لیے بہت بڑا جہنم تیار کر دیا۔''

''ایک سوال پوچھوں تم سے؟''

''پوچھیں۔''

''کیا شیلوان تمہیں پسند نہیں ہے۔''

''شیلوان!'' جولیا نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔ پھر بولی۔

''شیلوان ایک اچھا اور محبت کرنے والا انسان ہے لیکن میں ذہنی طور پر اسے اس طرح قبول نہیں کر سکتی' دراصل تھوڑا سا فرق ہے۔ کلچرل کا فرق کہہ لیجیے۔ آپ دراصل یہ سب کچھ چونکہ میری مرضی کے خلاف اور ایک طرح بحالت مجبوری ہوا۔ اس لیے مجھے یہ سب کچھ سوچنا پڑا کہ یہ سب کچھ میرے باپ کا کیا دھرا ہے۔ جہاں تک شیلوان کی بات ہے۔ وہ بہت اچھا انسان ہے اور ہوسکتا ہے آنے والے وقت میں اس کی ذات سے مطمئن ہو جاؤں۔''

''اتنا سچ بول رہی ہو تم کہ اس میں جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے۔'' الماس نے کہا۔

''نہیں میں دوستوں سے ساتھ جھوٹ نہیں بولتی۔''

''تو تم نے مجھے اپنا دوست سمجھ لیا ہے۔''

''ہاں۔''

''بہت خوب۔'' الماس مسکرانے لگی۔

''یقین کریں میڈم وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ صحیح معنوں میں نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے اور پھر دشمنی تو میری اور آپ کی بھی نہیں رہی۔ تاہم آپ کی دانائی مجھے پسند ہے اور میں آپ کا احترام کرتی ہوں۔ آپ میں ماحول پر چھا جانے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے اور ظاہر ہے صلاحیتوں کا احترام کرنا چاہیے''

''او تھینک یو ڈیئر۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو۔ اگر شیلوان سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہو تو الماس کے لیے یہ مشکل نہیں ہے وعدہ کرتی ہوں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوگی اور تمہیں شیلوان سے نجات بھی مل جائے گی۔''

''کیا۔'' جولیا چونک پڑی۔

''ہاں چٹکیوں کا کام ہے۔ میں اسے مسل کر رکھ دوں گی۔ میرے سامنے انسانی زندگی کی کوئی وقعت نہیں ہے۔''

''نہیں میڈم اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال شیلوان شبران کے بھائی ہیں اور شبران یہ پسند نہیں کریں گے۔''

''اوہ...... بے وقوف ہو تم۔ شبران بھی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا وہ بھی میرے اشاروں پر ہی ناچتا ہے۔''

''میں جانتی ہوں اور پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ آپ کو ماحول پر قدرت حاصل کرنے میں کمال حاصل ہے۔'' الماس ہنسنے لگی جولیا کی اس ستائش پر وہ بے حد خوش ہوئی تھی۔ پھر اس نے کہا۔ ''دیکھو جولیا جہاں بھی تمہیں کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے۔ مجھ سے گریز مت کرنا۔ میں ارے ہاں یہ تو بتاؤ کہ اب کالیا کے لیے تمہارے دل میں کیا گنجائش ہے۔''

''کالیا!'' جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''کیوں وہ تو تمہارا محبوب ہے۔''

''آپ اب بھی یہ بات کہہ رہی ہیں۔''

''کیا مطلب۔؟''

''میں آپ کو ساری کہانی سنا چکی ہوں کہ وہ میرا محبوب نہیں۔ میرے باپ کا محبوب تھا۔'' الماس اس پر بہت ہنسی اور پھر اس نے کہا۔

''تم نے ٹھیک کہا۔ ویسے جولیا ایک بات میں تمہیں بتاؤں۔ کالیا۔ دراصل ایک نرم و نازک پھول کی مانند ہے۔ جسے سونگھا جا سکتا ہے لیکن مردانگی جو شبران میں ہے یا جبران میں تھی۔ وہ اوروں میں نہیں ہوگی۔ بہرحال کوئی حرج نہیں ہے۔ تم فکر مت کرو۔ کالیا بچ کر کہاں جائے گا۔ آبادی اب ہماری ہے۔ کیا سمجھیں۔ بیرونی دنیا کے بس دو افراد ہی یہاں ہیں میں اور تم۔''

جولیا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر گردن ہلائی اور اس وقت باہر سے اطلاع ملی کہ شبران آیا ہے اور الماس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دوسرا پاگل آ رہا ہے۔ تم اگر چاہو تو آرام کر سکتی ہو۔" اور جولیا واپسی کے لیے اٹھ گئی۔

شبران حیران اور پریشان الماس کے پاس پہنچا تھا یہ حقیقت تھی کہ اب وہ الماس کے اشاروں پر ناچ رہا تھا۔ اس دوران الماس سے الگ رہ کر بھی اس نے بہت کچھ سوچا تھا۔ نپولیا کا پرانا باشندہ تھا اور پھر سرداری کا نظام سنبھالے ہوئے۔ پر حقیقت بات بہت لمبی تھی۔ جب نپولیا اور نکولیا الگ ہوئے تو دوسروں کی طرح شبران کو بھی اس کا دکھ ہوا تھا۔

لیکن جادوگروں کا عمل بھلا کسی اور کے بس کی بات کہاں ہوتی ہے کرنا وہی تھا۔ جو جادوگر کہیں۔

چنانچہ اسی کے مطابق شبران نے بھی اپنا مزاج تیار کیا لیکن وادی جبانہ کے باشندے بہر طور ان قدیم روایتوں سے منحرف نہیں ہو سکتے تھے۔ جو ان کے آباؤ اجداد کی تھیں اور جو صدیوں سے چلی آ رہی تھیں۔ انہیں اس کے باوجود ایک دوسرے سے پیار تھا۔ جب بات حد سے زیادہ بگڑی اور ایک دوسرے کی آبادیوں کو نقصان پہنچانے کے لیے جادوگر روانہ کر دیے گئے۔ تو شبران نے بھی ذہنی طور پر یہ ہی سوچا کہ اگر نکولیا والوں نے جنگ مسلط کی تو بہر طور ان سے مقابلہ تو کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ نپولیا کو ان سے شکست نہیں کھانی ہے۔"

یہ تمام صورت حال اس کے ذہن میں چل رہی تھی۔

لیکن کبھی کبھی جب وہ یہ سوچتا کہ جنگ ہوگی اور نپولیا اور نکولیا کی آبادیوں میں بے شمار لوگ کم ہو جائیں گے تو اسے بہت افسوس ہوتا تھا لیکن کیا کرتا۔

یہاں صدیوں ہی کے جادوگروں کا راج تھا اور وہ جو کچھ کرتے تھے اسے سب سے افضل سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ اس کے مقابلے میں سوچنا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا اور یہ بھی جادوگروں کی ہی کارروائی تھی۔ پھر جب نکولیا کے جبران نے یہ اعلان کیا کہ گرفتار شدہ جادوگروں کو یعنی انہیں جو دوسری دنیا کا علم سیکھ کر آئے ہیں۔ قیدیوں سے تبادلے میں بدل لیا جائے اور یہ ایسا انداز ہوگا۔ جو جنگ کا نہیں بلکہ دوستی کا اعلان کرتا ہے تو اسے بھی خوشی ہوئی تھی اور اس نے بڑی خوشی سے اس بات کو محسوس کیا تھا کہ اب خونریزی نہ ہونے پائے گی۔ پھر الماس اس تک پہنچ گئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ الماس کے حسن کے سحر نے شبران کو مسحور کر دیا تھا۔

اور اس کی دلی آرزو تھی کہ ہر وہ کام کرے جس میں الماس کی خوشی پوشیدہ ہو لیکن اب حالات کو دیکھ کر اسے بہت سے عجیب و غریب احساسات ہو رہے تھے۔ مثلاً جادوگروں کے خلاف کوئی مہم اور وہ بھی اس انداز میں کہ جادوگروں کو اس کا علم نہ ہو یعنی سازش جادوگروں کی نہ ہو اور نقصان نہیں پہنچے۔

الماس کے کہنے پر اس نے وہ سارے عمل کیے تھے جن میں خود اس کی کوئی خاص مداخلت نہیں تھی لیکن بہر حال اس کے نتائج اسی کے نام سے منسوب کیے جاتے تھے۔ چنانچہ اب جو صورت حال اس کے علم میں آئی تھی اس نے اس کو بوکھلا دیا تھا اور وہ صحیح طور پر فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ کیا کرے۔ چونکہ سارا کیا دھرا الماس کا تھا اور وہی اس کی منزل تھی۔ شبران کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر۔ اسی مسکراہٹ میں گم ہو گیا۔

"آؤ...... جبانہ کے شہنشاہ...... آؤ جبانہ کے سب سے بڑے انسان کہو تمہارے چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں۔"

"تیری نگاہ ہے الماس کہ قیامت۔ ایک نگاہ دیکھ کر تو انسان کو شروع سے آخر تک پہچان لیتی ہے۔ یہ خوبی میں نے تیرے علاوہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔"

"اور بہت سی خوبیوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ تمہارا شبران۔"

"میں تو کہتا ہوں کہ تو اس کائنات کی واحد عورت ہے جو ہر چیز اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ذہانت حسن' محبت اور نجانے کیا کیا۔ میں تو اس کی تشریح بھی نہیں کر سکتا۔" شبران نے کہا۔ وہ ہنس پڑی پھر اس نے کہا۔

"تمہارا شکریہ کہ ان الفاظ میں تم نے میری پذیرائی کی۔ میں تمہاری شکر گزار ہوں۔ مگر کیا بات ہے۔ تم چہرے سے کچھ پریشان نظر آتے ہو۔"

"صورتحال واقعی بہت سنگین ہو گئی ہے۔ نیو لیکا کے رہنے والے جادوگروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔"

"ارے تو یہ تم نے کونسی نئی اطلاع دی ہے۔ کیا ہم لوگوں نے ان کے لیے محنت نہیں کی۔"

"آہستہ بول' آہستہ بول' کہیں کوئی سن نہ لے۔" شبران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں کون ہے تمہارے علاوہ۔؟"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن' لیکن الماس اب پتا ہے کیا ہو رہا ہے۔"

"بتاؤ کیا ہو رہا ہے۔"

"تمام بڑے بڑے سردار اور یہاں کے باشندے اس بات پر آمادہ ہیں کہ فوراً ہی جادوگروں کے خلاف لشکر کشی کر دی جائے۔"

"واہ...... یہ تو خوشخبری ہے۔ میرے لیے۔"

"ہاں...... مگر جنگ ہو گی۔ جادوگروں نے اگر جوابی کاروائی کی تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔"

"جادوگر جوابی کاروائی کرنے کے لیے کس قدر قوت رکھتے ہیں کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے۔؟"

"نہیں یہ بات تو میں جانتا ہوں کہ جادوگروں کے پاس بہت کم لوگ ہیں لیکن ان کا جادو کہیں وہ اپنے جادو سے ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔"

"لڑنے والے لڑیں گے...... تمہیں اس سلسلے میں کیوں پریشانی ہے۔"

"نجانے کیوں میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

"تمہیں یہ بات غلط ہے۔ مجھے اس سے اختلاف ہے۔ مردوں کا کام بیٹھنا نہیں چاہیے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ سوچ کر کہ جبانہ میں خونریزی ہو گی۔ خون کی ندیاں بہیں گی۔ درحقیقت ہماری وادیوں میں اختلافات

بے شک ہوئے ہیں لیکن وہ طے ہوگئے ہیں۔ان کے نتیجے میں خونریزی نہیں ہوئی۔یہاں تو اگر ایک شخص ہلاک ہوجاتا ہے تو اس کے لیے نجانے کتنے عرصے افسوس کیا جاتا ہے۔"

"پرانی باتوں کو چھوڑ دو شبران' نئی باتیں کرو۔بالکل نئی۔"

"اب یہ بتا مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

"ان لوگوں کی قیادت سنو بہت اچھا کیا تم میرے پاس آگئے اور اگر سردار ہی بزدل ہو تو پھر قومیں بھی بزدل ہوجاتی ہیں۔لشکر کشی کے لیے تمہیں لوگوں کو اکسانا چاہیے۔پوری طرح ان کے ساتھ رہو۔ورنہ پتا ہے آنے والے دن کیا ہوگا۔"

"یہ کہ لوگ کہیں گے کہ ان کے سردار نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔لڑنے والے بے شک لڑیں گے۔بلکہ ہوسکتا ہے کہ جادوگروں کی طرف سے کوئی مقابلہ ہی نہ ہو لیکن اگر تم نے اس سلسلے میں کوئی بزدلی دکھائی تو یہ کہا جائے گا کہ سردار شبران بزدل ہے اور شبران! جبانہ کا مکمل شہنشاہ بننے کے لیے بھلا ایک بزدل سردار کہاں کام آسکتا ہے۔شبران خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔الماس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کے درمیان جاؤ گے۔جادوگروں کے خلاف نفرت ہر پھیل چکا ہے تم ان کی ہمت افزائی کرو گے اور کہو گے کہ جادوگروں نے وادی جبانہ کو جہنم بنا رکھا ہے۔وادی جبانہ اب جادوگروں کے قبضے میں نہیں آنی چاہیے۔بلکہ جادوگروں کو اپنے اپنے جادو سرداروں کے لیے استعمال کرنے چاہیں تا کہ وہ جبانہ کے رہنے والوں کی بھلائی کے کام آئیں۔اس طرح لوگ تمہاری برتری کا اعتراف کر لیں گے اور پھر افاریہ کا واسطہ براہ راست سردار سے ہوگا۔بھلا اس افاریہ کو معذول کرنا ہمارے لیے کون سا مشکل کام ہوگا۔جو جادوگروں کی تخلیق ہے اور پھر اس کے بعد الماس افاریہ ہوگی اور سردار شبران سردار ہوگا۔سمجھ لو یہاں کی تمام قوت ہمارے ہاتھوں میں ہوگی۔"

"اس میں کوئی شک نہیں یہ بہت حسین تصور ہے۔اتنا حسین کہ میری آنکھیں اس کے تصور سے بند ہوجاتی ہیں۔پوری وادی جبانہ کا سردار میں ہوں میرے برابر کوئی نہیں ہوگا اور میری حکمران افاریہ ہوگی جو مجھے روحانیت سے آگاہ کرے گی اور تجھ سے زیادہ روحانی شخصیت اور کون ہوسکتی ہے۔تو نے جادوگروں کو نچا دیا۔الماس اس میں کوئی شک نہیں الماس کہ تو سب سے بڑی افادیہ ہے۔بھلا جادوگروں کے خلاف سازش کی جرأت کس نے کی ہوگی۔تو نے ان کے خلاف سازش کی اور آج کیفیت یہ ہے کہ قبیلے کے تمام لوگ جادوگروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔اگر میں ان کی رہنمائی نہ بھی کروں تو بھی ایک لشکر تیار ہوگا اور جادوگروں کی وادی کی طرف رخ کرے گا۔"

الماس دل ہی دل میں خوش ہوکر بولی۔"ہاں یہی میرا مقصد تھا۔اتنا ہی جوش وخروش ہونا چاہیے تھا۔اگر اس سے کم ہوتا تو پھر بات ہے کہ جادوگر ہم پر قابو پا لیتے۔"

شبران چند لمحات سوچتا رہا۔پھر اس نے کہا۔"تو اب میں تیری راہنمائی کا منتظر ہوں۔یہ بتا مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

''اب سب کی ہمت افزائی' آگے بڑھ کر جوش وخروش سے ان کی خواہش کے مطابق عمل اور یہ کہ انہیں جادوگروں پر فتح حاصل ہوگی۔ ابھی سے ان کے کانوں میں یہ بات ڈال دے کہ آخری حکم سردار شبران کا ہوگا۔ جادوگروں کا اقتدار ختم کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ طاقت کے نشے میں چور ہو کر جبانہ کو جہنم بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ جہاں بیٹیوں کی عزت محفوظ نہ ہو۔ جہاں رہنے والوں کو تحفظ حاصل نہ ہو۔ وہاں جادوگروں کی برتری کیسے قبول کی جا سکتی ہے۔ ان ساری کوششوں کے خلاف بدترین ہم یہی سارا کام ہمیں کرنا ہے۔''

''یہ کام تو تقریباً ہو چکا ہے۔ اب تو یہ ہے کہ ہمارے لشکر کو روانگی کی تیاریاں کرنی ہیں۔''

''ان کی رہنمائی کر......''

غرض یہ کہ الماس نے شبران کو پوری طرح تیار کر دیا اور جب شبران اپنی رہائش گاہ سے نکلا تو بہت پرسکون تھا۔ الماس جیسی عظیم قوت اسے حاصل تھی۔ جس کے پاس عقل کا جادو تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت عقل کا جادو سارے جادوگروں پر حاوی ہو گیا تھا لیکن یہ جادو آگے چل کر کیا رنگ دکھائے گا۔ اس کا شبران کو اندازہ نہیں تھا۔

وہ بستی واپس پہنچ گیا۔ تمام سردار اور دوسرے افراد لشکر کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ پہلی بار یہاں یہ جوش وخروش پایا جا رہا تھا اور پہلی بار جنگ وجدل کا منظر وادی جبانہ کی سرزمین دیکھنے والی تھی لیکن اب اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ شبران کے لیے دل مضبوط کرے اور ان لوگوں کے جوش وخروش میں ساتھ دے۔ چنانچہ اس نے پوری طرح ہمت کرنے کے بعد اس لشکر کا جائزہ لینے لگا اور منصوبہ بندیاں کرنے لگا۔ مجلس مشاورت بیٹھ گئی اور یہ طے ہونے لگا کہ لشکر کی روانگی کب رکھی جائے۔ شبران نے کہا۔

''ہم لشکر کو فوراً روانہ کریں گے تاکہ جادوگروں کو سنبھلنے کا موقع نہ ملے۔ اگر ہم دیر کریں گے تو جادوگر تیار ہو جائیں گے اور ہمارے لوگوں کو نقصان پہنچے گا اور ہم اپنے لشکر کے ساتھ جادوگروں کی وادی کو گھیر لیں گے اور اس کے بعد حکم دیں گے کہ وہ خود کو اپنے آپ کو ہماری تحویل میں دے دیں۔ اگر انہوں نے خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیا تو یوں سمجھو کہ خونریزی رک جائے گی اور اگر انہوں نے اپنے آدمیوں کو جنگ کے لیے آگے کر دیا۔ تو جتنے لوگ ہمارے لشکر کے سامنے آئیں گے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔''

تمام تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ ہر شخص ہتھیاروں سے لیس ہو گیا تھا۔ وادی جبانہ میں اتنے ہتھیار کبھی دیکھنے میں نہیں آئے تھے لیکن اب لوگوں نے جادوگروں سے نمٹنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا۔ دلوں میں اس قدر نفرت بٹھا دی گئی تھی۔ ان کے کہ اب جادوگروں کی کوئی عزت نہیں کرتا تھا۔ بلکہ ان کا افتاریہ کے بارے میں بھی فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ افتاریہ چونکہ جادوگروں کی پروردہ ہے اس لیے اسے اس کے منصب پر رہنے دیا جائے گا اور اس کی جگہ نئی افتاریہ منتخب کی جائے گی۔ گویا جو کچھ ہو رہا تھا۔ وہ سب کچھ الماس کی اسکیم کے مطابق تھا اور اس شیطان عورت نے اس پرسکون وادی میں جو فساد پھیلایا تھا۔ وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔

شبران بھی احمق نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ الماس کے ہاتھوں میں کھیل رہا تھا لیکن اس نے غور کیا تھا تو الماس کے عمل میں فائدے ہی فائدے نظر آئے تھے۔ جادوگروں کی برتری ختم ہو جائے تو پھر کون مقابل رہ جاتا ہے۔ وہ اکیلا پوری وادی کا شہنشاہ ہوگا۔

یہ تصور اس کے لیے بہت جاں فشاں تھا اور اسی تصور کے تحت وہ یہ ساری کاروائی کر رہا تھا لیکن دل کے چند گوشوں میں خوف بھی چھپا ہوا تھا۔ کچھ بھی تھا۔ بہر حال جادوگروں کے خوف کی ایک تاریخ تھی۔

☆☆☆

حسین افکاریہ کی نظر جب بھی کالیا کی طرف اٹھتی۔ اس کی آنکھوں میں محبت کا سیلاب موجزن ہو جاتا۔ اس کا حسین محبوب ہر طرح سے اس کی آرزوؤں کی تکمیل تھا۔ خوب صورت تندرست وتوانا نرم و نازک فطرت والا اس سے محبت کرنے والا اسے یقین ہی نہیں آتا تھا جبکہ اس کی آرزوؤں کی تکمیل اس طرح ہو جائے گی۔ اگرچہ اس کا دل اپنی تمام دوست لڑکیوں سے اچاٹ ہو چکا تھا اور اس نے ان سے معذرت کر لی تھی اور کہا تھا کہ اس وقت اس پر تنہائی کا دورہ پڑا ہے اور اس کا جی کسی سے بات کرنے کو نہیں چاہتا نہ ہی وہ اپنے غار میں آہٹوں کو پسند کرتی ہے سو جب تک وہ نہ کہے کوئی اسے پریشان نہ کرے۔" نوشینہ نے حیران لہجے میں اسے کہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ افکاریہ ایسی کیفیت تو تجھ پر کبھی طاری نہیں ہوئی تھی۔"

"میں خود نہیں جانتی نوشینہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔"

"کیا جادوگر کے پاس تیری اس کیفیت کی کہانی پہنچائی جائے؟"

"خبردار...... نہ صرف تم بلکہ کسی اور کو بھی اس کی اجازت نہ دینا یہ میرا حکم ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ مجھے طرح طرح کے تجربوں سے گزارہ جائے۔" افکاریہ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"حالانکہ تیرے چہرے کی رنگت اور نکھر گئی ہے۔ تیری آنکھوں کی مستیاں اور بڑھ گئی ہیں۔ یوں لگتا ہے۔ جیسے تجھ میں کوئی نئی روح داخل ہو گئی ہے۔" "لیکن تو اس بات سے بالکل مختلف کرتی ہے۔"

"کیا تجھے اجازت ہے۔ نوشینہ کہ میرے بارے میں وہ سب کچھ پوچھے جو میں نہیں چاہتی!" افکاریہ نے اپنا لہجہ بدل دیا اور نوشینہ فوراً سنبھل گئی۔

"نہیں اگر تو اتنی سنجیدہ ہے تو میری ساری باتیں بھلا دے۔ حالانکہ دوسرے یہ سمجھتے ہیں کہ میں تیرے ایک ایک لمحے کی رازدار ہوں لیکن لیکن مجھے اندازہ ہو گیا کہ تیرے اندر کوئی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ یقیناً تو تنہائی کی متلاشی ہے۔ مجھے معاف کرنا افکاریہ شاید میری بات تمہیں ناگوار گزری ہے۔"

"ہاں بے شک تجھے میری زندگی میں ایک مقام حاصل ہے لیکن اس وقت میری یہی کیفیت ہے اور میں چاہتی ہوں کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں۔ اس سے مختلف نہ کیا جائے اور تجھ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ تو میرے احکامات کی تعمیل کرے۔"

"کیوں نہیں تو مطمئن رہ میں ضرور کروں گی۔" جو تو نے کہا۔

نوشینہ چلی گئی افکاریہ کو تھوڑا سا افسوس بھی ہوا تھا۔ نوشینہ اس کی لمحے لمحے کی ساتھی تھی لیکن کیا کرتی اس کے دل میں اس کا محبوب

گھر چکا تھا اور وہ کسی اور کو یہ مقام نہیں دینا چاہتی تھی۔ حالانکہ اس کا دل چاہتا تھا کہ نوشینہ کو بتائے کہ دیکھ اگر طلب صادق ہو تو منزل اتنے نزدیک آ جاتی ہے۔ اس نے ہمیشہ اپنے محبوب کو پردے کے پیچھے تلاش کیا ہے اور بالآخر پا لیا لیکن نوشینہ لڑکی ہے۔ عورت کا پیٹ بھی ہلکا ہوتا ہے اور زبان بھی تیز کہیں یوں نہ ہو کہ وہ کسی اور سے کہہ دے اور اس کے محبوب کے یہاں کا راز فاش ہو جائے۔ وہ اس کو اپنی آنکھوں میں روشنی کی طرح چھپا کر رکھنا چاہتی تھی۔ بھلا کسی اور کے سامنے اسے کیسے لاتی۔ چنانچہ اس نے خود ہی اسے محفوظ رکھا تھا اور اس بات کی خبر اس نے کالیا کو دی۔

"تجھے آئے ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ سورج چاند گزرتے جائیں اور میں تیرے سامنے بیٹھ کر باتیں کرتی رہوں۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں نے تجھ سے کچھ بھی نہیں کہا۔ کالیا تو' تو درحقیقت میرے لیے نجانے کیا ہے۔" کالیا مسکرا کر بولا۔

"اگر جواب میں میں تجھ سے یہ کہوں کالی کہ میری کیفیت بھی اس سے مختلف نہیں ہے تو تو اسے اپنی باتوں کا جواب سمجھے گی۔ یعنی وہی جو تو نے کہا۔ سو میں نے دہرا دیا۔ کیوں آنکھوں میں خاموشی ہے اور اس خاموشی میں اگر جھانک سکتی ہے تو جھانک لے۔ افقاریہ یہ حقیقت ہے کہ میری کہانی بہت عجیب ہے اور تو نے نہ ابھی تک مجھ سے اس بارے میں پوچھا نہ میں نے تجھ سے تیرے احساسات کے بارے میں۔ ہم تو ابھی ایک دوسرے سے بہت زیادہ اجنبی ہیں۔" افقاریہ ہنس پڑی اور پھر اس نے کہا۔

"اتنا وقت ہمیں۔ ایک دوسرے کی آمد کی خوشی ہی میں گزر گیا اور ہم نے اپنے بارے میں بات ہی نہ کی۔ ہاں' کالیا مجھے اپنے بارے میں بتا تو کون ہے اور تو نے کہاں پرورش پائی اور اس طرح میرا مطلب ہے۔ اچانک ہی میری دنیا میں کیسے داخل ہو گیا۔" کالیا ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔

"حالانکہ مختصر گفتگو اس بارے میں ہوئی ہے لیکن ہم دونوں ہی کو احساس ہے کہ اس گفتگو میں بے حد تشنگی ہے۔ میں افقاریہ میں جبانہ کا باشندہ ہوں لیکن میں جبانہ میں پیدا نہیں ہوا۔"

"کیا مطلب۔؟"

"میرا باپ طورش تھا۔ ہواؤں کا جادوگر شاید تو اس کا نام سن چکی ہو۔"

"نہیں جادوگر مجھے یہ سب کچھ کہاں بتاتے ہیں۔ میں تو بس پتھر کی ایک ایسی چٹان ہوں۔ جس کو آہستہ آہستہ بجایا جاتا ہے اور جو آوازیں اس سے خارج ہوتی ہیں انہیں سمجھ لیا جاتا ہے کہ جادوگروں کی آواز ہے سمجھا۔"

"سمجھ رہا ہوں۔ تو یوں سمجھ میرا باپ طورش تھا اور میری ماں شردھا۔ وہ دونوں کسی طرح اس دنیا سے چلے گئے۔ دوسری دنیا کی جانب وہ جس کی کہانیاں جادوگروں کی دنیا میں عام ہیں۔"

"ہاں اس کے بارے میں میں نے جانا اور یہ بھی مجھے علم ہے کہ کچھ جادوگر وہاں گئے تھے۔ علم کے جادو لینے کے لیے۔ تاکہ کالیا

کے خلاف جنگ کی جائے۔"

"کچھ نکولیا سے گئے تھے۔علم کا جادو لینے تاکہ نیو لیا پر جاہی نازل کی جائے۔"

"یہ جاہی ان کے ذہنوں میں کیوں جاگ اٹھی۔"

"دیوانگی جب بھی سوار ہو جائے ایسا ہی عمل ہوتا ہے یہ تو میں اس دنیا میں پیدا ہوا لیکن اس طرح کہ میرے ماں باپ میرے پاس موجود نہ تھے۔ بلکہ وہ سمندر کی آغوش میں مجھے چھوڑ کر نجانے کہاں غائب ہو گئے تھے۔ آج تک ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ یہاں نکولیا میں میرے چچا کا بیٹا حیران ہے۔ جو سرداری کا منصب سنبھالے ہوئے ہے۔ جب جادوگر اپنی بستی میں واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا اور میرے پاس بھی کچھ جادو تھے۔ جو نکولیا کے لیے تھے لیکن میں نے یہ کیا کہ امن کے جادو کو ان کے ذہنوں تک پہنچا دیا۔ میں نے کہا۔ جنگ امن سے اچھی نہیں ہے۔ جبانہ کی روایات صبر و سکون کی روایات ہیں۔ انہیں قائم رہنا چاہیے لیکن ایسا نہ ہوا اور نیو لیا والوں نے نجانے کیا کیا کاروائیاں شروع کر دیں میں اس سے آیا اور جب میں اپنی دنیا میں تھا۔ تو تیرا یہ عکس مجھے سمندر سے حاصل ہوا۔ ذرا مجھے یہ تو بتا کہ سمندر میں دوسری دنیا کے کسی اجنبی نے تیرا عکس کیسے حاصل کر لیا۔"

"میں سمجھی نہیں۔"

"تو نے سمندر کی گہرائیوں میں اس پودے کو دیکھا جس کے نزدیک تو کھڑی ہوئی ہے۔"

"ہاں......"

"کیا کبھی ایسا ہوا......"

"بہت سی بار۔ یہ پودا تو سورا کا پودا ہے۔ سمندر کی گہرائیوں میں سورا کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جب پانی کے اندر سورا کی خوشبو پھیلتی ہے تو تو تصور نہیں کر سکتا کالیا کہ کتنی فرحت حاصل ہوتی ہے۔ مجھے سورا کے پودے بے حد پسند ہیں اور میں اکثر سمندر میں نجانے کتنی کتنی دور نکل جاتی ہوں۔ کبھی کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ میں گھنٹوں سمندر سے واپس نہیں آتی۔ سورج نکلتا ہے۔ چاند ڈھلتے ہیں اور میں سمندر کی گہرائیوں میں رہتی ہوں۔"

"کیا تمہیں سمندر کا شوق ہے۔"

"بے پناہ اور سچی بات یہ ہے کہ سمندر میں شاید مجھ سے آگے کوئی نہ جا سکا ہو اور وہ سودا کا پودا ہے۔ جس کے پاس میں کھڑی ہوں اور بیشتر بار ایسا ہوا ہے کہ میں بہت دور نکلنے کے بعد اپنی دنیا میں واپس آ گئی۔"

"کیا تجھے اس بات پر حیرت نہیں ہوئی کہ جتنے فاصلے پر تو نکل گئی۔ وہ بہت زیادہ تھا۔ اتنا کہ وہاں تک دوسری دنیا کے لوگوں کی رسائی تھی۔"

"یہ بات میرے لیے بہت خوفزدہ کر دینے والی ہے لیکن سمندر میں جا کر میں جس اس قدر مست ہو جاتی ہوں کہ پھر میں ہوش د

حواس میں نہیں رہتی۔"

"کیا واپسی میں تمہیں کبھی کوئی دقت نہیں ہوتی۔"

"نہیں مجھے اپنے راستے کا علم ہے اور میں سمندر کے نیچے اپنے راستوں کی جانب چل سکتی ہوں۔"

"گویا تیرا شوق مجھ سے مختلف نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے میرے اور تیرے درمیان رابطے کی یہی وجہ ہو۔ بہر طور یہ مسئلہ حل ہوا کہ تیری تصویر وہاں کیسے پہنچی۔"

"تصویر کیا ہوتی ہے۔"

"یہ جسے عکس کہا جاتا ہے اور عکس کا جادو جیانہ میں بھی ہے لیکن مختلف انداز میں تو خیر میں یہاں آیا اور جب یہ تصویر مجھے حاصل ہوئی میرا مطلب ہے۔ میری اپنی دنیا سے یعنی اس جگہ سے جہاں میں رہتا ہوں۔ تو مجھے تجھ سے محبت ہوگئی اور میں تیری تلاش میں بھٹکنے لگا۔ پھر یہاں آ کر مجھے معلوم ہوا کہ تو نے لیا کی پا جیا ہے کی انفاریہ ہے تو میں تیری تلاش میں چل پڑا اور یہاں تک آ گیا۔"

"گویا میری محبت کا جادو تجھے یہاں کھینچ لایا ہے۔" انفاریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو محبت کی جادوگر ہے۔" کالیا نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور انفاریہ آنکھیں بند کر کے ہنسنے لگی۔ اسے یہ خطاب بہت پسند آیا تھا۔ انفاریہ بہت دیر تک ان الفاظ کا لطف لیتی رہی۔ پھر اس کے چہرے پر غم کے آثار پھیل گئے اور کالیا بے چین ہوگیا۔

"کیوں کیا بات ہے۔؟"

"میں خوفزدہ ہوں کالیا۔"

"کس بات سے؟"

"جادوگروں سے۔"

"کیوں۔؟"

"کیا تو نہیں جانتا۔"

"میں اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکا ہوں۔ تجھے انفاریہ اور اب میں تیرے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"میں نہیں جانتی میری ماں کون تھی۔ میرا باپ کون ہے۔ مجھے اس بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں گیا۔ کیونکہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو جادوگروں کی تحویل میں تھی۔ وہ مجھے اس طرح محفوظ رکھے ہوئے تھے۔ جیسے سمندر کی گہرائیوں میں سیپ کے اندر سچا موتی' میری پرورش بہت اچھے طریقے سے ہوتی تھی مجھے دنیا کی ہر ہر آسائش حاصل تھی۔ میری بہت سی خدمتگار عورتیں تھیں۔ جو مجھے ہر طرح سے محفوظ رکھتی تھیں اور ایک طویل عرصے تک' طویل عرصے تک مجھے مرد کی صورت نہیں دکھائی گئی۔

جوان ہوگئی لیکن میں یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کائنات میں مرد نامی بھی کوئی شے ہوتی ہے اور جب میں نے دیکھا تو مجھے بڑی

حیرت ہوئی۔ یہ جادوگر ہی تھا۔ جو پہلی بار میرے سامنے آیا تھا۔ سب سے بڑا۔ سب سے مقدس جادوگر اس نے مجھے جوان ہونے کی مبارک باد دی تھی۔ مگر تو یقین کر اسے دیکھ کر مجھے اتنی حیرت ہوئی تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتی اور اس کے بعد میری دوست لڑکیاں بدل گئیں۔ یعنی اب وہ لڑکیاں آ گئیں۔ جنہیں نوجوانی کے عالم میں میری دوستی کا شرف حاصل کرنا تھا اور ان لڑکیوں میں نوشیدہ سب سے حسین لڑکی تھی۔ سب سے پیاری جو مجھے بھی پسند تھی۔

چنانچہ روز اول ہی سے وہ میری گہری دوست بن گئی تھی۔

تب نوشیدہ نے مجھے اس دنیا کے بارے میں بتایا۔ اس نے مجھے انوکھی لذتوں سے روشناس کرایا۔ اس نے کہا اس کائنات میں جتنی عورتیں ہیں۔ اتنے مرد بھی ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان محبت کے رشتے قائم ہوتے ہیں۔ پہلے تو مجھے اتنی حیرت ہوئی کہ میں بتا نہیں سکتی لیکن رفتہ رفتہ مجھے اس صنف کی کشش کا احساس ہوا۔ دوسری لڑکیاں محبت کرتی تھیں اور اپنی محبت کے تذکرے بڑی لذت سے بیان کرتی تھیں اور میں حسرت سے سوچتی تھی کہ میں ان سب میں سب سے زیادہ بدقسمت ہوں۔ کیونکہ میرا کوئی محبوب نہیں ہے۔

لیکن اب جادوگر مجھے تعلیم دینے آنے لگے تھے۔ وہ مجھے بتاتے کہ میں نیولیا کی انفاریہ ہوں۔ بلکہ جبانہ کی انفاریہ اور جبانہ کا ہر مرد و زن مجھ سے خوفزدہ رہتا ہے اور میرے احکامات کی پابندی کرتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ مجھے اپنی حقیقت کا احساس ہوا میں انفاریہ تھی۔ ان سب کی روحانی پیشوا لیکن میری زبان سے جو الفاظ نکلتے تھے وہ جادوگروں کے الفاظ تھے۔ ماننے والے مجھے مانتے تھے لیکن حقیقت یہ تھی کہ میں جادوگروں کو مانتی تھی۔ بلکہ میں ان کے درمیان ایک مقدس قیدی تھی۔

میرے دل نے اس حیثیت کو کبھی قبول نہیں کیا۔ میں جانتی تھی کہ میری اپنی کوئی اوقات نہیں ہے۔ میں تو جادوگروں کے اشاروں پر ناچنے والی ایک کٹھ پتلی ہوں۔ میرے ذہن میں ایک تصور ابھرا ایک ایسے محبوب کا تصور جو میری آنکھوں میں ڈھل چکا تھا۔ مجھے نجانے کیوں یہ احساس ہوا کہ میں ایک ایسی جگہ بنا دوں جس کے عقب میں میرا محبوب پوشیدہ ہو اور میں نے وہ جگہ بنوا دی۔ میرے اشارے کی دیر تھی۔ میری خواہش پر وہ سب کچھ ہو گیا۔ کیونکہ ایسا ہمیشہ ہو جاتا ہے۔ جادوگر ہر وہ بات مانتے ہیں جو میرے دل میں ابھرتی ہے لیکن صرف ایک لمحہ ایسا ہوتا ہے۔ جب مجھے ان کے احکامات کے تحت بولنا ہوتا ہے اور ایسا بہت کم ہوا ہے کہ لوگ مجھ تک پہنچے ہوں لیکن جب ہوا ہے۔ میں نے جادوگروں کی خواہش کی تکمیل کی ہے۔

مگر میں اپنی خواہش کی تکمیل نہ کر سکی۔

بس ایک تصور تھا۔ جسے میں نے اس پردے کے پیچھے آباد کر لیا تھا اور کبھی کبھی میں دل میں سوچتی تھی کہ شاید ایسا ہو جائے۔ شاید ویسا ہو جائے جو میں سوچتی ہوں اور وہ ہو گیا کالیا' وہ ہو گیا لیکن سن میں تجھ سے خلوص دل سے یہ بات کہتی ہوں۔ یقین کر مجھے انفاریہ بننا بالکل پسند نہیں آتا۔ میں تو ایک عام لڑکی بننا چاہتی ہوں۔ جو اپنی مرضی سے جبانہ کی وادیوں میں کلیلیں کرتی پھرے۔ جو اپنی مرضی سے ہنسے اپنی مرضی سے بولے۔ اپنے محبوب کے لیے ان پر فضا وادیوں میں سیر کرے۔ جہاں پھول کھلے ہوتے ہیں۔

اس جھیل میں اپنے محبوب کی قربت میں نہائے جس میں میں اکثر نہانے جاتی ہوں اور چمکتے چاند کی روشنی میں...... میں اپنے محبوب کی آغوش میں سر رکھ کر لیٹ جانا چاہتی ہوں تاکہ چاند کو دیکھ سکوں۔ یہ ساری خواہشیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ آہ میں قیدی ہوں ایک مقدس قیدی۔"

کالیا کے دل میں ایک عجیب سا جذبہ ابھرا اور پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"افکاریہ تجھے جبانہ پسند ہے؟"

☆......☆......☆

"میں تو جبانہ کو کبھی نہیں دیکھ سکی۔ میں نہیں جانتی کہ یہ سب کچھ کیا ہے اور پھر میرا یہاں ہے ہی کون۔ جادوگروں سے میرا کوئی رشتہ تو نہیں ہے۔ ماں باپ کو بھی میں بالکل نہیں جانتی اور بھی کوئی نہیں ہے میرا سوائے اس کے کہ میں پتھر کا ایک ٹکڑا ہوں۔ جسے سامنے رکھ کر لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں اور بس اس طرح مجھے بھلا جبانہ سے کیا الفت ہو سکتی ہے۔ ہاں اب تو آیا ہے میری زندگی میں تو میرے سارے راستے تیری جانب مڑ جاتے ہیں۔ میرے محبوب میری ساری محبتیں تجھ پر مرکوز ہیں۔ اب تو میرا ہر طرح کا رشتے دار ہے۔ میرا تجھ سے دل کا رشتہ ہے اور اس کے بعد مجھے کسی شے کی حاجت نہیں ہے۔"

"اگر میں چاہوں کہ تو میرے ساتھ میری اپنی دنیا میں چل' وہ دنیا جہاں میں نے پرورش پائی' جہاں میں پروان چڑھا افکاریہ میرا دل یہاں بالکل نہیں لگتا' یہاں نہ میری ماں ہے اور نہ میرا باپ اور پھر یہاں کا ماحول...... نہیں افکاریہ نہیں۔ یہ میرا ماحول نہیں' مجھے یہ ماحول بالکل پسند نہیں۔" کالیا دل کی سچائیوں سے بول رہا تھا اور افکاریہ کی آنکھوں میں محبت اتر رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"تو کیا سمجھتا ہے کالیا۔ میں نے جو کچھ کہا غلط کہا ہے۔ نہیں بالکل نہیں۔ اب میرا وجود تیرے وجود کا ایک حصہ ہے۔ تو اگر گہرے پتھر کے غاروں میں بھی رہے گا تو میں وہاں بھی تیری قربت ہی میں وقت گزاروں گی۔ میں خلوص دل سے اس کے لیے تیار ہوں کیا تو مجھے اپنی دنیا میں واپس لے جا سکتا ہے۔"

"ہاں افکاریہ تجھے میری دنیا میں جانا ہوگا۔ تھوڑا سا انتظار ہم کریں گے اور اس کے بعد اپنی دنیا کی جانب چل پڑیں گے یہ میرا تجھ سے وعدہ ہے۔"

"تو پھر یوں سمجھ کہ...... کہ" ابھی افکاریہ نے اتنا ہی کہا تھا کہ باہر سے کچھ آہٹیں سنائی دیں اور اس کا چہرہ بگڑ گیا۔

"میں نے ان لوگوں کو منع کر دیا تھا کہ کوئی مجھ تک نہ پہنچے۔ کوئی میرے پاس نہ آئے۔ تو یہاں رک۔ میں دیکھتی ہوں کہ کون ہے۔" افکاریہ نے کہا اور وہاں سے نکل کر آگے آ گئی۔ تب اس نے انتہائی خوں خوار نظروں سے ان لڑکیوں کو دیکھا جو حیران پریشان یہاں پہنچ گئی تھیں۔ اس نے کڑی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم جنگلی جانوروں کی طرح کیسے گھس آئیں۔ کس کی اجازت سے اندر آئیں۔"

"ہم معافی چاہتے ہیں افاریہ لیکن تجھے اطلاع دینا ضروری تھا۔"

"کیسی اطلاع۔"

"نجانے کیا ہوا ہے۔ادھر آبادیوں میں بڑا شور برپا ہے یوں لگتا ہے جیسے بہت بڑا ہنگامہ ہو گیا ہے۔"

"کیسا ہنگامہ۔" افاریہ نے بھی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہم نہیں جانتے لیکن تجھے اطلاع دینا ضروری تھا۔"

"کیا جادوگروں کی طرف سے کوئی پیغام آیا ہے۔" افاریہ نے پوچھا۔

"نہیں کوئی پیغام نہیں۔"

"تو بھی تم لوگ جاؤ اور معلومات کر کے آؤ کہ یہ کیسا ہنگامہ ہے۔ میں تمہارا انتظار کروں گی لیکن سب کی سب اس طرح مت پھرآنا بلکہ تم میں سے دو کو غار کے دروازے پر رہنا چاہیے تا کہ پہرہ رہے سمجھیں اور جب اندر آؤ تو تم میں سے ایک بھی اس جگہ تک نہ پہنچے مجھے آواز دے اور اس کے بعد اندر آئے۔"

"ٹھیک ہے۔ ہم ایسا ہی کریں گے۔" لڑکیوں نے کہا اور وہ باہر نکل گئیں۔ افاریہ کے چہرے پر عجیب سے نقوش پھیل گئے تھے۔ وہ واپس آئی اور کالیا کے سامنے پہنچ گئی۔

"کون تھا۔؟"

"میری خادمائیں تھیں اور ایک عجیب خبر لائی ہیں۔ کہتی ہیں کہ آبادی کی جانب بڑا شور بلند ہوا ہے کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہے۔ حالانکہ ایسا ہوتا نہیں ہے۔"

"کیا شور ہے۔؟"

"لڑکیاں خود نہیں جانتیں۔تاہم میں نے انہیں بھیجا ہے کہ معلومات حاصل کر کے آئیں۔"

"کیا کبھی ایسا نہیں ہوتا۔کوئی ایسا جشن تو نہیں ہوتا۔جس میں لوگ شور مچاتے ہوں۔"

"نہیں ایسا کوئی جشن نہیں ہوتا۔اگر ہوتا تو میرے علم میں ہوتا۔"

"تو پھر یہ شور خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔"

"کہیں یہ تو نہیں ہے کہ کسی کو تیری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا ہو۔"

"خیر میرے لیے تو فکر مند نہ ہو۔افاریہ اگر ایسا ہو بھی گیا ہے تو ان میں سے کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"

"نہیں جادوگروں کے حکم کے بغیر ادھر آنا منع ہے۔ہو سکتا ہے۔تیری نشاندہی ہو گئی ہو۔"

"اگر ایسا ہوا بھی ہے۔تو وہ لوگ مجھے کبھی نہیں پا سکیں گے۔"

"کیوں آخر کیوں۔؟"

"اس لیے کہ میں زاویوں کا جادوگر ہوں۔"

"زاویوں کا جادوگر۔"

"ہاں میں اپنے آپ کو زاویوں میں پوشیدہ کرسکتا ہوں اور اس کے علاوہ انفاریہ تو مجھے اجازت دے کہ ذرا میں بھی اس شور کے بارے میں معلوم کرکے آؤں۔"

"تو کیا تو یہاں سے جارہا ہے۔"

"صرف معلومات حاصل کرنے کے لیے۔"

"مم...... مگر میں تنہائی میں تو ایک لمحہ بھی......"

"نہیں انفاریہ تو اس کی فکر نہ کر میں ابھی تھوڑی دیر کے بعد واپس آجاؤں گا معلوم کرکے کہ یہ شور کیسا ہے۔" کالیا نے کہا اور انفاریہ اسے تشویش زدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

☆☆☆

شبران یہ حقیقت جانتا تھا کہ جب لشکر حملہ آور ہوتا ہے۔ تو خون کے دریا بہہ جاتے ہیں۔ وادی جبانہ میں اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا لیکن نیولیا کے رہنے والے اس قدر پرجوش تھے کہ ان کا جوش ناقابل یقین تھا۔

جادوگروں نے جو کچھ یہاں کیا تھا۔ وہ بہت خوفناک تھا اور اس کے سلسلے میں جو نفرت پھیلی تھی۔ اب اسے شاید کوئی بھی نہیں دبا سکتا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ صدیوں کی ریت ختم ہورہی ہے۔

جادوگروں کی برتری تو شاید اس کے تصور سے بھی آگے کی تھی لیکن اب یہ محسوس ہورہا تھا کہ جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ وہ بہت خوفناک ہے لیکن الماس جس نے جولیا کو اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ بہت مسرور نظر آرہی تھی۔ یہ اس کی زندگی کا دلچسپ ترین مشغلہ تھا۔ انسانوں کا بہتا ہوا خون اس کی آنکھوں میں روشنی کی چمک پیدا کرتا تھا اور اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ خون کے سمندر میں نہائے۔ نجانے کیوں اسے بہتے ہوئے خون سے اس قدر دلچسپی تھی۔ چشم تصور سے وہ جادوگروں کی بستی میں کٹی ہوئی گردنیں اور اچھلتا ہوا خون دیکھ رہی تھی۔ بالآخر پرخار وادیوں اور سبزپوش میدانوں کا سفر کرتا ہوا یہ لشکر اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے جادوگروں کی آبادی کے نشانات دیکھے جاسکتے تھے۔

چونکہ پورا منصوبہ تیار کرلیا گیا تھا اور شبران جانتا تھا کہ اسے کس طرح صف بندی کرنی ہے۔ الماس کی تمام صلاحیتیں اس کے ساتھ تھیں اور وہ ہر لمحہ اسے بتا رہی تھی کہ جب دشمن کو گھیرا جاتا ہے۔ تو کون کون سی ذہانتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اور پھر جادوگر جن کے بارے میں الماس کو تفصیلات معلوم تھیں تو یہ وہ لوگ تھے۔ جن کی صدیوں سے وادی جبانہ پر حکومت تھی

اور وہ جانتے تھے کہ وادی جبانہ کے لوگوں کو کس طرح احمق بنایا جا سکتا ہے۔ غرض یہ کہ لشکر اپنی منزل پر پہنچ گیا۔ جہاں آ کر سرداروں اور دوسرے افراد نے شبران سے رابطہ قائم کیا۔ سردار کہنے لگا۔

''معزز سردار چونکہ تو دل و جان سے ہمارے ساتھ ہے اور ہم نے جو کچھ کیا۔ اس میں ہمیں تیری ہمدردیاں اور محبت حاصل ہے۔ اس لیے ہم میں موجود ہر شخص کی خواہش ہے کہ وہ تیری ہدایات کے مطابق عمل کرے ہم یہاں تجھ سے کوئی انحراف کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہی کوئی ایسا باغیانہ قدم اٹھانے کے خواہشمند ہیں۔ جس پر تم ہم سے ناراض ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ تو ہماری رہنمائی کر......''

شبران نے اس وقت ذہانت سے کام لینا مناسب سمجھا تھا۔ ہر چند کہ اس کے دل میں خوف جاگزیں تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ آنے والا وقت اس کے لیے کسی ایسے ہیبت ناک لمحے کا حامل ہو سکتا ہے جو اس کو نجانے کہاں سے کہاں پہنچا دے لیکن اس وقت تو اس کی گردن بھی سولی پر لٹکی ہوئی تھی اور وہ جانتا تھا کہ اگر ذرا بھی چوکا تو ایک سمت تو جادوگروں کے عتاب کا شکار ہوگا اور دوسری سمت یہ لیاکے لوگ اسے سردار کی حیثیت سے قبول نہ کرتے ہوئے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔

چنانچہ اس نے نہایت سمجھداری سے کام کیا اور پھر وہ خود ہی اپنے آدمیوں کی تنظیم کرنے لگا۔

جادوگروں کی پوری آبادی نگاہوں کے سامنے تھی اور شبران ہر شخص کو اپنی اپنی جگہ فرد کش کر رہا تھا۔ سب ہی مطمئن تھے۔ طے یہ ہوا تھا کہ پہلے جادوگروں سے گفت و شنید کی جائے اور ان سے یہ کہا جائے کہ وہ اپنے آپ کو خاموشی سے شبران کے حوالے کر دیں۔ ورنہ دوسری صورت میں یہاں کشت و خون ہوگا۔ اس بات پر سب ہی آمادہ ہو گئے تھے۔ رفتہ رفتہ صف بندیاں ہو گئیں۔ یقینی طور پر جادوگروں کی بستی میں آنے والے لشکر کا علم ہو گیا ہوگا۔

لیکن ابھی تک اس طرف سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ سورج کا گولہ پہاڑوں کے عقب میں غروب ہونے لگا اور فضاء میں دھندلکے اترتے چلے آئے۔

جادوگروں کی آبادی میں روشنیاں ہونے لگی تھیں۔ ادھر لشکر والوں نے بھی اپنے لیے بندوبست کر لیا تھا۔ گویا یہ سب کچھ جاننے کے باوجود ادھر سے ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا تھا لیکن جب چاند نے سر ابھارا اور فضاء میں ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی تو انہوں نے دیکھا کہ جادوگروں کی آبادی کی جانب سے چھ سبز پوش سبک روی سے چلے آ رہے ہیں۔

شبران نے اپنے چند ساتھیوں کو مقرر کیا کہ ان کا استقبال کریں لیکن صورت حال اس وقت بگڑ گئی۔ جب آنے والے نزدیک پہنچ گئے کہ یہ سبز لباس میں ملبوس تھے۔ اس لیے لشکر والے اپنے آپ قابو نہ پا سکے کیونکہ انہیں جو نقصان پہنچا تھا سبز پوشوں سے ہی پہنچا تھا اور درندگی کا پہلا مظاہرہ وادی جبانہ کی سرزمین پر رونما ہوا لشکر کے بے شمار افراد چھ سبز پوشوں پر ٹوٹ پڑے تھے اور ان کے جسم اس طرح چندیاں چندیاں کر دیے تھے کہ ان کے اعضاء کا ایک حصہ بھی کسی کے ہاتھ سلامت نہ پہنچا اور شبران یہ منظر دیکھ کر انتہائی دہشت زدہ ہو گیا۔ اس لیے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی اپنی بستی کے رہنے والے اس وقت کس قدر درندہ صفت ہو رہے ہیں اور خون کی چاٹ کس طرح ان

کے ہونٹوں کو لگی ہوئی تھی لیکن یہ ایسے معاملات نہیں تھے جن میں چشم پوشی سے کام لیا جاتا۔ چنانچہ وہ آگے بڑھا اور اس نے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا حماقت ہے۔ نیولیا کے لوگو! کیا تم سردار کی حیثیت کو بھول چکے ہو۔"

"ہمیں معاف کرنا معزز سردار! حقیقت یہ ہے کہ ہم ان سبز پوشوں کو دیکھ کر اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے' ہماری آنکھوں کے سامنے ان معصوم لڑکیوں کی لاشیں ہیں جنہیں درندگی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ وہ ہماری اپنی بیٹیاں اور اپنی بچیاں تھیں اور سبز پوش ہو سکتا ہے' انہی میں سے کچھ ہوں' جو ہمارے سامنے آئے ہمیں ان سبز پوشوں سے بے حد نفرت ہو چکی ہے۔ ہم ان سبز لباس والوں کو روئے زمین سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گم کر دینا چاہتے ہیں جو ہماری بیٹیوں کے قاتل بنے۔"

"میں جانتا ہوں لیکن تم یہ بھی جانتے ہو کہ جادوگروں کے ہرکارے ایسے ہی لباس میں ملبوس ہوتے ہیں اور یقیناً یہ لوگ ان کی جانب سے کوئی پیغام لے کر آئے ہوں گے۔ ان کی خاموشی ہمارے لیے حیرتناک ہے اور مجھے تعجب ہے کہ انہوں نے اس قدر خاموشی کیوں اختیار کی۔ مجھے تو اب اس بات کا خوف ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں پہلے سے نیولیا میں ہونے والے ان واقعات کا علم ہو۔"

"تو تیرا کیا خیال ہے۔ معزز سردار! کیا یہ ممکن ہے کہ سبز پوشوں نے یہاں آ کر وہ تمام تفصیلات بتائی ہوں۔ آخر وادی نیولیا میں سبز پوشوں نے جو مظالم کیے تھے۔ اس کے بعد وہ ہمیں کیوں نظر آتے۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ یہ جانتے تھے کہ اب ان سے باز پرس ہوگی اور انہیں گرفتار کیا جائے گا۔ سزائیں بھی دی جائیں گی۔ اس لحاظ سے وہ وہاں سے روپوش ہو گئے اور اب انہوں نے جادوگروں کی آبادی کو یہ بات ضرور بتائی ہوگی۔"

"اس کا مقصد ہے کہ جادوگروں کی آبادی میں جنگ کی تیاریاں کر لی گئی ہوں گی۔" مشیران نے آہستہ سے کہا۔

"تاہم تم لوگ اس کے لیے تیار رہو' ہو سکتا ہے کہ جادوگر رات کے آخری پہر ہم لوگوں پر حملہ آور ہوں۔"

"ہم میں سے ہر شخص پر اس وقت تک نیند حرام ہے۔ جب تک کہ ہم اپنا یہ مقصد پورا نہ کر لیں۔" شبران پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

"سنو میں تمہیں ایک سردار کی حیثیت سے یہ حکم دیتا ہوں کہ اب اگر ادھر سے کوئی قاصد کی طور پر یہاں آئے تو کم از کم مجھے اس سے گفتگو کرنے کا موقع دینا اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا۔"

"ٹھیک ہے۔ اس کے بعد تجھے اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" کیونکہ شبران ان لوگوں کا بھلا ہوا تھا اور ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کر رہا تھا۔ اس لیے انہیں بھی شبران کی بات سے کوئی انحراف نہ ہوا اور اس کے بعد نئے قاصدوں کی آمد کا انتظار کیا جانے لگا۔

لیکن ایسا نہ ہوا اور وقت گزرتا چلا گیا۔ پھر جب جادوگروں کی جانب سے اور کوئی کاروائی نہیں ہوئی تو شبران نے اپنے لشکر کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ چاروں طرف سے جادوگروں کی وادی کی جانب پیش قدمی شروع ہو گئی اور دوسری جانب شور و شر کی آوازیں بلند

ہونے لگیں۔ جادوگر اپنی بستی میں محصور ہو گئے تھے اور حیران بھی تھے کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے لیکن شاید ان چھ قاصدوں کی موت کے بعد کسی کی جرات نہیں ہوئی تھی کہ آگے آ کر صورت حال کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرے۔ وہ سب خوفزدہ ہو گئے تھے۔

شبران سب سے آگے آگے اپنے لشکر کی رہنمائی کر رہا تھا۔ الماس عقب میں تھی اور لشکر کے لوگ پوری طرح دیوانگی کا شکار نظر آ رہے تھے۔ تب جادوگروں نے سامنے آنے ہی میں عافیت سمجھی اور جادوگروں کا ایک گروہ آگے بڑھا ان کے جاہ و جلال کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا لیکن اندر ہی اندر وہ خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔ جادوگروں نے ایک قطار بنائی اور ان میں سے ایک نمائندے کے طور پر سامنے آیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

''نیولیا کے بدنصیب انسانوں کی سمجھ میں نہیں آتا کہ تم پر یہ دیوانگی کیسے طاری ہوئی۔ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ تم ہماری جانب روانہ ہو رہے ہو اور یہاں کوئی ایسا ارادہ لے کر آئے ہو جو خطرناک ہو۔''

''تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے۔ بے وقوف لوگو! اب تم نے نیولیا کی آبادیوں میں بلکہ سرزمین جبانہ پر جس طرح اپنا تسلط قائم رکھا ہے۔ اب ایسا ممکن نہیں ہوگا۔ تمہیں ہم حکم دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کر دو۔'' شبران بڑی ہمت کر کے بولا اور جادوگروں کے چہرے حیرت سے سکڑ گئے۔

''اے احمق بے وقوف چوہے نہیں وہ کون سا عمل ہے جس کی بنیاد پر تو اس حد تک گفتگو کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے لیکن سچائی یہ ہے کہ نہ صرف تیری بلکہ وادی جبانہ کے ہر فرد کی موت آئی ہے کہ اس نے اس طرح جادوگروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی ہے۔ ابھی تو ہم یہ سمجھ نہیں پائے کہ ایسا کیوں ہوا اور ہمارے لیے یہ جاننا بھی ضروری ہے لیکن اس کے بعد ہماری جانب سے جو ردعمل ہوگا۔ اس کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا۔'' شبران کی ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''عقلمندی یہی ہے۔ یہی میری بیوی کہتی ہے کہ جو دشمن کو کسی کاروائی کا موقع نہ دے تم لوگ کیا سمجھتے ہو۔ کیا تم لوگوں کو وہ سب کچھ کرنا آتا ہے جو اس وقت تمہارے سامنے ہے۔ اگر اپنے جادو کو زیر عمل لا سکتے ہو تو اسی وقت اس کا اظہار کرو۔ ورنہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کر دو اور اگر تم نے ایسا بھی نہ کیا تو پھر ہم تمہیں گرفتار کر لیں گے اور اس کے بعد نہایت بے عزتی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے نیولیا کی سرزمین پر لے جائیں گے۔''

اب تو جادوگروں کے جسم پسینوں میں ڈوبنا شروع ہو گئے تھے۔ نیولیا کے سردار سے ایسی گفتگو کا تصور خواب میں بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن جو کچھ تھا نگاہوں کے سامنے تھا۔ اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ شبران جو کچھ کہہ رہا ہے اور کر رہا ہے۔ وہ کر ڈالے گا۔ تاہم انہوں نے ہمت کر کے کہا۔

''تباہی اور بربادی تیرا مقدر بن چکی ہے شبران اور اب ہمارے لیے یہ ممکن نہیں رہا کہ اس کے باوجود ہم تجھ پر رحم کریں۔ چنانچہ تیار ہو جا۔'' یہ غالباً گیدڑ بھبکی تھی جو جادوگروں کی جانب سے دی گئی کیونکہ عمل کے لیے ان کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا۔ جسے فوری طور پر

استعمال کیا جا سکے اور اس طرح انہوں نے ایک اور نادانی کی کہ اپنی جانب سے کسی عمل کے آغاز کا اعلان کر کے شبران کو ہی نہیں بلکہ آنے والوں کو یہ موقع دے دیا کہ وہ اس سے پہلے کچھ کر ڈالیں۔

اور نتیجہ بہت بھیانک ہوا تھا۔

جس کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ نپولیا کے دیوانے ان پر ٹوٹ پڑے' سبز پوشوں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ یہ دوسری بات تھی کہ جادوگروں پر حملہ نہیں کیا گیا تھا اور انہوں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی تھی کہ جادوگروں کو گرفتار کر لیا تھا اور ان کو پابہ زنجیر کر لیا گیا تھا اور سبز پوشوں کا نام و نشان مٹا دیا گیا۔

سرزمین جبانہ پر جب خون بہا تو اس طرح کہ سبزہ زار لالہ زار بن گیا اور چاروں طرف انسانی جسم تڑپتے ہوئے نظر آنے لگے۔ اب تو جادوگروں کے بھی حواس گم ہو گئے تھے۔ وہ یہ جان نہیں پائے تھے کہ یہ جوش و خروش کس لیے پیدا ہوا ہے لیکن جاننے کا وقت بھی نہیں تھا۔ اب تک صورت حال بالکل مختلف ہو گئی تھی اور اب انہیں اپنے عیش و آرام کی قیمت ادا کرنا تھی۔ شبران نے جب یہ دیکھا کہ آنے والے لشکر میں سے کسی ایک شخص کا بھی کوئی نقصان نہیں ہوا اور جادوگر جو کچھ کہتے رہے تھے اس کے بالکل مختلف ثابت ہوئے' یعنی وہ تو یہ بھی نہ کر سکے کہ سبز پوشوں میں سے کسی کو جنگ کے لیے آمادہ کر سکتے اور جو کچھ ہونا تھا' با آسانی ہو گیا۔

شبران کی بھی ہمت بڑھ گئی اور اس نے بڑے پر مسرت انداز میں اپنی فتح کا اعلان کر دیا۔ اس طرح جادوگروں کی بازی طویل عرصے کے بعد لوگوں کے قبضے میں آ گئی جو جادوگر نہیں تھے۔ وہاں ان کی رہائش گاہوں کو حیرت کی نظر سے دیکھا گیا اور ان پر قبضہ کر لیا گیا۔ شبران الماس اور دیگر لوگوں کے ساتھ جادوگروں کی رہائش گاہوں کا جائزہ لیتا رہا۔ الماس بھی حیران تھی۔ یہاں ان لوگوں نے جو کچھ کر ڈالا تھا۔ وہ ناقابل یقین تھا۔

اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ جادوگر کیا بلا تھے اور انہوں نے اپنے لیے کیا کیا آسائشیں نہ مہیا کر لی تھیں۔ بلکہ اب تو یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ سرزمین جبانہ پر جو قوانین مسلط کیے گئے تھے۔ وہ وہاں رہنے والے عام لوگوں کے لیے نہ تھے۔ ورنہ ان جادوگروں کی رہائش گاہوں میں خوراک کے اتنے ذخائر تھے کہ صدیوں کے لیے کافی ہوں' اس کا مقصد یہ ہے کہ صرف ان لوگوں کو قناعت پر آمادہ کیا گیا تھا جو جبانہ کے عام باشندے تھے۔ یوں جادوگروں کے خلاف دلوں میں جو نفرت پیدا ہوئی تھی۔ ہر قسم کی تفصیلات سامنے آنے کے بعد اس میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا۔ دوسری جانب الماس نے اپنے طور پر کارروائی شروع کر دی تھی اس نے کہا۔

''شبران کیا اب تو انفاریہ کی جانب رخ نہیں کرے گا۔ کیا تجھے اس بات کا علم ہے کہ انفاریہ کے کتنے محافظ ہیں اور وہ کس کس طرح اس کا تحفظ کرتے ہیں۔'' شبران چونک کر بولا۔

''ہاں' ہاں تو نے بہت اچھی بات یاد دلائی۔ ہمیں انفاریہ کی جانب رخ کرنا چاہیے اور وہ جو کچھ فاصلے پر ایک جگہ نظر آ رہی ہے۔ وہی انفاریہ کی رہائش گاہ ہو سکتا ہے۔ آ جلدی چل ہم اس جانب چلتے ہیں۔ انفاریہ کو ہمارے قبضے میں آ جانا چاہیے تاکہ اس کے بعد ہر قسم کی

سازش کے امکان ختم ہو جائیں۔"

الماس نے اپنے ساتھ کچھ جوانوں کو بھی لیا تا کہ اگران کی طرف سے کسی قسم کی مدافعت کارروائی ہو تو اس کا مقابلہ کیا جائے اور اس کے بعد ان لوگوں کا رخ افقاریہ کی رہائش گاہ کی جانب ہو گیا۔

☆☆☆

جولن بددل ہو گیا تھا۔ پروفیسر جیکانہ کے ساتھ اس نے نجانے کتنا وقت صرف کر دیا تھا۔ وہ لوگ وادیوں میں ہر طرح سے کالیا کی تلاش جاری رکھے ہوئے تھے لیکن کالیا کا کوئی پتہ نہیں چل سکا تھا۔ اس سلسلے میں جیکانہ نے اپنے ماضی کے تجربات سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اسے ماضی کی وہ تمام باتیں یاد تھیں جو جہاز کے سفر کے دوران پیش آئی تھیں اور اسے یاد تھا کہ کالیا ایک چالاک نوجوان ہے اور وہ یقیناً ایسے راستے منتخب کرتا ہے جن کا دوسروں کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ یعنی وہ اپنے آپ کو حالات کے تحت پوشیدہ کر لینا جانتا ہے۔ تاہم پروفیسر جیکانہ کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ کالیا کس طرح اپنے آپ کو پوشیدہ رکھے گا۔ حالانکہ جولن نے اسے بتایا تھا کہ کالیا زاویوں کا جادو سیکھ چکا ہے لیکن جیکانہ کے ذہن میں یہ تصور مٹ چکا تھا۔

جادوگروں کی تمام آبادی دیکھ ڈالی گئی تھی اور ہر جگہ جہاں کالیا کے ملنے کے امکانات ہو سکتے تھے۔ البتہ ان کا ذہن افقاریہ کے غاروں کی جانب نہیں گیا تھا۔ ویسے بھی اس سمت جانے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں جانا انتہائی جرم تھا اور کم از کم جولن اس بات کے لیے تیار نہیں ہو سکتا تھا۔ وہی ایک ایسی جگہ رہ گئی تھی جہاں اس قسم کی شخصیت کی تلاش کی جا سکے لیکن واقعات بالکل ہی مختلف ہو گئے تھے۔ اچانک انہوں نے ایک دن ایک لشکر عظیم کو اس سمت آتے ہوئے دیکھا اور حیران رہ گئے۔

جولن انتہائی حیرت زدہ تھا۔

اور اس نے زاویوں کی آغوش میں رہ کر اس لشکر کا قریب سے جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ نیولیا کا شہران اس سمت چلا آ رہا ہے۔

پروفیسر جیکانہ کو اس نے یہ تمام تفصیل بتائی تو پروفیسر جیکانہ نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

"اس کے ساتھ وہ شیطان عورت بھی ہے۔ میں نے تو پہلے ہی اس کی پیشگوئی کر دی تھی اور مجھے کچھ بھی نہیں معلوم جولن مگر...... مگر جادوگروں کی بستی کی جانب آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔"

"لشکر جس طرح مسلح ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے ارادے ٹھیک نہیں ہیں۔"

"ایسا ہی ہوگا یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ الماس جہاں جہاں جاتی ہے قتل و غارت گری اور خون اس کے پیچھے پیچھے سفر کرتا ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ اس نے مشیران کو ان جادوگروں کے خلاف آمادہ کر لیا۔ وہ یہ تو ایک اچھا عمل ہے۔ تو کیا کہتا ہے۔ اب اس بارے میں جولن۔"

"میں کچھ نہیں کہتا۔ میں کچھ نہیں جانتا! اس لڑکے نے میرا دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے۔ جیکانہ وہ بہت اچھا نوجوان تھا۔ اس کی تھوڑے عرصے کی رفاقت میں میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ اس کے اندر شرافت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے وہ دوسروں کی عزت رکھتا اور

ان کی عزت کرنا جانتا ہے۔ مگر مجھے حیرت ہے کہ اس نے اس طرح ہمیں کیوں چھوڑ دیا اور اب میں بددل ہو گیا ہوں۔ اب میں اپنی آبادی کی سمت جانا چاہتا ہوں۔"

"میں تجھے اس سے نہیں روکوں گا اور تیرا شکریہ ضرور ادا کروں گا کہ تو نے اتنا عرصہ میرے ساتھ گزارا اور میرے لیے پریشان ہوا لیکن کچھ وقت کے لیے تو اور رک جاؤ۔ ذرا دیکھ تو لیں۔ آخر یہ چاہتے کیا ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے۔"

"ٹھیک ہے لیکن ایسی جگہ پوشیدہ ہو جا۔ جہاں سے ہم ان کی زد میں نہ آ سکیں۔"

جیکانہ نے یہ بات منظور کر لی۔ چنانچہ وہ اتنے فاصلے پر چلے گئے کہ لشکر کے عقب میں پہنچ گئے اور انہوں نے اپنے تحفظ کے لیے ایک جگہ منتخب کر لی یعنی ایک ایسی جگہ جہاں انہیں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سو یوں ہوا کہ جو کچھ بھی ہوا اس کا کوئی اندازہ انہیں نہ ہو سکا لیکن وہ خونریزی انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔

پروفیسر جیکانہ کے جبڑے بھنچ گئے۔ وہ جانتا تھا کہ الماس کیسی شخصیت ہے اس نے جہاز پر نظام امری کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیا تھا اور جو کیفیت نظام امری کی ہوئی تھی۔ وہ پروفیسر جیکانہ کی نظروں سے مخفی تھی اور اب اس کے بعد نیولیا کا شہر ان اس کی مٹھی میں تھا اور وہ اسے کسی لگام لگے گھوڑے کی مانند اپنے اشاروں پر دوڑا رہی تھی۔

یہ خونریزی جولن کے لیے بے حد خطرناک تھی اور پروفیسر جیکانہ بھی خود اس علاقے کے باشندوں کے لیے رکھی تھی لیکن قتل ہونے والے سبز پوش تھے۔ قتل و غارت گری کا یہ بازار گرم تھا کہ جولن نے غمزدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں سے میں تیرا ساتھ چھوڑتا ہوں۔ پروفیسر میں اپنی آبادی میں جا رہا ہوں جو کچھ ہو رہا ہے میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں لیکن کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ یہ جادوگروں کی بدبختی تھی کہ ان کے خلاف الماس جیسی عورت آ گئی، جس کے بارے میں تو نے بتایا لیکن یہ جو قتل ہو رہے ہیں۔ ان کی موت مجھے دکھ کا شکار کر رہی ہے۔ وادی جبانہ میں اس طرح انسانی خون ارزاں نہیں ہے۔" جیکانہ نے آہستہ سے کہا۔

"میں بھی تیرے ساتھ ہی چلوں گا۔ اب میں بھی تھک چکا ہوں۔ میری تقدیر میں وہ سب کچھ نہیں ہے جو میں چاہتا ہوں اور مجھے تقدیر پر بھروسہ کرنا ہی پڑے گا۔"

چنانچہ یہ لوگ ان حالات کو اسی طرح چھوڑ کر واپس چل پڑے جولن جیکانہ سے پیچھا چھڑا کر اب اپنے گھر جانا چاہتا تھا۔ جہاں وہ سکون کی زندگی بسر کرتا تھا۔ اپنے بچوں کے ساتھ نجانے کیا سمائی تھی اس کے دل میں کہ وہ اس طرف نکل آیا تھا اور وہ واپسی کا سفر طے کرتے ہوئے اس نے کئی بار اپنے آپ پر نفرین کی اور کہا کہ اس سے غلط قدم اٹھانے کی حماقت سرزد ہوئی تھی۔ جس کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑا۔

اتنے عرصے بے کار سرگرداں پھرتا رہا۔ جیکانہ سے اس نے پوچھا کہ وہ کہاں جانا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے وہ نیولیا کا باشندہ ہے۔ اس لیے نیولیا میں ہی جائے گا۔ جیکانہ کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے اس نے کہا۔

"نہیں تو مجھے سمندر کا راستہ دکھا جولن۔"

"کیا مطلب۔"

"سمندر کے راستے میں ایک مختصر سا سفر کرنا چاہتا ہوں۔"

"تو پھر میں اپنے آپ کو زاویوں کی قید سے آزاد کر لے۔"

"نہیں انسانوں کا سامنا کرنا میرے لیے ممکن نہیں ہے۔ جب تک زندہ ہوں' زاویوں کا قیدی بن کر زندہ رہوں گا۔ میں نہیں جانتا کہ اب میں دنیا کے سامنے آؤں۔ اگر تو مجھ پر یہ احسان کرے تو میں تیرا شکر گزار رہوں گا۔"

"میری طرف سے یہ احسان کیسا۔ صاف ظاہر ہے کہ میں زاویوں کا جادوگر ہوں لیکن زاویے میرے پاس سے خرچ نہیں ہوتے۔ تاہم اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ تو زاویوں کا قیدی رہ سکے گا تو یہ ممکن نہیں ہے۔ کسی بھی وقت اگر تو نے سورج کی کرنوں کو یا چاند کی شعاعوں کو یا رات کی تاریکیوں کو یا ان لمحوں کو جو ہواؤں کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ بھول کر اپنے آپ پر مسلط کر لیا تو تو ظاہر ہو جائے گا اور اس کے بعد تجھے دوبارہ زاویوں کی پناہ حاصل نہ ہو گی۔"

پروفیسر جیکانہ خاموش ہو گیا جولیا کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ...... بیٹی کے بارے میں اس سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا۔ اسے علم تھا کہ جولیا اس سے اس قدر بددل ہو چکی ہے کہ اس کے سامنے ان شرمناک حرکات سے بھی باز نہیں آئی۔ اس کا مطلب ہے کہ اب جب بھی وہ اس کے سامنے جائے گا جولیا اسی قسم کا عمل کرے گی۔ میری مظلوم بچی بلاشبہ تو نے اپنے باپ کے سامنے اپنی لگا ہوں میں جرم کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل مجرم میں ہی ہوں۔" پروفیسر جیکانہ اپنی بیٹی کے لیے افسردہ ہو گیا تھا۔ پھر جولن نے اسے دیکھا اور کہنے لگا۔

"آؤ پروفیسر میں تمہیں سمندر کا راستہ دکھا دوں۔ میں خود بھی اب جلد سے جلد اپنے گھر واپس پہنچنا چاہتا ہوں۔" اور پروفیسر جیکانہ اس کے ساتھ سمندر کی جانب چل پڑا۔

جولن کا شکریہ ادا کرنے کے بعد پروفیسر سمندر کی گہرائیوں میں اتر گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کا آئندہ قدم کیا ہونا چاہیے۔ سمندر کا رہنے والا سمندر کی گہرائیوں میں بڑے سکون سے سفر کرتا رہا۔ ماحول سے بے نیاز ہو کر یہ بھول گیا کہ اس کا رخ کس جانب ہے۔ بس وہ خیالوں کی دنیا میں ڈوبا ہوا سمندر میں سفر کر رہا تھا اور یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی منزل کہاں ہے۔ اب تو اس کی کوئی منزل بھی نہیں تھی۔ اس کے دل میں یہی خواہش تھی کہ سمندر میں ہی اس کی سانسوں کا رابطہ ختم ہو جائے اور وہ دم توڑ دے۔

نجانے کب تک وہ اسی عالم میں سفر کرتا رہا۔ پھر اچانک ہی اسے گہرائیوں میں کوئی ڈوبی ہوئی چیز نظر آئی۔ اس نے حیرانی سے ادھر دیکھا اور یہ جانے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ کسی جہاز کا نچلا حصہ ہے لیکن یہ جہاز کا بالکل صحیح سالم تھا اور پوری طرح سمندر میں ڈوبا ہوا تھا۔ یہ وہی جہاز تھا۔ جس میں انہوں نے سفر کیا تھا۔

پروفیسر جیکانہ غالباً نکولیا کی وادیوں تک پہنچ گیا تھا اور جہاز کے قریب جا نکلا تھا۔ یہ بھی اتفاق تھا۔

پروفیسر نے دل ہی دل میں سوچا اور پھر کچھ دیر کے بعد وہ پانی کی سطح پر بلند ہونے لگا۔ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس وقت جہاز کی کیا

حالت ہے اور پروفیسر جیکانہ کے لیے یہ مشکل نہیں تھا۔ چنانچہ وہ جہاز پر پہنچ گیا۔

پراسرار سحرانگیز جہاز خاموش تھا۔ عرشہ ویران پڑا ہوا تھا۔ کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ پروفیسر اپنی جگہ خاموش کھڑا اس جہاز پر نظریں دوڑاتا رہا۔ جہاز کی پوری کہانی اس کے ذہن سے گزر رہی تھی۔ اس جہاز کی تیاری' وہاں سے روانگی' سحرانگیز مسائل' انوکھے واقعات اور حالات اور پھر اس کا جبانہ پہنچنا ایک طویل اور انوکھی داستان تھی۔

پروفیسر آگے بڑھ گیا۔ اچانک اسے کیرائیل نظر آیا عرشے کے ایک گوشے میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اداس اور تنہا۔ جیکانہ نے اسے دیکھا اور کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ اس کا ذہن منتشر تھا۔ زاویوں کی قید عارضی طور پر درست تھی لیکن ایک نظر نہ آنے والا انسان بن کر وہ انسانوں سے دور ہو جاتا۔ خودکشی کی جا سکتی ہے لیکن موت ایسی دلچسپ چیز تو نہیں ہے۔ دفعتاً اسے اپنے عقب میں نسوانی قہقہے کی آواز سنائی دی اور وہ چونک کر پلٹ پڑا۔

ایک نوجوان ایک کولین لڑکی کے ساتھ کسی کیبن سے نکل کر آ رہا تھا۔ دونوں خوش تھے۔ پروفیسر جیکانہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ انسان کسی حال میں ہو۔ جینے کے راستے نکال لیتا ہے۔ یہ لوگ بھی جی رہے ہیں۔ مگر میں کیا کروں۔ مجھے کیا کرنا چاہیے جولیا نے ساتھ چھوڑ دیا۔ کیا میں دنیا چھوڑ دوں۔

بہت دیر تک وہ گم صم کھڑا رہا۔ جہاز پر وہ نوجوان اور کیرائیل اکیلے نہیں تھے۔ جینے والوں نے یہاں بھی اپنی دنیا آباد کر لی تھی۔ کئی جوڑے نظر آئے۔ لڑکیاں کولیا کی رہنے والی تھیں اور مرد جہاز پر آنے والے محافظ۔

نہیں زندگی جینے کے لیے ہے۔ جیسے بھی ہو یہ سفر طے کرنا چاہیے۔ موت کا انتظار ضروری ہے۔ اسے اپنی مرضی کا کام نہیں سمجھنا چاہیے۔ انسان کہلاتا ہوں' انسانوں کی طرح جیوں یہی مناسب ہے۔ اس نے رخ بدل کر خود پر سے زاویوں کا غلاف اتار دیا اور پھر آہستہ آہستہ قدموں سے کیرائیل کی طرف بڑھ گیا۔

''مسٹر کیرائیل۔'' اس نے آواز دی۔

☆☆☆

کالیا کارواں' رواں مسرت اور شادمانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسے حاصل زندگی مل گیا تھا۔ وہ بھی اس طرح کے دوسری طرف بھی محبت کے وہی جذبے تھے۔ جبانہ کا بے مثال حسن اس کا طلبگار تھا۔ وہ بھی اس کی آرزومند تھی۔ اس نے بھی محبت کا وہی اظہار کیا تھا جو خود کالیا کے دل میں موجود تھا۔ اب اس کے بعد اس سے زیادہ کی طلب اس کے دل میں نہیں تھی۔ سرزمین جبانہ اس کے اجداد کی سرزمین تھی لیکن اب اس کے لیے اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ اس محدود کائنات میں زندگی بسر نہیں کر سکتا تھا اور اب اسے یہاں سے کچھ درکار بھی نہیں تھا۔ پھر سب سے بڑی بات یہ تھی کہ انفاریہ بھی یہاں سے جانا چاہتی تھی۔ یہاں اب اس میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ اچانک ہی اطلاع ملی تھی۔

غار سے باہر آ کر اس نے جادوگروں کی آبادی کی طرف دیکھا۔ درحقیقت وہاں بڑا ہنگامہ تھا کچھ اور آگے بڑھا تو وہ لوگ نظر

آئے جو مسلح تھے۔ وہ چاروں طرف سے جادوگروں کی بستی کو گھیر چکا تھا۔ کالیا کے اندر تجسس بیدار ہو گیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ معاملہ کیا ہے۔ آگے بڑھا اور اس کے قریب آ گیا لیکن یہ وہ لمحات تھے جب جادوگروں سے مذاکرات ناکام ہو چکے تھے اور اہل نپولیا بپھرنے والے تھے۔ اس سے قبل کہ کالیا کو صورت حال معلوم ہو۔ وہاں ہنگامہ برپا ہو گیا۔

کالیا پیچھے ہٹ گیا۔

جو کچھ ہوا تھا وہ اس کے لیے بڑا حیران کن تھا۔ نپولیا کے بپھرے ہوئے لوگ جادوگروں کے ہر کارواں کو مار رہے تھے۔ پھر کالیا نے جادوگروں کی گرفتاری دیکھی لیکن اس کے فوراً بعد اس نے اسے دیکھا۔ جس کے دیکھنے کی توقع نہیں تھی۔ یہ الماس تھی لیکن اس شان و شوکت سے جو بے مثال تھی۔ اس کے ساتھ جولیا بھی تھی۔

کالیا کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ وہ پاگلوں کی طرح انہیں دیکھتا رہا اور پھر تجسس اسے ان کے قریب لے گیا اور اس نے سوچا کہ کیا عمدہ وقت ہے۔ الماس خود کو افاریہ بنانا چاہ رہی ہے اور اس کا رخ افاریہ کے غار کی طرف تھا۔ کالیا نے وہاں سے چھلانگ لگائی۔ اسی وقت اسے ہواؤں کی مدد درکار تھی۔ ایک لمحہ دیر ہو جاتی تو سب کچھ بگڑ جاتا۔ ہواؤں نے اسے پلک جھپکاتے منزل تک پہنچا دیا۔

افاریہ کو اپنی خادماؤں سے پتہ چل گیا تھا کہ جادوگروں پر حملہ ہوا ہے اور سبز پوشوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ خادمائیں مزید خبریں لینے نکل پڑی تھیں۔ تب کالیا اس کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

”کیا تمہیں صورتحال کا علم ہوا۔“

”تو سلامت ہے۔ مجھے تیرا خوف تھا۔“

”میں ٹھیک ہوں میری زندگی۔“

”مگر آخر قصہ کیا ہے۔“

”اہل نپولیا، جادوگروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔“

”یہی سنا ہے۔ میں نے مگر یہ کیسے ممکن ہے۔؟“

”یہ ہو چکا ہے اور......“

”اور کیا......؟“

”شبران کی محبوبہ افاریہ بننا چاہتی ہے۔“

”نپولیا کا شبران۔“

”ہاں اوہ شاید وہ آ گئے۔“ کالیا کو باہر آوازیں سنائی دیں اور اس نے افاریہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔“

”خود کو میرے کہنے کے مطابق جنبش دے۔ یہاں پاؤں رکھ۔ اب یہاں اپنے بدن کو جنبش دے۔ اس طرح اور اب یہاں۔“

کالیا اسے زاویوں میں لپیٹنے لگا۔ انفاریہ کچھ نہ سمجھ سکی تھی۔ ”آ‘ اس طرف سمت جا۔ اس طرف......“ کالیا نے ایک محفوظ پناہ گاہ حاصل کر لی۔ وہ انفاریہ کو عام نگاہوں سے محفوظ کر چکا تھا اور اسی وقت الماس اندر گھس آئی۔ اس کی ہدایت پر ہرکارے انفاریہ کو تلاش کر رہے تھے۔ جالوکا نامی سردار اس میں پیش پیش تھا۔ الماس اسی غار میں آ گئی۔

کچھ دیر کے بعد جالوکا کا ایک ساتھی کورال بھی وہاں پہنچ گیا اور اس نے بتایا۔

”وہ موجود نہیں ہے۔ انفاریہ فرار ہو گئی ہے۔“ کورال نے کہا۔

”آخر کہاں۔؟“

”پتہ نہیں میں خود نہیں جانتا۔“

”مجھے اس کی لاش چاہیے۔ اب میں انفاریہ وقت ہوں اور یہ اعلان میں انفاریہ کی لاش پر کروں گی۔“

”میں جاتا ہوں۔“ کورال باہر نکل گیا۔ کالیا نے انفاریہ کے بدن میں تھرتھری دیکھی۔ وہ شدت خوف سے کانپ رہی تھی۔ اس نے انفاریہ کے کان میں سرگوشی کی۔

”تو خوفزدہ ہے۔“

”ہاں یہ خوفناک عورت مجھے قتل کر دے گی۔“

”یہ تیرا بال بھی بیکا نہ کر سکے گی اور یہ اچھا ہوا کہ مجھے الجھنوں سے گزرنا نہیں پڑے گا۔ فیصلہ خود بخود ہو گیا۔“

”کیسا فیصلہ۔؟“

”یہ کہ تو میری ہے۔ آ میں تجھے باہر لے چلوں۔“ کالیا نے اسے آگے کھینچا تو وہ لرز گئی۔

”وہ سامنے موجود ہے۔“

”خاموشی سے میرے پاس آ جا۔ وہ تجھے نہ دیکھ پائیں گے۔ اس لیے کہ تو زاویوں میں پوشیدہ ہے۔ میں نے تجھ پر عمل کر دیا ہے۔ وہ زاویوں کا عمل تھا۔ آ‘ مجھ پر اعتماد کر......“

”یہ کیا کہا تو نے تیرا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہو اور میں زندگی کا خوف کروں۔“ انفاریہ نے کہا اور وہ مردانہ وار باہر نکل آئی۔ دونوں ان کے درمیان سے نکلے۔ غاروں سے باہر کھلی فضا میں آ کر اس نے حیرت سے خوشی سے کہا۔

”کیا تو زاویوں کا جادوگر ہے۔“

”میں صرف تیرا پروانہ ہوں اور اب میں تجھے جادوگروں کی بستی کی طرف نہیں لے جاؤں گا۔ وہاں خون کے دریا بہہ رہے ہیں۔ اب تجھے اس بستی سے سروکار نہیں ہے۔“

”بالکل نہیں ہے ان سب نے مجھے غیر انسان بنا دیا تھا۔“

"اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں نے کہاں جانا ہے۔"

"ہاں میں بھی پوچھنا چاہتی ہوں کیونکہ شاید میں زیادہ پیدل نہیں چل سکوں گی۔"

دفعتاً کالیا نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھالیا۔ انفاریہ پھول کی مانند تھی۔ اس کا چہرہ گلابی ہو گیا۔ کالیا کے قوی جسم کے لمس نے اسے سحر زدہ کر دیا تھا اور کالیا اسے بازوؤں میں سمیٹ کر لمبی لمبی چھلانگیں بھرنے لگا اور اچانک انفاریہ کو احساس ہوا کہ زمین پکھ نیچے جا رہی ہے اور وہ فضاء کی وسعتوں میں بلند ہوتی جا رہی ہے۔ اونچی اور اونچی اور اونچی پہلے اس نے سوچا شاید اس لمس کا سحر ہے جو وہ خود کو ہواؤں میں بلند ہوتا ہوا محسوس کر رہی ہے۔ اس خیال سے اس نے نیچے زمین دیکھی۔ زمین بہت گہرائیوں میں تھی۔ اس نے حیرت و مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"کیا تو ہواؤں کا بھی جادوگر ہے۔" کچھ اس انداز سے اس نے یہ سوال کیا تھا کہ کالیا کے حلق سے قہقہہ آزاد ہو گیا۔

"مگر میں تجھے بتا چکا ہوں کہ میں صرف تیرا پروانہ ہوں۔"

"مگر یہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے۔ تو مجھے بازوؤں میں لے کر پرندے کی طرح اڑ رہا ہے۔ زمین کتنی گہرائیوں میں چلی گئی ہے۔ مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے۔"

"آنکھیں بند کر لے انفاریہ۔"

"ایسا کروں گی تو تیرا چہرہ آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گا۔" انفاریہ نے پریشانی کا اظہار کیا۔

"تو پھر خود کو میرے بازوؤں میں محفوظ سمجھ۔"

"میرے محبوب' میری زندگی۔" انفاریہ نے اس کے سینے سے سر ٹکا دیا۔ کالیا فوری طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکا کہ اسے کیا کرنا چاہیے جو کچھ اس کی آنکھوں نے دیکھا۔ وہ حیرانی کا باعث تھا لیکن الماس کو دیکھنے کے بعد اسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ جولیا لاکس یہ ہی سب کچھ ہونا تھا۔ خون کی دیوی کسی طرف رخ کرے اور وہاں خون نہ ہو لیکن سب سے زیادہ حیران کن بات اس کے ساتھ جولیا کی موجودگی تھی۔ جس کے بارے میں کالیا کو کچھ پتا نہیں تھا۔ یہ تمام باتیں تھیں لیکن اپنی منظور نظر اپنی دل کی دنیا کو اپنے ساتھ دیکھ کر اسے زندگی کی ساری خوشیاں اپنے دامن میں سمٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ تاہم وہ جبانہ کے مفادات کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ الماس کے آئندہ اقدامات کیا ہو سکتے ہیں۔

انفاریہ کے حصول کے بعد اسے نکولیا واپس لوٹ جانا تھا لیکن وہ ذرا مختلف فطرت کا مالک تھا۔ اپنے منصوبے کے باوجود اس کا جی نا چاہا کہ وہ نکولیا کے رہنے والوں کو تنہا چھوڑ دے یا نکولیا میں یہ نہ دیکھے کہ الماس نے اپنے پنجے کس حد تک گاڑ دیے ہیں۔ یہ عورت اگر جبانہ کی تقدیر پر حاوی رہی تو ایک دن وہ آئے گا۔ جب جبانہ میں خون کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو گا۔ اس کا فیصلہ کرنے کے بعد جبانہ کی سرزمین کو چھوڑنا زیادہ مناسب تھا۔

چنانچہ اس کی نگاہیں کوئی ایسی جگہ تلاش کر رہی تھیں جو جادوگروں کی بستی سے فاصلے پر ہو اور ایسی ہو کہ اسے محفوظ سمجھا جائے۔ تب اسے وہ جگہ یاد آئی جہاں اس نے جولن کو چھوڑا تھا۔

افاریہ کا پیار اسے سب کچھ بھلا دینے پر مجبور کر رہا تھا اور جولن بے چارہ بھی اسی زد میں آ گیا تھا۔ کالیا کو بہت دکھ تھا کہ اس نے جولن کو تنہا چھوڑ دیا لیکن دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے یہ پہلا کام کیا تھا۔ جس کا اسے تھوڑا بہت افسوس تھا۔ وہ اس غار کی جانب چل پڑا جہاں جولن قیام پذیر تھا۔ غار میں اس کا نام و نشان نہیں تھا۔ افاریہ یہاں آ کر سکون کی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اس کی عقیدت اور محبت بھری نگاہیں اپنے محبوب کا جائزہ لے رہی تھیں اس نے کہا۔

”کیسی انوکھی بات ہے کہ تو دوہرا جادوگر ہے۔ ایک طرف تو نے زاویوں کے جادو کو اپنی تحویل میں لیا اور پھر ہواؤں کا جادو بھی تیرے پاس موجود ہے۔ آہ تجھ جیسا تو شاید وادی جبانہ میں شاید کوئی موجود نہ ہو لیکن...... لیکن ابھی میرے دل کی تشفی بھی نہیں ہے۔ میں تجھ سے تیرے بارے میں اور بھی سوالات کرنا چاہتی ہوں کہ تو مجھے اپنے بارے میں تفصیل سے بتا۔ یہاں تو موجود ہے تو مجھے بھی سکون ہے۔ اگر انسان کو زندگی میں بہت ساری خوشیاں ایک ساتھ مل جائیں تو اسے پھر خوشیوں سے بھی نفرت محسوس ہونے لگتی ہے اور میں اسی احساس میں تھی۔ میں جادوگروں کی قید میں تھی۔ تو نے نہ صرف مجھے ان کی قید سے نکالا۔ بلکہ مجھے اپنے دل کی دنیا میں آباد بھی کیا۔ تیرا شکریہ کالیا۔“

کالیا نے محبت بھرے انداز میں اس کا ہاتھ اٹھایا اور اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔ پھر اس نے کہا۔

”افاریہ میری زندگی مختصر ترین الفاظ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں کیا ہوں۔ آج جبکہ جبانہ دو حصوں میں تقسیم ہے تو ایک کا نام نکولیا اور دوسرے کا نام نیولیا ہے۔ تو میرا تعلق نکولیا سے ہے۔ نکولیا میں میرا باپ طورش زندگی گزارتا تھا لیکن پھر جادوگروں کی سازشوں نے نیولیا اور نکولیا الگ الگ کر دیے اور میرا باپ طورش میری ماں شردھا کے ساتھ نجانے کس مشن پر اس مہذب دنیا کی جانب روانہ ہو گیا۔ وہاں مجھے زندگی ملی۔ نجانے کس طرح سمندر کی آغوش میں لہروں میں لپٹا ہوا میں اس دوسری دنیا کے ساحل پر پہنچ گیا۔ وہاں کے رہنے والوں نے مجھے پروان چڑھایا اور پھر ایک دن ایک عظیم الشان جہاز لے کر میں اس سمت روانہ ہو گیا۔

اور آخرکار یہاں پہنچ گیا۔

مجھے اپنی ہی دنیا میں جیسا کہ میں نے تم سے سوال کیا تمہارا عکس ملا اور یہ عکس میرے دل میں نقش کرتا چلا گیا اور میرا یہ نقش اتنا مکمل تھا کہ میری طلب مجھے تم تک لے آئی اور آج میں تمہیں پانے کے بعد اپنے آپ کو دنیا کا خوش نصیب انسان سمجھتا ہوں لیکن سچ یہ ہے کہ وادی جبانہ بہت مختصر ہے۔ جبکہ وہ دنیا جہاں میں نے نمو پائی تم سوچ بھی نہیں سکتیں کہ کیسی ہے۔

ہماری اس وادی میں سکون ہی سکون ہے لیکن اس دنیا میں بے سکونی کے باوجود دلکشی ہے۔ وسعتیں ہیں۔ ہنگامے ہیں۔ زندگی گزارنے کے لیے لاکھوں ذرائع ہیں۔ وہاں کا طرز زندگی یہاں کے طرز زندگی سے بالکل مختلف ہے۔ یہ سب کچھ ہے وہاں اور آج میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ دنیا جبانہ سے زیادہ خوب صورت ہے۔ میں وہیں واپس جانا چاہتا ہوں۔

میرا باپ طورش اور ماں شردھا واپس جبانہ میں نہیں آئے۔ ہوسکتا ہے وہ وہاں میری تلاش میں سرگرداں ہوں۔ میں تجھے بھی وہاں لے جاؤں گا۔ اب مجھے خلوص دل سے آخری بار بتا' کیا تو میری دنیا میں چلنے کے لیے تیار ہے۔"

"تیری دنیا ہی تو میری دنیا ہے۔ کالیا یہ کوئی سوال ہے تو اگر اس غار میں زندگی گزار دے گا تو میں بھی تیرے ساتھ یہیں زندگی بسر کروں گی تو جہاں بھی جائے گا۔ میں وہاں تیرے ساتھ موجود رہوں گی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔"

"تو پھر ٹھیک ہے۔ عارضی طور پر یہ غار میرا مسکن ہے۔ میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہ خونخوار عورت یہاں کیا ارادے لے کر آئی ہے بظاہر تو یہ لگتا ہے کہ اس نے جبانہ کی تقدیر اپنی مٹھی میں جکڑ لی ہے لیکن پھر بھی یہ میرے باپ کی دنیا ہے۔ میرا وطن ہے۔ بس اس کی بقاء چاہتا ہوں اور کسی طور یہ مناسب نہیں ہوگا کہ الماس اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔"

"الماس۔" افکاریہ نے سوال کیا۔ "وہی خونخوار عورت جو حکم دے رہی تھی کہ افکاریہ کی تلاش کی جائے اور اسے ہلاک کر دیا جائے تاکہ وہ افکاریہ بن جائے۔ وہ احمق یہ نہیں جانتی کہ جادوگروں کی قید کتنی تکلیف دہ ہوتی ہے۔" افکاریہ نے کہا اور کالیا ہنس پڑا پھر بولا۔

"وہ عورت جادوگروں کی موت ہے۔ میں تو یہی محسوس کرتا ہوں اور جادوگروں میں شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو۔ میں نے خون بہتے ہوئے دیکھا ہے' وہاں نیولیا کے لوگ بکھرے ہوئے ہیں اور نجانے جادوگروں کے ساتھ کیا ہو رہا ہوگا۔ تو اگر مجھے اجازت دے افکاریہ تو کیا میں کچھ دیر کے لیے تجھ سے جدا ہو جاؤں۔"

"تیری غیر موجودگی میں مجھے بہت خوف محسوس ہوگا۔ میں تو یہاں بالکل ہی تنہا رہ جاؤں گی۔"

"اصل میں' میں ذرا زیادہ گہری نگاہ سے ان تمام حالات کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ویسے تو کوئی بات نہیں ہے۔ بھلا میرا دل کب چاہتا ہے کہ تجھے ایک لمحے کے لیے تنہا چھوڑوں لیکن بس جبانہ سے ایک محبت کا احساس ہے مجھے۔ جس کی بناء پر میں چاہتا ہوں کہ جبانہ سے واقف رہوں اور وہ بھیانک عورت کسی طور یہاں اپنی کاروائیاں نہ کر سکے۔ افکاریہ یہ لمحات جو تیری جدائی میں گزریں گے۔ میرے لیے موت کی مانند ہوں گے لیکن میری آرزو ہے کہ میں یہ سب کچھ کرلوں۔" افکاریہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

"تیری ہر آرزو کی تکمیل مجھ پر فرض ہے بے فکر رہ۔ میں یہاں تیرا انتظار کروں گی۔"

"تو پھر مجھے اجازت دے میں ذرا وہاں کے ماحول کا جائزہ لے لوں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔"

"تیری واپسی کب تک ہوگی۔"

"ہوسکتا ہے۔ مجھے وقت لگ جائے۔" کالیا نے کہا اور افکاریہ کے چہرے پر تشویش کے آثار پھیل گئے۔ اس نے غم زدہ لہجے میں کہا۔

"کہیں یوں نہ ہو کہ میں اس خواب سے جاگ جاؤں اور مجھے احساس ہو کہ جو کچھ میں نے دیکھا۔ صرف ایک خواب تھا۔ صرف ایک خواب۔"

”نہیں یہ حقیقت اب کبھی خواب نہیں بنے گی۔“

”تو پھر جا۔ میں تیرا انتظار کروں گی۔“

”یہ غار تیرے لیے محفوظ ہے اور تو دنیا کی نگاہوں سے دور زاویوں کی قید میں ہے۔ کبھی کوئی تجھے تلاش نہیں کر پائے گا۔“

”ٹھیک ہے تو مطمئن رہ۔“

کالیا انفاریہ کو نہیں چھوڑنا چاہتا تھا لیکن اپنی اس متجسس فطرت کو بھی نہیں دبا سکتا تھا جو اس کی زندگی کا ایک حصہ تھی اور پھر درحقیقت اسے جبانہ سے پیار تھا۔ بات صرف یہیں تک محدود نہیں تھی۔

ایل نیولیا اپنی تقدیر کو کالا کر چکے تھے لیکن گولیا کا سردار جبران تھا اور جو کچھ بھی تھا۔ وہ اس کا بھائی تھا اور کالیا نہیں چاہتا تھا کہ جبران کسی طرح الماس کا شکار ہو۔ وہ کچھ کرنا چاہتا تھا۔ کوئی ایسا کام کہ کم از کم جبانہ کو الماس سے نجات مل جائے۔

چنانچہ وہ غار سے باہر نکل آیا۔ پھر وہ ہواؤں کے دوش پر واپسی کا سفر طے کرنے لگا لیکن زمین پر کالا دھبہ دیکھ کر اسے اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ یہ کالا دھبہ انسانی شکل ہی کا تھا اور جب اس نے نگاہوں کے زاویے درست کیے تو اسے مائی گوکلاں نظر آئی اور وہ حیرت سے اچھل پڑا۔ یہ یہاں کہاں، مائی گوکلاں ایک انتہائی پراسرار عورت تھی لیکن کالیا کے لیے انتہائی قابل احترام...... ہواؤں کے دوش پر اس کا یہاں تک پہنچ جانا کوئی ناممکن بات نہیں تھی لیکن اس وقت اس کا یہاں نظر آنا۔ کالیا کے لیے بہت ہی کارآمد تھا۔

اس نے فوراً ہی زمین کا رخ کیا اور کچھ دیر کے بعد مائی ایپایا گوکلاں کے سامنے ظاہر ہو گیا جو اسے دیکھ کر شدت حیرت سے اچھل پڑی تھی۔

”یہ کیا، نہ میں نے تجھے فضا میں دیکھا اور نہ زمین پر پھر یا چانک تو یہاں کہاں سے نمودار ہو گیا۔ کیا تو نے زاویوں کا جادو سیکھ لیا ہے۔“

”تو زاویوں کے جادو کے بارے میں جانتی ہے گوکلاں......“

گوکلاں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے کہا۔ ”میرے بچے کیا نہیں جانتی میں لیکن تو ناقابل یقین ہے اتنا ناقابل یقین کہ اب تو میں خود بھی تجھ پر شک کرنے لگی ہوں۔“ کالیا ہنس کر بولا۔ ”لیکن تیرا یہاں کیسے آنا ہوا۔“

”میں نے اپنی زندگی کا محور تجھے بنا لیا ہے۔ بھلا اب اور کیا ہے میری زندگی میں تیرے سوا تو نے مجھے ماں کی ممتا سے آشنا کر دیا ہے اور ممتا یہ کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ تو اتنے عرصے اس کی نگاہوں سے اوجھل رہے۔“ کالیا نے محبت سے مائی گوکلاں کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا۔

”تو نے میرے ساتھ ابتدا کی تھی۔ گوکلاں اور میں سمجھتا ہوں میری انتہا بھی تیرے ساتھ ہی ہو گی۔“

”ایسے لفظ نہ کہہ میری انتہا کی بات نہ کر اور یہ میرے لیے خوشی کا مقام ہے کہ وہ جو میرے دل میں تھا۔ تیری زبان سے ادا ہوا۔ سنا جادوگروں کی بستی میں کیا ہو رہا ہے۔ ویسے میں نے نیولیا کو دیکھا۔ عجیب عجیب کہانیاں گردش کر رہی ہیں وہاں تو......“

”ہاں جبانہ کی تاریخ بدل رہی ہے۔ ایپا جبانہ میں ایک انقلاب آ رہا ہے اور اتنی دلچسپ بات ہے یہ کہ اس دنیا سے صرف چند

افراد یہاں پہنچے ہیں لیکن انقلاب ساتھ لائے ہیں۔ میں خود بھی اپنے آپ کو انہی میں شمار کرتا ہوں۔"

"ہوا کیا ہے۔؟"

"جادوگروں کی بستی تباہی کا شکار ہے اور شاید جبانہ میں ایک بار پھر سے محبت کی بہار آنے والی ہے لیکن وہ خونخوار عورت جس کا نام الماس ہے۔ ابھی زندہ ہے اور جبانہ کی تاریخ میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور میں اسے روکنا چاہتا ہوں۔ جبانہ میں گوکلاں اور اس کے ساتھ ساتھ تجھے ایک اور خبر بھی سنانے کا خواہش مند ہوں۔"

"کیا۔" گوکلاں نے پوچھا۔

"مجھے انقاریہ مل گئی ہے۔"

"کیا۔" گوکلاں اچھل پڑی۔

"ہاں میری تقدیر نے میری طلب نے میرا ساتھ دیا۔ انقاریہ اب میری تحویل میں ہے۔"

"کہاں ہے۔ وہ کیا زاویوں میں لپٹی ہوئی تیرے پاس موجود ہے۔"

"میرے پاس موجود نہیں لیکن یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک غار میں موجود ہے اور ایسا گوکلاں۔ تیرا مل جانا میرے لیے خوش بختی کا باعث ہے کہ میں جس الجھن کا شکار تھا۔ اب نہیں رہا۔"

"کچھ بھی نہیں مجھے ذرا تفصیل سے بتا۔"

کالیا نے مختصر تفصیل گوکلاں کو سنا دی اور گوکلاں ششدر رہ گئی اس نے کہا۔

"یہ تو واقعی انقلاب ہے۔ جادوگر شاید پہلی بار جبانہ کی تاریخ میں مصیبت کا شکار ہوئے ہیں۔"

"کیوں نہ ہوتے۔ اس دنیا کا جادوگر جو یہاں اپنے جادوگری دکھانے آ گیا ہے یعنی الماس۔"

"اور انقاریہ کہاں ہے۔"

"وہ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک غار میں موجود ہے تنہا ہے اور خوفزدہ ہے۔ اس بات سے کہ وہ تنہا ہے۔ ایسا کیا تو میرا ایک کام کرے گی۔"

"احمق بے وقوف چل مجھے اس کے پاس لے چل تو یہی کہنا چاہتا ہے نا کہ جب تک تو موجود نہ ہو میں اس کے پاس رہوں۔"

"ہاں تیرا تجربہ میری عمر سے سینکڑوں گنا بڑا ہے لیکن ایک بات میں تجھے اور بتا دوں۔"

"کیا۔؟"

"وہ زاویوں میں قید ہے اور اس کا اس طرح قید رہنا بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ الماس انقاریہ بننا چاہتی ہے اور وہ انقاریہ کی تلاش میں ہے۔"

"افقاریہ کو زاویوں کی قید میں رہنے دے۔ میں اس کا تحفظ کروں گی۔ اگر اسے تلاش کرنے والے کبھی وہاں پہنچ گئے تو وہ صرف مجھے دیکھیں گے اور میں انہیں بتاؤں گی کہ میں تو ایک تارک الدنیا ہوں اور میرا تمہاری دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ چنانچہ میں یہاں اپنی زندگی کی سانسیں بسر کر رہی ہوں۔ پھر بھی نہ مانے تو میں ہواؤں کے دوش میں اپنا گھر بنا سکتی ہوں اور افقاریہ کو وہ نہ دیکھ پائیں گے۔"

"یہ نہایت بہتر ہے۔" اور زاویوں میں لپٹی افقاریہ نے کالیا کی ہدایت کے مطابق زاویوں کی قید سے رہا ہو کر اپیا کا استقبال کیا اور اپیا نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"یقیناً اب سے کچھ وقت پہلے تو تمام انسانوں کے لیے نا قابل یقین تھی اور کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی پہنچ تجھ تک ہوگی لیکن یہ بھی ایک انسان ہی کا کمال ہے کہ اس نے مجھے تجھ تک پہنچا دیا۔ میں افقاریہ کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ اپنے کالیا کی محبت کی حیثیت سے تجھے گلے لگا رہی ہوں۔ یقیناً تیرا زاویوں میں قید رہنا زیادہ ضروری ہے لیکن میں تجھے چھو کر محسوس کروں گی۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔"

کالیا نے افقاریہ کو اپیا کے بارے میں تفصیلات بتا دیں اور افقاریہ نے خوشدلی سے کہا۔

"بالآخر تو نے میرے لیے ایک ایسی محبت کرنے والی شخصیت کا انتظام کر دیا' جس کا کوئی ثانی نہیں۔ کالیا تیرا شکریہ اور ہاں اب تو جا۔ اب میں زیادہ پرسکون رہ سکوں گی۔"

کالیا خود بھی پہلے سے زیادہ پرسکون ہو گیا اور اس نے فضاؤں کے دوش پر دوبارہ جادوگروں کی بستی کا رخ کیا تا کہ وہاں کے واقعات دیکھ سکے۔

☆☆☆

جادوگروں کی بستی میں قیامت آ چکی تھی۔ الماس جیسی شیطانی عورت جہاں پہنچ جائے۔ قیامت تو وہاں خود بخود آ جاتی ہے۔ نیولیا کا شبران اس طرح اس کے جال میں پھنسا تھا کہ اپنی عقل کھو بیٹھا تھا اور اب جبانہ کے اس دوسرے قصبے پہ الماس کی مکمل حکمران تھی لیکن الماس کو سب سے زیادہ تردد اس بات کا تھا کہ آخر افقاریہ کہاں گئی۔

ان تمام لڑکیوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور انہیں شدید اذیتیں دی جا رہی تھیں' جو اس کی خادمائیں تھیں۔ ان سے پوچھا جا رہا تھا کہ آخر افقاریہ کہاں ہے۔

سب رو رو کر ایک ہی جواب دے رہی تھیں کہ انہوں نے اسے اسی غار میں چھوڑا تھا۔ جہاں وہ فروکش تھی اور وہ نہیں جانتیں کہ اب وہ کہاں ہے۔

بہر حال الماس اس سے زیادہ ان سے اور کیا پوچھتی لیکن اس نے کورال کو حکم دیا تھا کہ وہ افقاریہ کو تلاش کرے اور کورال کے آدمی چاروں طرف بکھرے ہوئے تھے اور دور دور کے علاقوں میں افقاریہ کو تلاش کر رہے تھے۔

ادھر نیولیا کے لوگوں نے جنہیں الماس نے بہت زیادہ مشتعل کر دیا تھا۔ جادوگروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ سبز پوشوں

کی لاشوں کے پشتے لگا دیے تھے۔ کیونکہ یہی جادوگروں کے نمائندے تھے۔

جادوگروں کی ایک نہیں چل رہی تھی۔ سارا جادو ہوا ہو گیا تھا۔ صدیوں سے لوگ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے آئے تھے اور انہوں نے نیولیا والوں کو ویسے بھی اپنا دشمن بنا لیا تھا لیکن اب ان کا کیا دھرا ان کے آگے آ رہا تھا اور ان کی فریاد سننے والا کوئی نہیں تھا۔ سب کے جادو ان کے ذہنوں میں قید تھے۔ ظاہر ہے جادو کرنے کے لیے بھی وقت درکار ہوتا ہے۔

بات اگر شبران کی ہوتی تو وہ شاید ان کے ساتھ کوئی رعایت کر جاتا لیکن الماس نے جو جال بنایا تھا۔ وہ اس قدر مضبوط تھا کہ جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس وقت بھی وہ ایک دائرے میں قید کر دیے گئے تھے اور نیولیا کے رہنے والے ان کی نگرانی کر رہے تھے لیکن جادوگر جانتے تھے کہ اس وقت ایک بھی ان کا ہمنوا نہیں ہے۔ کوئی بھی ان سے مرعوب نہیں ہوگا۔ انہیں زندگی بچانی ہے تو خاموشی اختیار کریں۔

اب یہ دوسری بات ہے کہ زندگی ان سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ نیولیا کی سرزمین خون چکھ چکی تھی اور جب خون بہنے لگتا ہے تو زمین سیراب کیے ہوئے بغیر بند نہیں ہوتا۔

الماس نے چاروں طرف سے اپنے حصار کو مضبوط کر لیا تھا۔ بس ایک ہی مشکل تھی کہ آخر افقاریہ کہاں گئی جو لیا اپنی آنکھوں سے اس خونخوار عورت کا کارنامہ دیکھ رہی تھی اور لرز رہی تھی کہ عورت کے روپ میں یہ کیا بھیانک چیز ہے اور اسی بھیانک چیز سے انتقام لینے کے لیے اس نے اپنے آپ کو زندہ رکھا تھا۔

جولیا کو وقت کا انتظار تھا۔ الماس نے اپنا مشن مکمل کر لیا تھا۔ بہر طور پہلا چاند گزر گیا۔ دوسرا سورج نکلا۔ اہل نیولیا کو خوشخبری روانہ کر دی گئی تھی اور شبران نے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جادوگروں کی بستی کی جانب طلب کیا تھا۔

وہ خود واپس جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ جادوگروں کی بستی میں لاشیں سڑ رہی ہیں اور وہ اس ماحول سے نکل جانے کی خواہشمند تھی لیکن سب سے بڑا کام افقاریہ کی تلاش تھی جو اس کے ذہن میں کانٹے کی طرح چبھ رہی تھی۔

نیولیا والوں نے یہ دلچسپ باتیں سنیں تو پھر کیا سارا کا سارا نیولیا جادوگروں کی آبادی امنڈ پڑا۔ حالانکہ طویل سفر تھا۔ دشوار گزار اور مشکل لیکن لوگ اس طلسم راز کو دیکھنا چاہتے تھے۔ جہاں سے پورے جبانہ کی تقدیر کے فیصلے ہوا کرتے تھے۔ یوں تین سورج اور تین چاند گزر گئے۔

الماس افقاریہ کی تلاش سے مایوس ہو گئی لیکن یہ جانتی تھی کہ اب ان حالات میں اگر افقاریہ کہیں زندہ بھی ہے اور چھپ گئی ہے تو بھلا کون ہے جو اس کے نام کے ساتھ آگے بڑھ کر شبران سے ٹکر لے گا۔ شبران کی پشت الماس تھی۔ کیا مجال تھی کسی کی کہ اس کو زیر کر لیتا۔ چنانچہ اس نے شبران سے تنہائی میں کہا۔

"جبانہ کے واحد حکمران تو نے دیکھا کہ میری کوششوں نے مجھے کیا مقام دیا لیکن اب ان جادوگروں کا فیصلہ کر دینا ضروری ہے۔

شیطان اور سانپ جتنی دیر تک زندہ رہیں گے خطرے بنے رہیں گے۔ان کا زہر کسی بھی لمحے ہمارے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔"

"تو ان کے بارے میں تیرا کیا فیصلہ ہے۔" شبران نے پوچھا۔

"جس چیز سے خطرہ ہو اس کا وجود مٹا دیا جائے۔جادوگروں کا نام و نشان اب جبانہ کی سرزمین سے مٹا دینا چاہیے۔"

"تت.....تو کیا انہیں بھی قتل کر دیا جائے گا۔" شبران نے لرز کر پوچھا۔

"تو خوفزدہ ہے۔"

"نہیں، میں سب سے زیادہ خوفزدہ تجھ سے ہوں۔" شبران نے مسکرا کر پوچھا۔

"مجھ سے۔"

"ہاں کسی بھی لمحے تجھے ناراض کر دینے کا مقصد یہ ہے کہ موت صرف موت۔"

"میں تیرے لیے ہزار بار مرنے کے لیے تیار ہوں۔ تیرے ہی لیے تو یہ سب کچھ کیا ہے۔اب تو دیکھ جادوگروں کا اقتدار ختم ہو گیا ہے۔کون ہے جو تیری آواز سے آواز ملائے۔"

"ایک شخص ہے اور اس شخص کے ساتھ ہزاروں آوازیں ہیں۔"

"کون۔" الماس نے غرا کر کہا۔

"نکولیا کا جبران۔" الماس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

اس نے کہا۔"تو" تو کیا سمجھتا ہے۔آنے والے وقت میں نکولیا۔نکولیا رہے گا نہیں اگر تو چاہے گا تو سرزمین جبانہ کا نام بدل کر نیولیار کھ دیا جائے گا اور اس پورے نیولیا کا سردار صرف شبران ہو گا۔یہ افکاریہ کا حکم ہے۔"

"میں یہ بات سوچ رہا تھا کہ اب تجھے اب افکاریہ کا تاج پہنا دیا جائے گا۔کیا خیال ہے تیرا۔"

"ہاں میں بھی یہی چاہتی ہوں۔افکاریہ کی حیثیت سے میں جبانہ کی روحانی پیشوا بن جاؤں گی اور تو سردار اور جو میرے احکامات پر عمل کرے گا اور جن بیوی روحانی پیشوا ہو گا اور شوہر سردار تو پھر تیسرے آدمی کی کوئی گنجائش باقی رہے گی۔"

"ہرگز نہیں مگر جبران۔"

"وہ میرا کھیل ہے۔جب میرا ایک کھیل کامیاب ہوا تو اطمینان رکھ کہ جو کھیل میں کھیلوں گی۔اس میں کامیابی کے سوا کچھ بھی نہیں ہو گا۔البتہ جادوگروں سے نجات حاصل کر لینا بہت ضروری ہے۔کیونکہ ان کا جادو اگر روبہ عمل آ گیا تو اسے سمجھنے کے لیے وقت درکار ہو گا اور میں نہیں چاہتی کہ ان میں سے کوئی کامیاب ہو جائے۔تاکہ دوسرے جادوگر بچ جائیں۔ذرا غور کرو۔شبران اگر یہ جادوگر یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے تو جانتا ہے۔اس کا رخ نکولیا کی طرف ہو گا۔یہ وہاں اپنا اقتدار قائم کریں گے۔اہل نکولیا کو طاقت بخشیں گے اور اس کے بعد وہ نیولیا کا رخ کریں گے۔ان کا طوفان اسی سمت بڑھے گا۔ویسے ایک بات تو بتا کہ نیولیا اور نکولیا کی آبادی میں کتنا فرق ہو گا۔"

"نیولیا کے مقابلے نکولیا کی آبادی کچھ بھی نہیں ہے۔ یوں سمجھ لو ایک اور چار کا فرق ہوگا۔"

"واہ یہ بہت اچھی بات بتائی تو نے۔ بلاشبہ انسانی قوت بھی ایک حیثیت رکھتی ہے۔ جب نیولیا کا طوفان نکولیا کی جانب رخ کرے گا۔ تو نکولیا کے لوگ سیلاب میں بہنے والوں کی طرح بہہ کر سمندر میں جا گریں گے اور جو ہماری پناہ میں آئے گا ہم اسے نیولیا کی آبادی بنائیں گے۔ کیا سمجھا مگر جادوگر ہم جادوگروں کے موضوع سے ہٹ رہے ہیں۔"

"تو پھر تیرا کیا خیال ہے۔"

"نیولیا والے یہاں پہنچ جائیں تو ان کی موجودگی میں تو میرے انقاریہ ہونے کا اعلان کرے گا اور اس کے بعد میں جادوگروں کے قتل کا حکم دوں گی۔ میرے ساتھی کورال وغیرہ اس کام کے لیے نہایت موزوں ہیں۔ انہوں نے ہر لمحے میرے مقصد کی تکمیل کی ہے۔"

شیران نے دل ہی دل میں شدید خوف محسوس کیا تھا لیکن اس خوف کا احساس ظاہر کرنا مناسب نہیں تھا۔ ویسے بھی الماس پر اسے مکمل اعتماد تھا۔ نیولیا کے لوگوں کے سیلاب کا رخ جادوگروں کی آبادی کی جانب تھا اور پھر جہاں تک نظر پہنچتی تھی۔ انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔

جادوگروں کی آبادی کو حیرت سے دیکھا جا رہا تھا۔ کیا قیمتی ساز و سامان یہاں موجود تھا۔ جادوگروں نے اپنی ملکیت کچھ اس انداز سے قائم کی تھی۔ کہ دیکھنے والوں کو یقین نہ آئے لیکن نیولیا کے لوگ آج اس طلسمی آبادی کو دیکھ رہے تھے جو بے شک الماس کی موجودگی کی وجہ سے خزاں میں تبدیل ہو گئی تھی لیکن اس خزاں کی بہار بھی لاجواب تھی۔

الماس نے اپنے لیے وہ سب سے شاندار رہائشگاہ منتخب کی تھی جو جادوگروں کے پاس ہوتی تھی اور یہیں سے وہ اپنے احکامات صادر کر رہی تھی۔

جبانہ کے ایک حصے سے لاشوں کو صاف کر کے ایک بڑے گڑھے میں پھینک کر گڑھا مٹی سے بھر دیا گیا تھا۔ جادوگروں کی قید کا دائرہ ہمیشہ کی مانند تنگ تھا اور وہ انتہائی بے کسی کی زندگی گزار رہے تھے۔

جب اہل نیولیا وہاں پہنچ گئے۔ تو شیران نے ان سب کو جمع کر کے بالآخر الماس کی ہدایت کے مطابق انقاریہ کا اعلان کیا۔ اس نے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کہا۔

"نیولیا کے رہنے والے جادوگروں نے ہمیں اپنی میراث سمجھ لیا تھا' وہ نجانے کب سے ہم پر حکمران تھے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ جادوگر ہی تھے۔ جنہوں نے جبانہ کی زمین کو آپس میں تقسیم کر دیا اور جبانہ پر جنگ و جدل کے بادل لہرا دیے حالانکہ ہماری زمین سکون کا سمندر تھی۔ ہم سب یہاں ملکر رہتے تھے لیکن ہمارا مل جل کر رہنا۔ جادوگروں کو پسند نہیں تھا۔ اگر وہ ہمارے ذہنوں میں انتشار نہ برپا کرتا تو بھلا ان کا کام کیسے چلتا۔ ہم جادوگروں کے زیر اثر چلتے گئے یہاں تک کہ جبانہ دو ٹکڑے ہو گیا لیکن بات یہیں پر ختم نہ ہوئی ہماری اس پر سکون سرزمین پر نفرتوں کا بیج بویا گیا اور یہ سب جادوگروں کا کیا دھرا تھا۔

یہاں سے مطمئن ہونے کے بعد جادوگروں نے جنگ و جدل کا مزاج قائم رکھا اور اس کے بعد اپنے ہرکاروں کو ہمارے لیے موت کا فرشتہ بنا دیا۔ آپ لوگوں نے دیکھا کہ سبز پوش کس قدر درندے تھے۔ جدھر نکل جاتے تھے۔ ہمارے لیے موت کا پیغام بانٹتے پھرتے تھے اور ہم سب ان کے سامنے بے بس تھے۔ ہم میں سے کسی کی ہمت نہیں تھی کہ ان کے خلاف آواز اٹھا سکے۔ افقاریہ ان کی محکوم تھی۔ حالانکہ افقاریہ کا مقام بالکل ہی مختلف ہوتا ہے اور اس کی بات صرف آخر کہلاتی ہے لیکن وہ افقاریہ بھلا ہمارے لیے کیا آواز اٹھا سکتی تھی جو خود بھی جادوگروں کی غلام ہو۔ چنانچہ افقاریہ کا سہارا بھی ہمارے کسی کام نہیں آ سکا۔

میں یہ کہتا ہوں تم سے نیولیا والو! کہ کیا افقاریہ کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ کیا اسے ہماری خبر گیری نہیں کرنی چاہیے تھی۔ کیا اسے جادوگروں کو نہیں روکنا چاہیے تھا۔"

"روکنا چاہیے تھا۔" ہر طرف سے آوازیں آئی تھیں۔

"تو جو افقاریہ نہ کر سکے۔ کیا اسے افقاریہ کہلانے کا حق ہے۔"

"بالکل نہیں۔" مجمع نے پھر با آواز بلند کہا۔

"جب جادوگروں پر مصیبت آئی تو افقاریہ اپنا راستہ اختیار کر کے یہاں سے بھاگ گئی اور اب سرزمین جبانہ پر کوئی افقاریہ نہیں ہے۔ تو تم لوگ غور کرو۔ کیا افقاریہ کے بغیر ہم پر برکتیں نازل ہو سکتی ہیں۔ کیا یہ زمین افقاریہ کے بغیر سمندر کی گرفت سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ وہ جو سمندروں کو چڑھ دوڑنے سے روکے ہوئے ہو۔ وہ جو ہواؤں کے طوفان کو ٹالتی ہو۔ اگر ہمارے ساتھ نہ ہو تو کیا سرزمین جبانہ کا وجود برقرار رہ سکے گا۔"

"ہرگز نہیں......"

"تو پھر میں اعلان کرتا ہوں کہ افقاریہ ہمارے درمیان موجود ہے۔ وہ افقاریہ جو ہماری حفاظت کرنا جانتی ہے۔ وہ افقاریہ جو ہمیں جادوگروں کے طلسم سے نکال سکتی ہے۔ وہ افقاریہ جو ہماری عزتوں کو محفوظ رکھ سکتی ہے۔ وہ جس کے اشارے پر جادوگروں پر حملہ کیا گیا اور انہیں بھی ان کی برائیوں سے روک دیا گیا۔ ورنہ یہ ہوتا کہ نیولیا کے رہنے والے اپنی بیٹیوں کو زمین کی گہرائیوں میں چھپاتے پھرتے جو کچھ آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہ انہی جادوگروں کا کام تھا لیکن افقاریہ نے جادوگروں کو ناکام بنا دیا اور آج افقاریہ آپ کے سامنے آتی ہے۔ آپ اسے خراج تحسین پیش کیجئے۔ آپ اسے اپنا روحانی پیشوا مانیے۔ اہل نیولیا میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر میں اس افقاریہ کو آپ کے سامنے لاؤں تو کیا آپ میرا ساتھ دیں گے۔"

"ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ سردار، تم ہمارے رہنما ہو، تم ہمارے سردار ہو۔"

"تو پھر افقاریہ کا تاج الماس کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ یہ کام میں اپنے ہاتھوں سے سرانجام دوں گا۔"

الماس کو بلند جگہ لایا گیا اور اسے افقاریہ کا اعزاز بخشا گیا۔ اہل نیولیا نے خوشی کے گیت گائے۔ سب افقاریہ کی خدمت میں خراج

تحسین پیش کرنے لگے اور انہوں نے خلوص دل سے اسے اپنا راہنما مان لیا۔ الماس مسکراتی نگاہوں سے اس ماحول کو دیکھ رہی تھی اور کچھ فاصلے پر جولیا موجود تھی۔ الماس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

''دنیا کا کوئی خطہ ہو۔ انسانوں کی کوئی آبادی ہو۔ الماس اسے اپنا غلام بنانا جانتی ہے۔ تم نے دیکھا ایک بیوقوف کالیا تھا۔ تم نے اس پر اپنا حق سمجھا تھا جبکہ تم نے یہ دیکھ لیا کہ افقاریہ تو ہر انسان پر اپنا حق رکھتی ہے۔ وہ جس جانب نظر کرے کسی کی مجال کہ وہ اسے اپنا نہ سمجھ لے۔'' جولیا نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔

''جو گزرنی تھی سو گزر گئی۔ میں تمہیں افقاریہ بننے کی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔''

''ہاں' یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ کچھ عرصے قبل میرے اور تیرے درمیان ایک فرق موجود تھا لیکن تو نے اپنی حسین فطرت سے وہ فرق مٹا دیا۔''

افقاریہ کو اس کے محل تک پہنچا دیا گیا۔ خادمائیں اس کی خدمت پر مامور کر دی گئیں۔ افقاریہ نے کہا کہ کل کے دن جب سورج نکلے گا تو وہ جادوگروں کے بارے میں فیصلہ سنائے گی۔ جادوگر بری طرح بے چین تھے' پریشان تھے۔ افقاریہ کو شبران نے خراج تحسین پیش کیا اور الماس نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا پھر وہ کہنے لگی۔

''کل افقاریہ شبران کے اختیارات کے اعلان کرے گی اور اپنا آئندہ منصوبہ بتائے گی۔'' شبران نے خوشی سے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور کہا۔

''میری تو پہلی خواہش یہی تھی کہ تجھے افقاریہ کا مقام دلواؤں گا۔''

البتہ وہ رات جادوگروں پر بہت بھاری گزری تھی۔ وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہے تھے کہ اب کیا ہو گا۔ وہ شیطان عورت جو ایک شیطانی دنیا سے آئی تھی۔ ان کی تمام کوششوں کو ناکام بنا چکی تھی اور اس بات کو ہر جادوگر سمجھ چکا تھا۔ ہوا بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔ دوسری جادوگروں کی بستی کے وسیع و عریض میدان میں افقاریہ کے لیے ایک تخت رکھا گیا اور مقررہ وقت پر افقاریہ اس تخت پر جلوہ گر ہو گئی اس نے اہل نیولیا کو مخاطب کر کے کہا۔

''نیولیا کے رہنے والے جادوگر تمہاری زندگی پر ایک بوجھ تھے۔ سردار شبران نے ان بارے میں تمہیں جو تفصیلات بتائیں ان میں سے ایک ایک تفصیل سچ پر مبنی تھی۔ جادوگروں کا کوئی کام نہیں ہے۔ سوائے اس کے وہ تمہاری معصوم شخصیتوں کو داغدار کریں' تم پر حکمرانی کریں۔ ایک ایک جادوگر کو زندگی سے محروم کر دیا جائے۔ یہ میرا پہلا حکم ہے اور اس کے بعد میں تمہارے لیے خوش خبریاں ہی خوش خبریاں بکھیر دوں گی۔''

لوگ جو جادوگروں سے پہلے ہی نالاں تھے۔ اس طرح جادوگروں پر چڑھ دوڑے کہ وہ بیچارے ان کے پیروں تلے ہی کچل کر مر گئے۔ ایک بھی جادوگر زندہ نہیں بچا تھا۔ اس طرح جبانہ کی سرزمین پر ایک نئی تاریخ کا آغاز ہوا تھا۔ جبکہ یہ تاریخ صدیوں سے جبانہ کی

سرزمین کا ایک حصہ تھی کہ جادوگر برتر ہیں۔

اقاریہ اول ہے اور باقی لوگ ان کے احکامات کے تحت کام کریں لیکن اب ایک بھی جادوگر زندہ نہیں بچا تھا۔ وہ کام ہو گیا تھا۔ جس کا شبہ جادوگروں کو تھا۔

جولیا نے یہ خوفناک مناظر دیکھے اور اس کا دل لرز لرز کر رہ گیا لیکن جو کچھ تھا۔ اب اس کی نگاہوں کے سامنے تھا اور وہ یہ سوچ رہی تھی کہ میری زندگی کا مشن بھی بس ایک ہی ہے۔ وہ یہ الماس کہ تجھے فنا کر دوں تجھے فنا کر دوں۔ تجھے صرف تجھے۔

☆☆☆

جادوگروں کی بستی پہنچ جانا کالیا کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ وہ وہاں پہنچ کر اپنے آپ کو ان معاملات میں شامل کرنے لگا۔ جگہ جگہ اس نے لوگوں کو دیکھا اور وہاں کا جائزہ لیتا رہا۔ اقاریہ کی اب اسے بالکل فکر نہیں تھی۔ کیونکہ اپا کو اس کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ یہاں کوئی اہم کام ہو رہا ہے اور ان جادوگروں کے خلاف کوئی ایسا منصوبہ زیر عمل ہے جو آخر کار انہیں موت سے ہمکنار کر دے گا۔ کالیا خود بھی گہری نگاہ رکھتا تھا لیکن وہ ان معاملات میں ٹانگ نہیں اڑانا چاہتا تھا۔ تاہم یہاں سے جاتے ہوئے وہ اپنے ساتھ کچھ ایسے منصوبے لے جانا چاہتا تھا۔ جن کا تعلق کولیا سے ہو اور اس کے لیے اس نے بہتر یہی سمجھا کہ جس حد تک ممکن ہو سکے۔ الماس کے قرب میں رہا جائے۔

الماس اقاریہ کے محل میں جلوہ افروز تھی اور شبران ان کے سامنے موجود تھا۔ مستقبل کے منصوبے بن رہے تھے۔ شبران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں محسوس کرتا ہوں کہ جب سے تو میرے زندگی میں داخل ہوئی ہے میری تقدیر جاگ گئی ہے۔“

الماس کے چہرے سے یوں لگا جیسے اس نے ایک بے اختیار قہقہہ ضبط کیا ہو۔ وہ جانتی تھی کہ جتنے لوگوں سے اس کا تعلق رہا ہے۔ ان کی تقدیر کس طرح جاگی ہے الماس نے کچھ دیر کے بعد کہا۔

”اقاریہ کی حیثیت سے میرا پہلا حکم کیا ہوگا۔ شبران کیا تو اس کے بارے میں کوئی نشان دہی کر سکتا ہے۔“

”میں تو آج تک تیرا چہرہ دیکھ کر جیتا رہا ہوں۔ الماس بھلا تیرے سامنے میں کوئی ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں۔ جس کے بارے میں مجھے خوف ہو کہ وہ کہیں تیرے مزاج کے خلاف نہ ہو۔“

”اسی میں تیری زندگی ہے کہ جو کچھ میں کہوں اسے حرف آخر سمجھا جائے‘ جہاں بھی کہیں کسی نے میری بات سے اپنی بات بڑھانے کی کوشش کی۔ یوں سمجھ لے کہ اس کے لیے مشکلات کا آغاز ہوا۔“ الماس نے رعونت سے کہا۔

شبران یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ جس عورت نے چند دنوں میں باہر کی دنیا سے آ کر ایک پوری آبادی کا مزاج بدل دیا تھا۔ وہ یقینی طور پر اپنے ان الفاظ میں صادق ہے اور شبران کے لیے بہتر راستہ یہی تھا کہ وہ الماس کے اشاروں پر عمل کرتا رہے۔ الماس نے کہا۔

"نیولیا اور نگولیا یکجا ہو جائیں گے لیکن ایسے نہیں ہمیں نگولیا کے رہنے والوں کو ایک سبق دینا ہے۔ انہیں یہ احساس دلانا ہے کہ جن کے چکر میں پھنس کر انہوں نے نیولیا سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ وہ ان کے دوست نہیں تھے۔"

"مگر تیرا کیا ہے۔"

"نیولیا کے جانبازوں کو اکٹھا کر کے نیولیا کی طرف کوچ کرنا اور نگولیا والوں کو موت کے گھاٹ اتار دینا یا پھر انہیں اپنا غلام بنالینا۔ یوں بھی تو ہوگا شبران کہ جب ہم اپنی اس نئی مملکت میں نئے دور کا آغاز کریں گے۔ تو ہمیں کچھ غلاموں کی ضرورت ہوگی اور کیا یہ اچھی بات نہ ہوگی کہ نگولیا کے رہنے والے ہمارے غلام ہوں۔" شبران پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا تھا۔

کالیا کے چہرے پر نفرت کے نقوش پھیل گئے تھے۔ اس نے دل ہی دل میں کہا۔ دوسری دنیا سے آنے والی یہ کالیا کی بستی ہے اور یہاں تیرے ان منصوبوں کی تکمیل کبھی نہیں ہوگی۔ یہ بہتر ہی ہوا کہ تو نے مجھے اپنے مستقبل کی کہانی سنا دی لیکن اس کہانی میں تیری موت کی کہانی بھی پوشیدہ ہے اور یہ بات تو نہیں جانتی اور اس کے بعد اس نے اس آبادی میں رکنا مناسب نہیں سمجھا اور برق رفتاری سے واپسی کا سفر طے کیا کہ اس دل کی دنیا پہاڑوں میں آباد تھی۔ یعنی افشاریہ جس کا حسن جہاں سوز اس کی آنکھوں کے راستے دل میں اتر گیا تھا اور اب وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس سے جدائی کا ایک لمحہ کس قدر بھاری ہوتا ہے۔ چنانچہ وہاں سے واپسی کے سفر کی رفتار بہت تیز تھی۔

سفر ختم ہوا اور وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس غار میں داخل ہو گیا۔ نجانے کیا کیا وسوسے نجانے کیا کیا احساسات دل میں تھے۔

لیکن اس نے اسپا اور افشاریہ کو بخیریت پایا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ دونوں بھی اسے دیکھ کر خوش ہو گئی تھیں۔ افشاریہ کے بے اختیارانہ انداز سے یہ احساس ہوا کہ وہ کالیا کی قربت چاہتی ہے لیکن اسپا ایک بزرگ تھی اور دونوں کو اپنے جذبات پر قابو پانا تھا۔ چنانچہ دونوں ہی سنبھل گئے۔ کالیا نے مسکرا کر پوچھا۔

"تم دونوں خیریت سے ہو۔"

"میں حیران ہوں۔ افشاریہ نے مجھے اپنے بارے میں بتایا ہے۔ صرف ہم ہی نہیں بلکہ نیولیا اور نگولیا بلکہ جبانہ کے لوگ کس قدر معصوم ہیں۔ جادوگروں کی جادوگری نے ایک ایسا بت تراشا تھا کہ کسی کا ذہن اصلیت کی طرف جاتا ہے نہیں تھا۔ وہ لڑکیاں مظلوم ہوں گی جو نیولیا کی افشاریہ بنیں۔ درحقیقت یہ سب جادوگروں کی قیدی ہوتی تھیں۔ مگر یہ تو کوئی بہتر بات نہیں ہوئی۔ ہم تجھ سے اپنی داستان کہنے بیٹھ گئے۔ ذرا جادوگروں کی بستی کا حال سنا۔"

"کچھ حال تجھے افشاریہ نے بتایا ہوگا۔ معزز اسپا باقی حال یہ ہے کہ نیولیا کے لوگ دیوانے ہو چکے ہیں اور جادوگروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔"

"اگر میرے دل کی بات پوچھی جائے کالیا! تو میں یہ کہوں گی کہ نیولیا کے لوگوں نے یا اس عورت جس کا نام الماس ہے۔ کوئی برا کام کیا بھی ہے۔ تو ان میں سے ایک اچھا کام یہ کہ جبانہ کو جادوگروں سے نجات دلائی۔ اگر یہ زندہ رہتے تو یقین کر کہ جبانہ کی تقدیر کبھی نہ بدلتی۔"

"ہاں بے شک جادوگروں کا غول ختم ہو گیا ہے لیکن ایک ایسی جادوگرنی ابھی تک یہاں موجود ہے جو ان جادوگروں سے کہیں زیادہ خطرناک ثابت ہو گی۔یعنی الماس۔"

"تیرا اس عورت کی اتنی کہانیاں سنا چکا ہے تو مجھے کالیا کہ میں اب تیری اس بات پر حیرت نہیں کرتی لیکن کیا تجھے اس کا موقع نہیں مل سکا کہ جس طرح نیولیا والوں نے جادوگروں کو موت کے گھاٹ اتار کر جبانہ کو ان سے نجات دلا دی ہے تو الماس سے بھی ان لوگوں کو نجات دلا دے۔"

"ایسا آسانی سے ممکن نہیں تھا اور اگر تھا بھی تو میں یہ نہیں کرنا چاہتا۔میں چاہتا ہوں کہ جبانہ والوں کی آنکھیں کھل جائیں۔"

"یعنی۔" ایپا نے پوچھا اور کالیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے کہا۔

"معزز ماں! تو نے مجھے مچھیروں کی بستی میں پایا اور میرا ہر طرح سے تحفظ کیا لیکن جن لوگوں نے مجھے پروان چڑھایا وہ ذہانت میں بے مثال تھے اور ان کی دی ہوئی ذہانت کو استعمال کر کے میں جبانہ کو ایک نئی کہانی دے کر جبانہ سے واپس چلا جاؤں گا۔اب یہ بہتر ہو گا کہ ہم واپسی کا سفر طے کریں اور یقیناً افاریہ تو نے اتنا وقت آرام کر کے اپنے آپ کو چاق و چوبند کر لیا ہو گا۔کیونکہ اس کے بعد ہمیں ہواؤں کے دوش پر ایک طویل سفر طے کرنا ہے۔"

"میں تو ٹھیک ہوں کالیا! اور ہر اس جگہ جانے کے لیے تیار ہوں جہاں تیرے قدم پہنچیں لیکن زیادہ بلندیوں پر مجھے خوف محسوس ہوتا ہے اور میں اپنی طور پر ہواؤں میں نہیں تیر سکتی۔"

"تجھے میرے بازوؤں پر بھروسا ہونا چاہیے۔مجھے تو تیری زندگی کا بوجھ اپنی زندگی کی آخری سانس تک اٹھانا ہے۔افاریہ اور اس بات سے انکار نہیں کرے گی۔" ایپا نے مسکرا کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور کالیا جلدی سے سنبھل گیا۔اس نے جھینپتی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ماں تیرا اس بارے میں کیا خیال ہے۔"

"ہمیں نیولیا کی جانب سفر کرنا ہے یہ یقینی امر ہے لیکن تو نے کہا سوچا کالیا۔اگر ہم زمینی سفر اختیار کریں تو کیا یہ مناسب نہیں ہو گا۔"

"نہیں معزز ماں ہمیں وقت سے پہلے نیولیا پہنچ کر جبران کو ہوشیار کرنا ہے۔کہیں یوں نہ ہو کہ برق رفتار الماس اپنا کام کر بیٹھے اور نیولیا والوں کو نقصان پہنچ جائے۔اگر ایسا ہو گیا تو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا۔"

"نہیں، نہیں میرا مقصد بالکل یہ نہیں ہے لیکن تم دونوں زاویوں میں قید ہو جاؤ گے۔کیا میرے لیے بھی اس کے امکانات ہیں۔" کالیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔"زاویے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور میں نہیں جانتا کہ مستقبل میں مجھے زاویوں کے جادو سے مجھے کیا کیا کام لینے ہیں لیکن فی الحال اتنا ہو گا کہ تجھے میں زاویوں میں مقید کر دوں گا۔"

"تو پھر ٹھیک ہے۔یہ ٹھیک رہے گا۔یہ بہتر رہے گا اور سن چند باتیں اور بھی ہیں جو ہمیں کرنا ہیں۔"

"ضرور مجھے بھی فوراً ہی یہاں سے کوچ نہیں کرنا۔"

"ٹکولیا میں داخل ہو کر تو کہاں جائے گا۔"

"میرا خیال ہے۔میں اپنے بھائی جبران کے پاس جاؤں گا۔"

"بس تو پھر چلتے ہیں لیکن تو نے ایک اور کہانی بھی سنائی تھی مجھے' کیا تجھے یاد نہیں ہے۔"

"کون سی کہانی معتز ماں۔" کالیا نے پوچھا۔

"ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔چل یہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔ویسے بھی ہم سیدھے ٹکولیا تو نہیں پہنچ جائیں گے کہیں نہ کہیں ہمیں قیام کرنا ہوگا۔"

کالیا نے ایک لمحے سوچا۔پھر وہ شانے ہلا کر اس بات کے لیے آمادہ ہو گیا کہ پہلے یہاں سے روانگی کا سفر اختیار کیا جائے۔اس نے پوچھا۔

"ویسے الماس کے ساتھی میرا مطلب ہے ٹکولیا والے افکاریہ کو تلاش کرتے ہوئے اس طرف تو نہیں آئے۔"

"نہیں ابھی ان کا ذہن اس جانب راغب نہیں ہوا۔" کالیا نے گردن ہلا دی۔

بوڑھی ایپا کوزاویوں کی تفصیل بتائی جانے لگی۔ایپا خود کو اس سلسلے میں کچھ نہ سمجھ سکی لیکن کالیا جواب زاویوں کے جادو کا ماہر ہو گیا تھا۔ ایپا کو مختلف سمتوں میں گھما کر زاویوں سے اوجھل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔یہ تجربہ افکاریہ کے لیے بڑی دلکشی کا باعث تھا۔اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔

"جادوگر اتنے بدنما لوگ تھے کہ انہوں نے مجھے کبھی ایسے جادو کے بارے میں نہیں بتایا۔ویسے کیا کالیا یہ بات حیرت کا باعث نہیں ہے کہ جادوگروں نے اپنی کسی بھی قوت سے کام لے کر ٹکولیا کے ان لوگوں کو جو انہیں قتل کر رہے تھے' نقصان نہیں پہنچایا۔"

"شاید ان کا کوئی جادو اس وقت موثر نہیں تھا یا پھر حالات سے اس قدر دلبرداشتہ ہو گئے تھے کہ اپنا جادو استعمال نہ کر سکے۔"

ایپا نے ٹھنڈی سانس لے کر گردن ہلا دی۔افکاریہ کو زاویوں کی قید میں دینے کے بعد کالیا نے اپنے آپ کو بھی زاویوں کا قیدی بنایا اور اس کے بعد مسکراتے ہوئے افکاریہ کی جانب بڑھا۔

افکاریہ کی آنکھوں میں شرم کے تاثرات پھیل گئے۔ایپا نے چند قدم آگے بڑھ کر قلانچیں بھریں اور اس کے بعد اس کا جسم فضا میں بلند ہو گیا۔جب وہ کچھ فاصلے پر نکل گئی تو کالیا نے بھی افکاریہ کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا' اس نے آہستہ سے کہا۔

"معتزز عورتوں کی موجودگی میں مجھے شرم کا احساس ہوتا ہے۔"

"مگر یہ مجبوری ہے اور پھر میں اس انداز میں جو سفر کروں گا۔وہ میرے لیے زندگی کا سب سے جاں فزا سفر ہوگا۔اس بات سے تو کیسے انکار کر سکتی ہے۔" افکاریہ نے اپنے دونوں بازو کالیا کے گرد حمائل کر دیے اور کالیا نے فضاؤں کا رخ اختیار کیا اور کچھ دیر کے بعد وہ ٹکولیا کی سمت سفر کر رہے تھے۔

☆☆☆

پروفیسر جیکانہ کو دیکھ کر کیرائیل کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور وہ برق رفتاری سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ نجانے کیوں پروفیسر جیکانہ کو دیکھ کر اسے بے حد خوشی کا احساس ہوا تھا۔ اس نے بڑی گرمجوشی سے جیکانہ سے ہاتھ ملایا اور پھر چاروں طرف دیکھ کر حیرت سے بولا۔

"پروفیسر آپ یہاں جہاز پر مگر آپ تو......"

"ہاں جان کیا تم مجھے اپنے اس جہاز پر کچھ وقت کے لیے پناہ دو گے۔"

"کیسی باتیں کرتے ہیں پروفیسر۔ میں آپ کی شخصیت سے اچھی طرح واقف ہوں اور پھر یہ جہاز تو آپ لوگوں کا ہے۔ میں تو اس کا ایک کپتان ہوں اور وہ بھی ایک حادثے کے تحت کپتان بنا دیا گیا۔ آپ کو تو پوری کہانی معلوم ہے۔ پروفیسر پھر آپ مجھ سے یہ سوال کیوں کرتے ہیں۔"

پروفیسر جیکانہ نے مضمحل سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"جب انسان سے اس کا سب کچھ کھو جائے تو پھر وہ ایک ایک کی صورت ہی دیکھتا رہ جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے کوئی اپنے قابل نہ سمجھے۔"

"میں آپ کی بے پناہ عزت کرتا ہوں پروفیسر مگر آپ سمندر کے راستے یہاں آئے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ کسی کشتی کے بغیر"

"ہاں میں بس یہاں پہنچ گیا۔"

"آیئے میرے پاس آپ کی جسامت کے صحیح لباس تو موجود نہیں ہوں گے لیکن جہاز پر کیا نہیں ہے۔ مجھے یاد آیا۔ آپ کا کیبن جو تھا وہاں آپ کے بہت سے لباس موجود تھے اور آپ کی بیٹی کے بھی میں نے بارہا اس کیبن میں جا کر یہ لباس دیکھے ہیں!"

"کیا میں وہاں جا سکتا ہوں جان۔"

"میں آپ کو اپنے ساتھ لیے چلتا ہوں۔ آیئے آپ کی آمد سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ پہلے آپ لباس تبدیل کر لیجئے اس دوران میں آپ کے لیے کافی تیار کراتا ہوں۔"

"کافی۔" پروفیسر جیکانہ نے عجیب سی نگاہوں سے جان کو دیکھا۔

"باقی باتیں آپ سے بعد میں کروں گا آیئے۔" دونوں ساتھ اندر چل پڑے۔

کیرائیل اسے اپنی رہائش گاہ پر چھوڑ کر وہاں سے واپس پلٹ گیا۔ پروفیسر مسرت بھری نگاہوں سے ایک ایک چیز کو دیکھ رہا تھا...... وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنا ایک لباس نکال کر اسے پہننے لگا۔ اسی وقت کیرائیل نے دروازے پر دستک دی تھی۔

"پروفیسر آپ کو اندر داخل ہوئے بہت دیر ہو چکی ہے۔" پروفیسر باہر نکل آیا۔

کیرائیل اسے لے کر جہاز کے ایک ایسے حصے میں جا بیٹھا۔ جہاں سے پروفیسر جیکانہ کی لاتعداد یادیں وابستہ تھیں۔ پروفیسر نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"یہاں کی رسمیں تمہیں معلوم ہوں گی۔ہم لوگ مہینے میں ایک بار کھاتے پیتے ہیں۔"

"لیکن بدقسمتی سے ہم اس نعمت سے محروم ہیں۔ہمیں اپنی زندگی کے ایک اہم مقصد کے لیے سب کچھ کھانا پڑتا ہے۔پروفیسراور جہازان تمام چیزوں سے مالامال ہے۔"

"ہاں اب مجھے احساس ہوتا ہے۔زندگی انہی اصولوں پرمبنی ہے۔اگر انسان ان اصولوں سے ہٹ جائے تو زندگی کا تصور غیر دلکش ہوجاتا ہے۔" کافی کے ہلکے ہلکے گھونٹ لیتے ہوئے پروفیسر نے کہا۔"بڑا عجیب محسوس ہوتا ہے۔یہ سب کچھ......"

"میرے ذہن میں تجسس اب بڑھتا ہی جارہا ہے کہ آپ یہاں کس طرح پہنچے۔"

"اپنی دنیا سے شکست کھا کر لیکن اگر میں نیولیا والوں پر ظاہر ہوجاؤں تو یا تو وہ مجھے نیولیا کا جاسوس سمجھ کر مار ڈالیں گے یا پھر مجھے گرفتار کرلیں گے۔"

"اوہ ہاں آپ غالباً نیولیا کے رہنے والے ہیں۔مگر پروفیسر اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہاں پوشیدہ ہوجائیں لیکن آپ......"

"میں اپنی اس دنیا سے بیزار ہوگیا ہوں۔اس دنیا نے مجھ سے زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ چھین لیا۔"

"آپ کی بیٹی پروفیسر۔معاف کیجیے گا۔مجھے یہ سوال نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو آپ کی بیٹی آپ کے دکھ کا باعث بنی ہے۔"

"ہاں اگر اس بارے میں نہ پوچھو تو تمہارا احسان ہوگا۔مجبور کروگے تو بتادوں گا لیکن خوشدلی کے ساتھ نہیں۔"

"نہیں پروفیسر مجھے آپ کی خوشدلی عزیز ہے۔میں تو خود یہاں زندگی کی قید بھگت رہا ہوں۔میرے بال بچے ہیں،ایک خاندان ہے۔میرے یار دوست ہیں۔احباب ہیں۔بہت سی یادیں میرے ساتھ چپکی ہوئی ہیں۔جب بھی آنکھیں بند کرلوں تو خیالات کی لہریں ان لوگوں تک پہنچادیتی ہیں مجھے۔بس انہیں چشم تصور سے دیکھ کررہ جاتا ہوں اور حسرت سے ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہوں کہ زندگی میں انہیں دوبارہ دیکھنا نصیب ہوگا یا نہیں۔" پروفیسر نے عجیب سی نگاہوں سے کیرائیل کو دیکھا اور کہا۔

"اب اس بات کی کیا گنجائش ہے۔" کیرائیل چند لمحات سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

"اگر میں آپ سے کہوں کہ آپ اس دنیا کے بجائے میری دنیا میں چلیں تو کیا اس کے لیے تیار ہوجائیں گے۔"

"مجھے جینے ہی سے دلچسپی نہیں رہی۔دوست!کسی بھی دنیا میں چلا جاؤں میرے زخم تو ہرے ہی رہیں گے۔"

"میں آپ کو دعائیں ہی دے سکتا ہوں پروفیسر لیکن اگر میری دنیا میں جانا چاہیں تو آپ جس امید کے سہارے میں جی رہا ہوں۔اسی امید پر آپ بھی جی لیں۔"

☆......☆......☆

''مطلب.....میں سمجھا نہیں۔''

''کالیا جہاز کو واپس اپنی دنیا میں لے جانا چاہتا ہے اور اس نے مجھے اور دوسرے لوگوں کو تسلیاں دی ہیں اور کہا ہے کہ جہاز پر میں اور محافظ اپنے آپ کو زندہ رکھیں اور جہاز کو ہمیشہ ورکنگ آرڈر میں رکھا جائے کہ کب اس کی واپسی کے انتظامات کرنے پڑیں۔'' پروفیسر نے چونک کر کیرائل کو دیکھا۔اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

''آپ.....اس کی مخالفت کریں گے۔پروفیسر۔''

''اوہ نہیں میرے دوست کبھی نہیں۔اگر ایسا ہو جائے تو مجھ سے زیادہ خوشی کسی اور کو نہیں ہوگی۔''

''شکریہ پروفیسر! میں اپنے بال بچوں کو بہت یاد کرتا ہوں۔یہاں نوجوان محافظ نے اپنے لیے زندگی کے لوازمات مہیا کر لیے ہیں لیکن میری بیوی میرے لیے جس طرح تڑپ رہی ہوگی میرا دل جانتا ہے۔'' کیرائل رونے لگا۔پروفیسر اسے تسلیاں دیتا ہوا بولا۔

''میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں لیکن میں تمہیں بتاؤں یہ دنیا بڑی ناپائیدار چیز ہے۔محبت بے شک ایک آفاقی چیز ہے لیکن بعض اوقات حالات ہمیں محبتوں سے اس طرح دور کر دیتے ہیں۔کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔''

''مجھے زندگی کے چند لمحات یہاں رکھنے کی اجازت دو گے تو تمہارا احسان مند ہوں گا۔دراصل میں فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنا مستقبل کس انداز میں ترتیب دینا چاہیے۔''

''سرآنکھوں پر آپ کی موجودگی سے مجھے مسرت ہوگی۔''

''اپنے خلاصیوں کو بھی یہ بتا دینا کہ میرا کسی پر اظہار نہ کریں۔بس مجھے کوئی بھی گوشہ دے دو۔میں وہاں پڑا رہوں گا۔''

''خلاصیوں کو بالکل پتا نہیں چلے گا کہ آپ یہاں موجود ہیں۔آپ اپنی اسی رہائش گاہ میں قیام کریں۔میں آپ کی تمام ضروریات کا بندوبست کر دوں گا۔'' وہ پروفیسر جیکانہ کی یہاں آمد سے کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہا تھا۔

☆☆☆

ہواؤں کا دلچسپ سفر جاری رہا اور کالیا یہ محسوس کرنے لگا کہ اس کے بازوؤں میں ابھی لیکن نازک اندام اپسرا یہ تھکن محسوس کر رہی ہے تو اس نے اپیا کو آواز دی۔اپیا نے جان بوجھ کر اپنے اور کالیا کے درمیان میں فاصلہ رکھا تھا۔کیونکہ بہرطور کالیا اسے اپنی بزرگ اور اپنی ماں کا درجہ دیتا تھا اور جس دنیا میں کالیا اور اپیا نے جو وقت گزارا تھا۔وہاں شرم و حیاء کا تصور بھی موجود تھا۔

پھر کالیا نے جن لوگوں کے درمیان پرورش پائی تھی۔وہ بھی اقدار کے لوگ تھے چنانچہ اپیا نے ان پر مسلط رہنا مناسب نہیں سمجھا تھا لیکن کالیا کی آواز پر وہ کالیا کے قریب پہنچ گئی۔اس نے کہا۔

''کچھ کہنا چاہتا ہے کالیا۔''

''ہاں میں تھک گیا ہوں۔اپیا کیا تم قیام کے لیے کوئی بہتر جگہ پسند نہیں کروگی۔''

ایپا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ ''تیری تھکن میں جانتی ہوں۔ دیکھ وہ سرسبز اور شاداب پہاڑ کی چوٹی کیسی رہے گی ہمارے قیام کے لیے۔'' ایپا نے ایک طرف اشارہ کیا اور کالیا ہنس کر بولا۔

''بہت مناسب اور بہت ہی خوب صورت۔'' پہاڑوں کی یہ دلکش چوٹیاں درحقیقت حسن و جمال کا بے مثال نمونہ تھیں۔ یہاں پھلوں کے درخت جھول رہے تھے۔ قدرت نے وادی جبانہ کو جس حسن اور خزانوں سے نوازہ تھا۔ اس کی مثال دنیا میں ملنا مشکل تھی۔ انفاریہ بھی یہاں بہت خوش تھی۔ اس نے کہا۔

''یوں تو پورا جبانہ ہی حسین ہے لیکن یہ جگہ تو کچھ اور بھی دلکش لگ رہی ہے۔ شاید اس لیے کہ یہاں تو میرے ساتھ موجود ہے کالیا۔'' کالیا نے ہنس کر انفاریہ کی طرف دیکھا اور کہا۔

''ہاں...... اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کاش میں تیرے ان الفاظ کے جواب میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتا۔ مگر میری ماں تیرے ساتھ ہے۔'' انفاریہ سنبھل گئی۔ ایپا نے ہنس کر کہا۔

''میں تم لوگوں کو آزادی دیتی ہوں کہ اپنی محبت کا اظہار جاری رکھو۔ میں تم سے کچھ فاصلہ اختیار کیے لیتی ہوں۔'' کالیا نے ایپا کو آگے جاتے ہوئے دیکھا اور ہنس کر انفاریہ کو دیکھنے لگا پھر اس نے کہا۔

''کیا میں تیرے لیے پھل توڑ کر لاؤں۔''

''ہاں میں اپنے ماحول سے ہر طرح منحرف ہونا چاہتی ہوں۔''

پھلوں میں ایپا کو بھی شریک کیا گیا اور کھانے میں ایپا کو کوئی اعتراض نہیں ہوا البتہ وہ پھل کھاتے ہوئے کہنے لگی۔

''انفاریہ سے تھوڑا وقت لے کر تجھے میرے پاس آنا ہوگا۔ کالیا کچھ اہم باتیں کرنی ہیں تجھ سے۔''

''ابھی نیچے آتا ہوں معزز ماں!'' کالیا نے کہا اور انفاریہ سے اجازت لے کر وہ ایپا کے پاس آ بیٹھا۔ انفاریہ ایک درخت کے نیچے گھاس پر نیم دراز ہو گئی تھی اور پر مسرت نگاہوں سے ماحول کا جائزہ لے رہی تھی۔ ایپا نے کالیا سے کہا۔

''میری زیرک آنکھیں دور دور تک دیکھتی ہیں۔ کالیا اور میں ایک اور احساس کا دل میں ادراک رکھتی ہوں۔''

''وہ کیا......'' کالیا نے پوچھا۔

''کیا تو براہ راست جبران کے پاس جائے گا۔''

''میرا ارادہ تو یہ ہی تھا۔ اگر تیری کوئی رائے اس میں شامل ہو تو میں اس کو سب سے افضل سمجھوں گا۔''

''دیکھ کالیا۔ تیرے ساتھ انفاریہ ہے اور تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ٹلولیا میں اس دوران کیا کیا تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ جبران تیرا بھائی ہے اور اگر تو برا نہ مانے تو میں تجھ سے شیری کا تذکرہ کروں جو تیرے چچا کی بیٹی ہے اور تجھ سے محبت کرتے ہے۔ کالیا لیکن اپنی پسند کے ساتھ وہ ہمیشہ منصف رہتی ہے اور کبھی اس سے اختلاف نہیں کرتی۔ تو شیری کی محبت ہے اور اگر تیری محبت اس نے انفاریہ کی طرف منتقل

پائی تو یقین کر ایک طوفان کھڑا ہو سکتا ہے۔ وہ کیا کر بیٹھے کوئی نہیں جانتا۔ اگر وہ نرم دل اور نرم خو ہے۔ تجھ سے سچی محبت کرتی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دے گی اور اگر انتقام کا مزاج رکھتی ہے تو افاریہ اور تیرے درمیان مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ جب عورت خطرناک اقدامات پر اتر آئے تو اس سے اور ایک خوفناک زہریلی ناگن سے ہوشیار رہنا بے حد ضروری ہے۔" کالیا نے حیرت سے اپیا کو دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"تجھے یہ کیسے معلوم اپیا کہ شیری مجھ سے محبت کرتی ہے۔"

"کیا تو میرے عمر بھر کے تجربے کو چیلنج کرتا ہے۔ کالیا کیا تو اسے اس قابل نہیں سمجھتا کہ میں اپنے اس تجربے سے ان حقیقتوں کا جان سکوں۔"

"نہیں اس سے پہلے کبھی میں نے اس بارے میں نہیں سوچا لیکن آج اس بات کا اعتراف کرتا ہوں۔" عظیم اپیا کہ تیری قیافہ شناسی بے مثال ہے اور تو اس میں باکمال ہے۔"

"ان باتوں کو یہ چھوڑ بتا اس کا کیا حل نکالا تو نے......؟"

"ہاں میرے تیرے ان الفاظ کے بعد پریشان تو ہو گیا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ اس کا کیا حل نکلنا چاہیے۔"

"حل میرے پاس موجود ہے۔"

"تو پھر انتظار کس بات کا مجھے بتا۔"

"تجھے سیدھے جہاز پر چلنا چاہیے وہاں پر صرف کیرائل موجود ہے یا اگر کوئی اور بھی ہو تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہم زاویوں کے قیدی ہیں اور ہمیں دیکھا نہیں جا سکتا لیکن جو ہمارے مطلب کے لوگ ہوں گے۔ ہم ان پر اپنے آپ کو آشکار کر دیں گے۔ جیسے جان کیرائل۔ وہ ایک اچھا انسان ہے اور پھر یہ بات میں اس لیے بھی کہہ رہی ہوں۔ کالیا کہ مستقبل میں تو جہاز سے سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کچھ وقت وہاں قیام کر کے جہاز کی واپسی کے لیے انتظامات بھی کر لینا۔ میں جانتی ہوں کہ تجھے واپس جانا ہے۔"

کالیا نے مسکرا کر گردن ہلائی اور کہا۔

"ہاں میں افاریہ کو اس دنیا میں لے جاؤں گا اور اب مجھے یہ بات کہتے ہوئے نجانے کیوں دکھ نہیں ہوتا کہ وہی دنیا میری اپنی دنیا ہے۔ جبانہ میں شاید میں اپنے لیے وہ مقام نہیں پا سکا۔ جو مجھے دلی طور پر مطمئن کر دیتا اور پھر افاریہ بھی اس ماحول سے اکتائی ہوئی ہے۔ یہاں جو سازشیں ہو رہی ہیں۔ ان کے شکار براہ راست ہم ہیں۔ جبکہ ہماری دنیا میں یہ سب کچھ نہیں ہو گا اور ہمیں ایک پرسکون زندگی مل سکے گی۔ اس کے علاوہ میری ماں اور میرا باپ اسی دنیا میں موجود ہیں۔ ممکن ہے وقت بھی مجھے موقع دے کہ میں ان کی دنیا میں پہنچ جاؤں۔"

"تو پھر کیا تو میری بات سے اتفاق کرتا ہے۔"

"بالکل میں تجھ سے متفق ہوں۔"

اور پھر رات گزر گئی۔

انفاریہ' کالیا' کی قربت' میں سرشار تھی۔ دوسری صبح انہوں نے سفر کا آغاز کیا اور یہ بات ایپا بھی جانتی تھی اور کالیا بھی کہ اب سورج جو نکلا ہے۔ انہیں جہاز پر پہنچا کر ہی دم لے گا۔ سو یوں ہوا کہ ہواؤں کے دوش پر جب وہ سفر کرتے ہوئے وادی جبانہ کے اس حصے میں پہنچے جو نکولیا کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اور جہاں پہاڑیاں ان کی حد کا پتا دیتی تھیں تو انہوں نے جہاز کو دیکھا جو اسی شان و شوکت کے ساتھ سر جھکائے کھڑا ہوا تھا۔

جہاز کی بہت سی کہانیاں افسردگی کی حامل تھیں لیکن جہاز پر ان کہانیوں کا کوئی اثر نہیں تھا۔ وہ سمندر میں شاندار عمارت کی مانند نظر آرہا تھا اور جب ان کے قدموں نے جہاز کے عرشے کے تختوں کو چھوا تو نجانے کیوں کالیا کو ایک عجیب سا احساس ہوا۔

لیکن دوسرا عجیب سا احساس اسے ان دونوں افراد کو دیکھ کر ہوا جو ایک گوشے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کالیا کے لیے یہ ایک ناقابل یقین بات تھی کہ پروفیسر جیکانہ جہاز پر موجود ہوگا۔ چند لمحات کے لیے وہ ششدر رہ گیا۔ یہ دونوں باتیں انتہائی حیرتناک تھیں اول تو اس نے وہاں المایں کے ساتھ جولیا کو دیکھا تھا اور جس روپ میں دیکھا تھا۔ اس سے اسے یہ احساس ہوتا تھا کہ جولیا اپنے طور پر وہاں مطمئن ہے لیکن پروفیسر جیکانہ سے اس کا فاصلہ اتنا ہے۔ کالیا کو یہ بات معلوم نہیں تھی۔

چند لمحات وہ سوچتا رہا۔ ایپا بھی پروفیسر جیکانہ کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"کیا یہ شخص نیولیا کا باشندہ نہیں ہے۔"

"ہاں...... اور ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ کیرائل کو کیا پٹی پڑھانے آیا ہے۔"

"اس پر ظاہر ہونا تو مناسب نہیں ہے۔ اب کیا جانے یہ بات تو باعث تشویش ہوگی۔"

"نہیں میں نے صرف ایک کام سیکھا ہے۔ اگر کوئی دشمن ہو تو پھر اسے دشمن کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔ وہ کیبن میری نگاہ میں ہے۔ جہاں میں قیام کیا کرتا تھا اور میرا خیال ہے کہ جہاز کیرائل کی ملکیت نہیں۔ اگر وہ کسی طرح پروفیسر جیکانہ کے جال میں پھنس رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اپنی زندگی کے سب سے بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تو میرے ساتھ میرے کیبن میں چل۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ یہ پروفیسر یہاں کیوں موجود ہے۔" ایپا نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

جہاز کے اس خوب صورت کیبن میں جہاں کالیا نے اپنی زندگی کا بہت حسین وقت گزارا تھا۔ کالیا نے ان دونوں کو منتقل کر دیا۔ ان سے یہی کہا گیا کہ زاویے کی قید میں رہیں اور اس طرح کی جنبش نہ کریں کہ انہیں آزادی مل جائے۔ پھر کالیا خود وہاں سے واپس نکل آیا اور اسی سمت چل پڑا جہاں کیرائل اور پروفیسر بیٹھے ہوئے تھے لیکن اب وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ کالیا انہیں جہاز کے مختلف گوشوں میں تلاش کرنے لگا اور ایک جگہ اسے کیرائل نظر آ گیا جو تنہا تھا۔ کالیا اس کے قریب پہنچ کر اس پر ظاہر ہوا اور کیرائل بھی اسی کیفیت کا شکار ہو گیا۔ جو اسے جیکانہ کو دیکھ کر اس پر طاری ہوئی تھی۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے کالیا کو دیکھا۔ کالیا سرد نگاہوں سے کیرائل کو دیکھ رہا تھا۔

''مسٹر کالیا۔ آپ یہاں اوہو آپ کا لباس بھی تو بھیگا ہوا نہیں ہے۔ خیر میں یہ نہیں کہتا کہ میں اس پراسرار زمین کے بارے میں کچھ جانتا ہوں لیکن سمندر کے راستے پروفیسر یہاں آئے تھے اور آپ' آپ تو یوں لگتا ہے۔ جیسے ہواؤں پر سفر کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہوں۔ سب خیریت تو ہے ناں......''

''تم نے پروفیسر کا نام لے لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کے یہاں آنے کی مجھے تفصیل بھی بتا دو گے۔''

''بڑی دردناک تفصیل ہے لیکن کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ اس تفصیل کے بارے میں پروفیسر ہی سے بات کریں۔ دراصل میں نے پروفیسر ہی سے بات کریں دراصل میں نے پروفیسر سے وعدہ کیا ہے کہ میں انہیں جہاز پر دوسروں کی نگاہوں سے بچا کر رکھوں گا اور یہی میں نے اب تک کیا تھا۔ کسی خلاصی کو ان کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔''

''مگر وہ یہاں کیوں پوشیدہ ہیں۔''

''کیا یہ بہتر نہیں کہ مجھے میری حیثیت میں رہنا دیا جائے آپ دونوں جہاز کے دو بڑے انسان ہیں بہتر یہ ہے کہ آپ اکیلے ہی یہ گفتگو کریں۔''

''اگر تم نے پروفیسر جیکانندا کو دوسروں سے پوشیدہ رکھنے کا وعدہ کیا ہے تو پھر میرے سامنے اسے کیوں لا رہے ہو۔ یا مجھے اس کے بارے میں کیوں بتا دیا تم نے۔''

''اس لیے کہ میں آپ سے تو دنیا کی کوئی بات نہیں چھپا سکتا۔ آپ عام انسان تو نہیں ہیں۔ جہاز کے مالک ہیں آپ' میری کیا مجال کہ میں آپ سے کوئی بات چھپاؤں۔''

''ہوں ٹھیک ہے آؤ پھر بات کرتے ہیں۔ ہم پروفیسر جیکانند سے کہ نیولیا کا باشندہ ہے اور نیولیا کا کالیا کے پاس پہنچ گئے۔ پروفیسر جیکانند یہی سمجھا تھا کہ دوبارہ آنے والا کیرانگل ہے۔ اس لیے اس نے دروازہ کھول دیا تھا لیکن کیرانگل کے ساتھ کالیا کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کالیا بھی اسے سرد نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ چند لمحات کے بعد پروفیسر جیکانند نے کہا۔

''میں تم سے کوئی رعایت نہیں مانگنا چاہتا کالیا۔ جو کچھ ہوا جس انداز میں بھی ہوا ہے۔ اسے میں صرف اپنی بدقسمتی کہہ سکتا ہوں اور یہ اچھا ہے کہ تم میری دردناک کہانی سن لو۔ شاید تم مجھ پر رحم کھا کر میرے لیے کوئی ایسا راستہ منتخب کر دو کہ جو میرے شایان ہو۔ جس کی تم عزت کرتے تھے۔ جس کی قدر کرتے تھے۔ میں......''

پروفیسر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور نجانے کیوں کالیا کے دل کے گوشے نرم ہو گئے۔ پر اس کی شخصیت نے کالیا کو بڑا سہارا دیا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اس کو اس کی اصل سے آشنا کرنے والا یہی شخص تھا۔ اس نے نرمی سے پروفیسر کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے بےحد حیرت ہوئی ہے لیکن تمہارے آنسو بتاتے ہیں کہ تم پر برا وقت پڑا ہے۔ میں نے جولیا کو الماس کے ساتھ دیکھا تھا۔ وہ وہاں خوش ہے لیکن تم' تم یہاں کیوں ہو۔''

"کچھ وقت بیٹھو گے میرے پاس میں تمہیں اپنی درد بھری داستان سنانا چاہتا ہوں۔"

"کیوں نہیں۔" کالیا نے کہا اور پروفیسر جیکانہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پروفیسر جیکانہ نے اپنی دردناک کہانی سنائی اور کالیا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس میں اس کی اپنی شخصیت بھی کافی حد تک ملوث ہے۔ جولیا اس سے محبت کرتی تھی اور اس کی محبت میں اس نے اپنے آپ سے اور پروفیسر جیکانہ سے انتقام لیا تھا۔ بہر طور کافی دیر تک کالیا غمزدہ رہا پھر اس نے کہا۔

"مجھے بہت افسوس ہے کہ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو۔"

"مجھے کوئی حل بتا دو جیوں یا نہ جیوں کوئی مشورہ دے دو تم ایک اچھے انسان ہو۔"

کالیا خیال میں ڈوب گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان حالات میں اس سے کیا کہے۔ یہ ایک سچائی تھی۔ پروفیسر اتنا بڑا انسان نہیں تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ نیولیا کا باشندہ تھا اور ایک اہم مشن پر اس دنیا میں بھیجا گیا تھا لیکن اب وہ کچھ بھی نہیں تھا اور جب وہ کچھ بھی نہیں تھا تو کالیا کو اس کے ساتھ رحم کرنے سے بھلا کون روک سکتا تھا۔

☆☆☆

الماس سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا کہ جوانی کسی بھی ذی روح پر آئی ہو۔ اس کی کیا خواہشات ہوتی ہیں۔ نوجوانوں کا دل موہ لینے کے لیے اس نے سب سے پہلے نیولیا میں وہ سب کچھ کیا تھا کہ جس نے اسے نوجوانوں میں مقبول کر دیا تھا اور اب جبکہ نیولیا کے نوجوانوں کو اس بات کا علم ہوا کہ ان کی نئی افقاریہ الماس تو انہوں نے سڑکوں پر خوشیاں منائیں اور الماس نے نوجوانوں کو خوش کرنے کے لیے افقاریہ کی حیثیت سے جو احکامات جاری کیے۔

انہوں نے نیولیا کے بوڑھوں کے تو منہ بنا دیے لیکن نوجوانوں کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں تھا اور پھر یوں ہوا کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سڑکوں پر رقص و سرور کی محفلیں جمانے لگے۔ انہیں ہر طرح کی آزادی بخش دی گئی تھی۔ شہران الماس کے لیے کیا اعتراف کرتا اور نوجوان بوڑھوں کی کیا بات مانتے لیکن یہ بھی تھا کہ جادوگروں کی قید سے آزادی سبھی کے لیے خوش کن ثابت ہوئی تھی اور اس بات کا اعتراف بوڑھے بھی کرتے تھے۔ سو انہوں نے برداشت کیا۔

لیکن نوجوان تو الماس کے دیوانے ہو گئے اور جب کئی دن اس رقص و سرور میں گزر گئے۔ تو الماس نے اپنے اصل کام کا آغاز کیا۔ اس نے آہستہ آہستہ نوجوانوں کے ذہنوں کو اپنے شکنجے میں جکڑنا شروع کر دیا اور اس کے ادنیٰ تقریریں کرنے لگے کہ وادی جبانہ میں نکولیا والے بھلا کیا چیزیں ہیں ان کے سامنے اور اگر یہ وسعتیں پھیل کر نکولیا تک پھیل جائیں۔ تو نکولیا کی حسین لڑکیاں ان نوجوانوں کی غلامی میں آ جائیں۔ اس بات کو بڑی سنسنی سے سنا گیا تھا لیکن نوجوانوں نے سوچا کہ بات واقعی درست ہے اور پھر افقاریہ کا حکم بھلا کون ٹال سکتا تھا۔

چنانچہ یہ بھی منظر حیران کن تھا کہ نیولیا کے نوجوان ہتھیاروں کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ الماس کا سحر اتنا عظیم تھا کہ کوئی بھی

اس سے آزاد نہیں ہو سکتا تھا اور جس انداز میں اس نے نوجوان کو تربیت دی تھی۔ وہ تو اور بھی زیادہ دو آتشہ تھا۔ نکولیا کی حسین لڑکیوں کے تصور نے ہر نوجوان کو اس بات پر آمادہ کر دیا تھا کہ وہ انفاریہ کے حکم پر جنگ کرے اور نکولیا۔ کی افرادی قوت کیا ہو گی۔ وار کر کے وہاں سے ہر چیز حاصل کر لے۔ یہاں تک کہ اقتدار بھی اور یہ تصور تو بہت ہی پسندیدہ تھا کہ نکولیا والے ان کے غلام ہوں اور ان کی خدمتگاری کریں۔ سو پھر یہی ہوا کہ تیاریاں بھرپور طریقے سے ہونے لگیں۔ شبران تو تھا ہی الماس کا لیکن بوڑھوں نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اس سے پہلے کہ ہم یہ معمولی سے ہتھیار لے کر نکولیا کی جانب دوڑ پڑیں ہمیں یہ تو معلوم کر لینا چاہیے کہ نکولیا کی افرادی قوت کیا ہو گی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔''

''یہ بات بہت پہلے سے منظر عام پر ہے۔ معزز بزرگو کہ نکولیا کی آبادی نیولیا کے مقابلے میں چار گنا کم ہے اور شبران اس کا گواہ ہے لیکن یہ بات بھی ہے کہ نیولیا کے یہ جیالے سب نکولیا پر ٹوٹیں گے۔ تو انہیں زیادہ لوگوں سے مقابلہ نہیں کرنا پڑے گا۔''

''اگر نکولیا والوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو......!''

''تب تو جنگ کرنا مشکل ہو جائے گا۔'' چند نوجوانوں نے تشویش کا اظہار کیا۔

الماس نے ان کی ہمت بڑھائی اور کہا کہ نکولیا میں ان کی تعداد کا دسواں حصہ بھی موجود نہ ہو گا۔ وہاں کے جوان بھلا جنگ و جدل کیا جانیں۔ یوں اس طرح اس نے نوجوانوں کو تیار کیا اور اس نے اپنے لشکر کی مکمل طور پر تشکیل کی پھر یہ لشکر نکولیا کی جانب روانہ ہو گیا۔ نوجوان عورتیں بوڑھے بچے نیولیا میں باقی رہ گئے تھے اور تقریباً تمام ہی جوان اپنی انفاریہ کی سرکردگی میں نکولیا کی جانب چل پڑے تھے۔ اس طرح الماس نے اپنا وہ قول پورا کر دکھایا تھا کہ وہ سرزمین جبانہ کو خون میں نہلا دے گی۔ جولیا بھی اس مشن پر ان کے ساتھ تھی۔ کیونکہ شیلون بھی موجود تھا اور جولیا نے شیلون کو پوری طرح اپنے شکنجے میں کسا ہوا تھا۔

الماس نے ہر طرح سے جولیا کا جائزہ لے لیا تھا۔ دوران سفر ایک جگہ قیام ہوا تو اس نے جولیا سے کہا۔

''وہاں نکولیا میں کالیا موجود ہے۔''

''ہاں وہ بدبخت وہیں مر رہا ہے۔''

الماس ہنس پڑی۔

''تو نے جس انداز میں یہ بات کہی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آج بھی تیرے دل میں کالیا کا کوئی تصور موجود ہے۔'' الماس نے کہا۔

''میں اس سے انکار نہیں کروں گی لیکن تصور کے مختلف روپ ہوتے ہیں۔ اگر اب میرے ذہن میں اس کے لیے کوئی تصور ابھرتا ہے تو اس میں انتقام کی شدت ہے۔ میں اس شخص کو پیس کر رکھ دینا چاہتی ہوں' میں اسے اتنی اذیتیں دے کر مارنا چاہتی ہوں کہ دنیا میں کسی ذی روح کو اتنی اذیتیں نہ ملی ہوں گی۔''

"لیکن افسوس میں تجھے اس کی اجازت نہیں دوں گی۔"

"میں بھی نہیں۔" جولیا نے کہا۔

"جب نکولیا کے غلام تقسیم ہوں گے تو میں سب سے پہلے جس غلام کو اپنی تحویل میں لینا پسند کروں گی۔ وہ کالیا ہوگا اور تو سوچ جب کالیا میرے غلام کی حیثیت سے میرے پیروں کے تلوے چاٹے گا۔ جو شخص میرے پیروں کے تلوے چاٹے گا۔ وہ تیرے انتقام کا نشانہ کیسے بن سکتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھو۔" الماس نے کہا اور جولیا ایک پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ خاموش ہوگئی۔

"جبانہ کی افکاریہ اگر کسی کام کو چاہے تو مجھ جیسی عورت بھلا اس کی مخالفت کیسے کر سکتی ہے۔"

"لیکن وہ دلچسپ منظر میں تجھے بھی دکھاؤں گی اور اگر کسی بات پر تو نے میرا دل خوش کر دیا تو یہی موقع تجھے بھی دوں گی۔ یقین کرو مردکو غلاموں کی طرح اپنی تحویل میں رکھنا سب سے دلچسپ کام ہے۔" الماس کی آنکھیں خوابناک ہوگئیں اور جولیا کی آنکھوں میں خون کے دریا موجزن ہوگئے لیکن ان آنکھوں کو الماس سے چھپانا تھا۔ کیونکہ اس سے زیادہ شاطر عورت جولیا کی زندگی میں کبھی نہیں آئی تھی۔

☆☆☆

جبران' کالیا سے محبت کرنے لگا تھا۔ وہ اسے بھائی کا درجہ دیتا تھا اور جب کالیا اچانک ہی جبران کے سامنے آیا۔ تو وہ شدت محبت سے دیوانہ وار کالیا سے لپٹ گیا۔ وہ جس مقصد کے لیے گیا تھا۔ اس کے لیے سب ہی تھے اور یہ جاننا چاہتے تھے کہ وہاں نپولیا میں کیا ہو رہا ہوگا۔ فاصلے اتنے تھے اور وسائل اتنے محدود کہ نکولیا والوں کو نپولیا والوں کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہو پاتا تھا لیکن کالیا کو دیکھ کر جبران سب کچھ بھول گیا۔ اس کے ماں باپ اور بہن سب ہی کالیا کی آمد سے خوش تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ شیرنیا کی آنکھوں میں درد کا وہ تصور مجمد تھا۔ جو کالیا کی محبت نے پیدا کیا تھا لیکن وہ بھی صاحب افتدار تھی کہ اس کے بندے اس نے کالیا سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کچھ کالیا کو گھیر کر بیٹھ گئے اور جب جبران نے اس سے کہا۔

"نپولیا کا حال تو سنا۔" کالیا نے کہا۔

"بہتر ہوگا۔ تمام بزرگوں کو طلب کر لیا جائے۔ صورت حال ایسی ہے کہ انہیں نپولیا والوں کے ارادے سے ہوشیار کرنا بے حد ضروری ہے۔" سمبلران کہنے لگا۔

"یہ کام میں کیے لیتا ہوں۔ بلکہ کالیا کا یہ خیال بالکل درست ہے۔ ہمیں بزرگوں کو اپنے ارادوں سے باخبر رکھنا چاہیے اور یہ زیادہ مناسب ہوگا۔" سمبلران نکل گیا اور پھر نکولیا میں ایک دھوم سی مچ گئی کہ کالیا واپس آیا ہے اور نپولیا کی خبر لایا ہے۔ پھر جب نکولیا والے جمع ہو گئے تو کالیا نے انہیں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"نپولیا والوں نے اپنے جادوگروں کو قتل کر دیا ہے اور وہاں افکاریہ تبدیل کر دی گئی ہے۔ افکاریہ وہ عورت ہے۔ جس کے بارے

میں ان خطرات سے آگاہ کر رہا ہوں۔ یعنی الماس جواب شمران کی بیوی ہے اور نپولیا کی اتاریہ بھی....... لیکن اس نے طے کیا ہے کہ نگولیا پر حملہ کر دیا جائے اور نگولیا کے نوجوانوں کو قید کر کے غلام بنا لیا جائے اور لڑکیوں کو خادمائیں۔ اس مقصد کے لیے وہاں برق رفتاری سے کام ہو رہا ہے اور یہ بھی ایک سچ ہے کہ نپولیا والوں کی تعداد نگولیا والوں سے چار گنا زیادہ ہے لیکن ہمارے نوجوان بھی غلام بننے کے بجائے موت کی نیند سونا پسند کریں گے۔"

"اگر یہ ساری باتیں سچ پر مبنی ہیں تو پھر ہمیں فوراً ہی ان سے جنگ کی تیاری کر لینی چاہیے۔" کالیا نے کہا۔

"یہ ساری باتیں سچ ہیں اور معزز بزرگ میں نے غلط نہیں کہا لیکن آپ اس انداز میں نہ سوچیں جہاں وہ لوگ طاقت کا جادو رکھتے ہیں۔ وہاں ہم لوگ عقل کا جادو استعمال کر سکتے ہیں اور آپ لوگ مطمئن رہیں۔"

"تیاریاں بے شک کی جائیں گی۔ ہتھیار بھی بنائے جائیں گے لیکن ایک وعدہ میں آپ سے کرتا ہوں کہ میری عقل کا جادو نپولیا والوں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دے گا۔"

"میں نے اس کے لیے موثر منصوبہ تیار کیا ہے اور مجھے اس کے لیے نوجوانوں کی مدد درکار ہے۔" جبران نے کہا۔

"معزز بزرگوں کی موجودگی میں ان کی اجازت کے ساتھ میں کالیا کو اپنی فوج کا سالار منتخب کرتا ہوں اور اسے اختیار دیتا ہوں کہ جس طرح وہ چاہے جنگ کی تیاریاں کرے۔"

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ دوسری دنیا سے آنے والے کے پاس بلاشبہ عقل کا جادو موجود ہے۔"

"تو بس پھر آپ لوگ اطمینان رکھیے۔ میں نپولیا والوں کا ایسا استقبال کروں گا کہ وہ یاد رکھیں گے۔"

"خون بہے گا اور وادی جبانہ سرخ ہو جائے گی۔ یہی تو ہم نہیں چاہتے تھے۔" ایک بزرگ نے کہا۔

"میں یہ کوشش بھی کروں گا کہ خون نہ بہے اور اس بات کا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکا میں نگولیا والوں کو ایسی شکست سے دوچار کروں گا۔ جوان کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہوگی۔" کالیا نے بہت بڑا دعویٰ کیا تھا۔

لیکن اس دعوے کی کچھ وجوہات بھی موجود تھیں۔ جو اس کے ذہن میں پوشیدہ تھیں۔

☆☆☆

جان کیرانل پروفیسر جیکانہ کے پاس پہنچ گیا دونوں کالیا کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔

"پروفیسر مسٹر کالیا کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔"

"بس کچھ نہ پوچھو یوں سمجھو میرا عمر بھر کا تجربہ کالیا کو سمجھنے میں ناکام رہا۔ میں نے اس پر ایسی ذمہ داریاں مسلط کیں۔ جو مجھ کو نہیں کرنی چاہئیں تھیں۔ اس سے برائی مول لے بیٹھا۔ نہیں لینی چاہیے تھی۔ اس نے مجھ سے زیادہ ذہانت سے سوچا اور اس کی ذہانت اس کے

کام آئی جنگ میں اپنی حماقتوں کا شکار ہو گیا۔"

"حضرات سنا یہ گیا ہے کہ شیطان تو نہیں کہتا لیکن یوں سمجھے کہ میری اور اس کی قربت ہے شیطان اور کالیا میں بھی معمولی سا فرق ہے۔" کالیا کی آواز سنائی دی دونوں اسے دیکھ کر حیران رہ گئے

کیرائل تو اس وقت بہت حیران ہو گیا تھا۔ کیونکہ کالیا کسی ذریعے سے وہاں نہیں پہنچا تھا۔ کیرائل نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور کہنے لگا۔

"کالیا آپ اس وقت بھی بغیر کسی ذریعے کے یہاں آئے ہیں کیسے۔" کالیا مسکرا دیا۔ پھر اس نے کہا۔

"بہت سی باتیں بتانے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔ آپ لوگ اگر کوئی اہم گفتگو نہیں کر رہے ہیں۔ تو مجھے کچھ باتیں کرنا ہیں...... تو پروفیسر میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ دل کی بات مسٹر کیرائل کو بھی بتا چکے ہیں۔ آپ پر میں نے غور بھی بہت کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ کو اپنے ان تمام معمولات سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ آپ کی تمام ذمہ داریاں بے اثر ہو گئیں اور آپ اب ایسے دوراہے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ جہاں سے آپ کسی بھی سمت کا تعین نہیں کر سکتے۔ پروفیسر رشتے اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتے ہیں اور ان میں بڑی وسعتیں ہوتی ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں جب تمام قریب کے رشتے دور ہو جائیں تو اس کائنات میں پھیلا ہوا ہر انسان ایک دوسرے کا رشتہ دار ہوتا ہے۔ اگر میں آپ سے یہ کہوں پروفیسر کہ اس وقت سرزمین جبانہ خون کے ساحل پر کھڑی ہوئی ہے اور یہاں کسی بھی لمحے لا تعداد زندگیوں کے نقصان کا اندیشہ ہے تو کیا آپ کے دل میں جبانہ والوں کے لیے کوئی گنجائش نکل سکتی ہے۔"

"مجھے تمام حقیقتیں بتاؤ۔ میرا ذہن بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔" پروفیسر جیکانہ نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"کم بخت الماس نیولیا والوں کو کولیا والوں کے خلاف خونریزی پر آمادہ کر رہی ہے۔ جیران نے یہ ذمہ داری میرے سپرد کر دی ہے کہ میں اس خون ریزی سے کسی طرح بچوں اور اگر یہ انتہائی ضروری ہو جائے تو پھر نیولیا والوں کا مقابلہ جبانہ والوں کے ساتھ مل کر کروں۔ پروفیسر میں اس سلسلے میں آپ کی مدد چاہتا ہوں۔"

"میری......؟"

"ہاں...... آپ میرے معاون کار رہے ہیں اور مجھے میری کاوشوں میں مدد دیں۔ کیرائل اس وقت میں نے تمہیں اس لیے اپنے ساتھ شریک کیا ہے کہ تم بھی اس جنگ میں شریک رہو۔ خلاصیوں کو کہو کہ اپنی رنگ رلیاں ترک کر دیں اور اپنی جہازی ذمہ داریاں پوری کریں۔ ہمیں جہاز کی ضرورت ہے اور جہاز پر ایک نائب کی حیثیت سے میں یہ بات جانتا ہوں کہ جہاز پر ایندھن کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے کہ وہ بہت عرصے تک اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آہستہ آہستہ جہاز کی روانگی کی تیاری مکمل کر لی ہو سکتا ہے ہمیں اس کے لیے جلدی عمل کرنا پڑے۔"

کیرائل کے چہرے پر سنسنی کے آثار پھیل گئے" اس نے کہا۔ "خلاصیوں کو کنٹرول کرنا میری ذمہ داری ہے اور اگر آپ کی یہ اجازت ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ لڑکیوں کے ساتھ جہاز پر پہنچ جائیں تو پھر تو کوئی مشکل ہی نہیں رہتی لیکن کیا یہ کام کسی تعین کے تحت کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کتنا وقت دے سکتے ہیں مجھے......"

"جس قدر ممکن ہو اور تمہیں ان دونوں کا بھی پورا پورا خیال رکھنا ہے۔ جنہیں میں نے مہمان کی حیثیت سے تمہارے سپرد کیا ہے۔"

"آپ ان سے مل لیں جناب! اگر وہ غیر مطمئن ہوں تو میں قابل سزا ہوں۔"

"ٹھیک ہے کیپٹن گفتگو کا یہ انداز اختیار نہ کریں ہم لوگ دوستوں کی حیثیت سے بات کر رہے ہیں۔ پروفیسر کیا آپ خشکی پر چلنے کے لیے تیار ہیں۔"

"اگر تم مناسب سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے۔ وہ یہ محسوس نہ کریں کہ میں نپولین ہوں۔"

"آپ ہر بات کو مجھ پر چھوڑ دیں۔ یہ میرا کام ہے کہ میں آپ کو ان کے سامنے کس حیثیت سے لے جاتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔"

کالیا اپنا کام مکمل کر لینا چاہتا تھا۔ اس نے انتظار یا اور اپیا سے جہاز پر ملاقات کی اور اس کے بعد روانگی کے لیے اسی جہاز کا ایک اسٹیمر استعمال کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ پروفیسر اس کے ساتھ تھا۔ بھلا کولیا والوں کی کیا مجال کہ اس کے سامنے کوئی بات کرتے۔ انہوں نے سرد نگاہوں سے جیکانہ کو دیکھا لیکن کسی نے کچھ کہنے کی ہمت نہیں کی اور نہ ہی کالیا نے ان کی سرد نگاہوں کو کوئی اہمیت دی اور اس نے اپنی کاروائیوں کا آغاز کر دیا۔

"سرزمین جبانہ پر مجھے میری ماں نہیں ملے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے اتنا کچھ مل گیا ہے جس کا میں تصور نہیں کر سکتا تھا۔ میرے پاس پتھر کی ایک کتاب موجود ہے اور اس میں وہ یادداشتیں ہیں۔ جو مجھے جبانہ سے حاصل ہوئیں اور اس کے علاوہ مجھے زندگی کا ایک ایسا محور ملا ہے۔ جو یوں سمجھ لیجیے کہ میری حیات کی پہلی اور آخری خواہش تھی۔ اس کے علاوہ میں نے یہاں اتنے علوم سیکھے ہیں جن کے بارے میں ابھی بتانا بے کار ہے لیکن اتنا ضرور بتا دوں آپ کو کہ یہ علوم دنیا کے لیے ناقابل یقین ہوں گے۔ یہاں اس سرزمین پر جہاں جادوگروں کی مملکت ہے۔ میں نے اپنے ذہن کے سہارے اپنے علم کی بدولت ایک بہت بڑا کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لیے مجھے آپ کی مدد درکار ہے۔"

"میں تمہارے لیے سب کچھ کرنے کو تیار ہوں لیکن میری ذہنی کیفیت تم جانتے ہو۔"

"میں نے آپ کو انسانی ہمدردی کے نام پر پکارا ہے۔ پروفیسر! بہت عرصے قبل جبانہ کی دونوں آبادیاں ایک ہی تھیں اور سب ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آپ تو اسی دور کے انسان ہیں کیا آج آپ کے دل میں جبانہ والوں کی محبت نہیں جاگی۔"

"نہیں نہیں یہ سب کچھ کہہ کر مجھے شرمندہ مت کرو۔ میں نے تمہاری ہدایت ماننے سے انکار تو نہیں کیا۔"

"کیا میں آپ کو اپنے دل کی وہ تمام باتیں بتا سکتا ہوں اعتماد کے ساتھ جو میرے دل میں ہیں۔"

"ایک پتھر سے تم کسی شان کی امید نہ رکھو۔ میں تو پتھرا چکا ہوں۔ تمہارے حکم کی تعمیل پر عمل پیرا ہو سکتا ہوں۔ باقی مجھ میں کیا رکھا ہے۔"

"تو سنیئے الماس کی سرکردگی میں نجولیا والے نکولیا پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہیں اور یہ بات بھی میرے علم میں بخوبی آ چکی ہے کہ ان کی تعداد نکولیا والوں سے کہیں زیادہ ہے۔ میں ان لوگوں کی معصومیت پر یقین رکھتا ہوں اگر انہیں نکولیا والوں کی تعداد اپنے آپ سے سینکڑوں گنا زیادہ نظر آئے تو وہ میرے خیال سے جنگ کرنے کی ہمت نہیں کر سکیں گے اور الماس اپنے منصوبے میں ناکام ہو جائے گی۔ میں یہی کرنا چاہتا ہوں۔" پروفیسر نہ سمجھنے والے انداز میں کالیا کو دیکھنے لگا۔ کالیا نے پھر کہا۔

"ہاں یہاں آئینے نہیں ہیں۔ اسی لیے لوگ آئینہ سازی سے واقف نہیں ہیں لیکن عکس کا جادو یہاں ایک بڑے الو کے طریقے سے موجود ہے اور میں نے عکس کے جادوگر سے وہ جادو حاصل کر لیا ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ میرا یہ فن ایک دن یہیں میرے کام آئے گا۔"

"میرا دماغ اب اتنا طاقتور نہیں ہے۔ جتنا کبھی تھا اور نہ ہی میں ان ساری باتوں کو اتنی آسانی سے سمجھ سکتا ہوں۔" پروفیسر نے کہا۔ "تو پھر میرے ساتھ تجربے کے لیے تیار ہو جایئے۔ میں آپ کے ساتھ سب سے پہلے میدان جنگ منتخب کروں گا۔ جہاں ہمیں نجولیا والوں کا استقبال کرنا ہوگا اور اسی میدان جنگ کو میں نکولیا کی فوجوں سے بھر دینا چاہتا ہوں۔" پروفیسر نے پھر دھیمے سے انداز میں مسکرا کر ان الفاظ سے ناواقفیت کا اظہار کیا تھا اور کالیا نے سوچا تھا کہ اب پروفیسر کو اپنا تجربہ کر کے ہی دکھا دے تا کہ بات اس کی سمجھ میں آ جائے۔

عکس کے جادوگر نے جو طریقہ کار کالیا کو بتایا تھا۔ وہ بے حد انوکھا تھا اگر سرزمین جبانہ کا کوئی باشندہ ہوتا اور اسے زمانہ جدید کی سائنسی تحقیقات کا کوئی علم نہ ہوتا تو اس کے لیے اس تجربے کو ایک نیا رنگ دینا انتہائی مشکل کام تھا لیکن بھاپ کے وہ آئینے جو ایک مخصوص انداز میں تشکیل پاتے تھے۔ کالیا کے لیے تیار کر لینا مشکل کام نہ ثابت ہوا۔ اس نے نہایت ذہانت کے ساتھ سمندری پانی کو استعمال کرتے ہوئے بھاپ کی منجمد دیواریں قائم کیں اور ان دیواروں کی بلندی کے لیے ایک خاص طریقہ کار اختیار کیا ان کے زاویے اس کی ذہانتوں کا نمونہ تھے اور اس نے ہمیشہ ہی بہترین ذہانت کا ثبوت دیا تھا۔

پروفیسر جیکانہ کی مدد سے وہ بھاپ کی ایسی دیواریں قائم کر رہا تھا۔ جو نظر نہ آئیں لیکن ان کا عمل پسند کے مطابق ہی ہو خصوصاً زاویوں کا اس نے ایک ایسا معیار قائم کیا تھا کہ دنیا بھر کے سائنس دان ان زاویوں کی ترتیب دیکھ کر حیران رہ جاتے۔

بھاپ کی یہ منجمد دیواریں روشن اور چمکدار تھیں لیکن اس طرح کہ ان کا احساس کسی کو نہ ہو۔ کالیا پانچ چھ دن تک اس کام میں معروف رہا تھا اور پروفیسر کی ذہانتیں جاگتی جا رہی تھیں۔

جب ایک ایسا شخص اس کے ساتھ مصروف عمل تھا تو ایک ایسا آدمی جس نے خود ہی اپنی زندگی تحقیق میں گزاری ہو کیوں نہ دلچسپی پر آمادہ ہو جاتا۔ پروفیسر جیکانہ کو کالیا کے الفاظ یاد تھے۔

اس نے کہا تھا کہ اگر نیولیا والوں کو ان کی اپنی تعداد سے سینکڑوں گنا زیادہ تعداد دکھا دے تو وہ جنگ پر آمادہ نہیں ہوں گے اور پروفیسر جیکانہ نے زاویوں کی ان دیواروں میں اپنا یہ عکس دیکھا تھا۔ جو اس کم از کم تیس چالیس جگہ نظر آیا تھا۔ یعنی ایک شخص چالیس گنا نظر آنے لگا تھا۔

ان دیواری زاویوں کے سامنے میدان جنگ پہ آنے والے ایک تھوڑے سے لشکر کو ان زاویوں میں دیکھتے تو وہ انہیں چالیس گنا زیادہ نظر آتا۔ پروفیسر عش عش کر اٹھا اور کالیا کے ہاتھ چوم لیے۔

"بعض اوقات انسان کسی دوسرے کے بارے میں کبھی صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ میں نے تمہیں ایک عام انسان سمجھا تھا۔ ہوسکتا ہے یہ بھاپ اور عکس کا جادو تم نے کسی جادوگر سے سیکھا ہو لیکن کالیا۔ تم نے اس کا استعمال جس انداز میں بھی کیا ہے شاید میں اسے کبھی نہ بھول سکوں۔"

"پروفیسر اگر سچ پوچھیں تو میری حالت بھی عجیب ہے۔ آپ ان لمحات میں میرے دوست بنے تھے۔ جب میں اپنی سرزمین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ میں اتنی عزت کرتا تھا آپ کی کہ بیان نہیں کرسکتا لیکن بدقسمتی سے جب ہم اپنی زمین کے حدود تک پہنچے تو ہمارے ذہن تقسیم ہو گئے۔

آپ نیولیا کے باشندے کہلائے اور میں نکولیا کا۔ اگر کوئی مجھ سے یہ رائے لیتا تو میں کھل کر یہ بات کہہ سکتا تھا کہ میں شخصی محبت کا قائل ہوں۔ صرف علاقے کی بنیاد پر میرے ذہن میں تفریق پیدا نہیں ہوسکتی۔

آپ لوگ چلے گئے لیکن میں اس مشکل کا شکار رہا کہ جبانہ کی سرزمین پر خون نہ بہنے دوں اور کچھ نہیں پروفیسر تو کم از کم میرے ماں باپ کا تعلق یہیں سے تھا۔ سمیران میرا چچا ہے اور جبران میرے چچا کا بیٹا۔ جو اس وقت نکولیا کا سردار ہے میں مسلسل ان کوششوں میں مصروف رہا ہوں پروفیسر کہ سرزمین جبانہ کی بھلائی ہو لیکن پروفیسر اس کے ساتھ ساتھ میرا دل یہاں نہیں لگا۔

میں آپ کے سامنے دل کی ساری باتیں کھول رہا ہوں۔ میرا دل یہاں کبھی نہیں لگا۔ پروفیسر میں اپنی اس دنیا کو یاد کرتا ہوں۔ شاید اگر میرے ماں باپ مجھے یہاں مل جاتے تو میں ان کی ذات میں ضم ہو جاتا اور ان تمام باتوں کے بارے میں نہ سوچتا لیکن وہ بھی یہاں موجود نہیں تھے۔ میرا ذہن بھٹکا بھٹکا رہا اور بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ سرزمین جبانہ سے واپس چلا جاؤں۔

یہ فیصلہ آج تک قائم ہے۔ کیرائل سے میں نے کہہ دیا ہے کہ جہاز کو سفر کے لیے تیار رکھے۔ عدیل بخشی، میڈم تاشہ وہ تمام لوگ مجھے بے حد یاد آتے ہیں۔ پروفیسر جن کے ساتھ میری زندگی کا آغاز ہوا تھا۔ میں آپ کے دکھے دل کو اور دکھانا نہیں چاہتا لیکن حقیقت یہ

ہے کہ میں نے جولیا کو کبھی اس نگاہ سے نہیں دیکھا۔ جس کے لیے مجھے کہا جاتا رہا ہے۔

آپ میری شرافت پر پورا یقین کیجیے۔ میں نے کبھی اپنے منہ سے جولیا سے وہ الفاظ نہیں کہے تھے جو محبت اور چاہت کے الفاظ ہوتے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ تھی پروفیسر کہ میں ایک ایسی شخصیت کو پسند کرتا تھا جو میری نگاہوں میں نامعلوم تھی۔

میں اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ ایک بیرونی سفر کے دوران ایک ایسے شخص نے جو بے حد معمر تھا اور سمندر میں موتیوں کی تلاش کا کام کرتا تھا۔ ایک تصویر مجھے دی تھی جو کسی سمندری مخلوق کی تھی۔ سمندر کی گہرائیوں میں وہ تجسس انداز میں سامنے دیکھ رہی تھی۔ وہ تصویر میرے دل میں جا بیٹھی۔

پروفیسر میں اس کی تلاش میں سرگرداں ہو گیا۔ ہم جس دنیا کے باشندے ہیں۔ خصوصاً جہاں میں نے نمو پائی ہے اور جس ماحول میں میری پرورش ہوئی ہے۔ اس میں پروفیسر میرا نظریہ مذہبی طور پر یہ ہے کہ انسان کی تقدیر اس کے لیے راستے متعین کرتی ہے۔ میرے دل میں جو قوت جاگزیں ہوئی تھی۔

وہ ایک زندہ وجود رکھتی تھی اور تقدیر اس کی جانب میری راہنمائی کر رہی تھی۔ پروفیسر بالآخر میں نے اس صورت کو پالیا اور اب وہ انسانی شکل میں میرے پاس موجود ہے۔ آپ جانتے ہیں پروفیسر وہ کون ہے۔" اتنے طویل لمحات کے بعد پہلی بار پروفیسر جیکانہ کے چہرے پر تجسس اور دلچسپی کے آثار پیدا ہوئے تھے وہ حیرانی سے بولا۔

"کون ہے وہ۔؟"

"وہ نیولیا کی افقاریہ ہے ملکہ تھی۔ وہ افقاریہ جو جادوگروں کی تحویل میں قیدیوں جیسی زندگی گزار رہی تھی اور جسے میرا انتظار تھا۔ پروفیسر افقاریہ اب میرے پاس ہے۔ میرے ساتھ ہے اور وہاں نیولیا میں الماس نے اپنا اقتدار قائم کر لیا ہے۔ اس عورت نے ہمیشہ ہی سازشیں کی ہیں اور یہ کیرائن گروپ کی جانب میرے اغواء کے لیے متعین کی گئی تھی۔

لیکن حالات نے مجھے اور اسے ایک انوکھی راہ پر ڈالا۔ اس بھیانک عورت سے کوئی بعید نہیں ہے کہ کیا کر ڈالے اور کیا نہ کر ڈالے۔ میں جیانہ کو اس کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا۔ ہمیں اس کے بارے میں بھی سوچنا اور یہ سب کچھ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ یہ سب اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے اور اب ایک مقصد میرے سامنے ہے۔ ایک مشن میرے سامنے ہے۔ میں نے یہاں سے کچھ علوم حاصل کیے ہیں۔ واپس اپنی دنیا میں جاؤں گا تو ان علوم سے کوئی ایسا ناجائز فائدہ نہیں اٹھاؤں گا جو میری دنیا کے انسانوں کو نقصان پہنچائے۔

اس کے علاوہ عدیل بخشی کے لیے میں نے پتھر کی کتاب تیار کی ہے جس میں وہ یادداشتیں محفوظ ہیں جو ان کے لیے بڑی کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ ہم انسانیت کی بقا و انسانیت کی بھلائی کے لیے اتنا کچھ تو نہیں کر سکے جتنا ہمارے دل میں تھا۔

لیکن اس کے علاوہ میں کچھ ایسی چیزیں لے جاؤں گا۔ اپنے ساتھ جو عدیل بخشی کی ساری محنت کا صلہ ہوں گی۔ یہ میری آرزو

ہے۔ میں دوہری کیفیت کا شکار ہوں ایک طرف میرے دل میں جبانہ کا پیار ہے لیکن صرف اس انداز میں کہ یہ میرے اجداد کی سرزمین ہے تو دوسری طرف مجھے اپنی اس دنیا سے بھی محبت ہے جس کے بارے میں مجھے محسوس ہوتا ہے۔ جیسے وہ میری منتظر ہو۔ جیسے اس کی کھلی آنکھیں میرا انتظار کررہی ہوں۔"

پروفیسر نے پردرد آواز میں کہا۔

"مجھ سے بھی کچھ ایسی غلطیاں ہوئی ہیں۔ جس کا نتیجہ مجھے بھی ملنا چاہیے جو ملا ہے۔ میں جبانہ والوں کی جانب سے نپولیا کے لیے موت کا جادو لینے گیا تھا۔ تاکہ گلولیا والے طاقتیں لے کر واپس آئیں تو ہم نپولیا والے بھی ان سے پیچھے نہ رہیں۔ وہاں پہنچنے کے بعد میں نے اس دنیا میں ضم ہونے کے لیے ایک لڑکی سے شادی کرلی۔ میری وفادار تھی وہ مجھ سے محبت کرتی تھی لیکن میں نے اس کے ساتھ وفا نہیں کی۔ میں نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک بیٹی کو چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگئی۔ جولیا کو بھی میں نے اپنے مقصد ہی کا شکار بنایا تھا۔ یہ بات ہمیشہ سے میرے دل میں موجود تھی کہ میں جبانہ واپس جاؤں گا۔ جولیا کو میں نے وہاں کے لیے نہیں جبانہ کے لیے قائم رکھا تھا اور اسے ایسے انداز میں پروان چڑھایا تھا کہ وہ جبانہ سے محبت کرے لیکن لاتعداد غلطیاں ہوئیں مجھ سے اور جب مجھے اس بات کا علم ہوگیا کہ تم اس دنیا میں ہونے کے باوجود جبانہ کے باشندے ہو تو میں نے سوچا کہ جولیا کو تم سے منسوب ہوجانا چاہیے۔ مگر شاید یہ میری غلطی تھی ناکام رہا ہوں میں اپنی زندگی کے ہر مشن میں ناکام رہا ہوں اور یہاں تک آگیا ہوں کہ اب سب کچھ کھودیا ہے میں نے بہرحال تمہارا مذہب کہتا ہے کہ تقدیر بھی ایک چیز ہوتی ہے ہوسکتا ہے یہی میری تقدیر ہو۔"

"اپنے جذبات پر قابو رکھیں' بعض اوقات انسان اپنے لیے جب وہ سب کچھ کرنے میں ناکام رہتا ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے تو پروفیسر پھر وہ دوسروں کے لیے سوچتا ہے اور دوسروں کے لیے کرتا ہے۔ زندگی کو اس طرح بھی سکون مل جاتا ہے اپنے آپ کو نقصان میں نہ سمجھے جولیا نے جذبات میں آکر جو کچھ کیا ہے وہ اچھا نہیں لیکن اب یہ سب کچھ ہوچکا ہے ہم اس ہوسکے کو واپس نہیں لاسکتے۔ تو اس کے لیے سر پیٹنے کا کیا فائدہ۔"

کالیا خاموش ہوگیا تو پروفیسر نے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کالیا کہ تمہارا مستقبل کا کیا پروگرام ہے۔"

"پروفیسر' پہلے تو میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ شاطر الماس نے نپولیا والوں کو کہاں تک پہنچایا ہے۔ اس کے منصوبے سے مجھے جو واقفیت حاصل ہے کہ وہ گلولیا حملہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اور گلولیا کے غلاموں کو اپنا غلام بنانے کی خواہشمند' بہت بڑا المیہ ہوجائے گا۔ پروفیسر اگر الماس زندہ رہی اس بار میں نے بحالت مجبوری یہ فیصلہ کیا ہے کہ اور جو کچھ ہو یا نہ ہو لیکن میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کردوں گا۔ کم از کم جبانہ کی سرزمین سے یہ داغ مٹ جائے پروفیسر بحالت مجبوری میں نے یہ فیصلہ کیا ہے ورنہ آپ یقین کریں کسی

ایسے انسان کو قتل کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ جس کا کوئی قصور نہ ہو، میں اپنے آپ کو موت میں ملوث نہیں کرسکتا۔"

"ٹھیک ہے مگر اس کے لیے تمہیں نیولیا جانا پڑے گا۔" پروفیسر نے مشورہ دیا۔

"ہاں میں اس معاملے کو نظرانداز نہیں کرسکتا۔ آپ کو میں کچھ ذمہ داریاں سونپ رہا ہوں جبران کو آپ سے ملوادوں گا اور وہ میری خواہش پر آپ سے تعاون کرے گا۔ پروفیسر ان اوس کی دیواروں کا تحفظ کیجیے گا اپنے آدمیوں کو ہوشیار رکھیے گا۔ میں بہت جلد آپ کو اطلاع دوں گا کہ ہمیں کس طرح اپنا کام سرانجام دینا چاہیے۔"

یہ مجوبہ جو شاید جبانہ کے کسی جادوگر نے اس شکل میں نہیں تیار کیا تھا پروفیسر کے تحفظ میں دے دیا گیا۔ کالیا جانتا تھا کہ یہ کس قدر اہم چیز ہے اس کا برقرار رکھنا نہایت ضروری تھا اور اس کی دیکھ بھال کی ذمے داری کسی نہ کسی پر عائد کرنی تھی' پھر وہ پروفیسر جیکانہ کے ساتھ جبران کے پاس پہنچ گیا۔ اہل جبانہ اپنے دوست اور دشمن کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔ سو پروفیسر جیکانہ کو دیکھ کر جبران کی آنکھوں میں حیرت کے نقوش نظر آنے لگے۔ سمبران بھی ششدر رہ گیا۔ کالیا نے کہا۔

"میرے بھائی اور میرے چچا' پروفیسر جیکانہ کے بارے میں تم لوگ یہ جانتے ہو کہ وہ نیولیا کا باشندہ ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جو سرزمین نیولیا کے لیے جادو لینے گئے تھے لیکن اگر میں تم سے یہ کہوں کہ پروفیسر جیکانہ میرا بزرگ میرا ساتھی میرا دوست اور اصل میں کالیا کا ہمدرد ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرلو گے۔" جبران نے فوراً کہا۔

"ہاں میرے بھائی چونکہ یہ بات تو نے کہی ہے لیکن کیا درحقیقت ایسا ہے۔"

"ہاں ایسا ہی ہے اور جو کچھ میں نے تمہیں بتایا اس کی تصدیق پروفیسر جیکانہ سے ہوسکتی ہے' شیطان اعظم بہت جلد نیولیا کے لشکر کو لے کر ہماری جانب سفر کرنے والی ہے لیکن پروفیسر جیکانہ نے اب ایک ایسا حصار قائم کیا ہے کہ اہل نیولیا شاید ہم سے جنگ کرنے کی ہمت نہ کرسکیں' لیکن اگر ایسا ہو بھی گیا تو ہم انہیں مشکلات میں ڈال دیں گے۔"

"ہم کر یہی بات ہے تو تیرا کہا سرآنکھوں پر اور ہم اسے ایک یقینی امر جانیں گے کہ جیکانہ ہمارا ساتھی ہے لیکن ہمیں اب کرنا کیا ہے۔"

"جیکانہ کی ہدایت کے مطابق عمل اور جبران چونکہ تم نے مجھے اپنی فوجوں کا سالار بنایا ہے اس لیے یوں سمجھو کہ پروفیسر جیکانہ میرے دست راست ان سے انحراف کیا گیا تو مجھے خوشی نہیں ہوگی۔"

"ہرگز نہیں' جب میں نے کہا کہ تیرا کہا مانا جائے گا تو یوں سمجھ کہ وہی بات ہے۔"

جیکانہ کو تمام ذمے داریاں سونپنے کے بعد اب کالیا پر یہ الزام تھا کہ وہ ایک بار پھر نیولیا کی جانب طویل سفر اختیار کرے' دوسرے لوگوں کے لیے یہ سفر واقعی بے حد طویل تھا لیکن ہواؤں کا جادوگر ہوا کے دوش پر اسی طرح سفر کرسکتا تھا۔ جس طرح ایک ملک سے دوسرے ملک تک کا سفر مختصر ترین وقت میں کرلیتا ہے۔ مہذب دنیا کے تصور میں انسان کی پرواز نجانے کب سے ہے۔ اس نے ایسی مشین تو ایجاد کر

لی جو پرندوں کی مانند ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے لیکن وہ اپنی ذات میں وہ قوت نہیں پیدا کر سکا لیکن قدرت جسے جو دینا چاہے سو اہل جبانہ اس جادو کے بارے میں جانتے تھے اور یقینی طور پر اگر یہ ردعمل ہو جائے تو بہت سے مسائل اس شکل میں بھی حل ہو سکتے ہیں لیکن کالیا پہلے جہاز پر آیا تھا۔ ایپا اور انفاریہ مطمئن تھے' کیرائل ویسے ہی ایک عمدہ انسان تھا' چنانچہ ان نادیدہ مہمانوں کے لیے جن کی صورت اس نے آج تک نہیں دیکھی تھی وہ ضروریات مہیا کرتا رہتا تھا۔

حیران بے شک تھا لیکن اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لیے یہ سرزمین جادو کی زمین تھی اور کیرائل نے ایسے حالات پیدا کر دیے تھے کہ اس کے علاوہ کوئی اس سمت نہ جائے جہاں کالیا کا کیبن آباد تھا۔ کالیا نے ان دونوں سے کہا کہ اب وہ آخری مراحل میں قدم رکھ رہا ہے اور انہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔

انفاریہ نے جواب دیا۔

"راتوں کو جب ہم اپنے کیبن سے نکل کر اس عظیم الشان جہاز پر سیر کرتے ہیں تو نجانے مجھے کیا کیا خواب گھیر لیتے ہیں۔ تمہاری دنیا کے خواب۔"

"وہ وقت اب قریب آ رہا ہے جب تم میری دنیا کا نظارہ کرو گی۔ فی الحال مجھے تمہارا تعاون اس شکل میں درکار ہے کہ تم یہاں اپنے آپ کو محفوظ رکھو میں اب چلا ہوں اور ممکن ہے مجھ سے تمہاری دوسری ملاقات میں وقت لگ جائے۔" انفاریہ نے بے قرار لہجے میں کہا۔

"اپنا تحفظ کرنا کالیا' اپنے آپ کو میرے لیے محفوظ رکھنا۔"

کالیا نے اسے دلاسا دیا اور پھر جہاز ہی سے اپنے آپ کو زادیوں میں قید کر کے ہواؤں کے دوش تک پہنچا دیا' سمندر عبور کر کے وہ اس جانب بڑھنے لگا جہاں سے پتھر کی ایک دیوار سرحدوں کا تعین کرتی تھی اور یہ قدرتی پہاڑ بلاشبہ بڑی اہمیت کے حامل تھے لیکن ان سے گزرنے کا راستہ ان کے نیچے سے تھا اور بلندی سے گزرنے والے بڑے دشوار گزار مراحل میں مبتلا ہو جاتے تھے لیکن ہواؤں کا مسافر ہواؤں کے ساتھ برق رفتاری سے سفر کرنے لگا اور اس نے زیادہ فاصلہ نہیں طے کیا تھا کہ اس کے انداز میں شدید حیرانی کے آثار پیدا ہو گئے' اس نے دیکھا کہ نیولیا کا عظیم الشان لشکر اب صرف دو سورج اور دو چاند کے فاصلے پر ہے یہ لشکر جس رفتار سے سفر کر کے نگولیا کی سرزمین پر پہنچے گا اس میں اسے اڑتالیس گھنٹے لگ جائیں گے۔ کالیا کو یہ امید نہیں تھی کہ الماس اتنی برق رفتاری سے یہ سب کچھ کرے گی' فضا ہی میں رک کر اس نے اس لشکر کا پوری طرح جائزہ لیا اور الماس کو دیکھ لیا جو بڑی شان و شوکت سے اس لشکر کی سپہ سالار بنی ہوئی تھی اور احمق شیران اس کے ساتھ تھا۔ نہ صرف وہ بلکہ جولیا کو بھی چار چاند لگے تھے۔ جولیا کی اس کیفیت سے کالیا بخوبی واقف تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ اگر موقع ملا تو جولیا کو سمجھائے گا اور اگر وہ مان گئی تو پروفیسر جیکانہ کی زندگی میں یہ ایک نہایت خوشگوار واقعہ ہو گا' لیکن اس وقت ان تمام باتوں کے بارے میں نہیں سوچا جا سکتا تھا یہاں تو صورت حال ہی بالکل مختلف تھی اور شعبان کو جلد از جلد واپس جا کر نگولیا کے جوانوں کو منظم

کرنا تھا تا کہ نیولیا والوں کے ہوش وحواس پست کیے جائیں لیکن ایک خوف اور بھی تھا اس کے دل میں وہ یہ کہ اگر اہل نیولیا لشکر کی تعداد سے خوفزدہ نہ ہوئے اور حملہ آور ہوہی گئے تب وہ کیا کرے گا کوئی ایسا عمل ضروری تھا جس سے اہل نیولیا کو خوفزدہ کیا جا سکے۔ اپنے طور پر یہ تمام اندازے قائم کر کے اس نے واپسی کا سفر اختیار کیا اور اس کی واپسی پروفیسر جیکانہ تک ہی ہوئی جسے دیکھ کر کالیا کو خوشی ہوئی تھی کہ جبران اور اس کے تمام ساتھی پروفیسر جیکانہ کی عزت کرتے ہیں اور کالیا کے حکم کے مطابق اس کے ساتھ مہربانی کا سلوک' کالیا نے انتظار کیا اس وقت کا جب پروفیسر جیکانہ اسے تنہا ملے اور اس کے لیے اسے چند گھنٹے درکار ہوئے پھر جب وہ پروفیسر جیکانہ کے سامنے ظاہر ہوا تو جیکانہ بھی ششدر رہ گیا اس نے کہا۔

''کالیا' کیا یہاں تم نے زاویوں کا جادو بھی سیکھ لیا ہے۔''

''آنے والا وقت یہ بتائے گا پروفیسر جیکانہ کہ میں نے کیا کیا سیکھا فی الحال میں تم سے جو کچھ کہنا چاہتا ہوں' وہ بڑی سنسنی خیزی کا حامل ہے۔''

''نیولیا کا لشکر صرف اڑتالیس گھنٹے کے سفر کے فاصلے پر ہے اور اس کی تعداد خوب ہے' الماس اس میں موجود ہے اور نیولیا والے اسے ایک دیوی کی حیثیت دیتے ہیں کیونکہ وہ ان کی اقتاریہ ہے اور نیولیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ان کی روحانی پیشوا ایک جنگ کے لیے ان کی رہنمائی کر رہی ہے' گویا جبانہ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو رہا ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فوری طور پر اپنے نوجوانوں کو منظم کر دینا چاہیے۔''

''میرے ذہن میں کچھ اور بھی منصوبے ہیں پروفیسر۔''

''مجھے بتاؤ وہ کیا منصوبے ہیں۔''

''بدقسمتی سے میں ایک ایسا عمل کر بیٹھا ہوں جس سے مجھے نقصانات پہنچے ہیں اگر یہ نہ کرتا تو شاید مجھے فائدہ حاصل ہوتا۔''

''وہ کیا۔'' جیکانہ نے سوال کیا۔

''میں جہاز کے ہتھیار ضائع کر چکا ہوں' ہمارے پاس اگر گولہ بارود کے ذخائر ہوتے تو ہم بے شک نیولیا والوں کو ان کا شکار نہ بناتے لیکن خوفناک دھماکے کر کے ہم انہیں خوفزدہ کر سکتے تھے یوں ہمیں فائدہ ہوتا حقیقت میں' میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر اہل نیولیا اس تعداد سے خوفزدہ نہ ہوئے اور الماس انہیں اس بات پر آمادہ کر سکی کہ وہ ہر قیمت پر جنگ کریں کہ اقتاریہ ان کی روحانی پیشوا ان کے ساتھ ہے تو پھر یقینی طور پر نیولیا والوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے' اس کا کیا سدباب ہو۔''

پروفیسر جیکانہ چند لمحات سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

''کالیا تم بہت ذہین انسان ہو اور تم نے ہمیشہ ناقابل یقین کارنامے انجام دیے ہیں لیکن ایک تجویز میرے ذہن میں بھی ہے

اگر تم پسند کرو۔"

"وہ کیا پروفیسر۔"

"وہ یہ کہ سرحد کی پہاڑیوں کے دامن میں جہاز سے اٹھا کر پٹرول کے کچھ ڈرم کنارے کنارے لگا دو اگر نیولیا والے جوش میں آ کران پہاڑی دیواروں کو عبور کریں تو پٹرول کے ان ڈرموں کو پتھر مار مار کران کا پٹرول بہاؤ اوران میں آگ لگا دو یقیناً یہ ان کے لیے ایک خوفناک عمل ہوگا اور وہ نیچے اترنے سے گریز کریں گے' میرا خیال ہے اس کے بعد الماس کی بھی نہیں چلے گی۔"

کالیا نے چھپی چھپی آنکھوں سے پروفیسر جیکانہ کو دیکھا اور پھر عقیدت سے اس کے ہاتھ چوم کر بولا۔

"تجربے کی ایک ہی بات ناتجربہ کار کی ساری عمر پر بھاری ہوتی ہے۔ کیا عالیشان ترکیب بتائی ہے' بلاشبہ ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے لیکن بہت جلد اس کے لیے زیادہ وقت ضائع کرنا مناسب نہیں ہوگا۔"

"تو پھر ٹھیک ہے' جہاں سے پٹرول کا ایک مناسب ذخیرہ یہاں منتقل کرو' جانہ کے نوجوان تمہاری مدد کریں گے۔"

کالیا فوراً ہی اس کام کے لیے تیار ہو گیا تھا۔

نکولیا کے جوان اپنی تعداد دیکھ کر خود دیوانے ہو گئے تھے جہاں تک نظر جاتی تھی وہ خود کو پاتے جبران اور سمیران کی حالت بھی دوسروں سے مختلف نہیں تھی۔ بہت وقت گزرنے کے بعد انہیں علم ہو رہا تھا کہ یہ عکس کا جادو ہے۔ وہ اپنی تعداد سے چالیس گنا زیادہ نظر آ رہے ہیں اور کالیا کی اس ذہانت پر وہ پھولے نہ سماتے تھے۔

دوسری طرف الماس' شیزان کے عظیم لشکر کے ساتھ نکولیا تک کے سفر کا اختتام کر چکی تھی اور دشوار گزار پہاڑی راستوں کو بڑی مہارت سے عبور کر لیا گیا تھا۔ اب کیفیت یہ تھی کہ نیولیا کے لوگ نکولیا کے منتظر لشکر کو اپنی جگہ سے دیکھ سکتے تھے اور جب انہوں نے پہلی نگاہ نکولیا کے لشکری کی جانب ڈالی تو کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس کے حلق سے حیرت تڑپ بھری آواز نہ نکل گئی ہو بلند و بالا پہاڑ کی چوٹی سے شیران اور لماس نے بھی تاحد نگاہ پھیلے ہوئے اس عظیم الشان لشکر کو دیکھا اور ان کے قدم بھی رک گئے' الماس کی آنکھوں میں تشویش کی لہریں نمودار ہو گئی تھیں اور شیران کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا' الماس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ اتنے بے خبر ہو کہ تمہیں یہ بھی نہیں معلوم ہوا کہ نکولیا کی آبادی کتنی ہے۔ ہمارا لشکر تو اس عظیم الشان لشکر کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔"

"الماس تو یقین کر یا نہ کر مگر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ نکولیا میں زمین سے انسان آگے ہیں' یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ نکولیا انسانوں کا سیلاب لے آئے گا نا ممکن ہے الماس کہ میرے لشکر والے اس بھیانک لشکر سے مقابلہ کر سکیں' ارے ان کی تعداد ہی کتنی ہے نیولیا کے لوگ تو بالکل ایک ہی ریلے میں پس کر رہ جائیں گے۔ یہ جنگ نا ممکن ہو گئی الماس' یہ جنگ نا ممکن ہو گئی' دیکھ ہمارے آدمیوں میں بددلی

پھیل رہی ہے دیکھو عقب سے لوگ واپس کھسکنا شروع ہو گئے ہیں اور تو دیکھ لینا ایک بھی نہیں رکے گا یہاں ایک بھی نہیں رکے گا۔"

"شیران تم ان بزدلوں کو روکو' جاؤ تم ان کے عقب میں چلے جاؤ۔ جنگ ہو گی اور ضرور ہو گی' میں کوئی حکمت عملی نکالوں گی' کوئی ایسا عمل کروں گی کہ نکولیا کے اس عظیم الشان لشکر کو فنا کیا جا سکے' جاؤ انہیں روکو ورنہ اچھا نہیں ہو گا' کہیں ایسا نہ ہو کہ میری توجہ کا رخ اب نکولیا کے اس جانب ہو جائے۔"

"جاتے نہیں ہو شیران' کیا تم بھی بزدل ہو گئے ہو۔"

شبران بادل نخواستہ اپنے لشکر کے عقبی حصے کی جانب بڑھ گیا تھا' جولیا کے ہونٹوں پر پراسرار مسکراہٹ کھیل رہی تھی اس نے الماس سے کہا تھا۔

"یہ لوگ جنگجو نہیں ہیں الماس یہ اتنی معلومات نہیں رکھ سکتے' ذرا دیکھو تو سہی یوں لگتا ہے کہ سمندر انسانوں کی شکل میں زمین پر اُمڈ آیا ہو یہ لوگ بھلا میرا مطلب ہے نیولیا والے انسانوں کے اس سمندر کو کیسے عبور کر سکتے ہیں۔"

الماس کے چہرے پر تشویش کے آثار نظر آ رہے تھے۔" اس نے کہا۔

"یہاں میں دھوکہ کھا گئی جولیا' میں نے اس بات کا احساس نہیں رکھا کہ یہ لوگ احمق بھی ہیں اور جنگ و جدل کے نام سے ان کا دم نکلتا ہے یہاں رک کر ہمیں غور کرنا اور سوچنا پڑے گا۔ وہ پہاڑ کی بلندیوں پر چڑھ کر ہم پر حملہ آور ہو سکتے ہیں کہ ہمارے نیچے اترنے کا انتظار کریں گے لیکن احمق شبران اپنے لشکر کو روکنے میں کامیاب تو ہو جائے۔"

الماس کی ایک نگاہ سامنے تھی تو دوسری عقب میں' شبران اپنے بھائی شیدان کے ساتھ اپنے آدمیوں کو سمجھانے میں مصروف تھا اور یقینی طور پر وہاں یہی بحث ہو رہی ہو گی کہ اتنے بڑے لشکر سے کیسے مقابلہ کیا جا سکتا ہے یہ تو ایک ناممکن سا عمل ہے لیکن بہرطور شبران اپنے لشکریوں کو فرار سے روکنے میں کامیاب ہو گیا تھا' وہ رک گئے تھے لیکن وہ سب ایک دوسرے سے یہ سوال کر رہے تھے کہ نکولیا میں اتنے لوگ کہاں سے پیدا ہو گئے۔ نکولیا کی آبادی کا پتا کیوں نہیں چل سکا اور کیا وہ اس عظیم الشان آبادی کا مقابلہ کر سکیں گے۔

شیران انہیں روک دیا اپنی جگہ' لیکن شاید اب ان میں سے کوئی بھی آگے بڑھ کر جنگ کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ بلکہ وہ سب بھاگنے کی فکر میں تھے پھر رفتہ رفتہ سورج ڈوبنے لگا۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہو پایا تھا' شیران نے لشکر کو روک تو دیا تھا لیکن واپس آ کر الماس کو یہ بتایا کہ اس کے لشکری سوال کرتے ہیں کہ ان لاتعداد انسانوں سے کیسے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

"مردمت...... میں کوئی ترکیب نکالوں گی' میں کچھ سوچوں گی۔" الماس نے غراتے ہوئے کہا۔

شام کی دھندلاہٹیں رات کی تاریکیوں میں ڈوب گئیں' الماس کسی زخمی شیرنی کی مانند پہاڑوں کی بلندیوں پر اُدھر سے اِدھر گردش کر رہی تھی' اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے' لیکن رات کی تاریکیوں میں نکولیا کے لشکریوں کی جانب سے ایک اور عمل نے نیولیا

کے لشکریوں کو بالکل ہی بدحواس کر دیا۔

اچانک ہی خوفناک دھماکے ہوئے تھے اور جس پہاڑ پر وہ موجود تھے اس کے دامن میں آگ کے شعلے بلند ہو گئے تھے نپولیا کے لوگوں میں شور مچ گیا اور وہ دہشت زدہ ہو کر ایک دوسرے سے لپٹ گئے سب ایک دوسرے سے یہی کہہ رہے تھے کہ کالیا نے دوسری دنیا کا جادو استعمال کر لیا ہے اور اب اگر پہاڑ کے دامن میں اتر جائے تو ہم آگ کے شعلوں کی نذر ہو جائیں گے الماس ایک دور دراز گوشے میں کھڑی دیکھ رہی تھی اور یہ اندازہ لگا رہی تھی کہ یہ شعلے کہاں سے بلند ہو گئے جہاز کا گولہ بارود تو تباہ ہو چکا تھا اور اب اس پر کچھ نہیں تھا لیکن کچھ دیر بعد ہی اس کی سمجھ میں آ گیا کہ یہ بارود ہے جسے پہاڑ کے دامن میں جلا دیا گیا ہے' اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' اس نے ادھر ادھر دیکھا' جولیا اب بھی اس کے قریب موجود تھی۔ الماس نے ایک قہقہہ لگا کر جولیا سے کہا۔

''یہ بات میرے علاوہ صرف تو جانتی ہے کہ یہ کالیا کا جادو ہے ورنہ پورے نگولیا میں کوئی نہیں ہے جو اس جیسی ذہانت کا مالک ہو۔''

''کالیا......''

جولیا نے آہستہ سے کہا' ادھر دیکھا پھر پیچھے جھانکا اور اس کے بعد الماس سے کہا۔ ''کالیا کے بارے میں اب تیرے دل میں کیا ہے الماس۔''

''میری کیفیت نہ پوچھ جولیا' میں ذرا مختلف مزاج کی عورت ہوں' کالیا میرے ہاتھ ضرور لگے گا' اس وقت میں یہ تجربہ ضرور کر سکوں گی کہ کالیا کے لیے میرے دل میں کیا ہے۔''

''مگر الماس' میں آج بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں اتنا ہی چاہتی ہوں اسے جتنا روز اول سے چاہتی تھی اور میرے باپ نے میرے ساتھ جو کیا وہ اچھا نہیں کیا مجھے اس سے شکایت ہے کہ اس نے اتنا زمانہ ساز ہونے کے باوجود ایک احمق دنیا کی جانب رخ کیوں کیا جہاں انسان بیوقوفی کی آخری حدوں کو پہنچے ہوتے ہیں۔ جہاں تک تیرا تعلق ہے۔ الماس' تو بہت طاقتور عورت ہے۔ تو نے ہمیشہ اپنے آپ کو بلندیوں پر رکھا ہے لیکن میری محبت نے مجھے وہ طاقت بخشی ہے کہ میں آج تجھے چیلنج کر رہی ہوں' کالیا کو تو تو چھو بھی نہیں سکتی۔ الماس...... کالیا درحقیقت ایک ایسا انسان ہے۔ جسے دل و جان کی گہرائیوں سے چاہا جا سکتا ہے۔ جس کے لیے اس کائنات کی ہر شے قربان کی جا سکتی ہے۔ شاید تو اس بات پر یقین نہ کرے الماس کہ میری زندگی کا ہر لمحہ' وہ جو کالیا کو دیکھنے کے بعد شروع ہوا۔ کالیا کے پیار میں بسا ہوا ہے اور اس کے پیار نے مجھے اتنی قوت بخشی ہے کہ آج میں تیرے سامنے سینہ تانے کھڑی ہوئی ہوں۔''

الماس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہوئے اور پھر وہ غصے سے سرخ ہو گئی۔

''جولیا کیا تو دیوانی ہو گئی ہے۔ میں الماس ہوں۔ جولیا اور الماس جس شے کی خواہش کرتی ہے۔ وہ خود بخود اس کی ملکیت بن جاتی ہے۔ کالیا نے جو کچھ یہاں کیا وہ ایک الگ بات ہے لیکن وہ آج بھی میری ہی ملکیت ہے۔''

''الماس تو عورت کا کونسا روپ ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آسکا۔ کتنے محبوب ہیں تیرے کتنے انسان تیری ملکیت ہیں۔''

''یہی سوال میں تجھ سے بھی کرتی ہوں جولیا۔''

''کیا۔؟''

''تو بھی تو کالیا کو چاہتی تھی۔''

''چاہتی ہوں۔'' جولیا نے کہا۔

''اور شیلوان کے ساتھ رہتی ہے۔''

''وہ جولیا کی لاش ہے الماس جولیا نہیں ہے۔''

''زندہ لاش......''

''ہاں زندہ لاش......''

''اور تو کون ہے۔''

''انتقام...... میرا یہ وجود صرف انتقام کے سہارے جنبش کرتا ہے۔ یہ انتقام مجھے دو انسانوں سے لینا تھا۔ ایک تو میرے انتقام کا شکار ہو گئی ہے اور دوسرا۔''

''جو شکار ہو گیا وہ کون ہے۔''

''پروفیسر جیکانہ جس نے مجھے رشتے کی زنجیر سے باندھ کر یہاں لا پھینکا' میں نے اسے عمر بھر کی آگ میں جھلسا دیا ہے۔''

''دوسرا کون ہے۔'' الماس نے پوچھا۔

''تو الماس...... دوسری تو ہے۔ جس نے اپنی حیثیت سے کام لے کر مجھے شیلوان کے حوالے کر دیا۔''

''تو میرا کیا بگاڑ سکتی ہے۔''

''میں کمزور ہوں الماس لیکن میرا انتقام بہت طاقتور ہے یہ دیکھ۔'' جولیا نے اچانک الماس کو اپنے بازوؤں میں دبوچ کر سینکڑوں فٹ بلند پہاڑ کی گہرائیوں میں چھلانگ لگا دی۔ الماس کی بھیانک چیخ گہرائیوں کا سفر کر رہی تھی۔

☆☆☆

نکولیا میں رقص و سرود کی محفلیں جمی ہوئی تھیں۔ انہیں فتح حاصل ہوئی تھی۔ ایسی فتح جس میں انہیں جنبش بھی نہیں کرنی پڑی تھی۔ دشمن ان کی تعداد کے خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا تھا۔ انہیں کچھ نہیں کرنا پڑا تھا اور یہ عقل کا جادو تھا۔ کالیا عقل کا جادوگر تھا۔ وہ ان سب کی آنکھ کا تارا بنا ہوا تھا۔

لیکن اس رقص و سرور کی محفل میں دور ایک انسان ایسا بھی تھا۔ جس کے دل میں روشنی کی کوئی کرن نہیں تھی۔ شام کے جھٹ پٹوں میں وہ سرحدی پہاڑ کے دامن میں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا۔

اس کے سامنے ایک پتھر پر جولیا کی لاش رکھی ہوئی تھی۔ کچلی ہوئی ٹوٹی پھوٹی لاش نیولیا کے لشکر کے فرار کے بعد پہاڑ کے دامن سے یہ دو لاشیں دریافت ہوئی تھیں اور انہیں پہچان لیا گیا تھا۔

ایک لاش الماس کی تھی۔ دوسری جولیا کی اور جولیا کی لاش پروفیسر کے حوالے کر دی گئی تھی۔ اس نے بڑے سکون سے کہا تھا کہ یہ لاش اسے دے دی جائے۔ اس وقت وہ یہیں تھا۔ ادھر نکولیا والے فتح کا جشن منا رہے تھے۔ ادھر وہ جولیا کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے لاش کے قریب آ کر کہا۔

"جولیا میری بچی ناراض ہے مجھ سے میں جانتا ہوں۔ کیوں ناراض ہے تو مجھ سے اچھا ٹھیک ہے...... چل گھر چل میں تجھے وہاں سے لے آیا ہوں ناں! غلطی ہو گئی معاف کر دے۔ سوری جولیا چلو گھر چلتے ہیں۔"

اس نے آگے بڑھ کر بڑے پیار سے جولیا کی لاش کو بازوؤں میں اٹھا لیا۔ اسے سینے سے لگا کر چوما اور پھر اسے بڑی احتیاط سے سنبھالے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔

سمندر زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ اس کا رخ اسی جانب تھا۔ وہ ساحل پر پہنچ گیا۔ پانی میں داخل ہو گیا۔ لاش اس کے سینے سے بھنچی ہوئی تھی اور وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ لہریں اسے خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ زمین نیچے جانے لگی۔ پانی اس کے شانوں اور پھر سر سے اونچا ہو گیا...... اور اونچا...... اور اونچا...... پھر نہ جانے کتنا اونچا۔ جیکانہ اور جولیا کی داستان اس کے بعد سمندر کی امانت بن گئی اور دنیا کی تباہی کی داستان اتنی مختصر نہیں کہ دنیا کے رہنے والوں کو معلوم ہو سکے جو اس داستان کا انکشاف کرنے نکلے تھے وہ خود کہانی بن گئے تھے۔ جیسے عدیل بخشی، ناشہ سیون نظام امری وغیرہ۔

جہاز اب نکولیا سے چلا۔ کالیا کو کتنی مشکل سے وہاں سے جانے کی اجازت ملی جبران کس طرح دھاڑیں مار مار کر رویا۔ کیرائل کو کس طرح اس سفر کے دوبارہ شروع کرنے کا یقین آیا۔

یہ الگ الگ کہانیاں ہیں لیکن انسانی آبادیوں میں ناقابل یقین حد تک دور آباد جدید دنیا کے باشندوں نے اپنی آنکھوں سے جہاز کو دیکھا تو بیزاری سے رخ تبدیل کر لیے ایسے خواب وہ اکثر دیکھتے رہتے تھے۔ ان خوابوں میں ویسی ہی خوش کن کہانیاں ہوا کرتی تھیں۔ بارہا انہوں نے چشم تصور سے جہاز کو آتے ہوئے دیکھا تھا لیکن ہوش کی آنکھ سمندر کو ویران کر دیتی تھی۔

لیکن اس بار یہ خواب مشترک تھا۔ سب ایک ہی خواب دیکھ رہے تھے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر یہ خواب ٹکڑوں میں نہیں تھا بلکہ مربوط تھا۔ اس کا سلسلہ ٹوٹ نہیں رہا تھا۔ جہاز لنگر انداز ہوا۔ اس سے کشتیاں اتاری گئیں۔ پھر یہ کشتیاں ساحل سے لگیں۔ پھر کالیا نظر

آیا۔ پھر وہ ان کے قریب پہنچا۔ پھر وہ لتاشہ سے لپٹ گیا۔ لتاشہ نے سوچا کہ آج اس خواب کو حقیقت تک پہنچا دے۔ چنانچہ اس نے بدن کی پوری قوت سے کالیا پر گرفت قائم کر لی اور بے ہوش ہو گئی۔

بڑی مشکل سے انہیں یقین آ سکا کہ یہ خواب نہیں بلکہ تعبیر ہے اور جب یقین آیا تو ان پر شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی' زندگی بہت خوب صورت ہوتی ہے۔ کون اسے چھوڑنا چاہتا ہے۔ کون اسے اپنی پسند کے مطابق گزارنا نہیں چاہتا۔

مایوسیوں کے گہرے بھنور سے نکل کر وہ خوشیوں کی آغوش میں آ گئے تھے۔ جزیرہ غیر آباد ہو گیا۔ جہاز آباد ہو گیا پھر نظام امری اپنی بچی کھچی بیویوں کے ساتھ اپنے کیبن میں فروکش ہو گیا۔ ہیون نے کپتان کا عہدہ سنبھال لیا۔ کیرائل اس کا دست راست بن گیا اور جہاز کے لنگر اٹھا دیے۔

سفر طویل تھا۔ دشوار گزار تھا لیکن ہمت طوفانی تھی اور طوفان کچھ کر ہی گزرتے ہیں۔

کوئی بددل نہیں تھا۔ کوئی اداس نہیں تھا۔ کچھ نئی مخلوق بھی اس سفر کی ساتھی بنی تھی۔ یہ ان خلاصیوں کے ساتھ آنے والی جبانہ کی لڑکیاں تھیں۔ جنہوں نے جبانہ میں انہیں اپنا لیا تھا۔

عورت' پیکر وفا' جو اپنے محبوب کے لیے کائنات چھوڑ دیتی ہے۔ ان کی شکل میں موجود تھی اور پھولوں میں گلاب' پھولوں کا بادشاہ' یعنی انغاریہ بھی سب کی آنکھ کا تارا تھی۔ لتاشہ اس کی دیوانی تھی اور ایپا اس کی غلام۔

عدیل بخشی کے خیال کے مطابق جہاز کا یہ تحقیقی سفر نا کام رہا تھا۔ کیونکہ پتھر کی کتاب میں سمندر کی بیشمار کہانیاں درج تھیں اور کالیا نے یہ کتاب عدیل بخشی کی نذر کر دی تھی لیکن اس کے وجود میں جبانہ کے کتنے جادو پوشیدہ ہیں یہ نہ عدیل بخشی کو معلوم تھا نہ لتاشہ کو نہ ہیون کو۔

کالیا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنی تمام قوتوں کے بارے میں وہ کسی کو نہیں بتائے گا۔ اگر انہیں استعمال کرے گا تو صرف اپنے ماں باپ کی تلاش کے لیے۔

بس یہی حسرت رہ گئی تھی۔ اس کے دل میں کہ طورش اور شرد عا اسے مل جائیں تو اس کی نمود کی کہانی کا بھی انکشاف ہو جائے اور خواہش جب دل سے کی جائے تو قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

آخر کار وہ اپنی تلاش میں کامیاب ہوا' طورش اور شرد عا اسے مل گئے' اس کے بعد جہاز کی واپسی اس قدر خوش کن تھی کہ اس کی تفسیر نہیں کی جاسکتی۔

❀......❀......❀

(ختم شد)